CERTIFICATE

Certified that Mr. Abdul Sattar S/o Ali Muhammad Ansari, has carried out research on the topic :

"سندھ میں دینی ادب کی تاریخ (عہد کلہوڑا تک)".

under my supervision and that his work is original and distinct and his dissertation is worthy of presentation to the University of Sindh for award of the degree of Ph.D. in Muslim History.

29/8/90

DR. ABUL FATAH MUHAMMAD SAGHIRUDDIN
SUPERVISOR AND RETIRED PROFESSOR
DEPARTMENT OF COMPARATIVE RELIGION
& ISLAMIC CULTURE
UNIVERSITY OF SINDH
JAMSHORO

جامعہ سندھ جامشورو

سندھ میں دینی ادب کی تاریخ

(عہد کلہوڑا تک)

از- عبدالستار انصاری
اسسٹنٹ پروفیسر
شعبہ تاریخ اسلام جامعہ سندھ
جامشورو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

تحقیقی مقالہ

برائے پی۔ ایچ۔ ڈی شعبہ مسلم ہسٹری جامعہ سندھ

سندھ میں دینی ادب کی تاریخ

(عہد کلہوڑا تک)

از

عبدالستار انصاری

اسسٹنٹ پروفیسر

شعبہ مسلم ہسٹری، جامعہ سندھ جامشورو

زیر نگرانی

جناب پروفیسر ڈاکٹر ابوالفتح محمد صغیر الدین صاحب۔
سابق صدر، شعبہ تقابل ادیان و ثقافتِ اسلامی، جامعہ سندھ جامشورو۔

۱۳۔ محرم الحرام سنۃ ۱۴۱۱ھ۔ مطابق ۶۔ اگست ۱۹۹۰ء۔

سنڌ ۾ ديني ادب جي تاريخ (عهد ڪلهوڙا تائين)

فهرست مضامين

List of Contents.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمد اللہ کہ " سندھ میں دینی ادب کی تاریخ " کے موضوع پر پی ایچ ڈی کے لئے یہ مقالہ پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے ۔ع

این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

برصغیر پاک و ہند میں سب سے پہلے " سندھ " میں اسلام پہنچا جس کی وجہ سے سندھ کو "باب الاسلام" کہا جاتا ہے۔اسلام کی آمد کے بعد یہاں بے شمار علمائے کرام ، محدثین ، فقہا ، صوفیاء ، اور بزرگان دین باہر سے آئے اور بہت سے یہاں پیدا ہوئے ۔ جن کی مساعی سے سندھ میں اسلامی تعلیمات اور دینی علوم کی ترویج و ترقی ہوئی ۔ چنانچہ سندھ میں علم و ادب خصوصا دینی ادب کی تاریخ نہایت شاندار اور امتیازی شان کی حامل رہی ہے ۔ اس مقالہ میں اسی دینی ادب کی تاریخ مرتب کرنا مقصود ہے ۔

میں نے اپنے ایم ۔ فل کے مقالہ زیرعنوان " حضرت علی رضہ کے دور میں خانہ جنگی " کی تکمیل کے بعد ارادہ کیا تھا کہ اسی دور اول کے فتن

و مشاجرات صحابہ کرام رض سے متعلق کسی عنوان پر پی - ایچ - ڈي کا مقالہ تحریر کرون مگر میرے استاد محترم جناب پروفیسر ڈاکٹر ابو الفتح محمد صغیر الدین مدظلہ العالي ، سابق صدر شعبہ ثقافت اسلامي و تقابل ادیان جامعہ سندھ ، جن کي نگراني میں مین نے ایم - فل کا مقالہ لکھا تھا ، میري لئے یہ پیش نظر عنوان تجویز فرمایا اور اس سلسلہ مین میري کسي عذرت کو قبول نہ فرمایا - اور مجھے حکم دیا کہ مین آپ کے تجویز کردہ موضوع پر کام کرون - چونکہ " بڑون " کے فیصلے بے شمار فوائد و مصالح سے عبارت ہوتے ہین ، اس لئے مین نے ان کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کیا اور اسي موضوع (سندھ مین دیني ادب کي تاریخ) پر کام کرنے کا تہیہ کرلیا ۔

اگرچہ یہ کام میرے لئے بہت مشکل تھا - مگر الله جزائے خیر دے ڈاکٹر صاحب مدظلہ العالي کو ، جنھون نے اپني بے پناہ علمي و تحقیقي مصروفیات کے باوجود ، اس مقالہ مین میري رهنمائي و رهبري کرنے پر رضا مندي کا اظهار کرکے میري اس مشکل کو قدرے آسان کردیا - جزاهم الله احسن الجزاء ۔

اصل مین ڈاکٹر ابوالفتح صاحب کي یہ دیرینہ خواهش تھي کہ وطن عزیز کے چارون صوبون کے دیني ادب پر تحقیقي کام هو - الحمد الله کہ پشاور سے ڈاکٹر وحید الرحمان شاہ نے " سرحد مین دیني ادب " اور ڈاکٹر عبد الرحمان براهوي نے " بلوچستان مین دیني ادب " کے موضوع پر ، ڈاکٹر صاحب هي کے زیر نگراني مقالہ لکھ کر سندھ یونیورسٹي سے پي - ایچ - ڈي کي ڈگري حاصل کرلي ہے بقیہ دو صوبون مین سے سندھ کے دیني ادب کے سلسلہ مین آپ نے میرا انتخاب فرمایا - اس طرح سے یہ میرے لئے ایک اعزاز کا درجہ بھي رکھتا ہے کہ آپ نے مجھے اس کا اهل سمجھا ۔

بهرحال استاد محترم کے حکم کي تعمیل کرتے هوئے مین نے

الله وحده و سبحانه کے بھروسے پر اس مقالے پر کام شروع کردیا ۔

اس مقالہ کی تیاری میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے حسب وعدہ ہر مرحلہ پر میری رھنمائی اور نگرانی کی ۔ قدم قدم پر قیمتی مشورے دیئے ، تاریخی ماخذ اور قدیم علمی کتب کی طرف نشاندھی فرمائی ۔جس کی وجہ سے میں اس لائق ھوسکا کہ یہ مقالہ پیش کرسکوں ۔

چونکہ یہ موضوع بھت وسیع ھے جس کا یہ مقالہ متحمل نھین ھو سکتا تھا ، اس لئے عھد کلھوڑا تک اس کو محدود کردیا گیا ھے ، اس امید پر کہ کوئی مرد میدان کمر ھمت باندھ کر اس عھد کے بعد کی تاریخ مکمل کریگے ۔

ھم نے اس مقالہ کی ترتیب اس طرح رکھی ھے کہ اس کو مندرجہ ذیل ابواب میں منقسم کیا ھے ۔تعارف کے بعد پھلے باب میں سندھ میں اسلام کی آمد کا بیان ، باب دوم میں ، سندھ میں علم کی اشاعت کا ذکر ، باب سوم میں ، سندھ میں دینی ادب کی نشونما کا بیان کیا جائیگا ۔اور باب چھارم میں سندھ میں " دینی ادب تاریخ کے مختلف ادوار میں " کے عنوان سے ، دینی کتب اورتصانیف کا مفصل جائزہ لیا جائیگا ۔ اس ضمن میں سب سے پھلے عرب دور حکومت میں دینی ادب کی تخلیق اور ترقی کا ذکر ھوگا ۔ بعد میں غزنوی عھد حکومت ، غوری دور حکومت ، خاندان غلامان (ترک سلاطین) کا عھد ، خلجی عھد حکومت ، سومرہ عھد ، سمہ دورحکومت ، ارغون اور ترخان عھد ، مغلیہ دورحکومت اور کلھوڑا عھد میں دینی ادب کا تفصیلی جائزہ لیا جائیگا ۔ جس کے بعد حرف آخر (خاتمہ) ھوگا ۔ آخر میں ماخذ و مصادر کے بعد ان سندھی علماء کی کتب کی فھرست دی گئی ھے جن کتب کا اس مقالہ میں ذکر کیا گیا ھے ۔

اس مقالہ کی تیاری میں ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرنا ، اخلاقی

فرض سمجھتا ہون، جنھون نہ کتابون کي فراھمي مين ميرے ساتھہ ہر قسم کا تعاون کيا جس کے بغير اس کام مين سخت دشواري کا سامنا کرنا پڑتا ۔ ان حضرات مين سرفہرست ھمارے محترم شفيع محمد بروھي صاحب، اسسٹنٹ لائبريرين علامہ آئي آئي قاضي لائبريري، جامعہ سندھ ھين، جن کا مين خصوصي طور پر شکرگذار ھون۔ آپ نے نہ صرف کتب اور نادر قلمي نسخے فراھم کئے بلکہ ان مخطوطات کے سلسلہ مين مزيد معلومات سے بھي نوازا ۔ اس کے علاوہ مولانا خليل الرحمان صاحب بروھي سرچر علامہ آئي ۔ آئي قاضي لائبريري جامعہ سندھ کا بھي شکرگذار ھون جنھون نے ماٴخذ و مصادر اور فہرست کتب کي ترتيب مين ميري اعانت فرمائي ۔ اس ضمن مين محترم ڈاکٹر الھہ رکھيہ بٹ صاحب، اسسٹنٹ پروفيسر لائبريري سائنس جامعہ سندھ کا ذکر نہ کرنا زيادتي کا موجب ھوگا ۔ جنھون نے فراھمي کتب مين تعاون کے علاوہ، اس مقالہ کے ٹائپ کرانے اور جلد بندي مين نہ صرف مخلصانہ مشورہ ديئے بلکہ اس سلسلے مين عملي تعاون بھي فرمايا ۔ جس کے لئے مين ان کا تہہ دل سے شکرگذار ھون ۔

اس پيشکش مين، مين نے اپني سي پوري محنت کي ھے اس سلسلہ مين نہ صرف سندھ بلکہ پاکستان کے مختلف کتب خانون مين جاکر ديني کتب اور خصوصا مخطوطات سے استفادہ کيا ھے ۔ مختلف شہرون کے ديني مدارس کے علماء و منتظمين سے ملاقات کر کے ان سے مفيد معلومات حاصل کين، اس طرح مين نے اس مقالہ کي تياري مين حتي المقدور کوشش کي ھے ۔ خدا کرے ميري يہ حقير کوشش مقبول ھو ۔

گر قبول افتد زھے عزو شرف ۔

مورخہ ۱۴، محرم الحرام سنہ ۱۴۱۱ھ

احقر

عبدالستار انصاري عفي عنہ

بسم الله الرحمان الرحيم

سندھ مین دینی ادب کی تاریخ

(عهد کلهوڑا تک)

تعارف :

جنوبی ایشیا (برصغیر هندوپاک) مین ، سندھ کو هی یہ فخر حاصل ہے کہ یہان پر سب سے پہلے اسلام کی روشنی پھیلی - اس وجہ سے سندھ کو " باب الاسلام " کہا جاتا ہے - اسلام کی آمد کے بعد یہان پر دینی علوم کی ترویج اور ترقی ہوئی - وقتا فوقتا یہان پر ایسے ایسے علماء وفضلا ، مشاہیر واکابر اور اولیاء وصوفیاء کرام پیدا ہوئے ، جنہون نے دین اسلام کی دعوت وتبلیغ کے سلسلے مین بڑا اہم رول ادا کیا - اور دینی علوم کی اشاعت کا اہم فریضہ بخوبی انجام دیا - علم التفسیر ، حدیث ، فقہ ، فتاوی ، تصوف اور اخلاقیات کے موضوع پر بہت سی کتابین لکھی گئین - چناچہ سندھ کے دینی ادب کا یہ عظیم سرمایہ ، سندھ کے الہامی تشخص کو ظاہر کرتا ہے - یہی وجہ ہے کہ سندھ کی سرزمین کا تصور کرتے ہی اسلام کا تصور بھی لازمی طور پر آتا ہے - سندھ کے دینی ادب کی تاریخ اتنی تابناک اور عظیم الشان ہے کہ اس کو رقم کرنا اور ترتیب دینا ، بہت

بڑي اهميت کا حامل هے- الحمد الله - سندهـ کے ديني ادب کي تاريخ کو رقم کرنے کي کوشش کر رها هون - اور بارگاهـ رب العزت مين دست بدعا هون کہ اس اهم ديني فريضہ مين کاميابي عطا فرمائے ·

مگر اس سے پهلے کہ سندهـ کے ديني ادب کي مفصل تاريخ لکهي جائے ، يہ نهايت ضروري هے کہ پهلے ان حالات و واقعات کا اچهي طرح جائزه ليا جائے کہ اسلام سندهـ مين کس طرح پهنچا اور مسلمان فاتحين کے وقت سندهـ کے حالات کيا تهے ·

سندهـ مين اسلام کي آمد :

سندهـ مين اگرچہ مسلمانون کي حکومت پهلي صدي هجري مين قائم هوئي ، جب نامور عرب فاتح حضرت محمد بن قاسم ثقفي رحہ نے ١٠ رمضان المبارک سن ٩٢هـ مين سندهـ کو فتح کيا اور يهان پر اسلام کا پرچم لهرايا · مگر تاريخي شواهد سے معلوم هوتا هے کہ اس سے بهت پهلے يعني خلافت راشدهـ کے دور مين هي کچهـ صحابہ کرام رضہ سندهـ و هند مين تشريف لائے تهے - اور اس طرح سے سندهـ مين اسلام کي روشني پهنچي(١) بعض محققين کي تحقيق کي رو سے سندهـ مين

---

(١) محمد اسحاق بهٹي : " فقهائے هند " ، مطبوعہ ادارهـ ثقافت اسلاميہ لاهور ، ١٩٧٤ع ج ١ ص ٢ ، کتاب کے مصنف نے تقريبا ٢٥ صحابہ کرام رضوان الله عليهم کا ذکر کيا هے جو خلافت راشدهـ کے دور مين وارد سندهـ هوئے - اور ان تمام اصحاب کے نام اور مختصر احوال بيان کيا هے- کتاب مذکوره کہ صفحہ ١٠ سے صفحہ ١٣ تک اس کي تفصيل ديکهي جا سکتي هے ·

اسلام کي آمد خود آنحضرت صلي الله عليه وسلم کے عهد مبارک مين هوئي - اس سلسلے مين سندھ کے نامور محقق اور مفکر علامه غلام مصطفيٰ قاسمي عظله کي تحقيق يه هے کہ آنحضرت صلي الله عليه وسلم نے جب اس وقت کے تمام حکمرانون ، سردارون اور امراء کو اسلام کي دعوت کے خطوط لکھے تھے ، تو ايک خط اهل سندھ کي طرف بھي لکھا تھا يه خط پانچ اصحاب کرام رضوان الله عليهم ليکر سندھ آئے تھے - جب يه اصحاب سندھ کے شهر نيرون کوٹ (موجوده حيدرآباد) مين پنهچے تو کئي لوگون نے اسلام کو قبول کرليا - دو اصحاب ، کچھ نو مسلم سندھيون کو اپنے ساتھ لے کر عرب واپس چلے گئے - البته باقي تين اصحاب کرام سندھ مين هي مقيم هوگئے اور يهان پر اسلام کي دعوت و تبليغ کا سلسله جاري رکھا اور سندھ هي مين وفات پائي (١)

علم و تحقيق کے ميدان مين مولانا قاسمي کي مسلم حيثيت کے باوجود يه باتے کہے بغير کوئي چاره نهين هے کہ مولانا موصوف نے اس سلسلے مين کوئي سند يا تاريخي حواله نهين ديا هے ۔

البته علامه قاضي اطهر مبارک پوري نے اس روايت کا ايک حواله ديا هے - مگر خود هي اس کو غير معتبر اور غير مستند قرار ديا هے - آپ لکھتے هين کہ يه روايت ايک قلمي مجموعه مين جمع الجوامع کے حوالے سے نقل کي گئي هے ۔

---

(١) ماهوار " پيغام " کراچي (سندھي) ، جلد ١٠ شماره ١٠ ، اپريل ١٩٨٦ع ، ص ٤٢ ۔

نقي ان رسول الله صلي الله عليه وسلم ارسل كتابه الي اهل السند علي يد خمسة نفر من اصحابه فلما جاؤ في السند في قلعة يقال نيرون اسلم بعض اهلها ثم رجع من اصحابه اثنان مع الوافد عليه من السند وبقي ثلاثة منهم في السند ، واظهر اهل السند الاسلام ، وبينوا لاهل السند الاحكام وماتوا فيه وقبورهم فيه الان موجودة وجدت (١)

روايت كي گئي هے كه رسول الله صلي الله عليه وسلم نے اهل سنده كي طرف اپنے پانچ اصحاب كے ذريعے اپنا خط بهيجا جب يه اصحاب سنده كے مقام نيرون كوٹ مين آئے تو وهان كے بعض لوگون نے اسلام قبول كيا۔ پهر ان پانچ مين سے دو واپس چلے گئے ، اور باقي تين سنده مين ره گئے • سنده كے لوگون نے ان كي وجه سے اسلام قبول كيا اور انهون نے ان كو اسلامي احكام سكهائے - بعد مين يه لوگ (تين اصحاب) سنده مين انتقال كر گئے اور ان كي قبرين ابهي تك وهان موجود هين •

---

(١) مجموعه كلمات و رسائل مولوي بخاري قلمي ورق ١٩٠ - يه نسخه قاضي صاحب كے پاس محفوظ هے •

اس روایت کے الفاظ نقل کرنے کے بعد قاضي صاحب لکھتے ھین کہ جس قلمي یادداشت سے یہ روایت نقل کي گئي ھے نہ وہ معتبر ھے اور نہ یہ معلوم ھے کہ " جمع الجوامع " کون سي کتاب ھے ۔ علامہ سیوطي رحہ کي " جمع الوامع " مین اس قسم کي روایت مستبعد معلوم ھوتي ھے (١) ۔

بھرحال تاریخي شواھد سے یہ بات البتہ وثوق سے کھي جاسکتي ھے کہ سندھ مین اسلام ، حضرت عمر الفاروق رض کے عھد خلافت مین پھنچا ۔ جب اسلامي لشکر نے مکران فتح کرکے ، زیرین سندھ کي وادي پر قابض ھوگئے تھے ۔ (٢) اس سارے علاقہ کو عربون نے مھران کے نام سے موسوم

---

(١) قاضي اطھر مبارک پوري : " عرب و ھند عھد رسالت مین " ، مکتبہ عارفین کراچي ، اپریل ١٩٧٥ع ، ص ١٩١ ۔

(٢) تاریخ الرسل والملوک طبري ج ٥ ص ٢٧٠٧ ـ ٢٧٠٦ ، بیروت سن ١٩٦٥ع
ڈاکٹر محمد اسحاق : علم حدیث مین پاک و ھند کا حصہ ، (اردو ترجمہ) ادارہ ثقافت اسلامیہ لاھور ، ١٩٧٦ع ، ص ٢٠ ۔

کیا (١) اس لشکر کی قیادت حضرت الحکم بن عمرو التغلبی رض کر رہے تھے ۔ ان کے ساتھ کئی اور صحابہ مثلا حضرت عاصم بن عمر رض ، حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن غسان رض ، اور حضرت سھیل بن عدی رض بھی شامل تھے ۔ اس وقت مکران پر سندھ کا راجہ راسل حکومت کر رہا تھا (٢) سندھی فوج خود راجہ کی قیادت

---

(١) طبری مین ، الحکم رض کے مندرجہ ذیل اشعار سے اس کا ثبوت ملتا ہے ۔

عداة ارضع الاوباش رفعنا | الى السند العريضة والمداني ،
ومهران لنا فيما اردنا | مطيع غير مسترخي العناني ،
فلولا ما نهى عنه اميري | قطعناه الى البدد الزداني ۔

یعنی ، بالخصوص معرکہ آرائی کی وہ صبح تو قابل تعریف تھی جس نے ادنیٰ کو بھی اعلیٰ مدارج تک اچھال دیا ۔ مھران کا علاقہ اس طرح فتح ہوا کہ اب وہ بالکل مطیع و فرمان بردار ہے ۔

اور اگر ہمارے امیر نے ہمین روک نہ دیا ہوتا تو ہم بت پرستون کے شہر فتح کرتے چلے جاتے ۔

(طبری ج ٥ صفحہ ٢٧٠٨)

(٢) طبری ج ٥ ص ٢٧٧ ، علم حدیث مین پاک و ہند کا حصہ ، ص ٢٠ ، شبلی نعمانی : " الفاروق " مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی (ت - ن) دوسرا ایڈیشن) ۔

مین مسلمانون سے مد مقابل ہوئي - اور شکست کھائي - مسلمانون نے دریائے سندھ کے کنارے تک ان کا تعاقب کیا - مگر ھندي لشکر دریائے سندھ کو پار کرکے دوسري طرف چلا گیا (۱) اسلامي لشکر کے سپہ سالار الحکم رض بن عمرو التغلبي رض نے فتح کي اطلاع دینے کے لئے حضرت صحار بن عباس العبدي رض کو حضرت عمر رض کي خدمت عالیہ مین روانہ کیا ، اور دریائے سندھ کو پار کرکے اندروني سندھ مین پیش قدمي کرنے کي اجازت طلب کي - مگر حضرت عمر رض نے ، حضرت الحکم رض کو مزید پیش قدمي کرنے سے روک دیا (۲) یہي وجہ ھے کہ مسلمان فاتح دریائے سندھ پار نہ کرسکے - اگر حضرت عمر رض نے پیش قدمي سے ممانعت نہ کردي ہوتي تو مسلمان یقینا دریائے سندھ کو پار کرکے سندھ پر قابض ہوگئے ہوتے - چنانچہ عسکر اسلامي کے امیر الحکم رض کہتے ہین -

---

(۱) طبري ج ۵ ص ۲۷۰۸ - حضرت عمر رض نے سندھ کے اندر پیش قدمي سے روکنے سے پہلے ، حضرت صحار عبدي رض سے وہان کي کیفیت وحالت دریافت کي - جس پر حضرت صحار رض نے عرض کیا •

ارض سہلھا جبل ماءُ ھا وشل وشمرھا دقلٌ وعدوھا وخیرھا قلیل وشرھا طویل والکثیر بھا قلیل " (طبري ج ۵ ص ۲۷۰۸) یعني اس کے میدان پہاڑ ہین - پاني کي قلت ھے میوہ ادنیٰ قسم کا ھے - دشمن بہادر رہے - خیر بہت کم ھے اور شر بہت زیادہ ھے - ایک بڑي فوج بھي وہان چھوٹي معلوم ہوتي ھے •

(۲) طبري ج ۵ ، ص ۲۷۰۸ -

فلولا مانهي عنه اميري قطعناه الي البدد الزواني (۱)

يعني - اگر همارے امير (حضرت عمر رضه) نے همين پيش قدمي سے روک نه ديا هوتا تو هم بت پرستون کے بهت سے شهرون کو فتح کر ليتے -

ایک اور روايت مين هے که حضرت ربيع بن زياد حارثي مذحجي رضه نے کرمان و مکران کے علاقے مين جنگ لڑي - يه علاقے اس زمانه مين حدود سندهه مين شامل تهے (۲) ایک اور صحابي حضرت عاصم بن عمرو تميمي رضه نے نواحي سندهه اور سجستان کے گرد و نواح کا علاقه فتح کيا (۳)

حضرت عبدالله بن عمير اشجعي رضه نے بهي علاقه سندهه کے بعض شهر زير نگين کئے اور شهادت پائي (۴)

اسي طرح سندهه سے ملحقه سرحد بلوچستان مين حضرت سهيل بن عدي بن مالک خزرجي انصاري رضه نے اسلام کا پرچم لهرايا (۵)

---

(۱) طبري ج ۵ ص ۲۷۰۸

(۲) فقهائے هند ج ۱ ص ۵

(۳) ايضا

(۴) ايضا

(۵) فقهائے هند ج ۱ ص۵ ، الکامل ابن اثير ج ۳،ص۲۲ ، العقد الثمين ص۵۲ ، طبري ج ۵ ، ص ۲۷۰۷

حضرت عمر رضہ کے دور خلافت مین مسلمان ایک طرف تو بری راستہ سے
مکران فتح کرتے ہوئے ، دریائے سندھ کے کنارے تک زیرین سندھ کے سارے
علاقے پر قابض ہوگئے تھے ، تو دوسری طرف بحری راستے سے ان کے قدم ہند
مین تھانہ (بمبئي) اور بھروچ (گجرات) تک پہنچ چکے تھے - اور سندھ مین
مسلمان بحری راستے سے دیبل تک پہنچ گئے تھے (۱) اس کي تفصیل اس طرح
ہے کہ حضرت عمر رضہ نے ، حضرت عثمان بن ابي العاص ثقفي رضہ (۲) کو سن ۱۵ھ
مین بحرین وعمان کا والي بنایا - حضرت عثمان بن ابي العاص رضہ نے اپنے ایک بھائی

---

(۱) امام ابن حزم رحہ جمہرہ الانساب " مین لکھتے ہین کہ اس زمانے مین تھانہ ، بھروچ اور دیبل ، بلاد ہند مین تین اہم مقام تھے ، جن پر عساکر اسلامي نے حملے کئے - (جمہرۃ الانساب ، مصر ، [ت - ن] ص ۲٦٦) -

(۲) حضرت عثمان بن ابي العاص رضہ ثقفي ، خیار صحابہ مین سے تھے سن ۹ ھ مین طائف کا جو وفد آنحضرت صلي اللہ علیہ وسلم کي خدمت مین حاضر ہوا تھا ، حضرت عثمان رضہ اس مین شامل تھے - انہون نے اسلام قبول کیا - آنحضرت صلي اللہ علیہ وسلم نے ان کو طائف کا عامل مقرر کیا تھا - حضرت عمر رضہ ان کو ۱۵ ھ مین بحرین وعمان کا والي مقرر کیا - حضرت حکم بن ابي العاص رضہ اور حضرت مغیرہ رضہ حضرت عثمان رضہ کے حقیقي بھائي تھے - یہ دونون حضرات بھي صحابي تھے (اصابہ في تمیز الصحابہ ج ۲ ص ۴٦۰) ، جنہون نے بلاد سندھ وہند پر جہاد کیا • حضرت عثمان بن ابي العاص رضہ نے سن ۵۱ھ (٦٧١ ع) مین ، حضرت امیر معاویہ رضہ کے عہد خلافت مین بصرہ مین وفات پائي - بصرہ کے نامور بزرگ حضرت حسن بصري رحہ نے ان سے حدیث کا درس لیا تھا (اصابہ ، ج ۲ ص ۴٦۰) ، اسماء الرجال ص ۵۲۵) حضرت عثمان رضہ نے ۲۹ احادیث روایت کي ہین ، جن مین سے تین صحیح مسلم شریف مین اور باقي کتب سنن مین شامل ہین (اصابہ ج ۲ ص ۴٦۰ خلاصہ تہذیب الکمال ، صفي الدین ص ۱۲۰) -

حضرت حکم بن ابي العاص رض کو لشکر دیکر بلاد هند کي طرف روانہ کیا ۔ حضرت حکم رض نے [illegible] تھانہ اور بھروچ دونون ساحلي علاقون پر حملہ کیا اور فتح پائي (۱) اس کي اطلاع جب حضرت عمر رض کو هوئي تو آپ نے اس کو نا پسند فرمایا اور حضرت عثمان بن ابي العاص رض کو لکھا ۰

یا اخا ثقیف حملت دود علي اعود ، واني احلف بالله ان لو اصیبو الاخذت من قومك مثلهم (۲) یعني اے ثقفي تو نے چیونٹي کو لکڑي پر چڑھایا ۔ مین الله کي قسم کھا کر کهتا هون اگر یہ فوجي (جو اس مهم پر بھیجے گئے تھے) مارے جاتے تو تجھ سے تیري قوم مین سے اتنے هي آدمي لے لیتا ۔

اس طرح حضرت عثمان بن ابي العاص رض نے اپنے دوسرے بھائي حضرت مغیره بن ابي العاص رض کي زیر قیادت ایک بحري فوج دیبل (ٹھٹھہ) کي طرف روانہ کي ۔ جهاد سے حضرت مغیره رض فتح و نصرت کے ساتھ واپس هوا ۰ چنانچہ مشهور مورخ بلاذري ، فتوح البلدان مین لکھتا هے :

" ووجہ اخاہ المغیره بن ابي العاص الي خور الدیبل فلقي العد و فظفر (۳)

یعني ۔ اور (عثمان رض) نے اپنے بھائي مغیره کو دیبل کي کھاڑي کي طرف روانہ کیا ، جهان انهون نے دشمنون سے مقابلہ کیا اور فتح پائي ۰

---

(۱) عرب و هند عهد رسالت مین ص ۱۹۳

(۲) امام احمد بن یحیٰ ابن جابر البلاذري : " فتوح البلدان " ، قاهره سنہ ۱۳۱۹ هـ ص ۴۳۸ ۔

(۳) بلاذري : فتوح البلدان ، ص ۴۳۸ ۔

یاقوت حموی نے " معجم البلدان " مین دیبل کی مہم پر حضرت مغیرہ رض کے بجائے حضرت حکم رض کا ھی ذکر کیا ھے ۔

اور دیبل سندھ کا ایک شہر، بحر ھند کے ساحل پر ھے اور (حضرت) عثمان بن ابی العاص رض نے اپنے بھائی (حضرت) حکم رض کو یہان بھیجا، جنھون نے اسے فتح کیا ۔	والديبل من ناحية السند مدينة على ساحل بحر الهند ووجه اليها عثمان بن ابي العاص اخاه الحكم فتحها (۱)

اس زمانے مین سندھ کا راجہ چچ بن سیلائج تھا، جو ۳۵ سال سے سندھ پر حکومت کر رہا تھا ۔ اس کی طرف سے دیبل کا حاکم سلہ بن دیرائج تھا دیبل سندھ کا ایک مشہور تجارتی شہر تھا ۔ جو موجودہ شہر ٹھٹھہ کے مقام پر واقع تھا (۲) جب کفار کے ساتھ لڑائی شروع ھوئی تو حضرت مغیرہ رض نے تلوار میان سے نکالی اور " بسم الله وفي سبيل الله " کا نعرہ لگا کر دشمنون پر

---

(۱) یاقوت حموی : معجم البلدان "، ج ۳ ص ۴۸۱ ۔

(۲) آجکل ٹھٹھہ سے ۴ کلومیٹر کے فاصلے پر بھنبھور کے مقام پر کھنڈرات اور تاریخی آثار موجود ھین ۔ آثار قدیمہ کے محققین کے نزدیک یہی دیبل تھا ۔ اس سلسلے مین مورخین مین بہت سے اختلاف پائے جاتے ھین ۔ مثلاً ایلیٹ (Sir H. Elliot) کے مطابق: "... it was at or near Karachi, and that the temple — probably stood on the head of Manora". (History of India, Vol. I, p. 376) -

میجر جنرل ایم - آر - ہیگ نے لکھا ہے کہ: "The actual site of this port is now unknown, but — we learn from the Arab geographers of the tenth century that it was some where in the ~~was~~ western Delta". ("The Indus Delta Country", Indus Publications, Karachi: 1972, p. 32) -

حملہ آور ہوئے۔ (۱) اور اس طرح توحید کے نعرہ کی گونج سندھ میں حضرت عمر رضہ کے دور میں ہی پہنچ چکی تھی ۔

امیر المومنین سیدنا عمر الفاروق رضہ کی شہادت کے بعد حضرت عثمان ذی النورین رضہ ، خلافت کے منصب پر فائز ہوئے تو بقول بلاذری کے آپ نے پہلے حضرت عبد اللہ بن عامر بن کریز رضہ والی عراق کو لکھا کہ بلاد ہند کے متعلق علومات فراہم کی جائین ۔ حضرت عبد اللہ بن عامر رضہ نے حکیم بن جبلہ عبدی کو علومات کے حصول کی غرض سے ہند روانہ کیا ۔ واپسی پر اس نے حضرت عثمان رضہ کو مندرجہ ذیل رپورٹ عرض رکھی ۔

---

(۱) چچنامو (سندھی) ص ۹۸ ۔ چچنامہ مین یہ بھی مذکور ہے کہ حضرت مغیرہ رضہ نے اس معرکہ مین شہادت پائی، جو صحیح نہین ہے۔ اس لئے کہ مغیرہ رضہ سن ۲۹ ھ (۶۵۰ ع) تک بقید حیات تھے۔ (معجم البلدان ج ۳ ص ۲۹۱۔ ۲۹۰ اور ج ۵ ص ۶۴۵) اور آپ نے حضرت عثمان ذی النورین رضہ کے عہد خلافت مین بصرہ مین ایک مکان تعمیر کرایا جس کا نام "مغیرستان" رکھا تھا ۔ (معجم البلدان ج ۱ ص ۱۴۵ ، فتوح البلدان ص ۱۵۳) آپ نے بصرہ مین ہی وفات پائی اور وہین مدفون ہوئے (ماہنامہ قومی ڈائجسٹ لاہور "صحابہ کرام نمبر"، حصہ دوم، قومی پبلشرز لاہور، جلد ۱۰ شمارہ ۸ ص ۵۹) چنانچہ اس سلسلے مین بلاذری کی روایت صحیح ہے کہ حضرت مغیرہ رضہ کو دیبل مین فتح و نصرت حاصل ہوئی تھی ۔

ماء هاوشل و شمرها دقل ، ولصها بطل ، ان قل الجيش فيها ضاعوا وان كثروا لجاعوا (١)

يعني (وهان كي حالت يه هے كه) پاني كم ، پهل ردي ، چور بے باك هين - لشكر كم هو تو ضائع هوجائے گا اور زياده هو تو بهوك سے مرجانے كا انديشه هے .

اس كے بعد حضرت عثمان رضه نے ايك صاحبي حضرت عبيد الله بن عمر التميمي رضه كو ، مكران كے باغي قبائل كي سركوبي كے لئے روانه كيا - حضرت عبيد الله بن عمر رضه نے مكران پنهچ كر باغيون كي سركوبي اور دريائے سنده تك وسيع علاقه پر بهي قبضه كرليا (٢) اور اس طرح سے عربون كا اقتدار يهان مستقل هوگيا - حضرت عبيد الله بن عمر رضه سنه ٣٠ هه تك مكران مين رهے - اس كے بعد اس كا تبادله فارس كيا گيا اور ان كي جگه عمير بن عثمان كا تقرر هوا (٣)

بهرحال يه ايك حقيقت هے كه سنده كا كچه علاقه حضرت عثمان رضه كے دور خلافت مين فتح هوا - چنانچه امام ابو يوسف رحه ، امام زهري رحه كي روايت سے "كتاب الخراج" مين لكهتے هين .

---

(١) فتوح البلدان ص ٤٣٨ -

(٢) علم حديث مين پاك و هند كا حصه ص ٢٩ ، طبري ج ٥ ، ص - ٢٨٢٩ -

(٣) ايضا ، ص ٣٠ - ٢٩

"ان افريقة و خراسا ن و بعض السند افتتحت في زمن عثمان رضي الله عنه "(۱)

يعني - افريقه ، خراسان اور سند ھ کے بعض حصے حضرت عثمان رضي اللہ عنہ کے زمانے مين فتح ھوئے ۔

امير المومنين سيد نا عثمان رضہ کي شھادت عظمیٰ کے بعد حضرت علي رضہ خليفہ ھوئے - بد قسمتي سے اس دور مين (جو تقريبا ۴ سال ۹ ماھ تھا) مسلسل مسلمانون مين خانہ جنگي کي وجہ سے کفار کے ساتھ جھاد کا سلسلہ منقطع ھوگيا اور تلوار صرف اھل قبلہ مين چلتي رھي (۲) تاھم ايک مھم کا تذکرہ ملتا ھے جو سنہ ۳۸ھ

---

(۱) امام ابو يوسف : "کتاب الخراج " ، طبع ثاني قاھرہ سنة ۱۳۵۲ھ ، ص ۲۱۶ ۔

(۲) "حضرت علي رضہ کے دور مين خانہ جنگي " کے عنوان سے راقم الحروف نے ايک طويل تحقيقي مقالہ مين ، اس دور کي خانہ جنگي کا تفصيل اور شرح و بسط کے ساتھ ذکر کيا ھے - جس مين اس خانہ جنگي کے حقيقي اسباب وعلل ، حالات و واقعات اور اسلامي تاريخ پر اس کے مرتب ھونے والے جھانک اثرات کا ، نھايت تحقيق و تدقيق کے ساتھ تجزيہ کيا ھے - يہ تحقيقي مقالہ ، پروفيسر ڈاکٹر الوالفتح محمد صغير الدين سابق صدر (شعبہ اسلامي ثقافت و تقابل اديان) کے زير نگراني لکھا گيا اور جس پر جامعہ سندھ نے سن ۱۹۸۵ع مين ايم فل کي ڈگري دي ھے ۔

مين حارث بن مره العبدي كےزيركمان بهيجي گئي (١) جيوش اسلامي بالائےمكران سے هوتے هوئےسندهه مين داخل هوئےاور بلوچستان مين قلات كا علاقه فتح كيا(٢)

حضرت علي رضه كي شهادت كےبعد ، حضرت حسن رضه كي ، حضرت اميرمعاويه رضه كےحق مين خلافت سےدستبرداري نے، ملت اسلاميه مين دوباره يكجهتي كو جنم ديا اور مسلمانون مين ايك بار پهر اتحاد واجتماع هوا - اس كو "عام الجماعت" كها جاتا هے(٣) جهاد في سبيل الله كا وه سلسله جو حضرت علي رضه كےعهد مين منقطع هوگيا تها ، پهر سے شروع هوگيا - سندهه پر باقاعده حمله بهي حضرت اميرمعاويه رضه كے عهد خلافت مين هوا - آپ نےسندهه كي مهم پر حضرت عبدالله بن سوار كو نگران مقرر كيا - چارهزار كي فوج ليكر حضرت عبدالله بن سوار، مكران كےراستےسندهه آئے اور حضرت عمربن عبيد الله بن معمرتيمي نے سندهه كے ايك شهر ارمائيل (ارمن بيله) پر فتح حاصل كي (٤) اس كےبعد حضرت مهلب بن ابي صفراء الازدي (٥) افغانستان كےراست

---

(١) فتوح البلدان ص٤٣٨

(٢) فقهائے هند ج ١ ص٨

(٣) سيوطي : تاريخ الخلفاء ص١٣٩ ، تاريخ بغداد، ج ١، ص-٢٠٧-

(٤) فقهائے هند ج ١ ص٩ ، ارمن بيله اس زمانه مين بهت بڑا شهر تها يه سرزمين سندهه مين مكران اور ديبل كے درميان واقع تها - آج كل يه علاقه قلات مين واقع هے-ايك روايت كےمطابق عمربن عبيد الله نےيهان پر ايك مسجد بهي تعمير كرائي (فقهائے هند ج ١ ص٩) -

(٥) حضرت مهلب بن ابي صفراء ازدي عنكي رضه مدرك تهے- (فقهائے هند ج ١ ص ١٠) مدرك اس صاحبي كو كهتےهين جس نے آنحضرت كا زمانه پايا - اسلام اگرچه آپ صه (باقي اگلے صفحے كے حاشيه پر) -

درہ خیبر سے ہوتے ہوئے ، سندھ میں ملتان تک آئے (١) انہوں نے کابل اور ملتان کے درمیان کے علاقہ بنوں اور لاہور میں جنگ کی (٢) فتوح البلدان میں مذکور ہے کہ

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ:-

کی زندگی میں قبول کیا مگر زیارت سے مشرف نہ ہو سکا "کتاب الاستیعاب، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ" اور اصابہ فی تمیز الصحابہ" میں ان کا ذکر موجود ہے۔ البتہ بہت سے اسماء الرجال کے ناقدین اس پر متفق ہیں کہ آپ قدیم تابعی تھے۔ ثقہ راوی تھے ان سے مروی احادیث سنن ابوداود ، النسائی ، جامع الترمذی اور مسند احمد میں درج ہیں۔ آپ نے سن ٨٣ھ میں بمقام راغول وفات پائی ۔

حاشیہ صفحہ ھذا:-

(١) حقیقت یہ ہے کہ حضرت مہلب بن ابی صفرہ ملتان نہیں آئے۔ بلکہ کابل اور ملتان کے درمیان یعنی لاہور اور بنوں میں لڑائی کی۔ فقہائے ہند میں مذکور ہے کہ مہلب نے کابل اور ملتان کا تمام درمیانی علاقہ روند ڈالا ۔

(٢) فتوح البلدان ص ٤٣٨

"فاتي (المهلب) بنة والاهوار وهما بين الملتان وكابل "(١)

يعني - مهلب بنة (بنون) اور الاهوار (لاهور) پهنچ گئے جو كابل اور ملتان كے درميان واقع هے ۰

انهون نے سنده، كے ايک شهر قندابيل مين بهي دشمن كو شكست دي (٢) بعد ازان وه سنده، اور بلوچستان سے هوتے هوئے ايران واپس چلے گئے ابوالقاسم فرشته، كے مطابق حضرت مهلب اپنے ساته، باره هزار هندي قيدي لے گئے تهے، جن مين سے كچه، مسلمان هوگئے تهے (٣)

حضرت امير معاويه رضه كے بعد كوئي خاص واقعه پيش نهين آيا، تا آنكه سن ٧٥هه مين، عبد الملک بن مروان رحه كے دور خلافت مين، حجاج بن يوسف

---

(١) فتوح البلدان ص ٤٣٨

(٢) فقهائے هند ج ١ ص ٩

(٣) مشهور هندي نژاد راوي حديث، خلف بن سالم السندي (م- ٢٣١هه) اسي مهلب كے خاندان كے مولا تهے (تاريخ بغداد ج ٨ ص ٣٢٨) چنانچه فرشته كے مذكوره بالا بيان كو ملحوظ ركهتے هوئے، ڈاكٹر محمد اسحاق نے قياس كيا هے كه خلف بن سالم السندي، انهي جنگي قيديون مين سے كسي كي اولاد مين تهے (علم حديث مين پاک و هند كا حصه ص ٣٤) ۰

عراق کا گورنر مقرر ہوا - حجاج نے سعید بن اسلم کلابی کو مکران کا حاکم مقرر کیا ۔ اس نے سفہری بن لام الحمامی اور چند اور لوگوں کو بغاوت کے جرم اور سرکشی کے ارتکاب پر قتل کرادیا - حارث بن علافی ایک قبائلی سردار تھا جو سفہری بن لام الحمامی کا رشتہ دار تھا - ان کے بیٹوں معاویہ اور محمد نے بغاوت کرکے نہ صرف سعید والی مکران کو قتل کر دیا بلکہ مکران کے چند شہروں پر بھی قابض ہو گئے اور خود مختیاری کا اعلان کر دیا - یہ صریحا بغاوت تھی - جسے حجاج بن یوسف ثقفی جیسا مدبر اور منتظم ہرگز برداشت نہیں کرسکتا تھا - چنانچہ اس نے مجاعہ بن سعر بن یزید التمیمی کو، اس بغاوت اور شورش کو کچلنے پر مامور کیا - مگر اس کے مکران پہنچنے سے پہلے ہی علافی سندھ کی طرف بھاگ گئے اور سندھ کے راجہ داہر کے ہاں پناہ لے لی - پھر ایک ایسا واقعہ رونما ہوا جس کی وجہ سے سندھ پر فوری فوج کشی ناگزیر تھی - یعنی سراندیپ سے عرب جانے والے قافلے کو سندھ میں دیبل کے قریب نہ صرف لوٹا گیا، بلکہ عورتوں، بچوں اور مردوں کو بھی قیدی بنایا گیا - حجاج کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو، خلیفۃ المسلمین ولید بن عبد الملک سے اجازت لے کر سندھ پر فوج کشی کی - پہلے دو مہمیں روانہ کی گئیں - مگر وہ ناکام رہیں - آخر میں حجاج نے اپنے بھتیجے اور داماد غازی محمد بن قاسم رحمہ کو اس مہم پر روانہ کیا - جس نے سندھ کو مکمل طور پر فتح کرکے یہاں پر اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی ۔

سندھ میں علم کی اشاعت :

سندھ میں اسلامی علوم کی اشاعت فتح سندھ کے ساتھ شروع

ھوئی ، مسلمان فاتحین نے جس جس علاقے کو فتح کیا ، وھان پر ایک مسجد ضرور تعمیر کرائی - جس کا مقصد یہ تھا کہ مسلمان نہ صرف اپنی عبادات کو ادا کر سکین بلکہ یہ بھی کہ درس و تدریس کا سلسلہ جاری رھے - اس سلسلے مین ڈاکٹر ممتاز پٹھان نے لکھا ھے کہ :

The mosque was, however, the chief centre of learning where lectures were delivered and classes were held. (1)

مساجد مین درس و تدریس کے اس عمل سے سندھ مین اسلامی علوم کی اشاعت ھونے لگی - ڈاکٹر محمد اسحاق بھٹی ، اس سلسلہ مین لکھتے ھین کہ " ان علوم کی اشاعت پہلے دریائے سندھ کے مغربی علاقون مین ھوئی - اور اس کے بعد مشرقی علاقون مین - کیونکہ مسلمانون کا قبضہ پہلے مغربی علاقون مین ھوا اور اس کے بعد مشرقی علاقون پر ۔"(۲)

ڈاکٹر موصوف ذرا آگے چل کر لکھتے ھین کہ " مغربی علاقے مین کئی صحابی، بھی تشریف لائے تھے - جس سے اس خیال کو تقویت ھوتی ھے کہ اس علاقے مین اسلامی علوم اسی وقت پہنچ گئے تھے ، اگرچہ ان کی اشاعت بعد مین کی گئی ۔ تاھم اس بارے مین کوئی قطعی علم نہین ۔"(۳)

---

(1) Dr. Mumtaz Hussain Pathan: "The Arab Kingdom of Mansurah", (Institute of Sindhology, Sind University, Jamshoro; 1974), p. 146.

(۲) علم حدیث مین پاک و ھند کا حصہ ، ص ۴۶-

(۳) ایضا ، ص ۴۶

چچنامہ کے مطابق محمد بن قاسم کے ساتھہ لشکر مین کئی علماء ، قاری اور حفاظ کرام موجود تھے ، جن کو حجاج بن یوسف کی ہدایات تھین کہ وہ قران کی تلاوت کرتے رہین ۔(۱) اس لحاظ سے سندھ مین اسلامی علوم کا آغاز محمد بن قاسم کی فتح سندھ کے وقت سے شروع ہوا - اور ان کی باقاعدہ اشاعت شروع ہوئی - بعد مین جب عرب بڑی تعداد مین سندھ مین آباد ہوتے گئے تو یہان بہت سے علماء بھی آباد ہوگئے - ان علماء کی سعی و کوشش سے یہان پر باقاعدہ اسلامی علوم کے مراکز قائم ہوئے - اسلامی دنیا مین سندھ ہی پہلا صوبہ ہے جہان پر عربون کے دور مین مدارس کی بنیاد پڑی۔ (۲) سندھ کے اکثر بڑے اور اہم مرکزی شہرون کے اندر کئی درسگاہین اور مدرسے تھے - جن مین دور دراز کے علاقون سے طالب علم ، تحصیل علم کے لئے آتے تھے (۳) ان مدارس مین قران و تفسیر اور حدیث کی تعلیم رائج تھی - چنانچہ اموی خلیفہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ کی اس سلسلے مین بالکل واضح ہدایات کتب تواریخ مین موجود ہین - آپ نے حکم دیا کہ

اما بعد نامر اهل العلم ان ینشروا العلم فی مساجد هم فان السنة کانت قد امیت (۴)

یعنی - علماء کو حکم دو کہ وہ اپنی مساجد مین علم کی اشاعت کرین - کیونکہ احادیث فوت ہوچکی ہین ۔

---

(۱) چچنامہ (سندھی) ص ۱۲۱ -

(۲) رحیمداد مولائی شیدائی : " تاریخ تمدن سندھ " ص ۳۲۹ (حاشیہ)

(۳) ڈاکٹر محمد حسن ٹالپور : " سندھ کے اسلامی درسگاہ " محکمہ سندھ ثقافت حیدرآباد ، جون ۱۹۸۲ع ، ص ۹۶ -

(۴) تاریخ تمدن سندھ ص ۱۸۹ ، تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ، ص ۱۰۹ سیرت عمر بن عبد العزیز ابن الجوزی) ص ۷۴ -

اس حکم کے مطابق مساجد مین ، ائمہ ، فقہاء اور طلبہ کے لئے بیت المال سے وظیفے مقرر کئے گئے اور اس کے علاوہ واعظین اور مفتي بھي روانہ کئے گئے (١) .

مسلمانون کي ان مساعي اور اقدامات سے سندھ مین علم کي اشاعت بہت وسیع پیمانہ پر ہونے لگي - گویا کہ عربي دور حکومت سندھ کے لئے علم و فضل کا دور تھا (٢)-

مسلمانون کے علمي مشاغل :

اسلام ایک ایسا مذہب ہے کہ جس نے علم و تعلیم کو سب سے زیادہ اہمیت دي ہے . اسلام مین دین وعلم ، اس طرح وابستہ ہین کہ ان کو ایک دوسرے سے جدا نہین کیا جاسکتا - پیغمبر اسلام حضرت محمد صلي اللہ علیہ وسلم پر جو پہلي وحي نازل ہوئي، وہ علم اور پڑھنے پڑھانے کے متعلق تھي - چنانچہ ارشاد ہوتا ہے :

اقراء باسم ربک الذي خلق (٣)

یعني - پڑھ اپنے رب کے نام سے ، جس نے تجھے پیدا کیا .

---

(١) تاریخ تمدن سندھ ص١٨٩ ، تذکرہ الحفاظ ج ١ ص١٠٩ ، سیرت عمر بن عبدالعزیز (ابن الجوزي) ص ٧٤ .

(٢) سندھ جا اسلامي درسگاہ (ڈاکٹر محمد جمن تالپور) حیدرآباد : ١٩٨٢ ، ص٩٦

(٣) سورہ العلق آیتہ نمبر ١ -

احادیث مبارکہ مین بھي علم کي فضیلت و فرضیت کا ذکر ہوا ہے-ایک حدیث شریف مین آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم (١) یعني علم حاصل کرنا ، ہر مسلمان پر فرض ہے-

اسلام نے علم کی تحصیل ہر شخص پر فرض قرار دیکر علم و تعلیم کی اہمیت کو بالکل واضح کردیا ہے- یہي وجہ ہے کہ مسلمانون نے اس سلسلے مین کسی قسم کے تساہل سے کام نہین لیا -بلکہ علم کي تحصیل اور تعلیم کي ترویج کو اپني ترجیحات مین شامل رکھا - مسلمان فاتحین جب اسلام کا عادلانہ نظام کو لیے کر مختلف ممالک مین پہنچے تو وہان پر علم کي شمع روشن کرکے اپنے اس فرضِ خداوندی سے عہدا برآ ہونے کي پوري پوري کوشش کي -چنانچہ جب انہون نے سندھ کو فتح کیا تو یہان پر بھي اسي فریضہ کو اولیت دي -اور درس و تدریس کا سلسلہ جاری کیا ۰(٢) جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ دور دراز کے علاقون سے نہ صرف لوگ علم کي تحصیل کے لئے یہان آنے لگے بلکہ ان کی علم پروری کي وجہ سے بہت سے علماء و فضلاء بھي وقتاً فوقتاً یہان آتے رہے ۰اس کے علاوہ یہان پر کئي چوٹي کے فاضل اور جید عالم پیدا ہوئے ، جنھون نے اپنے علم و فیض سے لوگون کو سیراب کیا ۰

---

(١) سنن ابن ماجہ " باب فضل العلماء والحث علي طلب العلم کراچي ، ١٣٨١ھ ۰

(٢) اس سلسلہ مین ڈاکٹر ممتاز پٹھان لکھتا ہے کہ :

" The advent of the Arabs Sind ushered in a new era in the development of cultural and literary activities in Sind."

(The Arab Kingdom of Mansurah, p. 141)

درس و تدریس کے علاوہ تصنیف و تالیف کا کام بھی شروع ہوا ۔ کئی کتابیں تصنیف ہوئیں اور کئی کتابوں کے تراجم بھی ہوئے ، جن کا ذکر آگے آتا ہے ۔ فتح سندھ کے بعد بہت سے مقامی لوگ مسلمان ہوگئے تھے ۔ قرآن حکیم چونکہ بغیر نقطوں اور بغیر اعراب کے تھا ، جس کو پڑھنے میں یہاں کے لوگوں کو دقت ہورہی تھی ۔ چنانچہ حجاج بن یوسف نے قرآن پر اعراب اور نقطے دلائے (١) اور ایسے نسخے سندھ میں بھیج دیئے جس کی تعلیم نو مسلم سندھیوں کو دی جاتی تھی ۔

---

(١) بلاشبہ حجاج بن یوسف کا یہ ایک عظیم الشان کارنامہ تھا ، جسے رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا ۔ مگر بد قسمتی سے مورخین نے ان کے معاملے میں انصاف سے کام نہیں لیا اور دل کھول کر ان کے کردار کو مسخ کر کے پیش کیا ہے ۔ حجاج کو ظالم و جابر اور سفاک و قہار انسان کے روپ میں دکھایا ہے ۔ اس سلسلہ میں مورخین کے من گھڑت قصوں اور مبالغہ آرائیوں کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ حجاج ایک پکا مسلمان تھا ، جس کی شخصیت عزم و استقلال ہمت و جرئت ، مظلوموں کے لئے ہمدردی و رحمدلی کی صفات سے عبارت تھی ۔ یہی وجہ ہے کہ صرف ایک مسلمان لڑکی کی فریاد پر حجاج بے چین ہوجاتا ہے ، یہاں تک کہ وہ ان مظلوم مسلمان قیدیوں کو ہندؤں کے قید سے رہائی دلاکر رہتا ہے ۔ البتہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ حجاج انتظامی امور میں نہایت سخت تھا اور اس میں ذرہ برابر نرمی نہ کرتا تھا ، اور پھر جن حالات میں اس کو انتظامی امور کا نگران بنایا گیا تھا وہ بھی اسی کے متقاضی تھے ۔ مملکت میں انتشار و افراتفری کو روکنے اور امن و امان بحال کرنے کے لئے کوئی بھی منتظم سخت رویہ اختیار کرنے پر مجبور ہوتا ہے ۔ اور یہی طریقہ حجاج نے اپنایا اور شورش پسند باغیوں اور فتنہ و فساد میں ملوث لوگوں کو ان کے کئے

درس و تدریس ، اور تصنیف و تالیف کے علاوہ علمی محافل و مجالس بھی منعقد کی جاتی تھین ۔ جن مین علمی مباحث و مذاکرات کئے جاتے تھے ۔ اور مناظرہ کی مجالس بھی ہوتی تھین (١) چنانچہ مسعودی نے لکھا ہے کہ ۔

کی سزا دینے مین ذرہ برابر بھی تأمل نہین کیا ۰ ان مفسدین مین اکثریت رافضیون اور خارجیون کی تھی ۔ تاریخ شاہد ہے کہ ~~انھون کیا~~ رافضیون اور خارجیون کے ہاتھون امت مسلمہ کو بڑی اذیتین پہنچی ہین ۔ چنانچہ حجاج نے ان کی سرکوبی کر کے ایک اچھا کارنامہ انجام دیا تھا ۔ تاہم حجاج انسان تھا ۰ اس سے فیصلے کرتے ہوئے ضرور کچھ غلطیان ہوئی ہون گی ، جن کے لئے وہ اپنے رب کے ہان جوابدہ ہے ان مفسدین کے برعکس جمہور عوام کے ساتھ اس کا رویہ مختلف اور جداگانہ تھا ۔ اس کے علاوہ تعمیری اور اصلاحی و فلاحی کامون مین بھی حجاج نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ۰ اس کے دینی کارنامے بھی مشہور و معروف ہین ۔ روایت حدیث کے علاوہ قران حکیم پر نقطہ اور اعراب دلانا ، اسلام کے عادلانہ نظام کو مختلف ممالک مین پہنچانا ، سندھ و ترکستان کی فتوحات ، جہاد فی سبیل اللہ سے شغف ، اس کے کردار کے وہ پہلو ہین جو مورخین کی مبالغہ آرائیون کے برعکس تصویر کا دوسرا رخ پیش کرتے ہین ۰ ڈاکٹر مصطفی السباعی لکھتا ہے کہ " حجاج کو کتاب اللہ سے بہت شغف تھا اور یہ شغف صرف اسی شخص کو حاصل ہوسکتا ہے جس کے اندر دینداری کی جڑین بڑی گہری ہون ۰ " (السنۃ و مکانتہا فی التشریع الاسلامی ص ۔ ٢٧) ۰

حقیقت یہ ہے کہ تاریخ کی کتابین عموما بنو عباس کے عہد خلافت مین لکھی گئین ۔ بنو عباس چونکہ بنو امیہ کے خلاف تھے اس لئے مورخین نے جن مین اکثریت شیعون اور رافضیون کی تھی ، بنو عباس کے حکمرانون کو خوش کرنے اور اپنے مذہبی تعصب و تنگ نظری کی وجہ سے بنو امیہ کی مذمت کرتے ہوئے ان کے خلاف نہایت فراخدلی سے زہر

---

(١) مولائی شیدائی : جنت السندھ (سندھی ادبی بورڈ جامشورو ١٩٨٥ ع ، ص ۔ ١٦٩ ۔

" وہ ٣٠٢ ھجری مین کھنبات مین آیا تھا تو وھان کا برھمو راجہ نووارد مسلمانون سے مذھبی بحث اور مناظرہ کرتا تھا ۔ "(١)

اگلا ھے۔ چناچہ ابو مسلم خراسانی جو دعوت عباسیہ کا داعی تھا اور جس کے مظالم سے تاریخ بھری پڑی ھے ، جس نے بنو امیہ اور مخالفین پر بے انتھا ظلم کئے اور تقریبا چھ لاکھ آدمیون کو قتل کیا تھا ۔ (تاریخ اسلام۔ معین ندوی۔ ج٣۔ ص١٨) اس کے مقابلے مین صرف حجاج کو ظالم مشھور کرنا اسی حکمت عملی کے تحت تھا۔ محدث کبیر ملا علی قاری رح لکھتے ھین : ومن ذالک الاحادیث فی ذم معاویہ و ذم عمرو بن العاص و ذم بنی امیہ و مدح المنصور والسفاح " (موضوعات کبیر ص۔ ٧٠۔ ١٦٩)

اگرچہ حجاج بنی امیہ سے نہ تھا ۔ مگر اس پر طعن و تشنیع سے دراصل بنو امیہ کو بدنام کرنا مقصود ھے ، اس لئے ایسی تمام روایات قابل اعتبار نھین ھوسکتین ۔

پھر اردو دائرۃ معارف اسلامیہ مین مذکور ھے کہ مجرمون اور مفسدون کو سزا دینے مین سخت تھا ۔ لیکن عوام کو سزائین اور دوسری مظالم اس کے دشمنون کی ایجاد ھے ۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ ج ٧ ص۔ ٩٣٢)، لاھور، ١٣٩١ھ۔ ١٩٧١ء

حاشیہ صفحہ ھذا ۔

---

(١) مولائی شیدائی : جنت السندھ ، (سندھی ادبی بورڈ جامشورو ١٩٨٥ع) ، ص۔ ١٦٩ مروج الذھب : مسعودی ، ج۔ ١ ، ص۔ ٢٥٤ ؛ البلاذری : فتوح البلدان ، ص٤٢٢۔

الغرض که مسلمانون کے ان علمي مشاغل اور مساعي سے سندھ مين بهت بڑے بڑے علمي مراکز وجود مين آئے - جن کو اس دور مين نهايت عظيم الشان حيثيت و اهميت حاصل تهي ۰

سندھ مين علمي مراکز :

مسلمانون کے مساعي و کوشش سے سندھ مين قائم هونے والے عظيم الشان علمي مراکز مين سے بعض نے بين الاقوامي شهرت حاصل کرلي تهي - چنانچه ذيل مين ان اهم علمي مراکز اور وهان کے چيده علماء کا ذکر کيا جاتا هے ۰

١ - ديبل :

يه سندھ کا ايک بهت بڑا علمي مرکز تها - جو چچنامه کے مطابق چهٹي صدي عيسوي سے ليکر تقريبا ١٣ صدي عيسوي تک ، سندھ کے نقشے پر موجود تها - سندھ کا يه قديم بندرگاھ ، تجارتي اهميت کا حامل تها ، جو بعد مين آهسته آهسته تباھ هوگيا - آجکل صرف بنبهور مين کهنڈرات کي صورت مين نظر آتا هے - ديبل کا محل وقوع اس اعتبار سے بڑي اهميت رکهتا تها که يه بحري راستون سے اسلامي ممالک سے مربوط تها ، اور ان ملکون سے علماء يهان آتے رهتے تهے - مسلمانون نے جب ديبل کو فتح کيا تو يه تجارتي مرکز کے ساتھ ساتھ علمي مرکز بهي بن گيا - مسلمانون نے يهان پر ديني مدارس کي بنياد رکهي - عراق اور عرب سے کئي علماء يهان پر آنے لگے - ان کے علاوه يهان پر بهي بهت سے جيد علماء محدث اور فقيه پيدا هوئے - عرب مورخين نے ان کو اسي نسبت سے "ديبلی"

لکھا ھے (١)

ذیل مین ان دیبلي علماء کا اختصار کے ساتھ ذکر کیا جاتا ھے -

١- ابو جعفر محمد بن ابراهیم بن عبد الله الدیبلي - یہ ایک بلند پایہ عالم اور محدث تھے - سندھ (دیبل) کے پہلے عالم تھے جو حدیث کے لئے بیرون ملک تشریف لے گئے تھے - ابو جعفر ان کی کینت تھی - آپ مکہ مکرمہ گئے - جہان پر انھون نے مشہور محدثین سے درس حدیث لیا - اس کے علاوہ انھون نے ابن عیینہ کی کتاب التفسیر کا درس ان کے ایک شاگرد عبد الرحمان مخزومي (م ٢٤٩ھ) سے اور ابن مبارک کی کتاب " البر والصلة " کا درس ان کے شاگرد حسین بن الحسن المروزی (م ٢٢٢ھ) سے لیا (٢)

آپ نے مکہ کے ایک محدث محمد بن زنبور عبد الرحمان بن صبح اور دوسرے محدثین سے روایت کی ھین - اور ابو الحسن احمد بن ابراهیم بن فراس مکي ، ابو الحسن محمد بن محمد الحجاج (م ٢٦٨ ھ) اور محمد بن ابراهیم المقري (م ٢٨١ھ) نے ابو جعفر سے احادیث روایت کي ھین (٣)

---

(١) سمعانی : کتاب الانساب ص ٢٣٧ ،

(٢) الفہرست ابن ندیم ص ٣١٦ ، سمعاني : کتاب الانساب ص ٢٣٧ الف ، یاقوت حموی: معجم البلدان مطبعہ قاهرہ ، ١٩٠٦ء ، ص - ١١٨ ، ج - ٣ -

(٣) علم حدیث مین پاک و هند کا حصہ ص ٥٣ ، رجال السند والهند ، ص ٢٠٤ - ٢٠٥ .

ابو جعفر دیبلی، اپنے وطن سندھ واپس نہین آئے، بلکہ وھین (مکہ مین) رھ کر علم حدیث کي خدمت کرتے رھے . آپ نے جمادي الاول سن ٣٢٢ھ مطابق اپریل سن ٩٣٤ع مین مکہ مکرمہ مین وفات پائي (١)

٢- ابراھیم بن محمد بن ابراھیم الدیبلي (م- ٣٤٥ھ - ٩٥٦ع)

آپ ابو جعفر محمد بن ابراھیم الدیبلي کے فرزند تھے - آپ راوی حدیث تھے - انھون نے حافظ موسی بن ھارون البزاز البغدادي اور محدث محمد بن علی الصائغ مکي سے احادیث روایت کي ھین (٢) آپ نے سن ٣٤٥ھ مین وفات پائي (٣)

٣- ابو العباس احمد بن عبد الله بن سعید الدیبلي (م- ٣٤٣ھ - ٩٥٤ع)

ابو العباس احمد بن عبد الله، ابو جعفر محمد بن ابراھیم الدیبلي کے شاگرد تھے - بهت بڑے عالم اور محدث تھے - حصول علم کے لئے بهت سے ممالک کا دورہ کیا - آخر مین نیشاپور پہنچے - آپ نے قاضي ابو خلیفہ بصری، جعفر بن محمد الفریابي البغدادي، مفضل بن محمد الجندي المکي سے حدیث سني (٤)

---

(١) علم حدیث مین پاک و ھند کا حصہ ص ٥٣، رجال الھند والسند ص ٢٠٥ .

(٢) سمعانی : کتاب الانساب و ٢٢٧ الف .

(٣) قاضي اطھر مبارکپوري نے ان کو چوتھي صدي ھجري کے رجال مین ذکر کیا ھے- (رجال الھند و السند ص ٧٧) .

(٤) سمعاني : الانساب ص ٣٨-٣٢٧، رجال الھند و السند ص ٥٧، نزھتہ الخواطر ١ ص ٦٣-٦٤، علم حدیث مین پاک و ھند کا حصہ ص ٥٤ .

حاکم نیشاپوری صاحب مستدرک نے کمعمری مین آپ سے درس حدیث لیا تھا (۱) نیشاپور مین آپ نے حسن بن یعقوب حداری کی خانقاہ مین قیام کیا۔ عموما صوف پہنتے اور برہنہ پا رہتے تھے (۲) ماہ رجب سن ۳۴۳ھ مین نیشاپور مین وفات پائی اور وہان کے تاریخی قبرستان "الحیرہ" مین مدفون ہوئے (۳)

۲۔ محمد بن محمد بن عبد اللہ الدیبلی (م ۔ ۳۴۶ھ) آپ، احمد بن عبد اللہ الدیبلی کے ہم وطن و ہم مکتب تھے۔ انھون نے قاضی ابو خلیفہ بصری، بغداد کے جعفر بن محمد بن الحسن الفاریابی، عبدان بن احمد بن موسی السکری اور دوسرے محدثین سے حدیث کا درس لیا (۴) آپ ورا ثو حدیث تھے حاکم نیشاپوری کے استاد تھے آپ نے سن رمضان ۳۴۶ھ مطابق ۹۵۷ع مین وفات پائی (۵) ابو عمرو بن نجید نے جنازہ نماز پڑھائی (۶)

---

(۱) سمعانی : الانساب ص ۲۳۷

(۲) ایضا ، رجال الھند والسند ص ۵۷ ۔

(۳) ایضا ، ایضا ص ۵۷ ، نزہتہ الخواطر ج ۱ ، ص ۶۵۔

(۴) سمعانی : الانساب ۲۳۷۔

(۵) ایضا ، و ۲۳۷ الف ، رجال الھند والسند ص ۲۳۵ ، نزہتہ الخواطر ج ۱ ص ۷۰

(۶) ایضا ، ایضا ، ص ۲۳۵ ، ایضا ص ۷۰

۵ - حسین بن محمد بن اسد الدیبلي (م - ۳۵۰ھ - ۹۶۱ع)

حسین دیبلي، امام ابو یعلي موصلي کے شاگرد تھے۔ آپ نے سن ۳۲۰ھ مین دمشق مین اشاعت حدیث کا کام کیا - ان کا سلسلہ اسناد حضرت جابر بن عبد اللہ رض صحابي رسول صلعم تک جاتا ھے - تمام رحم حسین دیبلي کے حدیث مین شاگرد تھے(۱)

۶ - خلف بن محمد الدیبلی - (م - ۳۶۰ھ) خلف نے دیبل مین علمِ حدیث حاصل کیا۔ علي بن موسیٰ دیبلی، آپ کے استاد تھے(۲) بعد مین آپ نے بغداد جاکر درس حدیث کا سلسلہ جاری کیا۔ ابو الحسین بن الجندي بغدادي اور احمد بن عمیر نے خلف بن محمد سے حدیث کا درس لیا تھا (۳)

۷ - احمد بن محمد بن هارون الدیبلي (م - ۲۷۵ھ - ۳۷۰ع) .

احمد بن محمد، جن کی کنیت ابوبکر تھي، سن ۲۷۵ھ کے مطابق ۸۸۸ع مین دیبل مین پیدا هوئے تھے بعد مین هجرت کرکے "رے" چلے گئے تھے اور "الرازی" کے نام سے مشهور هوئے(۴) بعد ازان بغداد کے نواح مین "حربیہ"

---

(۱) ابن عساکر : "تاریخ الکبیر"، دمشق ۱۳۳۲ھ ج ۴ ص۳۵۵ - ۳۵۶ . رجال الهند والسند ص۱۰۵ - ۱۰۶ .

(۲) خطیب : تاریخ بغداد ج ۳ ص۳۳۳ ، نزهت الخواطر ج ۱ ، ص۶۵

(۳) ایضا ، ج ۱۳ ص۳۳۳ ، نزهت الخواطر ج ۱ ص ۶۵۔

(۴) علم حدیث مین پاک و هند کا حصہ ص ۵۶

نامی علاقے مین مستقل سکونت پذیر ہوئے ، اس وجہ سے " الحربی " بھی کہلائے ۔ (۱) بغداد مین آپ نے جعفر بن محمد الفاریابی اور احمد بن شریک الکوفی سے درس حدیث لیا ۔ فن قراءت مین خوب مہارت رکھتے تھے (۲) احمد بن علی البادا، ابو علی بن دوما النعالی، اور قاضی ابو العلاء واسطی آپ کے شاگرد تھے۔ انھون نے یعنی ابو بکر احمد بن محمد بن ہارون الدیبلی نے ماہ رجب سن ۳۷۰ھ ۔ ۹۸۰ع مین وفات پائی (۳)

---

(۱) علم حدیث مین پاک و ہند کا حصہ ص۵٦ بحوالہ اسٹرینج : لینڈس آف ایسٹرن کیلفیٹ (کیمبرج : ۱۹۰۵ع)، ص۵۱ ۔

(۲) ڈاکٹر پٹھان نے لکھا ہے کہ،

He was also a great Qari and has left some of the outstanding men in the science of Qira'at as his pupils.

(Arab Kingdom of Mansurah, p-151)

یعنی ۔ آپ بہت بڑے قاری تھے ۔ اور انھوں نے کئی مشہور و معروف لوگوں کو چھوڑا ہے جو فن قرأت میں اس کے شاگرد تھے ۔

(۳) خطیب: تاریخ بغداد، ج ۵ ص۱۱۳ ۔ ۱۱۴، رجال الھند والسندہ ص ٦۵ ۔

٨ - حسن بن حامد الديبلي (م - ٤٠٧ ھ) - حسن بن حامد اصل دیبل کے رہنے والے تھے۔ تجارت کی غرض سے بغداد گئے اور وہین مستقل ہوگئے۔ شاعر و ادیب اور حدیث کے عالم تھے۔ علم حدیث انھون نے علی بن محمد بن سعید الموصلی، و علج، محمد النقاش، ابو علی القمری سے حاصل کیا۔ حدیث سے قلبی انس تھا۔ خطیب بغدادی رحمہ لکھتے ہین کہ:

وکان یحدث و یبکی - (١)

یعنی - جب حدیث روایت کرتے تو اشکبار ہوجاتے تھے۔

بعد مین حدیث کی تدریس کے لئیے مصر اور دمشق تشریف لے گئے۔ سن ٤٠٧ھ - ١٠١٦ ع مین قاہرہ (مصر) مین وفات پائی (٢)

٩- ابو القاسم شعیب بن محمد بن احمد الدیبلی (م - ٤٠٠ ھ - ١٠٠٩ ع)

---

(١) خطیب : تاریخ بغداد، ج ١٢ ص ٨٢۔

(٢) ایضا ج ١٢ ص ٨٢۔

ابو القاسم شعیب بن محمد ، ابن ابو قطعان دیبلي کے نام سے زیادہ معروف هین - دیبل مین ان کا مدرسہ تھا جس مین حدیث کا درس دیتے تھے - آپ مصر چلے گئے اور وهان ایک حلقہ قائم کر لیا تھا ، جس مین حدیث کا درس دیتے تھے - ابو سعید بن یونس، آپ کے شاگرد تھے (١) ان کے بارے مین علامہ قاضی اطهر مبارکپوری فرماتے هین کہ -

وکان من المحدثین القدماء (٢)

یعني - آپ قدماء محدثین مین سے تھے ۔

١٠ - علی بن موسی الدیبلی - علي بن موسیٰ دیبلي - سندھ کے بهت بڑے محدث تھے - خلف بن محمد الموازیني الدیبلي نے ان سے روایت کي هے اور وہ آپ کے شاگرد تھے (٣) آپ چوتھی صدی هجری کے اکابرین مین سے تھے ۔ چنانچہ قاضی اطهر مبارکپوری لکھتے هین کہ ۔

" وکان علی بن موسیٰ الدیبلي من رجال المائۃ الرابعۃ " (٤)

یعنی علی بن موسیٰ دیبلي ، چوتھي صدي کے رجال (علماء) مین سے تھے ۔

---

(١) رجال الهند و السند ، ص ١٧٨ ، سمعانی، کتاب الانساب، ٢٣٧ الف ۔

(٢) ایضا ، ص ١٧٨

(٣) بلاذری : " فتوح البلدان ، ص ٤٤٩ ۔

(٤) رجال السند و الهند ، ص - ١٧٨ -

المنصوره :

المنصوره ، ٣ صدي هجري مين سندھ کا ایک اہم علمي مرکز تھا ۔ اس کي بنياد محمد بن قاسم الثقفي کے فرزند عمرو بن محمد بن قاسم نے سن ١٠٥ھ اور سن ١٢٠ھ کے درمياني عرصے مين رکھي[1] ۔ بلاذري کے مطابق:

فبني دون البحيره مدينة وسماها المنصوره (٢)

یعني ۔ اس نے (عمرو بن محمد بن قاسم) نے دریا کے ساتھ ایک شہر آباد کیا، اور اس کا نام منصورہ رکھا۔

یہي منصوره بعد مين سندھ کا دارالحکومت بنا ۔ یہ شہر مهران کے مغربي کنارے پر موجود شہر برهمن آباد سے دو میل کے فاصلے پر واقع تھا[3] ۔ منصوره سن ٦٤٢ ھ سلطان غياث الدين بلبن کے عهد حکومت تک قائم تھا، جو بعد مين تباه و برباد هوگیا ۔

سنده، کے پایه تخت هونے کي وجه سے اس کو مرکزي حیثیت حاصل تھي ۔ بڑے بڑے جید علماء یهان رهتے تھے یهان پر بهت بڑے مدارس اور علمي درسگاهین تھین ۔ جن مين تحصیل علم کے لئے باهر سے بھي طلباء آتے تھے یهان کي درسگاهون

---

(١) Henry Cousins: The Antiquities of Sind', (Calcutta: 1929), p. 63.

(٢) رجال الهند والسند ص ١٢٨ ۔

(٣) ابن حوقل: المسالك والممالك ص ـ ٣٢٠ ، اصطخري: المسالك والممالك ص ـ ١٠٣

مین عرب و عراق سے بڑے بڑے علماء ، مفتي اور قاضي ، مدرس و معلم بن کر آتے تھے علامہ بشاري مقدسي کے مطابق " یہان کے باشندے لائق اور با مروت هین ، ان کے هان اسلام کي تازگي هے ۔ اهل علم بهت زیاده هین ۔ لوگون مین ذهانت و ذکاوت هے "(١)

اسي طرح مسعودي لکهتا هے ،

" منصوره کے باشندے لائق اور با مروت هین ۔ ان کے هان اسلام کو تازگي حاصل هے اور اهل علم هین ۔ ان مین ذهانت و ذکاوت هے ۔ وه نیک اور سخي هین ۔

الغرض کہ منصوره ، عظیم الشان علمي مرکز تها ۔ یهان کے چند بلند پایه علماء کا ذکر کیا جاتا هے ۔

١۔ ابو محمد عبد الله بن جعفر المنصوري المقري :

ابو محمد عبد الله سنده کے بلند پایه عالم اور محدث تهے ۔ مشهور محدث حاکم رح صاحب مستدرک ، بهي آپ کے شاگرد تهے انهون نے حسن بن مکرم اور ان کے همعصرون سے روایت کي هے (٢)

٢۔ ابو جعفر عبد الله بن اسماعیل بن ابراهیم المنصوري :

آپ ابن بویه کے نام سے بهي معروف تهے ۔ منصوره کي جامع مسجد کے امام تهے ۔ معتبر راوئ حدیث تهے ۔ انهون نے احمد عتاردي ، قاضي اسمٰعیل بن اسحاق ،

---

(١) مسعودي : " مروج الذهب ، ج ١ ص ٣٧٩ ۔

(٢) سمعاني : الانساب ورق ٥۴٣ ۔

سوادہ بن عیسی احمسی ، ابن الدنیا اور دوسرون سے روایت کی ہے - ابوالحسن محمد بن درس، احمد البناء اور ایک دوسری جماعت نے اس سندھی عالم سے روایت کی ہے- سن ۱۵۰ھ، مین وفات پائی (۱)

۲- احمد بن محمد بن صالح المنصوری :

آپ ابوالعباس منصوری کے نام سے مشہور تھے- منصورہ کے بہت بڑے عالم اور بزرگ تھے- انھون نے فارس مین ابوالعباس بن الاثرم اور بصرہ مین احمد الخرانی سے جو "ابو روق" کے نام سے مشہور ہین ، حدیث کی تعلیم حاصل کی • عربی ارجان کے قاضی بنائے گئے (۱) جو فارس کے عربی علاقے مین ہے (۳) صاحب استدراک امام حاکم رحم آپ کے شاگرد تھے- حاکم رحم فرماتے ہین کہ :

وکان من ظرفت، (۴) من رایت من العلماء (۵) یعنی وہ جن علماء سے مل چکے

---

(۱) سمعانی : الانساب ورق ۵۴۳-

(۲) عسقلانی : لسان المیزان ج ۱ ص۲۷۲-

(۳) Le-Strange: Lands of the Eastern Caliphate, (Cambridge: 1905), p. 268-

(۴) غالبًا طباعت کی غلطی سے " ظراف " کے بجائے ظرافت، چھپ گیا ہے •

(۵) عسقلانی : لسان المیزان ج ۱ ص ۲۷۲-

هین، ان مین منصوری سب سے زیادہ ذہین تھے۔

علامہ سمعاني رحمہ نے امام حاکم رحمہ کا حوالہ دیئے بغیر لکھا ہے کہ -

وکان اظرف من رایت من العلماء (۱)

یعني - آپ ان علماء میں سب سے زیادہ ذہین و ہوشیار تھے جن سے میری ملاقات ہوئی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ قول علامہ سمعاني کا نہین ہے بلکہ حاکم رحمہ کا ہے،

جو احمد المنصوري کا ہمعصر تھا ۔

چوتھي صدي ہجري مین جب مقدسي منصورہ آیا تھا تو اس نے منصوري

کو اپنے قائم کردہ حلقہ مین حدیث کا درس دیتے ہوئے دیکھا تھا (۲) چنانچہ وہ لکھتا

ہے کہ :

" ورایت القاضي ابا محمد المنصوري داؤدیا امامافي مذهبه وله تدريس

وتصانیف، قد صنف کتبا عدیدہ حسنة "(۳)

یعني - میں نے قاضی ابامحمد المنصوری کو دیکھا۔ جو داؤدی مذہب کا پیرو تھا۔ اور اپنے مذہب کا امام تھا۔ آپ تدریس کرتے تھے اور آپ کی تصانیف ہیں۔ آپ نے بہت سے عمدہ کتابیں تصنیف کیں۔

---

(۱) سمعاني : الانساب، ورق ۵۴۳ - الف

(۲) مقدسي : کتاب الانساب ص ۴۸۱ -

(۳) ایضاً ، احسن التقاسیم ص ۴۸، رجال الهند والسند ص ۶۱

احمد منصوري ، ظاهري فرقہ یعني امام داؤد اصفهاني کے مذهب کا امام تھا - حدیث کے ممتاز عالم اور مصنف تھے - کئي کتابین تصنیف کین - جن مین سے کتاب المصباح الکبیر ، کتاب الهادي اور کتاب النیر بهت مشهور هین - جن کا تذکرہ ابن ندیم نے اپني کتاب " الفهرست " مین کیا هے - وہ لکهتا هے :

ولہ کتب جلیلۃ حسنۃ کبار - منہا کتاب المصباح الکبیر ، کتاب الهادي کتاب النیر (۱)	یعنی - آپ کی بہت سی بہترین تصانیف ہیں - جن میں سے مصباح الکبیر ، کتاب الہادی اور کتاب النیر ہیں -

قاضي اطهر مبارکپوري نے ان کا ذکر چوتھي صدي کے مشاهیر مین کیا هے - لکھتے هین کہ :

کان احمد بن محمد بن صالح التمیمي المنصوري من رجال المأۃ الرابعۃ (۲)	یعني احمد بن محمد بن صالح تمیمي منصوري چوتھي صدي (هجري) کے مشاهیر مین سے تھے -

۴ - قاضي احمد بن محمد المنصوري - (م - ۳۸۰ ھ)

قاضي صاحب موصوف ایک محدث و عالم تھے - انھون نے فارس اور بصرہ مین ابو العباس بن الاشرم اور دوسرے محدثین سے درس حدیث لیا تھا (۳) اور محدث حاکم کے استاد تھے اور ظاهري فرقہ کے امام تھے -

---

(۱) ابن ندیم : الفهرست ص ۳۰۶
(۲) الرجال السند والهند ص ۶۱
(۳) سمعاني : الانساب ورق ۵۴۳ -

۵ - قاضي ابو محمد المنصوري :

آپ منصوره کے قاضي اور داؤدي مذهب کے امام تھے - منصوره مين ان کا مدرسه تها ، جو علمي لحاظ سے بهت مشهور و معروف تها - ان کي تصانيف مين سے ابطال التقليد ، ابطال القياس، الخصوص والعموم المفسر والمجمل بهت مشهور کتابين هين (۱)

۶ - قاضي محمد بن ابي شوراب المنصوري :

قاضي محمد بن ابي شوراب بهت بڑے عالم تھے سن ۲۸۳ ھ، مين منصوره کے منصب قضاء پر فائز هوئے - سنده ، مين آپ کے بعد جلد (چه ، مهينے) مين وفات پا گئے (۲) منصوره مين قضاء کي ذمداري کے ساتھ ساتھ درس و تدريس کے کام کو بھي جاري رکھا ان کي وفات کے بعد ، ان کا بيٹا علي بن محمد بن ابي شوراب منصوره کے قاضي مقرر هوئے - اس کي اولاد چوتھي صدي هجري کي شروعات تک منصوره مين رهي .

بکھر :

بکھر بالائي سنده ، مين بهت بڑا علمي مرکز تها ، جو اروڑ کي تباهي کے بعد اپنے عروج پر تها - اروڑ سنده ، کا پايه تخت تها - محمد بن قاسم نے اسے

---

(۱) علامه محمد الخضري : تاريخ التشريع الاسلامي مصر، ص۲۷-

(۲) ابن اثير : الکامل ، ج ۷ ص۳۳۴ .

فتح کرکے یہان پر، اسماعیل بن علي بن محمد بن موسیٰ بن طائي بن محمد بن شیبان بن عثمان الثقفي رحہ کو قاضي اور خطیب مقرر کیا تھا ۔ قاضي موصوف چھٹي صدي ھجري کے ایک نامور عالم بزرگ تھے ۰ ان کے بعد ، اروڑ کي قضاء کا عھدہ ، ان کی اولاد مین کافي عرصے تک رہا ۔ قاضي اسماعیل بن علي کے پاس سندھ کے حالات کے متعلق ایک تذکرہ "فتحنامہ السند" عربي زبان مین موجود تھا جو ان کو اپنے آباء و اجداد سے ورثہ مین ملا تھا ۔ اُچ کے ایک شخص علي بن حامد کوفي نے اس کا فارسي مین ترجمہ کیا (۱)

---

(۱) علي بن حامد کوفي نے اپنے فارسي ترجمہ "منھاج المسالک" جو چچ نامہ کے نام سے زیادہ مشہور ھے، دیباچہ مین لکھا ھے کہ اصل عربي تصنیف، قاضي اسماعیل بن علی بن محمد بن موسیٰ کے آباو اجداد سے کسي کے ھاتھہ کا لکھا ھوا تذکرہ تھا جو ورثہ مین چلتا ھوا قاضي صاحب موصوف کو ملا ، جس کا اس نے فارسي ترجمہ کیا ھے۔ مشہور محقق ڈاکٹر نبي بخش بلوچ کي تحقیق کے مطابق مترجم نے اس ترجمہ مین اپني طرف سے کھي پیشي اور بحث اضافہ کئے ھین ۔ اس کے علاوہ واقعات کو افسانوي رنگ دیکر اصل حقائق کو مسخ کردیا ھے (مقدمہ چچ نامہ سندھي ترجمہ) یہ بات بھي قابل غور ھے کہ اصل عربي کتاب جو بالکل ناپید ھے (چچ نامہ سندھي ترجمہ کا دیباچہ ص ب) ، اس کے نہ تو مصنف کا پتہ ھے اور نہ ھي یہ معلوم ھوسکا ھے کہ وہ کب تصنیف ھوا ؟ اس لئے اصل کی غیر موجودگي مین نقل (فارسي ترجمہ) کي تصدیق محال ھے۔ اور باوجود اس کے چچ نامہ (فارسي) تاریخ سندھ کي بابت بنیادي اور قدیم کتاب ھے قطعي طور پر سند کي حیثیت

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ کے حاشیہ پر)

سندھ کے پایہ تخت کی منصورہ منتقلی سے اروڑ کی مرکزیت ختم ہوگئی تھی ، اور اس طرح اروڑ کو خاص علمی اوج نصیب نہیں ہوا ۔ البتہ اروڑ کے تباہ ہونے کے بعد ، صرف چار میل کے فاصلہ پر بکھر کے شہر نے ترقی کی (١) اور یہاں پر علم و

نہیں رکھتا ، جو فتوح البلدان وغیرہ کو حاصل ہے ۔
حاشیہ صفحہ ھذا ۔

(١) بکھر کا شہر ھندو راجاؤں کے دور میں موجود نہ تھا ۔ اس کی بنیاد سنہ ٣٣٢ ھ میں عباسی خلفاء کے عہد میں مہران (دریاء سندھ) کے دو شاخوں کے درمیان رکھی گئی (لب تاریخ سندھ ، (فارسی) سن ١٩٠١ ع ، ص ٢٧) اس کی وجہ تسمیہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ سن ٥٤٦ ھ میں سومروں کے دور میں جب سید محمد مکی ابن سید محمد شجاع ، صبح (پوھ پھٹنے) کے وقت یہاں پہنچے تو آپ نے کہا "جعل اللہ بکرتی فی البقعة المبارکة " یعنی اللہ نے میرا صبح مبارک جگہ پر کرایا ہے ۔ اس کے بعد لوگوں کی زبان پر " بکرہ " مشہور ہوگیا جو آہستہ آہستہ بدل کر بکھر بن گیا ۔ بعض کا کہنا ہے کہ سید محمد مکی نے اپنے خادم سے کہا تھا کہ جہاں صبح کے وقت بقر (بیل) کی آواز سنائی دے گی ، وہیں منزل ہوگی وقت گذرنے کے ساتھ ، " بقر " بدل کر بکھر ہوگیا ہے ۔

(تحفة الکرام ص ٣١١)

ادب کا چرچا ہونے لگا ۔ سومرہ خاندان کے عہد حکومت میں اس کو علمی لحاظ سے بہت اہمیت حاصل تھی ۔ بڑے بڑے علماء وفقہاء یہاں رہتے تھے۔ جن میں سے بعض کا مختصر ذکر ذیل میں کیا جا رہا ہے ۔

۱۔ قاضی صدرالدین حنفی بکھری :

قاضی صدرالدین بکھری، قاضی ابوحنیفہ بکھری کے نام سے مشہور تھے ۔ آپ سندھ کے بہت بڑے عالم اور حنفی مذہب کے قاضی اور بزرگ تھے سلطان محمد شاہ تغلق کی طرف سے بکھر کے قاضی مقرر ہوئے ۔ مشہور سیاح ابن بطوطہ جب سن ۷۳۴ ھ میں بکھر آئے تھے تو قاضی موصوف سے ان کی ملاقات ہوئی تھی جس کا ذکر اس نے اپنے سفرنامہ میں کیا ہے (۱) ۔

۲۔ مولانا برہان الدین حنفی بکھری :

علامہ برہان الدین بکھری سندھ کے بلند پایہ عالم دین تھے فقہ، اصول فقہ اور عربی علم و ادب کے ماہر تھے ۔ سلطان علاؤالدین خلجی کے زمانے میں دھلی میں درس دیتے تھے ۔ مولانا سید عبدالحی رحمہ نے علامہ برہان الدین حنفی کو

---

(۱) سفرنامہ (اردو) ابن بطوطہ، ص ۱۳۹، (مطبوعہ بک لینڈ، کراچی، سن نومبر ۱۹۶۱ ع) ۔

ساتوین صدي هجري کے آخري علماء مین ذکر کیا هے (۱) ان کي وفات کي تاریخ معلوم نهین هوسکي ۔

۳۔ مولانا صدرالدین حنفي بکهري :

آپ بهت بڑے فقیه اورعالم دین تهے ۔ فقه مین مجتهدانه شان کے مالک تهے ۔ بکهر مین اپني خانقاه مین قائم کرده درسگاه مین علوم اسلامي کا درس دیتے تهے (۲)

۴ ۔ مولانا ظهیرالدین بکهري :

علامه ظهیرالدین بکهري سندھ کي ایک جید عالم اور مشهور بزرگ تهے نحو، فقه واصول فقه مین اس کا کوئي همپله نه تها ۔ آپ دهلي، تشریف لے گئے تهے جهان پر درسگاه، قائم کرکے، خلق خدا کو فیضیاب کیا ۔ علامه شمس الدین یحي اودي رحه (م ۔ ۷۴۷ هه) ، اور شیخ نظام الدین اولیاء دهلوي کے جانشین خواجه محمود چراغ (م ۔ ۷۵۷هه) ، مولانا ظهیرالدین بکهري کے شاگرد تهے (۳)

آپ کي تاریخ وفات معلوم نهین ۔ البته نزهته الخواطر مین ~~ساتوین~~ آٹهوین صدي هجري کے آخري علماء مین ان کا ذکر کیا هے (۴)

---

(۱) نزهته الخواطر ج ۱ ص ۲۲۶۔

(۲) حدیقته الاولیاء (مقدمه) پیرحسام الدین راشدي ، ص ۳۸ ۔ ۴۰

(۳) نزهته الخواطر ج ۲ ص ۶۶۔

(۴) ایضا ، ص ۶۶۔

۵ ۔ علامہ شیخ نوح بکھری :

شیخ نوح بکھری بہت بڑے عالم دین اور ولی تھے۔ شیخ شہاب الدین سہروردی کے شاگرد اور مرید تھے، بکھر کے مدرسہ مین تعلیم کا شغل جاری رکھے ہوئے تھے۔ شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی، اپنے مرشد (شیخ شہاب الدین سہروردی) کے حکم پر شیخ نوح بکھری سے ملنے کے لئے بکھر آئے تھے، مگر ان کے بکھر پہنچنے سے پہلے شیخ نوح بکھری کی رحلت ہوگئی تھی (۱)

۶ ۔ شاہ جہانگیر ہاشمی :

شاہ جہانگیر ہاشمی، خراسان سے آکر بکھر مین مقیم ہوئے تھے۔ اس وقت مرزا شاہ حسن کی حکومت تھی ۔ بہت بڑے عالم اور بلیغ شاعر تھے۔ مظہر الاثار کے مصنف اور صاحب دیوان تھے۔ سن ۹۴۶ھ، مین حجاز جاتے ہوئے راستہ مین شہادت پائی (۲)

سیـــوهـــن :

سیوہن، دور قدیم سے علم و ادب کا گہوارہ رہا ہے ۔ فتح سندھ کے بعد مسلمانون نے اسے علم و ادب کا بہت بڑا مرکز بناد یا ۔ شروع مین تعلیم (درس وتدریس) اور علمی مباحث سیوہن کی جامع مسجد مین ہوتے تھے (۳) سندھ مین سومرا

---

(۱) تحفتہ الکرام ص ۳۱۴

(۲) ایضا ص ۳۱۷، تاریخ سندھ ص ۴۱۷

(۳)

خاندان کے عهد حکومت مین سیوهن خاص طور پر علم وعرفان اور اسلامي تهذیب و تمدن کا مرکز بن گیا - یهان کي عظیم الشان درگاهه، دنیائے اسلام مین " فقهاء الاسلام " کے نام سے مشهور تهی (۱) یهان پر مصر سے بهي طلبه تحصیل علم کے لئے آتے تهے- مشهور سیاح ابن بطوطه جب سیوهن آیا تها تو اس مدرسه کي چهت پر قیام کیا تها (۲) اس نے لکها هے کہ سیوهن مین کئی مکتب اور خانقاهین هین - مهرکسا خطیب نیباني هے (۳)

سیوهن کے مشهور مدرس قاضي دته کے مدرسه مین بهت سے لوگون نے تعلیم حاصل کی میر محمد معصوم بکهري، تاریخ معصومي کے مصنف نے بهي اسی مدرسه مین تعلیم حاصل کي تهي (۴) قاضي شرف الدین کو، جس نے مخدوم بلال رحم سے حدیث کا علم حاصل کیا تها، شاهه حسن ارغون، والي سندهه نے سیوهن کا قاضي مقرر کیا تها- قاضي موصوف نے یهان ایک درگاهه قائم کرکے قران، حدیث اور فقه کي تعلیم کا سلسله جاري کیا (۵) بهت دور دور سے طلبه تحصیل علم کے لئے یهان آتے تهے۔

---

(۱) رحیمداد مولائی شیدائی: "تاریخ تمدن سنده"، سنده یونیورسٹی جامشورو، ۱۹۵۹ع، ص۔۳۳۸-

(۲) ابن بطوطه: عجائب الاسفار ج ۲، (ذکر سیوهن)، ص ۱۵-

(۳) ایضا ص ۹-

(۴) ڈاکٹر محمد جمن ٹالپور: "سنده جا اسلامی درسگاه"، سنده ثقافت کهاتہ، حیدرآباد سنده، جون ۱۹۸۲ع، ص ۱۳۱-

(۵) رحیمداد خان مولائی شیدائی: "جنت السنده"، سندهی ادبی بورڈ، جامشورو سن ۱۹۸۵ع، ص۔ ۳۲۳-

ٹھٹھہ :

دیبل اور منصورہ کی تباہي کے بعد ٹھٹھہ سندھ مین بہت بڑا علمي مرکز تھا - اس شہر کي بنیاد سندھ کے سمہ حکمران جام نظام الدین نے سن ۹۰۰ھ مین رکھي تھي - سندھ کے علماء کے ساتھ ، خراسان ، ایران اور عراق کے علماء نے بھي اس شہر کو علمي اور روحاني ترقي دي - سمہ سلطانون کي علم پروري اور علماء کی حوصلہ افزائي کي وجہ سے ٹھٹھہ جلد ھي بہت بڑا علمي مرکز بن گیا - اور اس کي دھوم ساري اسلامي دنیا مین مچ گئي - اس سے پہلے سندھ مین ، مساجد مین ھي مدارس قائم تھے مگر سمہ حکمرانون کے دور مین مدارس اور علمي درسگاھون کے لئے الگ الگ عمارتین تعمیر ھوئین (۱) ٹھٹھہ کے علمي اوج و کمال کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ھے کہ یہان پر تقریبا چار ھزار مدارس تھے (۲)

اسي وجہ سے یہان پر بہت بڑي تعداد مین ایسے علماء پیدا ھوئے کہ جن کا [illegible] لوھا ، دنیائے اسلام مین مانا گیا مثلاً مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوي رحہ ، جنھون نے تقریبا ۱۵۰ - کتابین ، عربی فارسي اور سندھي زبانون مین تصنیف کین - اور ان مین سے بعض کتب ، مصر کے جامع ازھر مین اب بھي نصابي کتب کے طور پر پڑھائي جاتي ھین •

---

(۱) "سندھ جا اسلامي درسگاہ" ص - ۱۷۱ -

(۲) Elexander Burns, "Voyage to Bukhura", (London: N-D), P.P. 34-40.

ٹھٹھہ کي سرزمين مين ، اتني بڑي تعداد مين علماء پيدا ہوئے کہ ان سب کا مختصر تعارف تو درکنار صرف ان کے نامون کي فہرست تيار کي جائے تو وہ بھي خاصي طويل ہوجائيگي - جس کي يہان گنجائش نہين ہے البتہ ان علماء کرام مين سے صاحب تصانيف حضرات کا جنھون نے ديني ادب کي ترقي و ترويج مين نماياں کردار ادا کيا ہے ، مکمل اور مفصل ذکر اپني جگہ پر انشاء الله ضرور کيا جائيگا - کيونکہ اس کے بغير سندھ کے ديني ادب کي تاريخ مکمل ہو ہي نہين سکتي ۔

سندھ مين ديني ادب کي نشونما :

- - - - - - - - - - - - - - - - - - - -

مذکورہ تفصيل سے واضح ہوا کہ فتح سندھ کے بعد مسلمانون نے يہان پر تعليم اور درس و تدريس کي طرف خصوصي توجہ دي - جس کے نتيجے مين سندھ مين تعليم کي ترويج و ترقي کے ساتھہ ساتھہ تاليف و تصنيف کا سلسلہ بھي شروع ہوا - اور اس طرح سے سندھ مين ديني ادب کي نشونما ہوئي۔ديني علوم کے ہر شعبہ مين کتابون کي تصنيف سے اس مين کافي پيش رفت ہوئي -علامہ سمعاني رحمہ نے اپني کتاب " الانساب " مين سندھ کے کئي بڑے علماء کا ذکر کيا ہے ، جنھون نے ديني تصنيفات مين اہم کردار ادا کيا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ، نہ صرف عرب کے علماء نے ،عربي مين تصنيف و تاليف کا کام کيا - بلکہ سندھ کے لوگون نے بھي اس مين نماياں حصہ ليا - سندھ کے علماء کي عربي تصنيفات کا خود علماء عرب نے قدر کيا ہے اور ان کي ادبي خدمات کا اعتراف کيا ہے -ايسے علماء دنيائے عرب مين "السندي " کے لقب سے پہچانے جاتے تھے - محدثا ابو معشر السندي ، ابوعطاء ، افلح السندي کے علاوہ شيخ ابوبکر مسرائيفني کے دادا کا لقب " السندي " تھا - ابن عبدويہ رازي

کي اولاد بھي "السندي" کہلاتي تھي ۔ جامع الترمذي ، حافظ ابن حجر عسقلاني شارح بخاري کي کتاب تھذيب التھذيب ، اور علامہ حافظ شمس الدين الذھبي رحہ کي کتاب " تذکرة الحفاظ " مين کئي سندھي علماء ، اساتذہ اور شيوخ کا ذکر کيا ھے (١)

امام عبد الرحمان اوزاعي رحہ کو ، علامہ ذھبي رحہ اور علامہ ابن حجر عسقلاني رحہ ، سندھي شمار کرتے ھين (٢) امام اوزاعي رحہ فقہ کے بھت بڑے امام تھے ، اور امام اعظم ابو حنيفہ رحہ کے ھمعصر تھے ان کي وفات سن ١٥٦ھ مين ھوئي ۔ (٣)

حافظ ابو محمد خلف بن سالم السندي (م ۔ ٢٣١ھ) اور ابو نصر بن فتح بن عبد الله السندي بھي بھت بڑے فقيہ متکلم تھے اور ان کو کافي شھرت حاصل ھوئي ۔

اميہ دور خلافت کے بعد ، عباسيون کے عھد خلافت مين بھي بڑے بڑے جيد علماء اور صاحب تصنيف وتاليف سندھي بزرگ گذرے ھين ۔ مثلا حافظ محمود السندي ابو النصر السندي ، ابان بغدادي السندي ، محمد بن ابي عشر السندي ، ابو جعفر بن محمد بن ابراھيم بن عبد الله الديبلي السندي وغيرہ اس کے بعد ، تاريخ کے مختلف

---

(١) شبلي نعماني : سيرة النبي صہ ، ج ١ ص ٢٢ ۔
(٢) تذکرة الحفاظ ج ١ ص ١٦٨ ، تھذيب التھذيب ج ٦ ص ٢٣٩
(٣) ايضا
(٥) ابو جعفر ديبلي نے مکتوبات نبويہ کا ايک مجموعہ تيار کيا تھا ۔ جو ابن طولون کي کتاب " اعلام السائلين عن کتب المرسلين " کے آخر مين شامل ھوگيا ھے ۔ (سندھ کي اسلامي درسگاھين ص ٩٢)

ادوار مین بھي ایسے علماء پیدا ہوتے رہے ، جنھون نے اس سلسلہائے تصنیف وتالیف کو آگے بڑھایا ۰

سندھ مین علم وادب کي نشو ونما اور ترقي کا ایک سبب ، علامہ شبلي نعماني رحمہ یہ لکھتا ہے کہ عباسي دور حکومت مین ، چیني ماہرین نے پہلے سمر قند مین اور پھر بغداد مین کاغذ سازي کا کارخانہ لگایا ـ جس کي وجہ سے علم وادب ، فن کتابت اور جلد سازي کا کام ہونے لگا تھا ـ چناچہ سندھ نے اس سے خوب فائدہ اٹھایا (۱)

الغرض ان سب علماء ، اکابر و مشاہیر نے اسلامي کتب اور ديني ادب کي بڑي خدمت کي ـ چناچہ سندھ کے ديني ادب کي شاندار تاریخ انھي علماء کے مساعي سے عبارت ہے ـ اس سلسلے مین یہ بات نہایت ضروري معلوم ہوتي ہے کہ سب سے پہلے یہ دیکھا جائے کہ سندھ مین ديني ادب کي ابتدا کب اور کیسے ہوئي ۰

سندھ مین ديني ادب کي ابتدا :

سندھ کي سرزمین ہي وہ پہلا خطہ ہے کہ جھان پر کتابین تصنیف کي گئین ـ جیسا کہ مولانا آزاد بلگرامي نے اپني کتاب "غزلان ہند" مین شیخ علي رومي کا ایک فقرہ کتاب " محاضرة الاوائل و مسامرة الاواخر " سے نقل کیا ہے ۰

---

(۱) مقالات شبلي ، ج ـ ۷ ، ص ـ ۰ ـ مطبوعہ دار المعارف اعظم گڑھ ، ۱۳۷۰ھ ـ ۱۹۵۱ء ـ

اولَ موضع وضعت فيه الكتب والنفجرت منه ينابيع الحكمة كان الهند ـ (١)

يعني سب سے پهلے جس سر زمين پر کتابين تصنيف کي گئين اور جهان سے حکمت کے سرچشمے پهوٹے وه هند (سنده) هے ۰

بالکل اسي طرح سے ديني ادب و کتب کي ابتدا بهي سنده مين هوئي ـ اس سلسلے مين سب سے پهلے هم يه ديکهتے هين کہ عرب فاتحين نے جب سنده کو فتح کيا اور يهان کے لوگ مسلمانون کے حسن خلق اور حسن سلوک سے متاثر هوکر مسلمان هوئے تو ان کو قرآني تعليمات سے روشناس کرانے کے لئے جو اقدام اٹهائے گئے تهے ، منجمله ان کے ايک يه تها کہ قرآن پر پهلے نقطے اور اعراب وغيره نهين تهے ـ عرب چونکہ اهل زبان تهے اس لئے وه آساني سے پڑه سکتے تهے ـ مگر غير عرب اقوام ، خصوصا سنده کے لوگون کو اس مين بهت دشواري هو رهي تهي ـ اس کا تدارک اس طرح کيا گيا کہ حجاج بن يوسف نے قرآني حکيم کو اعراب اور نقطے دلوائے (٢) اور کئي نسخے سنده پهجوا ديئے ـ اس کا نتيجه يه هوا کہ سنده کے لوگون کے لئے قرآن حکيم کا پڑهنا آسان اور سهل هوگيا ـ پس معلوم هوتا هے کہ قران حکيم کے ان تحريري نسخون سے جن پر اعراب اور نقطے لگے هوئے تهے ، سنده مين ديني ادب کي ابتدا هوئي ۰

---

(١) مقالات شبلي ، باب مسلمانون کي علمي بے تعصبي ج ٦ ص ٢٢٣ ، تاريخ تمدن سنده ص ١٦٧ ـ ١٦٨ ۰

(٢) ابن خلکان : وفيات اللعيان ، ج ١ ص ١٢٥ ، تاريخ تمدن سنده ، ص ١٨٩

قرآن حکیم کا پهلا سندهي زبان مین ترجمه ۰

اس کے بعد جب کشمیر کے راجه مهروک بن رائق نے منصوره کے فرمانروا عبد الله بن عمر سے درخواست کي کہ کسي ایسے مسلمان عالم کو بهیجا جائے جو اس کو اسلام کي تعلیمات سے روشناس کرا سکے چناچه عبد الله بن عمر نے ایک سندهي عرب عالم کو جو زبانون کا ماهر تها ، راجه مهروک کے پاس بهیج دیا - اس سندهي عرب عالم (١) نے راجه کے لئیے قران حکیم کا سندهي ترجمه کر دیا اور اسلامي عقائد کے سلسلے مین ایک کتاب سندهي زبان مین لکهدي - اس طرح سے سندھ اسلامي دنیا مین پهلا ملک تها ، جهان کي زبان مین قران حکیم کا ترجمه هوا (٢)

منصوره مین ، قران و تفسیر کي اشاعت و تصنیف کا سلسله شروع هوا تو دیبل حدیث کي اشاعت کا مرکز بنا - چناچه ڈاکٹر نبي بخش بلوچ اپنے ایک تحقیقي مقاله مین لکهتے هین کہ ۰

"*Debal became a Centre for the specialized study of Hadith and the newly founded Capital city of Mansurah (See below), became a Centre for the study of Quran.*"

---

(١) یه سندهي عالم اصل مین عراق کا تها ، چناچه بزرگ بن شهریار نے لکها هے کہ هذا رجلاً کان بالمنصوره اصله من العراق" (کتاب الهند ، طبع لیدن (برل) ، ١٨٨٣ع - ١٨٨٦ع ، ص ٣) -

(٢) بزرگ بن شهریار : کتب مذکور ص ٣ -

مذکورہ حقائق سے واضح ہوتا ہے کہ سندھ مین دینی ادب کي ابتدا ، فتح سندھ کے بالکل ابتدائي دور مین ہوئي جو قران وحدیث پر مشتمل تھي ، البتہ بعد مین اسلامي علوم کي تمام شاخین ، اس کے زمرہ مین آگئین - اور مسلمانون نے اسلامي علوم کے تمام اہم شعبون مین کتابین تصنیف کین ۰

اسلامي علوم کي اہم شاخین :

- - - - - - - - - - - - - -

اسلامي علوم کے کئي شعبہ اور شاخین ہین - مثلا قران کے تراجم وتفاسیر حدیث ، فقہ ، سیرۃ ، اخلاقیات ، تصوف فتاوی ، اسلامي تاریخ ، قرات ، عقائد کلام ، شریعت کے احکام ، اعمال و فضائل وغیرہ ۰ مگر ان سب مین جو زیادہ اہمیت کے حامل ہین جن پر مسلمانون نے خصوصي توجہ دي وہ یہ ہین تفسیر ، حدیث ، فقہ ، تصوف اور فتاوی-ذیل مین دیني علوم کے ان اہم شعبون مین سندھ کي خدمات کا مفصل جائزہ لین گے-جو اصل موضوع ہے ۰

دیني ادب تاریخ کے مختلف ادوار مین :

- - - - - - - - - - - - - -

ذیل مین سندھ کے دیني ادب کا تاریخ کے مختلف ادوار مین تاریخي تسلسل اور ترتیب کے ساتھ جائزہ پیش کیا جاتا ہے ۰

عـــرب دور حـکـو مـت :

- - - - - - - - - - - - - -

سندھ مین ،محمد بن قاسم کے سندھ فتح کرنے کے بعد اسلامي حکومت کي بنیاد پڑي-یہ دور حکومت جو پہلي صدي ہجري کے بالکل آخر سے

لے کر چوتھي صدي کے اختتام تک پھرلا ہوا ھے ، عرب دور حکومت (ARAB- PERIOD.) کہلاتا ھے - اس لئے کے اس دور مین مرکزي حکومت عرب مین واقع تھي - جھان سے خلفاء سندھ پر والیون (گورنرون) کو مقرر کر کے بھیجتے تھے - چناچہ پھلے اموي خلفاء کي طرف سے سندھ پر گورنر مقرر ہوتے تھے - بعد مین جب بنو عباس کي خلافت قائم ہوئي ، تو سندھ پر گورنر خلفائے بنو عباس کي طرف سے آتے تھے ، جس وقت محمد بن قاسم رحہ نے سندھ فتح کیا تو اس وقت ولید بن عبد الملک خلیفہ تھے - جلد ھي سن ٩٦ھ مین اس کا انتقال ہوگیا اور اس کا بھائي سلیمان بن عبد الملک خلیفہ بنا - اس نے محمد بن قاسم کو سندھ سے واپس بلا لیا - اور سندھ پر اپني طرف سے یزید بن ابي کبشہ السکسکي کو گورنر بنا کر بھیجا جو سندھ مین پھنچنے کے ١٨ دن بعد فوت ہوگیا (١)

اس کے بعد پھلے دمشق سے پھر بغداد سے والي سندھ مین آتے رھے ٠

خلیفہ متوکل باالله عباسي کے عھد مین ، سندھ مین عمر بن عبد العزیز ھباري نے ایک خود مختار حکومت قائم کي - جس کو ھباري دور حکومت کھا جاتا ھے - یہ دور ٤٠١ھ تک قائم رہا - اس کے بعد اسماعیلي (قرامطہ) سندھ پر قابض ہوگئے تھے ٠

عرب دور حکومت مین دیني ادب :

---

(١) ابوظفر ندوي : تاریخ سندھ " مطبع معارف اعظم گڑھ ، دکن ، سنہ ١٣٦٦ھ - ١٩٤٧ع ، ج ١ ص ١٢٤ -

اس طرح پهلي صدي هجري کيے بالکل آخر سے لےکر چوتهي صدي هجري کيے اختتام تک سندھ پر اموي عباسي اور هباري خاندانون کي حکومتين تهين ، جس کو عرب دور کها جاتا هے - اس دور مين ديني علوم و ادب کي ترقي هوئي اس کي تفصيل ذيل مين دي جاتي هے ۔

تفسیر :

- - - - - - - - -

عرب مسلمانون کي آمد کيے بعد سندھ مين علوم و فنون کي ترقي هوئي۔ خصوصا اسلامي علوم کي اشاعت کا لامتناهي سلسله شروع هوا - اسلامي علوم مين سب سے پهلے تفسير کا درجه آتا هے - چنانچه سندھ مين بهي تفسير قرآن کي ابتدا هوئي۔عرب مسلمانون نے يهان آکر قيام کيا اور ان کيے حسن اخلاق سے کئي مقامي لوگون نے اسلام قبول کرليا۔ چنانچه ان کو اسلامي عقائد اور اسلام کي تعليمات سے روشناس کرانے کے لئے ، قران کي تعليم دي جاتي تهي - شروع مين قران حکيم پر اعراب اور نقطے نه هونے کي وجه سے سندھ کے نئے مسلمانون کو قران پڑهنے مين دقت هوتي تهي۔اس لئے حجاج بن يوسف نے قران حکيم کے ايسے نسخے تيار کرائے جن مين اعراب و نقاط کا اهتمام کيا گيا تها - [1]

بعد ازان يه نسخے دوردراز علاقون مين بهيج دئيے گئے- سندھ مين ان هي نسخون سے لوگون کو تعليم دي جاتي تهي - اور قران کي تشريح و توضيح

---

(۱) ابن خلکان : " وفيات الاعيان " ج ۱ ص ۱۳۵

کي جاتي تهي - اس طرح سے اشاعت قران کا سلسلہ شروع هوا - اس کے علاوہ قران کي تشريح و توضيح اور تفسير کي بهي تعليم دي جاتي تهي - يہ چونکہ ابتدائي دور تها، اور سندھ کے لوگ ابهي علوم اسلامي کو سيکهنے اور حاصل کرنے مين لگے هوئے تهے - اس لئے کسي ايسي تفسير کي کتاب نهين ملتي جو سندھ مين لکهي گئي هو - مروجہ تفسير کي کتابين علمائے عرب کي لکهي هوئي تهين - جن کي تعليم دي جاتي تهي - دوسري صدي هجري کے نصف اول مين ، جب سندھ خلفائے عباسي کے ماتحت تها - ايک ايسے تفسير کا ذکر تاريخون مين ملتا هے جو امام عبدالرحمان بن عمرو اوزاعي رحہ نے لکهي تهي - امام اوزاعي رحہ (١) دراصل ايران سندھ مين سے تهے علامہ ذهبي رحہ نے لکها هے کہ :

---

(١) امام صاحب دمشق کے بتبع تابعي تهے - سن ٨٨ھ مين پيدا هوئے مشهور محدثين سے روايت حديث کي هے مثلا عطاء بن ابي رباح، قاسم بن مخيمره ، شداد بن ابي عمار ، ربيع بن زيد ، زهري ، محمد بن ابراهيم تيمي، يحيٰ بن ابي کثير وغيرهم - امام ابن سيرين سے بهي حديث کي سماعت کي - مگر بعض روايات مين آتا هے کہ آپ ابن سيرين رحہ کي خدمت مين اس وقت پهنچے جب وہ بستر مرض پر دراز تهے - امام عبدالله بن مبارک ، امام شعبہ، وليد بن مسلم ، يحيٰ بن حمزه ، يحيٰ بن سعيد القطان ، ابوعاصم ، ابوالمغيره ، محمد بن يوسف فريابي اور دوسري محدثين نے امام اوزاعي رحہ سے حديث کي سماعت کي - امام صاحب آخر عمر مين بيروت چلے گئے تهے آپ کو امام الهند والشام " کہا جاتا هے ۔

" وكان من سبي السند "(١) يعنی آپ سندھ کے اسیرون مین سے تھے ۔

امام اوزاعی رحہ بھت بڑے مجتھد ، عالم ، مفسر و محدث اور فقیہ تھے ۔ کئی کتابین تصنیف کین ، جن مین کتاب التفسیر بھی شامل ھے یہ تفسیر عربی زبان مین تھی ۔ اگرچہ یہ تفسیر سندھ مین نھین لکھی گئی تاھم امام صاحب کا تعلق چونکہ سندھ سے بتایا جاتا ھے ، تاریخ ورجال کی کتابون مین بالکل وضاحت سے مذکور ھے کہ آپ سندھ سے تعلق رکھتے تھے ، اس لئے آپ کی لکھی ھوئی تفسیر قرآن ، سندھ کے حوالہ سے نظرانداز نھین کی جا سکتی اور بلاشبہ یہ بات کھی جاسکتی ھے کہ اس ابتدائی دور مین بھی سندھ کے لوگون نے تفسیر کی خدمت کی ھے ۔

تیسری صدی ھجری مین جب سندھ مین ھباری خاندان کی حکومت تھی تو سندھ مین ایک مقامی تفسیر کا پتہ چلتا ھے ۔ مفسر قرآن کا نام اگرچہ معلوم نھین ، تاھم تاریخ مین اس کا ذکر تفصیل سے ملتا ھے کہ ٢٧٠ھ مین عمر بن عبد العزیز ھباری نے جس نے منصورہ مین ھباری حکومت کی بنیاد رکھی تھی ، وفات پائی ۔ اس کے بعد عبد اللہ بن عمر بن عبد العزیز تخت نشین ھوئے اس کے دور مین الور کے ایک راجہ مھروک بن رائک ، نے حاکم منصورہ سے اسلامی تعلیمات سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے ، کسی عالم کی استدعا کی ۔ چنانچہ عبد اللہ بن عمر نے ایک سندھی عرب عالم کا انتخاب کیا ۔ اس نے سندھی مین اسلامی عقائد کو نظم مین لکھ کر راجہ کے پاس

---

(١) علامہ ذھبی : تذکرہ الحفاظ ج ١ ص ١٦٨ ، عمدۃ القاری شرح بخاری مین بھی مذکور ھے کہ "اصلہ من سبی السند" (عمدۃ القاری ، مطبوعہ قاھرہ ، ج ١ ص ٢٦٥) ۔

بھيج ديا ۔ جس کو راجہ نے بھت پسند کيا اور اس عالم کو اپني دربار مين طب کرليا۔ اصل مين يہ عالم عراقي تھا ۔ مگر سندھ مين قيام کے دوران اس نے سندھي زبان پر بھي عبور حاصل کرليا تھا ۔ اس عراقي عالم نے راجہ کے دربار مين پھنچ کر اسے باقاعدہ قران کا سندھي ترجمہ پڑھايا اور اس کي فرمائش پر قران کي تفسير سندھي زبان مين لکھي۔ يہ مسلمانون کي پھلي تصنيف ھے جو سندھي زبان مين لکھي گئي ۔ برصغير ھند و پاک مين قران کا پھلا ترجمہ بھي يھي تھا (١)

يہ عالم راجہ مھروک کي دربار مين تين سال تک رھا ۔ اور راجہ کو روزانہ درس تفسير ديا کرتا تھا ۔ جب اس نے سورہ يسين کي آيت

" من يحي العظام وھي رميم " (٢)

کا ترجمہ اور پھر تفسير بيان کي، تو راجہ جو مرصع تخت پر بيھٹا تھا ، اس نے آيت کي تفسير دوبارہ بيان کرنے کے لئے کھا ۔ جب اس کي تفسير دوبارہ بيان کي گئي، تو راجہ تخت شاھي سے اتر کر سجدہ ريز ھوگيا ۔ اور اس نے حقيقي رب کي وحدانيت کا اقرار کرليا (٣) بعد ازان اس نے اپنے لئے ايک عليحدہ مکان تيار کرايا۔ جھان وہ تنھائي مين خدا کي عبادت کرتا تھا اور نماز کي اقامت کرتا تھا ۔ مگر لوگون پر يہ ظاھر کرتا تھا کہ وہ سلطنت کے اھم اور خفيہ معاملات پر تنھائي مين غور و خوض کرتا ھے (٤)

---

(١) عجائب الھند ، ليڈن ، ص ٣

(٢) سورہ يسين آيت ٧٨

(٣) عجائب الھند ص ٣

(٤) تاريخ سندھ ، ابو ظفر ندوي ، ج ١ ص ١٩٦

راجه مهروک کے مسلمان هونے کي تائيد خود اس عراقي عالم کي زبان کے تاريخ مين مذکور هے کے جب وه ٢٧٣هه مين ، عرصه ٣ سال راجه دربار مين قيام کے بعد واپس منصوره پهنچا، تو عبدالله بن عمر هباري (حاکم منصوره) نے اس سے حالات دريافت کئيے، تو اس نے جواب مين بتايا کہ جس وقت مين وہ سے واپس آرها تها، تو راجه صدق دل سے مسلمان هوچکا تها - ليکن سلطنت کے چهن جانے کے خوف سے وه اس کا اظهار واعلان نهين کرسکتا تها (١)

اس سے واضع هوجاتا هے کہ سندهه کو نه صرف باب الاسلام هونے کا شرف حاصل هے بلکه سندهه کو يه بهي سعادت حاصل هے کہ قران حکيم کي سب سے پهلي تفسير برصغير مين سندهي زبان مين لکهي گئي - بلاشبه يه ديني ادب کا پهلا شه پاره هے جس کا نام بالکل ابتدائي دور مين ملتا هے •

هباري خاندان کے بعد ، سندهه ، مين کچهه عرصه کے لئے قرامطه اسماعيل قابض هوگئيے تهے، آخر مين سلطان محمود غزنوي نے ان کا خاتمه کرديا •

٢- حـــديـــث :

اسلامي علوم مين حديث کا نهايت اونچا اور بلند مقام هے قران و تفسير کے بعد حديث هي کا درجه آتا هے چنانچه مسلمانون نے اس ضمن مين ، تفسير کي طرح

---

(١) تاريخ سندهه ، ابوظفرندوي ، ج ١ ص١٩٦ ، اسي مفسر قران نے يه بهي بيان کيا هے کہ راجه مهروک نے اسے چهه سو من سونا تين دفعه عطا کيا • (عجائب الهند ص ٣) •

ابتدا هي سے علم حديث کا اهتمام کيا اور سنده مين علم تفسير کے ساته علم حديث کي بهي تعليم دي جاتي تهي - فاتح سنده محمد بن قاسم کے ساته کئي محدثين اور رواة حديث سنده مين تشريف لائے تهے - بعد مين بهي وقتا فوقتا يهان پر علماء کرام اور محدثين عظام کي آمد رهي اور انهون نے سنده مين لوگون کو حديث کا علم سکهايا - مثلاً موسيٰ بن يعقوب الثقفي رحمه ، يزيد بن ابي کبشا السکسکي ، المفضل بن المهلب بن ابي صفره ، ابو موسيٰ اسرائيل بن موسيٰ البصري ، عمرو بن مسلم الباهلي الربيع بن صبيح السعدي البصري وغيره کي مساعي سے سنده مين علم حديث کے بڑے مراکز قائم هوئے - جن مين سے عربون کے دور حکومت مين ديبل اور منصوره خاص طور پر اهميت کے حامل تهے ۔

سنده مين مطالعه حديث کي ابتدا دوسري صدي هجري سے هوگئي تهي - مگر اسے چوتهي صدي هجري تک کوئي زياده ترقي نهين هوئي - اسي وجه سے يهان کے مقامي طلبه نے ، علم حديث کے حصول کے لئے دوسرے ملکـــــون کا رخ کيا - اسلامي عهد کے اس ابتدائي دور مين سنده مين علم حديث کي ترقي کي رفتار سست رهي - ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب کے نزديک اس کے دو سبب تهے ايک يه کے اس زمانے مين حالات فن و ادب کي ترقي کے لئے سازگار نه تهے - کيونکه اموي وعباسي خلفاء کے زمانے مين مستحکم اور طاقتور حکومت نه هونے کي وجه سے داخلي امن ، جو فن و ادب کي ترقي کے لئے ضروري هے ، هميشه قائم نهين رکها جا سکا حقيقت يه هے کے سلطنت کے مشرقي حصه مين سنده کي حيثيت ايک علاقه سے زياده بيروني فوجي چوکي (ثغر) کي تهي - جس پر مرکزي حکومت کوئي خاص توجه نه کرتي تهي - دوسرا يه کے سنده عرب عراق اور سلطنت کے دوسري علاقون کے اسلامي علوم کے مراکز سے روابط قائم

نہ کر سکتا تھا ۔ کیونکہ یہ علاقہ بہت دور تھا، اور آمد ورفت میں سہولت پیدا کرنے والے ذرائع موجود نہ تھے، حوصلہ مند تاجروں اور معمہ جو آباد کاروں کے سوا اور کوئی شخص سندھ تک بری اور بحری راستوں سے سفر کرنے کے خطرات مول لینے کی جرات نہیں کرتا تھا (١) مشہور جغرافیہ دان المقدسی نے، جو چوتھی صدی میں یہاں آیا تھا، ان تمام مشکلات کا ذکر کیا ہے جو سندھ کا سفر کرنے والے شخص کو پیش آتی تھیں (٢)

چنانچہ بعد کے واقعات سے بھی اسی بات کی تصدیق ہوتی ہے۔ ٢٤٠ھ میں جب ہباری خاندان کی خود مختار حکومت قائم ہوئی اور سندھ میں امن و امان بحال ہوا، تو علوم خصوصا حدیث کی اشاعت کو ترقی ملی ۔ چنانچہ اس دور میں ہم دیکھتے ہیں کہ مقامی سندھی طلبہ نے، علم حدیث کے حصول کے لئے دوسرے ممالک کا رخ کیا ۔ علامہ السمعانی رحمہ نے لکھا ہے کہ بلاد ہند سے کئی طلبہ، حدیث کا علم سیکھنے نیشاپور کے امام ابو نعمان الصابونی (٣٧٣۔ ٤٤٩ھ) جو شافعی مسلک سے تعلق رکھتے تھے، کی خدمت میں پہنچے تھے (٣) نہ صرف نیشاپور بلکہ علم

---

(١) ڈاکٹر محمد اسحاق : کتاب مذکور ص ٥١

(٢) بشاری المقدسی : احسن التقاسیم فی معرفتہ الاقالیم " مرتبہ ڈگوئیے لائیڈن ١٩٠٦ع، ص ٤٧٤۔

(٣) سمعانی : انساب، و ٣٤٧ الف، ٣٤٧ ب ۔

کے متلاشي طلبہ عرب شام، عراق اور مصر کے دور دراز ممالک مین گئے ۔ علامہ سمعاني رحمہ نے اپني کتاب مین ان سندھي طلبہ کے نام اور حالات بیان کئے ھین، جو بیرون سندھ حصول علم کے لئے گئے تھے ۔ اس کا نتیجہ یہ ھوا کہ چوتھي صدي ھجري تک سندھ مین حدیث کے علم کا جذبہ پیدا ھوا اور سندھ مین احادیث کي زباني اشاعت کو ترقي ملي (١) علاوہ ازین دیبل اور بغداد ، منصورہ اور خراسان کے درمیان محدثین کا تبادلہ بھي عمل مین آیا تھا (٢) جس سے حدیث کي ترقي اور ترویج مین اضافہ ھوا ۔ اور خاص طور سے دیبل مین متعدد راویان حدیث اور محدث پیدا ھو گئے تھے مثلا ابو جعفر الدیبلي ، ابراھیم بن محمد الدیبلي ، حسن بن محمد الدیبلي ، خلف بن محمد الدیبلي ، احمد بن محمد بن ھارون الدیبلي ، حسن بن حامد الدیبلي ، ابو القاسم شعیب بن محمد بن احمد الدیبلي وغیرہ ھم ، دیبل کے مشھور محدثین مین سے تھے ۔ جن کا ذکر تفصیل کے ساتھ پہلے گذر چکا ھے ۔ دیبل کے علاوہ ، منصورہ جو سندھ کا دارلحکومت تھا ، علم حدیث کا بھت بڑا مرکز تھا ، یھان پھر مسلمانون کي اکثریت اھل حدیث کي تھي ۔ اس لئے یھان پر علم حدیث کو بھت فروغ ملا ۔ محدثین نے یھان پر علم حدیث کا خاص اھتمام کیا ھوا تھا ۔ شھر کي مختلف مساجد مین حدیث کا درس دیا جاتا تھا ۔ نہ صرف یہ کہ درس و تدریس کے ذریعے یہ کام ھو رھا تھا بلکہ اس

---

(١) خطیب بغدادي : تاریخ بغداد ج ٨ ، ص ٣٣

(٢) ذھبي : میزان الاعتدال ج ١ ص٢٤٢ .

سلسلے مین سندھ کے علماء نے حدیث کی کتابین بھی مرتب کین ۔ حدیث مین ان کی تصانیف کا ذکر ذیل مین کیا جاتا ھے ۔

١۔ کتاب السنن :

یہ امام اوزاعي رحہ کي تصنیف ھے۔امام موصوف سندھ سے تعلق رکھتے تھے۔تاریخ ورجال کي کتابون سے ثابت ھوتا ھے کہ ان کا تعلق سندھ سے تھا ۔ اگرچہ یہ کتاب سندھ مین نھین لکھي گئي مگر ایک سندھي محدث کے حوالے سے سندھ کي دیني ادب کي تاریخ رقم کرتے ھوئے اسے بھرحال نظرانداز نھین کیا جا سکتا ۔

علامہ دین محمد وفائي رحہ نے "ریحانتہ الادب" اور "ھدیتہ العارفین" کے حوالے سے لکھا ھے کہ امام اوزاعي رحہ کي حدیث کي اور بھي تصنیفات ھین جو زمانے کي گردش مین ضایع ھوگئي ھین (١)

٢۔ مسند :

دوسري صدي کے محدث خلف بن سالم سندھي کي ایک " مسند " ھے (٢) خلف بن سالم سندھي بغداد کے مشھور محلہ مخرم مین رھتے تھے ، اس لئے مخرمي

---

(١) دین محمد وفائي : تذکرہ مشاھیر سند ج ١ ، ص ١٨ ، ھدیۃ العارفین ص ٥١١ ۔

(٢) خطیب بغدادي : تاریخ بغداد ، ج ٨ ص ٣٢٨ ، عسقلاني ابن حجر : تھذیب التھذیب ج ٣ ، ص ١٥٢ ۔

کہلائے(۱) خلف بن سالم نے ۲۳ رمضان ۲۳۱ھ مین بغداد مین وفات پائي (۲) خلف نے ھیشم (م - ۱۸۳ھ) یزید بن ھارون (م - ۲۰٦ھ) ، یحیٰ بن سعید القطان (م - ۱۹۸ھ) ، محمد بن جعفر (م - ۱۹۲ھ) ، عان بن عیسیٰ (م - ۱۹۸ھ) ، عبد الرزاق (م - ۲۱۱ھ) ، ابو بکر بن عیاش (م - ۱۹۳ھ) ، محمد بن عبد الله زبیري (م - ۲۰۳ھ) ، یعقوب بن ابراھیم (۲۰۸ھ) اور سعد بن ابراھیم (م - ۲۰۴ھ) وغیرھم سے کسب علم کیا (۳) علم حدیث کے ممتاز نقادون کی خلف کے متعلق مندرجہ ذیل آراء ھین ۰

حضرت یحیٰ بن معین (م - ۲۳۳ھ) فرماتے ھین کہ " یہ صدوق ھین " دوسري جگہ لکھتے ھین کہ ان کے خلاف کوئي اعتراض نھین (۴) یعقوب بن ابي شیبہ (م - ۲٦۲ھ) فرماتے ھین کہ " وہ ثقہ ھین " (۵)

امام نسائي رحہ کے نزدیک ابو محمد خلف ثقہ ھین (٦) امام احمد بن حنبل رحہ کا ارشاد ھے کہ ان کي صحت پر شبہ نھین کیا جا سکتا (۷) ۰

---

(۱) عسقلاني ابن حجر : تھذیب التھذیب ج ۳ ، ص۱۵۲

(۲) ایضا .

(۳) ایضا

(۴) ایضا

(۵) ایضا

(٦) ایضا

(۷) خطیب بغداد : کتاب مذکور ، ج۸ ، ص۲۲۸ ، ابن حجر عسقلاني تھذیب التھذیب ج ۳ ، ص ۱۵۳ -

ابن حبان (م۔ ٣٥٤ھ) فرماتے ھین کہ یہ نہایت قابل یقین ھین۔ (١) جعزہ کنعانی نے فرمایا کہ خلف طبقہ محدثین مین نہایت ثقہ ھین (٢)

علامہ ذھبی رح، نے لکھا ھے کہ خلف اعیان حفاظ بغداد مین شمار ھوتے ھین (٣) امام ابن سعد لکھتے ھین کہ ان کا حلقہ علماء و محدثین کا مرجع تھا جو ان کے درس مین شریک ھوتے اور ان سے سنی ھوئی احادیث لکھ لیا کرتے تھے (۴)

امام عثمان دارمی (م۔ ٢٨٠ ھ)، یعقوب بن ابی شیبہ (م۔ ٢٦١ھ) احمد بن ابی خیثمہ (م۔ ٢٧٨ھ)، احمد بن علی المروزی (م۔ ٢٩٨ھ)، عباس دارمی (م۔ ٢٧١ھ) اور اسماعیل بن حارث (م۔ ٢٥٣ھ) وغیرھم جیسے مشہور محدثین امام خلف کے تلامذہ تھے (٥) امام خلف کی مروی کئی احادیث، سنن النسائی مین شامل ھین (٦)۔

انھون نے ایک "مسند" مرتب کی تھی۔ چنانچہ امام ابن سعد لکھتے ھین کہ خلف نے احادیث نبوی کی ایک "مسند" مرتب کی تھی۔ اس مسند کے متعلق کچھ زیادہ معلومات نھین مل سکی ھین۔ ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب نے لکھا ھے کہ یہ "مسند" اب موجود نھین ھے اور ناپید ھے (٧)۔

---

(١) تھذیب التھذیب، ج ٣ ص ١٥٢۔
(٢) ایضا۔
(٣) ذھبی : تذکرۃ الحفاظ، ص ٥٩، (من اعیان حفاظ بغداد)۔
(۴) ابن سعد : طبقات الکبریٰ، ج ٧ ص۔ ٩٢۔
(٥) خطیب بغدادی : کتاب مذکور، حوالہ مذکور، عسقلانی حوالہ مذکور۔
(٦) صفی الدین : خلاصہ، ص۔ ٩٠۔
(٧) علم حدیث مین پاک و ھند کا حصہ ص۔ ٢۴٢۔

۳ - مستخرج صحیح مسلم :

یہ امام ابو بکر محمد بن محمد رجاء السندي کي تصنیف ھے - محمد بن محمد بن رجاء سن ٢٠٦ھ مین پیدا ھوئے ، آپ تیسري صدي ھجري کے مشھور ومعروف محدث تھے - آپ کے والد محمد بن رجاء السندي بھي اپنے وقت کے محدث گذرے ھین - علامہ ذھبي رحہ نے محمد بن محمد بن رجاء کے متعلق لکھا ھے کہ آپ حافظ اور امام تھے - ان کا لقب ابو بکر اسفرائني تھا (۱) محمد بن محمد بن رجاء نے ، اسحاق بن راھویہ (م - ٢٣٨ھ) امام احمد بن حنبل (م - ٢٤١ ھ) علي المدیني (م - ٢٣١ھ) ، عبداللہ بن نمیر (م - ١٩٩ھ) ، ابو بکر بن ابي شیبہ (م - ٢٣٥ھ) سے حدیث کي تعلیم لي - اور ابو عوان (م - ٣١٠ھ) ، ابو حامد الشرقي ، محمد بن صالح حاني ، ابن الاخرم اور دوسرے محدثین نے ابوبکر کي مسند سے احادیث روایت کي ھین - صاحب مستدرک امام الحاکم رحہ فرماتے ھین کہ ابو بکر (محمد بن محمد رجاء) اپنے عھد کے محدثین مین نھایت صادق اور ثابت قدم تھے (۲)

انھون نے سن ٢٨٦ھ (٨٩٩ع) مین انتقال کیا - اس وقت آپ کي عمر ٨٠ برس تھي (۳)

---

(۱) تذکرہ الحفاظ ذھبي ج ۲ ص - ۲۳۱-۲۳۲-

(۲) ایضاً

(۳) ایضاً ، سمعاني : الانساب ، ص - ٣١٢ ب

محمد بن محمد بن رجاء نے صحیح مسلم شریف کي مستخرج تصنیف کي

(١) جو نهایت اهمیت کي حامل هے .

۴ - استخراج صحیح بخاری :

یہ بھي محمد بن محمد بن رجاء السندي کي تصنیف هے - علامہ ذهبي رحمہ لکھتے هین کہ وہ صحیح بخاري کي ایک مستخرج کے مصنف هین (٢) لیکن یہ کتاب ناپید هین - چنانچہ ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب لکھتے هین کہ یہ کتاب استخرج صحیح بخاري غالبا موجود نهین هے (٣)

فقہ :

اسلامي علوم مین قران و حدیث کے بعد فقہ کا درجہ آتا هے - شروع مین مسلمانون کو تفسیر اور حدیث کي تعلیم دي جاتي تھي - فقهي مسائل کي تشریح و توضیح کي جاتي تھي - یعني فقہ کي باقاعدہ تعلیم دي جاتي تھي (۴)

عرب دور حکومت مین هم دیکھتے هین کہ دوسري صدي هجري کے شروع مین هي سندھ مین بڑے بڑے محدث و فقیہ ملتے هین - مثلاً ابو موسي اسرائیل بن موسي

----

(١) سمعاني : الانساب ، ص ٣١٣ - ب .

(٢) ذهبي : تذکرۃ الحفاظ ، ج - ٢ ، ص - ٣١ - ٢٣٠ -

(٣) علم حدیث میں پاک وهند کا حصہ ، ص - ٢٥٥ -

(۴) قاضي اطهر مبارکپوري : هندوستان مین عرب حکومتین ، ص ١٥٧ .

بصري السندي ، ربيع بن صبيح السعدي البصري السندي ، عبد الرحمان بن عمر اوزاعي وغيرهم - ان بزرگون کا ذکر پهلے هوچکا هے۔ اسي صدي مين سندهه کا ايک مقامي عالم و فقيه کا پته چلتا هے اور وه تهے ابو نصر فتح بن عبد الله سندهي - آپ بهت بڑے محدث و متکلم تهے - انهون نے فقه اور کلام کي تعليم ابو علي محمد بن عبد الوهاب ثقفي سے حاصل کي اور حديث کي روايت حسن بن سفيان سے کي - ابو نصر سندهي نے تابعين کا زمانه پايا اور ان سے حديث و فقه مين فيض حاصل کيا - آپ تبع تابعين کے زمره مين شامل تهے (١)

اسي صدي کے شروع مين ابو عبد الله مکحول بن عبد الله شامي السندي حديث و فقه مين سندهه اور شام کے امام تهے - تابعي تهے اور امام اوزاعي رحم کے استاد تهے ۔ بهت بڑے فقيه اور حافظ حديث تهے (٢) طلب علم مين کئي ممالک مين گئے اور علوم اسلامي مين بڑي دسترس حاصل کي - امام سعيد القطان نے ان کو امام زهري (٣) سے بهي زياده فقيه قرار ديا هے (٣) ان کي زبان مين عجمي (سندهي) هونے کي وجه سے لکنت تهي اور صحيح تلفظ مين ان کو دقت هوتي تهي - سن ١١٣ هه مين وفات پائي - مگر ايک روايت مين سن ١١٢ هه بهي آتا هے (۴)

---

(١) فقهاء هند ج ١ ص ٨١

(٢) ايضاً ج ١، ص ٨٢-٨٣ - ۰ ، العقد الثمين ص ٢٨٥ - ٢٨۴

(٣) امام زهري رحم تابعي اور بهت بڑے فقيه و محدث تھے - ان سے ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے - جن میں سے قتادہ اور مالک بن انس بھی ہیں - حضرت عمر بن عبد العزیز رحم فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے زیادہ عالم اس زمانہ میں نہیں دیکھا - آپ نے رمضان کے مہینہ میں سنہ ١٢۴هه میں وفات پائی - (اکمال فی اسماء الرجال ، ص - ٥٠١) -

(۴) فقهاء هند ج ١ ص ٨٣ ،

نجيح بن عبد الرحمان جن كي كنيت ابو معشر تهي ، دوسري صدي كے فقيه وعالم تهے ، اور شيع تابعي تهے - بهت سے تابعين سے حديث كي سماعت كي علامه سمعاني امام ذهبي ، اور امام بن حجر عسقلاني نے ان كا ذكر كيا هے اور ان كو سندهي علماء كا بيرمين شامل كيا هے - ابو معشر كي مغازي پر بهت گهري نظر تهي - چناچه اس مين ان كي ايك "كتاب المغازي" هے ، جو ان كے بيٹے محمد بن ابو معشر نے روايت كي هے - ابو معشر نے سعيد بن مسيب ، محمد بن كعب قرظي ، هشام بن موسى بن يسار ، ابو برده بن ابو موسى ، سعيد بن ابو سعيد المقري ، نافع ، محمد بن المنكدر ، محمد بن قيس اور محدثين كي بهت بڑي جماعت سے روايت حديث كي - خود ان سے ان كے بيٹے محمد بن ابو معشر ، سفيان ثوري اور اهل عراق كي ايك جماعت نے روايت كي هے (١) امام ابو زرعه نے ان كو "صدوق" قرار ديا هے (٢) ابو نعيم نے لكها هے كه وه سندهي تهے (٣) علامه سمعاني كے خيال مين يه ام سلمه كے مولي تهے ، جو اهل مدينه سے تعلق ركهتي تهين - اسي بناء پر مدني كهلائے (٤)

---

(١) فقهاء هند ج ١ ص ٨٤ ، سمعاني : انساب ورق ٣١٣ بذيل السندي ، ذهبي : تذكره الحفاظ ج ١ ص ٢٣٤ ، تهذيب التهذيب ج ١٠ ص ٤١٦ - ٤٢٢

(٢) ايضا

(٣) ايضا

(٤) ايضا

امام نسائي " سنن " مين ان سے مرويات درج كي هين (۱) امام احمد بن جنبل فرماتے هين ·

"كان بصيرا بالمغازي" "(۲) يعني آپ مغازي مين بڑي بصيرت رکھتے تھے · آخر مين حافظہ مختل هوگيا تھا - تاهم حديث و فقه كي ياداشت بڑي تيز تھي (۳)

سن ۱٦٠ھ مين عباسي خليفہ مهدي نے ابو معشر كو فقه كي تعليم دينے پر مامور كيا . سن ۱۷٠ھ مين آپ كي وفات هوئي اور خليفہ هارون الرشيد نے ان كي نماز جنازه پڑھائي (۴) ·

---

(۱) فقهاء هند ج ۱ ص۸۴ ، سمعاني : انساب ورق ۳۱۳ بذيل السندي ، ذهبي : تذكره الحفاظ ج ۱ ، ص۲۳۴ ، تهذيب التهذيب ج ۱٠ ص۴۱٦ - ۴۲۲ ·

(۲) ايضا

(۳) ايضا

(۴) سماني : انساب ورق ۳۱۳ بذيل السندي ، ذهبي : حوالہ مذكور ، تهذيب التهذيب ج ۱٠ ، ص۴۱۹ — ۴۲۲ ، معجم البلدان ج ۳ ص ۲٦۷ ·

تیسری صدی مین ، ھباری حکومت قائم ھوئی ۔اس خاندان کے علماء حکمران حدیث و فقہ کے عالم تھے ۔ان ھی کے دور مین ایک عراقی عالم نے ، راجہ مھروک کی فرمائش پر قران کی سندھی تفسیر لکھی ، اور دینی عقائد و مسائل شرعی پر ایک منظوم کتاب لکھی ۔

قاضی منصورہ محمد بن ابی الشوارب بھی تیسری صدی کے اصحاب حدیث مین سے تھے ۔ اور زبردست فقیہ تھے ۔ عباسی خلیفہ معتضد باللہ کے دور مین بغداد سے سندھ مین آئے اور منصورہ کے منصب قضاء پر فائز ھوئے ۔ سن ۲۸۳ھ مین ان کا انتقال ھوا (۱) ان کے بعد ان کے بیٹے علی بن محمد کو منصورہ کی قضاء پر متعین کیا گیا ۔ چوتھی صدی ھجری کی ابتدا تک ان کا خاندان منصورہ مین موجود تھا (۲) اسی صدی مین ابو معشر سندھی کے فرزند محمد بن ابو معشر بھی مشھور محدث و فقیہ تھے ۔ ان کو علم حدیث کے ساتھ ساتھ علوم فقہ پر بھی کمال حاصل تھا ۔ بغداد مین قیام تھا ۔ ابو یعلی موصلی ، ابو حاتم محمد بن ادریس رازی ، محمد بن لیث جوھری نے ان سے روایت کی ھے اور خود اپنے والد سے روایت کرتے ھین ۔ اپنے والد کی تصنیف کتاب المغازی کے راوی ھین (۳) عباسی

---

(۱) سمعانی : انساب ورق ۳۱۳ بذیل السندی ، ذھبی : حوالہ مذکور ، تھذیب التھذیب ج ۱۰ ، ص۴۱۹ ۔ ۴۲۲ ، معجم البلدان ج ۳ ص۲٦٧

(۲) فقھاء ھند ج ۱ ص۹۲ ، تاریخ ابن اثیر ، مطبوعہ المنیریہ مصر ، ۱۳۵۳ھ ، ج ٦ ص ۸۴

(۳) فقھاء ھند ج ۱ ص۹۳ ، سمعانی : انساب ورق ۳۱۴ ۔

خلیفہ مہدی ان کا بہت احترام کرتے تھے۔ انھوں نے سن ٢٤٤ھ میں وفات پائی ، اس وقت ان کی عمر ٩٩ برس تھی (١)

چوتھی صدی ہجری میں سندھ کے فقہاء میں سے احمد بن عبد اللہ الدیبلی اور ابو العباس احمد بن محمد بن صالح منصوری خاص طور پر قابل ذکر ہیں ۔ موخر الذکر صاحب تصانیف تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ چوتھی صدی ہجری میں ابو العباس المنصوری کی نہایت قد آور علمی شخصیت تھی ۔ سندھ کے بہت بڑے فقیہ تھے۔ (٢)

عرب دور حکومت میں ، سندھ میں ظاہری مسلک کے ساتھ ساتھ حنفی مسلک کے لوگ بھی رہتے تھے۔ جن کی واضح اکثریت تھی ۔ کوئی گاؤں اور قصبہ ایسا نہ تھا جہاں حنفی مذہب کے مقلد نہ ہوں۔ البتہ سندھ میں شافعی ، مالکی حنبلی مسلک کے لوگ نہیں تھے معتزلہ اور اشاعرہ کے مناظروں کا بھی یہاں وجود نہ تھا۔ جس کے سبب یہاں کے مسلمان ہر طرح سکون اور اطمینان کی زندگی بسر کرتے تھے۔ (٣)

سندھ (منصورہ) میں چونکہ حنفی مسلک کے مقلد میں کی اکثریت تھی اس لئے یہاں پر حنفی فقہ پر عمل ہوتا تھا اور اسی فقہ پر کئی کتابیں بھی لکھی

---

(١) فقہاء ہند ج ١ ص ٩٣ ، سمعانی : انساب ورق ٣١٤ ۔

(٢) ایضا ص ٩٨ ۔

(٣) عجائب الهند ص ٣ ، تاریخ سندھ ، ابو ظفر ندوی ، ج ١ ، ص ٣٦٢ ۔

گئين - سندھ، مين جب تصنيف و تاليف کا سلسلہ شروع ھوا تو اس وقت تک فقہ کے موضوع پر خواہ، حنفي فقہ ھو يا کوئي اور فقہ اتني کثرت سے کتابين لکھي جا چکي تھين کہ مصنفون نے نئے خطوط پر کتابين لکھنے کي کوشش نھين کي۔ بلکہ ان کي شرحين، حاشيہ اور خلاصے تحرير کئے - اس سلسلہ مين ڈاکٹر زبيد احمد لکھتے ھين کہ " برعظيم مين علم فقہ پر عربي مين جو کچھ لکھا گيا اس کي نوعيت ايسي ھي ھے جيسے پراني عمارتون کے مسالے سے ايسي نئي عمارتين بنائي جائين جو پراني تعميرون کي محض نقل ھون اور جن کے خاکے مين نھايت معمولي سي ترميم کي گئي ھو (١)

عرب دور مين سندھ مين فقھي ادب کي تفصيل ذيل مين دي جارھي ھے ۔

١ - کتاب المسائـــــل :

يہ امام اوزاعي رحہ کي تصنيف ھے - امام موصوف کے مفصل حالات پھلے بيان ھو چکے ھين - ان کا سندھ سے تعلق تھا - دوسري صدي کے نصف اول مين ايک سندھي فقيہ و محدث کي، اس تصنيف سے ظاھر ھوتا ھے کہ تفسير و حديث کے ساتھ ساتھ، فقہ مين بھي سندھ کا امتياز ھے علامہ اوزاعي کي يہ تصنيف

---

(١) ڈاکٹر زبيد احمد : عربي ادب مين پاک و ھند کا حصہ ص ٨٣

عربي زبان مين هے اور اسمين کئي فقهي مسائل پر روشني ڈالي گئي هے - مولانا دين محمد وفائي مرحوم لکهتے هين کہ امام اوزاعي کي يہ تصنيف ، ان کي دوسري تصانيف کي طرح گردش زمانہ کي نذر هوگئي هے اور وہ ناپيد هے (١)

٢ - کتاب ادب القضاء :

فقہ کي يہ کتاب علي بن احمد بن محمد ديبلي رحہ کي تصنيف هے علي بن احمد بن محمد ديبلي تيسري صدي کے محدث و فقيہ هين •

سندھ مين فقہ کي يہ پهلي تصنيف هے جو عربي زبان مين لکهي گئي هے اس مين قضاء کے متعلق مسائل کا بيان هوا هے •

٣ - کتاب مصباح کبير :

يہ ابو العباس احمد بن محمد بن صالح منصوري کي کتاب هے يہ غالبا فقہ کي کتاب هے جو مصنف نے اپنے مسلک کي تائيد مين لکهي هے اس کتاب کے باري مين مزيد کوئي معلومات نهين مل سکي هے •

٤ - کتاب الهادي :

يہ بهي ابو العباس احمد بن محمد بن صالح منصوري کي کتاب هے غالبا فقہ کي کتاب هے اور مسلک ظاهري داؤدي سے متعلق هے - اسي ابو العباس

---

(١) تذکرہ مشاهير سندھ ج ١ ، ص ١٨ (حاشيہ) •

منصوري کي ايک تصنيف کا نام کتاب الشير هے، جس کے متعلق زياده معلومات حاصل نه هو سکين .

٥ - ابطال القياس :

یہ کتاب قاضي ابو محمد داؤدي ظاهري المنصوري نے لکھي هے - آپ منصوره کے قاضي تھے اور داؤد اصفهاني کے مذهب کے امام تھے ۔ مقدسي بشاري نے ان سے منصوره مين ملاقات کي اور لکھتا هے که آپ داؤدي مذهب کے امام اور منصوره کے قاضي هين - ساتھه هي آپ کا حلقه درس اور سلسله تصنيف بھي جاري هے - کئي عياري اور بڑي کتابين لکھي هين (١)

ان مين سے ايک کتاب ابطال القياس هے جو فقه کي کتاب هے اور قياس کے بارے مين هے - اس مين ، جيسا که اس کے نام سے ظاهر هوتا هے مسئله قياس کا رد کيا گيا هے اور دلائل و براهين سے قياس کو حجت شرعي نه هونا ثابت کيا گيا هے ۔ چونکه مصنف ظاهري مسلک کے تھے، اس لئے ان کے مذهب مين قياس کو کوئي شرعي حيثيت حاصل نهين هے - چنانچه قياس کے رد مين يه کتاب لکھي گئي جو عربي زبان مين هے .

٦ - المفسر و المجمل :

یہ بھي قاضي ابو محمد داودي کي تصنيف هے يه غالبا اصول فقه

---

(١) بشاري مقدسي : کتاب الانساب ، ص - ٤٨١ ، - رجال السند والهند ص - ٦٧ -

فقه كي كتاب هے۔ يہ كتاب عربي زبان مين هے اس كے متعلق مزيد كچھ معلوم نهين ۔

فتاوىٰ :

عرب دور حكومت مين سندھ مين فقہ حنفي پر عمل هوتا تها ، كيونكہ ان كي اكثريت تهي ۔ البتہ ظاهري داؤدي مسلك ماننے والے بهي رهتے تهے اس لئے يهان پر فتاوىٰ فقہ حنفي كے مطابق ديئے جاتے تهے تاهم ظاهري مسلك والون كے لئے ان كے فقهاء ، اسي مسلك كے نكتہ نظر سے فتاوىٰ ديتے تهے ۔ افسوس كہ اس دور مين همين كوئي مجموعہ فتاوىٰ نهين ملتا ۔ اس كا مطلب يہ هرگز نهين كہ يهان ايسے مجموعے مرتب هي نهين هوئے هون گے ۔ ۔ ايسے بڑے بڑے علماء و فقهاء كي موجودگي مين يہ بات كچھ عجيب سي لگتي هے كہ انهون نے اسلامي علوم كے اس اهم شعبہ مين كام نہ كيا هو ۔ مگر سندھ پر عربون كے عهد حكومت كي تاريخ سے متعلق معلومات كے ذرائع جو هم تك پهنچے هين ۔ بهت هي كم هين جن سے مسلمانون كي علمي سرگرميون كے بارے مين كوئي تفصيل معلوم نهين هوتي ۔ يہ بهي هوسكتا هے كہ عربون كے بعد ، باطنيون نے جب سندھ پر قبضہ كرليا ، تو انهون نے مسلمانون سے مذهبي عناد كي بنا پر ان كے علمي ورثہ كو بهي ضايع كرديا هو ۔ چنانچہ ڈاكٹر محمد اسحاق لكهتے هين كہ " اسماعيلي يہ تهيہ كئے هوئے تهے كہ ان رياستون (سندھ و ملتان) مين نہ صرف سنيون كي حكومت كو بلكہ ان كے مذهب اور ثقافت كو بهي تباہ كردين گے اور اس مقصد كے لئے انهون نے كوئي كوشش اٹهائے نہ ركهي(١) اس سے اس خيال كو تقويت ملتي هے كہ باطنيون نے سندھ

---

(١) محمد اسحاق : علم حديث مين پاك و هند كا حصہ ، ص ٦١

کے مسلمانون کے علمي اثاثه کو تباه و برباد کردیا تھا ۔ جس کي وجه سے هم تک اس دور مین دیني ادب پر بهت کم کتابین ملتي هین ۔ خصوصا فتاوی کے متعلق تو کوئي بھي کتاب نظر نهین آتي ۔

تصوف :

عرب دور حکومت ، چونکه سندھ مین اسلام کا ابتدائي دور تھا اس لئے یهان پر لوگون مین عموما شریعت اور اسلامي علوم جن کا ظاهر سے تعلق تھا ، کے حصول سے دلچسپي تھي ۔ اور اس مین انهون نے کارهائے نمایان انجام دیئے اگرچه تصوف کو اسلامي علوم مین شمار کیا جاتا هے مگر اس کا تعلق مسلمانون کي باطني زندگي سے هے اور یه اسلام کے جذباتي فلسفه کا حامل هے اور سندھ مین اس دور مین ظاهري مسلک اور فقه حنفي سے متعلق لوگون کا زور تھا ۔ تصوف چونکه بعد کي پیداوار هے ، اس سلسلے مین جو قدیم کتابین علماء عرب نے لکھي تھین وه بھي چوتھي صدي هجري کے اواخر سے پهلے نهین لکھي گئین تھین ۔ چنانچه ڈاکٹر زبید احمد لکھتے هین که " هندي مفکرون نے جب عربي مین لکھنا شروع کیا تو شیخ ابونصر (٣٧٠هـ - ٩٨٠ع) کي کتاب اللمع ، قشیري (٤٦٥هـ - ١٠٧٢ع) کي الرسالة القشیریه ، شهاب الدین سهروردي (٦٣٨هـ - ١٢٣٤ع) کي عوارف المعارف اور ابن عربي (٦٣٨هـ - ١٢٤٠ع) کي فصوص الحکم جیسي بلند پایه تصانیف تصوف سے متعلق لکھي جا چکي تھین "(١)

---

(١) ڈاکٹر زبید احمد : عربي ادبیات مین برعظیم پاک و هند کا حصه ، ص ٩٩ ۔

اس سے واضع ہوتا ہے کہ سندھ کے مسلمان علم تصوف کی ان کتب سے تقریبا ساتوین صدی ہجری مین متعارف ہوئے ہین ۔ اور اس کے بعد ہی انہون نے اس پر کام کیا ہے ۔ اس سلسلے مین ڈاکٹر زبید احمد کا خیال ہے کہ " چنانچہ پاک و ہند مین تصوف سے متعلق عربی مین جو کتابین لکھی گئی ان کا انداز وہی تھا جو پرانی تصانیف کا تھا اور ان مین پرانے اور مانوس موضوعات کا اعادہ کیا گیا تھا ۔"(۱)

ان حقائق کی موجودگی مین کہا جا سکتا ہے کہ اسلام کے اس ابتدائی دور مین ، یہان پر تصوف مین کوئی کتاب نہین لکھی گئی تھی یا اگر کوئی کتاب لکھی بھی گئی تھی تو اس کا پتہ نہین ملتا ۔ باطنی دور حکومت مین ان کے ضایع ہونے کے امکان کو رد نہین کیا جا سکتا ۔ اس لئے کہ سندھ مین بزرگون نے شروع سے ہی تزکیہ نفس اور اخلاقیات کی تعلیم سے لوگون کو روشناس کرایا ۔ اس سلسلہ مین ہم دیکھتے ہین کہ تیسری صدی مین ابو علی سندھی ایک اہل اللہ بزرگ گذرے ہین ۔ تصوف و معرفت مین آپ بلند درجے کے مالک تھے ۔ مشہور صوفی بزرگ یزید بن طیفور بن عیسیٰ بسطامی متن (٢٦١ھ ۔ ٨٧٧ع) مین ان کی خدمت مین حاضر ہوئے ۔ وہ فرماتے ہین کہ مین ان کو عقلیات اور وہ مجھے توحید سکھاتے تھے (۲) ابو علی سندھی نہ صرف خطہ سندھ کے بلکہ دنیا کے

---

(۱) ڈاکٹر زبید احمد : عربی ادبیات مین برعظیم پاک و ہند کا حصہ ، ص ۹۹

(۲) نزھتہ الخواطر ج ۱ ، ص ۱۰۷ (اردو) ، فقہاء ہند ج ۱ ص ٨٧ ۔

اکابر صوفیاء اورعظیم المرتبت علماء مین سے تھے "(١)

اس دور کي خصوصیت یہ تھي کہ کوئي کم پڑھا لکھا شخص تصوف سے شغل نھین رکھتا تھا - کیونکہ تصوف اورعلم کا آپس مین چولي دامن کا ساتھ ھے-بغیر علم کے کسي شخص پر تصوف کي حقیقي راھین کھل ھي نھین سکتین ۔

بھرحال اس دور مین تصوف پر کسي کتاب کا کوئي پتہ نھین چلتا ۔

---

(١) فقھاء ھند ج ١ ، ص ٨٧ ۔

غزنوي عهد ، حكومت :

جيسا كہ پهلے بيان كيا گيا هے كہ متوكل كي بعد خلفائے عباسي كي كمزوري كي وجہ سے كئي علاقے مين خود مختار حكومتين وجود مين آئين • صرف خطبہ مين خليفہ كا رسماً نام ليا جاتا تها • ورنہ وہ بالكل آزاد و مختار تهين • اسي دور مين سندہ مين هباري حكومت قائم هوئي • عهد هباري مين سندہ دو حصون مين تقسيم هوگئي • ملتان پر قرامطہ باطنيہ نے قبضہ كر كے وهان پر اپني حكومت قائم كرلي اور منصورہ مين هباري حكومت بدستو قائم رهي مگر بعد مين منصورہ پر بهي باطنيون كا تسلط هوگياتها. تا آنكہ سلطان محمود غزنوي نے ملتان اور سندہ كو فتح كر كے ، اسے اپني قلمرو مين شامل كرديا •

ميجر جنرل هيگ نے اس سلسلے مين لكها هے كہ :"

"The Indus territory , which had been divided into the two Provinces of Multan and Mansura, the latter nearly correspond-ing with the Sindh of the present day, became in dependent, the governor of each setting up as sovereign where he had lately ruled as vassal. This state of things endured till the invans-ions of the great Mahmud in the early years of the eleventh century gave the first shock to pretensions which were ultimate-ly extinguished by his successors in Gazni and India".(1)

يعني علاقہ سندہ جو ملتان اور منصورہ كے صوبون مين تقسيم تها • جس مين آخر الذكر صوبہ (منصورہ) موجودہ سندہ كے مطابقے (برابر) تها ، وہ خود مختار هوگيا اور ان صوبون كے گورنرون نے خودمختاري اور مكمل اقتدار حاصل كرليا • جبكہ يہ اس سے قبل نمائندہ (ماتحت) كي حيثيت سے حكومت كرتے

(1) Major.General M.R.Haig:" The Indus Delta Country" , Indus Pablications,Karachi , 1972) , P.72.

تھے - یہ صورتحال سلطان محمود کے حملے تک قائم رہی ۔ جبکہ سلطان محمود نے ١١ صدی عیسوی کے ابتدا مین حملے کر کے ان کی اس (خود مختارانہ اور آزادانہ) حیثیت کو ختم کردیا ، اور محمود کے غزنی اور هندستان کے جانشینون کے دور مین بھی یہی صورتحال تھی ۔

محمود غزنوی کا جداعلیٰ الپتگین ، خراسان کا گورنر تھا ، اور دولت سامانیہ کے ماتحت تھا ۔ لیکن سامانی فرمانروا منصور بن نوح سے اختلافات کے باعث خراسان کو چھوڑ کر غزنی چلا آیا ۔ اور یہان خود مختار ریاست قائم کر کے اپنی حکومت قائم کرلی ۔

اس سلسلے مین وولسز لے هیگ ، کیمبرج هسٹری آف انڈیا " مین لکھتا هے :

"One of these , Alptigin, rebelled and established himself at Ghazni, where he reigned as an independent sovereign"(1).

یعنی : ان مین سے ایک الپتگین نے بغاوت کی اور غزنی مین اپنی حکومت قائم کرلی ، جهان اس نے ایک خودمختار (حاکم) کی حیثیت سے حکومت کی ۔

سن ٣٦٧ هـ مین الپتگین کی وفات هوئی ۔ اس کے بعد سبکتگین جو الپتگین کا داماد اور سپہ سالار تھا ، غزنی کا فرمانروا هوا(٢)

(1) (The Combridge History of India", Vol.III, (Dehli: 1958), P. 11.

(٢) وولسزلی هیگ نے لکھا هے کہ الپتگین کے بعد سن ٩٦٣ ع اس کا لڑکا اسحاق وارث تخت هوا ۔ اس کی وفات پر سن ٩٦٦ ع منصور اور اس کے بعد " پیرائی " سن ٩٧٢ ع مین تخت نشین هوا ۔

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

جس نے غزنی پر تقریباً بیس سال حکومت کی۔ اس نے "کابل" کو فتح کر کے اپنی ریاست کو وسیع کیا۔

سبکتگین کے متعلقہ کہا جاتا ہے کہ وہ ایران کے آخری بادشاہ یزد جرد کے نسل سے تھا۔ بعض مورخین کا خیال ہے کہ وہ باپ کی طرف سے ترک اور ماں کی طرف سے ایرانی تھا۔ اس کی وفات کے بعد اس کا بیٹا محمود تخت نشین ہوا۔ اس نے ہندوستان پر کئی حملے کئی اور بالآخر "سومنات" کی مشہور مندر کو فتح کر کے فاتح سومنات" کہلائے۔

ہندوستان پر حملوں کے دوران ملتان کی اسماعیلی(باطنی قرامطی) حکومت نے سبکتگین اور اس کی وفات کے بعد محمود کو بہت تنگ کیا۔ اور ان کے خلاف، قرامطہ نے ہندو راجاؤں سے معاہدہ کر کے ان کا ساتھ دیا اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے رہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرامطہ، مصر کی خلافت فاطمیہ کے زیر اثر تھے۔ اور وہ خلافت عباسیہ کی خلاف تھے-اس لئے وہ ان مسلمانوں سے بھی بیزاری اختیار کئے ہوئے تھے، جن کا خلافت عباسیہ سے ذرا برابر بھی تعلقہ تھا۔ سبکتگین اور محمود چونکہ خلافت عباسیہ کے زیر اثر تھے اور ان ہی کے نام کا خطبہ پڑھتے تھے۔ اس لئے قرامطہ نے ان کے خلاف بھی معاندانہ روش اختیار کی۔ اور مسلمانوں

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ

اس کے بعد بقول وولیز ھیگ کہ :

Pirais rule became unpopuler and he was expelled, and on April (9,977, Subuktigin, a slave upon whom Alptigin had bestowed his daught@rs hand, ascended the throne at Ghazni."

(The Cambridge History of India" Dehli; 1958, Vol: III , P-11.)

کے مقابلہ مین هندؤن کا ساتھ دیا ۰ چنانچہ سن ٣٩٩ ھ (٩ـ١٠٠٨ء) مین جب محمود کي انند پال سے پشاور کے میدان پر جنگ هوئي تو ملتان کے امیر شیخ ابوالفتح داؤد بن نصر نے انند پال کے ساتھ مل کر سلطان محمود سے لڑائي کي ۰ (١)

اس جنگ مین انند پال کي متحدہ فوجون کو شکست هوئي۔ سلطان محمود کو امیر ملتان پر اس وجہ سے سخت برهم تھے۔چنانچہ سن ٤٠١ (١١ ـ ١٠١٠ھ) مین محمود نے غوریون پر فتح حاصل کرنے کے بعد ملتان پر حملہ کیا اور اسے فتح کرکے باغیون کو سخت سزائین دین اور شیخ ابوالفتح داؤد بن نصر کو گرفتار کرکے ، غزنہ لے گیا جهان اسے " قلعہ غورک " مین نظر بند کردیا ۰ اور وهین فوت هوا۔(٢) اس طرح سے ملتان پر ، سلطان محمود غزنوي کا قبضہ هوگیا ۰

اس کے بعد سلطان محمود نے " منصورہ" پر حملہ کرکے اسے بھي فتح کردیا ۰ اس کي وجہ یہ تھي کہ سلطان محمود گجرات کے راجہ کو شکست دیے کر واپس کچھ کے رن سے جب سندھ پھنچا اور دریائے سندھ کے راستہ سے ملتان جانا چاهتا تھا ۰ چونکہ یہ راستہ منصورہ سے هو کر گذرتا تھا ۰ اور یہ بات منصورہ کے اسماعیلي حکمران کو هرگز پسند نہ تھي ۰ چنانچہ اس کے اشارہ پر دریائے سندھ کے کنارے آباد جاٹون اور میدون نے سلطان پر هلہ بول دیا۔جس سے سلطان نے اندازہ لگایا کہ یہ سب کچھ منصورہ کے حاکم کے اشارہ سے هوا هے ۰ چنانچہ اس نے منصورہ پر حملہ کرکے ، خفیف حاکم منصورہ کو شکست دي ۰

---

(١) اعجاز الحق قدوسي :" تاریخ سندھ " اردو سائنس بورڈ ، لاهور ، سن اپریل ١٩٨٥ع ، ص ـ ٣٢١ ۰

(٢) ایضاً ۰

علامہ ابن اثیر اس سلسلے مین لکھتے ھین : " اور سلطان نے منصورہ کا قصد کیا ۰ یہان کا والي اسلام سے پھر گیا تھا ۰ جب سلطان کے آنے کي خبر معلوم ھوئي تو شھر سے نکل کر جھاڑیون مین چھپ گیا ۰ بھت سے آدمي مارے گئے ۰ اور بھت سے دریا مین ڈوب گئے وھان سے سلطان (محمود) " بھاتیہ " ھوکر " عزنین " چلا گیا(۱)

سلطان محمود نے سندھی جاٹون کے شر سے محفوظ ھونے اور ان کي مکمل سرکوبي کے لئے ، سن ۴۱۸ھ (۲۸ـ۱۰۲۷ء) مین ایک کثیر لشکر کے ساتھ ملتان پھنچا اور وھان سے ۱۴۰۰ کشتیون کے ذریعے ۲۸ ھزار مسلح سپاھیون کے ساتھ جاٹون پر حملہ کر دیا جاٹون نے بھي چار ھزار یا آٹھ ھزار کشتیون مین سوار ھوکر مقابل ھوئے۔جاٹون کي شکست ھوئي اور ان کي کشتیان غرقہ ھوگئین۔اس طرح سے سندھ پر سلطان کا مکمل قبضہ ھوگیا ۰

سن ۴۲۱ھ (۳۱ـ۱۰۳۰) مین سلطان محمود رح کا انتقال ھوگیا اس کے بعد اس کا بیٹا مسعود تخت نشین ھوا ۰

---

(۱) " تاریخ سندھ " ابوظفر ندوي جلد ۱ ، ص۔ ۴۷ـ۲۷۳ ، الکامل ابن اثیر جلد ۹ ، ص۔ ۱۱۹ ، اس سلسلے مین فرخي کا بیان ھے کہ منصورہ کے حاکم کا نام خفیف تھا ۰ ھمین اس بات کے سمجھنے مین بڑي مدد ملتي ھے کہ ملتان کے اسماعیلي خالص عرب تھے اور منصورہ کے اسماعیلي سندھ کے باشندہ تھے جو عرب و سندھ کي مخلوط نسل تھي اور جو ایک طویل عرصے سے سندھ مین آباد تھے ۰ کیون کہ یہ نام سندھي نامون سے ملتا ھے ۰
(اعجاز الحقۂ قدوسي " تاریخ سندھ " اردو سائنس بورڈ ، لاھور ، اپریل ۱۹۸۵ع ، جلد ۱ ، ص۔ ۲۴۱ـ۲۲۳) ۰

" لب تاريخ سنده مين لکها هي کہ :" غازي نامور سلطان محمود غزنوي در سال ۴۲۲ هہ برابر سال ۱۰۳۱ع رحلت از سلطنت فاني بمملکت جاوداني نمود و بجاي شان سلطان مسعود ، ولد ارشد مشان، بر تخت سلطنت نشت "(۱)۔

يعني ـ نامور غازي سلطان محمود غزنوي سن ۴۲۲ هہ مطابق ۱۰۳۱ ع مين اس فاني سلطنت (دنيا) سے رحلت فرمائي اور اس کي جگہ اس کے ولد رشيد سلطان مسعود تخت نشين هوا ۔

مسعود کي صرف سے سنده کا گورنر سرهنگ خطيبي تها ، جو بلند پايہ شاعر اور اديب تها ۔ سن ۴۳۱ هہ مين سلجو قيون سے شکست کها کر سلطان مسعود لاهور روانہ هوا ۔ راستہ مين هندو لشکر نے بغاوت کر کے مسعود کو گرفتار کرليا اور اس کے بهائي محمد کو، جو اندها تها ، تخت پر بٹهايا ۔

وولزلي هيگ ، اس سلسلے مين يون لکهتا هے :

"He was now an object of contempt to his own troops, and when he reached the árigala pass, a few miles east of Hassan Abdal, his guards fell upon his treasure-laden camels, divided the spoils, and gaining possession of the person of the blind Muhammad, acclaimed him as their Amir." (۲)

---

(۱) لب تاريخ سنده (فارسي) مصبع سندهي ادبي بورڈ ، حيدرآباد ، ۱۳۷۸ هہ / ۱۹۵۹ع ، ص ـ ۳۲ ۔

(۲) Wolsely Haig: "The Cambridge History of India", (Dehli: 1958), Vol: III, p.32.

اس عرصہ میں محمد کے بیٹے احمد نے اپنے چچا سلطان مسعود کو قتل کردیا (۱)۔ اس کا انتقام لینے کے لئے سلطان مسعود کا بیٹا مودود غزنی سے روانہ ہوا ۔ ایک سخت لڑائی میں محمد اور اس کا بیٹا مارا گیا اور مودود واپس غزنی چلا گیا ۔ سن ۴۳۳ھ ، (۴۲ - ۴۱ - ۱۰) میں مودود نے لاہور پر حملہ کیا ۔ مگر لڑائی سے قبل ہی مجدود اور ایاز جو لاہور پر قابض تھے ، فوت ہوگئے اور مودود کا لاہور پر قبضہ ہو گیا (۲)۔ اس نے ابو نصر بن محمد بن محمد بن احمد کو لاہور کا گورنر مقرر کیا اور سندھ و ملتان کا صوبہ بھی اسی کے حوالے کیا اور خود غزنی واپس ہوا ۔(۳)

سن ۴۴۰ھ (۴۹ - ۱۰۴۸) میں سلطان مودود نے اپنے بیٹے ابوالقاسم محمود کو سندھ کا گورنر مقرر کر کے لاہور روانہ کیا (۴) ۔ اس لئے کہ اس وقت صدر مقام لاہور تھا اور سندھ کا صوبہ اس کے ماتحت تھا ۔ سن ۴۴۱ھ (۵۰ - ۱۰۴۹) میں سلطان مودود کا انتقال ہوگیا ۔ اور سلطان عبدالرشید بن محمود تخت نشین ہوا ۔

---

(۱) The Cambridge History of India, Vol: III, p. 32

(۲) Ibid.

(۳) "لب تاریخ سندھ" میں مذکور ہے کہ:
"اگرچہ اوحکام ملک سند را تبدیل نمودہ ولیکن نامهای شان از کدام تاریخ معلوم نمی شود"۔
(لب تاریخ سندھ ، فارسی ، ص ۳۴)۔

(۴) "The Cambridge History of India, (Dehli: 1958), Vol: III, p. 32.

اس نے سن ۴۴۳ھ (۵۲-۱۰۵۱) میں نوشتگین کو سندھ کا گورنر مقرر کیا ۔ سلطان عبدالرشید نے چار سال حکومت کی اس کے بعد فرخ زاد بن مسعود حکمران ہوا ۔ اس کے بعد اس کا بھائی ابراہیم بن مسعود تخت نشین ہوا ۔

سن ۴۸۱ھ (۸۹-۱۰۸۸ء) میں ابراہیم کی وفات کے بعد اس کا بیٹا مسعود بن ابراہیم حکمران بنا ۔ " و سلطان مسعود ثانی بر تخت غزنی نشست اونیز بندوبست ملک سند بموجب دستور برقرار داشت "(۱)۔

یعنی ۔ اور سلطان مسعود ثانی غزنی کے تخت پر بیٹھا اور بدستور سندھ کا انتظام برقرار رکھا ۔

مسعود (ثانی) نے سندھ و پنجاب کی حکومت طغاتگین کے حوالے کی ۔ جس نے سندھ میں امن و امان قائم کیا ۔ سلطان محمود (ثانی) نے سن ۵۰۸ھ (۱۱۱۳ ھ) میں وفات پائی (۲)۔ اس کے بعد اس کا بیٹا ارسلان شاہ تخت حکومت پر بیٹھا ۔ اس نے سندھ و پنجاب کی حکومت پر محمد با هلیم کو مقرر کیا ۔

ارسلان شاہ اپنے بھائی بھرام شاہ کے ساتھ لڑائی میں مارا گیا ۔ بھرام شاہ نے سندھ و پنجاب کی حکومت حسین بن

---

(۱) لب تاریخ سندھ (فارسی) ، مطبع سندھی ادبی بورڈ ، حیدرآباد ، (سن ۱۳۷۸ ھ - ۱۹۵۹ع ، ص - ۳۴ ۔

(۲) اعجاز الحق قدوسی " تاریخ سندھ " ، اردو سائنس بورڈ ، لاھور ، ماہ اپریل ، سال ۱۹۸۵ع ، ص - ۱۱۴ ۔

ابراهيم کے سپرد کي اور خود غزني واپس هوگيا ۔ سن ٥٤٧ هـ (٥٣ - ١١٥٢ء) مين بهرام شاه نے وفات پائي اور اس کا بيٹا خسرو شاه تخت نشين هوا ۔"(١) اس نے علاؤ الدين حسين غوري کے خوف سے غزني کو چهوڑ کر لاهور مين اپنا مستقر بنايا ۔ سن ٥٥٥ هـ (٦١ - ١٠٦٠ء) مين اس کي وفات هوئي اور اس کا بيٹا خسرو ملک لاهور مين تخت نشين هوا ۔ خسرو ملک غزنوي خاندان کا آخري حکمران تها ۔

غزنوي عهد مين ديني ادب :

اس دور مين جو ، پانچوين صدي هجري کے آغاز سے پانچوين صدي هجري کے آخر تک کا هے ، اس مين باطنيون کي مسلسل شرارتون اور ريشه دوانيون کي وجه سے سنده مين اسلامي علوم کي ترقي و ترويج کا کام بالکل رک گيا تها ۔ اور جو کچه عرب دور حکومت مين علم و ادب خصوصاً ، ديني ادب کي جو ترقي هوئي تهي ، اس کو مٹا ڈالا گيا تها ۔ غزنويون نے اگرچه سنده اور ملتان کو فتح کر کے يهان اپني حکومت قائم کرلي تهي ۔ مگر پهر ان باطنيون اسماعيليون کي مسلسل زيادتيون اور سازشون کي وجه سے يهان پر هر وقت امن وامان کا مسئله رها ، اور اس حقيقت کے مدنظر که علم و ادب کي ترقي کے لئے پر امن ماحول بهت ضروري هے ، يهان پر علم و ادب کي ترقي رک گئي ۔

اسماعيليون کے مظالم سے کچه اهل علم حضرات تو سنده سے نکل کر بيرون سنده کي طرف چلے گئے اور باقي کو جو سنده مين ره گئے تهے ، اس سلسلے مين ان کو جبراً خاموش کرديا گيا تها ۔

سنده مين اس وقت مجموعي صورتحال يه تهي كه نه تو كسي طالبِ علم كو باهر جا كر تحصيل علم كي اجازت تهي ، نه هي كسي عالم كو باهر سے آكر يهان پر علمي مشاغل جاري كرنے كي مجال تهي۔ اور اس كے ساتهه هي اندرون ملك ، علماء ، جو زنده بچ گئے تهے، ان كی علمي سرگرميون پر پابندي عائد كردي گئي تهي ۔

اس صورتحال مين يهان پر كسي ديني كتاب يا تصنيف كا ملنا محال تها ۔ دوسري بات يه تهي كه غزنويون نے سنده و ملتان كو صوبه پنجاب سے ملاديا تها اور اس كا صدر مقام لاهور قرار ديا تها ۔اس وجه سے مختلف علاقون سے علماء و فضلاء ، نے سنده كے بجائے لاهور كا رخ كيا ۔ جهان پر اس دور مين برابر علم و ادب نے ترقي كي اس كا تفصيلي احوال علامه سيد عبدالحئي الحسني نے نزهت الخواطر مين ، ڈاكٹر محمد اسحاق نے " علم حديث مين پاك و هند كا حصه " مين ، ڈاكٹر زبيد احمد نے " عربي ادبيات مين برعظيم پاك و هند كا حصه " مين اور محمد اسحاق بهٹي نے " فقهائے هند " مين كيا هے اور بهت سي كتب مين اس كا ذكر موجود هے ۔

غزنوي حكمران بڑے علم دوست اور علم پرور تهے ۔ سلطان محمود غزنوي خود بهي عالم اور فاضل تها ۔ علامه ابي الوفا قريشي (۴۲۵هـ) نے محمود كو " ائمه فقهاء " مين شمار كيا هے ۔(١)

اس حاكم نے (سلطان محمود) حديث و فقه مين متعدد كتابين تصنيف كين ، جن مين سے " الفريد " بهت مشهور هے ۔ يه كتاب فقه حنفي كي مستند كتابون مين شمار هوتي هے ۔اس مين ساٹهه هزار مسائل مذكور هين (٢)۔

(١) مولائي شيدائي " تاريخ تمدن سنده " سنده يونيورسٹی، جامشورو ، سن ١٩٥١ء ص- ٢٠٨ ۔

(٢) ايضاً، ص- ٢٠٨

حافظ چلپي نے کتاب " کشف الظنون " مين اس کے متعلقہ مفصل تذکرہ کيا ھے : مگر افسوس کہ سندھ بھرحال اس دور مين علمي دنيا سے کٹ کر رہ گيا تھا ۔ جس کا سبب وھي باطني اسماعيلي تھے اس لئے غزنوي دور مين تفسير ، حديث ، فقہ فتاوي اور تصوف وغيرہ پر سندھ مين کوئي کتاب نھين ملتي ۔

غوري دور حکومت :

غزنويون کے بعد ، سندھ مين غوري خاندان کي حکومت قائم ھوئي ۔ " غوري " اصل مين ھرات کے مشرقي کوھستان مين ايک وسيع خطہ " غور " کے رھنے والے تھے ۔ جو دوسري صدي ھجري مين مسلمان ھوئے تھے ۔ محمود غزنوي رحہ نے اس علاقہ کو فتح کر کے اسے صوبہ غزني مين شامل کرديا تھا ۔ اور اس علاقہ کے ايک افغان کو صوبيدار مقرر کيا تھا يہ منصب اسي خاندان مين برابر چلا آرھا تھا سلطان بھرام شاہ غزنوي کے دور مين قطب الدين اس علاقہ کا صوبہ دار تھا ۔ دونون کے درميان اختلافات پيدا ھوگئے اور نوبت لڑائي تک پھنچي جس مين قطب الدين مارا گيا ۔

اس کا بھائي سيف الدين ، جوش انتقام مين غزني پر حملہ آور ھوا اور بھرام شاہ کو شکست دے کر غزني پر قابض ھوگيا مگر کچھ عرصے بعد بھرام شاہ نے دوبارہ غزني پر قبضہ کرليا اور سيف الدين گرفتار ھوا ، جسے بھرام شاہ نے قتل کرديا ۔ ان کا تيسرا بھائي علاؤالدين غوري ، اس کا بدلہ لينے کے لئے غزني پر حملہ آور ھوا اور غزني کو فتح کر ليا ۔ اور بھرام شاہ ھندستان کي طرف فرار ھوگيا ۔ علاؤالدين نے اپنے دو بھائيون کے انتقام کے طور پر غزني مين قتل عام کرايا ، غزني سلاطين کے مکانون اور مقابر کو آگ لگادي ۔

ان مظالم کی وجہ سے اس کو " جہانسوز " کہا جاتا ہے ۔ انگریز مورخین نے اسے " WORLD BURNER " لکھا ہے ۔

سن ٥٤٧ھ (٢٣ - ١١٢٢ء) مین علاؤالدین " جہانسوز " نے غزنی مین اپنا نائب مقرر کرکے خود واپس غور کے دارالحکومت فیروز کوہ پہنچا ۔ یہ اس خاندان کا پہلا خود مختیار بادشاہ تھا اس نے سن ٥٥١ھ (٥٧ - ١١٥٦ء) مین وفات پائی ۔(١) اس کے بعد اس کا بھائی سیف الدین (ثانی) تخت نشین ہوا ۔ مگر ڈیڑھ سال کی حکومت کے بعد ترکان غز کے ہاتھون مارا گیا اور شمس الدین بن بہاؤ الدین سام سن ٥٥٢ھ (٥٨ - ١١٥٧ء) مین تخت نشین ہوا اس نے غیاث الدین کا لقب اختیار کیا ۔ اس کا بھائی شہاب الدین غوری جو " بامیان" مین تھا ، فورا فیروزہ کوہ پہنچا۔ دونون بھائیون مین چونکہ بہت محبت تھی ، اس لئے دونون مل کر حکومت کرتے تھے مگر غزنی فتح ہونے کے بعد ، سن ٥٦٩ھ مین غیاث الدین نے شہاب الدین کو غزنی کے تخت پر بٹھایا ۔ اور اس کو سلطان معزالدین کا لقب دیا ۔ سلطان غیاث الدین نے سن ٥٩٩ھ (٣ - ١٢٠٢ء) مین وفات پائی اسی طرح علاقہ غور پر بھی سلطان شہاب الدین غوری کی حکومت قائم ہوگئی ۔

سلطان شہاب الدین غوری نے سن ٥٧١ھ (٧٦ - ١١٧٥ء) مین جب وہ غزنی کا حکمران تھا ، اچ اور ملتان کو فتح کیا تھا ، اور اپنے سپہ سالار " کرماخ " کو ان علاقون کا گورنر مقرر کر کے خود غزنی واپس ہوا تھا (٢)۔

---

(١) اعجاز الحق قدوسی " تاریخ سندھ " جلد ١ ، اردو سائنس بورڈ ، لاھور ، اپریل ١٩٨٥ ، ص - ٣٣٤ ۔

(٢) یحیی بن احمد سرھندی " تاریخ مبارک شاھی " مطبوعہ کلکتہ ١٩٣١ء ص-٦، اعجاز الحق قدوسی: کتاب مذکور، ص- ٢٣٦۔

اسي زماني مين سلطان شهاب الدين نے اپنے ايک فوجي افسر قطب الدين ايبک کو سنده فتح کرنے پر مامور کيا ۰ قطب الدين ايبک نے سنده کو فتح کيا اور سيف الملوک کو وهان کا حاکم بناکر خود دهلي چلا گيا (١)۰

اسي زماني مين شهاب الدين ، هندستان کي مختلف علاقون اور شهرون کو فتح کرتے هوئے دهلي پهنچ گيا اور دهلي کو فتح کر کے يهان پر قطب الدين ايبک کو اپنا نائب مقرر کيا اور خود غزني واپس هوا ۰ اور اسي اثنا مين اس کے بهائي غياث الدين کي وفات هوئي تهي ۰

سلطان کو خوارزم شاهيون سے ايک لڑائي مين زک اٹهاني پڑي اور سلطان کے مارے جانے کي افواه سے ملتان اور پنجاب مين بغاوت پيدا هوئي ، جو شورش پسند ملاحده نے برپا کي تهي (٢)۰ چنانچه سلطان ، خوارزم شاهيون کو في الحال نظر انداز کرکے فورا ملتان پهنچا اور ملتان کي بغاوت کو فرو کيا ۰ اس کے بعد پنجاب کے گکهڑون يا کهوکهرون کي بغاوت کو ختم کر کے عازم غزني هوا ۰ راسته مين ضلع جهلم " کے" دميک " نامي مقام پر سلطان کے خيمه پر ملاحده نے حمله کر کے ، سلطان کو شهيد کرديا ۰

وولزلي هيگ لکهتا هے که :

"On his return towards Ghazni, he was assassinated, on March 15, on the bank of the Indus." (٣)

---

(١) تاريخ مبارک شاهي، ص - ٦، اعجاز الحق قدوسي، "تاريخ سنده" ج ا ص - ٣٣٦،
"تاريخ معصومي"، سندهي ادبي بورڈ، سن ١٩٨٥ع، ص - ١٧ -

(٢) "تاريخ معصومي" ص - ١٧، اعجاز الحق قدوسي: "تاريخ سنده" ج ا ص - ٣٢-٣٣٦ -

(٣) "The Cambridge History of India," (Dehli: 1958), Vol: II, p- 48-

اس وقت سندھ گجرات سے لے کر بنگال اور آسام تک ، هندوستان مسلمانوں کے قبضہ میں آچکا تھا (١)۔

سلطان شہاب الدین غوري نے سن ٦٠٢ ھ (١٢٠٦ء) میں وفات پائي (١) چونکہ سلطان شہاب الدین کا کوئي لڑکا نہ تھا ، اس لئے هندوستان میں غوري خاندان کي حکومت کا اس کي وفات کے ساتھہ هي خاتمہ هوا ۔

" لب تاریخ سندھ " میں مذکورہ هے کہ :" سلطان شهاب الدین لا ولد در سال ٦٠٢ ھ مطابقہ ١٢٠٦ ع فوت گردید ، سلطنت بنام قطب الدین ، کہ در حیاتي او قائم مقام بود ، مقرر گشت (٢)

یعني - سن ٦٠٢ ھ مطابقہ ١٢٠٦ ع میں سلطان شہاب الدین غوري لا ولد فوت هوا اور سلطنت قطب الدین ایبک کو ملي ، جسکو اپني حیاتي میں هي سلطان نے قائم مقام بنایا تھا ۔

سندھ پر خاندان غوري کا عهد حکومت بہت مختصر رها جو تقریباً ٣٥ برس تھا ۔

غوري عهد حکومت میں علم و ادب :

سندھ میں غوري خاندان کا عهد حکومت بہت مختصر تھا اور ان کي ساري توجہ هندستان میں دهلي تک مفتوحہ علاقون

---

(١) مولانا اکبر شاہ نجیب آبادي " آئینہ حقیقت نما " ، نفیس اکیڈمي ، کراچي ، نومبر ١٩٨٣ ع ، ص - ٣٠٠ ۔

(٢) لب تاریخ سندھ (فارسي) ، مطبوعہ سندھي ادبي بورڈ ، حیدرآباد ، (سن ١٣٧٨ ھ - ١٩٥٩ ع) ، ص - ٣٥ ۔

پر مرکوز تھي ٠ اس لئے علماء و فضلاء کي مجالس کا مرکز بھي دھلي قرار پایا ٠ لاھور بھي برابر علم و فیض کا مرکز تھا ٠ مگر سندھ میں اس دور مین کسي تصنیف یا کتاب کا پتہ نھین ملا ھے٠

ترک سلاطین (خاندان غلامان) کا عھد :

سلطان شھاب الدین غوري چونکہ لا ولد تھا ٠ اس لئے اس نے اپنے غلامون کو اپني اولاد کي صرح پرورش کي تھي ٠ اس کي وفات کے بعد ، قطب الدین ایبک ، تاج الدین یلدوز اور ناصر الدین قباچہ ، جو اس کے غلام تھے ، اس کے جانشین بنے ٠ قطب الدین ایبک کو لاھور اور دھلي (ھندوستان) کي حکومت ملي.تاج الدین یلدوز کو غزني اور ناصر الدین قباچہ کو سندھ کي حکومت ملي ٠(١)

علاقہ غور کي حکومت پر سلطان شھاب الدین غوري کا بھتیجا سلطان محمود جانشین ھوا ٠ اس نے قطب الدین کو ایک فرمان اور خلعت روانہ کي ، اس فرمان مین قصب الدین کو " سلطان" کا لقب دیا گیا تھا اور ھندوستان کي حکومت مستقلاً اس کے سپرد کي گئي تھي ٠ چنانچہ سن ٦٠٢ ھ (١٢٠٧ء) مین ایبک مستقل اور خود مختار حکمران بنا اور اسي صرح تاج الدین یلدوز غزني کا بادشا ھوا ٠

سلطان قطب الدین ایبک سن ٦٠٧ ھ تک ھندستان اور سندھ پر حکومت کرنے کے بعد فوت ھوگیا ٠ اس کي موت چوگان کھیلتے ھوئے گھوڑے سے گرنے سے واقع ھوئي ٠

اس سلسلے مین وولزلي ھیگ لکھتا ھے :

---

(١) Sir. Wolseley Haig: The Cambridge History of India, (Dehli: 1958), Vol. III, pp. 48-49-

"Early in November, 1210, Aibaks horse fell upon him as he was playing Chaugan or polo and the high pommel of the saddle pierced his breast, inflicting a wound so sever that he died almost immediately." (1)

یعنی - نومبر ۱۲۱۰ء کی اوائل مین ایبک کا گھوڑا چوگان یا پولو کھیلتے وقت اس پر اس طرح گرا کہ اس کے زین کا رکاب سلطان کے سینے مین اتر گیا اور ایسا کاری زخم آیا کہ وہ موقع پر ہی ہلاک ہوگیا ۔

قطب الدین ایبک کی دو لڑکیان تھین ایک کی شادی ، سلطان التمش سے ہوئی ، جو بعد مین ہندستان کا بادشاہ بنا دوسری لڑکی کی شادی ناصرالدین قباچہ سے ہوئی (۲)۔ ناصرالدین قباچہ سلطان شہاب الدین غوری کا غلام تھا ۔ سلطان نے اسے أچ کی حکومت حوالے کی تھی ۔ سلطان شہاب الدین غوری کے بعد ایبک حکمران ہوا تو ناصرالدین قباچہ اس کی اطاعت کرتا تھا ۔ اور اچ سے کبھی دہلی جاکر ایبک کی خدمت مین حاضر ہوتا تھا ۔ مگر ایبک کی وفات کے جب اس کا لڑکا آرام شاہ دہلی مین تخت نشین ہوا ، اور جس مین حکومت چلانے کی اہلیت نہ تھی ، تو ناصرالدین قباچہ نے ملتان اور سندہ کے بقیہ علاقون کو فتح کر کے ، سلطان کا لقب اختیار کیا ۔ اوراس طرح سے اس نے سندہ و ملتان مین علیحدہ اور مستقل سلطنت قائم کرکے اپنے نام کا خطبہ اور سکہ جاری کیا ۔

وولزلی ہیگ لکھتا ہے کہ :

"On Aibak's death, Qabacha also declared himself independent in Multan, and nothing was left to Aram Shah

(1) "The Cambridge History of India" (Dehli:1958), Vol: III, 50.
(2) Ibid. p. 49.

but Hindustan and a part of the Punjab." (١)

یعنی - ایبک کی وفات پر قباچہ نے بھی ملتان میں خودمختاری کا اعلان کردیا اور اب آرام شاہ کے پاس صرف ہندستان اور پنجاب کا ایک حصہ رہ گیا تھا ۔

سندھ میں قباچہ کا دور حکومت نہایت مختصر تھا مگر یہ نہایت بہترین دور تھا ۔ اس میں کافی علمی ترقی ہوئی ، سن ٦٢٢ ھ میں سلطان شمس الدین التمش ، ہندوستان کے بادشاہ نے ، سندھ و ملتان کو فتح کر کے یہاں پر اپنی حکومت قائم کرلی (٢)

سلطان التمش :

یہ اصل میں قطب الدین ایبک کا غلام تھا ، اور اس کا داماد بھی تھا ۔ سن ٦٠٧ ھ (١١ - ١٢١٠ ء) میں دھلی کے اسراء نے آرام شاہ کو معزول کر کے ایلتمش کو تخت پر بٹھایا ۔ تاج الدین یلدوز جو غزنی اور پنجاب کا حکمران تھا ، دھلی پر حملہ کردیا ۔ التمش نے اسے " تراوڑی " کے میدان میں شکست دی اور تاج الدین کو گرفتار کر کے قید کردیا اس نے وھیں وفات پائی (٣)

---

(١) Sir Wolseley Haig: The Cambridge History of India, (Dehli: 1958), Vol: III, p-51

(٢) اعجاز الحق قدوسی " تاریخ سندھ " اردو سائنس بورڈ ، لاھور سال ١٩٨٥ ع ، جلد ١ ، ص - ٣٤١ ۔

(٣) مولانا اکبرشاہ نجیب آبادی: آئینۂ حقیقت نما ، ج-١، ص-٣١٢، اعجاز الحق قدوسی: "تاریخ سندھ" اردو سائنس بورڈ، لاھور، ١٩٨٥ع، ج١، ص-٣٣١-

وولزلی ھیگ لکھتا ھے کہ :

"Yildiz accepted the chalange and on January 25, 1216, the armies met on the already famous field of "Taraeri". Yildiz was defeated and taken, and after being led through the streets of Delhi was sent to Badaun, where he was put to death in the same year." (۱)

یعني - یلدوز نے اس چیلینج کو قبول کیا ۰ اور ۲۵- جنوری ۱۲۱۶ء کو ، دونو افواج " ترائي " کے میدان مین مدمقابل ھوئیں یلدوز کي شکست ھوئي اور قید کرلیا گیا ۰ اور دھلي کے شھر مین گشت کرانے کے بعد اس کو بدایون بھیج دیا گیا ۰ جھان اس کو اسي سال موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ۰

سن ۶۱۲ ھ (۱۸-۱۲۱۷ء) مین ناصر الدین قباچہ نے لاھور پر قبضہ کردیا ، اور سرھند تک کے علاقہ کو فتح کیا ۰ مگر التمش نے جلد ھي اسے شکست دیے کر ملتان کي طرف دھکیل دیا ۰(۲)

سن ۶۱۸ ھ (۲۲-۱۲۲۱ء) مین سلطان جلالدین خوارزم شاھي جنگیز خان سے شکست کھا کر جب دریائے سندہ کو عبور کر کے سندہ آیا ، تو ناصرالدین قباچہ اور التمش سے امداد طلب کي ، مگر مایوس ھوکر لوٹا واپسي پر اس نے " اچ " شھر کو آگ لگادي اور راستہ مین سندہ کے ھر شھر اور قصبہ کو جو قباچہ کے قبضہ مین تھا ، برباد کرتا ھوا ، کیچ مکران کے راستے عراق چلا گیا ۰(۳)

---

(۱) "The Cambridge History of India", Vol: III, p-52.

(۲) آئینہ حقیقت نما- نفیس اکیڈمی کراچی : نومبر ۱۹۸۳ء ج ۱، ص ۲۱۲-

(۳) تاریخ فرشتہ، نولکشور لکھنو: ۱۹۱۳ء ج ۲- ص ۶۱۳، اعجازالحق قدوسی: "تاریخ سندہ" ج-۱، ص- ۳۴۲-

جنگیز خان کا بیٹا چغتائی خان ، سلطان جلال الدین خوارزم شاہ کا تعاقب کرتا ہوا ملتان پہنچا اور شہر کا محاصرہ کرلیا ، چالیس دن کے محاصرہ کے بعد تنگ آکر منگولوں نے محاصرہ اٹھا لیا اور کیچ مکران کی طرف چلے گئے ۔ (۱)

سن ۶۲۲ھ (۱۲۲۹ء) میں التمش نے ناصرالدین قباچہ کی سرکوبی کے لئے سندھ اور ملتان پر فوج کشی کی ۔ قباچہ اچ سے بھاگ کر سکھر پہنچا ۔ سلطان التمش نے اس کے تعاقب میں نظام الملک محمد بن اسعد کو بھیجا ۔ جس نے سکھر کے قلعہ کا محاصرہ کرلیا ۔ قباچہ کشتی کے ذریعے فرار ہوا ۔ اتفاقاً سے اس کی کشتی دریاء میں غرقاب ہوگئی (۲)۔

طبقات ناصری کے مطابق وہ (قباچہ) اچ کی فتح کی خبر سن کر ، دریائے سندھ میں ڈوب کر مرگیا (۳)۔

وولزلی ہیگ لکھتا ہے کہ:

"Some writers say that he was accident drowned in attempting to escape, and others that he committed suicide by throwing himself into the river." (۴)

---

(۱) Sir, Wolseley Haig: The Cambridge History of India, (Delhi: 1958), Vol: III, p. 54-

(۲) اعجاز الحق قدوسی: تاریخ سندھ" ج-۱، ص- ۳۴۵-

(۳) منہاج سراج: "طبقات ناصری" (اردو)، مرکزی اردو بورڈ، لاہور، جنوری ۱۹۷۵ء، ج-۱، ص- ۳۴۵۔ مولانا اکبرشاہ نجیب آبادی: آئینہ حقیقت نما" (اردو)، نفیس اکیڈمی کراچی: نومبر ۱۹۸۳ء، ج-۱، ص-۳۱۳-

(۴) Sir, Wolseley Haig: "The Cambridge History of India", Vol: III, p. 54-

یعني - بعض مورخین کهتے هین کہ وہ فرار هونے کي کوشش کے دوران حادثاتي طور پر دریا مین ڈوب گیا ۰ جبکہ بعض دوسرون کا خیال هے کہ اس نے دانستہ طور پر دریا مین چھلانگ لگا کر خودکشي کي تھي ۰

ناصر الدین قباچہ نے سندھ پر ۲۲ سال حکومت کي (۱) اس کے بعد سندھ پر التمش کا مکمل قبضہ هوگیا ۰

التمش نے نظام الملک کو سندھ و ملتان کا گورنر مقرر کیا ۰اس نے بکھر کو سندھ کا دارالحکومت بنایا ۰ جبکہ پھلے قباچہ کے دور مین سندھ کا دارالحکومت اچ تھا ۰ مالوہ فتح هونے کے بعد سن ٦٣٠ ھ(٣٣-١٢٣٢ ء) مین التمش نے نظام الملک کو سندھ سےواپس بلا لیا. اور نورالدین محمود کو سندھ کا گورنر مقرر کیا ۰

سلطان التمش نے ۲۹ اپریل ١٢٣٦ ء مین دهلي مین وفات پائي (۲) سلطان کي وفات کے بعد امراء نے اس کے بیٹے رکن الدین فیروز کو تخت نشین کردیا ۰ چھ ماہ سات دن حکومت کرنے کے بعد اس کو ۹- نومبر ١٢٣٦ ء مین قتل کردیا گیا ۰ (۳) اس کے بعد رضیہ سلطانہ معزالدین بهرام شاہ (۴) , علاؤ الدین مسعود , هندستان کے حکمران بنے ۰

سلطان مسعود نے جلال الدین کو سندھ کا گورنر مقررکیا- مسعود کے بعد ناصرالدین محمود هندوستان کا حاکم هوا ۰

---

(۱) اعجاز الحق قدوسي " تاریخ سندھ " ج , ۱ , ص- ۲۴۵

(۲) کیمبرج هسٹري آف انڈیا , (دهلي , ١٩٥٨ ء) , ج - ۳, ص- ٥٦ , مگر معصومي نے سن وفات ٦٣٣ ھ شعبان کي ۲٦ تاریخ لکھا هے- (تاریخ معصومي ص- ۴۷) , " آئینہ حقیقت نما "کا مصنف بھي یھي سن لکھتا هے (ص- ۳۱۴)

(۳) ایضا , ص- ٥٨ ۰

(۴) بهرام شاہ , سلطان التمش کا تیسرا بیٹا تھا اور رضیہ سلطانہ کا بھائي تھا

سلطان ناصرالدین محمود نے جو نہایت متقي اور خدا ترس بادشاہ تھا ، سندھ کي حکومت پر قتلغ خان کو مامور کیا ۰

سن ٦٤٨ ھ مین سلطان ناصرالدین محمود نے بلبن بزرگ کو سندھ کا گورنر مقرر کیا ۰ کچھ عرصہ بعد ، اس نے بغاوت کسي مگر الغ خان نے اسے شکست دي اور اس نے سلطان سے معافي مانگي سلطان نے اسے معاف کردیا اور اسے سندھ کي گورنري پر برقرار رکھا ۰

اسي سال منگولون نے دوبارہ اچ اور ملتان پر حملہ کیا ، مگر سلطان ناصرالدین کي فوجون کي آمد کا سن کر واپس ہوگئے(١)

سن ٦٦٤ ھ (٦٦ـ١٢٦٥ ء) مین سلطان ناصرالدین نےوفات پائي (٢)۰ سلطان ناصرالدین محمود نے سندھ کو دو صوبون مین تقسیم کیا ایک کا مرکز بکھر اور دوسرے صوبے کا صدر مقام سیوھن تھاحالانکہ اس سے پہلے پورے سندھ صوبے کا دارالحکومت بکھر تھا ۰

سلطان ناصرالدین محمود کي وفات کے بعد امراء نےسلطان غیاث الدین بلبن کو دھلي کے تخت پر بٹھایا ۰ اس کو سلطان ناصر الدین محمود نے الغ خان کا لقب دیا تھا ۰ بلبن نہایت ھي عقلمند مدبر اور متقي اور پرھیزگار بادشاہ تھا ۰ اس کے دور مین سندھ کے مندرجہ ذیل گورنر مقرر ھوئے ۰

١ـ خان شھید ـ اصل نام سلطان محمد تھا اور یہ سلطان غیاث الدین بلبن کا بڑا بیٹا تھا ۰ سلطان نے اس کو ملتان اور سندھ کا گورنر مقرر کیا ـ یہ نہایت نیک دل ، متقي اور پاکباز انسان تھا ۰ علماء و صوفیاء کا بڑا معتقد تھا ـ بڑا علم دوست اور معارف نواز تھا

---

(١) طبقات ناصري ، جلد ١ ، ص ـ ٢٢ ـ ١٢٣ ، تاریخ مبارک شاھي ص ـ ٣٨ ص ـ ٣٧ ، اعجازالحق قدوسي " تاریخ سند " ج ـ ١ ، ص ـ ٣٥٤ ۰

(٢) تاریخ مبارک شاھي ، ص ـ ٣٨ ، اعجازالحق قدوسي " تاریخ سندھ" ج ـ ١ ، ص ـ ٣٥٤ ۰

سن ٦٨٣ هـ (۱۲۸۴ ء) مين منگولون نے هندستان پر حملہ کرديا ۔ چنگيزي لشکر کي قيادت قتلغ خان اور تيمور خان کر رهے تهے ۔ جب يہ لشکر لاهور کے قريب پهنچا تو شهزاده محمد بهي تيس هزار کي فوج کے ساتهہ ان کا مد مقابل هوا۔ سخت معرکہ آرائي مين شهزاده محمد شهيد هوگيا ۔ اس وجہ سے " خان شهيد " کے لقب سے مشهور هوا ۔ اس لڑائي مين خان شهيد کے بهت سے امراء مارے گئے ۔ امير خسرو تاتاريون کےهاتهہ قيد هوا ۔ مگر بعد مين بڑي مشکل سے رهائي پائي ۔

۲۔ کيخسرو : خان شهيد کي شهادت کے بعد ، سلطان غياث الدين بلبن نے اس کے بيٹے کيخسرو کو ملتان اور سنده کا گورنر مقرر کيا ۔

سلطان غياث الدين بلبن ، خان شهيد کي شهادت سے بهت غمزده اور رنجيده تهے اور بالآخر اسي غم مين سن ٦٨٥ هـ (۱۲۸٦) مين وفات پائي (۱)

اس کے بعد امرائے دهلي نے اس کے پوتے معزالدين کيقباد کو تخت نشين کرديا ۔کيقباد ، بغرا خان کا بيٹا تها ، اور اس وقت بنگال مين تها ۔ کيقباد نے زمام حکومت ليتے هي ، سلطنت ، خود غرض امراء کے سپرد کر کے خود عيش و عشرت مين پڑگيا ، اسي نے ملک شمس الدين کے مشوره پر سنده و ملتان کے گورنر کيخسرو کو قتل کراديا (۱)۔

سلطان کيقباد کي عيش و عشرت کي وجہ سے سلطنت دن بہ دن کمزور هوتي جارهي تهي ۔ چنانچہ امراء نے اس کو سن ٦٨٨ هـ (۹۰ ـ ۱۲۸۹)

---

(۱) اعجاز الحق قدوسي " تاريخ سنده " ج ـ ۱ ، ص ـ ۹۰ ـ ۲۸۹ ، تاريخ معصومي ، ص ـ ۸۹ ۔

(۲) ضيا برني " تاريخ فيروز شاهي " ص ـ ۳۳ ـ ۱۳۲ ، اعجاز الحق قدوسي " تاريخ سنده " ، ج ـ ۱ ، ص ـ ۲۹۱ ۔

مين قتل كرڈالا۔ يہ خاندان غلامان كا آخري فرمانروا تھا۔ ان كو ترك سلاطين بھي كھا جاتا ھے، اس لئے كہ يہ ترك نسل سے تھے۔

خاندان غلامان كے عھد مين علم و ادب :

خاندانِ غلامان (ترك سلاطين) كے عھد مين ھندوستان مين اسلامي سلطنت كي بنياد مضبوط ھو چكي تھي۔ لاھور اورملتان كے بعد دھلي، اسلامي علوم كا بڑا مركز بن چكا تھا۔ بھت سے علماء و اكابر دربار شاھي مين موجود ھوتے تھے۔ چونكہ اس عھد مين مركز دھلي تھا۔ اس لئے مختلف علاقون سے علماءِ چل كر دھلي مين پھنچے۔ جھان پر ان كي بھت بڑي پرائي ھوئي۔ اور اس طرح سے ھندستان مين علم و ادب كا چرچہ ھونے لگا۔ سندھ سے بھي كئي علماء و صوفيا نے ھندستان كے مختلف شھرون مين جاكر اقامت اختيار كرلي تھي۔ اور وھان پر اسلامي تبليغ كے لئے بڑي بڑي درسگاھين قائم كين،جس كا فيض گجرات دكن اور بنگال تك پھنچا (١)

مگر سندھ مين عِلم و ادب كي وہ ترقي نہ ھوسكي جو لاھور اور دھلي مين ھوئي۔ البتہ اس عھد مين جب ناصرالدين قباچہ، سندھ اور ملتان كا حاكم تھا، تو سندھ مين بھي علم و ادب نے كافي ترقي كي۔ اس نے ٢٢ برس سندھ پر حكومت كي يہ دور علوم و فنون كي ترقي سے معمور تھا۔

ناصرالدين قباچہ كي علم پروري كي وجہ سے تركستان، اور خراسان، افغانستان سے كئي علماء و فضلاءِ اور صوفياء سندھ تشريف

(١) مولائي شيدائي " تاريخ تمدن سندھ "(سندھ يونيورسٹي، ١٩٥٩ء) ص ٣٤٠ ۔

لائے جن مین مولانا قطب الدین کا ستانی خاص طور پر قابل ذکر هین۰ ان کے لئے قباچہ نے ملتان مین ایک مدرسہ تعمیر کرایا ۰(١)

اسي عهد مین علي بن حامد کوفي کو عربي زبان مین لکھي هوئي سنده کي تاریخ " منهاج المسالک " ، اور بکھر کے قاضي اسماعیل بن علي بن محمد طائي کے ذریعے دستیاب هوئي جس نے اس کا فارسي مین ترجمہ کیا ۰ جس کا نام " چچ نامہ " رکھا یہ سنده کي پهلي اسلامي تاریخ هے ۰

اس کے علاوه قاضي منهاج الدین سراج مصنف " طبقات ناصري سید بدرالدین صوفي نورالدین محمد صوفي ، مصنف " جامع الحکایات "(٢) عین الملک اشعري اور سید قطب الدین مدني وغیره مشاهیر و اکابر گذرے هین ۰

سنده کے علمائے و مشاهیر مین سے سید محمد مکي بکھري کا نام ، قابل ذکر هے ۰ اس کي اولاد مین بھي کئي اهل علم اور بزرگ پیدا هوئے ۰

دیني ادب :

خاندان غلامان کے عهد حکومت مین کسي ایسي دیني کتاب کا پتہ نهین چل سکا هے جو سنده کے کسي عالم نے لکھي هو۰اس کي وجہ تو وهي هے جو پهلي بیان کي جاچکي هے کہ دارالحکومت (مرکز) چونکہ دهلي تھا ۰ اس لئے اس سلسلے مین دهلي مین بهت

---

(١) اعجاز الحق قدوسي " تاریخ سنده " ، ج ـ ١ ، ص ـ ٣٤٦ ۰

(٢) " جامع الحکایات " کا ایک قلمي نسخہ دارالمصنفین اعظم گڑھ مین موجود هے ۰
(ایضاً ، ص ـ ٣٤٧)

کام ہوا ۔ جس کا تذکرہ ڈاکٹر زبید احمد اور محمد اسحاق بھٹی نے کیا ہے ۔ مگر افسوس ہے کہ سندھ میں اس قسم کی کوئی تصنیف اب تک دستیاب نہیں ہو سکی ۔

خلجی دور حکومت :

سلطان معزالدین کیقباد کے امرائے سلطنت نے ، خاندان خلجی کے ایک امیر ملک جلال الدین فیروز کو تخت پر بٹھایا اور اس طرح خلجی حکومت کی بنیاد پڑی ۔

خلجیون کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ افغان تھے مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ اصل میں ترک تھے ۔ بعد میں افغانستان کے گرم سیر علاقہ میں اقامت پذیر ہونے کی وجہ سے افغان کہلائے ۔

وولزلی ہیگ لکھتا ہے :

"They were infact, a Turkish tribe but they had long been settled in the Garmsir, or hot region, of Afghanistan, where they had probably acquired some Afghan manners and customs, and the Turkish nobles, most of whom must now have belonged to the second generation domiciled in India, refused to acknowledge them as Turks." (۱)

یعنی ۔ حقیقتاً یہ لوگ ترکی کے قبیلے سے تعلقہ رکھتے تھے ۔ اور بڑے عرصے سے وہ " گرم سیر " میں آباد تھے جو افغانستان کا ایک گرم علاقہ ہے ۔ جہاں کی رسوم و روایات کو انھون نے غالباً اپنا لیا تھا ۔ اور وہ ترکی امراء جن کا تعلقہ دوسرے دور کی نسل سے تھا اور جو ہندستان میں آباد ہوگئے تھے ۔ انھون نے ان کو ترک تسلیم کرنے سے انکار کردیا ۔

---

(۱) "The Cambridge History of India", Vol: III, p - 91 -

سلطان جلال الدین خلجي کي اس وقت ستر برس کي عمر تھي • اور وہ سامانہ کا ناظم تھا • سلطان جلال الدین کي تخت نشیني کے ساتھ خلجي خاندان کي حکومت قائم ہوئي • اس خاندان نے ہندستان پر اکتیس (۳۱) برس حکومت کي (۱) • اور سلطان جلال الدین فیروز شاہ نے ، ملتان اور اچ پر ارکلي خان کو گورنر مقرر کیا (۲) جو اس کا بیٹا تھا • اور نصرت خان کو سندھ کي گورنري سپرد کي •

سلطان جلال الدین کے تخت نشین ہونے کے دوسرے سال ھي ، ملک چھجو المعروف بہ کشلو خان نے بغاوت کردي • کڑہ مین اپني بادشاھي کا اعلان کیا • اور مغیث الدین کا لقب اختیار کیا • اپنے نام کا سکہ اور خطبہ جاري کیا •

سن ۶۹۰ ھ (۹۲-۱۲۹۱ ء) مین وہ ہندوؤن کے لشکر کے همراه دھلي پر حملہ کرنے کے لئے روانہ ہوا • جب اس کي اطلاع سلطان جلال الدین خلجي کو ہوئي تو وہ بھي اپنے لشکر کے ساتھ دھلي سے روانہ ہوا - بدایون کے قریب لڑائي مین ملک چھجو کو شکست ہوئي اور وہ فرار ہوکر قریب کے کسي گاؤن مین پناہ گزین ہوا • وھان کے مقدم نے ملک چھجو کو گرفتار کر کے سلطان کے حوالے کیا • سلطان نے اسے ملتان مین قید کردیا •

اس کے بعد سلطان نے کڑہ کي صوبہ داري اپنے بھتیجے اور داماد علاؤالدین خلجي کے سپرد کي (۳) •

---

(۱) اس خاندان کے کل چھ حکمران ہوئے۔

(۲) وولزلی ھیگ لکھتا ھے کہ:

"Arkali Khan's victory was rewarded with the fief of Multan."
(The Cambridge History of India, Vol: III, p.93) -

(۳) Sir, Wolseley Haig: "The Cambridge History of India", (Dehli: 1958), Vol: III, p-93 -

سن ٦٩٢ ھ (٩٦ - ١٢٩٥ ء) مین علاؤ الدین نے دیو گری (دکن) پر حملہ کیا ۔ جہان سے وہ بے شمار مال غنیمت کے ساتھ لوٹا ، مگر اس مین سلطان کی طرف کچھ بھی نہین بھیجا ۔ جب سلطان جلال الدین، علاؤ الدین سے ملنے کے لئے دیوگری پہنچا تو علاؤ الدین نے دھوکے سے اس کو قتل کرادیا (۱) یہ واقعہ ١٧ رمضان ٦٩٥ ھ مین پیش آیا ۔

سلطان کی شہادت کے بعد ، سلطان کی بیوہ نے اپنے چھوٹے بیٹے رکن الدین ابراھیم کو تخت نشین کردیا ۔ اس مین چونکہ امور مملکت چلانے کی صلاحیت نہ تھی ۔ اس لئے سلطان جلال الدین کا بڑا بیٹا ارکلی خان ، جو ملتان اور اچ کا گورنر تھا ، ناراض ھوا۔ جب اس کی خبر علاؤ الدین کو ھوئی تو فوراً کڑہ سے دھلی کی طرف روانہ ھوا ۔ رکن الدین ابراھیم حالات سازگار نہ دیکھہ کر اپنی مان اور امراء کے ساتھہ ملتان چلاگیا اور علاؤ الدین دھلی پہنچ کو تخت پر بیٹھا ۔

اسی سال اس نے اپنے بھائی الغ خان (الماس بیگ) اور اپنے ایک امیر الب خان (ظفر خان) کو ملتان پر حملے کا حکم دیا۔ ملتان پہنچ کر اس نے شہر کا محاصرہ کرلیا ۔ تقریباً دو ماہ کے محاصرہ کے بعد ملتان پر قبضہ کرلیا ۔ اور ارکلی خان اور رکن الدین ابراھیم (دونو بھائیون) کو گرفتار کر کے سلطان علاؤ الدین کے

---

(۱) بعض کتب تاریخ مین مذکورہ ھے کہ جس وقت سلطان جلال الدین ،علاوالدین سے ملاقات کر رہا تھا تو علاوالدین کے اشارے پر محمود سالم نے تلوار سے حملہ کیا ۔ مگر یہ وار خالی گیا ۔ پھر اختیار الدین نے سلطان کو زمین پر گرا کر اس کا سر تن سے جدا کردیا ۔
(تاریخ معصومی ص- ٢٣ ، آئینہ حقیقت نما ، ص- ٢٤٥ ء تاریخ فیروزشاھی ، ص- ٢٣٥ ، کیمبرج ھسٹری آف انڈیا ، ج - ٣ ، ص- ٩٨ ۔ اعجازالحق قدوسی ، " تاریخ سندھ " ج - ١ ، ص- ٣٦٧)

پاس دهلي بھیج دیا • سلطان کے حکم سے ان کو اندھا کر کے گوالیار کے قید مین رکھا گیا (١)•

سلطان علاؤالدین کے عھد مین ملک " ھر نمار " اور اس کے بعد الب خان کو ملتان کا گورنر مقرر کیا • ان دنون سنده ملتان کے ساتھ ملحقه تھي •

اس کے بعد نصرت خان کو سلطان نے ملتان ، اچ ، بکھر ، سیوستان اور ٹھٹھہ کي حکومت سپرد کي • نصرت خان کے بعد سلطان نے تاج الملک کافوري کو ملتان و سیوستان کا گورنر مقرر کیا • (٢)•

سن ٧٠٣ ھ (٢ ـ ١٣٠٣ ء) مین سلطان نے مغلون کے مکمل استیصال کرنے کے لئے ملک غازي تغلقه کو دس ھزار سوارون کے ساتھ دیبالپور پر مقرر کیا • اور ملتان ، اچ اور سنده کا تمام علاقہ اس کي جاگیر مین دیے دیا •

سن ٧٠٥ ھ (٦ ـ ١٣٠٥ ء) مین دریائے سنده کے کنارے ملک غازي نے مغلون کو زبردست شکست دي • ساٹھ ھزار مغلون مین سے مشکل سے چار ھزار مغل جان بچا کر فرار ھونے مین کامیاب ھوئے۔ اس کي شکست کے بعد مغلون کو پھر حملہ کرنے کي جرأت نہ ھوئي

سن ١٢٩٧ ء مین الغ خان اور نصرت خان نے گجرات کو فتح کیا اور یھان پر مسلم حکومت قائم کي • اس کے بعد سن ٣ ـ ١٣٠٢ ء مین علاؤالدین نے چتوڑ پر حملہ کر کے اسے فتح کیا • اور رانا رتن سنگھ کو قید کر کے دھلي واپس ھوا •

وولنزلي ھیگ نے لکھا ھے :

---

(١) تاریخ مبارک شاھي ، ص ـ ٧٢ ـ ٧١ ، اعجاز الحقہ قدوسي " تاریخ سنده " ج ـ ١ ص ـ ٣٦٩ ، کیمبرج ھسٹري آف انڈیا ص ـ ٩٩ •

(٢) تاریخ فیروز شاھي (ضیا برني) ص ـ ٧٠ ـ ٢٦٩ ، اعجاز الحقہ " تاریخ سنده ج ـ ١ ، ص ـ ٣٧٢ •

"During the winter of 1302, 'Ala-ud-din' marched into the country of the Rajputs, and without much difficulty captured Chitor and carried the Rana Ratan Singh a prisoner to Delhi." (1)

يعني - سن ١٣٠١ء كے موسم سرما كے دوران علاوالدين نے راجپوتون كے ملك پر حمله كرديا اور انتهائي مشكل اور اهم مقام چتوڑ پر قابض هوگيا ۰ اور رانا رتن سنگهه كو قيد كر كے دهلي لے گيا ۰

سن ٧١٦ھ (٨-١٣٠٧ء) مين سلطان علاؤالدين كي وفات كے بعد (٢) اس كے چهوٹے بيٹے ، جو پانچ چهه برس كا تها ، ملك كافور نے تخت پر بٹهايا ۰ مگر ٣٥ روز كے بعد ملك كافور كو قتل كرديا گيا (٣) اور علاؤالدين كے دوسري بيٹے مبارك شاه خلجي كو امراء نے تخت نشين كرديا ۰

سن ٧٢٩ھ (١٣٢٩ء) مين ايك هندو غلام حسين (خسرو) (٤) نے سلطان قطب الدين كو قتل كراديا اور خود دهلي كے تخت پر قابض هوگيا اور سلطان ناصرالدين كا لقب اختيار كرليا ۰

---

(1) "The Cambridge History of India", Vol: III, P-108-

(٢) اس سلسلے مين يه بهي مشهور هے كه سلطان علاؤالدين كو ملك كافور نے زهر دے كر هلاك كيا تها ۰
(اعجاز الحقة قدوسي " تاريخ سنده" ج - ١ ، ص - ٢٤٣)

(٣) ايضاً ، ص ٢٤٣ ۰ ملك كافور ايك حبشي غلام تها جس كو الغ خان نے گجرات كي فتح كے وقت بغداد كے ايك عرب تاجر سے كهمبايت كي بندرگاه سے خريدا تها ، جو بعد مين ترقي كر كے سپه سالاري كے عهدے تك پهنچا ۰ (ايضا حاشيه)

(٤) يه مالوه كي جنگ مين اپنے بهائي كے ساتهه گرفتار هوا تها سلطان علاؤالدين كے ايك سردار ملك شادي خان نے اس كي پرورش كي اور اس كا نام حسن ركها ۰ بعد مين اسے خسرو خان كا خطاب ملا. بعد مين ترقي كر كي وزارت كے عهدے تك پهنچا ۰

ملک غازي فوج لے کر دھلي پر حملہ کے لئے روانہ ھوا ، خسرو نے اپنے بھائي کو مقابلے کے لئے بھيجا ۰ اس کو سر بستي ميں زبردست شکست ھوئي یہ خبر سن کر خسرو خان ، ھندوؤں کا بھت بڑا لشکر لے کر نکلا ، مگر غازي ملک سے شکست کھا کر فرار ھوا ۰ اور ملک شادي خان کے مقبرہ ميں پناہ گزين ھوا ۰ وھيں اسے گرفتار کر کے قتل کرديا گيا ۰ اس نے دھلي پر ۴ ماہ حکومت کي ۰

ملک غازي تغلقہ کي خواھش تھي کہ دھلي کي حکومت سلطان علاؤ الدين خلجي کے خاندان ميں سے کسي کے سپرد کسي جائے۔ مگر خلجي خاندان کے تمام افراد کو خسرو خان نے مروادیا تھا چناچہ امراء نے غازي ملک کو ھي تخت نشين کرديا ۰ اس طرح سے خلجي عھد کا خاتمہ ھوا اور خاندان تغلقہ کي حکومت قائم ھوئي

عھد خلجي ميں علم و ادب :

خلجي دور ميں علم و ادب کي کافي ترقي ھوئي ۰ سلطان جلال الدين خلجي علم و فضل سے کافي دلچسپي رکھتا تھا ضياء الدين برني نے " تاريخ فيروز شاھي " ميں اس کے اکابرين و علماء کي فھرست دي ھے ۰ جس ميں سندھ کے بزرگ اور عالم مولانا جلال الدين بکھري کا نام ملتا ھے جو " مستوفي الممالک " کے عھدہ پر فائز تھا (١)۰

اسي دور ميں امير خسرو (طوطي ھند) ، امير حسن ، مويد جاجري ، امير ارسلان ، سعد منطقي ، باقي خطيب اور قاضي مغيث الدين ھانسوی گذرے ھيں ۰ قاضي مغيث الدين انيس بحروں ميں غزل کھتا تھا اور یہ عھد جلالي کا بھت بڑا عالم تھا (٢)۰

(١) مولائي شيدائي " تاريخ تمدن سندھ " ص۔ ٣۴٨ ،
(٢) ايضا ، ص۔ ٣۴٨ ۰

سلطان علاؤالدین خلجی اگرچه خود پڑھا لکھا نہ تھا، تاهم علماء کا بهت قدردان تھا۔ یهی وجه هے کہ علائی عهد مین علماء و مشاهیر کی بڑی تعداد دربار مین موجود هوتی تھی۔ جن مین سے بعض ایسے هین کہ جو علوم و فنون مین غزالی اور رازی کے درجه پر فائز تھے۔ جیسا کہ قاضی فخرالدین ناقلہ، قاضی شرف الدین سرپاهی، مولانا تاج الدین مقدم، مولانا تاج الدین کلامی، مولانا رکن الدین سنامی، قاضی مغیث الدین بیانہ اور مولانا ظهیر الدین بکھری وغیرہ۔

مولانا ظهیرالدین بکھری کا تعلقہ سندھ سے تھا۔ اس کے علاوہ علاؤالدین خلجی کے دور مین مندرجه ذیل سندھی علماء کے نام ملتے هین۔

قاضی صدرالدین عارف سندھی، صدر جهان مملکت هند، مولانا حمید الدین سندھی، قاضی القضاۃ، مولانا محب الدین سندھی برهان الدین سندھی، شهاب الدین وغیرہ۔

مرحوم مولائی شیدائی نے، علائی دور کے سندھی علماء کی ایک طویل فهرست دی هے (۱)

بهر حال عهد علائی اس لحاظ سے نمایان نظر آتا هے کہ اس دور مین علمی ترقی هوئی کئی کتابین نثر خواہ نظم مین تصنیف هوئین۔ جس سے اس دور کے علمی معیار کا اندازہ لگایا جا سکتا هے بقول مرحوم مولائی شیدائی اس دور مین مسلمانون کا علمی معیار بهت بلند تھا (۲)۔

---

(۱) مولائی شیدائی: تاریخ تمدن سندھ، سندھ یونیورسٹی، جامشورو، سن ۱۹۵۹ء، ص-۳۴۸-

(۲) ایضاً۔ ص- ۳۴۹ (حاشیہ)-

دینی ادب :

اس عهد میں بهی سنده میں دینی ادب اور اسلامی موضوع پر کوئی کتاب نهیں ملتی ۔ اگرچه اس عهد میں فن حدیث کی ابتدا هوئی ۔ مگر اس سلسلے میں بهی کسی تصنیف کا کوئی پته نهیں چل سکا ۔

تغلق عهد حکومت :

خاندان خلجی کے بعد هندستان پر خاندان تغلق کی حکومت قائم هوئی ۔ اس خاندان کا پهلا فرمانروا ملک غازی تغلق تها جس نے غیاث الدین کا لقب اختیار کر کے سن ۷۲۰ ھ (۱۳۲۱ء) میں تخت دهلی پر جلوس کیا ۔ اس کے دور میں حدود سلطنت میں مکمل امن و امان قائم هوا سلطان غیاث الدین تغلق نے سنده میں بکهر پر خواجه خطیر اور ملک علی شیر کو سیوستان پر حاکم مقرر کیا ۔

سن ۷۲۳ ھ (۱۳۲۵ء) میں سلطان غیاث الدین تغلق نے بنگال سے دهلی آتے هوئے راستے میں تغلق آباد کے قریب افغان پور میں مکان کی چهت گرنے سے دب کر وفات پائی ۔ یه مکان عارضی طور پر سلطان کے آرام کے لئے بنایا گیا تها ۔ چنانچه وولزلی هیگ لکهتا هے :

..."Ulagh Khan prepared a welcome for his father by building for his reception at Afghanpur, a few miles from the city, a temporary Kiosk, where he might take rest and refreshment after his toilsome journey and before his state entry into his capital." (1)

(۱) "The Cambridge History of India", Vol: III, p - 134-

يعني - الغ خان نے اپنے والد کے استقبال کے لئے تیاریاں کیں اور اس سلسلے میں اس نے شہر سے باہر ایک عارضی "کیوسک" (چبوترہ) تیار کرایا تاکہ وہاں پر اس کا والد مشکل ترین سفر سے واپسی پر آرام کرے اور تازہ دم ہوکر (پھر) دارالخلافہ میں داخل ہو۔

سلطان غیاث الدین نے مرنے سے پہلے ہی سن ۷۲۳ھ، (۱۳۲۳ء) میں اپنے بیٹے محمد شاہ کو اپنا ولی عہد مقرر کیا تھا اور امراء سلطنت سے اس کے لئے بیعت لے لی تھی (۱)۔

سلطان غیاث الدین تغلق کے دور میں سومرا خاندان کا جو سندھ کے بعض حصوں پر قابض تھا، ٹھٹھہ پر قبضہ ہوگیا (اس خاندان کی حکومت کا مفصل ذکر اس عنوان کے تحت آگے آرہا ہے)

سلطان غیاث الدین تغلق کی وفات کے بعد سلطان محمد شاہ تغلق برسر آرائے تخت ہوا۔ اس نے سن ۷۲۷ھ (۱۳۲٦ء) میں کشلو خان (بہرام ایبہ) کو سندھ کا گورنر مقرر کیا۔ اچ اور ملتان بھی اس کے حوالے کئے۔

سلطان محمد تغلق نے دولت (دیوگری) کو دارالحکومت بنایا اور تقریباً دو سال تک وہاں قیام کیا۔ اسی اثناء میں کشلو خان نے بغاوت کردی (۲) سلطان محمد فوراً دہلی پہنچ کر ملتان

---

(۱) "تاریخ معصومی" سندھی ادبی بورڈ، جامشورو، سن ۱۹۸۵ء، ص۔ ۸۴۔

(۲) اعجاز الحق قدوسی "تاریخ سندھ" ج ۱، ص۔ ۳۸٦، تاریخ فرشتہ میں کشلو خان کی بغاوت کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ سلطان محمد تغلق نے ایک قاصد علی خطی کو اس کے پاس روانہ کیا کہ وہ بھی اپنے اہل و عیال کو دولت آباد بھیج دیے۔ جس پر وہ علی خطی کو قتل کر کے باغی ہوگیا۔ ("تاریخ فرشتہ" ج - ۱، ص۔۱۹٦)

پر حملے کے لئے روانہ ہوا ۔ کشلو خان کو شکست ہوئی اور وہ مارا گیا سلطان نے اس کے بعد قوام الملک اور عماد الملک کو ملتان کا گورنر مقرر کیا ۔

محمد تغلق کے آخری دور میں کئی فتنے اور بغاوتیں رونما ہوئیں ۔ اور ملک کا نظم و نسق ابتر ہوگیا ۔ سلطان کے ایک غلام طغی نے گجرات میں علم بغاوت بلند کیا ۔ سلطان اس کی سرکوبی کے لئے نکلا ۔ طغی سلطان کی آمد کا سن کر بھروچ سے اساول اور " اساول " سے " کڑہ " فرار ہوگیا ۔ سلطان نے کڑہ میں اس کو شکست دی اور طغی بھاگ کر ٹھٹھہ کے جام کے ہاں پہنچا ۔ سلطان ان کے تعاقب میں ٹھٹھہ روانہ ہوا، مگر وہ ٹھٹھہ سے چودہ کوس کے فاصلے پر تھا کہ اس نے سن ۷۵۲ ھ (۱۳۵۱ء) میں " ۲۱ محرم کو وفات پائی ۔

وولزلی ہیگ لکھتا ہے :

"On March 20, 1351, the event which they dreaded came to pass, and so, says Budauni, the king was freed from his people and they from their king." (۱)

یعنی - ۲۰ مارچ ۱۳۵۱ء میں وہ وقت آگیا جبکہ بقول، بدایونی بادشاہ لوگوں کی ذمیداریوں سے اور عوام بادشاہ کی ماتحتی سے آزاد ہوگئے ۔

سلطان کی اچانک وفات پر امراء علماء اور مشائخ نے متفقہ طور پر فیروز شاہ تغلق کو تخت نشین کردیا ۔ سلطان بہت ہی نیک خدا ترس اور بزرگ صفت انسان تھا ۔ اس نے پہلے تو حکومت کی زمام لینے سے انکار کیا ۔ مگر علماء و مشائخ کے اصرار پر قبول کیا ۔ اس کی تخت نشینی دریائے سندھ کے کنارے لشکر سلطانی میں ہوئی (۲) ۔

(۱) - "The Cambridge History of India", Vol- III, p-172 -

(۲) تاریخ فیروز شاہی ، ص - ۳۵ - ۵۳۲ ، اس سلسلے میں مذکورہ ہے کہ

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اس وقت سلطان کی عمر ۴۶ برس تھی ۔

سلطان فیروز شاہ نے حالات کی سنگینی کے پیش نظر واپس دھلی کا ارادہ کیا اور دوسرے ھی دن سیوستان کے راستے روانہ ھوا۔ سیوستان میں کچھ دن قیام کیا ۔ ملک علی شیر اور ملک تاج کافوری کو سیوستان کی حکومت سپرد کرکے یہاں سے روانہ ھوا ۔ اور بکھر پہنچا ، جہاں پر اس نے تقریباً بیس دن قیام کیا ۔ ملک رکن الدین کو " اخلاص خانی " کا خطاب دے کر نائب مقرر کیا ۔ اور تمام سندھ صوبہ کا انتظام بھی اس کے حوالے کیا ۔ ملک عبدالعزیز برید کو بکھر کا دیوان مقرر کیا۔ بعد ازان سلطان دھلی روانہ ھوا ۔ اور رجب ۷۵۲ھ (۱۳۵۱ء) میں دھلی پہنچا ۔

وولزلی ھیگ لکھتا ھے :

"On August 25, 1351, Firuz entered Delhi without apposition and ascended the throne." (۲)

یعنی ۔ ۲۵ اگست ۱۳۵۱ء میں فیروز شاہ بغیر کسی مزاحمت کے دھلی میں داخل ھوا اور تخت نشین ھوا ۔

سن ۷۶۶ھ (۶۵۔ ۱۳۶۴ء) میں سلطان فیروز شاہ نے دوبارہ ٹھٹھہ پر حملہ کا ارادہ کیا اور جہان خان وزیر اعظم کو دھلی میں اپنا نائب مقرر کر کے ، بمع ۹۰ ھزار سوار اور چار سو اسی ھاتھی لے کر ٹھٹھہ کی طرف کوچ کیا ۔

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ

فیروز شاہ نے امراء کے اصرار پر پہلے دو رکعت نماز ادا کرکے دعا کی کہ الٰہی : حکومت اور فرمانروائی کی ذمہ داری بہت بڑی ذمہداری ھے اس عاملی میں تیری پناہ اور تجھ ھی سے قوت چاھتا ھوں ۔ اس دعا کے بعد تاج اس کے سپرد پر رکھا گیا۔ (شمس سراج عفیف: "تاریخ فیروز شاہی"، (فارسی)، ص۔ ۷۰، مطبوعہ کلکتہ، ۱۸۹۰ء)۔

(۲) حاشیہ صفحہ ہذا: کیمبرج ھسٹری آف انڈیا ، ص۔ ۱۷۳ ۔

مگر وولزلي هيگ نے اس کے برعکس سن ۱۳۶۲ء لکھا هے (۱)

ٹھٹہ پهنچ کر سلطان نے جام بابینہ اور جام انڑ کي مشترکہ فوجون سے لڑائي کي۔ مگر سلطاني لشکر مين قحط اور بيماري کي وجہ سے مجبوراً سلطان کو واپس هونا پڑا ۰ اس نے اپني طرف سے خان اعظم ضفر خان کو بنگالي فوج کے ساتھ اپنا قائم مقام بناکر اطراف ٹھٹھ مين چھوڑا اور خود عازم دهلي هوا ۰ راستہ مين سلطان کو بے شمار مصائب کا سامنہ کرنا پڑا ۰ قحط اور بيماري کے علاوہ راستہ بھٹکنے سے تقريباً چھ ماہ تک " کچھ کے رن " مين ادھر سے ادھر بھٹکتے رهے (۲) بالآخر راستہ معلوم هوا اور سلطاني لشکر نجات پاکر گجرات پهنچا ۰

گجرات پهنچ کر سلطان نے ٹھٹھ پر تيسري بار حملہ کرنے کي مکمل تياريان شروع کردين اور مکمل انتظامات کے بعد سلطان ٹھٹھ روانہ هوا اور ٹھٹہ کے قريب پهنچا تو لڑائي هوئي، جس مين فيروز شاہ کو فتح حاصل هوئي ۰ چار هزار سندهي گرفتار هوئي چنانچہ جام بابینہ نے اچ کے مخدوم جهانيان سيد جلال الدين بخاري کے ذريعے

---

(۱) "The Cambridge History of India", Vol: III, p-180-

چنانچہ وہ لکھتا ھے کہ:

"..... and in 1362, he set out for that country with an army of 90.000 horse and 480 elephants." (p-180)

(۲) تاریخ فیروزشاھی میں لکھا ھے کہ سلطان فیروزشاہ کو ان دو سندھیوں نے جن کو سلطان نے رہبری کے لئے اپنے ساتھ لیا تھا، ان کو دھوکہ دے کر غلط راستہ پر لگادیا جو ایک ایسے جنگل میں پہنچتا تھا۔ جس کو "کونجی رن" کہتے تھے۔ چنانچہ سلطانی لشکر کو اس رن میں بہت سی مصائب سے دوچار ہونا پڑا۔

(شمس سراج عفیف: تاریخ فیروزشاھی، ص - ۲۰۸) -

سلطان فیروز شاہ سے صلح کی درخواست کی ۔ سلطان نے حضرت مخدوم بخاری کے سفارش پر سندھیوں کو معاف کیا ۔ جام بابینہ اور جام انڑ دربار شاہی مین حاضر ہوئے اور معافی مانگی۔سلطان نے ان کو معاف کر کے دونون کو خلعت سے نوازا اور اپنے امراء مین شامل کرکے دھلی لے گیا ۔ اور ٹھٹھہ کی حکومت جام تماچی کے حوالے کی ۔

اس کے بعد سلطان عازم دھلی ھوا ۔ راستہ مین جب ملتان پھنچا تو بزرگون کی زیارت کی اور لوگون کو انعام و اکرام سے نوازا ۔ اور ملک مردان دولت کو ملتان کا گورنر مقرر کیا ۔

آخر سن ۷۷۰ھ (۶۹ ـ ۱۳۶۸ء) مین سلطان دھلی پنھنچا جھان پر جام بابینہ اور انڑ کا بڑا اکرام کیا گیا ۔ دو دو لاکھہ کا سالانہ وظیفہ مقرر کر کے دونون کو دارالسلطنت کے قریب رھنے کےلئے جگہ دی گئی ۔ اسی وجہ سے اس کو " سرائے ٹھٹھہ" کھا جاتا ھے ۔ دربار مین ان دونون کو تخت شاھی کے داھنی طرف جگھہ دی گئی ۔

چند سال بعد ، تماچی نے بغاوت کردی۔سلطان اس بغاوت کو ختم کرنے کے لئے جام انڑ کو ٹھٹھہ بھیجا اور وہ خود دھلی پرحکومت کرنے لگا ۔ سن ۷۸۹ھ (۸۸ ـ ۱۳۸۷ء) مین فیروزشاہ نے ٹھٹھہ کی حکومت جام بابینہ کے حوالے کی اور وہ دھلی سے روانہ ھوا کہ راستہ مین ھی فوت ھوگیا ۔

۱۸ ـ رمضان سن ۷۹۰ھ (۱۳۸۸ء) مین سلطان فیروز شاہ کا انتقال ھوا ۔ اس وقت سلطان کی عمر ۸۲ برس تھی ۔ آپ نے ۳۷برس حکومت کی ۔(۱)

سلطان فیروز شاہ کی رحلت کے بعد اس کا پوتہ غیاث الدین تغلق؁ تخت نشین ھوا ۔ پانچ ماہ اور تین دن کی حکومت کے بعد مین غلامان فیروز شاھی نے اسے قتل کردیا ۔

---

(۱) "The Cambridge History of India", Vol: III, p-184-

اس کے بعد ابوبکر تغلقہ شاہ ، ناصرالدین محمد شاہ تغلقہ ، سلطان علاؤالدین شاہ تغلقہ اور ناصر الدین محمود شاہ یکے بعد دیگرے برسر آرائے تخت دھلي ھوئے ۰ مگر باھمي مخالفتون اور ریشہ دوانیون کي وجہ سے ان کا زوال ھوا ۰ صوبون پر ان کي گرفت دھیلي ھو گئي تھي ۰ اور وھان خود مختیار حکومتین قائم ھونے لگي تھین ۰

تغلقہ دور مین علم و ادب :

تغلقہ حکمرانون کے دور مین سندہ ، ملتان کے گورنر کے ماتحت تھا ۰ جس کے تحت بکھر اور سیوھن کے حاکم تھے ۰ شاھان تغلقہ خود بھي صاحب علم ، خدا پرست ، شریعت کے پابند اور علم و فن کے قدردان تھے ۰ ان کے دربار مین بھت سے علماء صوفیاء اور اھل کمال موجود تھے ۰ دھلي کي دربار شاھي مین سندہ کے دو علماء موجود تھے ۰ اس دور مین سندھ مین بھي کافي علمي ترقي ھوئي(١)

بکھر ، سیوھن اور سندہ کے دوسرے شھرون مین متعدد مدارس قائم ھوئے ۰ جن مین ، خراسان تک کے طالب علم تعلیم حاصل کرتے تھے ۰

مگر افسوس کے ساتھ کھنا پڑتا ھے کہ اس دور مین بھي کسي دیني کتاب کا تذکرہ نھین مل سکا جو تفسیر ، حدیث ، فقہ فتاوي اور تصوف کے موضوع پر کسي سندھي عالم نے لکھي ھو ۰

سندہ مین خاندان سومرہ کي حکومت :

سندہ مین دو خودمختیار قبیلون نے حکومت کي ۰ ان مین

(١) اعجاز الحقہ قدوسي " تاریخ سندہ " ج - ١ ، ص - ٢١١ ۰

سے ایک سومرہ خاندان تھا جو غزنویوں کے بعد کمزور ہوجانے کے بعد برسراقتدار آیا تھا ۔

جنرل ھیگ اس سلسلے مین لکھتا ھے :

"..... a native tribe named Sumra contrived to gain a position of supermecy about the middle of the eleventh century A-D." (۱)

یعنی - ایک مقامی قبیلہ سومرا نے گیارھوین صدی عیسوی کے وسط مین بالادستی حاصل کرنے کی کوشش کی ۔

میر معصوم شاہ کے بقول سلطان محمود غزنوی رحہ نے ملتان اور سندہ کو فتح کیا تھا ۔ سلطان عبدالرشید بن محمود (۴۲۱ ھ — ۴۲۲ ھ) کے زمانے مین ، جب سلطنت اس کی عیاشی اور آرام طلبی کی وجہ سے کمزور ھوگئی تھی، تو سومرون نے "تھری" کے شہر مین اپنے قبیلہ کے ایک شخص سومرہ کو تخت پر بٹھایا اور اپنی خود مختاری کا اعلان کردیا ۔ اس " سومرہ " نے " لاڑ " کے ایک زمیندار " سعد " کی لڑکی سے شادی کی جس سے اس کو " بھونگر " نامی لڑکا ھوا ۔ جو باپ کے مرنے کے بعد سندہ کا حاکم ھوا (۲)۔

لب تاریخ سندہ کے مولف نے بھی اسی طرح لکھا ھے :

" سومرہ " نام رادر گرد و نواح تھتہ بر تخت حکومت نشانید ید ، نام بردہ ایام حکومت را بوجہہ احسن گذرانیدہ در گذشت ۔ و پسرش " بھونگر" نام کہ از دختر زمیندار " صاد " نام بود برمسند پدر نشست ۔" (۳)

---

(۱) "The Indus Delta Country", Indus Publications, (Karachi: 1972), p-73.

(۲) "تحفۃ الکرام" سندھی ادبی بورڈ، حیدرآباد، سن ۱۹۵۷ء، ص - ۹۸ - ۹۷ -

(۳) "لب تاریخ سندہ" (فارسی)، سندھی ادبی بورڈ، سن ۱۳۷۸ھ - ۱۹۵۹ء ص - ۴۶ -

اصل مين ، مير علي شير نے " منتخب التواريخ " مولف محمد يوسف سے نقل كيا هے · اور مير خداداد خان نے " تحفت الكرام " كے حوالے سے لكھا هے ·

سومره كي اصليت اور ان كي قوميت كے بارے مين مورخين مين بهت سے اختلافات هين · مثلاً مير طاهر نسياني " تاريخ طاهري " مين ان كو هندو قبيلہ قرار ديا هے ·

مير خدا داد خان ، طاهر نسياني كے حوالے سے لكھتا هے

" همچو طاهري نسياني و مختصر هندي - مي نويسند كہ اين قوم هندو مذهب بودند (۱) ·

مير علي شير قانع ٹھٹھوي نے سومره قوم كا سامره كے عربون سے تعلق دكھايا هے · جو چوتھي صدي هجري مين عرب كے تميم قبيلہ كے ساتھ سنده آئے (۲) · ميان عبدالغني عبدالله مصنف " تاريخ سنده " نے بھي سومره كو عرب قوم سے خيال كيا هے ·

يورپي مورخين كے تحقيقات يہ هے كہ سومرے نو مسلم راجپوت تھے (۳) ·

چناچہ هيگ لكھتا هے :

"The Sumras, are known to be a Rajput tribe". (۴)

يعني - سومرے راجپوت قبيلہ سے پهچانے جاتے هين ·

---

(۱) " لب تاريخ سنده " سندهي ادبي بورد ، حيدرآباد ، سن ۱۳۷۸ھ ۱۹۵۹ع ، ص - ۲۵ ·

(۲) " تحفت الكرام " سندهي ادبي بورد ، حيدرآباد ، سن ۱۹۵۷ع ص -

(۳) Encyclopedia Britanica, Vol: 25, p. 143 -

(۴) "The Indus Delta Country", Indus Publications, Karachi: 1972, p. 73.

ايليٹ صاحب کي بهي يهي رائے هے : " J. Abbot "(جي ايبٹ) نے اپني تحقيقات کے مطابق سومرون کو راجپوت لکها هے ۰ اس کے بيان کے مطابق سنده کے علاوه " کچه " گجرات اور سورت تک ان کي حکومتين تهين (۱)۰

"وقائع راجستهان " کے مصنف مولوي نجم الغني کي جديد تحقيقات بهي يهي هے کہ سومرے راجپوت تهے ۰ چنانچہ وه لکهتا هے کہ " سومرے سورج بنسي خاندان کے پرمار راجپوت تهے (۲)۰"

سومرے مذهبًا هندو تهے ـ بعد مين انهون نے اسلام قبول کيا مگر وه اسماعيلي عقائد کے پيرو هوگئے تهے ۰ بعد ازان شيخ بهاء الدين زکريا ملتاني کے مريد مخدوم جهانيان سيد جلال الدين بخاري رحہ کي کوششون سے " سومره نے اسماعيليت سے توبہ کرکے سني مسلک اختيار کيا (۳)

مورخين مين سومرون کي مدت حکومت اور زمانے کے بارے مين بهي اختلاف پائے جاتے هين ۰ طاهر نسياني صاحب " تاريخ طاهري "کے نزديک سومرون نے ۷۰۰ هـ سے ۸۴۳ هـ تک حکومت کي اور ان کا تخت گاه " محمد تور " الور کے قريب تها (۴)۰

فرشتہ (ابوالقاسم) کي مذکوره بالا عبارت جس مين بتايا گيا هے کہ امير سومره نے اچ کے بزرگ سيد جلال بخاري کے سامنے شيعيت سے توبہ کر کے سني مسلک اختيار کيا تها ، سے بهي اسي کي تائيد هوتي هے کہ سومره کو سنده کي حکومت سن ۷۰۰ هـ مين ملي تهي ۰

---

(۱) J. Abbot: "Sind - A re-Interperatation of the Unhappy Valley", Soomras, (Karachi: 1907), pp. 88-89.

(۲) مولائي شيدائي، "جنت السنده" سنده ادبي بورڈ، ۱۹۸۵ع، ص - ۳۰۷ -

(۳) تاريخ فرشته، مطبوعه نولکشور لکهنؤ ۱۹۱۴ع، ج-۲، ص- ۳۴۸ - ۳۴۷، مولائي شيدائي: جنت السنده، ص - ۳۱۲ -

(۴) تاريخ طاهري، (فارسي)، سنده ادبي بورڈ حيدرآباد، سن ۱۳۸۴هـ - ۱۹۶۴ع، ص - ۴۱ -

تحفته الكرام مين مذكور هي كه سومره كو سن ٢٢٥ ﻫ مين سنده كا حاكم بناكر " تهري " مين تخت پر بٺهايا گيا ٠ "منتخب التاريخ " (مولف محمد يوسف) مين بهي يهي مذكور هي ٠ مير معصوم بكهري ني لكها هي كه سومره (٢٢١ ﻫ - ٢٢٢ ﻫ) كي عرصه مين تخت نشين هوا ٠ چچنامه كي مطابقه ، امير سومره كي وفات سن ٢٢٦ ﻫ مين هوئي ٠

هيگ ني ايليٹ (ELLIOT) كي حوالي سي لكها هي :
"The same year is assigned also by an other writer, Md. Yusuf, whom Elliot (1. App, 485) as that of the begining of Soomra rule. It seems to me that his evidence is sufficient." (١)

يعني - اسي سال كو ايك دوسري مورخ محمد يوسف ني سومرا حكومت كي آغاز كا سال قرار ديا هي جو بقول ايليٹ ١ - اپريل ٢٨٥ ﻫ هي ميري خيال مين يه شهادت كافي هي ٠

مورخين كي ان اختلافات سي كوئي حتمي فيصله نهين كيا جا سكتا ٠ البته جو قرين قياس صورتحال هي؟ وه يه هي كه سومرون ني سلطان عبدالرشيد كي دور مين جب وه عيش و عشرت كي وجه سي امور سلطنت سي غافل هوا تو حكومت بهت كمزور هوگئي تهي ٠ امير سومره كو تهري مين اپنا حاكم بناكر تخت پر بٹهايا گيا "(٢) ٠ اور اس طرح خاندان سومره كي حكومت كا آغاز هوا ٠ اس كي مرني كي بعد اس كا

---

(١) "The Indus Delta Country", Indus Publications, Karachi: 1972, p. 74-

(٢) اس سلسلے میں هیگ لکھتا ھے کہ :
"The first seat of Sumra rule was the town of Thari" - (The Indus Delta Country, Indus Pablications, (Karachi: 1972), p-75) -

لڑکا بھونگر تخت نشین ھوا ۰ ذیل مین سومرہ خاندان کے حکمرانون کي وہ فہرست دي جاتي ھي جو صاحب " منتخب التواریخ " نے "عجائب الاسفار" جلد دوم باب اول کے حوالے سے دي ھے (۱) ۰

۱- سومرہ	۴۴۵ ھ	
۲- بھونگر	۴۴۶ ھ - ۴۶۱ ھ	۱۵ سال
۳- دودو	۴۶۱ ھ - ۴۸۵ ھ	۲۴ "
۴- سنجر	۴۸۵ ھ - ۵۰۰ ھ	۱۵ "
۵- خنیف	۵۰۰ ھ - ۵۳۳ ھ	۳۳ "
۶- عمر	۵۳۳ ھ - ۵۷۳ ھ	۴۰ "
۷- دودو (دوم)	۵۷۳ ھ - ۵۸۷ ھ	۱۴ "
۸- پاتھو (پنھون)	۵۸۷ ھ - ۶۰۰ ھ	۱۳ "
۹- خیرو (۲)	۶۱۰ ھ - ۶۳۶ ھ	۱۶ "
۱۰- محمد تور (۳)	۶۳۶ ھ - ۶۵۱ ھ	۱۵ "
۱۱- خیرو (دوم)	۶۵۱ ھ - ۶۵۲ ھ	۱ "
۱۲- دودو (سوم)	۶۵۳ ھ - ۶۷۷ ھ	۱۵ "
۱۳- طائي	۶۷۷ ھ - ۷۰۰ ھ	۲۳ "

---

(۱) سومرا حکمرانون کي فہرست جو تاریخ معصومي ، تحفت الکرام ، تاریخ طاھري وغیرہ مین مذکور ھین وہ نا مکمل ھے- پھر ان کے درمیان اتنا تضاد ھے کہ صحیح صورتحال کو سمجھنا بھت مشکل ھے ۰

(۲) اس فہرست مین یھان پر کچھ خال نظر آتا ھے ۰ وہ یہ کہ پھاتو کے مرنے کے بعد " خیرو " تخت نشین ھوا ۰ پھاتو کي وفات ۶۰۰ ھ مین ھوئي اور خیرو کي تخت نشین ھونے کا سن ۶۱۰ ھ ھے ۰ درمیان مین ۲۰ برس کا دور خالي نظر آتا ھے جس سے واضح ھوتا ھے کہ یھان ضرور کوئي چوک ھوئي ھے ۰

(۳) اسي سومرہ حاکم نے ٹھٹھي کے بجائے نیا دارالحکومت بنایا تھا ، جسے اس کے نام کي نسبت سے محمد تور یا محاتم طور کھا جاتا ھے ۰

۱۴- جنيسر	۷۰۰ھ -	۷۱۸ھ	۱۸ سال
۱۵- بھونگر (دوم)	۷۱۸ھ -	۷۳۳ھ	۱۵ "
۱۶- خفيف	۷۳۳ھ -	۷۵۱ھ	۱۸ "
۱۷- دودو (چهارم)	۷۵۱ھ -	۷۷۶ھ	۲۶ "
۱۸- عمر	۷۷۶ھ -	۸۱۰ھ	۳۴ "
۱۹- بھونگر (سوم)	۸۱۱ھ -	۸۳۱ھ	۲۰ "
۲۰- همير ۰			

همير (ارمائيل) سومره خاندان کا آخري حکمران بهت ظالم تها ۰ " لب تاريخ سنده " مين مذکوره هے کہ " ارميل " نام بر مسند حکومت سنده نشست او ظالم و بد مزاج و مردم آزار بود ۰ بباعث آن خلقه الله کہ ودايع بدايع خالقه اکبر اند - متفرقه گشتم ، و آخر او نيز کشم گشت و حکومت خاندان اقوام سومره با ختتام رسيد "(۱)۰

چونکہ ارمائيل (همير) کے ظلم و ستم سے رعايا بهت تنگ آگئي تهي ۰ چنانچہ اس کو قتل کرديا گيا ، اور اسي طرح سے سومره خاندان کي حکومت کا اختتام هوا ۰

غزنويون کے بعد جب سلطان شهاب الدين غوري نے ۵۷۴ھ (۱۱۷۷ء) مين اچ ، ملتان اور سنده فتح کيا تو سنده پر غوريون اور غلام سلاطين کي حکومت شروع هوئي ۰

سنده اس دور مين دهلي کے ماتحت تهي يہ سلسلہ خلجي اور تغلقہ سلاطين کے زمانے مين سن ۷۹۰ھ (۱۳۸۸ء) سلطان فيروزشاه تغلقہ کي وفات تک جاري رها ۰ دهلي کي طرف سے ملتان ، بکهر اور سيوهن پر نواب مقرر هوکر آتے تهے ۰ مگر اس تمام عرصے مين سنده کے حقيقي حکمران سومرے تهے ۰ يہ حقيقت هے کہ دهلي کے سلاطين

(۱) لب تاريخ سنده " سندهي ادبي بورڈ ، حيدرآباد ، ۱۳۶۸ھ /۱۹۵۹ء ص - ۴۶ ۰

کو سالانہ خراج بھیجتے تھے ، مگر کبھی کبھی وہ خراج بھی نہین دیتے تھے اور خود مختار ہو جاتے تھے ۔

دھلی کے حکمرانون کے صدر مقامات ، بکھر اور سیوھن تھے اور سومرے صرف لاڑ کے حصہ مین ھی حقیقی معنیٰ مین مضبوط تھے اور آخری دور مین ان کا اثر ٹھٹھ پور سے آگے بالکل نہ تھا حالانکہ ابتدا مین ان کی حکومت کی حدود اچ تک تھین ۔

سومرا عھد مین دینی ادب :

سومرا عھد مین ، سندھ مین تعلیمی اور تھذیبی چرچا عام تھا ۔ جس کی باز گشت عراق ، عجم ، مصر اور مراکش تک سنائی دیتی تھی ۔ اس دور مین کئی علماء بزرگ اور صوفیاء گذرے ھین ۔ جن کی علمی ادبی اور روحانی مجالس سے لوگ فیضیاب ھوتے تھے ۔ بکھر اور سیوستان خاص طور پر علم و ادب کے مرکز تھے ۔ اس سے پھلے منصورہ اور دیبل اسلامی علوم کے اعلیٰ مراکز تھے جو باطنیون کے فتنہ و فساد اور شر انگیزیون کی وجہ سے ویران ھوگئے تھے ۔

ابن بطوطہ جو سن ۱۳۳۳ء مین سندھ آیا تھا ، تو دیبل ویران ھوچکا تھا ۔ سومرون کے دور مین بکھر اور سیوستان کو عروج حاصل ھوا ۔ بکھر مین کئی دینی مدارس تھے ، جھان پر بڑے بڑے علماء و فقھاء درس دیتے تھے ۔ سید محمد مکی رح کا مدرسہ اور قاضی صدرالدین قاضی ابو حنیفہ بکھری کی درسگاہ امتیازی شان کی حامل تھی ۔ ابن بطوطہ نے بکھر مین سن ۷۳۴ھ مین قاضی موصوف سے ملاقات کی جس کا اس نے اپنے سفرنامہ مین ذکر کیا ھے ۔

اس کے علاوہ کئی اور مدارس اور درسگاھین تھین ، جن مین ھر وقت علماء علم کے فیض سے لوگون کو سیراب کر رھے تھے سومرون کے دور مین سیوھن (سیوستان) کا شھر بھی علم و عرفان کا مرکز تھا

اور اسلامی تہذیب و تمدن کا گہوارہ تھا۰ سیوھن کا مدرسہ اسلامی دنیا مین " فقہاء الاسلام " کے نام سے مشہور تھا (۱)۰ جہان پر اسکندریہ (مصر) کے طلب بھی تعلیم حاصل کرتے تھے۰ ابن بطوطہ جب سیوھن آیا تھا تو اس مدرسہ کی چھت پر قیام کیا تھا (۲)۰

سیوھن مین قاضی دتہ کی مشہور درسگاہ تھی۰ جہان پر میر معصوم بکھری صاحب " تاریخ معصومی " نے بھی تعلیم حاصل کی تھی (۳)۰

اس کے علاوہ اگھم کوٹ (۳) مین بھی ایک بہت بڑا دینی مدرسہ تھا ، جہان پر پانچ سو طلباء تعلیم حاصل کرتے تھے قرآن حکیم اور دوسرے مروجہ دینی علوم کی تعلیم دي جاتي تھي۰ طلب کو رہائش ، خوراک اور کپڑے وغیرہ دیئے جاتے تھے۰ جو میان داؤد سومرہ ، میان حمل سومرہ اور میان اسماعیل سومرہ کے ذمہ تھا (۴)

بکھر ، سیوھن اور اگھم کوٹ کے علاوہ دوسرے شہرون مین بھي بہت سے دیني مدارس تھے۰ سومرون کے عھد مین شہرون کي مساجد کی امامت کے لئے حنفی وفقہاء کو مقرر کیا جاتا تھا، تاکہ لوگ فقہ حنفی سے واقف ہو سکین۰ ایسے علماء کرام کے لئے

---

(۱) ڈاکٹر محمد جمن ٹالپر " سندہ جا اسلامي درسگاہ" حیدرآباد ، جون ۱۹۸۲ء ص - ۱۴۰ ، " تاریخ تمدن سندہ " ، ص - ۳۳۸۰

(۲) " عجائب الاسفار " ج - سوم ، ذکر سیوستان "۰

(۳) اگھم کوٹ کا شھر نیرون کوٹ سے تیس میل کے فاصلي پر جنوب مشرقے کي طرف ٹندو غلام علی روڈ پر واقع ھے۰

(۴) آئینہ اودھ : مولوی سید ابوالحسن ، مطبوعہ کانپور ، سن ص - ۸۰ ، ایلیٹ " وڈاؤسن " ھسٹری آف انڈیا ، ج - ۱ ، ص - ۳۷۹۰

صدرالصدور (قاضي القضاه) سفارش کرتا تھا ۰ اور شھرون کے قاضي علمي ادارون کي نگراني کرتے تھے ۰

سومرون کے عھد مين ، سيد محمد مکي ، قاضي صدرالدين (ابو حنيفہ بکھري) ، مولانا برهان الدين بکھري ، مولانا ظھيرالدين بکھري ، شيخ نوح بکھري ، ابو اسحاق ابراهيم سندھي ، امام مسعود بن شبير بن الحسن السندي الحنفي جيسے اعاظم اکابر و علماء خاص طور پر قابل ذکر هين ۰

اس کے علاوه مشائخ و صوفياء کے سلسلے مين بھي بڑے بڑے نام ملتے هين ۰ مثلاً :

١- سيد قطب الدين مدني (١)
٢- سيد محمد مکي ۰
٣- سيد عثمان مرندي ۰
٤- سيد برهان الدين عبدالله بن محمود البخاري السندي(٢)
٥- سيد حامد بن محمود (ان کا بھائي)
٦- مخدوم نورالله نورنگ ۰
٧- مخدوم عبدالله بھٹي ۰
٨- شيخ عيسيٰ وغيره ۰

مگر يہ بات کھے بغير چاره نھين کہ سومرون کے عھد مين ايسے علمي عروج کے باوجود ، ديني ادب کے سلسلہ مين کوئي تصنيف

---

(١) سيد قطب الدين مدني ، حسني و حسيني طريقہ کے بزرگ تھے جو حضرت شيخ عبدالقادر گيلاني رحہ کے بھانجے تھے ۰ ان سے کسب فيض کيا اور شيخ نجم الدين کبريٰ سے بيعت هوئے ۰آپ چھٹي صدي هجري کي ابتدا مين سنده آئے اور بعد ازان هندوستان تشريف لے گئے اور وهين وفات پائي ۰ سيد احمد شھيد بريلوي جس نے ١٩ صدي مين سکھون سے جھاد کيا وه آپ کي اولاد مين سے تھے ۰

(٢) آپ مخدوم جھانيان کے پوتے تھے ۰

نهین ملتی اس کا ایک سبب شاید یہ بھی ہو کہ سومرے اسماعیلی شیعہ تھے ، جو بعد مین شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رحمہ کے دو خلفاء سید جلال سرخ بخاری اور اس کے پوتے سید جلال جہانیان کی تحریک پر اسماعیلیت سے توجہ کر کے دین حنیف (حنفی مسلک) اختیار کیا ، یہ آٹھوین صدی هجری کے نصف آخر کا واقعہ هے۰ اوریہ سومرون کی حکومت کا بالکل آخر کا زمانہ هے ۰ کیونکہ اس کے بعد سومرون کي حکومت کم و بیش نصف صدي رهی۰

اسماعیلی شیعہ کی شوهي علوم اور دینی ادب سے جو دشمنی تھی تو وہ کسی بیان کی محتاج نهین هے ۰ اس لئے یہ قیاس کرنا غلط نہ هوگا کہ علماء ان نا مساعد حالات کي وجہ سے تحریر و تصنیف کا کام انجام نهین دیے سکے ۰ تاهم اس دور مین ایک کتاب " مقدمہ تعلیم کا ذکر ملتا هے ۰ جو امام مسعود شیبہ بن الحسن السندي کی تصنیف هے ۰

امام مسعود ساتوین صدي هجري کے جید عالم تھے اور علم و فضل مین عالمی شهرت رکھتے تھے ۰ ان کا لقب عماد الدین حنفي تھا ۰ امام ابن حجر عسقلاني رح نے "لسان المیران" مین ان کو غیر معروف لکھا هے ۰(۱)۰

---

(۱) ۰ محترم ڈاکٹر محمد جمن ٹالپور نے اپنے مقالے " سندھ جا اسلامی درسگاہ مین لکھا هے کہ ابن حجر رحہ نے امام مسعود کو اس لئے غیر معروف لکھا هے کہ وہ شافعي مسلک کے خلاف تھا ۰ اور امام جوینی و امام غزالي کا رد لکھا تھا جو شافعی مسلک کے امام تھے ۰" امام ابن حجر بھي چونکہ شافعي تھے ۰ اس لئے انھون نے یهان تعصب اور بغض سے کام لیا هے ۰ مزید یہ کہ ڈاکٹر ٹالپور نے ، امام ابن حجر عسقلاني کو اس معاملے مین زیادتي کا مرتکب قرار دیا هے ۰ (ص۔ ۱۳۷)

حقیقت یہ هے کہ یہ خود ڈاکٹر موصوف کي علامہ ابن حجر رحہ پر زیادتي هے ۰ ورنہ اگر انھون نے ابن حجر رحہ کي کتاب "لسان المیزان" اور

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

امام موصوف نے امام جوینی رح کے رسالہ " الغیث " اور امام غزالی رح کی کتاب " مقدمہ التعلیمہ " کارد لکھا " رسالہ الغیث " میں امام جوینی رح نے حنفی مذہب پر تنقید کی ہے۰ جس کا رد امام مسعود نے لکھا ۰ کیونکہ امام مسعود حنفی تھے ۰

امام مسعود کی کتاب " مقدمہ تعلیمہ " جو فقہ کی کتاب ہے اور امام غزالی رح کی کتاب " مقدمہ تعلیمہ " کے رد میں ہے، جس کو سندھی ادبی بورڈ نے شایع کیا ہے ۰

مولانا زاہد کوثری جو ترکیہ کے شیخ الاسلام بھی تھے لکھا ہے کہ اس کتاب " مقدمہ تعلیمہ " کا ایک قلمی نسخہ الجزائر میں بھی ہے۔ دوسرا قلمی نسخہ مدینہ المنورہ کے شیخ الاسلام کے کتب خانہ میں موجود ہے ۰ جبکہ تیسرا نسخہ استنبول کے لااللی کتب خانہ میں اور چوتھا نسخہ مصر کے پروفیسر احمد خیر کے کتب خانہ میں موجود ہے ۰(١)

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ

" تہذیب التہذیب " کا مطالعہ کیا ہوتا تو ان کو معلوم ہوجاتا کہ انہوں نے اپنے مخالفین کا ، جن میں روافض شیعہ ، معتزلہ اور خوارج وغیرہ ہم بھی شامل ہیں ، کا تفصیل سے ذکر کیا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ ابن حجرعسقلانی رح نے صرف مسلک کی مخالفت کی وجہ سے ، کسی سے تعصب اور بغض کا مظاہرہ نہیں کیا ۰ اگر وہ ایسا کرتے تو کسی غیر مسلک والے کا اپنی کتاب میں ذکر ہی نہ کرتے۔ چنانچہ یہ کہنا کہ علامہ ابن حجر رح نے صرف مسلک کے اختلاف کی وجہ سے امام مسعود کو غیر معروف لکھا ، درست نہیں ہے ۰

(١) " مقدمتہ التعلیمہ " مرتبہ مولانا عبدالرشید ، سندھی ادبی بورڈ ، حیدرآباد ، ١٩٦٥ء ، ص۔

خاندان سمہ کا دور حکومت :

سومرون کے بعد ، سندہ پر سمہ خاندان کي حکومت قائم هوئي ۰ چونکہ خاندان سومرہ کا آخري حکمران همیر (ارمیل) بهت ظالم تها ۰ رعایا اس کے ظلم و ستم سے تنگ آچکي تهي ۰ تو ایسے وقت مین قوم سمہ کے لوگون نے ارمیل کو قتل کرکے ، اپنے سردار جام انڑ کو اپنا بادشاہ بنایا اور سومرہ کے پایہ تخت محمد طور اور تهتهہ پر قبضہ کرلیا اور انهون نے محمد طور کے بجائے ساموئي کو اپنا تخت گاہ قرار دیا (۱)۰

سومرون کے طرح سمون کے بارے مین بهي مورخین اختلافات کا شکار هین ۰ بعض مورخین کے نزدیک سمہ عرب نسل سے تهے ۰ اور ان کو عکرمہ بن عطاء بن ابوجهل کي نسل سے قرار دیا هے۔ان کے مطابق محمد بن قاسم رح کي سندہ مین آمد کے وقت اس قبیلہ کے بزرگ سندہ آئے تهے اور مسلمان هوگئے تهے اور بعض مؤرخین ان کو سام بن عمر بن هشام بن ابي لهب کي اولاد سے بتاتے هین (۲)۰

" تاریخ فرشتہ " اور " آئین اکبري " مین ان کو جام لقب کے وجہ سے ایران بادشاہ جمشید کي اولاد بتایا گیا هے (۳) یورپي مورخین نے ان کو نو مسلم راجپوت بتایا هے ۰ انسائیکلوپیڈیا آف برطانیہ کا

---

(۱) سید طاهر محمد نسیاني " تاریخ طاهري " (فارسي) سندهي ادبي بورڈ ، سن ۱۳۸۴ هـ - ۱۹۶۴ ء ، ص - ۵۱ ۰

(۲) تحفت الکرام : سندهي ادبي بورڈ ، حیدرآباد ، سن ۱۹۵۷ ء ص - ۱۲۱ ۰

(۳) تاریخ فرشتہ ، ج - ۲ ، ص - ۴۲۶ " آئین اکبري ، ج - ۱ ، ص ۱۰۵۸ ۔

اور انسائیکلو پیڈیا آف اسلام میں بھي یھي مذکور ھے کہ سمہ نو مسلمہ راجپوت تھے (۱)۔

جنرل ھیگ اس سلسلے مین لکھتا ھے :

"The Sama tribe like Sumra both of which are still numerious in Sindh, almost all being now muslims, was originally Rajput." (۲)

یعني - سومرون کي طرح سمہ بھي، جو سندھ مین کثیر تعداد مین آباد ھین اور نو مسلمہ کھلاتے ھین، اصل مین راجپوت تھے۔

چچنامہ مین لکھا ھے کہ سمہ قبیلہ کے لوگ محمد بن قاسم سے پھلے ھي سندھ مین آباد تھے (۳)۔ اور بلاذري کے نزدیک "صمہ" قبیلہ کندہ کا آزاد کردہ غلام تھا (۴)۔

اس سلسلے مین سید سلیمان ندوي مرحوم کا خیال ھے کہ "قیاس چاھتا ھے کہ یہ سمہ قوم اسي "صمہ" کي اولاد ھو جو بعد مین "سمہ" کے نام سے مشھور ھوگئي اور جو ممکن ھے کہ "کچھہ" مین جاکر رھي ھو اور پھر اس نے سن ۷۵۲ ھ (۵۱ - ۱۳۵۰ ء) مین آکر اس نے سومرہ لوگون سے سندھ چھین لیا ھو (۵)۔

---

(۱) "Encyclopedia of Islam" Vol: VI, "Sama" —, Encyclopedia Britanica, Vol: XXV p. 143 _

(۲) The Indus Delta Country, p. 79 -

(۳) چچ نامہ (سندھي)، مطبوعہ سندھي ادبي بورڈ، حیدرآباد، (سندھ)، سن ۱۹۷۶ء، ص - ۲۲ -

(۴) احمد بن یحی البلاذري : "فتوح البلدان"، مطبوعہ قاھرہ، سنہ ۱۳۱۹ھ، ص ۴۳۵ -

(۵) سید سلیمان ندوي : عرب و ھند کے تعلقات، مطبوعہ اردو اکیڈمي سندھ، کراچي ۱۹۷۶ء، ص - ۳۲۲ -

سومرون کي طرح ان مين بهي هندي اور عربي نام ملتے هين : سمہ قوم مسلمان تهي- تاهم يہ معلوم نهين هو سکا کہ يہ قوم کب مسلمان هوئي- اس سلسلے مين لب تاريخ سنده مين مذکور هے کہ محمد بن قاسم رح کي خدمت مين دهل اور شرنائي سے حاضر هوئے اور اسلام قبول کيا (۱)۰

علامہ سيد سليمان ندوي فرماتے هين کہ اگر يہ عرب تهے تو يہ شروع هي سے مسلمان تهے اور اگر يہ هندو تهے تو سلطنت حاصل کرنے سے پهلے مسلمان هو چکے تهے ۰ اور اهل سنت و الجماعت کے مسلک سے تعلقہ رکهتے تهے (۲)

بهرحال سومره کے دور کے بعد ، سمہ قوم برسر اقتدار آئي اور جام انڑ ان کا پهلا فرمانروا هے جو سن ۷۵۱ هـ (۵۱-۱۳۵۰ ء) مين تخت نشين هوا ۰ اس نے ساڑهے تين سال حکومت کي ۰

سمہ خاندان نے سنده پر سن ۹ هـ (۱۵۱۹ ء) تک حکومت کي (۳) ۰ اور اس خاندان کے کل ۱۸ حکمران هوئے ۰ ان کا لقب " جام " تها اور تختگاه پهلے ساموئي (سمہ نگر) اور پهر ٹهٹهہ تها۔ سمہ حکمرانون کي تفصيل اس طرح هے :

۱- جام انڑ ۷۵۱ هـ تا ۷۵۲ هـ مطابقہ ۱۳۵۰ ء - ۱۳۵۳ ء ۰

۲- جام جونا ۷۵۲ هـ تا ۷۶۸ هـ مطابقہ ۱۳۵۳ ء - ۱۳۶۷ ء ۰

۳- جام تماچي اول (۱) بن جام انڑ ۷۶۸ هـ تا ۷۷۷ هـ مطابقہ ۱۳۶۷ ء - ۱۳۷۵ ء

---

(۱) لب تاريخ سنده ، سندهي ادبي بورڈ ، سن ۱۳۷۸ هـ - ۱۹۵۹ ء ، ص - ۵۰ ۰

(۲) عرب و هند کے تعلقات : سيد سليمان ندوي ، ص - ۳۲۸

(۳) جنت السنده ، مولائي شيدائي ، سندهي ادبي بورڈ ، جامشورو ، ۱۹۸۵ ، ص - ۳۲۲ ، تاريخ فرشتہ ، ج - ۲ ، ص - ۳۲۷ ، (مطبع نولکشور لکهنو ، سن ۱۹۱۲ ع) - ۰

(۲) جام تماچي کو ، فرشتہ نے "جام ماني" کے نام سے لکها هے (فرشتہ ج - ۲ ، ص ۳۲۷)

٤-	جام بابينو بن انڙ	
٥-	" خيرالدين	
٦-	" بابينو ثاني (١) بن خيرالدين .	
٧-	جام تماچي ثاني بن خيرالدين	٧٩١ھ تا ٧٩٥ھ مطابق ١٣٨٨_١٣٩٢
٨-	" صلاح الدين بن تماچي (٢)	٧٩٥ھ_٨٠٦ھ مطابق ١٣٩٢ع_١٤٠٣ع
٩-	" نظام الدين اول بن صلاح الدين	٨٠٧ھ تا ٨٠٩ھ مطابق ١٤٠٤_١٤٠٦ع
١٠-	" علي شير بن تماچي	٨٠٩ھ تا ٨١٥ھ مطابق ١٤٠٦_١٤١٢ع
١١-	" كرن بن تماچي (٣)	٨١٦ھ مطابق ١٤١٣ع_
١٢-	" فتح خان بن سكندر خان بن تماچي (٤)	٨١٦ھ تا ٨٣١ھ مطابق ١٤١٣_١٤٢٧ع
١٣-	" تغلق بن سكندر	٨٣١ھ تا ٨٥٧ھ مطابق ١٤٢٧ع_١٤٥٣ع
١٤-	" سكندر بن فتح بن سكندر	٨٥٧ھ تا ٨٥٨ھ مطابق ١٤٥٣ع_١٤٥٤ع
١٥-	" جام رائڈنه	٨٥٨ھ تا ٨٦٦ھ مطابق ١٤٥٤ع_١٤٦١ع
١٦-	" سنجر	٨٦٦ھ_ مطابق ١٤٦١ع_
١٧-	" نظام بن بابينه (٥)	٨٦٦ھ تا ٩١٤ھ مطابق ١٤٦١ع_١٥٠٨ع
١٨-	" فيروزشاه بن نظام الدين	٩١٤ھ تا ٩٢٦ھ مطابق ١٥٠٨ع_١٥١٩ع

---

(١) اس نے ١٥ سال حكومت كي اور "ساموئي" كے شهر كو دوباره آباد كيا (جنت السنده، ص ٣٥)

(٢) اس كے عهد مين، سنده دهلي كي ماتحتي سے نكل كر خود مختار حيثيت حاصل كرلي تهي . (ايضا، ص ٣٥١)

(٣) اس نے صرف ايك دن حكومت كي . اور يه قتل كرديئے گئے . (ايضا ص ٣٥٢)

(٤) اس كے عهد مين امير تيمور نے هندوستان پر حمله كيا تها .

(٥) اس نے نيا تخت گاه ٹهٹه مين قائم كيا . بڑا ديندار حاكم تها .

جام نظام الدین (ننندا) سندھ کا نھایت کامیاب اور خود مختار فرمانبروا تھا ۔ اس کا دور خوشحالي اور امن و امان سے عبارت تھا ۔

جنرل ھیگ اس سلسلے مین لکھتا ھے :

"The reign of this prince was the golden age of native rule in Sindh." (۱)

یعنی - اس شھزادہ کا دور حکومت سندھ کے مقامي حکومت کا سنھري دور تھا ۔

جام ننندا نے سن ۹۱۴ھ (۱۵۰۸ء) مین ۴۰ سال حکومت کرنے کے بعد وفات پائي- معصومي نے اس کا عھد حکومت ۴۸ برس لکھا ۔ جنرل ھیگ ، میر معصوم کي تائید کرتے ھوئے لکھتا ھے :

"....an and Mir Masum's statement that Jam Nunda succeeded in 866 H. and reigned 48 years is most probably Correct." (۲)

یعني - اور میر معصوم بکھري کا یہ بیان کہ جام ننندا ، سن ۸٦٦ھ مین تخت نشین ھوا اور اس کا عھد ۴۸ برس کا ھے ، زیادہ معتبر اور درست معلوم ھوتا ھے ۔

اس کے بعد اس کا بیٹا جام فیروز سندھ کا حاکم ھوا ۔ یہ سمہ خاندان کا آخري حکمران تھا ۔ سارا وقت عیش و عشرت مین گذارتا تھا اسي کے دور مین مرزا شاہ بیگ ارغون نے سندھ پر حملہ کیا اور سن ۹۰۰ھ (۹۵-۱۴۹۴ء) مین سمہ خاندان کي حکومت کا خاتمہ کردیا (۳)

---

(۱) "The Indus Delta Country", Indus Publications, (Karachi: 1972), p. 83

(۲) Ibid. p. 83

(۳) مولائی شیدائی "جنت السندہ" ص-۳۸٦ ، اعجاز الحق قدوسی: "تاریخ سندھ" ج-۱، ص-۳۸۲-

جام فیروز سندھ سے گجرات کی طرف نکل گیا ۔ جہاں پر بہادر شاہ گجراتی نے اسے اپنے امراء میں شامل کیا ۔ اور زندگی کا باقی حصہ اس نے وہیں گذارا (۱)

اس طرح سے سندھ سے سمہ خاندان کی حکومت کا خاتمہ ہوا اور ارغون خاندان کی حکومت قائم ہوئی ۔

سمہ عہد میں دینی ادب :

سمہ سلاطین عموماً شریعت کے پابند اور حنفی مسلک کے پیروکار تھے ۔ اُچ کے گیلانی ، بخاری اور ملتان کے سہروردیہ مشائخ کے مرید تھے ۔

سمہ سلاطین علم دوست اور اہل علم کے سرپرست تھے-جام نظام اور جام بایزید خود بھی عالم تھے-اور بڑے بڑے علماء و فضلاء ان کی دربار میں ہر وقت موجود رہتے تھے ۔ ان کی سرپرستی میں دینی مدارس کا بہت چرچہ تھا ۔ سمہ سلاطین سے پہلے مدارس عموماً مساجد میں قائم ہوتے تھے ۔ مگر سمہ سلاطین نے مدارس دینی کے لئے الگ عمارتیں تعمیر کرائیں ۔ جن میں بڑے بڑے محدث اور ، بلند پایہ علماء تعلیم دیتے تھے ۔ فقہ کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی جاتی تھی ۔

سموں کے دور میں صرف ٹھٹھہ میں مدارس کی تعداد ہزار کے قریب تھی ۔ اس کے علاوہ بکھر ، سیوھن ، کاھان (گاھو) میں بہت بڑے علمی مرکز تھے ۔ جو بغداد ، دمشق اور مصر کے ہم پلہ تھے ۔ اس کے علاوہ دربیلہ ، بوبک ، ٹلٹی ، نصرپور ، اور ھالا کندی ،

(۱) جنت السندھ ، ص ۳۸۶ ، اعجاز الحق قدوسی " تاریخ سندھ " ، ج ۱ ، ص ۲۸۲ ۔

اگهاماني بهي اور دوسري شهرون مين بڑي بڑي درسگاهين موجود تهين ٠ جهان پر شرعي علوم ، تفسير حديث ، فقه کي تعليم دي جاتي تهي ٠ اس کي علاوه قرات ، صرف ونحو اور علم المعاني پڑهائي جاتي تهي ٠ سنده کي اس علمي عروج اور سلاطين کي علم پروري کي وجه سي ، عرب ، هرات اور شيراز سي کئي علماء سنده تشريف لائي مثلا ، گاهان (گاها) مين مشهور محدث عالم علامه مخدوم عبدالعزيز ابهري ، مولانا اسيرالدين اور مولانا يار محمد هرات سي سنده تشريف لائي تهي ٠ ان علماء نے نه صرف علمي فيض کو عام کيا بلکه تصنيف و تاليف کي ذريعي ديني ادب مين بهي اضافه کيا ٠

مولانا اسيرالدين نے ، جو شرعي علوم مين ماهر تهي ، تاريخ اور شرعي اصولون پر بهت سي کتابين تحرير فرمائين اور بهت سي مشکل کتابون پر شرحين قلمبند کين (١)٠

ان کي علاوه ان کي والد مخدوم مولانا عبدالعزيز ابهري گاهاني بهت بڑي محدث اور فقيه تهي٠ تدريس کي ساته ان کا تصنيفي ذوق بهي بهت بلند تها ٠ انهون نے نه صرف مختلف درسي کتب پر حواشي اور تعليقات سپرد قلم کين- بلکه حديث مين بهي ان کي " مشکواه المصابيح " کي شرح بهت مشهور هي ٠ جس کا ذکر ذيل مين کيا جاتا هي ٠

منهاج المشکواه :

يه علامه عبدالعزيز ابهري کي تصنيف هي (٢) جو حديث کي مشهور کتاب " مشکواه المصابيح " کي شرح هي٠

---

(١) تاريخ تمدن سنده ، سنده يونيورسٹي ، جامشورو ، سن ١٩٥٩ع

(٢) محمد اسحاق بهٹي " فقهاء هند "اداره ثقافت اسلاميه لاهور ١٩٧٦ ، ص٢٢٣

مولانا عبدالعزیز ابھری هرات کے رهنے والے تھے لیکن شاہ اسماعیل صفوی کے خروج اور ایران میں فسادات اور ھنگاموں کی وجہ سے آپ بمع اپنے دو بیٹوں مولانا اسیرالدین اور یار محمد کے ساتھ هرات سے سن ۹۲۸ھ کے لگ بھگ نکل کر سندھ میں مقیم ھوئے (۱)۔ اور کاھان (کاھو) میں - - اپنا مسکن بنایا۔

سندھ میں ان دنوں جام فیروز کی حکومت تھی۔ انھوں نے سندھ میں اپنے علم کی شمع روشن رکھی اور بیشمار علماء نے ان سے اخذ علم کیا۔

حدیث میں ان کی مشھور تصنیف مشکوات المصابیح کی شرح ھے۔ ملا عبدالباقی نھاوندی نے مآثر رحیمی میں ان کا تذکرکیا ھے اور لکھا ھے کہ یہ شرح ابھی مکمل نہ کر پائے تھے کہ ان کا انتقال ھوگیا۔ اس کے الفاظ یہ ھیں :

" ودرآن وقت مخدوم عبدالعزیز ابھری محدث و مولانااثیرالدین و مولانا یار محمد پسران اوکہ هر یک عالمے متبحر بودند، بکاهان رفتہ ، چند سنین بیشتر و افادہ علوم پرداختند و آمدن ایشان از هرات بسند خروج شاہ اسماعیل بود ، در ایران بتاریخ مشھور ثمان و عشرین و تسمائتہ و شرح مشکواہ نوشتہ اند امابا تمام نرسیدہ وجامع علوم عقلی و نقلی بودہ ودرکاهان بجوار رحمت ایزدی پیوستہ در بُقعہ کاهان برآسودہ اند (۲)۔

یعنی - جام فیروز کے عھد میں مخدوم عبدالعزیز ابھری محد اور ان کے بیٹے مولانا اثیرالدین اور مولانا یار محمد جوکہ متبحر عالم تھے ۔ کاھان تشریف لائے اور کئی سال تک نشر علوم اور افادہ

(۱) " فقھائے ھند " ، ادرہ ثقافت اسلامیہ ، لاھور ، ۱۹۷۶ء ،ج - ۱ ، ص - ۲۲۳ ۔

(۱) مآثر رحیمی ج - ۲ ، ص - ۱۷۵ ، فقھا ھند ،ج - ۲ ، ص - ۲۲۳ ۔

طلباء مين مصروف رهے ۰ یہ حضرات ، شاہ اسماعیل صفوي کے خصوص کي وجہ سے جو کہ ۹۱۸ھ کے زمانے مين ايران مين هوا تھا ، هرات سے سنده آئے ۰ انهون نے مشکواه کي شرح سيرد قلم کي ۰ ليکن وه نا تمام رهي ۰ جامع علوم عقليہ و نقليہ تھے ۰ ٹھٹھ کا هان مين ، الله کے جوار رحمت مين آسوده هوئے ۰

اس سلسلے مين حاجي خليفہ ،کشف الظنون مين لکھتے هين

" عبدالعزيز محمد بن عبدالعزيز الابهري المتوفي (في حدود)سنة خمس تسعين و ثمانمائةالامير علي شير و سماه منهاج المشکواه ۰(۱)

يعني - عبدالعزيز محمد بن عبدالعزيز الابهري نے جو ۸۹۵ھ کے لگ بھگ فوت هوئے ۰ امير علي شير کے لئے (مشکواه کي شرح لکھي) اور اس کو " منهاج المشکواه " کے نام سے موسوم کيا ۰

يهان پر حاجي خليفہ نے مخدوم ابهري کا سن وفات ۸۹۵ھ لکھا هے جو غلط هے ۰ اس لئے کہ مخدوم ابهري (۳) سنده مين ۹۱۸ھ مين تشريف لائے تھے ۰ اور ماٰثر رحيمي کے مطابق ۹۲۸ھ مين سنده آئے چنانچہ صاحب نزهت الخواطر نے بھي ان کي سنده مين آمد کا سن ۹۲۸ھ لکھا هے ۰

" وذكره " الفاضل الجلبي في " كشف الظنون " و قال انه مات سنة ثمان و عشرين و تسع مائة ولا يصح فانه خرج من هرات في تلك السنة ومات بكاهان (۲)۰

---

(۱) حاجي خليفہ چلپي :" کشف الظنون " ، ج - ۲ ، ص - ۱۷۰ ۰

(۲) علامہ عبدالحي الحسني " نزهت الخواطر " دائره المعارف العثمانيہ حيدرآباد دکن ، ۱۳۷۶ھ - ۱۹۵۷ء ، ج - ۴ ، ص - ۱۹۴ ۰

(۳) اس جگہ صاحب نزهت الخواطر سے بھي سهو هوگيا هے - وه یہ کہ انهون نے حاجي خليفہ کے حوالے سے لکھا هے کہ ان کا سن وفات ۹۲۸ھ هے جو صحيح نهين هے " حالانکہ حاجي خليفہ نے یہ لکھا هي نهين بلکہ وه تو سن ۸۹۵ھ لکھتے هين ۰

یعنی - کشف الظنون میں (حاجی خلیفہ) چلبی نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ انھوں نے ۹۲۸ھ میں وفات پائی، یہ صحیح نہیں ہے ۔ کیونکہ اس سال تو وہ ہرات سے نکلے تھے ان کی وفات "کاہان" میں ہوئی ۔

اس حدیث کی کتاب کے علاوہ اس (سمہ دور میں کوئی دوسری تصنیف، تفسیر، حدیث خواہ فقہ و تصوف یا دوسرے شرعی علوم پر نہیں ملتی ۔

ارغــون و تــرخــان عـهـد حـكـومـت :

خـانـدان سمـہ كـے زوال كـے بـعـد ، سـنـده پـر پـهـلـے ارغـون اور پـهـر تـرخـانـون كـي حـكـومـت قـائـم هـوئـي · ارغـون اصل مـيـن چـنـگـيـز خـان كـي نـسـل سـے هـيـن (١) · جـس كـي تـائـيـد پـيـر حـسـام الـديـن راشـدي مـرحـوم كـے مـرتـب كـرده شـجـره نـسـب سـے بـهـي هـوتـي هـے جـو " تـرخـان نـامـہ " مـيـن شـامـل كـيـا گـيـا هـے ·

اس خـانـدان كـي وجـہ تـسـمـيـہ كـے بـارـے مـيـن بـيـان كـيـا جـاتـا هـے كـہ ان كـے اسـلاف مـيـن ايـک شـخـص ارغـون بـن ابـاقـا خـان بـن هـلاكـو خـان بـن تـولـي خـان بـن چـنـگـيـز خـان تـهـا ، جـس كـي وجـہ سـے يـہ خـانـدان ارغـون سـے مـوسـوم هـو (٢) · ارغـون خـان اپـنـے والـد ابـاقـا خـان كـے دور مـيـن خـراسـان كـا حـكـمـران تـهـا (٣) . اسـي كـي اولاد مـيـن سـے شـاه بـيـگ بـن امـيـر ذوالـنـون بـن مـيـر حـسـن بـيـگ بـصـري نـے ، اپـنـے والـد امـيـر ذوالـنـون كـے مـرنـے كـے بـعـد قـنـدهـار كـي حـكـومـت سـنـبـهـالـي - شـاه بـيـگ ارغـون كـا اصـل نـام شـجـاع بـيـگ ارغـون تـهـا (٢) · سـن ۹۱۳ھ (۸ - ۱۵۰۷ء) مـيـن كـابـل اور غـزنـي كـو فـتـح كـرنـے كـے بـعـد بـابـر بـادشـاه نـے قـنـدهـار پـر حـمـلـہ كـركـے شـاه بـيـگ اور اس كـے بـهـائـي مـحـمـد مـقـيـم كـو شـكـسـت دي اور قـنـدهـار پـر قـبـضـہ كـر كـے ، اپـنـے بـهـائـي نـاصـرالـديـن (۵) كـو وهـان كـي حـكـومـت سـپـرد كـي

(١) تحفت الكرام " سندهي ادبي بورڈ ، حيدرآباد ، ۱۹۵۷ء ، ص - ۱۴۱ ، سيد مير محمد بن سيد جلال تتوي : " ترخان نامہ " (فارسي) سندهي ادبي بورڈ ، حيدرآباد سنده · سنہ ۱۹۶۵ء ، نسب نامہ F-A

(٢) اعجاز الحقہ قدوسي " تاريخ سنده " ج - ١ ، ص - ٣ ·

(٣) تحفت الكرام " سندهي ادبي بورڈ ، حيدرآباد ، ۱۹۵۷ء ، ص - ۲۴۲ ·

(٢) اعجاز الحقہ قدوسي " تاريخ سنده " ج - ٢ ، ص - ۱۳ ·

(۵) ناصر الدين بابر كا تيسرا بهائي تها جو اميد بيگم اندجاني كے بطن سے تها (شجره نسب مرتبہ پير حسام الدين راشدي)

اور خود (بابر) کابل چلا گیا (۱)۔

کچھ عرصہ بعد ، شاہ بیگ ارغون اور اس کے بھائی محمد مقیم نے قندھار پر دوبارہ قبضہ کرلیا ۔ شاہ بیگ نے بعد میں سیوی کو فتح کیا ، اور سن ۹۲۱ھ (۱۵۱۵ء) میں سندھ پر حملہ کر کے کاھان (۲) اور باغبان (۳) کو تاخت و تاراج کیا (۴)۔

قندھار پر بابر کی بارباریورشوں سے تنگ آکر ، شاہ بیگ ارغون نے قندھار بابر کے حوالے کر کے خود " شال " اور " سیوی " میں مقیم ہوا ۔ اور یہاں سے وہ سندھ کو فتح کرنے اس پر اپنی مستقل حکومت قائم کرنے کی تدابیر کرنے لگا ۔ ان دنوں سندھ پر جام فیروز کی حکومت تھی جو عیش و عشرت کی وجہ سے امور مملکت سے غافل ہوگیا تھا ۔ اور سندھ کا داخلی نظم و نسق تباہ ہوگیا تھا۔ امراء کی باہمی چپقلش نے اس انتشار کو مزید ہوا دی ۔ چنانچہ میر تاسہ کیبکی اور جام فیروز کی والدہ " مدینہ ماچھانی " نے شاہ بیگ ارغون کو ٹھٹھہ پر حملہ کرنے کی دعوت دی (۵) اس سلسلے میں تاریخ طاہری میں مذکور ہے کہ " مدینہ ماچھانی " خود شاہ بیگ کی خدمت میں حاضر ہوئی تھی ۔

---

(۱) اعجاز الحق قدوسی " تاریخ سندھ " مرکزی اردو بورڈ ، لاھور ، سن ۱۹۸۰ء ج ۔ ۲ ، ص ۔ ۱۳ ۔

(۲) کاھان " ہاھا " سندھ کا مشہور قصبہ ہے جو سیوھن کے شمال مغرب میں تقریباً دس کوس کے فاصلہ پر ہے ۔

(۳) باغبانان اس وقت باغبان کے نام سے مشہور ہے ، دادو سے تقریباً ۵ میل کے فاصلہ پر شمال مغرب کی جانب واقع ہے ۔

(۴) اعجاز الحق قدوسی " تاریخ سندھ " مرکزی اردو بورڈ ، لاھور ، سن ۱۹۸۰ء ج ۔ ۲ ، ص ۔ ۱۹ ۔

(۵) ایضاً ، ص ۔ ۲۲ ۔

" مدینہ مذکور را استغاثی پیش شاہ بیگ ارغون ، درنعصد و بیست ودو ، بقندھار فرستادند ، حقیقت حال ملک و مالک عرض نمودہ ، راھبر گشتہ ، از کھستان راسد براست برابر باغبانان کہ از صوبہ سیوان ست "(۱)

یعني - مدینہ ماچھاني کو ۹۲۲ھ مین فریادي بنا کر شاہ بیگ ارغون کي صرف قندھار بھیج دیا ۰ اس نے وھان جاکر شاہ بیگ کو (سندہ کے) حالات سے آگاہ کیا ۰ پھر اس کو اپنے ساتھہ لے کر سیوھن کے " باغبان" پرگنہ کے پاس، پھاڑي راستہ سے سندہ مین لے آئي ۰

بھر حال شاہ بیگ ارغون کو بیٹھے بٹھائے ، ایک اچھا موقع مل گیا ۰ چنانچہ ۱۱ محرم ۹۲۲ھ (۱۵۲۰ء) مین شاہ بیگ نے تھتھہ پر حملہ کردیا ۰ " خانواہ " کے کنارے خونریز جنگ ھوئي-جس مین شاہ بیگ کو فتح حاصل ھوئي (۲) دریا خان جو سندھي فوج کا سالار تھا ، اس جنگ مین کام آیا (۳) اور جام فیروز دریاء پار کر کے فرار ھوگیا (۴) اس طرح سے شاہ بیگ کا تھتھہ پر ۹۲۷ھ (۱۵۲۰ء)مکمل

---

(۱) سید طاھر محمد نسیاني " تاریخ طاھري" (فارسي) سندھي ادبي بورڈ ، حیدرآباد ، سندہ (پاکستان)، ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء، ص-۵۸

(۲) تاریخ معصومي " سندھي ادبي بورڈ ، جامشورو، ۱۹۸۵ء، ص- ۱۵۲ ۰

(۳) تاریخ طاھري مین لکھا ھے کہ ایک تیر دریا خان کے گلے مین آکر لگا جس سے اس کي موت واقع ھوئي ۰ (ص- ۵۸)۰
مگر بیگلار نامہ مین مذکور ھے کہ وہ مغلون کے ھاتھون گرفتار ھوکر قتل ھوا ۰ (بیگلارنامہ ص- ۸)
عبداللہ بن محمد بن عمر مکي نے اپني تاریخ " ظفرالوالہ بمظفروالہ"مین خیال ظاھر کیا ھا کہ دریا خان کو حیلہ سازي سے گرفتار کرکے ، دھوکے سے قتل کیا گیا تھا ۰(تعلیقات تاریخ طاھري (فارسي) ص- ۳۱۱)
ظفرالوالہ بمظفرالوالہ، لندن: ۱۹۲۸ ع ، ص- ۱۳۸)۰

(۴) تاریخ معصومي ص- ۱۵۲ ۰

قبضہ ہوگیا (۱) شاہ بیگ نے ، بعد میں سیوھن پہنچ کر اسے فتح کرلیا ۔ سیوھن پر اپنی طرف سے میر علیکہ ارغون ، سلطان مقیم بیگلار ، کیبک ارغون اور احمد ترخان کو مقرر کر کے ، خود شال واپس ہوا (۲) ۔ پھر جب وہ شال سے واپس دوبارہ سندھ پہنچا اور ٹلتی کے سامنے مقیم تھا کہ اسے ایک زبردست جنگ کا سامنہ کرنا پڑا (۳) جس میں بھر حال شاہ بیگ کو فتح حاصل ہوئی اس کے بعد شاہ بیگ نے بکھر کو فتح کیا ، اور ایک سال تک وھاں قیام کیا ۔ شہر کے نظم و نسق اور دیگر ضروری امور سے فارغ ہوکر ، اس نے بکھر کی حکومت پاینده محمد ترخان کے سپرد کی اور خود گجرات کی تسخیر کے ارادہ سے نکلا کہ راستہ میں "اگھم کوٹ" میں اس کا انتقال ہوگیا اس نے ۲۱ شعبان ۹۲۸ھ (۱۵۲۲ء) میں وفات پائی (۴) ۔

اس کے بعد ، اس کا بیٹا شاہ حسن ارغون نصرپور میں مسند حکومت پر بیٹھا ۔ جام فیروز نے دوبارہ حکومت حاصل کرنے کے لئے ٹھٹھہ میں بغاوت کردی ۔ جس پر شاہ حسن ارغون فورا ٹھٹھہ پہنچا اور جام کو شکست دی ۔ جام گجرات کی طرف بھاگ نکلا ۔ شاہ حسن

---

(۱) اعجازالحق قدوسی، "تاریخ سندھ" ج - ۲ ، ص - ۲۶ ۔

(۲) تاریخ معصومی ، ص - ۱۵۶ ۔

(۳) یہ جنگ "ٹلتی" کے باھر ہوئی ۔ مخدوم بلاول ؒ اس جنگ میں شاہ بیگ ارغون کے خلاف ، لوگوں کو لڑائی کی ترغیب اور جوش دلا رہے تھے ۔ اس لئے فتح کے بعد شاہ بیگ نے مخدوم صاحب پر بھت سختی کی اور اس پر جرمانہ لگایا ۔ (معصومی ص - ۱۵۷)

(۴) معصومی ص - ۱۶۷ ، ترخان نامہ ص - ۲۳ ، جنت السندھ ص - ۳۸۴ ، مگر طاھر نسیانی نے اس کا سن وفات ۹۲۴ھ اور فرشتہ نے ۹۳۰ھ قرار دیا ھے ۔ طبقات اکبری میں ۹۳۰ھ مذکور ھے ۔ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ صاحب ۹۳۰ھ کو ترجیح دیتے ھیں ۔
(توضیحات واستدراکات تاریخ معصومی ص - ۳۲۴ ، پیر حسام الدین راشدی نے بھی معصومی کی بیان کردہ سن کو رد کرتے ہوئے ۹۳۰ھ کو صحیح قرار دیا ھے ۔

کی فوجون نے ٹھٹھہ مین قتل و غارت کا بازار گرم کیا اور ہر طرف تباھی مچادی ۔ اور سمہ خاندان کے بقیہ لوگون سے انتقام لیا گیا۔ اس کے بعد شہر کے نظم و نسقہ کو بحال کرنے کے لئے رعایا کی دلجوئی کی کشی اور اس طرح سے باآلاخر ٹھٹھہ مین امن و امان قائم ھوگیا ۔

سن ۹۳۱ ھ (۲۵ - ۱۵۲۴ ء) مین مرزا شاہ حسن ارغون ملتان فتح کرنے کے ارادہ سے نکلا ۔ قلعہ " سیورائی " اور قلعہ " مئو" کو فتح کرتا ھوا ، وہ اچ پھنچا ، جھان شدید لڑائی کے بعد ، شاہ حسن ارغون نے اچ کو فتح کرلیا (۱)۔ اس کے بعد وہ ملتان پھنچا۔ ملتان کے سلطان محمود لانگاہ نے صلح کرلی ۔ اس کی وفات کے بعد ، اس کا بیٹا حسن لانگاہ سن ۹۳۱ ھ ملتان پر حکومت کرنے لگا (۲) ۔ یہ بھت نا اھل اور کمزور حکمران تھا ۔ ملک کا نظم و نسقہ ، انتشار کے باعث تباہ ھوگیا تھا ۔ جس پر مرزا شاہ حسن ارغون نے سن ۹۳۲ ھ (۱۵۲۵ ء) مین ملتان پر فوج کشی کی اور قلعہ کا محاصرہ کرلیا ۔ ایک سال محاصرہ کے بعد ۱۱ - ربیع الاول ۹۳۳ھ (۱۵۲٦ ء) مین ملتان فتح ھوا (۳)۔ دو ماہ ملتان مین قیام کے بعد مرزا شاہ حسن نے دوست میر اخور اور خواجہ شمس الدین ماحونی کو وھان کا حاکم مقرر کرکے خود بکھر آیا ، اور بکھر مین سلطان محمود خان بن فاضل کو ملتان کو حاکم مقرر کر کے ٹھٹھہ روانہ ھوا ۔

(۱) تاریخ معصومی سندھی ادبی بورڈ ، جامشورو ، ۱۹۸۵ ، ص - ۱۹۳ ۔

(۲) مولائی شیدائی ، " جنت السندہ " ص - ۳۷۸ ۔

(۳) ایضا ، ص - ۳۸۷ ، اعجازالحقہ قدوسی : کتاب مذکورہ ص - ٦۵ ، ارغون نے ملتان فتح کر کے شہر مین لوٹ مار کا بازار گرم کیا ۔ یھان تک کہ مولانا ابراھیم صدر جامع جامعی اور ان کے بیٹے مولانا سعد الدین لاھوری کی حویلی کو بھی لوٹ لیا۔ بے شمار قیدیون کو قتل کردیا اور ملتان بالکل ویران ھوگیا ۔ (جنت السندہ " ص - ۳۸۷)

اس کے دور مین ، هندستان کا مغل بادشاه نصیرالدین همایون شیر شاه سوری سے شکست کھا کر ، سن ۹۴۷ھ مین سنده پهنچا۔ بکھر کے حاکم محمود نے قلعه کے دروازے بند کردیئے ۰ اس لئے همایون روهڑی کے قریب " ببرلوء " کے ایک باغ " چهار باغ " مین قیام کیا (۱)۰ اور مرزا حسن ارغون کو اپني حاضری مین بلایا ۰ مگر وه اس کو پانچ ماه تک ٹالتا رها (۲)۰ چناچه همایون نے امراء کے مشوره پر بکھر کا محاصره کرلیا ۰ اتفاقه سے بکھر مین ان دنون سخت قحط پڑا اور بهت سے لوگ بھوک سے هلاک هونے لگے ۰ اس لئے همایون بکھر چھوڑ کر " دربیله " پهنچا ۰ جهان سے وه شهر "پاٹ" آیا اور وهان اس نے حمیده بانو بیگم سے نکاح کیا (۳)۰ بعد ازان همایون پھر بکھر پهنچا ۰ سن ۹۴۸ھ مین اس نے مرزا یادگار ناصر کو بکھر مین چھوڑا (۴)۰اور خود سیوستان روانه هوگیا ۰ رجب ۹۴۸ھ مین همایون نے سیوستان کے قلعه کا محاصره کر لیا جو سات ماه تک جاری رها (۵) درین اثنا ء اس اطلاع پر که مرزا یادگار ناصر ، مرزا حسن ارغون سے مل گیا هے ۰ محاصره اٹھاکر فورا بکھر روانه هوا ۰ یهان پر مرزا ناصر کو جنگ کے لئے تیار پایا ۰ آخر تنگ آکر همایون نے حجاز جاکر گوشه نشیني اختیار کرنے کا فیصله کیا ۰ درین اثنا جو جودھپور کے راجه مالدیو کي مدد کي پیشکش پر همایون بکھر کو چھوڑ کر اچ کے راسته جودھپور روانه هوا ۰ مگر یهان سے بھي

---

(۱) تاریخ معصومي ص ـ ۲۰۸ ، ترخان نامه ص ـ ۳۱ ، جنت السنده ، ص ـ ۳۸۹ ۰

(۲) جنت السنده ، ص ـ ۳۸۹ ۰

(۳) تاریخ معصومي ، ص ـ ۲۱۳ ، جنت السنده ، ص ـ ۳۹۰ ۰

(۴) ایضا ، ص ـ ۲۱۴ ، ایضا ، ص ـ ۳۹۱ ۰

(۵) تاریخ معصومي ص ـ ۲۱۴ ، ترخان نامه ، سندھي ادبي بورڈ ، حیدرآباد سن ۱۹٦۵ ، ص ـ ۳۲ ۰

مایوس هوکر واپس لوٹا ۔ اور ۱۔جمادي الاول ۹۴۹ھ مین جیسلمیر مین پهنچا (۱) اور یهان سے ۱۰ جمادی الاول ۹۴۹ھ مین عمرکوٹ پهنچا (۲) جهان پر اسے ، ۵۔رجب ۹۴۹ھ مین حمیده بانو بیگم سے بیٹا تولد هوا (۳) ۔ جو آگے چل کر هندستان مین جلال الدین محمد اکبر کے نام سے مغل شهنشاه بنا ۔ سنده مین مسلسل پریشانیون اور نامساعده حالات کی وجه سے بالآخر همایون سنده چهوڑ کر سن ۹۵۰ھ مین قندهار روانه هوا (۴) ۔ مرزا شاه حسن ارغون نے اپنی لڑکي چوچک بیگم کا نکاح همایون کے بهائي مرزا کامران سے کردیا ۔ شادي کے بعد کامران نے سنده مین تین ماه قیام کیا ۔ اس کے بعد وه کابل روانه هوگیا (۵)

---

(۱) تاریخ معصومی ، ص ۔ ۲۱۴ ۔

(۲) ایضاً ، ص ۔ ۲۱۸ ، ترخان نامه ص ۔ ۳۴ ، جنت السنده ، ص ۔ ۳۹۲ ۔

(۳) معصومی ، ص ۔ ۲۱۹ ، ترخان نامه ، ص ۔ ۳۵ ، مولائي شیدائي مرحوم نے اکبر کی ولادت کے باریے مین لکها هے که اس کی ولادت ۲۔رجب ۹۴۹ھ
(۱۵ ۔اکتوبر ۱۵۴۲ء) مین هوئي ۔
(جنت السنده ، ص ۔ ۳۹۳)

(۴) ایران کے بادشاه طهماسپ صفوي نے همایون کي بهت تکریم کي اور اسکے ساتهه ایرانی لشکر دیے کر هندوستان روانه کیا هندستان مین اس وقت شیر شاه سوری کی وفات کے بعد سکندر سوري کي حکومت تهی ۔ جو نهایت کمزور حکمران تها۔چنانچه همایون نے اسے شکست دیے کر دوباره هندستان پر حکومت قائم کرلی ۔ اس کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا اکبر هندستان کے تخت و تاج کا وارث هوا ۔

(۵) مرزا کامران کابل سے دوباره بکهر آیا اور یهان سے حج کے لئے مکه مکرمه روانه هوا ، چوچک بیگم ، اپنے والد مرزا شاه حسن ارغون کے منع کرنے کے باوجود اپنے شوهر کے ساتهه حجاز روانه هوئي ، دو تین سال حرمین شریفین مین گذاریے ۔ آخر سن ۹۶۴ھ مین کامران نے وهین (مکه) مین وفات پائي اور سات ماه بعد چوچک بیگم بهي فوت هوگئي ۔ (تاریخ معصومي ، ص ۔ ۲۲۵)

شاه حسن ارغون زندگي کے آخري وقت مين فالج کي بيماري مين مبتلا هوگيا تها ۰ وه کثرت سے شراب نوشي کرنے لگا تها۰ذليل اور اوباش قسم کے لوگ اس کے ارد گرد جمع هوگئے تهے۰ جن کي رشيه دوانيون سے رعايا بهت تنگ آگئي تهي ۰ چنانچه ٹهٹهه مين ارغون امراء نے جمع هوکر ، مرزا عيسيٰ ترخان کي اطاعت کا فيصله کيا(١) اس بغاوت کو ختم کرنے کے لئے مرزا شاه حسن نے سلطان محمود کے نام بکهر کي حکومت کا پروانه جاري کيا اور بکهر کے ارغونون و ترخانون کو قتل کرنے کا حکم بهي ديا (٢) ۰ مگر سلطان محمود نے اپني مان کے مشوره پر انهين قتل کرنے کے بجائے گرفتار کر کے ايک لشکر کے ساتهه ، مرزا شاه حسن کي خدمت مين پهنچا (٣)۰ اس کے بعد شاه حسن ارغون جنگ کے اراده سے ٹهٹهه روانه هوا ۰ موضوع " ساپاه"(٤) مين مرزا عيسيٰ خان اور سلطان محمود کے درميان دو تين لڑائيان هوئين۰ اسي دوران مرزا عيسيٰ ترخان اور سلطان محمود مين معاهدا طئے پايا که جب تک مرزا حسن زنده هے ، اس کي اطاعت کرين گے اور اس کي وفات کے بعد بکهر پر سلطان محمود کو کلشاش کي اور ٹهٹهه پر مرزا عيسيٰ خان کي حکومت هوگي (٥)

ادهر مرزا شاه حسن ارغون ابهي لشکر گاه مين تها که اس کي طبيعت بگڑ گئي ۰ اس کے سبب شيخ عبدالوهاب کے مشوره پر

---

(١) معصومي ، ص- ٢٢٩۰

(٢) ايضا، ص- ٢٣٠۰

(٣) ايضا ، ص- ٢٣٠ ۰

(٤) ترخان نامه مين اس جنگ کا محل وقوع " ناله سانپا " کے کنارے کو بتايا گيا هے، جو ٹهٹهه سے دو کوس اس طرف هے۰
(ترخان نامه ، مطبوعه سندهي ادبي بورڈ ، حيدرآباد سن ١٩٦٥ء، ص- ٣٩)

(٥) تاريخ معصومي ، ص- ٢٣٢ ، اعجاز الحق قدوسي ، " تاريخ سنده" ص- ٨٩ ۰

سیوستان کي طرف کوچ کیا گیا ۰ اسي روز بیماري اور زیادہ شدت پکڑ گئي اور بالآخر ١١۔ ربیع الاول ٩٦١ھ (١٥٥٥ء) کي صبح کو جب موضع " علي پوتره " (١) پهنچے تو شاه حسن کا انتقال هوگیا ، مگر جنت السنده مین اس کا سن وفات ٩٩٧ھ (١٥٦٠ء) مذکور هے (٢)، جو درست نهین هے۔ مرزا شاه حسن کي جنازه نماز شیخ عبدالوهاب پوراني نے پڑهائي ۰ اس کے بعد مرزا شاه حسن کي لاش مکه لے جاکر اس کے والد شاه بیگ ارغون کے پهلو مین دفن کیا گیا (٣) ۰ مرزا شاه حسن کي کوئي اولاد نه تهي ، اس لئے اس کي وفات کے ساتهه هي ارغون خاندان کي حکومت کا بهي خاتمه هوگیا اور ترخان خاندان کي حکومت قائم هوئي ۰

ترخان دور حکومت :

ارغونون کے بعد ، سنده مین ترخانون کي حکومت قائم هوئي اس خاندان کا پهلا فرمانروا مرزا عیسيٰ خان ترخان تها جو یکم جمادي الاول ٩٦٢ھ (٥٥-١٥٥٢ء) مین تخت نشین هوا (٤) ۰ اس خاندان کي وجه تسمیه کے بارے مین بتایا جاتا هے که ایک دفعه امیر تیمور لنگ اپنے مصاحبین کے همراه شکار کے لئے نکلا ، راسته مین بارش و هوا کا ایسا طوفان آیا که تیمور لنگ اور اس کے ساتهي راسته سے

---

(١) ترخان نامه کے مطابق موضع " علي پوتره " ٹهٹه سے بیس کوس کے فاصله پر واقع هے ۰ (ص۔ ٤٣)، معصومي نے اس مقام کا نام " علي پوته " لکها هے ۰ (ص۔ ٢٣٢)

(٢) مولائي شیدائي " جنت السنده " ، ص۔ ٤٠١) ۰

(٣) معصومي ، ص۔ ١٢٦ ، ترخان نامه ص۔ ٤٣ ، جنت السنده ، ص ۔ ٤٠٢

(٤) تاریخ معصومي ، سندهي ادبي بورڈ ، جامشوره ، سن ١٩٨٥ء ص ٢٤٩

بھٹک گئے راستے کی تلاش مین ، ان کا گذر جنگل مین رھنے والے ایک قبیلے پر ھوا۔ پھلے تو اس قبیلے نے ان کو ڈاکو سمجھ کر مقابلے کی ٹھانی، مگر بعد مین انھین اپنی غلطی کا احساس ھوا ۰ سب نے مل کر امیر تیمور سے معافی مانگی اور پھر ان کی مھمانی کی (۱) ۰ امیر تیمور نے اس قبیلے کو"ترخان "یعنی" بھادر" اور " مطلقۂ العنان " کا خطاب دیا ۰ اس کے بعد یہ قبیلہ ترخان کے لقب سے مشھور ھوا (۱)۰

" ترخان نامہ " مین اس طرح مذکور ھے کہ ایکوتمر ایک جنگ مین امیر تیمور کی طرف سے لڑتے ھوئے مارا گیا ۰ تیمور نے اس کے بیٹے شکل بیگ کی پرورش کی اور اس کو " ترخان "کا لقب دیا (۲) شکل بیگ ترخان کے نسب کا سلسلہ چوتھی پشت پر ارغون خان بن اباقا خان بن ھولاکو خان بن تولی خان بن چنگیز خان سے جا ملتا ھے ۰(۲)

میرزا عیسٰی ترخان ، مرزا شاہ حسن ارغون کے امراء مین شامل تھا ۰ شاہ حسن ارغون لا ولد فوت ھوا، تو ایک معاھدہ کے تحت بالائی سندہ پر سلطان محمود کوکلتاش کا تسلط قائم ھوا ۰ جس کی حدود سیوھن سے لر کراباوڑو تک تھین اور اس کا مرکز بکھر تھا۔ سندہ کے زیرین حصہ جو سمندر سے لے کر " لکی " کی پھاڑون تک تھا ، میرزا عیسٰی خان کے قبضہ مین آیا ۰ اس کا مرکز ٹھٹہ تھا (۲) اس

(۱) اعجاز الحقۂ قدوسی " تاریخ سندہ " اردو سائنس بورڈ ، لاھور، ج ۔ ۲، ص ۱۱۳
ترخان نامہ ، سندھی ادبی بورڈ ، حیدرآباد ، ۱۹۶۵ء، ص ۔ ۵

(۲) مولائی شیدائی " جنت السندہ " ، سندھی ادبی بورد ، جامشورو، ۱۹۸۵ء ص ۔ ۲۰۲ ۰

(۳) ایضاً، ص ۔ ۲۰۱ ۰

(۲) ایضاً، ص ۔ ۲۰۳ ، " لب تاریخ سندہ " ، سندھی ادبی بورڈ ، حیدرآباد ، سن ۱۲۷۸ ھ / ۱۹۵۹ ء، ص ۔ ۴۳ ۰

طرح سے ارغونون کے بعد سندھ مین ترخانون کی حکومت کی بنیاد پڑی ۰

میرزا عیسی خان نے ، برسر اقتدار آنے کے بعد ، مرزا شاہ حسن بیگ ارغون کی بیوہ " ماہ بیگم " سے اس کی خواہش پر نکاح کیا (۱)۰ میرزا عیسی خان نے اپنے بیٹے میرزا محمد باقی ترخان کو سیوستان کی جاگیر مین مقرر کیا اور اسے وہان سے جانے کی رخصت عطا فرمائی (۲)۰ میرزا باقی کے سیوستان جانے کے بعد ، ارغونو ن نے میرزا عیسی ترخان سے سرکشی اور بغاوت اختیار کی ۰ ایک دفعہ ارغون دریا سے گذر رہے تھے کہ میرزا عیسی کے آدمیون نے ان پرحملہ کردیا ، کئی لوگ مارے گئے اور باقی شکست خوردہ پریشان حال لوگ بکھر پہنچے اور سلطان محمود سے فریاد کی ، جس پر سلطان محمود نے ان کی مدد کی ، اور اپنے آدمی ان کے ساتھ کردیئے ، انھون نے ارغونون سے مل کر سیوستان کے قلعہ کا محاصرہ کرلیا (۳)۰ دو ایک مرتبہ قلعہ پر حملہ بھی کیا ۔ مگر کوئی نتیجہ برآمد نھین ہوا (۴) ادھر ٹھٹھہ سے میرزا عیسی ترخان لشکر لے کر سیوستان روانہ ہوا اور ان لوگون کو وہان سے بھگایا ۰ اس کے بعد موضع " رقیان " مین سخت لڑائی مین سلطان محمود کو کلتاش کے آدمیون کو شکست ہوئی- مگر بعد مین شیخ عبدالوہاب پورانی اور ماہ بیگم کی مساعی سے دونون مین صلح ہوگئی اور میرزا عیسی ترخان واپس ٹھٹھہ پہنچ گیا (۵)۰

سن ۹۷۳ھ (۶۶-۱۵۶۵ء) مین مرزا عیسی ترخان اپنی زندگی مین ہی سلطان محمود کو کلتاش سے ، سرحدی معاملات کو نپٹانے کے لئے

---

(۱) جنت السندہ ، ص۔ ۲۰۲ ۰
(۲) معصومی ، ص۔ ۲۵۱ ۰
(۳) ایضاً ،
(۴) ایضاً ،
(۵) ایضاً ، ترخان نامہ ، ص۔ ۴۹ ۰

بکّر کي طرف روانہ ہوا ، تاکہ اس کے مرنے کے بعد ارغون کوئي فتنہ نہ کھڑا کردین ۔ مرزا عیسيٰ کے ساتھ میرزا محمد باقي ترخان بھي تھا جب یہ بکھر کے علاقے قصبہ " دربیلہ " مین پھنچے ، تو اسے خبر ملي کہ پرتگیزیون نے ٹھٹھہ پر حملہ کردیا ہے ۔ چنانچہ وہ فوراً ٹھٹھہ واپس ہوا ۔ پرتگیزیون کا بیڑا ، پیڈرو بارلیٹورولن کي قیادت مین سن ۱۵۵۵ء مین لاھري بندر سے ٹھٹھہ پھنچا ، اور پھنچتے ھي شھر مین لوٹ مار اور قتل و غارتگري کر کے ، شھر کو جلادیا (۱) لوگون نے خوف کے مارے شھر چھوڑ کر جامع مسجد " فرخ ارغون " مین پناہ لي جب انھین معلوم ہوا کہ میرزا عیسيٰ ترخان ٹھٹھہ پھنچ گیا ھے تو وہ مسجد سے باھر نکلے (۲) ۔ اس حملہ مین پرتگیزیون نے تقریباً آٹھ ھزار شھري بے گناہ قتل کئے ، اور شھر کي عمارتون کے ساتھ شھر کي جامع مسجد کو بھي جلادیا (۳) ۔ میرزا عیسيٰ خان ترخان کي آمد کا سن کر پرتگیزي فرار ہوگئے (۴) ۔

بیگلارنامہ سے معلوم ہوتا ھے کہ پرتگیزي خود نھین آئے تھے بلکہ مرزا عیسيٰ خان نے خود ان کو اپني مدد کي لئے بلایا تھا ۔ مگر جب وہ ٹھٹھہ آئے اور شھر کو بادشاہ سے خالي پایا تو ان کي نیت بدل گئي اور قتل وغارتگري اور لوٹ مار کرکے شھر کو جلادیا (۵) ۔ چارلس فریڈرک کي کتاب " Portuguese and India " سے بھي اسي کي تائید ہوتي ھے (۶) ۔

---

(۱) جنت السندہ ، ص - ۲۰۶ ۔
(۲) تاریخ طاھري ، ص - ۱۱۲ ۔
(۳) جنت السندہ ، ص - ۲۰۶ ۔
(۴) تاریخ طاھري ، ص - ۱۱۲ ۔
(۵) بیگلارنامہ (فارسی) ، ص - ۴۹ ۔
(۶) Charles Fredrik: "Portuguese and India", (London: 1894), Vol: 1, p. 508 -

مرحوم مولانا شیدائی نے بھی لکھا ھے کہ میرزا عیسیٰ ترخان نے خود انگریزوں کو اپنی مدد کے لئے بلایا تھا ۔
(جنت السندہ ، ص - ۳۰۶)

بهرحال ميرزا عيسيٰ ترخان واپس ٺٽو پهنچ گيا. آخر عمر مين اس كا خيال تها كه اپنے چهوٹے بيٹے جان بابا كو وليعهد بنائے مگر ماه بيگم كي مخالفت كي وجه سے وه ايسا نه كر سكا آخر سن ۹۷۲ هه (۶۶-۱۵۶۵ء) مين اس كي وفات هوئي (۱).

ميرزا عيسيٰ خان ترخان كي وفات كے بعد، اس كا بيٹا ميرزا محمد باقي خان ترخان مسند نشين هوا، يه بهت ظالم تها، هر طرف ظلم كي بازار گرم كر ركهي تهي. اپنے بهائيون كو قتل كرايا. بهت سے شرفاء اور علماء پر زيادتيان كين. جس كي وجه سے رعايا بهت تنگ آگئي تهي. اور لوگ اس كے مظالم سے بچنے اور نجات كي دعائين مانگتے تهے.

ميرزا باقي نے لوگون پر اپني گرفت مضبوط ركهنے كے لئے اپنے بيٹون كو مختلف علاقون مين متعين كيا اپني مملكت كو تين صوبون مين تقسيم كر كے، سيوهن پر اپنے بيٹے ميرزا محمد پاينده ترخان كو صوبه نصرپور پر دوسرے بيٹے ميرزا شاه رخ كو اور تيسرے صوبه چاچكان و بدين پر اپنے تيسرے بيٹے ميرزا محمد مظفر

---

(۱) اعجاز الحق قدوسي "تاريخ سنده" ج - ۲، ص - ۱۲۷، اس كے برعكس معصومي نے سن وفات ۹۷۲ هه، تاريخ طاهري نے ۹۸۴ هه اور علي شير قانع ٺٽوي نے تحفة الكرام مين ۹۹۰ هه لكها هے. مولائي شيدائي نے ۹۸۰ هه لكها هے اور ترخان نامه مين ۹۷۲ هه مذكور هے (ص - ۴۹) مشهور مورخ ڈاكٹر نبي بخش بلوچ، ان سب كو غلط قرار ديتے هوئے لكها هے كه سن وفات ۹۷۳ هه صحيح هے جو تعويز قبر پر كنده هے - وه عبارت اس طرح هے.

" وفات يافت حضرت ميرزا بنده آل محمد عيسيٰ بن عبدالعلي ترخان ۹۷۳ هه".

(تعليقات تاريخ طاهري، (فارسي) ، ص - ۳۳۰)

ترخان کو مقرر کیا (١) ۰ اس کے علاوہ نیرون کوٹ کے علاقہ مین میرزا محمد زمان ترخان اور قاسم علي سلطان ساربان کو مالگذاري کي وصولي کے لئے وکیل مقرر کیا (٢)۰

سن ٩٩٢ھ مین میرزا باقي کے بیٹے مرزا شاہ رخ جو صوبہ نصرپور کا حاکم تھا ، فوت ھوگیا ۰ اس بیٹے کي موت کا میرزا باقي کو بھت صدمہ ھوا ۰اور وہ اپنے حواس کھو بیٹھا ۰ آخر عمر مین بالکل پاگل ھوگیا تھا چنانچہ اس نے سن ٨ شوال ٩٩٣ھ (١٥٨٥ء) مین خودکشي کرکے اپنا خاتمہ کرلیا (٣) ۰ اس کو میرزا عیسیٰ خان ترخان کے مقبرے کے قریب مکلي مین دفن کیا گیا (٤) ۰

میرزا محمد باقي ترخان کي وفات کے بعد ، امراء نے اس کے بیٹے میرزا محمد پایندہ ترخان کو تخت نشین کردیا اور اس کے ساتھ میرزا جاني بیگ کو اس کا وکیل (مدارالمعاہ) مقرر کیا ۰(٥)۰

میرزا جاني بیگ بھي بھت ظالم شخص تھا۔ اس نے بھت سے لوگون کو اپنے دادا کے قتل کے شبہ مین مروا دیا ۰ اس نے اپنے چچا میرزا مظفر ، جو صوبہ بدین کا حاکم تھا ، کو ایک زبردست جنگ مین شکست دیے کر صوبہ بدین پر اپنا قبضہ جمالیا (٦) ۰اسي دوران

---

(١) اعجازالحقہ قدوسي " تاریخ سندہ " ج ۔ ١ ، ص۔ ١٧٦ ، تاریخ طاھري ص ۔ ١٥٢ ۔ ١٥٤ ۰

(٢) تاریخ طاھري ، ص۔ ١٥٥ ۰

(٣) معصومي ، ص ۔ ٢٥٦ ، ترخان نامہ ، ص ۔ ٦٢ ، مولائي شیدائي " جنت السندہ " ، ص ۔ ٢٠٨ ۰

(٤) اعجاز الحقہ قدوسي " تاریخ سندہ " ، ج ۔ ٢ ، ص ۔ ١٧٩ ۰

(٥) تاریخ طاھري ، سندھي ادبي بورڈ ، سندہ یونیورسٹي ، حیدرآباد سندہ ، ١٣٨٢ھ ۔ ١٩٦٤ء ، ص ۔ ١٦١ ۰

(٦) تاریخ طاھري ، ص ۔ ١٦٨ ، بیگلارنامہ ، سندھي ادبي بورڈ ، حیدرآباد سندہ ، ١٤٠٠ھ ، ص ۔ ١٢٠ ۰

ہندستان کے مغل بادشاہ اکبر نے میرزا جانی بیگ کو اپنی اطاعت و فرمانبرداری کا فرمان روانہ کیا ۔ میرزا جانی بیگ نے اس کے جواب مین اپنی اطاعت شعاری کی تجدید کی اور بہت سے قیمتی تحائف اکبر کی خدمت مین روانہ کردیئے ۔

اکبر نے اس فرمان کے ساتھہ ہی نواب محمد صادقہ (۱) کو ایک لشکر دیے کر اس علاقہ پر مامور کیا ، جس نے آکر سیوھن کا محاصرہ کرلیا (۲) میرزا جانی بیگ یہ خبر سن کر فوراً سیوھن روانہ ہوا ۔ کوہ " لکی " کے سامنے دونون لشکرون مین لڑائیان ہوتی رہین۔ اسی اثناء مین اکبر کا فرمان نواب محمود صادقہ کو ملا ۔ جس مین لکھا تھا کہ میرزا جانی بیگ نے ہماری اطاعت قبول کرلی ہے چنانچہ نواب محمد صادقہ بکھر واپس لوٹ گیا ۔ اور کچھہ عرصہ بعد بکھر سے واپس ہندستان چلا گیا (۳) ۔ مگر علی شیر قانع ٹھٹھوی اور سید محمد طاہر نسیانی نے تفصیل سے لکھا ہے کہ اس جنگ مین محمد صادقہ کو شکست ہوئی تھی (۴) بیگلارنامہ سے بھے اسی کی تائید ہوتی ہے (۵) ۔

میرزا جانی بیگ مین چونکہ بہت سی شخصی اور اخلاقی کمزوریان تھین ۔ محمد طاہر نسیانی نے ان تمام برائیون اور بد اخلاقیون کا تفصیل سے ذکر کیا ہے جو میرزا جانی بیگ مین تھین ایک جگہہ وہ لکھتا ہے کہ " کہ علانیہ باغلام پیشہ بی اندیشہ گردیدہ " (٦)

---

(۱) نواب محمد صادقہ کو اکبر نے بکھر بطور تنخواہ کے اس کی جاگیر مین دیا تھا اور تسخیر ٹھٹھہ بھی اس سے متعلقہ کی تھی ۔ نواب صاحب ۱۲ ربیع الاول ۹۹۴ ھ مین بکھر آیا اور اسی سال ذی الحجہ مین عازم سیوستان ہوا ۔ (معصومی ، ص ۔ ۲۹۱)

(۲) تاریخ طاہری ، ص ۔ ۱۷۱ ۔

(۳) معصومی ، ص ۔ ۲۹۲ ۔

(۴) تاریخ طاہری ص ۔ ۱۷۳ ۔ ۱۷۱ ، تحفۃ الکرام ، ص ۔ ۱۸۸ ۔

(۵) بیگلارنامہ ص ۔ ۱۹۵ (٦) تاریخ طاہری ، ص ۔ ۱۷۴ ۔

يعني - وه علانيه (كهلم كهلا) اغلام بازي كرتا تها • ميرزا جاني بيگ كي بے راه روي جب حد سے بڑهه گئي تو اس كا زوال يقيني هوگيا • اكبر نے ٩٩٢ هـ مين نواب صادقه محمد كي واپسي كے بعد ، خان خانان عبدالرحيم خان بن بيرم خان كو سنده كي تسخير پر مامور كيا (١)•

معصومي نے اكبر كي ناراضگي كا ايک سبب يه بهي بيان كيا هے كه اكبر جب لاهور مين تها ، تو ميرزا جاني بيگ نے ميرزا شاه حسن ارغون كے نقش قدم پر چلتے هوئے ، اطاعت و فرمانبرداري كي شرطين پوري طور ادا نه كي تهين اور خود مختاري كا دم بهرنے لگا تها • اس لئے اكبر نے برهم هوكر نواب خان خانان كو تسخير تهته اور بلوچون كے استيصال كے لئے متعين كيا تها (٢)•

" طبقات اكبري " مين مذكور هے كه اگرچه مرزا جاني بيگ نے اكبر كو قيمتي تحائف بهيج كر اطاعت قبول كرلي تهي ، مگر وه خود بارگاه شاهي مين حاضر نهين هوا تها (٣) • بهرحال خان خانان جب سنده آيا تو پهلے بكهر پهنچا • وهان كچهه عرصه قيام كے بعد سيوهن پهنچ كر قلعه كا محاصره كرليا (٤) مگر جب ميرزا جاني بيگ كي آمد كي خبر هوئي تو خان خانان سيوهن كا محاصره چهوڑ كر آگے بڑها اور نصرپور كے نواح مين جاني بيگ سے معركه آرائي هوئي جس مين خان خانان كي فتح هوئي • يه جنگ ٦ محرم ١٠٠٠هـ (١٥٩١ء) مين هوئي تهي (٥)•

---

(١) تاريخ طاهري ، ص - ١٤٦ •

(٢) معصومي ص - ٢٦٤ ، ترخان نامه ، ص - ٧٠ •

(٣) طبقات اكبري ، ص - ٦٣٨ ، (تحفة الكرام حواشي از پير صاحب ، ص - ٢٢٠)

(٤) طاهري ، ص - ١٨١ ، ترخان نامه ، ص - ٧١ •

(٥) تحفة الكرام (حاشيه) ، ص - ٢٢٠ ، بحواله طبقات اكبري ، ج - ٢ ، ص - ٢١٢ - ٢١٥ •

اس کے بعد دونوں لشکروں میں ایک فیصلہ کن جنگ ہوئی جس میں پہلے تو میرزا جانی بیگ کا پلہ بھاری تھا اور خان خانان کا لشکر پسپا ہو رہا تھا کہ اچانک میرزا جانی بیگ کے لشکر کا ایک مست ہاتھی بھڑک اٹھا اور اپنے ہی آدمیوں کو روندتا ہوا چلا جارہا تھا ۰ جس سے میرزا جانی کی فوج میں بھگدڑ مچ گئی دوسرے یہ کہ اس کی فوج کے سامنے کے رخ سے آندھی چلنے لگی جس کی وجہ سے جانی بیگ کی فوج میں انتشار پھیلا اور فتح شکست میں تبدیل ہوگئی ۰ میرزا جانی بیگ کشتی کے ذریعے فرار ہوکر انڑپور پہنچا (١) ۰ خان خانان برابر اس کے تعاقب میں تھا کہ سن ١٠٠٠ ھ میں میرزا پاینده بیگ اور اگلے سال (١٠٠١ ھ) میں اس کے بیٹے میرزا ابوالفتح داؤد بیگ کی وفات ہوئی (٢)۰ جس کی وجہ سے میرزا جانی بیگ کو بہت صدمہ پہنچا ، مگر اس کے باوجود اس نے حوصلہ نہ ہارا اور خان خانان کے مقابلہ میں ڈٹا رہا ۰ بالآخر خان خانان نے میرزاجانی بیگ کو صلح کا پیغام دیا ، جو میرزا جانی نے مجبوراً قبول کرلیا ۰ اور بالآخر ان کے درمیان صلح ہوگئی۰ اس کے بعد میرزا جانی بیگ ٹھٹھہ واپس ہوا ۰ ادھر اکبر نے خان خانان کو حکم دیا کہ دولت خان لودھی اور خواجہ مقیم کو ملک کا انتظام حوالے کر کے ، فوراً دربار شاہی میں پہنچو (٣) چنانچہ خان خانان نے بمع میرزا جانی کے روانہ ہوا ۰ ٢٣ جمادی الثانی ١٠٠١ ھ (١٥٩٣ ء) میں میرزا جانی بیگ اکبری دربار میں پیش ہوا ۰ (٤)۰

---

(١) معصومی ، ص۔ ٢٩٩ ، ترخان نامہ ، ص۔ ٧٩ ۰

(٢) اعجازالحق قدوسی " تاریخ سندھ " ج ۔ ٢ ، ص۔ ٢٠٦ ۰

(٣) تاریخ طاہری ، ص۔ ١٠١ ۰

(٤) ایضاً، ص۔ ١٠٢ ، بیگلار نامہ میں ہے کہ وہ اکبر کی دربار میں ١٠٠٠ ھ (١٥٩٢ ء) میں پہنچے (بیگلارنامہ ، ص۔ ٢٤٢)

اکبر نے اسے خلعت و " پنج ھزاري " منصب اعطا کیا (۱) اور سیوستان اور لاھري بندر کے علاوہ اس کا تمام ملک اسے جاگیر میں دیا (۲) پیر حسام الدین راشدي نے تحفۃ الکرام کي جدید ایڈیشن کے حواشي مین لکھا ھے کہ میرزا شاہ حسن بیگ نے سندہ کو چھہ سرکارون (صوبون) مین تقسیم کیا تھا (۱) سرکار بکھر (۲) سرکار سیوھن (۳) سرکار نصرپور (۴) سرکار چاچکان (بدین) (۵) سرکار ٹھٹھہ (٦) سرکار چاکر ھالا وجون — سب سے پھلے بکھر اکبر کے قبضہ مین آیا تھا ، جب سلطان محمود کو کلتاش نے خود یہ علاقہ اکبر کے حوالے (سن ۹۸۲ھ) مین کیا تھا ۰ اور ٹھٹھہ کي فتح کے بعد ، لاھري بندر اور سیوھن کا علاقہ بھي مغل حکومت مین شامل ھوا ۰ اکبر نے ان دو مؤخر الذکر سرکارون کو باقي رکھہ کر، باقي چارون سرکار میرزا جاني بیگ بطور جاگیر عطا دین (۳)

آخر سن ۱۰۰۹ھ (۱٦۰۰ء) مین سرسام مین مبتلا ھوکر ، برھان پور مین وفات پائي (۴) اکبر کے فرمان کے مطابق اس کي میت ٹھٹھہ لے جاکر مکلي مین دفن کي گئي ۰

میرزا جاني بیگ اگرچہ اپنے باپ میرزا پایندہ بیگ کي ماتحت مین حکومت کرتا تھا ، لیکن اسے مکمل اختیارات حاصل تھے ۰ مگر اپنے والد کي وفات کے بعد صرف ۱۱ دن حکومت کي تھي ۰ اس کے بعد اس کي حیثیت ایک مغل گورنر یا جاگیردار کي سي تھي ۰ وہ ترخان خاندان کا آخري بادشاہ تھا ۰ اس کي وفات کے بعد پورے سندہ پر مغلیہ حکمرانون کي حکومت قائم ھوئي ۰

---

(۱) تاریخ طاھري ، ص۔ ۲۰۲ ۰
(۲) ایضا ، ص۔ ۲۰۲۰
(۳) تحفۃ الکرام (فارسي)، ج۔۳، ص۔ [illegible]
(۴) تاریخ معصومي (فارسي ص۔۳۰۴) مین اس کي وفات کي تاریخ ۱۰۰۸ھ بتائي گئي ھے اور ترخان نامہ مین ۱۰۱۱ھ مذکور ھے (ترخان نامہ ص۔ ۸۳) مگر اس کے مقبرہ کي مغربي دیوار پر جو کتبہ نصب ھے اس مین ۲۷ رجب ۱۰۰۹ تحریر ھے۔

ارغون و ترخان عهد مين علم و ادب :

سنده مين باطنيون کے زور ٹوٹنے کے بعد ، يهان ادوار سابقه کے نسبت علم و ادب مين بهت پيش رفت هوئي ۰ اس دور مين سنده دو حصون مين منقسم تها ۰ ايک حصه کا تخت گاه بکهر تها اور دوسرے حصه کا ٹهٹه تها ۰ بکهر خواه ٹهٹه علمي لحاظ سے " ارض معموره " کهلاتے تهے (١) ۰ ارغون اور ترخان بادشاهون کي علم دوستي اور علم پروري کي وجه سے ترکستان ، ايران اور دوسرے علاقون سے بهت سے بزرگون ، علماء و فضلاء نے سنده مين قيام کيا ۰ ارغونون مين سے شاه بيگ ارغون ، شاه حسن بيگ ارغون اور ترخانون مين سے جاني بيگ اور غازي بيگ اور بکهر کے حاکم محمود کو کلتاش اهل علم تهے ۰ علم و ادب کے شائق اور شاعرانه مذاق رکهتے تهے(٢)۰ خاص طور پر شاه بيگ ارغون بهت بڑا عالم دين تها اور معقولات و منقولات کا ماهر تها ۰ اور کئي کتابون کا مصنف بهي تها ۰ جن مين شرح کافيه ابن حاجب ، جو نحومين ابن حاجب کي کتاب هے ، بهت مشهور هے-ان کي دوسري کتاب تعليقة علي شرح المطالع هے،علم فرائض و ميراث کے بارے مين سيد شريف کي مشهور شرح سراجيه پر بهي شاه بيگ نے تعليقات تحرير کين ۰ اس کے علاوه اور بهي کئي کتب و رسائل پر تعليقات و حواشي قلمبند کئے ۰(٣)

---

(١) جنت السنده " سندهي ادبي بورڈ ، جامشورو ، ١٩٨٥ء ، ص - ٤٣٠
(٢) ايضاً ،
(٣) فقهائے هند ، ج - ٣ ، ص - ٦٤ اور ص - ١٩٠ (اداره ثقافت اسلاميه لاهور ، ١٩٧٦)

چونکہ اس دور مین حکومت کي زبان فارسي تھي ۰ اس لئے اس زبان کو سرکاري سرپرستي مين خاص ترقي هوئي ، علماء ، مورخين اور شعراء سب اسي زبان مين طبع آزمائي کرتے تھے (١)۰ اس دور مين بکھر اور ٹھٹھہ کے علاوہ نصرپور ، سکھر ، بوبک ، کاهان ، تلٹي وغيره علوم و فنون کے مراکز تھے ۰ ديني مدارس مين تفسير ،حديث فقہ کي تعليم دي جاتي تھي ۰ غرضيکہ اس دور مين سندهيون نے علم القران تفسير حديث ، فقہ ، منطق خطاطي ، علم رياضي ، هيئت اور اقليدس مين پهلے سے زياده ترقي کي ۰ اگرچہ يہ دور بهت مختصر دور تھا جو صرف پون صدي پر مشتمل هے ۰ سن ٩٢٧ھ (١٥٢٠ع) سے ١٠٠٠ھ (١٥٩٢ع) کے اس مختصر دور مين ارغون خاندان نے ٩٢٧ھ سے ٩٦٣ھ تک تقريباً ٣٥ برس اور ترخان خاندان نے ٩٦٢ھ سے ١٠٠٠ھ تک تقريباً ٣٨ برس حکومت کي ارغونون کے بعد ، سندھ مين دو حکومتين قائم هوئين-ٹھٹھہ مين ترخان اور بکھر مين محمود کوکلتاش حکومت کرتے تھے ۰ بکھر مين محمود کوکلتاش کي حکومت صرف بيس سال تھي ۰ اس کے بعد بکھر کي حکومت پر مغل بادشاه اکبر نے خود اس کي خواهش پر ، سنده کا کنٹرول سنبھالا اور خان خانان کے تسخير ٹھٹھہ کے بعد پورے سنده مين مغلون کا غلبہ هوگيا ۰

بهرحال اس مختصر عهد مين جو علمي اپج سنده مين نظر آتا هے وه ايک مثال کي حيثيت رکھتا هے ۰ بے شمار علماء و مشاهير کي موجودگي اور ان کي مساعي جميلہ سے سنده علم و ادب کا گهواره بني هوئي تھي ۰ ذيل مين ان علما و مشاهير کا ذکر کيا جاتا هے جو اس وقت علم و ادب کي شمع روشن کئے هوئے تھے ۰

---

(١) رحيمداد مولائي شيدائي " جنت السنده " ، سندهي ادبي بورڈ ، حيدرآباد ، ١٩٨٥ع ، ص- ٢٣٠ ۰

ارغوني دور کے علماء و مشاهیر :

١۔ میر غیاث الدین محمد سبزواري :

" حبیب السیر " کے مصنف میر خوند کے پوتے اور سلطان جنید صفوي کے نواسے تھے (١) ۰ مرزا شاه حسن بیگ کي طرف سے بکھر کي دربار کا ندیم تھا ۰ اس زمانے میں ندیم کا عهده وزارت سے زیاده هوتا تھا ۰(٢)

٢۔ امیر قاسم بیگلار :

مرزا شاه حسن کے عهد میں سمر قند سے سنده آیا ۰ارغوني امراء میں سے تھا ، جس نے اس کو " سلطاني " کا خطاب دیا ۰(٣)اس کا بیٹا ابوالقاسم خان زمان بھي شاه حسن ارغوني اور میرزا عیسٰي کي دربار سے منسلک تھا " بیگلارنامه " اس کي تصنیف هے (٤)۰

٣۔ شاه حسن نکدري :

ارغوني امراء میں سے تھا ۰ بهت بڑا عالم تھا ، فن تاریخ کا ماهر تھا ۰ تاریخ " روضة السلاطین " اس کي تصنیف هے ۰ (٥)

---

(١) میر علي شیر قانع تهتهوي " تحفة الکرام " ، ص۔ ٣٢٠۰
(٢) مولائي شیدائي " جنت السنده " سندهي ادبي بورڈ جامشورو، ١٩٨٥ء ، ص۔ ٤٢١
(٣) معصومي ، ص۔ ٢٨١ ، تحفة الکرام ، ص۔ ٣٢٠ ۰
(٤) مولائي شیدائي " جنت السنده " ، سندهي ادبي بورڈ ، جامشورو ، ١٩٨٥ء ، ص ٤٢١-
(٥) ایضاً ص۔ ٤٢٣-

ج- شاه قطب الدين :

شاه قطب الدين محمد بن محمود بن شاه صيب، خراسان کا بزرگ تھا ، بکھر مین سکونت اختیار کی تھی-نهایت متقی اور ، پرھیزگار بزرگ تھا • ھر جمعه کو وعظ کرتا تھا • شاہ حسن نے ان کو بکھر کا " شیخ الاسلام " مقرر کیا تھا •(١) سن ٩٧٧ھ مین اس نے وفات پائی • (٢)

د - شاه جهانگیر هاشمی :

شاه قطب الدین کی اولاد مین سے تھا • بکھر مین اقامت تھی • بهت بڑا شاعر تھا- اس نے " تحفتہ الاحرار " کے جواب مین " مظهرالاثار " تصنیف کیا (٣)• " دیوان هاشمی " بھی یادگار چھوڑا ھے-(٤) حج کو جاتے ھوئے ، راستے مین بلوچون کے ھاتھون شهید ھوا (٥) •

٦- قاضی شرف الدین :

آپ شیخ مخدوم محمود کی اولاد مین سے ھے • مخدوم بلاول رحہ سے علم حدیث کی تعلیم حاصل کی • بهت بڑے عالم و فقیه تھے-

(١) معصومی ، ص- ١٨٠ ، تحفتہ الکرام ، ص- ٢١٧ ، جنت السنده ، ص٤٢٣

(٢) تحفتہ الکرام ، ص- ٢١٧ •
(٣) جنت السنده ، ص- ٤٢٣ ، تحفتہ الکرام ، ص- ٣١٧ •
(٤) ایضاً
(٥) تحفتہ الکرام ص- ٣١٧ ، جنت السنده، ص- ٤٢٣-

مرزا شاه حسن نے ان کو سیوهن کا قاضي مقرر کیا تها ۰(١) آپ مخدوم راهو کے نام سے معروف تهے ۰(٢)

٧ - قاضي دته سیوستاني :

قاضي دته ، قاضی شرف الدین عرف مخدوم راهو کے فرزند تهے ۰ مخدوم بلاول کے شاگرد اور مرزا شاه حسن کے استاد تهے (٣) بهت بڑے عالم و فقیه تهے ۰ قران کي اکثر تفسیرون کا مطالعه اور ان کے معاني و دقائقه پر عبور تها ۰(٢) سیوهن میں ان کي مشهور درسگاه تهي ۰

٨ - مخدوم رکن الدین صدیقي :

مخدوم رکن الدین عرف متو حضرت ابوبکر صدیقه رض کي اولاد میں سے هین (د)۰ زهد و تقوی میں بهت مشهور تهے ۰ حدیث اور سلوک کے متعلقه تصنیفات کے صاحب هین ۰ جن میں حدیث کے کتاب " شرح اربعین " بهت مشهور هے ۰ سن ٩٤٩ هـ میں ٹهٹهه میں وفات پائي (٦) ۰ ان کا مزار مکلي میں هے ۰(٧)

٩- مخدوم میران بن مولانا یعقوب :

آپ مختلف علوم میں مهارت رکهتے تهے ۰ علوم معقول و منقول

---

(١) جنت السنده ، ص- ٢٢٣ ۰
(١) تحفت الكرام ، ص- ٣٥٣ ۰
(٢) ایضاً ، ص- ٣٥٣، تاریخ تمدن سنده، ص-٣١٣-
(٣) فقهاء هند ، ج - ٣ ، ص- ١٧٥ (ثقافت اسلامي لاهور، ١٩٧٦ ء)
(٥) معصومي ، ص- ٢٢٢
(٦) ایضا ،
(٧) جنت السنده، ص٢٢٣-

کے جامع تھے (١) طویل عرصہ تک درس و تدریس میں مصروف رہے۔ مرزا شاہ حسن والیٔ سندھ نے آپ سے تعلیم حاصل کي ۔ سن ٩٤٩ھ میں ٹھٹھہ میں وفات پائي ۔(٢)

١٠ ۔ سید شکر اللہ شیرازي :

بہت بڑے بزرگ گذرے ہیں ۔ سن ٩٢٧ھ میں قندھار سے ٹھٹھہ تشریف لائے اور ٹھٹھہ کے قاضي مقرر ہوئے (٣) ٹھٹھہ میں آج بھي ان کے نام پر شکر الٰهي محلہ موجود ہے ۔ (٤)

١١ ۔ میرک محمود صاحب پوراني :

آپ زہد و تقوی والے بزرگ تھے۔ میر ابو سعید پوراني کے فرزند تھے ۔ کئي برس سندھ میں " شیخ الاسلام " تھے ۔(٥) کئي علماء نے ان سے کسب فیض کیا ۔ مسلک حنفي میں اپنے وقت کے شیخ اور عالم و فقیہ تھے (٦) علامہ عبدالحي لکھنوي لکھتے ہیں :

" کان من الفقهاء الحنفیہ و علمائهم المشهور ین تحریر في فضل الاحکام وانفراد في عصره بعلم الفتوی (٧)۔

یعنی ۔ آپ فقہاء حنفیہ اور علماء مشہورین میں سے تھے ۔ اور آپ احکام کے فیصلہ کرنے اور فتوی دینے میں اپنے دور میں منفرد حیثیت کے مالک تھے ۔

---

(١) نزھتہ الخواطر ، ج ۔ ٢ ، ص ۔ ٢٧٠ ، فقہائے ہند ، ج ۔ ٢ ، ص ۔ ٢٧٦
(٢) ایضا ایضا
(٣) تحفتہ الکرام ، ص ۔ ٢٨١ ۔
(٤) جنت السندھ ، ص ۔ ٢٢٥ ۔
(٥) معصومي ، ص ۔ ٢٣٩ ۔
(٦) نزھتہ الخواطر ، ج ۔ ٢ ، ص ۔ ٣٣٢ ، فقہاء ہند ، ج ۔ ٣ ، ص ۔ ٢٦٤ ۔
(٧) ایضا ۔

سن ۹۶۲ھ میں وفات پائی (۱) مگر تحفۃ الکرام میں ان کے وفات کا سن ۹۶۲ھ مذکور ھے (۲) صاحب نزھۃ الخواطر نے بھی یہی سن لکھا ھے ۔ " مات اثنتین وستین وتسع مائۃ " (۳) یعنی ان کی وفات ۹۶۲ھ میں ھوئی ۔

۔ ۱۱۔ مخدوم بلاول سمون :

سندہ کے قصبہ " تلتي " میں رھتے تھے ۔ تفسیر و حدیث کے بہت بڑے عالم اور زھد و تقوی والے بزرگ تھے ۔ علامہ عبدالحي لکھنوی لکھتے ھیں :

" وکان غایۃ في الزھد و الورع والا ستقامۃ علي الشریعۃ المطھرہ ولا عتصام بالکتاب والسنۃ "(۴)

مخدوم صاحب نے سن ۹۲۹ھ میں اس دارفاني سے کوچ کیا (۵)

۱۲۔ قاضي عبدالله دربیلوي :

قاضي عبدالله بن قاضي ابراھیم بہت بڑے عالم و فقیہ اور جلیل القدر بزرگ تھے ۔ انھوں نے مخدوم عبدالعزیز الابھري الکاھاني

(۱) معصومي ، ص۔ ۲۳۹ ۔
(۲) تحفۃ الکرام ، ص۔ ۲۹۷ ۔
(۳) نزھۃ الخواطر ، دائرہ المعارف العثمانیہ ، حیدرآباد ، دکن ، ۱۳۷۶ھ۔ ۱۹۵۷ء ، ج ۔ ۴ ، ص۔ ۳۲۳ ۔
(۴) نزھۃ الخواطر ، ج ۔ ۴ ، ص۔ ۵۶ ۔
(۵) معصومي ، ص۔ ۲۴۱ ، مگر نزھۃ الخواطر میں ان کا سن وفات ۹۰۹ھ مذکور ھے (ص۔ ۵۶) ۔

سے نصر و کمال حاصل کیا (١) ۰ ان کا اصل مسکن در بیلہ تھا ۰ بعد میں وہ " باغبان " اور راوت میں بھي مقیم رہے ۰(٢) سن ٩٣٢ھ (٣٨ـ١٥٢٧ ء) میں سندہ سے گجرات تشریف لے گئے ۰ وہان پرمحدث کبیر علي المتقي صاحب کنزالعمال سے ملاقات کي (٣) اور پھـر وہـان سے مدینہ منورہ جاکر مقیم ہوئے اور وہیں وفات پائي (٤)۰ شیخ صالح شیخ ۰رحمت الله اور شیخ حمید ان کے خلفاء میں سے تھے ۰ مئوخرالذکر دونون حضرات قاضي صاحب موصوف کے فرزند تھے ۰(٥)

١٤ـ مولانا مصلح الدین لاري :

بہت بڑے عالم دین اور عربي علوم کے ماہر تھے ۰ فقہائے حنفي میں ان کا بلند مقام تھا ۰ مرزا شاہ حسن کے استاد تھے (٦) تفسیر ، حدیث و فقہ میں کئي کتابون کے مصنف ہیں ۰

سن ٩٦٠ھ میں مکہ مکرمہ چلے گئے ۰ پھر واپس ہند آئے سن ٩٧٩ھ میں وفات پائي ۰(٧)

١٥ـ مولانا یونس سمر قندي سندھي :

مولانا صاحب ، جید عالم تھے ۰ علماء وقت کے استاد اورعلم و عرفان کے صاحب تھے ۰ مرزا حسن ارغوني کے دور میں ماورالنہر سے

---

(١) نزہتہ الخواطر ، ج ـ ٤ ، ص ـ ٢٠٢ ، فقہاء ہند ، ج ـ ٣ ، ص ـ ٢٢٩
(٢) معصومي ، ص ـ ٢٤٤ ایضاً
(٣) نزہتہ الخواطر ، ج ـ ٤ ، ص ـ ٢٠٢ ۰
(٤) فقہاء ہند ، ج ـ ٣ ، ص ـ ٢٢٩ ، معصومي ، ص ـ ٢٤٤
(٥) ایضا ،
(٦) فقہاء ہند ، ج ـ ٣ ، ص ـ ٢٧٠ ، نزہتہ الخواطر ص ـ ٣٥٤
(٧) فقہاء ہند ـ مگر صاحب نزہت الخواطر نے لکھا ہي کہ وہ کبھي واپس نہین ہوئے ـ (ج ـ ٣ ، ص ٣٧٠) ـ

سنده تشريف لائے (۱)۰ خود مرزا صاحب نے ان سے شرح مواقف اور دوسرے علوم مين تعليم حاصل كي تهي (۲)۰ مولانا يونس نے سن ۹۵۱ ھ مين وفات پائي ۰ (۳)

۱۶۔ شيخ عبدالله المتقي (م-۹۸۲ھ)

آپ مولانا سعد الدين سندهي دربيلوي كے فرزند تهے درسي علوم اور تفسير حديث كے علم مين بے نظير تهے ۰ سن ۹۲۷ ھ مين سنده سے گجرات گئے۔ وهان قاضي عبدالله بن قاسي ابراهيم دربيلوي سے ملاقات كي (۲) پهر مدينه طيبه كي طرف هجره كي۔ اس كے بعد هند واپس آئے (۵) بهت سے لوگون نے ان سے كسب علم كيا (۶) سن ۹۸۲ ھ مين مكه مكرمه مين وفات پائي ۰ (۷)

۱۷۔ سيد حيدر سنائي (م-۹۳۷ھ)

سيد حيدر، سن ضلع دادو مين بهت بڑے بزرگ گذرے هين مخدوم بلاول اور " مولانا عمر هليه " سے كسب فيض كيا ۰ سن ۹۳۷ ھ مين وفات پائي ۰ (۸)

---

(۱) فقهاء هند ، ج ۔ ۳ ، ص ۔ ۳۹۴ ۰
(۲) معصومي ، ص ۔ ۲۴۶ ، نزهت الخواطر ج ۔ ۴ ، ص ۔ ۳۹۸ ، فقهاء هند ، ج ۔ ۳ ، ص ۔ ۳۹۴ ۰
(۳) ايضا ايضا ايضا
(۴) نزهت الخواطر ج ۔ ۴ ، ص ۔ ۲۰۶ ، معصومي ص ۔ ۲۴۶ ، فقهاء هند ، ج ۔ ۳ ، ص ۔ ۲۲۴
(۵) ايضا ، نقهاء هند ، ج ۔ ۳ ، ص ۔ ۳۳۵
(۶) ايضا ، ايضا
(۷) ايضا ايضا
(۸) معصومي ، ص ۔ ۲۴۷ ، سنده كے معمر سياستدان جي ۔ ايم سيد ان هي كي اولاد سے هے ۔

١٨ ـ مولانا ابوبكر بن داودٌ پزيد :

ارغوني دور کے بهت بڑے عالم اور اهل الله گذرے هيں. مخدوم نوح رح جيسے بزرگون نے ان سے کسب فيض کيا .(١)

١٩ ـ قاضي قاضن (م-٩٥٨هـ)

ارغون دور کے مشهور عالم اور فقيه تهے- يه قاضي قاضن قاضي ابو سعيد بکهري کے فرزند اور قاضي قاضن کے پوتے تهے . اس خاندان کے پهلے بزرگ جو بکهر تشريف لائے تهے وه قاضي ابوالخير تهے (١) قاضي قاضن ثاني علم و فضل کے اعتبار سے بلند مقام پر تهے . قرآن و تجويد حديث و تفسير ، فقه و تصوف اور دوسرے علوم پر ان کو تبحر حاصل تها (٣) سير و سياحت کے بهت شائق تهے . حرمين شريفين کے علاوه کئي بلاد و امصار کي سياحت کي وهان کے علماء و صلحاء کي صحبت اختيار کي . بعد ازان وه واپس سنده آئے (٢) .

مرزا شاه حسن ارغوني نے اسے بکهر کا قاضي مقرر کيا (٥) . ايک عرصه تک وه اس منصب پر قائم رهے . جب سيد محمد مهدي جونپوري کے معتقد هوئے تو علماء نے ان پر بهت طعن کيا ، اور مرزا شاه حسن نے ان کو قضا کے منصب سے عليحده کرديا (٦) بعض روايات مين

---

(١) معصومي ، ص ـ ٢٤٧ ، جنت السنده ، ص ـ ٤١٧ .

(١) معصومي ، ص ـ ٢٤٣ ، تحفت الکرام ، ص ـ ٣٥٣

(٣) فقهاء هند ، ج ـ ٣ ، ص ـ ٢١٠ ، نزهت الخواطر ، ج ـ ٤ ، ص ـ ٢٦٦

(٤) ايضا

(٥) فقهاء هند ج ـ ٣ ، ٢١٠ ، نزهت الخواطر ص ـ ٢٦٦ ، معصومي ، ص ـ ٢٤٣

(٦) ايضا

آتا هے کہ اس نے کبر سنی کی وجہ سے خود استعیفا دیا تھا (١)
انهون نے ٩٥٨ھ (١٥٥١ - ٥٢ء) مین وفات پائی ٠(٢)٠

ترخان دور کے علماء و مشاهیر :

١- مولانا عالم بکھری :

آپ ظاهری خواہ باطنی علوم والے بزرگ تھے ٠ اس کا فرزند درویش یحیی پرگنہ " ربل " مین جاکر اقامت گزین هوگیا تھا ٠ (٣)

٢- شاہ خیراللہ عرف خیرالدین (م - ١٠٢٧ھ)

آپ سکھر کے بہت بڑے بزرگ گذرے هین ٠ صاحب کشف و کرامات بزرگ تھے ٠ مخدوم نوح رحمہ کے خلفاء مین سے تھے ٠(٤) ٩١١ھ مین بغداد مین پیدا هوئے ٠ ان کا نسب پانچوین پشت پر جاکر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے ملتا هے ٠(٥) سن ٢٧ رمضان ١٠٢٧ھ مین سکھر مین وفات پائی ٠(٦) اس کی کوئی اولاد نہ تھی ٠

(١) فقھائے هند ، ج - ٣ ، ص - ٤١٠ ، نزهۃ الخواطر ، ج - ٤ ، ص - ٢٤٤
(٢) معصومی ، ص - ٢٤٣ ، تحفۃ الکرام ، ص - ٣٥٣ ، فقھائے هند ، ج - ٣ ، ص - ٤١١ ، نزهۃ الخواطر ، ج - ٤ ، ص - ٢٦٦ ٠
(٣) تحفۃ الکرام ، ص - ٣١٩ ٠
(٤) معصومی ، سندھی ادبی بورڈ ، جامشورو ، ص - ٣٢٧ ، (حاشیہ) جنت السندہ ، ص - ٤٢٦ ٠
(٥) معصومی ، ص ٣٢٧ (حاشیہ) ، جنت السندہ ، ص - ٤٢٧ ٠
(٦) ایضاً ، ایضاً ،

۳ـ شيخ مير محمد (۹۹۰ھ)

شيخ موصوف ، مير بايزيد كے فرزند اور ميرك محمود كے بھتيجے تھے٠ جو مير ابو سعيد پوراني كے بيٹے تھے٠(۱)نهايت پرهيزگار اور متقي بزرگ تھے٠ شرع كے پابند اور ديني علوم كے ماهر تھے٠ فقه پر ان كي گهري دسترس تھي " جامع فتاوي پوراني" ان كي تصنيف هے٠(۲) ان كے بھائي شيخ عبدالوهاب نے سن ۹۹۰ھ مين وفات پائي (۳) اتفاقه سے شيخ مير محمد كي وفات بھي اسي سال هوئي٠(۴)

۴ـ قاضي محمود تھٹھوي :

ترخاني دور كے امراء مين سے تھا ٠ مرزا عيسلي ترخان اور مرزا محمد باقي ترخان كا معاصر تھا ٠ " تذكره الاولياء " ان كي تصنيف هے (۵) اس كے علاوه بهت سي تصانيف كے مالك هين ٠ درسي كتب پر ان كے عمده حواشي هين ٠(٦)

۵ ـ مخدوم علي قاري :

صاحب علم و فضل بزرگ تھے۔ ترخاني دور كے ممتازعلماء مين

(۱) معصومي ، ص ـ ۲۳۹ ٠
(۲) تاريخ تمدن سنده ، ص ـ ۲۱۴ ، معصومي ، ص ـ ۲۳۹ ٠
(۳) ايضاً ايضا
(۴) تحفت الكرام ، ص ـ ۵۳۲ ، ص جنت السنده ، ص ـ ۴۲۴ ٠
(۵) ايضاً ايضاً
(٦) مولائي شيدائي ، " جنت السنڌ " ، سندهي ادبي بورڈ ، جامشورو: ۱۹۸۵ء ص ـ ۴۲۳ ٠

تهے ۔ مرزا جاني بيگ ترخان کے دور کے هيں ۔(۱)

٦۔ شيخ طاهر محمد نسياني :

ترخاني دور کے مشهور مورخ اور شاعر تهے ۔ اس نے تهتهه شهر کي تاريخ (فارسي) قلمبند کي جو " تاريخ طاهري " کے نام سے مشهور هے ۔ اس کے علاوه مثنوي " نازو نياز " بهي اس کي يادگار هے ۔ (۱)

۷۔ سيد جلال بن مير جلال الدين حسيني :

ترخاني دور کے امراء ميں سے تها ۔ " ترخان نامه " ان هي کي تصنيف هے ۔(۲)

۸۔ مخدوم نوح رحمه (م۔ ۹۸۲ه)

دسويں صدي هجري کے بهت بڑے بزرگ تهے ۔ عالم با شرع اور سنت کے پابند تهے ۔ قرآن حکيم کے حقائق اور رموز پر پورا درک رکهتے تهے ۔ هالا کے مخدوم نعمت الله صديقي رحمه کے باکمال فرزند تهے، اور هالا کندي ميں مقيم تهے (۴)۔ خانوادۀ صديقي کے اس بزرگ کے هزاروں کي تعداد ميں مريد تهے ۔آپ نے سن ۲۷۔ذي القعد ۹۸۲ ه ميں ۸۲ برس کي عمر ميں رحلت فرمائي ۔(۵) مگر تحفة الکرام

(۱) جنت السنده، ص ۔ ۲۱۳ ۔
(۲) ايضاً، ص ۔ ۳۲۵ ۔
(۳) ايضاً ۔
(۴) نزهت الخواطر، ج ۔ ۲، ص ۔ ۲۸۲ ، فقهائے هند، ج ۔ ۲ ، ص ۔ ۲۸۴ ۔
(۵) جنت السنده، ص ۔ ۳۲۸ ۔

میں ۹۹۸ھ مذکور ہے۔(۱) نزہتہ الخواطر اور فقہائے ہند میں بھی بھی سن مذکور ہے۔(۲)

۹۔ مخدوم جعفر بوبکائی :

مخدوم صاحب، شیخ میران بوبکائی کے فرزند، سیوستان کے ایک شہر " بوبک " میں پیدا ہوئے (۳) اپنے دور کے عالم کبیر اور شیخ کامل تھے۔ بہت بڑے فقیہ اور مجتہد تھے۔ علامہ سید عبدالحی الحسینی لکھنوی لکھتے ہیں :

" کان احد الفقہاء المشہورین فی بلادہ۔" (۴)
یعنی۔ آپ اپنے بلاد میں مشہور فقہاء میں سے ایک تھے۔

آپ کے والد کی بوبک میں بہت بڑی درسگاہ تھی۔ جس میں ہزاروں طلبہ تعلیم حاصل کرتے تھے۔ مشہور محدث شیخ طاہر بن یوسف پاٹنی بھی اسی درسگاہ سے فیضیاب ہوئے تھے (۵)

مخدوم جعفر علوم شریعت کے علاوہ حکمت، فلسفہ، ادب و انشاء، منطق و نجوم میں بھی ماہر تھے۔ آخر عمر میں صرف صیفیا اور تصوف میں منہمک ہوگئے تھے۔(۶) آپ مخدوم نوح صدیقی رح کے ہم عصر تھے۔(۷) آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں، جن کا تفصیلی ذکر آگے آتا ہے۔

---

(۱) تحفتہ الکرام، ص ۔ ۳۸۵۔
(۲) نزہتہ الخواطر، ج ۔ ۴، ص ۔ ۳۸۳، فقہائے ہند، ج ۔ ۳، ۳۸۴۔
(۳) ایضاً ایضاً۔
(۴) ایضاً
(۵) ایضاً ایضاً۔
(۶) ایضاً ایضاً۔
(۷) فقہائے ہند "، ج ۔ ۳، (ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور، ۱۹۷۶ء)، ص ۔ ۱۲۵ ۔ ۱۲۴۔

١٠ - شیخ رحمت الله مدنی سندھی (م - ٩٩٣ھ)

شیخ موصوف ، قاضی عبدالله بن قاضی ابراھیم سندھی کے فرزند تھے ۰ موضع " دربیلہ " مین پیدا ہوئے (١) ابتدائی تعلیم وھین حاصل کی ۰ بعد ازان اپنے والد کے ساتھ گجرات اور پھر حرمین شریفین تشریف لے گئے، جھان پر شیخ علی بن محمدعریف خطیب مدنی اور دیگر ائمہ سے حدیث کی تعلیم حاصل کی (٢) اس کے بعد شیخ عبدالله بن سعد الله سندھی (المتقی) کے ساتھ واپس گجرات آکر مقیم ہوئے (٣) آپ کو حرمین شریفین مین قیام کی وجہ سے مدنی کہا جاتا ہے ۰

شیخ رحمت الله بھت بڑے عالم ، محدث و فقیہ تھے- تقوی اور زھد کے صاحب تھے ۰ آپ نے شیخ علی المتقی صاحب کنزالعمال سے بھی حجاز مین کسب فیض کیا ۰(٤) درس و تدریس کے علاوہ تالیف و تصنیف کا بھی شغل رکھتے تھے- حدیث و فقہ پر کئی کتابون کے مصنف ھین ۰ جن کا تفصیلی ذکر آگے اپنے مقام پر آرھا ھے ۰ سن ٨ محرم ٩٩٤ ھ مین مکہ مکرمہ مین وفات پائی ۰(٥) ایک دوسری روایت مین سن وفات ١١ محرم ٩٩٣ ھ مذکور ھے ۰(٦)

شیخ رحمت کے بھائی شیخ حمید بھی بڑے عالم و فاضل تھے ۰ تفسیر و حدیث مین انھین درک حاصل تھا ۰ آپ میر معصوم

(١) نزھت الخواطر ،ج - ٤ ، فقھائے ھند ، ج - ٣ ، ١٦٦،
(٢) ایضاً ، ایضاً
(٣) ایضاً ، ایضاً
(٤) ایضاً ، ایضاً
(٥) ایضاً ، ایضاً
(٦) ایضاً ، ایضاً

بکھري کے استاد تھے ٠(١) شیخ حمید حرمین شریفین تشریف لے گئے اور مکہ مکرمہ مین سکونت اختیار کرلي ٠ وهان درس حدیث مین مشغول هوگئے (١)

١١ - شیخ طیب سندهي ٹھٹھوي (م- ٩٩٠ھ)

دسوین صدي هجري مین ، سنده کے جید عالم اور مشهور محدث تھے ٠ سنده مین پیدا هوئے اور یهین پرورش پائي ٠(٢) مولانا مفتي یونس سندهي سے علم حاصل کیا اور کافي عرصه ان سے وابسته رهے ٠(٢) بعد مین وه برار جاکر مقیم هوئے ٠ اس کے بعد شیخ طاهر بن یوسف سندهي کي معیت مین برهان پور جاکر سکونت اختیار کي ٠(٥)

ساري زندگي درس و تدریس کرتے رهے ٠ انهون نے برار کے شهر ایلچ پور اور برهان پور مین پچاس برس تک حدیث کي تعلیم دي ٠(٦) بهت سے لوگ ان سے فیضیاب هوئے٠ شیخ عیسيٰ بن قاسم سندهي نے بھي ان سے اصول و کلام کي بعض درسي کتب پڑھین ٠(٧) محدث جمال الدین برهان پوري نے صحیح بخاري شروع سے آخر تک شیخ طیب سے پڑھي ٠(٨) تعلیمي مشاغل کے علاوه ان کا تصنیف و تالیف سے

---

(١) نزهة الخواطر، ج - ٢، ص - ١٧٩ ، فقهائے هند ، ج - ٣، ص - ٢٠٥
(٢) ایضاً ، ایضاً
(٣) ایضاً ، ایضاً
(٢) ایضاً ، ایضاً
(٥) ایضاً ، ایضاً
(٦) محمد اسحاق "علم حدیث مین پاک و هند کا حصه" ، ١٩٧٧ ، ص - ١٥٧
(٧) نزهة الخواطر، ج - ٢ ، ص - ١٦٥ ، فقهائے هند ، ج - ٣ ، ص - ٢٠٥
(٨) " علم حدیث مین پاک و هند کا حصه" ، ص - ١٥٧ ٠

بھي شعر تھا ۰ رسالہ غوثیہ کي شرح اور مشکواہ پر حاشیہ ان کي اہم تصنیفات ھین ۰(١) سن ٩٩٠ ھ مین وفات پائي ۰(٢)

١١- شیخ قاسم بن یوسف سندھي (م-٩٨٠ھ)

آپ سندہ مین پیدا ھوئے اور وھین تعلیم پائي ۰(٣) سن ٩٥٠ ھ مین آپ گجرات گئے (٢) بھت بڑے عالم حدیث و فقیھہ تھے-درس و تدریس کرتے تھے۰ بے شمار لوگون نے ان سے علم حاصل کیا ۰ جن مین عیسٰي بن قاسم بھي شامل تھے۰ (٥) بعض کتابین تصنیف کین تھین مگر ان کے بارے مین کچھہ زیادہ معلوم نھین ھوسکا (٦) سن ٩٨٠ ھ مین وفات پائي ۰(٧)

١٢- شیخ مبارک سندھي (م-٩٧٨ھ)

شیخ مبارک بن ابوالمبارک پاتري سندھي ، سندہ کے ایک مقام موضع " پاتر " (پات) مین پیدا ھوئے اور وھین نشو ونما پائي(٨) شیخ عباس بن حطان سندھي سے نقہ ، اصول کلام اور علوم عربیہ مین

---

(١) نزھتہ الخواطر، ج - ٢ ، ص- ١٦٥ ، فقھائے ھند ، ج - ٣ ، ص- ٢٠٥
(٢) ایضاً ، ایضاً
(٣) ایضاً ، ایضاً
(٤) ایضاً ، ایضاً
(٥) ایضاً ، ایضاً
(٦) ایضاً ، ایضاً
(٧) ایضاً ، ایضاً
(٨) ایضاً ، ایضاً

مھارت حاصل کي ۰(۱) اس کے بعد احمد آباد گئے ۰ وھان عرصہ تک ناصرالملک کي مسجد مین تدریس کرتے رھے ۰(۲) پھر برھان پور گئے جھان قصبہ " جوپڑہ " کے منصب قضاء پر متعین ھوئے ۰ اس کے بعد عرصہ تک ایلچ پور مین مسند تدریس پر فائز ھوئے ۰ پھر گجرات گئے ، جھان پر شیخ لشکر محمد عارف سے کسب فیض کیا ۰ وھان سے دوبارہ برھان پور گئے ۰(۳) اپنے وقت کے بڑے عالم و فاضل ، عابد و زاھد بزرگ تھے ۰ آپ نے ۹۷۸ ھ مین جمعہ کے دن رحلت کی ۰(۴)

۱۲- قاضي ابو سعيد بکھري :

قاضي صاحب موصوف ، قاضي زين الدين بکھري سندھي کے فرزند تھے ۰ حنفي مسلک کے فقھاء مین سے تھے ۰ اپنے وقت کے شیخ اور خاص بزرگ تھے ۰ علم تفسیر ، علم حدیث ، علم الفقہ ، اصول فقہ اور علوم عربیہ کے ماھر تھے ۰(۵)

" تذکرہ علمائے ھند " مین مذکور ھے ۰" قاضي ابو سعيد بکھري ولد قاضي زين الدين بفنون فضیلت و حضور فرحت از ممتازان روزگار بود ۰ "(۶)

یعني : قاضی ابوسعید بکھری ولد قاضی زین الدین اس وقت کے صاحب علم و فضیلت لوگوں میں ممتاز تھے ـ

اس کے علاوہ علماء و مشاھیر کي ایک بڑي تعداد بکھر کي دربار سے بھي منسلک تھي ۰ جن مین سے بعض کا ذکر کیا جاتا ھے-

(۱) نزھۃ الخواطر ، ص - ۲۸۰ ، فقھائے ھند ، ص - ۲۱۴ ، برھان پور کے سندھي اولیاء ص-۲۰۲-
(۲) ایضاً ایضاً ایضاً
(۳) ایضاً ایضاً
(۴) ایضاً ایضاً
(۵) ایضا ایضا
(۶) تذکرہ علماء ھند ص - ۱۶۱

۱- سید صفائی الترمذی (م- ۹۹۱ھ)

بکھر کے بہت بڑے عالم اور فقیہہ تھے۔ شیخ الاسلام شاہ قطب الدین کی وفات کے بعد، سلطان محمود کوکلتاش نے سید صاحب کو بکھر کا شیخ الاسلام مقرر کیا۔(۱) تاریخ معصومی کے مصنف میر محمد معصوم بکھری آپ کے صاحبزادہ تھے۔(۲) انہوں نے سن ۹۹۱ھ میں وفات پائی۔(۳)

۲- میر ابوالمکارم بن میر غیاث الدین :

میر صاحب پہلے مرزا شاہ حسن بیگ کا ندیم تھا، بعد میں سلطان محمود کی دربار سے منسلک ہوئے۔ جس نے اس کو شاہ اسماعیل صفوی کی دربار میں سفیر بنا کر بھیجا۔ جس نے اس کو سلطانی کا لقب دیا تھا۔(۴) فاضل و بلیغ شاعر تھا۔ اس کا تخلص شہود تھا۔ مثنوی مرکار (سلیمان و بلقیس) کا مصنف ہے۔(۵)

۳- مولانا یار محمد عرف یاری :

مولانا یار محمد یاری اصل میں ہرات کے تھے۔ نہایت خوش طبع اور بلاغت میں کامل تھے۔(۶) سلطان محمود کوکلتاش نے اس کو

(۱) معصومی، ص- ۲۸۰، تحفت الکرام، ص- ۳۱۸، فقہائے ہند، ص- ۲۰۳
(۲) نزہت الخواطر، ص- ۱۵۹، فقائے ہند، ص- ۲۰۳، جنت السندھ، ص- ۲۱۱
(۳) ایضاً، تحفت الکرام ص- ۳۱۸، تاریخ تمدن سندھ ۲۱۹
(۴) معصومی، ص- ۱۸۲۔
(۵) جنت السندھ، ص- ۲۲۱
(۶) معصومی، ص- ۲۸۳۔

همایون کي دربار مین سفیر بناکر بھیجا تھا ۰ (۱)

۲- شاہ قطب الدین ہروي :

بہت بڑے عالم و فقیہہ تھے- سلطان محمود خان کے دور مین کافي عرصہ تک " شیخ الاسلام " کے عہدیے پر فائز رہے ۰(۲)

د - قاضي داؤد (م- ۹۸۱ھ)

قاضي صاحب فتح پور کے رہنے والے تھے ، جو سیوي کے نواح مین ہے ۰(۳) نہایت پاکیزہ صفات کے مالک اور کامل درویش تھے- شیخ عصر اور عالم و فقیہہ تھے ۰(۴) سلطان محمود کے عہد مین بکھر مستقل ہوگئے تھے ۰ اور بکھر کے عہدہ قضاء پر فائز ہوئے- ماہ شوال ۹۸۱ھ (۱۵۷۲ء) مین انھون نے بکھر مین رحلت کي ۰(۵) مآثر رحیمي مین ہے کہ ان کو مجبوس کر کے زہر دیا گیا تھا جس سے ان کي موت واقع ہوگئي ۰(٦)

٦- میر محمود پوراني (م-۹۷۷ھ)

میر صاحب بہت بڑے زاہد اور متقي بزرگ تھے ۰ ہرمزکي

(۱) معصومي ، ص- ۲۸۳ ۰
(۲) ایضاً
(۳) نزہت الخواطر ، ج - ۴ ، ص- ۱۰۹
(۴) فقہائے ہند ، ج - ۳ ، ص- ۱۷۵
(۵) معصومي ، ص- ۲۸۲ ۰
(٦) ماثر رحیمي ، ج - ۲ ، ص- ۳۳٦ ، نزہت الخواطر ، ج - ۴ ، ص- ۱۰۹

راه سے پهلے ٹهٹهہ آئے • جهان پر شیخ بایزید پورانی کی لڑکی سے شادی کی • بعد ازان بکھر تشریف لائے، جهان پر انهون نے ٩٧٧ هـ (١٥٦٩ء) مین انتقال کیا •(١)

٧ - مخدوم قاضی عثمان دربیلوی (ف - ١٠٠٢ هـ)

مخدوم عثمان عالم با عمل تھے • علوم منقول اور متداول مین ان کو عبور تھا • همیشه درس و تدریس مین مشغول رهتے تھے(٢) طلبه و فضلاء کی بڑی تعداد نے ان سے کسب فیض کیا • مخدوم صاحب نے ١٠٠١ هـ (١٥٩٢ - ١٥٩٣ء) مین رحلت فرمائی •(٣)

٨ - مخدوم عباس هنگورجه :

یه بزرگ اصل مین پاتر کے تھے• بعد مین انهون نے هنگورجه مین قیام کیا • علم تفسیر حدیث اور فقه پر ان کو عبور حاصل تھا •(٤)

ارغون و ترخان عهد مین دینی ادب :

ارغون اور ترخان دور حکومت مین ، سنده مین اسلامی علوم مین بهت سی کتابین لکھی گئین • تفسیر ، حدیث ، فقه فتاوی[١]

(١) معصومی ، ص - ٢٨٢ ، تاریخ تمدن سنده ، ص - ٢١٩ •
(٢) ایضاً ایضاً
(٣) ایضاً ایضاً
(٤) تاریخ تمدن سنده ، ص - ٢٢٠ •

اور تصوف غرضیکہ تمام موضوعات پر عمدہ تصانیف اس دور میں کافی تعداد میں ملتی ھیں ۰ ذیل میں اس کا تفصیل بیان کیا جاتا ھے ۰

تفسیر :

اس دور میں تفسیر کے سلسلے میں پانچ کتابوں کے نام ملتے ھیں ۰

۱۔ شرح (فارسی) تفسیر بیضاوی (مصلح الدین لاری)

یہ علامہ مصلح الدین لاری کی تصنیف ھے۰(۱) جو تفسیر بیضاوی کی شرح ھے اور یہ فارسی زبان میں ھے ۰ اس سلسلے میں اور کوئی معلومات حاصل نہیں ھو سکی ۰

۲۔ تفسیر سورۃ القدر :

یہ بھی مولانا لاری صاحب کی تصنیف ھے ۰(۲) کتاب عربی زبان میں ھے ۰ اس سے زیادہ معلومات نہیں ملتی ۰

---

(۱) معصومی ، ص۔ ۲۲۶ ، تاریخ تمدن سندھ ، ص۔ ۴۱۶ ، فہرست مخلوطات پنجاب یونیورسٹی ، ج ۔ ۱ ، ص۔ ۶۸ ، اعجاز الحقہ قدوسی : تاریخ سندھ ، ج ۔ ۲ ، ص۔ ۲۔۱۰۳ ۰

(۲) ھدیتہ العارفین ، ج ۔ ۲ ، ص۔۲۵۱ ، فہرست مخطوطات پنجاب یونیورسٹی ، لائبریری ، لاھور ، ص۔ ۶۸۔

۱- ترجمہ قرآن (فارسي) (مخدوم نوح هالائي) :

قرآن حکیم کا یہ ترجمہ فارسي زبان مین هے ، جو مخدوم نوح رح نے کیا هے ۰ مخدوم نوح ، ترخان دور مین هالا کے بهت بڑے بزرگ تهے ۰ قرآن حکیم کا ، برصغیر پاک و هند مین ، یہ سب سے پہلا فارسي ترجمہ هے ۰ قرآن کے اس فارسي ترجمے کا قلمي نسخہ اس وقت هالا مین موجود هے ۰ (۱)

مخدوم غلام حیدر هالائي کے کتب خانہ مین جو نسخہ هے ، اس کے آخر مین لکھا هے ۰ " ترجمۃ القرآن یوم الخمیس هن شهر صفر ۱۰۱۲ هـ ختمہ الله تعالی و ختم کتابہ [الترجمۃ] بالخیر و الظفر نی تاریخ الف و ثلاث عشر سید الفقیر بهاءالدین المحرر حروف الترجمت بفضل الله الملک المنان ۰" (۲)

دوسري جگہ فارسي مین لکھا هوا هے ۰" تحریر ترجمہ درسال ثلاث عشر و الف بوده بدست فقیر بهاءالدین گوڈے باعث این تحریر سید سادات طالب وصول رب العالمین سیدمیان ابوبکر لکیاري است سلمہ الله تعالی ۰" (۳)

اس ترجمے پر سید ابوبکر مذکور کے فرزند اور اس کے پوتے کي مهرین ثبت هین ۰ ترجمہ فارسي زبان مین شنگرف کي روشنائي سے لکھا هوا هے ۰ اور قرآن کے الفاظ موٹے قلم سے کالے رنگ کي روشنائي سے لکھے هوئے هین۔کهین کهین حاشیہ بهي هے ۰

---

(۱) ڈاکٹر محمد جمن ٹالپر " سنده جا اسلامي درسگاه " ، حیدرآباد ، جون ۱۹۸۲ ع ، ص - ۱۶۲ ۰

(۲) مولانا دین محمد وفائي " تذکره مشاهیر سنده " ، سندهي ادبي بورڈ ، جامشورو ، ۱۹۸۵ ، ج - ۲ ، ص - ۱۲ ۰

(۳) ایضاً

جس پر مولانا بہاءالدین دلقہ پوش کے دستخط ثبت ھین۔ سندھی ادبی بورڈ نے اسے چھپا یا ھے، جو ۱۲۶۰ صفحات پر مشتمل ھے۔

۲- تفسیر مجمع البحار (شیخ طاھر بن یوسف)

یہ تفسیر شیخ طاھر بن یوسف سندھی پاٹائی رح کی ھے (۱) آپ بہت بڑے عالم، حدیث و فقہ کے امام تھے۔ اصل مین سندھ کے قصبہ پاٹ (پاٹری) کے ھین۔(۲) جو آپ کے بزرگون نے ھی آباد کیا تھا۔ رسمی اور مروجہ علوم کچھ تو اپنے والد سے اور کچھ مخدوم میران اور مخدوم جعفر بوبکائی سے حاصل کئے۔(۳) بعد ازان شیخ شھاب الدین سے امام غزالی رح منھاج العابدین پڑھی۔(۴) سن ۹۵۰ھ مین گجرات گئے اور ایلچ پور مین سید محمد غوث گوالیاری سے کسب فیض کیا۔(۵) اس کے بعد آپ برھان پور تشریف لے گئے جھان درس و تدریس مین مشغول ھوگئے۔ اس کے علاوہ تالیف و تصنیف سے بھی شغل رکھا اور بہت سی کتابین تصنیف کین۔

تفسیر مجمع البحار طاھری، امام قشیری کی کتاب "اللطائف" کی طرز پر ھے اور وہ صوفیاء کے نکات و اشارات پر حاوی ھے۔(۶)

---

(۱) محمد اسحاق بھٹی: "فقھاء ھند، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاھور ۱۹۷۷ء، ج-۲، حصہ ۱، ص-۱۹۸، مولانا دین محمد وفائی "تذکرہ مشاھیر سندھ" سندھی ادبی بورڈ، جامشورو، ۱۹۸۵، ج-۱، ص-۱۰۲، سید محمد مطیع اللہ راشد "برھان پور کے سندھی اولیاء" ص-۷۔

(۲) برھان پور کے سندھی اولیاء، ص-۱، فقھائے ھند، ج-۲، حصہ اص۱۹۸

(۳) تذکرہ مشاھیر سندھ"، جلد ۱، ص-۱۰۲۔

(۴) تذکرہ مشاھیر سندھ، برھان پور کے سندھی اولیا، ص-۱، فقھائے ھند ص۱۹۸

(۵) ایضا ایضا ایضا

(۶) مولانا دین محمد وفائی "تذکرہ مشاھیر سندھ"، ج-۱، ص-۱۰۲

جب يہ كتاب تيار هوئي اور اس وقت كے مشهور عارف بزرگ شيخ لشكر محمد عارف شطاري كي نظر سے گذري. تو آپ نے فرمايہ كہ اس رنگين كتاب كا مصنف اپني نيكيون كے بدلے كا اندازہ قيامت كے دن هي كر سكتا هے ۰ باقي اس دنيا مين حسنات كي كيفيت كا بيان كرنا محال هے ۰(١)

خانديس (دكن) كے فرمانروا علي عادل شاه (٢). نے جب اس كتاب كي شهرت سني تو مولانا حسن شيرازي جو حكمت اور عقلي علوم مين بے نظير عالم تهے اور اپنے وزير خاص جلال خان كو جو رسمي علوم كا عالم تها ، دونون كو شيخ طاهر كے پاس بهيج كر درخواست كي كہ اس كتاب كے ديباچہ مين اس كي حكومت كا ذكر كيا جائے تو ميرے لئے موجب سعادت هوگا ۰ شيخ طاهر نے اس كو قبول كرتے هوئے پهلے ديباچہ كے ساتهہ دوسرا ديباچہ بهي لكها جس مين بادشاه وقت كا ذكر شامل هے ۰ يهي وجہ هے كہ اس كتاب كے دو خطبے يا دو ديباچے، دو نمونون مين آئے هين ۰(٣)

كتاب فقهائے هند اور نزهت الخواطر مين اسے تفسير "مجمع البحرين " كے نام سے لكها هے ۰(٤)

علامہ عبدالحي لكهنوي اس تفسير كے بارے مين لكهتے هين

" مجمع البحرين في تفسير القران الكريم علي شرب الصوفيہ وذوقهم۰(٥)

---

(١) تذكره مشاهير سنده، ج - ١ ، ص - ١٠٤ ، برهان پور كے سندهي اولياء ،ص٨

(١) اصل مين اس بادشاه كا نام راجہ علي خان هے جو ٩٨٤ هـ مين عادل شاه كے لقب سے خانديش كے دارالسلطنت برهان پور مين تخت نشين هوا اور اسي عرفيت سے مشهور هوا۰ بيجا پور كا بادشاه علي عادل شاه تها اور وه فاروقي نہ تها ۰(برهان پور كے سندهي اولياء، ص - ٨)

(٣) برهان پور كے سندهي اولياء ص - ٨ ، تذكره مشاهير سنده ،ج - ١ ، ص - ١٠٤

(٤) نزهت الخواطر ، ج - ٥ ، ص - ١٨٦ ، فقهائے هند ،ج - ٤ حصہ اول ، ص - ١٩٨ ۰

(٥) ايضاً ۰

یعني - مجمع البحرین ، قران کریم کي تفسیر هے ، جو صوفیاء کے ذوقه اور مشرب پر لکهي گئي هے ۔

اس سلسلے مین فقهائے هند کے مصنف محمد اسحاقه بهتي نے لکها هے کہ تفسیر مجمع البحرین خالص متصوفانہ اسلوب کي حامل هے ۔ اس مین امام غزالي رح اور دیگر کتب تصوف کثرت سے حوالے دیئے گئے هین ۔(۱)

تفسیر مجمع البحار عربي زبان مین لکهي گئي تهي-ذیل مین اس کي ایک آیت کے تفسیر کا اردو ترجمہ دیا جاتا هے ، جس سے اس کے نهج اور اسلوب کا بخوبي پتہ چلتا هے ۔

قران کي آیت کہ في قلوبهم مرض ۔۔۔ الخ " (ان منافقین کے دلون مین بیماري هے) ، کي تفسیر کرتے هوئے لکهتے هین کہ " مرض دو قسم کا هوتا هے ۔ ایک حقیقي اور ایک مجازي ، حقیقي مرض کا مطلب یہ هے کہ جب وہ جسم کو لاحقه هوتا هے تو اس کو اعتدال و توازن کے دائرے سے باهر نکال دیتا هے اور مریض کے افعال و حرکات مین خلل انداز هوتا هے ۔ مرض مجازي اس کیفیت سے تعبیر هے جو اعراض نفساني کو پیش آتي اور ان کے کمال مین خلل ڈالتي هے مثلاً جهالت ، سوئے عقیدہ ، کج فهمي اور ترغیب معصیت وغیرہ ۔ یہ تمام مجازي امراض هین ، اس لئے کہ یہ چیزین یا تو انسان کے حد فضائل تک پهنچنے مین مانع هوتي هے یا پهر اس کو حقیقي اور ابدي حیات کے زائل هونے کي طرف کهینچ لے جاتي هے اور قران کي اس آیت مین بهي مجازي معني مراد هین ۔ کیونکہ منافقین کے هاتهون سے مدینہ منورہ کي جو سیادت نکل گئي تهي ، وہ هر وقت اس غم مین مبتلا رهتے تهے اور یہ گویا ان کے دلون مین ایک مرض تها ۔ پهر آئے دن آنحضرت صلي الله علیه وسلم کے اثر رسوخ کا جو دائرہ وسیع هو رها تها اور

---

(۱) فقهائے هند ، ج ـ ۲ ، حصہ اول ، ص ـ ۲۰۰ ، (ادارہ ثقافت اسلامیہ ، لاهور ، ۱۹۷۲ع)

آپ کي عزت و شان بڑھ رهي تھي ۰ اس سے وہ حسد کرتے تھے اور ان کے دل اس صورتحال سے سخت الم و تکلیف محسوس کرتے تھے، یون سمجھئے کہ ان کے مرض یا الم کو الله تعالی نے اور زیادہ کردیا جیسے جیسے رسول الله صلي الله علیه وسلم کے احکام پھیلتے جاتے تھے اور آپ کي عزت و شان مین اضافہ هوتا جاتا تھا، اسي نسبت سے حضور ص سے اور آپ کے صحابہ کرام رض سے منافقین کي عداوت اور دشمني بڑھتي جاتي تھي۰

اس سے آگے تفسیر رحماني کے حوالے سے آپ لکھتے هین کہ "في قلوبهم مرض" کا مطلب یہ هے کہ (في قلوبهم مرض) هو تفریطهم في قوه الحکمت و افراطهم في الشهوت ۰(نزهت الخواطر ج ـ ۵ ، ص ـ ۱۸٦) منافقین کے دلون مین قوت حکمیہ کي کمي اور قوت شهوانیہ کي کثرت هے ۰(۱)

اس سے بالکل واضح هوتا هے کہ یہ قران حکیم کي صوفیانہ تفسیر هے ۰ علامہ عبدالحي لکھنوي نے " تفسیر مجمع البحرین" کے اس حصہ کي تفسیر کي مکمل عبارت دي هے ، جو نزهت الخواطر ج ـ ۵ ، کے صفحہ ۱۸٦ سے صفحہ ۱۸۹ تک درج هے ۰ یهان اس تفسیر کي عبارت کا نمونہ ، جو " ترجمہ گلزارِ ابرار" سے منقول هے، شامل کي جاتي هے ۰

۲ـ مختصر تفسیر المدارک (شیخ طاهر بن یوسف)

یہ تفسیر بھي علامہ طاهر بن یوسف سندھي کي هے جو تفسیر مدارک کا اختصار هے ۰ علامہ طاهر نے یہ تفسیر اپنے دو بیٹون

(۱) فقهائے هند ، ج ـ ۲ ، حصہ اول ، ص ـ ۱۹۹ ۰ (ادارہ ثقافت اسلامیہ لاهور ، ۱۹)
(۲) ایضاً ، ص ـ ۲۰۰ ، نزهت الخواطر ، ج ـ ۵ ، ص ـ ۱۸٦)

عبدالله اور رحمت الله کے لئے لکھي تھي ۰(۱)

علامہ محمد غوثي نے لکھا ھے کہ یہ کتاب اپنے دونون فرزندون عبدالله اور رحمت الله کے واسطے مختصر کي تھي اوراس کا آغاز اس طرح کیا ھے :" قال ابو عبدالله طاھر بن یوسف رحمہ الله (۲)

د۔ حاشیہ تفسیر بیضاوي (مولانا حکیم عثمان بوبکاني)

مشہور تفسیر بیضاوي پر یہ حاشیہ مولانا حکیم عثمان سندھي بوبکائي نے تحریر کیا ھے ۰ علامہ موصوف شیخ عیسیٰ بن ابراھیم صدیقي بوبکائي کے فرزند ھین ۰ سندہ کے مشہور شہر بوبک (ضلع دادو) مین پیدا ھوئے اور وھین تربیت پائي ۰(۳) آپ گجرات گئے وھان پر قاضي محمود العوربي اور علامہ وجیہ الدین العلوي گجراتي سے فقہ ، اصول اور عربي علوم کي تعلیم حاصل کي ۰ منطقہ اور حکمت مین شیخ حسین البغدادي سے استفادہ کیا ۰(۴)

پھر سن ۹۸۰ ھ مین برھان پور تشریف لے گئے ۰ جھان پر ان کو درس و تدریس اور افتاء پر مامور کیا گیا ۰ آپ نے ۲۷ برس درس و تدریس اور افتاء کے فرائض انجام دیئے ۰(۵) سن ۱۰۰۸ ھ (شعبان) مین چورون کے ھاتھون بمع اھل و عیال کے ۱۷ ۔ افراد کے شھید کر دیئے گئے ۰(٦)

---

(۱) فقھائے ھند ج ۔ ۲ ، حصہ اول ، ص ۔ ۱۹۹ ۰ نزھتہ الخواطر ، ص ۔ ۱۸٦ ۰
(۲) تذکرہ مشاھیر سندہ ، ج ۔ ۱ ، ص ۔ ۱۰۵ ، برھان پور کے سندھي اولیاء ص ۔ ۹ ۰
(۳) نزھتہ الخواطر ، ج ۔ ۵ ، ص ۔ ۲۷۰ ، فقھائے ھند ، ج ۔ ۴ ، حصہ ۲ ، ص ۲۴۷
(۴) ایضاً ایضاً
(۵) ایضاً ایضاً
(٦) ایضاً تذکرہ مشاھیر سندہ ج ۔ ۱ ، ص ۔ ۵۸

علامہ موصوف بهت سے کتابون کے مصنف تهے ۰ تفسیر کے سلسلے مین ان کي تصنیف ، تفسیر بیضاوي پر حاشیہ هے جو عربي زبان مین هے ۰

حدیث :

ارغون و ترخان دور مین حدیث کي سولہ (١٦) کتابین ملتي هین جن کي تفصیل اس طرح هے ۰

١- شرح اربعین (مخدوم رکن الدین متو)

حدیث کي کتاب " اربعین " کي شرح ، مخدوم رکن الدین صدیقي عرف مخدوم متو کي تصنیف هے (١) جو عربي مین هے ۰ علامہ عبدالحي حسني رح اس سلسلے مین لکهتے هین : " ولهٗ مصنفات منها شرح الاربعین ۰ " (٢)

یعني - اس کي کثي تصنیفات هین ، جن مین سے ایک اربعین کي شرح هے ۰

٢- شرح الاربعین (مولانا مصلح الدین لاري)

مولانا مصلح الدین لاري کي یہ تصنیف ، امام نووي رح کي حدیث کي مشهور کتاب " الاربعین " کي شرح هے ۰ (٣)

(١) نزهت الخواطر ، ج - ٥ ، ص ١٤٧ - تذکره مشاهیر سنده ، ج - ١ ، ص - ٥٨ ، معصومي ص - ٢٤٣ ، جنت السنده ، ص - ٤٢٤ ۰

(٢) نزهت الخواطر ، دائره المعارف العثمانیہ ، حیدرآباد دکن ، سن ١٣٧٦ هـ ج ٢ ص ١٣٦

(٣) فهرست مخطوطات ، پنجاب یونیورسٹي لاهور ، ج - ١ ، ص - ٦٨ ۰

حاجي خليفہ نے کشف الظنون مین " اربعین " کي شروح کا تذکرہ کرتے ہوئے ، مولانا لاري کي اس شرح کو سب سے بلند قرار دیا ہے ۰ وہ لکھتے ہین :

" وهو افضل مادو نوا في بيا نها و الحقه انه بالنسبته اليه سائر الشروح كالا بدان الخاليته عن الروح "۰(۱)

یعنی - جس قدر اس کی شرحیں لکھی گئی ہیں - ان میں سب سے بہتر ہے - اور حقیقت یہ ہے کہ دوسری شرح کے ساتھ اس کی نسبت اسی طرح کی ہے جیسے بغیر روح کے بدن -

مولانا لاري نے لغت ، نحو اور علم العقائد مین اپني مہارت کا کھل کر مظاہرہ کیا ہے ۰ جس سے اس تصنیف مین علمي و فکري گہرائي پیدا ہو گئي ہے ۰ مثلاً حدیث جبرئیل کے تحت ، "تومن بالقدر خیرہ و شرہ " کي شرح کرتے ہوئے سب سے پہلے فقرے کا مفہوم واضح کیا ہے ، اس کا بعد لفظ " قدر " کي مختصر لغوي تشریح پیش کي ہے اور ازان بعد " قدر " سے متعلقہ مفصل اعتقادي بحث کردي ہے ، جس مین جمہورامت ، قدریہ اور معتزلہ سب کے خیالات و معتقدات درج کئے ہین اور اس ضمن مین مقتدر ائمہ کے اقوال بھي نقل کئے ہین ۰ (۲)

مولانا لاري نے اس تصنیف کا انتساب علي پاشا کے نام کیا ہے جو غالباً حلب کا وزیر تھا ۰"(۳) اس کتاب کا قلمي نسخہ (مخطوطہ) پنجاب یونیورسٹي کي لائبریري مین موجود ہے ، جو مکمل اور سلیم الخط ہے ۰ اس مخصوطہ کا نمبر شمارہ ۲۲ ہے ۰ یہ مخطوطہ خط نسخ مین ۱۰۳ اوراقہ پر مشتمل ہے ۰ ہر ورقہ مین ۲۱ سطور ہین ۰ تقطیع ۲۱-۵ ہے - کا تب کا نام اور کتابت کي تاریخ معلوم نہین ۰(۴) اس مخطوط کا

---

(۱) کشف الظنون ، ج - ۱ ، ص - ٦٠ ۰

(۲) فہرست مخصوطات ، پنجاب یونیورسٹي ، لائبریري ، ج - ۱ ، ص - ٦٩ ۰

(۳) ایضاً

(۴) ایضاً

آغاز ان الفاظ مین کیا گیا هے " احسن حدیث نطقه بوالناطقون بالحقه المبین ۰(۱)

۲- شرح شمائل نبوي ۔ (مولانا مصلح الدین لاري)

حدیث کي یه تصنیف مولانا مصلح الدین لاري (متوفي ۹۷۸ھ) کي هے ۰(۲) علامه عبدالحي الحسني رح ، نزهته الخواطر مین لکھتےهین " وله شرح بسیط علي شمائل الترمذي ۰" (۳)

یعني -ان کي شمائل ترمذي کي مفصل شرح هے۰ شمائل نبوي کي یه شرح عربي زبان مین هے ۰ مخدوم امیر احمد نے لکھا هے که اس کتاب کے بارے مین زیاده معلومات نهین مل سکي ۰(۴)

۳- حاشیه مشکواه المصابیح :

یه شیخ عبدالله بن سعد الله المتقي سندهي متوفي (۹۸۴ھ) کي تصنیف هے ۰(۵) صاحب نزهته الخواطر نے شیخ عبدالله المتقي کي اس تصنیف کا کوئي ذکر نهین کیا هے ۰ اور نه هي فقهائے هند مین اس کا کوئي تذکره ملتا هے ۰ البته ڈاکٹر محمد اسحاقه صاحب نے اپنے پي-ایچ -ڈي کے مقاله " علم حدیث مین پاک و هند کا حصه "(۶)

---

(۱) فهرست مخطوطات ، پنجاب یونیورسٹي ،لائبریري ،ج - ۱ ، ص - ۶۹ ۰

(۲) معصومي ص ۲۲۶ ، نزهته الخواطر ، ص ۳۵۴ ، فقهائے هند ، ص - ۳۷۰ ، جنت ا" تاریخ تمدن سنده " ص - ۴۱۶ ، فهرست مخطوطات ، ص - ۶۸

(۳) نزهته الخواطر ، ص - ۳۵۴

(۴) معصومي (حاشیه) ص - ۲۴۶ ۰

(۵) نزهته الخواطر ، ص - ۲۰۵ ،علم حدیث مین پاک و هند کا حصه ص ۲۷۸ ، تاریخ تمدن سنده ، ص - ۱۷ - ۴۱۶ ۰

(۶) یه کتاب ڈاکٹر محمد اسحاقه سابقه پروفیسر عربي اسلامیات ڈھاکه یونیورسٹي

(بقیه حاشیه اگلے صفحه پر)

مین اس کا ذکر کیا ہے ۔ انھون نے لکھا ہے کہ " عبدالله المتقي نے مشکواہ المصابیح ، بہت تفصیلي حواشي کے ساتھ مرتب کي ان کا مقصد حنفي مسلک کي برتري کو ثابت کرنا تھا ۔(١) یہ کتاب عربي زبان مین ہے ۔

٢۔ شرح شمائل النبي ص : شیخ عبداللہ انصاری

یہ حدیث کي کتاب شمائل الترمذي کي شرح ہے جو شیخ عبدالله انصاري سلطان پوري سندھي کي تصنیف ہے ۔(٢) اور عربي زبان مین ہے ۔

۵۔ تلخیص تنزیہ الشریعۃ عن الاحادیث الموضوعۃ (شیخ رحمت اللہ)

حدیث کے موضوع پر اس کتاب کے مصنف شیخ رحمت الله سندھي مدني (متوفي ٩٩٣ھ) ہین ۔ اصل مین شیخ رحمت الله کے

کي تصنیف "Contribution of India to the Study of Hadith Literature" (مقالہ برائے پي ایچ ۔ڈي) کا اردو ترجمہ ہے۔ یہ کتاب سن ١٩٤٦ء مین لاہور سے شایع ہوئي تھي ۔ ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور نے اس کا اردو ترجمہ سن ١٩٧٧ء مین شایع کیا ، مترجم کا نام شاہد حسین رزاقي ہے ۔

(١) علم حدیث مین پاک و ہند کا حصہ ، ص۔ ٢٧٨ ، مطبوعہ ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور ، سن ١٩٧٧ ،

(٢) فقہائے ہند ،ج ۔ ٣ ، ص۔ ١٢٨ ، علم الحدیث مین پاک و ہند کا حصہ ، ص۔ ١٥٨ ، نزہتہ الخواطر ، مطبوعہ دائرہ المعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن ، ١٣٧٦ھ ۔ ١٩٥٧ء ، ج ۔ ۵ ، ص۔ ٢٠٦ ۔

استاد شيخ علي بن محمد خطيب كي تصنيف كا نام " تنزيه الشريعه عن الاحاديث الموضوعه " هے . شيخ رحمت الله نے اپنے استاد كي اس كتاب كي تلخيص كي هے .(۱)

اس سلسلے مين صاحب نزهت الخواطر نے لكها هے : " وله تلخيص تنزيه الشريعة عن الاحاديث الموضوعة " لشيخه علي بن محمد الخطيب ."(۲)

يعني - آپ كي ايک كتاب هے جو شيخ علي بن محمد الخطيب كي " تنزيه الشريعة عن الاحاديث الموضوعة " كي تلخيص هے .

يه كتاب عربي زبان مين لكها گئي تهي اور آجكل يه ناپيد هے . چنانچه ڈاكٹر محمد اسحاق صاحب لكهتے هين كه " موضوعات پر انهون نے كتاب لكهي تهي جو اب موجود نهين هے (۳)

۶- تعليقات علي مشكواه المصابيح (شيخ طيب سندهي)

يه شيخ طيب سندهي ٹٹوي كي تصنيف هے(۴) ، صاحب نزهت الخواطر نے شيخ طيب ٹٹوي كے حالات بيان كرتے هوئے لكها هے : " له شرح علي الرسالة العوسيه و تعليقات علي مشكواه المصابيح (۵) يه كتاب عربي زبان مين لكهي گئي تهي .

---

(۱) نزهت الخواطر ج - ۲ ، ص - ۱۱۳ ، نقهائے هند ، ج - ۳ ، ص - ۱۷۸ ، علم الحديث مين پاک و هند كا حصه ، ص - ۲۷۸ .

(۲) نزهت الخواطر ، ج - ۲ ، ص - ۱۱۳ .

(۳) علم الحديث مين پاک و هند كا حصه ، مطبوعه اداره ثقافت اسلاميه لاهور ، سن ۱۹۷۷ء ، ص - ۲۷۸ .

(۴) نزهت الخواطر ، ج - ۴ ، ص - ۱۶۵ ، تذكره مشاهير سنده ، ج - ۱ ، ص - ۲۹ نقهائے هند ج - ۳ ، ص - ۲۰۵ ، برهان پور كے سندهي اولياء ، ص - ۱۹۰ علم حديث مين پاک و هند كا حصه ص - ۱۵۸ .

(۵) نزهت الخواطر ج۴، ص - ۱۶۵ .

٧- اختصار شرح صحيح البخاري (شيخ طاهر بن يوسف)

مشهور محدث علامه طاهر بن يوسف سندهي كي يه معركته الاراء تصنيف، صحيح بخاري كي شرح قسطلاني كا اختصار هے جو ١١ جلدون پر مشتمل هے۔(١)

ڈاكٹر محمد اسحاق صاحب لكهتے هين كه يه صحيح بخاري كي شرح هے جو قسطلاني كي ارشاد الساري نے مشرح البخاري پر مبني هے ۔(٢)

يه تصنيف عربي زبان مين هے-علامه غوثي لكهتے هين كه اس سے بڑي كوئي شرح بخاري پر نهين هے۔ بڑے بڑے باره دفتر دو لاكهه بيت مين مختصر كئے هين۔(٣)

٨ - تلخيص اسماء الرجال صحيح البخاري (شيخ طاهر بن يوسف)

يه بهي علامه طاهر سندهي كي تصنيف هے-جس مين كرماني كي شرح اسماء الرجال البخاري" كا خلاصه ديا گيا هے۔(۴)اس سلسلے مين علامه عبدالحيي لكهنوي لكهتے هين :" و منها تلخيص شرح اسماء الرجال البخاري للكرماني ۔(۵)

يعني - اور ان مين سے ايک كتاب شرح اسماء الرجال البخاري الكرماني كي تلخيص هے ۔

---

(١) تذكره مشاهير سنده، ج - ١ ، ص - ١٠۵ ، برهان پور كے سندهي اولياء ص- ٨
(٢) علم حديث مين پاک و هند كا حصه ص- ١٦٠
(٣) برهان پور كے سندهي اوليا ، ص- ٨
(۴) علم حديث مين پاک و هند كا حصه ص- ١٦٠ ، فقهائے هند ، ص- ٩٩- ١٩٨ تذكره مشاهير سنده ، ص- ١٠۵ ، نزهته الخواطر ج-۵ ص- ١٨٧ ، برهان پور كے سندهي اوليا ، ص- ٩
(۵) نزهته الخواطر ، ص- ١٨٦ ،(جلد ۵) -

مولانا دين محمد وفائي مرحوم نے لکھا ھے کہ " اسامي رجال صحيح بخاري ، يہ بھي بخاري کا گويا کرماني کي " خيرجاري" کے نمونہ پر شرح ھے ۰(۱) يہ کتاب بھي عربي زبان مين ھے ۰

۹۔ ملتقط جمع الجوامع لسيوطي (علامہ طاھر بن يوسف)

علامہ طاھر بن يوسف سندھي کي تصنيف ھے (۲) يہ علامہ حافظ جلال الدين السيوطي رح کي کتاب " جمع الجوامع " کا انتخاب ھے ۰(۳)

علامہ عبدالحي نے اس کتاب کا ذکر نزھتہ الخواطر مين نھين کيا ھے ۰ البتہ اپني دوسري کتاب " معارف العوارف " مين باب مصنفات اھل الھند في الحديث " کے تحت کيا ھے ۰(۴)

يہ کتاب عربي زبان مين ھے ۰

۱۰۔ منتخب مواھب الدنيہ (علامہ طاھر بن يوسف)

يہ بھي علامہ طاھر سندھي کي تصنيف ھے ۰(۵) حافظ علام ابن حجر عسقلاني رح کي کتاب " مواھب اللدنيہ " کا انتخاب ھے ۰(۶)

(۱) تذکرہ مشاھير سندہ ، ج ۔ ۱ ، ص ۔ ۱۰۵ ۰
(۲) ا تذکرہ مشاھير سندہ ، ص ۔ ۱۰۵ ، علم حديث مين پاک و ھند کا حصہ ، ص ۔ ۱۵۹
فقھائے ھند ص ۔ ۱۹۹ ، برھان پور کے سندھي اولياء ، ص ۔ ۸ ۰
(۳) علم حديث مين پاک و ھند کا حصہ ، ص ۔ ۱۶۰
(۴) معارف العوارف ، ص ۔ ۱۲۳ ، تاليف عبدالحي الحسني ، دمشق ، ۱۹۵۸ ،
(۵) فقھائے ھند ، ج ۔ ۲ ، ص ۔ ۱۹۸ (حصہ اول) (ادارہ ثقافت اسلاميہ ، لاھور ، ۱۹۷۴)
(۶) ايضاً ۰

صاحب نزهة الخواطر نے اس کتاب کا کوئی ذکر نہیں کیا ہے یہ کتاب عربی میں ہے ۔

۱۱ ۔ مختصر قوت القلوب للمکي (علامہ طاہر بن یوسف)

یہ علامہ طاہر ہی کی تصنیف ہے ۔(۱) جو حقیقت میں شیخ ابو طالب مکي کی کتاب " قوت القلوب " کا اختصار ہے ۔(۲) ، اورعربی زبان میں ہے ۔

علامہ عبدالحی الحسنی نے اس کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے " و منھا مختصر قوت القلوب للمکي ۔"(۳)

یعنی ۔ اور ان میں سے ایک کتاب قوت القلوب للمکي کا اختصار ہے ۔

۱۲ ۔ ریاض الصالحین (علامہ طاہر بن یوسف)

علامہ طاہر سندھی کی یہ تصنیف تین روضات ۔ پر مشتمل ہے ۔ پہلا روضہ مستند احادیث کا انتخاب ہے اور دوسرا تصوف پر مقالات اور تیسرا ممتاز صوفیاء کے ملفوظات پر مشتمل ہے ۔(۴)

علامہ عبدالحي الحسني ، نزهة الخواطر میں لکھتے ہیں :

" ھو یشتمل علي ثلاث روضات ، الاولي في الاحادیث الصحیحہ والثانیہ

---

(۱) فقہائے ہند ، ج ۔ ۲ ، ص ۔ ۱۹۸ ، نزهة الخواطر ، ج ۔ ۵ ، ص ۔ ۱۸۶

(۲) ایضاً

(۳) ایضاً

(۴) علم حدیث میں پاک و ہند کا حصہ ، ص ۔ ۱۶۱ ، تذکرہ مشاہیر سندھ ج ۔ ۱ ، ص ۔ ۱۰ ، فقہائے ہند ، ج ۔ ۲ ، حصہ اول ، ص ۔ ۱۹۹ ، برہان پور کے سندھی اولیاء ص ۔ ۹ ، نزهة الخواطر ، ج ۔ ۵ ، ص ۔ ۱۸۷ ۔

في مقالات الصوفية نحوالشيخ عبدالقادرالجيلاني و حجت الاسلام الغزالي و ابي طالب المكي صاحب قوت القلوب و الشيخ شهاب الدين السهروردي و الشيخ زين الدين الحوافي و الشيخ علي بن حسام الدين المتقي وغير هم و الثالثة في ملفوظات اهل التوحيد كا الشيخ محي الدين ابن عربي و الشيخ عين القضاء الهمداني والشيخ صدرالدين القونوي وغير هم ." (١)

يعني - يه تين روضات پر مشتمل هے، پهلا صحيح (مستند) احاديث کے بارے مين هے اور دوسرا صوفياء کرام کے مقالات پر مشتمل هے . مثلاً ، شيخ عبدالقادر جيلاني رح ، حجت اسلام امام غزالي رح اور ابي طالب مکي (جو " قوت القلوب " کے مصنف هين) شيخ شهاب الدين سهروردي ، شيخ زين الدين الحوافي اور شيخ علي بن حسام الدين متقي وغير هم اور تيسرا اهل توحيد کي ملفوظات پر مشتمل هے مثلاً ، شيخ محي الدين ابن عربي ، شيخ عين القضاء همداني اور شيخ صدرالدين قونوي وغير هم .

١٣- عجالت الطالبين :

يه مخدوم محمد جعفر بن مخدوم ميران بوبکائي کي تصنيف هے (٢). يه فن حديث مين ايک رساله هے جس مين کجهه موضوع احاديث کي نشاندهي کي گئي هے (٣) يه کتاب عربي زبان مين هے ، اس رساله

(١) نزهت الخواصر، ج - ٥ ، ص - ١٨٧

(٢) مخدوم محمد جعفر بوبکائي " متانت في مرمت الخزانت "مرتب مولانا غلام مصطفى قاسمي، سندهي ادبي بورڈ ، جامشورو، سن ١٩٦٣ ، ص - ٣٢ (مقدمه) ، فهرست مخصوصات پنجاب يونيورسٽي ، لاهور ج ١ ص - ١٨٩ ، تاريخ مظهر شاهجهاني ، سندهي ادبي بورڈ ، جامشورو، سن ١٩٦٢ ، ص - ٦٥ (حاشيه)

(٣) فهرست مخصوصات پنجاب يونيورسٽي ، لاهور ، سن ١٩٧٥ ، ج - ١ ، ص - ١٨٩

سے متعدد اقتباسات کے علاوہ اس کی مفصل فہرست مضامین بھی مقدمہ نگارنے درج کردی ہے۔ اور اس کا خطی نسخہ ابراهیم یاسینی کے کتب خانہ (بوبک) میں بتایا ہے۔(۱)

یہ رسالہ سندھ کے مشہور عالم دین مولانا علامہ مصطفی قاسمی مدظلہ العالی کے ذاتی کتب خانہ میں موجود ہے۔ یہ رسالہ علامہ محمد ابراهیم یاسینی اور مخدوم احمد علی ، مؤلف کے اولاد کے کتب خانوں میں بوبک میں موجود ہیں۔(۲)

۱۲۔الصادقۃ المنصفۃ المحقۃ بالدلائل التی هی بالتقدیم احری واحقۃ :

یہ بھی علامہ مخدوم جعفر بوبکائی کی تصنیف ہے۔(۳) یہ علم حدیث کے موضوع پر ہے اور اس میں روایات کی صحت اور ضعف کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب عربی زبان میں ہے اور یہ (رسالہ) ۱۲۱۹ ھ کا نقل کیا ہوا ، جامعہ سندھ کے کتبخانہ میں موجود ہے۔

اس رسالہ کا آغاز اس طرح ہے : " سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا ، ولا دین لنا الا ما ارسلت الینا ولک الحمد۔(۴)

اور اس کا خاتمہ مندرجہ ذیل الفاظ پر کیا ہے : " والحمد للہ علی جمیع نعماتہ ، کلوشادہ و تعلیمہ ، والهامہ الحقہ الحقیقۃ وان ید خلنا بمنہ و فضلہ فی الشهداء والصدیقین و کل اولئک احسن توفیقاً۔(۵)

---

(۱) فهرست مخصوصات پنجاب یونیورسٹی لاهور، ج ـ ۱ ، ص ـ ۱۸۹ ۔
(۲) العتائق فی مرمت الخزائن (مقدمہ) ، ص ـ ۱۱ ۔
(۳) ایضاً
فهرست مخصوصات پنجاب یونیورسٹی ، ص ـ ۱۸۸ ،
فقهائے هند ، ج ـ ۳ ، ص ـ ۱۴۲
(۴) العتائق فی مرمت الخزائن (مقدمہ) ، ص ـ ۱۲ ۔
(۵) ایضاً ۔

مخدوم عبداللطیف ٹھٹھوي ابن مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوي نے اپني کتاب " ذب ذبابات الدراسات " مين ، اس رسالے کي بعض روايات سے دليل ليا ہے ۔

١٥- منهاج العمال (مخدوم محمد جعفر بوبکائي)

حديث کے سلسلے مين يہ کتاب بھي مخدوم جعفر بوبکائي کي تصنيف ہے (١) مشهور محدث علي المتقي الهندي برهانپوري کي کتاب " کنزالعمال " کا انتخاب ہے ۔(٢)

١٦- غاية التوضيح للجامع الصحيح (مولانا عثمان صديقي)

يہ مولانا عثمان بن عيسى بن ابراهيم صديقي حنفي السندي کي تصنيف ہے ۔(٣) يہ حقيقت مين صحيح بخاري کي شرح ہے اور عربي زبان مين ہے ۔ علامہ عبدالحي الحسني لکھنوي لکھتے ہين : " لہ شرح على صحيح البخاري ۔"(٤)

علامہ موصوف نے معارف العوارف مين شروح بخاري کے عنوان سے اس کتاب (شرح) کا نام " غاية التوضيح " لکھا ہے ۔(٥)

---

(١) فهرست مخطوطات ، پنجاب يونيورسٹي ، لاہور ، ص- ١٩٠ ، تاريخ مظهر شاهجهاني ، ص- ٦٥ (حاشيہ)
(٢) ايضاً
(٣) نزهة الخواطر ، ص- ٢٠٨ ، علم حديث مين پاک و هند کا حصہ ص ١٦٢
(٤) ايضاً
(٥) معارف العوارف ، ص- ١٥٠ ، تاليف عبدالحي الحسني ، دمشق ١٣٧٧ هـ - ١٩٥٨ ء ۔

اس کتاب کے دیباچہ مین مصنف نے لکھا ھے کہ یہ کتاب کرماني ، عسقلاني اور قسطلاني کي شرحون اور سید عبدالاول حسیني کي ایک شرح " فیض الباري " کے حصہ اول سے ماخوذ ھے۔ اس کتاب کا مقدمہ نو (٩) فصلون پر مشتمل ھے، جن مین علم حدیث، امام بخاري اور محدثین وغیرہ کے بارے مین معلومات فراھم کي گئي ھین یہ شرح متن کے حواشي پر مشتمل ھے۔ متن کے فقرون کا صرف پہلا لفظ لکھہ کر " قولہ " سے آغاز کیا ھے۔(١)

یہ کتاب " غایت التوضیح للجامع الصحیح " کتب خانہ انڈیا آفیس اور کتب خانہ آصفیہ مین (جلد ١ ، نمبر ٢٢٠) موجود ھے۔(٢)

٢۔ فقہ :

ارغون و ترخان دور مین فقہ کے موضوع پر مندرجہ ذیل کتاب کے نام ملتے ھین ۔

١۔ شرح خلاصہ کیداني (مخدوم رکن الدین متو)

شرح کیداني ، مخدوم رکن الدین صدیقي عرف مخدوم متو کي تصنیف ھے (٣) جو عربي زبان مین ھے ، اور فقہ کي کتاب ھے۔(٤) اس سلسلے مین علامہ عبدالحي الحسني رح نزھۃ الخواطر مین لکھتے

(١) علم حدیث مین پاک و ھند کا حصہ ، ص۔ ١٦٢ ، (مطبوعہ ادارہ ثقافت اسلامیہ لاھور ، ١٩٧٧ع)
(٢) ایضاً
(٣) معصومي ، ص ٢٤٣ ، فقہائے ھند ، ج ۔ ٣ ، ص ۔ ١٨٠ ، نزھۃ الخواطر ، ج ۔ ٢ ، ص ۔ ١١٦ ۔ تذکرہ مشاھیر سندھ ، ج ۔ ٣ ، ص ۔ ٢٧ ، جنت السندھ ص ۔ ٤٢٢ ، تاریخ تمدن سندھ ، ص ۔ ٤١٢ ،
(٤) تذکرہ مشاھیر سندھ ، ج ۔ ٣ ، ص ۔ ٢٧ ۔

هین :" وله مصنفات منها شرح الاربعین و منها شرح علی خلاصة الکیدانی و رسائل اخری لم اقف علی اسماءها ."(١)

یعنی : آپ کی بہت سی تصنیفات ہیں۔ جن میں سے شرح اربعین۔ اور شرح علی خلاصة الکیدانی (بہت مشہور) ہیں۔ اور ان کے علاوہ دوسرے رسائل بھی ہیں۔ جن کے ناموں سے میں واقف نہ ہوسکا۔

١۔ جمع المناسک و نفع المناسک (شیخ عبداللہ المتقی)

یہ شیخ عبدالله المتقي السندھي کي تصنیف ھے۔(١)عربي زبان کي یہ کتاب فقہ کے موضوع پر ھے ، جو آپ نے ٩٥٠ ھ مین تصنیف کي ۔(٣)

علامہ عبدالحي الحسني لکھنوي لکھتے ھین :" و میـن مصنفاتہ جمع المناسک و نفع المناسک صنفہ سنة خمسین و تسع مائة ."(٢)

یعني۔ ان کي تصنیفات مین سے جمع المناسک و نفع المناسک ھے جو انھون نے سن ٩٥٠ ھ تصنیف کي .

٢۔ کشف الغمہ (شیخ عبداللہ انصاری)

یہ شیخ عبدالله انصاري سلطان پوري السندھي کي تصنیف ھے (٥) یہ غالباً اصول فقہ کي کتاب ھے اور عربي زبان مین ھے .

---

(١) نزھة الخواطر ، ج ۔ ٤ ، ص ۔ ١١٦ .
(١) نزھة الخواطر ، ج ۔ ٤ ، ص ۔ ٢٠٦ ، فقھائے ھند ، ج ۔ ٣ ، ص ۔ ٢٣٥ .
(٣) ایضا ایضا
(٤) ایضا
(٥) نزھة الخواطر ، ج ۔ ٤ ، ص ۔ ٢٠٨ ، فقھائے ھند ، ج ۔ ٣ ، ص ۔ ٢٣٨ ، (مطبوعہ ادارہ ثقافت اسلامیہ لاھور ، سن ١٩٧٦ ء)

نزھت الخواطر مین اس کا تذکرہ اس طرح مذکور ھے :
" وللشیخ عبداللہ مصنفات عدیدہ منھا ، کشف الغمہ و منھاج الدین و عصمت الانبیاء ، و شرح العقیدہ الحافظیہ و رسالت تفضیل العقل علی العلم ولہ غیر ذالک من الرسائل ."(۱)

یعنی شیخ عبداللہ کی متعدد تصنیفات ھین جن مین سے کشف الغمہ ، منھاج الدین ، عصمت الانبیاء ، عقیدہ حافظیہ کی شرح ، رسالہ تفضیل العقل علی العلم (مشہور) ھین ، اس کے علاوہ بھی آپ کے کئی رسائل ھین .

۲- جمع المناسک و نفع المناسک (شیخ رحمت اللہ مدنیؒ)

یہ شیخ رحمت اللہ مدنی سندھی کی تالیف ھے (۱) جو احکام حج کے متعلقہ ھے . شیخ رحمت اللہ نے احکام حج کے موضوع پر تین رسائل تالیف کئے تھے . جن مین سے یہ پھلی کتاب ھے یہ اپنے موضوع پر مفصل اور جامع تالیف ھے اور حج کے تمام احکام و وسائل پر ایک محیط کتاب ھے . اگرچہ مؤلف (شیخ رحمت اللہ سندھی المدنی) حنفی فقیہ تھے۔ مگر متعدد مقامات پر انھون نے دیگر ائمہ فقہ کے مذاھب کا بھی ذکر کیا ھے . اس کتاب کی جامعیت کا اندازہ اس کے حسب ذیل ابواب سے ھوسکتا ھے .

(۱) نزھت الخواطر، ج ۔ ۴ ، ص ۔ ۲۰۸
(۲) نزھت الخواطر، ج ۔ ۴ ، ص ۔ ۲۰۸ ، فقھائے ھند ،ج ۔ ۳ ، ص ۔ ۱۷۸ (مطبوعہ ادارہ ثقافت اسلامیہ ، لاھور ، ۱۹۷۶) ، ڈاکٹر زبیر احمد " عربی ادبیات مین برصغیر پاک و ھند کا حصہ " ، ادارہ ثقافت اسلامیہ لاھور ، ۱۹۷۲ء ، ص ۔ ۳۰۰

باب آداب مريد الحج ، باب شرائط فريضة الحج ، باب فرائض الحج وارکانه وواجباته و سننه و غير ذالک ، باب انواع الاطوافة واسمائها واحکامها ، باب السعي بين الصفا والمروة ، باب خروج الحاج من مکة الي عرفة ولا حرام منها وما يتعلقه بذالک ، باب الوقوف بعرفة واحکامه ، باب المزدلفة ، باب طواف الزياره ، باب رمي الجمار واحکامه ، باب تمتع ۰ يه اس کتاب کے نصف اول کے ابواب کي تفصيل هے ۰(١)

اس کتاب کے متعلقه ، بانکي پور کے فاضل فهرست نگار نے خيال ظاهر کيا هے که بانکي پور کے نسخه کے سوا ، اس کا دوسرا کوئي نسخه کهين موجود نهين هے ۰(٢) مگر " معجم المطبوعات" مين بتايا گيا هے که يه کتاب (جمع المناسک) سن ١٢٨٩ هـ مين آستانه سے چهپي تهي ۰(٣) تاهم بروکلمن کے بيان سے معلوم هوتا هے که کتاب کي نقه تلخيص طبع هوئي تهي ۰(٤)

اس کتاب کا ايک قلمي نسخه ، پنجاب يونيورسٹي لائبريري مين موجود هے ۰ جس کا نمبر شماره ٥٢ هے ۰(٥) خط نسخ مين يه کتاب ٢٠٧ صفحات پر مشتمل هے اور ٢٥ سطور هر صفحه مين هين ۰ تقطيع ٢٠ × ١٩ س م هے ۰ کاتب کا نام محمد امين لکها هے اور اس کتاب کي کتابت کي تاريخ ٩٧٢ هـ مذکور هے ۰(٦)

کتاب کا آغاز اس طرح کيا هے :" الحمد لله الذي هدانا الي الاسلام و کلفنا با شرائع والاحکام ۰ ۰ (٧) چونکه مصنف کے وفات

(١) فهرست مخطوطات ، پنجاب يونيورسٹي لائبريري ، پنجاب ، ١٩٧٥ء ، ٧٥ ص - ١٤١ ،

(٢) بانکي پور ، ص - ٢٥ - ٢٦ ۰

(٣) سرکيس " معجم المطبوعات " قاهره ، ١٩٢٨ء ، ص - ٩٣٠ ۰

(٤) براکلمن ، ت ٢ ، ص - ٥٢٢ ۰

(٥) فهرست مخطوطات ، پنجاب يونيورسٹي لاهور ، ج - ١ ، ص - ١٦٩

(٦) ايضا (٧) ايضا

۹۹۰ھ میں ہوئی ہے اس لئے اس کتاب کی مصنف کی زمانہ حیات میں ہوئی ہوگی ۰

فقہائے ہند کے مصنف نے لکھا ہے کہ اس کتاب کے قلمی نسخے قاہرہ اور ترکی کے کتب خانہ سلیمانیہ میں موجود ہیں ۰(۱)

یہ کتاب برصغیر ہند و پاک کے فقہی ادب میں ایک ممتاز مقام کی حامل ہے ۰

۵ - لباب المناسک و عباب المسالک (شیخ رحمت اللہ مدنی)

حج کے احکام کے موضوع پر یہ شیخ رحمت اللہ کی دوسری تالیف ہے جو عربی زبان میں ہے - اصل میں مؤلف نے خود اپنی کتاب " جمع المناسک " سے تلخیص کی ہے (۱) معجم المطبوعات اور الاعلام زرکلی " کے بیان کے مطابق یہ تلخیص طبع ہو چکی ہے ۰(۳)

کتاب کا آغاز ان الفاظ سے کیا گیا ہے " الحمد لله اکمل الحمد علی ما هدانا الاسلام ۰" (۴)

مشہور عالم ملا علی قاری الهروی ؒ نے ۱۰۱۲ھ میں اس کتاب کی " المسلک المقسط فی المسلک المتوسط ۰" کے نام سے شرح لکھی ۰(۵) جو ۱۳۰۳ھ میں قاہرہ میں طبع ہوئی تھی ۰ اس کا خطی

---

(۱) فقہائے ہند ، ج - ۳ ، ص - ۱۷۸ ، مطبوعہ ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور (۱۹۷۶ء)
(۲) بانکی پور ، ۱۹ (۲) ۲۵ ، ۲۶ ۰
(۳) معجم المطبوعات ، ۹۲۰ ، الاعلام الزرکلی ، ۳ : ۴۴ ۰
(۴) فہرست مخطوطات ، پنجاب یونیورسٹی ، ج - ۱ ، ص - ۱۴۲ ، نزہتہ الخواطر ج - ۴ ، ص - ۱۱۲ ، فقہائے ہند ج - ۳ ، ص - ۱۷۸ ۰
(۵) ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً

اور مطبوعہ نسخہ بانکي پور لائبريري مين موجود هے۰(١) اس کے علاوہ اس کا ايک قلمي نسخہ حيدرآباد دکن کے کتب خانہ آصفيہ مين موجود هے ۰(٢)

مولانا دين محمد وفائي مرحوم لکھتے هين کہ شيخ رحمت الله نے مناسک حج پر تين رسائل تحرير کئے ۰ ان مين سے "مناسک المتوسط " نامي رسالہ کي شرح شيخ علي قاري رح مکي نے لکھي جو بار بار مصر اور مکہ شريف سے چھپي هے ۰(٣) ملا علي قاري رح اس شرح کے شروع مين لکھتے هين ۰" لما رايت لباب المناسک مختصراً لنفع المناسک العالم علامہ والفاضل الفهامۃ المرشد السالکين و مفيد الناسکين الشيخ رحمت الله السندي رحمۃ الله الابدی فمنح ببالى ان اشرحہ ۰(٤)

يعني ۔ جب مين نے بهت بڑے عالم ، علامہ سمجھدارفاضل سالکين کے مرشد ، عبادت گذارون کو فائدہ پهنچانے والے شيخ رحمت الله سندهي کي کتاب " لباب المناسک مختصرًا لنفع المناسک"ديکهي تو دل مين آيا کہ مين اس کي شرح لکھون ۰

اس سے يہ نتيجہ نکلتا هے کہ " لباب المناسک و عباب المسالک " اور " مناسک المتوسط " ايک هي کتاب کے نام هين مگر صاحب فقهائے هند نے دونون کتابون کا الگ الگ ذکر کيا هے ۰(٥) ڈاکٹر زبير احمد نے بھي دونون کتابون کا الگ الگ ذکر کيا هے ۰(٦)

---

(١) بانکي پور ، ١٩ (٢) : ٤٧ ۰
(٢) فقهائے هند ، ج ۔ ٣ ، ص ۔ ١٧٨ ۰
(٣) مولانا دين محمد وفائي " تذکرہ مشاهير سندھ " سندهي ادبي بورڈ ، جامشورو ، سن ١٩٨٥ ، ج ۔ ١ ، ص ۔ ٨٣ ۰
(٤) ايضاً
(٥) فقهائے هند ، ج ۔ ٣ ، ص ۔ ٧٨ ۰
(٦) عربي ادبيات مين برعظيم پاک و هند کا حصہ " ، ص ۔ ٣٠٠

٦ـ مناسک الصغیر (شیخ رحمت اللہ)

احکام حج کے سلسلے میں شیخ رحمت اللہ سندھی کی تیسری تالیف " مناسک الصغیر " ہے ۰(۱) جو عربی زبان میں ہے۔ ملا علی قاری رح نے اس کی بھی شرح لکھی جو " ہدایۃ السالک فی نہایۃ المسالک " کے نام سے مشہور ہے ۰(۲) اس رسالہ کا آغاز اس طرح ہے ۰

" الحمد للہ الذی جعل الکعبۃ البیت الحرام قبلۃ للناس من العباد ۰۰۰ (۳)

اس شرح کا نسخہ قلمی بانکی پور (پٹنہ) میں موجود ہے ۰(۴) حاجی خلیفہ چلپی اور براکلمن نے بھی اس شرح کا ذکر کیا ہے ۰(۵)

صاحب نزہۃ الخواطر اس سلسلے میں لکھتے ہیں : " ولہ منسک الصغیر شرحہ علی المذکور سنۃ (۱۰۱۰ ھ) و سماہ ہدایۃ السالک فی نہایۃ المسالک " ذکرہ چلپی فی کشف الظنون ۰ (٦)

یعنی ۔ ان کی (شیخ رحمت اللہ) کی ایک کتاب مناسک الصغیر ہے ۰ جس کی شرح ۱۰۱۰ ھ میں ہوئی اور اس کا نام " ہدایۃ السالک فی نہایۃ المسالک " رکھا ہے ۰ اس کا ذکر چلپی نے کشف الظنون میں کیا ہے ۰

---

(۱) نزہۃ الخواطر ، ج ـ ۴ ، ص ـ ۱۱۳ ، فقہائے ہند ، ج ـ ۳ ، ص ۱۷۸ فہرست مخطوطات پنجاب یونیورسٹی ، لاہور ، ج ـ ۱ ، ص ـ ۱۷۳۰
(۲) فقہائے ہند ، ج ـ ۳ ، ص ـ ۱۷۸ ، فہرست مخطوطات ، ص ـ ۱۷۳ ۰
(۳) بانکی پور ، ۱۹ (۱) : ۴۷ ۰
(۴) کشف الظنون ، ۱۸۳۱ ، براکلمن ، ت ۲ : ۴۱۵ ۰
(۵) فہرست مخطوطات ، ج ـ ۱ ، ص ـ ۱۷۳ ۰
(٦) نزہۃ الخواطر ج ـ ۴ ، ص ـ ۱۱۳

اس رسالہ (مناسک الصغیر) کا قلمی نسخہ برلن لائبریری میں بھی موجود ہے۔(١)

٧ - المناسک الاوسط (شیخ رحمت اللہ)

یہ بھی شیخ رحمت اللہ سندھی کی تصنیف ہے(٢) یہ غالباً وہی کتاب ہے جو " لباب المناسک فی عباب المسالک" کے نام سے مشہور ہے اور جس کی شرح ملا علی قاری رح نے "المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط" کے نام سے لکھی ہے، جس کا ذکر پہلے تفصیلاً کیا جا چکا ہے۔ اس کتاب " مناسک الاوسط " کا قلمی نسخہ پشاور یونیورسٹی میں موجود ہے۔(٣)

٨ - رسالۃ فی اقتداء بالشافعیہ والخلاف بذالک (شیخ رحمت)

شیخ رحمت اللہ سندھی نے یہ تصنیف شافعی حضرات کی اقتداء کے مسئلہ پر لکھی تھی۔ علامہ زرکلی نے "الاعلام" میں اس کا نام صرف " غایۃ التحقیقۃ " لکھا ہے(٤) " ھدایۃ العارفین" میں اس کتاب کا نام " غایۃ التحقیقۃ و نھایۃ التدقیقۃ فی الاقتداء بالشافعیہ " ہے۔(٥) مگر براکلمن نے اس کا پورا نام " رسالۃ فی اقتداء بالشافعیہ والخلاف بذالک " لکھا ہے (٦) یہ کتاب عربی زبان میں ہے اور اس کا خطی نسخہ قاہرہ یونیورسٹی میں موجود ہے(٧)

(١) فقہائے ہند ج - ٣، ص - ١٧٨، ڈاکٹر زبیر احمد : حوالہ مذکور۔
(٢) ایضاً ایضاً
(٣) ایضاً
(٤) بوصیہ پاک و ہند کا حصہ ، ص - ٣٠٠
(٥) زرکلی : الاعلام ج - ٢ ، ص - ٢٢۔
(٦) ھدیۃ العارفین ، ص - ٣٦٦
(٧) براکلمن، ت ٢ : ٥٢٤

٩ـ المتانة في مرمت الخزانة (مخدوم محمد جعفر بوبكاني)

یہ مخدوم محمد جعفر بن مخدوم میران بوبکاني کي تصنیف هے (١) فقہ حنفي کی ایک بیش قیمت کتاب هے ، جس مین قاضي جکن گجراتي (متوفی ٩٢٠ھ) کي کتاب " خزانة الروایات " کي تنقیح اور تصحیح و ترمیم کي گئي هے ۰

قاضي جکن گجراتي کي مذکورہ بالا کتاب فروع حنیفہ کومحیط هے ۰ مگر محققین کے نزدیک یہ کتاب غیر مستند ، غیر معتبراور نا قابل اعتماد هے اور رطب ویابس کا پلندہ هے ۰ چناچہ علامہ عبدالحي الحسني ، اس سلسلے مین لکھتے هین :

" انہ (اي کتاب خزانة الروایات) من الکتب الغیر المعتبرہ لا نہ مملومن الرطب و الیابس مع ما فیہ من الاحادیث المخترعہ ولا بصار المختلفہ ۰(١)

یعني، تحقیقاً یہ کتاب غیر معتبر کتابون مین سے هے- کیونکہ یہ رطب ویابس سے بھري پڑي هے اور اس مین اجادیث مخترعہ شامل هین ۰

مخدوم جعفر بوبکاني نے " متانة " کي تصنیف کے وقت اس سے تمام مواد کو نکال دیا جو سندو اعتبار کے نقطۂ نظر سے قطعي نا قابل اعتنا هے ۰ اور صحیح روایات سے اس مین اضافہ کیا اور اس تصنیف کا نام " المتانة في مرمت الخزانة " رکھا ۰(٢) جس کو بجا طور پر کبار اعلام فقہ کے نزدیک معتبر اور مستند قرار دیا جاتا هے ۰ کتاب کي شروعات اس طرح سے هے :

" الحمد لله الذي احسن تقویم الانسان و علم البیان وخص

(١) النافع الکبیر ، ص ـ ١٢ ، متانة وفي مرمت الحزانة ، ص ـ ٤٥ (مقدمہ)
(٢) فقھائے هند ، ج ـ ٣ ، ص ـ ٤٥ ـ ١٤٤ ۰

العلماء بالتبيان و رفع نقاد هم درجات في اعلي الجنان (١).

يہ کتاب ١٩٦٢ء (١٣٨١ ھ) مين سندھي ادبي بورڈ کراچي (الجنت احياء الادب السندي) کي طرف سے شايع ھو چکي ھے جو ٦٥٢ صفحات پر مشتمل ھے ۰ ھر صفحہ مين ٢٢ سطرين ھين يہ کتاب عربي زبان مين ھے ۰ کتاب کے آخر مين مضامين (ابواب) کي فہرست بھي دي گئي ھے جو صفحہ ٦٥٣ سے لے کر ٧١٨ تک پھيلي ھوئي ھے ۰ اس کا مولانا غلام مصطفي قاسمي نے مبسوط اور معلومات افزا مقدمہ لکھا ھے جو ١١٨ صفحات پر محيط ھے ۰ اس مطبوعہ نسخہ کي تياري مين چار خطي نسخون کو مدنظر رکھا گيا جو يہ ھين :

١۔ پير حسام الدين راشدي مرحوم کا نسخہ مکتوبہ ٢٨ ذي الحج ١١٣٢ ھ اس نسخہ کا خط بڑا واضح ھے اور اس کا حاشيہ بھي بڑا ھے ۰ ھر صفحہ مين کل ٢٠ سطرين ھين نہ کم نہ زيادہ ۰ اس کے صفحہ اول و آخر کا عکس منسلک کيا جاتا ھے۔

٢۔ دارالھدي ٹھيڑھي کا نسخہ مکتوبہ پھلي ربيع الاول ١٢٢٢ھ يہ نسخہ خط نسخ مين ھے ۰ اس کي خصوصيت يہ ھے کہ اس کے حاشيہ پر علماء سندہ مثلاً مخدوم محمد ھاشم ٹھٹوي

---

(١) فہرست مخطوطات پنجاب يونيورسٹي ، ج ۔ ١ ، ص ۔ ١٨٤ ۰
متانت " مطبوعہ سندھي ادبي بورڈ ، کراچي ، سن ١٩٦٢ء ، ص ۔ ١

٢ " ٹھيڑھي " ضلع خيرپور سندہ مين ايک مشھور قصبہ ھے ۰ اس کا موجودہ نام " حبيب آباد ھے ، مگر مشھور ٹھيڑھي کے نام سے ھے ۰ خيرپور سے سکھر جاتے ھوئے اندس ھاءِ وي پر راستہ مين واقع ھے ۰ خيرپور سے ٢ ميل اور سکھر سے ١١ ميل کے فاصلہ پر ھے ۰ يھان ايک بھت بڑا ديني مدرسہ " دارالھدي " کے نام سے ھے ۰ جھان پر بھت سے ملکي اور غير ملکي طلبہ ديني علوم سيکھتے ھين ۰

مخدوم عبدالواحد سيوستاني ، مخدوم محمد عثمان متعلوي وغيرهم کے فتاوي درج هين ٠(١) کاتب کا نام محمد عارف بن محمد افضل هے جو قصبہ " سن " کا ساکن هے٠اس نسخہ کے آخري صفحہ کا عکس منسلک کيا جاتا هے ٠

٣- پير محب الله شاه راشدي (پير جهنڈو) کے کتبخانہ کا نسخہ جو متوسط اور واضح خط مين هے ٠ اس نسخہ کے آخري صفحہ کا عکس منسلک کيا جاتا هے ٠

٤- جامعہ سنده کا نسخہ جس مين کتابت کي تاريخ مذکور نهين هے مگر اس کے اوراق سے معلوم هوتا هے کہ يہ بهت قديم نسخہ هے، يہ بڑے موٹے خط مين هے ٠

اس کتاب کا ايک قلمي نسخہ پنجاب يونيورسٹي کي لائبريري مين بهي موجود هے جو ١٤١ اوراق پر محيط خط نسخ مين هے٠ هر ورق مين ٣٢ سطرين هين تقطيع ٢٧ × ١٦ س م هے-کاتب کا نام اورتاريخ کتابت مذکور نهين هے (١)

يہ قلمي نسخہ قديم ناقص الاخر هے-اس مين آخري عنوان " فصل في آداب کتابت القران " پايا جاتا هے ٠ اس طرح مطبوعہ نسخے کے آخري پندره صفحات ، اس نسخے مين موجود نهين ٠ البتہ يہ نسخہ بڑا واضح الخط هے ٠ حواشي پر احتياط سے تصحيح کي گئي هے ٠ فهرست نگار نے مزيد لکها هے کہ تصحيحات اکثر مقامات پر کاتب کے اپنے هاتهہ سے معلوم هوتي هين ٠ بعض جگہ دوسرا هاتهہ بهي هے ٠(٢)

---

(١) متانت في مرمت الخزانت ، ص- ٤٧ ، (مقدمہ) سندهي ادبي بورڈ ، جامشورو٠ سن ١٩٦٢ع-
(٢) فهرست مخطوطات ، ص- ١٨٤
(٣) ايضا

۱۰۔ حل العقود في الطلاق المسنود (مخدوم جعفر بوبکانی)

یہ بھي علامہ جعفر بوبکاني کي تصنیف هے (۱). جس مین اهل سندھ کے طلاق دینے کے طریقے اور شرعي احکام بیان کئے گئے هین ۰

یہ کتاب بعض قدیم کتب خانون مین موجود هے۰ اس سے دسوین صدي هجري کے سندهي تمدن اور زبان پر خاصي روشني پڑتي هے ۰(۲)

اس کتاب کے بارے مین علامہ قاسمي مدظلہ فرماتے هین کہ یہ رسالہ مین نے خود کهین نهین دیکھا ، بلکہ مخدوم محمد هاشم تتوي رح نے اپنے کتاب " تمام العنایتہ " مین اس کا ذکر کیا هے اور مخدوم جعفر بوبکاني کے اس کتاب (حل العقود) سے یہ الفاظ بطور سند نقل گئے هین :

ان قال الموطوئتہ چڈي ، چڈي ، چڈي ثلاث مرات واراد بالتکریر التاسیس دون التاکید لایقع الا الواحدہ ۰"(۳)

یعنی ۔ اگر کسی موطوئۃ کو تین دفعا چڈی چڈی چڈی (چھوڑی چھوڑی چھوڑی) کہاجائے۔ اور اس تکرار سے تاکید مراد نہ ہو بلکہ تاسیس ہو تو یہ صرف ایک طلاق واقع ہوگی

پنجاب یونیورسٹي کے کتب خانہ مین مخطوطات کے فهرست نگار قاضي عبدالنبي کوکب مرحوم لکھتا هے کہ یہ رسالہ همارے لائبریري مین موجود هے ۰(۲) مگر اس رسالہ کا نام مولف نے "البیان المبرہ" رکھا هے ۰ اس کے دیباچہ مین مولف لکھتا هے :

---

(۱) نقهائے هند ، ج ۔ ۳ ، ص ۔ ۱۲۴ ، تاریخ مظهر شاهجهاني ، ص ۔ ۱۵ (حاشیہ) ، جنت السندہ ص ۔ ۴۲۰ ، فهرست مخطوطات مذکورہ ص ۔ ۱۸۹ متاعتہ (مقدمہ) ، ص ۔ ۴۳ ۰

(۲) نقهائے هند ، ج ۔ ۳ ، ص ۔ ۱۲۴ ۰

(۳) الغقانتہ في مرمت الخزانتہ ، ص ۔ ۴۴ ، (مقدمہ)

" بما اوردناه في هذه الرسالة المسماة بالبيان المبرم في قول السنود جهدي او بجديه ...(١)

يعني - اس رسالہ مین ، جس کا نام البيان المبرم هے ، سندهي کے ايک قول جهدي يا جهديه کا بيان هے ۰

اوپر جو عبارت مخدوم محمد هاشم ٹهٹوي رح نے " حل العقود" کے حوالہ سے نقل کي هے وہ اس نسخہ کے صفحہ ١٥ - ب پر موجود هے-اس سے يہ امکان نکلتا هے کہ اس کتاب کا دوسرا نام " حل العقود" بهي هو ۰(٢)

يہ قلمي نسخہ ١١ تا ٢٦ اوراق پر مشتمل هے اور خط نسخ (ناقص) مين هے-هر ورق مين ٢١ سطرين هين ، تقطيع ٢٢ × ١٣ س م هے ۰ کاتب کا نام اور تاريخ کتابت مذکور نهين ۰(٣)

رسالہ کا آغاز اس طرح هے : " الحمد لله الذي ابان طرق الاهتداء ولا صابت الي ترتيب واسباب ..."(٤)

جامع پنجاب کے کتب خانہ مين اس کا نمبر شمارہ (٦) هے(٥)

مولف (جعفر بوبکاني) نے اس کتاب (رسالہ) کو چار "مدارک" اور ايک ثمرہ مين تقسيم کيا هے ۰ يہ ايک نادر قلمي نسخہ هے جو پنجاب يونيورسٹي کے علاوہ کسي کتب خانہ مين اس کا تا حال کوئي پتہ نهين ملا ۰

١٢- قرة في حکم الحلف بالمرة والمرة (مخدوم جعفر بوبکائی)

يہ ايک فقهي رسالہ هے،جو علامہ جعفر بوبکاني کي تاليف

---

(١) البيان المبرم (حل العقود) قلمي نسخہ ص ١٢ (الف)-يہ قلمي نسخہ پنجاب يونيورسٹي مين موجود هے-
(٢) فهرست مخطوطات پنجاب يونيورسٹي ،ج - ١ ، ص- ٢٠٣ ۰
(٣) ايضا
(٤) ايضا
(٥) ايضا

هے ۰(۱) اس کے دیباچہ مین رسالہ کا نام اور مؤلف کا نام بصراحت مذکور هے " اما بعد فيقول العبد الضعيف الجاني جعفر بن ميران البوبكاني عامله الله الكريم بلطفه الرحيمي و الرحماني هذه قرنه في حكم الحلف بالمرنه والپونه ۰۰"(۲)

اس رسالہ مین مولف نے شروع مین مسئلے کي تفصیل بیان کرتے هوئے بتایا هے کہ دیکھنا یہ هے کہ جب کوئي شخص کسي کے " مرنے پرنے " سے علیحدگي کا اعلان کرتا هے تو آیا اس سے مکمل مقاطعہ مراد هوتا هے یا محض " مرنے پرنے " (شادي غمي) سے علیحدگي مقصود هوتي هے ۰

مولف (مخدوم صاحب) نے رسالہ مین نیت کے اعتبار سے مسئلے کو متعدد صورتون مین تقسیم کر کے ان کا حکم شرعي بیان کیا هے ۰ اور رسالہ کو حسب ذیل تین " تفصیلات " مین تقسیم کیا هے

۱۔ التفصيل الاول ان في الاصول خمس مسائل ۰۰۰

۲۔ التفصيل الثاني انه يشتبه (؟) علي المتفقة العارف ۰۰ ان العرف علي اربعة اقسام ۰۰۰

۳۔ التفصيل الثالث ان فيما نحن فيه ثلاثة امور واجبة الاعتبار ۰۰۰

اس رسالہ کا ذکر مخدوم محمد هاشم ٹھٹوي نے اپني " بیاض " مین کیا هے اور بتایا هے کہ مخدوم حامد گھمي سندھي نے اس رسالہ کا رد لکھا تھا ۰

---

(۱) تاریخ مظهر شاهجهاني ، سندھي ادبي بورڈ ، حیدرآباد ، سن ۱۹٦۲ء ص ۔ ١٦٥ ، حاشیہ ، فهرست مخطوطات ، پنجاب یونیورسٹي ، لاهور ، ج ۔ ۱ ، ص ۔ ۱۸۲ ۰

(۲) فهرست مخطوطات پنجاب یونیورسٹي ، ج ۔ ۱ ، ص ۔ ۱۸۳ ۰

اس رسالہ کا ایک قلمی نسخہ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے کتب خانہ میں موجود ہے ، جس کا شمارہ نمبر ٥٦ ہے ۔ اس کی تفصیل اس طرح ہے :

اوراق :	١ - ٦ الف	خط :	نسخ
سطور :	٢١	کاتب :	نامعلوم
تقطیع :	٢٤ × ١٣ س م	تاریخ کتابت :	نامعلوم

رسالہ کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے ، " الحمد لله المنان العلام علی ما اوضح سبل الاحکام للانام ۔ "(١)

فہرست نگار قاضی عبدالنبی کوکب لکھتے ہیں کہ دوسری لائبریریوں کی فہارس میں اس رسالہ کے کسی نسخہ کی نشاندہی ہمارے علم میں نہیں ہے ۔(٢)

١٣ - التنقیحة فی توقیت المراة فی التطلیقة (مخدوم جعفر بوبکانی)

یہ بھی علامہ بوبکانی رح کی تصنیف ہے یہ فقہ حنفی پر مختصر رسالہ ہے اور عربی زبان میں ہے ۔ اس میں طلاقہ معلقہ کی بعض صورتوں کے احکام بیان کئے گئے ہیں ۔ (٣)

اس رسالہ کا خطی نسخہ پنجاب یونیورسٹی کے کتب خانہ میں موجود ہے ، جس کا نمبر شمارہ ٦٢ ہے ۔(٤) اس کی تفصیل اس طرح ہے :

اوراقہ :	٧ الف تا ١١ ب	خط :	نسخ
سطور :	٢١	کاتب	نامعلوم

(١) فہرست مخطوطات مذکورہ ، ص - ١٨٣
(٢) ایضاً
(٣) ایضاً
(٤) ایضا

تقطیع : ۲۴×۱۲ س م   تاریخ کتابت : نامعلوم

آغاز اس طرح ہے : " الحمد لله علي ما يطلع شموس التحقيقة والعرفان من سرائر الصادقين ٠" (۱)

مؤلف نے دیباچہ میں اس رسالہ کا نام یوں درج کیا ہے : " فهذا ما سميته التنهيقة في توقيت المراه في التعليقة٠" (۲)

البتہ اس رسالہ کے مؤلف کا نام درج نہیں ہے ، فاضل فہرست نگار لکھتا ہے کہ چونکہ رسالہ کے آخر میں یہ کہا ہے کہ ہم نے فلان مسئلہ کی تشریح " البيان المبراه " میں یوں کی ہے :" ذکرناه في " البيان المبره "انه لما كانت الاصول السابقة ٠" (۳)

اور بیان المبرہ کے بارے میں بالیقین معلوم ہے کہ وہ مخدوم جعفر بوبکانی کی تالیف ہے ، اس لئے واضح ہے کہ یہ رسالہ بھی اسی مؤلف کی تالیفات میں شامل ہے ٠"(۴)

اسی رسالہ میں طلاقہ معلقہ کی بعض مروجہ صورتوں کے احکام بیان کئے گئے ہیں ٠ مضمون زیر بحث کی توضیح کے لئے شروع میں یہ تین اصول پیش کئے گئے ہیں ٠

۱۔ الاول ان المراد با مراته طالقه ان كان كذا من كانت منكوحته وقت الحلفة ٠٠٠٠

۲۔ الثاني ان قيام النكاح الذي خلفه فيه وقت وجود الشرط ليس بشرط لوقوع الطلاقه ٠

۳۔ ولاصل الثالث كون الذات معتبرا في الحاضر لا الوصف ٠٠٠

فہرست نگار قاضی عبدالنبی کوکب مرحوم نے آخر میں لکھا ہے کہ یہ ایک نادر نسخہ (رسالہ) ہے جو نہ تذکرہ نگاروں کے علم

---

(۱) فہرست مخطوطات مذکورہ ص ۲۰۶ ۔
(۲) ایضا
(۳) ایضا
(۴) ایضا

مين هے اور نہ هي کسي کتب خانہ مين اس کي نشاندهي کي گئي هے۔(١)

۱۴۔ البصارة في العمل بالبشارہ (مخدوم جعفر بوبکائی)

یہ رسالہ بهي مخدوم جعفر بوبکائي کا لکها هوا هے۔(٢) فقہ کے موضوع پر یہ رسالہ عربي زبان مين هے۔

۱۵۔ کمیتہ الواقع (مخدوم جعفر بوبکائی)

یہ فقهي رسالہ بهي مخدوم صاحب کا تحریر شدہ هے۔ (٣) جس مین بتایا گیا هے کہ اهل سندہ کے لفظ " طلاقن " سے کتني طلاقین مراد لي جاتي هین۔

اس رسالہ کا قلمي نسخہ پنجاب یونیورسٹي کي لائبریري مین موجود هے، جس کا نمبر شمارہ ۵۸ هے، اور تفصیل اس کي یون هے:

اوراق: ٢٦ ـ ٣٠ الف	خط: نسخ (ناقص)
سطور: ٢١	کاتب: نامعلوم
تقطیع: ٢٤ × ١٣	تاریخ کتابت: نامعلوم

آغاز مین اس طرح لکها هوا هے: " الحمد لله الذي حدّد الا یشاء و عدّدها تعدیدًا (و) ابرم امورًا ابراما حمیدًا۔(٤)

---

(١) فهرست مخطوطات، ج ـ ١، ص ـ ٢٠٧، پنجاب یونیورسٹي، لاهور
(٢) فهرست مخطوطات، ص ـ ١٩٠، تاریخ مظهر شاهجهاني، (حاشیہ) ص ـ ٦٥۔
(٣) فهرست مخطوطات، ص ـ ١٩٠
(٤) ایضا

ديباچہ مين مؤلف نے رسالہ کے نام اور موضوع کي صراحتہ کردي هے :" اما بعد فهذا ما سميتہ بكميہ الواقع اعني بيان ان الواقع بلفظ "طاقن " في تعليقہ السعود و تنجيزهم كم هو من الصلقات ..(١)

رسالہ مين مؤلف کا نام درج نهين ، البتہ خاتمے پر يہ لکھا هے : " ومن اراد من البيان اكثر من ذا " والمرنتہ " فعليہ بما اوردناه في اواخر الحجتہ القويتہ ..(٢)

يعني - جو شخص همارے اس رسالے اور " مرنتہ " سے زائد معلومات کا خواهان هو ، تو وه ان تفصيلات کي طرف رجوع کرے جو هم نے " الحجتہ القويہ " کے آخر مين درج کي هين .

چونکہ " مرنتہ (جس کا ذکر پهلے هو چکا هے) اور حجتہ القويتہ (جس کا ذکر آگے آرها هے) دونون مخدوم جعفر بوبکاني کي تاليفات هين . اس سے واضح هوتا هے کہ يہ رسالہ " كميتہ الواقع" بھي اسي مؤلف کا تاليف کرده هے .

مؤلف (مخدوم صاحب) نے اس رسالہ مين لفظ " طلاقن "کي بحث مين لکھا هے کہ يہ جمع هے ، چونکہ فارسي ، خوارزمي ، هندي اور سندهي زبانون مين تثنيہ اور جمع کے لئے ايک هي لفظ استعمال هوتا هے ، لهذا لفظ " طلاقن " سے مراد تين طلاقين هي مراد لي جائينگي . (٣)

فهرست نگار کا خيال هے کہ اس رسالہ کا کوئي دوسرا نسخہ کسي دوسري لائبريري مين نهين هے اور نہ هي تذکره نگارون نے اس کا ذکر کيا هے . (٤)

(١) رسالہ كميتہ الواقع ، قلمي ، ص- ٢٦ ، الف .
(٢) ايضاً
(٣) ايضاً
(٤) ايضاً

١٦۔ حجت القویت في جواب الرسالت الحلفیہ :

یہ رسالہ بھي مخدوم جعفر بوبکاني کي عالمانہ تالیف ھے ۰(١) فقہ کے موضوع پر یہ رسالہ عربي زبان مین ھے۰ اس کے دیباچہ مین مؤلف نے بتایا ھے کہ سندھیون مین قدیم زمانہ سے حلف بالطلاق کا رواج چلا آیا ھے ۰ جس کے لئے ان کے عرف مین " مون طلاقن اٹھي سنوہ " جیسے الفاظ استعمال کئے جاتے ھین ، اور سندہ کے سلف علماء ان الفاظ پر انعقاد حلف کا فتوٰي دیتے رھے ھین ۰ مگر اب اس زمانے مین بعض مدعي تفقہ لوگون نے اسے ماننے سے انکار کردیا ھے ۰(٢)

دراصل قاضي قاسماني نے ایک رسالہ " الرسالت الحلفیہ " تالیف کیا تھا-جس مین اس نے اپنا موقف بیان کیا تھا، اس کے جواب مین مخدوم صاحب نے یہ رسالہ تحریر کیا اور اس کا رد کیا چنانچہ وہ فرماتے ھین :

" وسمیتھا الحجت القویت في جواب الرسالت الحلفیہ ورتبتھا علي مقدمت واحدي و عشرین مذاکرہ و علي خاتمت ۰"(٣)

یعني - اس کا نام مین نے " حجت القویت في جواب الرسالت الحلفیہ " رکھا ھے، اور اس کو مین نے ایک مقدمہ ، اکیس مذاکرات ، اور خاتمہ پر ترتیب دیا ھے ۰

اس سے واضح ھوتا ھے کہ یہ رسالہ ایک مقدمہ ، اکیس فصلون اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا گیا ھے، فصلون کو یھان مذاکرات کھا گیا ھے-ھر مذاکرہ مین فریقہ مخالف کي ایک دلیل بیان کي گئي

(١) فھرست مخطوطات مذکورہ ، ص- ١٩٦
(٢) الحجت القویت ، قلمي (پنجاب یونیورسٹي) ص- ١ - ب ، ٢ ،الف ۰
(٣) ایضاً

اور پھر " الجواب " کے ماتحت اس کا تجزیہ اور رد کیا گیا ہے مثال کي صور پر مذاکرہ اولي کے آغاز مین ایک بحث مین مخالف کهتا هے کہ احکام کا دلائل سے استنباط صرف مجتهد کر سکتا هے مقلدکا کام یہ هے کہ کسي مسئلہ مین تصدیقہ سے معلوم کر لے کہ مجتهد کا قول کیا هے ، توکیا زیر بحث مسئلے (انعقاد الحلف بالطلاق) مین قائلین انعقاد تک مجتهد کا قول پهنچا هے ؟

اس کے جواب مین مؤلف نے یہ مؤقف اختیار کیا هے "۰۰والجواب بوجهين الاول ان المختص بالمجتهد هو استنباط الاحكام القياسية ولا جتهادية اذ لتها التفصيلية و اما فهم بعض الاحكام من عبارة النص او دلالته اونحو هما فلا يشترط له اهلية الاجتهاد كما صرح به في الكشف والتوضيح والتلويح ۰"(١)

يعني - قياسي اور اجتهادي احكام كا استنباط بے شک مجتهدین کے ساتھ خاص هے ، لیکن نصوص سے بعض احکام سمجھنا اجتهاد کي اهلیت سے مشروط نهین- بلکہ مقلد بھي ایسا کرسکتا هے ۰

اس سے مخدوم صاحب کے تبحر علمي اور فقهي مهارت کا اندازہ بخوبي لگایا جا سکتا هے ۰ اس کے ساتھ ساتھ مؤلف عصري شعور سے بھي بهرور هے ۰ وہ لکھتا هے : "۰۰خصوصاً في زماننا فان احد لا يصدقه ولا يؤتمن عليه في اليمين بالله تعالي لقلة مبالاة [مبالاة] ظهرت من الناس فتمست الحاجة الي الوثيقة بالطلاق وغيره ۰۰ "(٢)

يعني - همارے زمانے کے لوگ اس قدر لا ابالي هوچکے هین کہ خدا کے نام کي قسم پر اب یہ قابل اعتبار نهین معلوم هوتے اس لئے انهین طلاق وغیرہ کي قسم دلواني ضروري هوگئي هے ۰

(١) حجة القوية ، قلمي ، ص-٥ ، الف ، ٥- ب ۰
(٢) ایضاً

آخر مين اس كتاب كا خاتمہ ہے جو بڑا دلچسپ اور معلوماتي ہے ۔ مؤلف نے اس مين اپنے اور ديگر احباب كے كچھہ خواب نقل كئے ہين ۔ جن مين مؤلف كي موقف كي حقانيت كي بشارات پائي جاتي ہين ۔

اس كتاب كا قلمي نسخہ پنجاب يونيورسٹي كي لائبريري مين موجود ہے ۔ فہرست مخصوصات مين اس كا نمبر شمارہ ٥٩ ہے ۔(١) مزيد تفصيل اس كي اس طرح ہے ۔

اوراق : ٧٢ | خط : نسخ

سطور : ١٥ | كاتب : نامعلوم

تقطيع : ٢٣×١٦ س م | تاريخ كتابت : نامعلوم

آغاز اس كا ان الفاظ سے ہوتا ہے : " بسم الله ۰۰ لك الحمد يا منان علي ما الهمتنا السداد والصواب ۰۰(٢)

۴ ـ فتاويٰ :

ارغون و ترخان عہد مين فتاويٰ كي ٣ كتابون كے نام ملتے ہين ، تفصيل اس طرح ہے :

١ ـ جامع فتاويٰ پوراني (شيخ عبدالوهاب پوراني)

يہ مجموعہ فتاوي شيخ عبدالوهاب بن شيخ بايزيد بن ابو سعيد پوراني كي تصنيف ہے (٣)

فقہ حنفي مين يہ جامع فتاوي بہت مشہور ہے اور كافي عرصہ ٹھٹھہ اور بكھر مين رائج تھي ۔ (۴)

(١) فہرست مخصوطات مذكورہ ، ص ـ ١٩٦

(٢) معصومي ، ص ـ ٢٣٩ ، تاريخ تمدن سندہ ، ص ـ ۴١۴ ، تاريخ سندہ ، ص ـ ٩٩

(٣) تاريخ تمدن سندہ ، ص ـ ۴١۴

پیر حسام الدین راشدي مرحوم نے اس کا عکس یورپ سے منگایا ہے اور وہ اب مرحوم موصوف کے ذاتي کتب خانہ مین موجود ہے ۔

٢۔ متانت في مرمت الخزانت (مخدوم جعفر بوبکائی)

فقہ حنفي مین یہ کتاب مخدوم محمد جعفر بوبکانی کي تصنیف ہے ۔(١) اس کا پہلے مفصل ذکر ہوچکا ہے، یہ ضخیم کتاب جو ٦٥٢ صفحات پر محیط ہے ۔ اس کا مقدمہ مولانا علامہ مصطفیٰ قاسمي مدظلہ نے لکھا جو ١١٨ صفحات پر مشتمل ہے ۔

اس کتاب کو سندہ کے علماء نے اپني فتاویٰ کا ماخذ قرار دیا ہے ۔ سندہ مین فقہي فتاویٰ کے لحاظ سے یہ پہلي کتاب شمار کي جاتي ہے، نہ صرف سندہ بلکہ دوسرے اسلامي ممالک مین بھي فقہ حنفي کے وہ ماہرین جو مخدوم بوبکاني کے بعد مین ہوئے ہین، انھون نے بھی اپني تصانیف مین اس کتاب کے حوالے دیئے ہین ۔

" متانت " کے قلمي نسخہ نہ صرف سندہ بلکہ مدینہ منورہ اور مکتہ المکرمہ کے کتب خانون مین بھي موجود ہین ۔ سندہ مین اس کے چار قلمي نسخہ ہین ۔

١۔ پیر حسام الدین راشدي کے کتب خانہ مین ۔

٢۔ دارالھدیٰ حبیب آباد (ٹھیڑھي) کے کتب خانہ مین ۔

٣۔ پیر جھنڈو (محب اللہ شاہ راشدي) کے کتب خانہ مین، اور

٤۔ سندھ یونیورسٹي کے لائبریري مین موجود ہے ۔

ان ھي چار نسخون کو سامنے رکھہ کر مولانا قاسمي نے "متانت" کي تصحیح کي اور سندھي ادبي بورڈ نے اسے ١٩٦٢ء شایع کیا ۔

---

(١) متانت في مرمت الخزانت، ص ۔ ٤٢، (مقدمہ)، فقہائے ہند، ج ۔ ٣ تاریخ مظہر شاھجھاني، (حاشیہ)، ص ۔ ٦٥ ۔

اس کتاب کا ایک خطی نسخہ پنجاب یونیورسٹی لاھور کے کتب خانہ مین موجود ھے، جس کا نمبر شمارہ ۵۷ ھے۔(۱) اس نسخہ کے مکمل کوائف پہلے تفصیل کے ساتھہ بیان کئے جا چکے ھین

۳۔استفتاء فی تعلیقہ الطلاقہ (علامہ جعفر بوبکانی)

یہ بھی علامہ بوبکانی (جعفر بن میران) کی تحریرات مین سے ھے (۱) جو حواشی یا تتمہ کی صورت مین ان کے رسالہ "کمینۃ الواقع" کے آخر مرقوم ھے۔پنجاب یونیورسٹی کی لائبریری مین فہرست مخطوطات مین اس کی تفصیل اس طرح دی گئی ھے :

اوراق : ۳۰۔ب تا ۳۵۔ب خط : نسخ (ناقص)

سطور : ۲۱ کاتب : نامعلوم

تقطیع : ۲۴ × ۱۳ تاریخ کتابت : نامعلوم۔

آغاز اس طرح کیا ھے :" بسم الله ۰۰۰۰ متوکلاً علی لطفہ العطیہ استفتاء فیما تعارف قوم تعلیقہ الطلاقہ ۔(۲)

اس مین " تعلیقہ الطلاقہ " کے بارے مین فتوی ھے۔ فاضل فہرست نگار نے لکھا ھے کہ ان حواشی کے صفحہ ۳۴۔الف پر، مؤلف (مخدوم صاحب) نے اپنے دادا کی ایک تالیف " فوائد " کا بھی ذکر کیا ھے ۔(۲)

۵۔ تصوف :

ارغون و ترخان عہد مین تصوف پر حسب ذیل ۱۰ کتابین دستیاب ھوئی ھین۔

---

(۱) فہرست مخطوطات، پنجاب یونیورسٹی ، لاھور، ج ۔ ۱ ، ص۔ ۱۸۴
(۲) ایضاً
(۳) ایضا (۲) ایضاً

۱- مثنوي مظهرالاثار (جهانگيرشاه هاشمي)

يہ جهانگير شاه هاشمي بكهري كي تصنيف هے ۰(۱) جو آپ نے " تحفت الاحرار" كے جواب مين لكهي، يہ كتاب صوفيانہ ذوق سے مزين هے اور فارسي زبان مين هے، يہ كتاب (مثنوي) آپ نے سن ۹۲۱ هـ (۲۲ - ۱۵۲۳ ء) مين ٹهٹهہ مين لكهي ۰ (۲)

۲- مثنوي مظهرالانوار (جهانگيرهاشمي)

يہ بهي شاه جهانگير هاشمي كي تاليف هے ۰(۳) جو" مخزن الاسرار " كے جواب مين لكهي تهي يہ تاليف بهي فارسي زبان مين هے ، اور تصوف سے متعلقہ هے ۰ اس مثنوي كا ابهي تك كوئي نسخہ نهين مل سكا هے ۰

۳- آداب المريدين :

يہ سيد علي ثاني ٹٹوي كي تصنيف هے ،(۴) جو عربي زبان مين هے ۰ يہ رسالہ تصوف و سلوك كے موضوع پر هے ، اس سلسلے مين علامہ عبدالحي الحسني لكهتے هين ۰ " ومن مصنفاتہ آداب المريدين مصنف لطيف في السلوك ۰ "(۵)

(۱) معصومي ، ص - ۲۴۷ ، تاريخ تمدن سنده ، ص - ۴۱۷ ، تاريخ سنده ، ص-۱۰۴
(۲) اعجازالحق قدوسي ، تاريخ سنده ،اردو سائنس بورڈ ، لاهور،ج - ۲ ، ص - ۱۰۴
(۳) ايضاً
(۴) تحفت الطاهرين ، (فارسي) شيخ محمد اعظم ٹٹوي ، سندهي ادبي بورڈ ، ۱۹۵۶ ، ص - ۲۰ ، تذكره مشاهير سنده ،ج - ۳ ، ص - ۵۱ ۰
(۵) نزهت الخواطر ، ج - ۴ ، ۲۳۴ ۰

يعني - اور اس کي تصنيفات مين سے ايک "آداب المريدين" هے جو سلوک مين لطيف تصنيف هے ·

مگر مولانا دين محمد وفائي مرحوم نے لکها هے کہ يہ رسالہ حرمين کے مريدين کے لئے عربي زبان مين لکها گيا هے·(١) حقيقت حال يہ هے کہ يہ رسالہ سلوک اور تصوف سے متعلقہ هے · يہ رسالہ سن ٩٥٢ھ مين تصنيف هوا ·(٢)

صاحب تحفۃ الطاهرين (شيخ محمد اعظم ٹھٹوي) اس سلسلے مين لکها هے کہ : " رسالہ " آداب المريدين " درغايت عذوبت و سلاست کلام از نتائج طبع وقاد اوست ·(٣)

يعني - رسالہ "آداب المريدين" نهايت شيرين کلام اور سلاست سے مزين هے۔ جو آپ کی طبع وقاد کا نتيجہ هے۔

اس رسالہ کا قلمي نسخہ ، مخدوم عبدالرحيم کوٹ عالمي والے کے قديم کتب خانہ مين موجود هے ، جو علامہ دين محمد وفائي نے خود وهان جاکر ١٧ . ڈسمبر ١٩٢٧ع کو ديکها تها ·(٤)

٤- تذکرہ الاولياء :

يہ علامہ قاضي محمود ٹھٹوي کي تاليف هے (٥) ، جس مين سندھ کے صوفياء اور اهل طريقت کے حالات اور ان کے سلسلہ سلوک و تصوف کا تذکرہ کيا گيا هے ، يہ کتاب سن ٩٨٠ھ مين تاليف هوئي(٦) اس کے کسي نسخہ کا کوئي علم نهين هوسکا ·

(١) تذکرہ مشاهير سندھ ، ج - ٣، ص - ٥١
(٢) ايضاً ، تحفۃ الطاهرين ، ص - ٢٠ ·
(٣) تحفۃ الطاهرين ، ص - ٢٠ ، (مطبوعہ سندهي ادبي بورڈ ، ١٩٥٦ع)
(٤) تذکرہ مشاهير سندھ ، ج - ٣ ، ص - ٥٣ ، (مطبوعہ سندهي ادبي بورڈ ١٩٨٦)
(٥) حديقۃ الاولياء ، ص - ٢ ، تحفۃ الکرام ، ص - ٥٣٢ ، جنت السندھ ، ص - ٤٢٣ ·
(٦) ايضاً ·

۵۔ بيان وحدت الوجود (قاضي قاضن)

يہ قاضي قاضن کي تصنيف هے ۰(۱) جو منظوم هے اور سندهي زبان مين تصوف کے موضوع پر هے ۰

يہ رسالہ جيسا کہ نام سے ظاهر هوتا هے کہ يہ نظريۂ وحدت الوجود کے بارے مين هے ۰ يہ رسالہ ناياب هے ۰

٦۔ حاشيہ عوارف المعارف (شيخ عبدالله متقي)

يہ شيخ عبدالله متقي سندهي کي تصنيف هے ۰(۲) جو شيخ شهاب الدين سهروردي کي کتاب " عوارف المعارف " پر حاشيہ هے(۳) شيخ سهروردي کي کتاب " عوارف المعارف " تصوف کي مشهور و معروف کتاب هے ۰ چناچہ شيخ عبدالله المتقي کي تعليقات (حاشيہ) بهي بڑي اهميت کا حامل هے ۰

علامہ عبدالحي الحسني رح اس سلسلے مين يون لکهتے هين " ومنها حاشية على عوارف المعارف الشهروردي ۰" (۴)

يعني ۔ اور ان (کتابون) مين سے ايک شيخ سهروردي کے عوارف المعارف پر حاشيہ هے ۰

۷۔ شرح رسالہ غوثيہ (شيخ طيب سندهي)

يہ شيخ طيب سندهي ٹهٹهوي کي تصنيف هے ، جو دراصل رسالہ غوثيہ کي شرح هے ۰

(۱) برهان پور کے سندهي اولياء ، ص ۔ ۴۱۹ ۰
(۲) فقهائے هند ، ج ۔ ۲ ، ص ۔ ۲۳٦ ، نزهة الخواطر ، ج ۔ ۴ ، ص ۔ ۱۰٦
(۳) ايضا
ايضا
(۵) نزهة الخواصر ، ج ۔ ۴ ، ص ۔ ۱۰٦ ۰

علامہ عبدالحي الحسني صاحب نزهۃ الخواطر لکھتے ھین :

" لہ شرح علي الرسالۃ الغوثیہ ." (١)

یعني - انھون نے رسالہ غوثیہ کي شرح لکھي تھي .

٨ - مختصر قوت القلوب (شیخ طاهر بن یوسف)

یہ شیخ طاهر بن یوسف سندھي کي تصنیف ھے .(٢) جو حقیقت مین شیخ ابو طالب مکي کي کتاب " قوت القلوب " کا اختصار ھے . یہ کتاب تصوف کے موضوع پر عربي زبان مین ھے .

٩ - ریاض الصالحین (شیخ طاهر بن یوسف)

یہ بھي شیخ طاهر بن یوسف سندھي کي تصنیف ھے(٣) اس کي تفصیل پھلے گذر چکي ھے . یہ کتاب تین روضات پر مشتمل ھے پھلا روضہ مستند احادیث کا انتخاب ھے اور دوسرا تصوف پر مقالات اور تیسرا ممتاز صوفیاء کي ملفوظات پر مشتمل ھے .(٤)

علامہ عبدالحي الحسني الکھنوي اس سلسلے مین لکھتے ھین:

" ھو یشتمل علي ثلاث روضات . الاولي في الاحادیث الصحیحہ والثانیۃ في مقالات الصوفیہ نحو الشیخ عبدالقادر الجیلاني وحجۃ الاسلام الغزالي وابي طالب المکي صاحب قوت القلوب و شیخ شھاب الدین السھروردي

---

(١) نزهۃ الخواطر ، ج - ٤ ، ص - ١٦٥ .

(٢) فقھائے ھند ، ج - ٢ ، حصہ اول ، ص - ١٩٨ ، نزهۃ الخواطر ج - ٥ ، ص ١٨٦

(٣) تذکرہ مشاھیر سندہ ، ج - ١ ، ص - ١٠٥ ، فقھائے ھند ، ج - ٢ ، حصہ اول ، ص - ١٩٩ ، نزهۃ الخواطر ، ج - ٥ ، ص - ١٨٧ ، برھان پور کے سندھي اولیاء ، ص - ٩ ، علم حدیث مین پاک و ھند کا حصہ ، ص - ١٦١ .

(٤) نزهۃ الخواطر ، ج - ٥ ، ص ١٨٧ -

والشيخ زين الدين الخوافي ، و الشيخ علي بن حسام الدين المتقي وغير هم و الثالثة في ملفوظات اهل التوحيد كا الشيخ محي الدين ابن عربي و الشيخ عين القضاء الهمداني و الشيخ صدر الدين القونوي وغير هم ٠ (١)

يعني - يه (كتاب) تين روضات پر مشتمل هے ، پهلا روضه احاديث صحيحه (مستند احاديث) پر مشتمل هے ٠ دوسرا روضه صوفياءكے مقالات پر مشتمل هے ٠ مثلاً شيخ عبدالقادر جيلاني رح امام غزالي رح ، شيخ ابي طالب مكي جو قوت القلوب كے مصنف هين اور شيخ شهاب الدين سهروردي ، شيخ زين الدين خوافي اور شيخ علي بن حسام الدين المتقي وغير هم ، اور تيسرا روضه اهل توحيد مثلاً شيخ محي الدين العربي شيخ عين القضاع الهمداني اورشيخ صدرالدين قونوي وغير هم كي ملفوظات پر مشتمل هے ٠

١ - فتح الدارين ٠ (مخدوم محمد جعفر بوبكائي)

يه مخدوم مفتي محمد جعفر بوبكاني كي تصنيف هے(٢) يه رساله فارسي زبان مين هے اور تصوف كے موضوع پر هے ٠اس رساله مين فقرو افلاس كے بارے مين احاديث مبارك اور اقوال سلف صالحين جمع كئے گئے هين ٠ مولانا علامه مصطفي قاسمي مد ظله العالي " متانته في مرمت الخزانته " كے مقدمه مين فرماتے هين ٠

---

(١) نزهته الخواصر ، ج - ٥ ، ص - ١٨٧ ، (مطبوعه دائره المعارف العثماني حيدرآباد دكن ، (سن ١٣٧٥ھ - ١٩٥٥ع) -

(٢) متانته في مرمت خزانته ، مطبوعه سندهي ادبي بورڈ ، كراچي ، سن ١٩٦٣ع ، ص - ٢٠ (مقدمه) ، پيرحسام الدين راشدي " تاريخ مظهر شاهجهاني " ، سندهي ادبي بورڈ ، جامشورو ، سن ١٩٦٢ع ص - ٦٥ ، (حاشيه)

" هي رسالة في الفارسية ذكر فيها الاحاديث و اقوال المشائخماينفع في دفع الفقرا ."(١)

يعني - يه رساله فارسي زبان مين هے جس مين دفع فقر سے متعلقه احاديث اور مشائخ كے اقوال درج هين .

اس رساله كے خطبه كا آغاز اس طرح كيا گيا هے " حمد مر حكيمي راكه هر چيزي را باندازه حكمت گردانيده است والصلواة و السلام برسول او كه علاج همه كس را برسداد و لياقت گفته است. و بر آل و اصحاب و تابعان اوكه (اتباع) همه ايشان در دين بوده است ....(١)

اس رساله كے خطي نسخے پير حسام الدين راشدي كي لائبريري اور بعض ديگر كتب خانون مين موجود هين .(٣)

مولانا قاسمي مدظله اس سلسلے مين لكهتے هين :هذه الرساله محفوظة في خزانة الكتب المورخ السند السيد حسام الدين الراشدي و في خزانة الكتب للشيخ عبدالحقه من اولاد المخدوم محمد يوسف الخياروي و في مكتبة العباسين ببوبك ." (٢)

يعني - يه رساله مورخ سنده سيد حسام الدين راشدي ، اور مخدوم محمد يوسف الخياروي كي اولاد مين سے شيخ عبدالحقه اور مكتب عباسين بوبك مين موجود هے .

اس رساله كا ايك قلمي نسخه پير جو گوٹھه (ضلع خيرپور) كي لائبريري مين موجود هے ، جس كے تفصيل اس طرح هے :

---

(١) متانة في مرمة خزانة ، مطبوعه سندهي ادبي بورڈ ، كراچي ص ٢٠ (مقدمه) پير حسام الدين راشدي " تاريخ مظهر شاهجهاني " ، ص - ٦٥ .
(٢) فهرست مخطوطات ، پنجاب يونيورسٹي ، لاهور ، ج - ١ ، ص - ١٨٩
(٣) متانة في مرمة الخزانة ، سندهي ادبي بورڈ ، كراچي ، ص ٢٠ ، (مقدمه) سال ١٩٦٢ع -
(٢) فهرست مخطوطات ، دارالعلوم راشديه پير جو گوٹھه ، ص - ٩

صفحات : ١٥ — زبان : فارسي

سطور : ١٦ — موضوع : تصوف

تقطيع : $6\frac{1}{2} \times 8$ — كاتب : سيد قربان بن سيد فخرالدين

نمبر شماره : ١٢١ — تاريخ كتابت، ١٢٠٦ هـ ٣ء۔

متفرقات :

ان موضوعات كے علاوه دوسرے موضوعات مثلاً عقائد ، سيرت و اخلاقه ، تاريخ و تذكره نحو و منطقه وغيره پر بهي كتابين تصنيف هوئين جن كا مختصر ذكر كيا جاتا هے ۔

سنده مين ارغون حكومت كے باني شاه بيگ ارغون نے عقائد مين ايك كتاب " شرح عقائد نسفي " لكهي جو عربي زبان مين هے ۔(١)

اس كے علاوه شرح مطالعه ۔ منطقه ، شرح كافيه (نحو) اور شرح فرائض سيد شريف بهي ان هي كي تصنيفات هين ۔ (٢)

شاه حسين تكدري جو ارغوني امراء مين سے تها ، اس نے "روضته السلاطين " كے نام سے تاريخ پر كتاب لكهي ۔(٣)

مولانا مصلح الدين لاري ، جن كي تفسير حديث اور فقه مين تصنيفات كا ذكر كيا جا چكا هے ، اس كي كئي دوسري كتابين بهي هين ۔ مثلاً شرح فارسي منطقه ، جو منطقه كے موضوع پر كتاب هے۔(٤) " هديته العارفين " مين ان كي دوسري تصانيف كي فهرست دي گئي هے جو اس طرح هے :

---

(١) تاريخ تمدن سنده، ص۔ ٤١٢ ۔
(٢) ايضاً ، تاريخ سنده ، ص۔ ٤٦ ۔
(٣) معصومي ، ص۔ ١٢٨ ، تاريخ تمدن سنده ، ص۔ ٤١٧ ، جنت السنده ، ص۔ ٣٢٢ ۔
(٤) فهرست مخطوطات ، ص۔ ٦٨ ، معصومي ، ص۔ ٢٤٦ ، تاريخ تمدن سنده ، ص۔ ٤١٦

۱- انموذج العلوم

۲- تعليقة على المواقف في الكلام .

۳- حاشيه على شرح الدواني (لتهذيب المنطقه)

۴- حاشية على مطالع الانوار في الكلام .

۵- حاشيه على المطول في المعاني و البيان .

۶- حاشية على شرح هداية الحكمة لقاضي مير

۷- شرح ارشاد الحاوي في الفروع

۸- شرح رسالة على القوشجي في الهيئة .

۹- فرائد اللآلي .

۱۰- مرشد الغنا بشرح امثلة البنا . (۱)

حديث مين " شرح شمائل نبوي " اور فقه مين " كشف الغمه " كے مصنف شيخ عبدالله انصاري سلطان پوري سندهي كي عقائد مين بهي دواهم تصانيف هين . ان مين سے ايک عقيده حافظيه كي شرح هے اور دوسري عصمة الانبياء كے موضوع پر هے .(۲) اس كتاب مين اسلامي عقيده كے مطابقه انبياء عليهم السلام كي عصمت كا ذكر كيا هے .

مشهور مورخ سيد طاهر محمد نسياني نے شهر ٹهٹهه كي تاريخ لكهي جو فارسي زبان مين هے اور "تاريخ طاهري" كے نام سے مشهور هے . اس كے علاوه مثنوي " ناز و نياز " بهي اس كي يادگار هے .(۳)

مشهور محدث علامه طاهر بن يوسف سندهي كي سيرت كے موضوع پر ايک بهترين كتاب " انتخاب "مواهب لدنيه " هے جو دراصل قسطلاني كي " مواهب لدنيه كا انتخاب هے .(۴)

---

(۱) فهرست مخطوطات مذكوره ، ص - ۶۸ .
(۲) فقهاء هند ، ج - ۳ ، ص - ۲۳۸ .
(۳) جنت السنده ، ص - ۲۲۵ .
(۴) فقهاء هند ص - ۹۸ (جلد۴)

علامہ جعفر بوبکانی کی حدیث و فقہ کے موضوع پر مذکورہ بالا کتب کے علاوہ مندرجہ ذیل تصنیفات بھی ہین ۰

۱۔ البیان البنیہ فی شرح بینتہ البیان :

یہ کتاب معانی وبیان کے موضوع پر ہے ۰ مخدوم بوبکانی نے پہلے اس موضوع پر " بینتہ البیان " تالیف کی اور پھر خود ہی اس کی شرح " بیان البنیتہ " کے نام سے لکھی ۰ اس نادر کتاب کا ایک نسخہ بانکی پور لائبریری مین موجود ہے ۰ لائبریری کے فاضل فہرست نگار نے اس نسخہ کے متعلقے لکھا ہے کہ اس کا آغاز "الحمد لله الذی اعطا المعانی و البیان ۰۰۰ اما بعد فہذہ ما سمیتہ بینتہ البیان ۰(۱)

مؤلف نے کتاب کو آٹھ ابواب مین تقسیم کیا ہے اور خاتمہ پر یہ عبارت درج ہے : " تمت الرسالتہ المسمی (المسمات) بیان البنیہ للعلامتہ الحجتہ الفہامتہ حضرت مخدوم جعفر بن عبدالکریم الشہیر بمیران بن یعقوب البوبکانی قدس الله سر ہم اجمعین ۰ "(۲)

۲۔ حاصل المنہج (مخدوم جعفر بوبکانی)

مخدوم بوبکانی نے یہ رسالہ فارسی زبان مین حصول علم کے آداب و شرائط کے موضوع پر تحریر کیا ،جو حقیقت مین مولف کی اپنی دوسری کتاب " نہج التعلیم ". کی تلخیص ہے۔ یہ رسالہ پیر جھنڈو کی لائبریری مین موجود ہے۔ اس کے علاوہ کشف الحق بھی مخدوم بوبکانی کی تالیف ہے ۰(۳)

(۱) فہرست مخطوطات ، ص۔ ۱۹۱ ۰
(۲) بانکی پور ، ۲۰ ، ۲۱۱۰ ، براکلمن ، ت ۲ : ۲۶۱
(۳) فہرست مخطوطات ، ۹۲ ۔ ۱۹۱ ، تاریخ مظہر شاہجہانی ، (حاشیہ) ص۔ ٦٥

حدیث کی مشہور کتاب " غایتہ التوضیح للجامع الصحیح " کے مصنف مولانا عثمان بن عیسیٰ بن ابراھیم صدیقی کی ایک اھم تصنیف عقائد میں بھی ھے جو " العقائد السنیۃ " کے نام سے مشہور ھے ۰ (١)

(١) نزھتہ الخواطر ، ج - ٥ ، ص - ٢٠٨ ، علم حدیث میں پاک و ھند کا حصہ ، ص - ١٦٢ ۰

مغليہ عہد حکومت :

سندہ مین ارغونون اور ترخانون کے بعد هندستان کے مغل شہنشاهون کي حکمراني قائم هوئي ۰ جہان سے سندہ پر گورنر (نواب) مقرر هوکر آتے تھے اور سندہ کي حکومت کا کاروبار چلاتے تھے ۰

پہلے ذکر کیا جا چکا هے کہ ارغونون کے بعد (مرزا شاہ حسن کي وفات کے بعد) سندہ دو حصون مین تقسیم هوگیا۔ ایک حصہ بالائي سندہ کا ، جس کا مرکز بکھر تھا اور یہان سلطان محمود کوکلتاش کي حکومت قائم هوئي ۰ دوسرا زیرین سندھ کا جس کا مرکز ٹھٹھہ تھا اور یہان ترخانون کي حکومت قائم هوئي جس کي ابتدا مرزا عیسیٰ ترخان سے هوئي ۰(١)

سلطان محمود کوکلتاش نے بکھر پر تقریباً بیس برس حکومت کي ۰ ترخان اور ارغون امراء کي آئے دن کي سازشون سے تنگ آکر اپنے زیر اقتدار علاقہ خود هي مغل بادشاہ اکبر کے حوالے کردیا(٢) چناچہ کیسو خان بکھر کا پہلا گورنر بناکر بھیجا گیا ، مگر ابھي وہ بکھر نهین پہنچا تھا کہ سلطان محمود کوکلتاش نے سن ٩٨٢ ھ (١٥٧۴ ء) مورخہ ٢٠ صفر بروز هفتہ وفات پائي ۰(٣) اس کي تاریخ وفات " دربهشت آسود " سے نکلتي هے ۰(۴) وفات کے وقت اسي ٩٨٢ھ
کي عمر ٨۴ سال تھي ۰

---

(١) خداداد خان " لب تاریخ سندہ " (فارسي) ، سندھي ادبي بورڈ ، حیدرآباد ، ١٣٦٨ ھ - ١٩٥٩ ء ، ص - ٤٢ ۰
(٢) ایضاً ،
(٣) ایضاً ،
(۴) ایضاً ۰

اس طرح سے سندہ مین مغلون کی حکومت پہلے بالائی سندہ (بکھر) مین سن ۹۸۲ھ (۱۵۷۴ء) مین قائم ہوئی ۔

سندہ کے زیرین حصے مین مرزا جانی بیگ ترخان کی حکومت تھی ۔ جس کی سرکوبی کے لئے پہلے نواب صادق خان کو بھیجا گیا ۔ مگر اسے کوئی خاطر خواہ کامیابی نہ ہوئی اور اسے واپس بکھر بھیج دیا گیا اور زیرین سندہ (ٹھٹھہ) کی تسخیر کے لئے نواب عبدالرحیم خان خانان کو مامور کیا گیا ۔ جس نے بالآخر مرزا جانی بیگ کو مات کیا اور اس کو لے کر اکبر کی دربار مین پہنچا ۔ اکبر نے اسے خلعت و انعامات سے نوازا سیوستان اور لاہری بندر کے علاوہ باقی سندہ اس کو بطور جاگیر عنایت کی (۱)۔ اس طرح سے مرزا جانی بیگ کی حیثیت اب ایک ماتحت جاگیردار اور تنخواہ دار ملازم کی تھی ۔ تقریباً آٹھ سال اکبر کی ملازمت کرنے کے بعد ۲۷ ۔رجب ۱۰۰۹ھ (۱۶۰۰ء) مین فوت ہوگیا ۔(۲)

ٹھٹھہ کی فتح سے سندہ کا سارا علاقہ مغلون کی ماتحتی مین آگیا ۔ چنانچہ سندہ کو سلطنت مغلیہ کے ایک صوبہ کی حیثیت حاصل ہوگئی،اس لئے وہان سے نواب مقرر ہوکر آتے تھے

یہان پر یہ بات غور طلب ہے کہ مغل بادشاہون کی طرف سے بکھر اور ٹھٹھہ پر الگ الگ نواب مقرر ہو کر آتے تھے۔ گویا سندہ کے دو صوبے بنا دیئے گئے تھے ۔ یہان پر پہلے بکھر کے مغلیہ نوابون اور پھر ٹھٹھہ مین مغلیہ گورنرون کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے۔تاکہ تاریخی تسلسل سامنے رہے۔

بکھر کے مغلیہ گورنر :

بکھر سن ۹۸۲ھ (۱۵۷۴ء) مین مغلون کے قبضہ مین

(۱) تاریخ طاہری ، ص ۔ ۲۰۲
(۲) لب تاریخ سندہ ، ص ۔ ۸۹ ، مگر تاریخ معصومی مین اس کی وفات ۱۰۰۸ھ لکھی ہے۔

آیا اور اس وقت سے لے کر سن ۱۱۳۰ھ (۱۷۱۸ء) تک ۴۹ گورنر مقرر هوکر آئے • جن کی تفصیل اس طرح هے •(۱)

مغل بادشاہ	سن	نام گورنر
اکبر	۹۸۲ھ ـ ۱۵۷۴ء	۱ـ گیسو خان (۲)
"	۹۸۳ھ ـ ۱۵۷۵ء	۲ـ توسو خان
"	۹۸۳ھ ـ ۱۵۷۵	۳ـ میر سید محمد امیر ولد میر عبدل
"	۹۸۴ھ ـ ۱۵۷۶ء	۴ـ سید ابوالفضل ولد سید محمد امیر
"	۹۸۵ھ ـ ۱۵۷۷ء	۵ـ اعتماد خان (خواجہ سرا)(۳)
"	۹۸۶ھ ـ ۱۵۷۸ء	۶ـ نواب فتح خان (۴)
"	۹۹۴ھ ـ ۱۵۸۵ء	۷ـ نواب صادق خان (۵)

---

(۱) بکھر کے گورنرون کي یہ فهرست " لب تاریخ سندہ " مطبوعہ سندھي ادبي بورڈ ، حیدرآباد ، سن ۱۳۶۸ھ ـ ۱۹۵۹ء ، از صفحہ ۷۳ تا صفحہ ۸۰ سے ماخوذ هے •

(۲) یہ پهلا مغلیہ گورنر هے جو سلطان محمود کوکلتاش کي وفات کے بعد بکھر پهنچا • (لب تاریخ سندہ ، ص ـ ۷۳) ، اعجازالحق قدوسي " تاریخ سندہ " ج ـ ۲ ، ص ـ ۱۴۷)

(۳) یہ کسي رذیل خاندان سے تھا ـ اس نے بکھر مین گورنر مقرر هونے کے بعد شرفاء کو بهت ستایا • باالآخر اپنے بد اعمالیون کي وجہ سے قتل هوا • (لب تاریخ سندہ ، ص ـ ۷۴ ، " تاریخ سندہ " ، ج ـ ۲ ، ص ـ ۱۴۷)

(۴) صاحب لب تاریخ سندہ کا خیال هے کہ جامع مسجد روهڑي جو کہ موئے مبارک کي درگاہ کے متصل هے ، اسي نواب نے بنوائي تھي • اس کي حکومت ۹۹۳ھ (۱۵۸۵ء) تک رهي • (لب تاریخ سندہ ، ص ـ ۷۴)

(۵) اس کو اکبر نے میرزا جاني بیگ کو سرکوبي کے لئے بھیجا تھا مگر میرزا جاني بیگ کے اطاعت قبول کرنے پر اکبر نے نواب صادق خان کو بکھر جانے کا حکم دیا • اور وہ فورا بکھر روانہ هوگیا •(لب تاریخ سندہ ص ۷۶)

۸ـ نواب اسماعیل قلي خان (۱)	۹۹۶ھ ـ ۱۵۸۷ء	اکبر
۹ـ نواب شبرو سلطان	۹۹۷ھ ـ ۱۵۸۸ء	"
۱۰ـ نواب صادق خان (دوباره)	۹۹۸ھ ـ ۱۵۸۹ء	"
۱۱ـ نواب میر ابوالقاسم (۲) خان نمکین •	۱۰۰۴ھ ـ ۱۵۹۵ء	"
۱۲ـ نواب میرزا نور ولد خان اعظم •	۱۰۰۵ھ ـ ۱۵۹۶ء	"
۱۳ـ نواب میر ابوالقاسم نمکین (دوباره)	۱۰۰۷ھ ـ ۱۵۹۸ء	"
۱۴ـ نواب سعد خان	۱۰۰۹ھ ـ ۱۶۰۰ء	"
۱۵ـ نواب بقرا بیگ (۳)	۱۰۱۴ھ ـ ۱۶۰۵ء	جهانگیر
۱۶ـ سردار خان	۱۰۱۵ھ ـ ۱۶۰۶ء	"
۱۷ـ نواب قاضي خان	۱۰۱۶ھ ـ ۱۶۰۷ء	"
۱۸ـ نواب سید تاج خان	۱۰۲۰ھ ـ ۱۶۱۱ء	"
۱۹ـ نواب بایزید خان	۱۰۲۵ھ ـ ۱۶۱۶ء	"
۲۰ـ نواب هوشیار خان (۴)	۱۰۲۸ھ ـ ۱۶۱۸ء	"
۲۱ـ نواب مرزا علي محمد بیگ	۱۰۳۱ھ ـ ۱۶۲۱ء	"

(۱) لب تاریخ سنده مین مذکور هے که " درین سال در تمام ملک قحط پیدا شد " یعني اس سال سارے ملک مین قحط پیدا هوا • (ص ـ ۷۶)

(۲) اس کا مقبره روهڑي مین هے اور یه قاسم خاني سے مشهور هے • (لب تاریخ سنده ، ص ـ ۷۶)

(۳) اسي سال اکبر نے وفات پائي اور جهانگیر تخت نشین هوا " فوت اکبر شد " سے تاریخ وفات نکلتي هے • (لب تاریخ سنده ، ص ـ ۷۶)
۱۰۱۴ هـ

(۴) یه نواب خان جهان کا خواجه سرا تها ، نورجهان بیگم کي طرف سے بکهر کا حاکم هوا • کیونکه بکهر اس وقت نورجهان کي جاگیر مین تها • (لب تاریخ سنده ص ـ ۷۷ ، اعجازالحق قدوسي تاریخ سنده ، ص ـ ۱۴۹)

٢٢-	محمد علي فوجدار (١)	١٠٣٨ھ ١٦٢٨ء	شاهجهان
٢٣-	ميرزا حسيني	١٠٣٩ھ ١٦٢٩ء	"
٢۴-	نواب عزت خان فوجدار	١٠۴١ھ ١٦٣١ء	"
٢۵-	سيد محمد فوجدار	١٠۴٣ھ ١٦٣۴ء	"
٢٦-	نواب اسد خان	١٠۴۵ھ ١٦٣۵ء	"
٢٧-	نواب محمد يوسف خان	١٠۴٦ھ ١٦٣٦ء	"
٢٨-	نواب محمد خان	١٠۴٨ھ ١٦٣٨ء	"
٢٩-	نواب قلي خان (٢)	١٠۴٩ھ ١٦٣٩ء	"
٣٠-	ميران سيد جاون	١٠۵٠ھ ١٦۴٠ء	"
٣١-	ميرزا التفات بيگ	١٠۵١ھ ١٦۴١ء	"
٣٢-	ميرزا زمان خان (٣)	١٠۵٢ھ ١٦۴٢ء	"
٣٣-	نوا سعد خان (دوباره)	١٠۵۴ھ ١٦۴۴ء	"
٣۴-	خواجه لطف و مير محمد ناظر (۴)	١٠۵٨ھ ١٦۴٨ء	"
٣۵-	نواب خواجگي	١٠٦١ھ ١٦۵١ء	"
٣٦-	شيخ احمد	١٠٦٣ھ ١٦۵٢ء	"
٣٧-	ميرزا لعل بيگ	١٠٦۵ھ ١٦۵۵ء	"

(١) يه بكهر كے فوجدار كے نام سے مشهور تها ٠ آصف جاه كي طرف سے بكهر كا فوجدار مقرر هوا ٠ كيونكه بكهر اس وقت اس كي جاگير تها اسي سال جهانگير نے وفات پائي اور اس كا بيٹا شاهجهان تخت نشين هوا ٠ (لب تاريخ سنده، ص- ٧٧)

(٢) يه بهت پرهيزگار اور نيك دل شخص تها ، هر پير اور جمعرات كو خيرات كرتا تها ٠(لب تاريخ سنده ، ص- ٧٨)

(٣) يه شهزاده مراد بخش كا ملازم تها اور فوجدار كے لقب سے مشهور تها ٠ (لب تاريخ سنده، ص- ٧٨)

(۴) خواجه لطف فوجدار اور مير محمد ناظر ديوان بكهر تها، اور يه دونـــــون دارا شكوه كے ملازم تهے ٠(لب تاريخ سنده ، ص- ٧٨ ، تاريخ سنده ، ج - ٢ ،ص ١۵)

۳۸۔	خواجہ عبدالواحد	۱۰۶۶ھ	۱۶۵۶ء	شاھجھان
۳۹۔	شیخ احمد (دوبارہ)	۱۰۶۷ھ	۱۶۵۷ء	"
۴۰۔	خواجہ محمد شریف	۱۰۶۸ھ	۱۶۵۸ء	"
۴۱۔	باقر خان (۱)	۱۰۶۹ھ	۱۶۵۹ء	اورنگ زیب عالمگیرؒ
۴۲۔	عبداللہ خان (صرف چار ماہ)	۱۰۷۰ھ	۱۶۶۰ء	"
۴۳۔	خنجر خان	۱۰۷۰ھ	۱۶۶۰ء	"
۴۴۔	شیخ ابراھیم	۱۰۷۱ھ	۱۶۶۱ء	"
۴۵۔	نواب سید عزت خان	۱۰۷۴ھ	۱۶۶۴ء	"
۴۶۔	نواب سید غلام مصطفیٰ	۱۰۷۸ھ	۱۶۶۸ء	"
۴۷۔	سید میر یعقوب خان رضوی (۲)	۱۰۸۱ھ	۱۶۷۱ء	"
۴۸۔	سید میر صادق ولد میر یعقوب رضوی	۱۰۸۵ھ	۱۶۷۵ء	"
۴۹۔	نواب خدا یار خان	۱۰۸۷ھ	۱۶۷۷ء	"
۵۰۔	میر محمد اکرم حکیم	۱۰۹۰ھ	۱۶۷۹ء	"

نواب خدایار خان نے بکھر پر تقریباً تین سال حکومت کی اس کے بعد ۱۰۹۰ھ (۸۰ ـ ۱۶۷۹ء) میں روھڑی کے قاضی خاندان میں سے میر محمد اکرم حکیم بکھر کا نگران تھا ۰ اس کی اولاد اب تک روھڑی کے محلہ قاضیان میں رھتی ھے ۰(۳) اس کے بعد مغلوں کا کوئی گورنر بکھر نھیں آیا ، اور سندھ میں کلھوڑا خاندان کی حکومت قائم ھوئی ۰(۴)

---

(۱) یہ فوجدار کے لقب سے مشھور تھا ، اسی سال ۱۰۶۹ھ (۱۶۵۹ء) میں شاھجھان کا انتقال ھوا اور اس کا بیٹا اورنگ زیب عالمگیرؒ تخت نشین ھوا ۰(لب تاریخ سندھ ص ـ ۷۹ ، تاریخ سندھ ، ج ـ ۲ ، ص ـ ۱۵۱)

(۲) اس کی اولاد اب بھی روھڑی کے قرب وجوار میں آباد ھے اور رضوی سادات سے مشھور ھے اس کے بعد اس کا بیٹا سید میر صادق بکھر کا نواب مقرر ھوا (ایضا ، ایضا)

(۳) لب تاریخ سندھ ، ص ـ ۸۰

(۴) ایضا

چناچه صاحب لب تاريخ سنده لکهتا هے :" پس از محمد اکبر حکيم غلبئه عباسيان عرف " کلهوڙا " براکثري حصه جات ملک سند بوقوعي رسيد ٠ "(١)

يعني - محمد اکبر حکيم کے بعد سنده کے اکثر حصوں پر عباسی يعنی کلهوڑوں کا غلبہ ہوا۔

بکهر پر قبضے کے تقريباً ١٨ سال بعد يعني سن ١٠٠٠ هـ (٩٢ - ١٥٩١ ع) ميں مغلوں کا ٹهٹهه پر بهي اقتدار قائم هوا اور مغليه نوابون کا سلسله شروع هوا ، جو سن ١١٥١ هـ ( ) تک جاري رها ٠ اس دوران (٦٧) گورنر (نواب) ٹهٹهه پر مقرر هوکر آئے - جن کي تفصيل درج کي جاتي هے ٠(٢)

١-	دولت خان لودهي (٣)	١٠٠٠هـ ٩٢-١٥٩١ع	اکبر
٢-	مرزا شاه رخ (٣)	١٠٠٢هـ ١٥٩٤ع	"
٣-	خسرو چرکس	١٠٠٢هـ ١٥٩٤ع	"
٤-	ميرزا غازي بيگ ترخان*	١٠٠٩هـ ١٦٠١ع	جهانگير
٥-	ميرزا احمد بيگ	١٠١٣هـ ١٦٠٥ع	"
٦-	هندو خان	١٠١٦هـ ١٦٠٨ع	"
٧-	خسرو چرکس	١٠١٧هـ ١٦٠٩ع	"

(١) لب تاريخ سنده ، ص - ٨٠ ٠

(٢) يه تفصيل پير حسام الدين راشدي کي مرتبه فهرست سے ماخوذ هے جو انهون نے تحفت الکرام (فارسي) کے جلد سوم کو ايڈٹ کرتے هوئے طبقه امراء سلاطين تيموريه کے ضمن مين از صفحه ٣٨٧ تا ٤٢٢ ، حواشي مين دي هے ٠ يه فهرست نوبان مغليه اس فهرست سے مختلف هے جو مير علي شير قانع نے تحفت الکرام اور خدا داد خان نے لب تاريخ سنده مين دي هے

(٣) فتح ٹهٹهه کے بعد خان خانان نے اس کو گورنر اور اپنا قائم مقام مقرر کيا تها ٠(تاريخ سنده ، ص - ٢٦٧)

(٤) فتح ٹھٹھہ کے بعد، خانِ خانان نے اس کو گورنر اور اپنا قائم مقام مقرر کیا تھا۔

٨-	ميرزا عبدالعلي ترخان	١٠٢١ھ	جهانگير (١٠١٤ھ تا ١٠٣٧ھ)
٩-	ميرزا رستم قندهاري *٢	١٠٢٢ھ	"
١٠-	تاج خان (تاش بيگ)	١٠٢٣ھ	"
١١-	ارسلان بيگ شمشير خان اوزبڪ	١٠٢٣ھ	"
١٢-	مير عبدالرزاق مظهر خان معموري)	١٠٢٥ھ	"
١٣-	مرزا شاه بيگ ارغون خان دوران	١٠٢٨ھ	"
١٤-	سيد بايزيد بخاري *٣ مصطفى خان	١٠٢٩ھ	"
١٥-	سيد ابراهيم بن بايزيد *٤ مصطفي (مذكور)	١٠٣٥ھ	"
١٦-	شريف الملڪ *٥	١٠٣٥ھ	"
١٧-	ميرزا سعيد	١٠٣٦ھ	"
١٨-	ميرزا عيسى ترخان *٦ ثاني (١)	١٠٣٧ھ	شاهجهان (١٠٣٧ھ تا ١٠٦٩ھ)
١٩-	سيد بادشاه خواجه شير خواجه باقي خان *٧	١٠٣٧ھ	"
٢٠-	مرتضى خان *٨ (مير حسام الدين انجو)	١٠٣٧ھ	"
٢١-	مير ابوالبقا امير خان *٩	١٠٣٩ھ	"
٢٢-	يوسف محمد خان نقشبندي	١٠٤١ھ	"
٢٣-	دولت خان خواص خان مثي	١٠٤٥ھ	"
٢٤-	غيرت خان	١٠٥٠ھ	"
٢٥-	مغل خان	١٠٥٠ھ	"
٢٦-	مير ابوالبقا امير خان (دوباره)	١٠٥٠ھ	"

(١) اسي سال سن ١٠٣٧ھ (٢٨-١٦٢٧ء) مين جهانگير كي وفات هوئي اور اس كا بيٽا شاهجهان تخت نشين هوا.

۲۷۔	مغل خان *[10]	۱۰۵۷ھ۔	شاھجہان
۲۸۔	عالمگیر	۱۰۶۰ھ۔	"
۲۹۔	سعید خان بہادر ظفر جنگ	۱۰۶۱ھ۔	"
۳۰۔	جعفر خان عمدۃ الملک	۱۰۶۱ھ۔	"
۳۱۔	مغل خان بن اعظم خان میر محمد باقر	۱۰۶۱ھ۔	"
۳۲۔	سردار خان	۱۰۶۳ھ۔	
۳۳۔	ظفر خان احسن *[11]	۱۰۶۳ھ۔	
۳۴۔	قباد بیگ اوزبک *[12] (۱)	۱۰۶۹ھ۔	
۳۵۔	لشکر خان یادگار *[13]	۱۰۷۰ھ۔	
۳۶۔	غضنفر خان بن الہوردي خان *[14]	۱۰۷۴ھ۔	
۳۷۔	عزت خان	۱۰۷۷ھ۔	
۳۸۔	ابو النصر خان شائستہ خان *[15]	۱۰۸۰ھ۔	
۳۹۔	سعادت خان	۱۰۸۲ھ۔	اورنگزیب
۴۰۔	کفایت خان	۱۰۸۲ھ۔	عالمگیر
۴۱۔	عزت خان (دوبارہ)	۱۰۸۴ھ	(۱۰۶۹ھ تا ۱۱۱۸ھ)
۴۲۔	خانہ زاد خان	۱۰۹۰ھ۔	"
۴۳۔	سردار خان	۱۰۹۵ھ۔	"
۴۴۔	مرید خان	۱۰۹۹ھ۔	"
۴۵۔	زبردست خان	۱۱۰۱ھ۔	"

(۱) اورنگزیب عالمگیرؒ نے اسے ۵ محرم ۱۰۶۹ھ (۱۶۵۸ء) مین جب کہ وہ سلطان پور مین منزل انداز تھا ، ٹھٹھہ کا صوبیدار مقرر کر کے بھیجا یہ ۲۶ صفر ۱۰۶۹ھ مین ٹھٹھہ پھنچا اور ۹ رمضان ۱۰۷۰ھ مین اس کا تبادلہ ھوا ۔ یہ اورنگزیب عالمگیرؒ کي طرف سے پھلا صوبیدار تھا جو ٹھٹھہ پر مقرر ھوا ۔
(لب تاریخ سندھ ، ص۔ ۱۰۲)

۴۶۔ ۲۶۔	ابو نصر خان* (دوبارہ)	۱۱۰۱ھ	اورنگزیب عالمگیر ؒ
۴۷۔	نواب حفظ اللہ خان* بن سعد اللہ خان وزیر	۱۱۰۳ھ	"
۴۸۔	سعید خان *	۱۱۱۲ھ	"
۴۹۔	میر امین الدین خان* حسین بن سید ابو المکارم شهود	۱۱۱۴ھ	"
۵۰۔	یوسف خان* (ترین)	۱۱۱۵ھ	"
۵۱۔	احمد یار خان* برلاس	۱۱۱۶ھ	"
۵۲۔	سعید خان (عطر* خان)	۱۱۱۹ھ	"
۵۳۔	محسن خان *	۱۱۲۱ھ	"
۵۴۔	شاکر خان *	۱۱۲۳ھ	"
۵۵۔	محسن خان (دوبارہ) *	۱۱۲۴ھ	"
۵۶۔	خواجہ محمد خلیل *	۱۱۲۴ھ	جہاندار شاہ ۱۱۲۴ھ (صرف ۹ ماہ حکومت)
۵۷۔	عطر خان غیاث الدین *	۱۱۲۴ھ	محمد فرخ سیر (۱۱۲۴ھ تا ۱۱۳۱ھ)
۵۸۔	لطف علی خان *	۱۱۲۵ھ	"
۵۹۔	محمد اعظم خان بن* محمد صالح فدائی خان	۱۱۲۸ھ	نیکو سیر (۱۱۳۱ھ)
۶۰۔	مہابت خان (غالب* جنگ)	۱۱۳۲ھ	
۶۱۔	سلطان محمود خان *	۱۱۳۴ھ	
۶۲۔	عبدالسمیع خان	۱۱۳۵ھ	
۶۳۔	سیف اللہ خان *	۱۱۳۷ھ	
۶۴۔	دلیر خان *	۱۱۴۳ھ	
۶۵۔	محمد اسحاق عمدۃ الملک امیر خان انجام	۱۱۴۵ھ	

۶۶۔ همت دلير خان* ۱۱۲۵ھ

۶۷۔ صادق علي خان* ۱۱۴۹ھ

صادق علي خان مغليه حکومت کي طرف سے ٹھٹھه پر آخري صوبيدار تھا ۰(۱) يه امير خان انجام کي طرف سے ٹھٹھه کا اجاره دار هوکر آيا تھا ۰(۲) جس نے سن ۱۱۵۱ھ(۱۷۳۸ء) مين ٹھٹھه اجاره پر ميان نور محمد کلهوڑه کے وکيل شيخ غلام محمد بن شيخ عزيز الله کو دے ديا تھا ۰

تحفت الکرام مين ٹھٹھه کے مغليه نوابون کے سلسله مين جو نام آئے هين ، پير حسام الدين راشدي کي مرتب کرده فهرست (جو اوپر دي گئي هے) مين نشان (*) لگا ديا گيا هے اور ان پر ديئے گئے نمبر ، اسي ترتيب کو ظاهر کرتے هين ، جس ترتيب سے يه مقرر هوکر ٹھٹھه آئے تھے ۰(۳)

لب تاريخ سنده مين ، نواب صادق علي خان کے بارے مين مذکور هے :"اين نواب آخرين نواب شاهانِ هندستان بود ۰"(۴)

يعني - يه نواب شاهانِ هندستان کي طرف سے آخري نواب تھا

مير علي شير قانع ٹھٹھوي نے بھي آخري مغليه نواب صادق علي خان کو قرار ديا هے اور لکھا هے کہ اس نے ٹھٹھه اجاره پر ميان نور محمد کلهوڑه کے وکيل شيخ غلام محمد کو دے ديا تھا ۰(۵) اس طرح سے ٹھٹھه سے مغليه حکومت کا خاتمه هوا اور اس کے بعد کلهوڑا خاندان کي حکومت قائم هوئي

(۱) لب تاريخ سنده ، ص۔ ۱۰۹

(۲) تحفت الکرام ، سندهي ادبي بورڈ ، سن ۱۹۵۷ء ، ص۔ ۶۵۳ ۰

(۳) تحفت الکرام مين مغل نوابون کے نام اور ان کے مختصر حالات صفحه ۲۳۳ سے ۲۵۴ تک مذکور هين۰ اسي طرح لب تاريخ سنده مين تقريباً يهي نام مغليه نوابون کے صفحه ۹۰ سے ۱۹۰ تک مذکور هين۰

(۴) لب تاريخ سنده ، ص۔ ۱۰۹

(۵) تحفت الکرام ، ص۔ ۲۵۴ ۰

مغليہ عھد مين علم و ادب :

دھلي کے شاھان مغليہ بڑے علم دوست ، علم پرور تھے- ان کي طرف سے بکھر اور ٹھٹھہ پر جو نواب مقرر ھوکر آئے وہ بھي علم و ادب کے بڑے دلدادہ تھے • ميرزا غازي بيگ ترخان علم و فضل اور شعر و ادب کا بڑا قدر دان تھا • اس دور کے بڑے بڑے علماء اس کي دربار مين ھم وقت موجود رھتے تھے • مير امين الدين خان حسين خود عبڑا عالم اور بڑا صاحب کمال بزرگ تھا • کئي کتابون کا مصنف بھي تھا • اس کے علاوہ ظفر خان حسن بھي بھت بڑا شاعر تھا • نواب مھابت خان ، نواب سيف الله خان ، مير ابوالمکارم امير خان ، مير عبدالرزاق معموري ، ميرزا عيسيٰ خان ترخان ثاني وغير ھم ، ان سب نے علم و فن ، شعر و ادب کي سرپرستي کي اور ان کي قدر دانيون نے شعر و ادب کو نئي زندگي بخشي •

يھي وجہ ھے کہ اس دور مين بھي سندھ مين علم و ادب نے بڑي ترقي کي • بھت سے علماء و شعراء نے بڑا نام پيدا کيا کئي علماء کرام ، ديني علوم کي ترويج و ترقي ، مين ممتاز حيثيت رکھتے تھے • بھت سے فقھاء نے مسند اجتھاد کو رونق بخشي-ٹھٹھہ خاص طور پر علمي اعتبار سے امتيازي شان رکھتا تھا • يھان پر تقريباً چار ھزار ديني مکتب تھے •(۱) جن مين عراق ، عجم اور خراسان کے علماء درس ديتے تھے • يھان سے ھزارون کي تعداد مين فارغ التحصيل طلب نے ھندستان کے دور دراز علاقون مين نام پيدا کيا •

اس کے علاوہ بکھر ، سيوھن ، کھنبات ، ھالاکندي ، بوبک بھي بھت بڑے علمي اور ديني مراکز تھے • چناچہ علماء کرام کي

(۱) رحيمداد خان مولائي شيدائي نے ان مدارس کے تعداد ۴۰۰ سوؑ لکھي ھے • (تاريخ تمدن سندھ ، ص ۔ ۵۴۰)

ان مساعي سے سندھ مین تفسیر ، حدیث ، فقہ اور تصوف اور دیگر دینی علوم نے بھت ترقی کی ۔ اس کے علاوہ منطقہ ، نحو ، تاریخ مصوری ، ھیئت وغیرہ کے علوم مین بھی کافی پیش رفت ھوئی ۔

عھد مغلیہ کے علماء و مشاھیر :

سندھ مین مغلیہ عھد مین اکابرین اور علماء مشاھیر کی بڑے تعداد تھی ذیل مین ان مین سے بعض کا ذکر کیا جاتا ھے ۔

ا۔ میر معصوم بکھری (م ۔ ١٠١٥ھ)

میر معصوم بن سید میر صفاء الترمذی السندی البکھری وقت کا سیاستدان ، شاعر اور مورخ گذار ھے ۔ صاحب علم و معرفت تھا بکھر مین پیدا ھوا اور وھین تربیت پائی ۔(١)

اکبر بادشاہ کا خاص معتمد تھا ، چناچہ اکبر نے اسے سن ١٠١٢ھ (١٦٠٢ء) مین اپنی طرف سے شاہ عباس صفوی ایرانی کے دربار مین سفیر بناکر بھیجا ، ایران کے علاوہ مالوہ اور دکن تک سفارت کے عھدے پر فائز رھا ۔(٢)

شاعری مین " نامی " تخلص استعمال کرتا تھا (٣) اس

(١) مولائی شیدائی " جنت السندھ " ، سندھی ادبی بورڈ ، جامشورہ ، ١٩٨٥ ، ص ۔ ٤٩٨ ۔

(٢) تحفت الکرام ، ص ۔ ٣١٩ ۔

(٣) ایضاً ص ۔ ٣١٩ ۔

کے علاوہ تالیف و تصنیف کا بھي ذوقہ تھا ۔ چناچہ تاریخ سندھ (تاریخ معصومي) ان کي یادگار ھے ۔ اس کے علاوہ خمسہ نظامي کے جواب مین " خمسہ " تصنیف کي ۔(١) فن طب پر بھي ان کي کتاب " المفردات المعصومیہ " (طب نامہ) ھے ۔

سکھر مین مشھور " منارہ معصوم شاہ " بھي اس کے فن عمارت سازي کے شوقہ کي عکاسي کرتا ھے یہ مینارہ ١٠٠٧ھ (١٥٩٨ع)مین تعمیر ھوا تھا ۔(٢)

میر معصوم نے سن ١٠١٥ھ (١٦٠٦ع) مین وفات پائي اوربھکر مین مدفون ھے ۔(٣)

٢۔ شیخ عمر ٹھٹھوي :

شیخ عمر ٹھٹھوي اپنے دور کا بھت بڑا عالم اور بزرگ تھا ، شیخ مبارک ناگوري سندھي نے بھي اس سے علم باطني حاصل کیا تھا ۔(٤) شیخ عمر آخر عمر مین گجرات تشریف لے گئے جھان خواجہ عبداللہ احرار ، خطیب ابوالفضل گازروني اور مولانا جلال الدین دواني ، ان کے ھمعصر تھے شیخ عمر سندھي کا گجرات کے کبار علماء مین شمار ھوتا ھے ۔(٥)

---

(١) جن مین سے چار کتابین دستیاب ھوئي ھین ۔ پانچوین کتاب کا کوئي پتہ نھین ملا ۔
(جنت السندہ ، ص۔ ٤٩٩)
(٢) نزھتہ الخواضر ، ج ۔ ٥ ، ص۔ ٣٨٩ ، جنت السندہ ، ص۔ ٤٩٩ ، تحفتہ الکرام ، ص۔ ٣١٩ ۔
(٣) جنت السندہ ، ص۔ ٤٩٩ ۔
(٤) نزھتہ خواطر ، ج ۔ ٥ ، ص۔ ٣٩٠
(٥) جنت السندہ ، ص۔ ٥٥٠

۳۔ ملا احمد نصراللہ ٹھٹھوی (؟ ۔ ۱۰۰۰ء)

یہ اصل میں شیرازی علماء میں سے تھا ، حکیم فتح اللہ شیرازی کی سفارش پر فتح پور سکری میں اکبر کی علمی مجلس میں علماء کے زمرہ میں شامل ہوا ۔ ملا احمد نے اکبر کے حکم پر دو ماہ کے اندر یاقوت حموی کی معجم البلدان کے دو سو جلدوں میں سے ۱۲ (بارہ) جلدوں کا فارسی میں ترجمہ کیا ۔(۱) اس کے بعد اکبر کے حکم سے اس نے اسلام کی ایک ہزار سال کی تاریخ لکھی جو " تاریخ الفی " کے نام سے مشہور ہے ۔(۲) جس کی بعض جلدیں آج بھی رامپور کے کتب خانہ میں موجود ہیں ۔ اس کتاب " تاریخ الفی" کا دیباچہ شیخ ابوالفضل نے لکھا تھا ۔(۳)

ہندستان کی تاریخ کا مصنف حکیم محمد قاسم بن مولانا غلام علی استر آبادی ، جس کی " تاریخ فرشتہ " اس وقت مورخین کے لئے سند کا درجہ رکھتی ہے ، وہ بھی ملا احمد کا شاگرد تھا ۔(۴) ملا احمد ایک متعصب شیعہ اور غالی رافضی تھا ۔(۵) مرزا فولاد برلاس کے ہاتھوں قتل ہوا (۶) یہ بکھر کے قاضی کا بھائی تھا(۷)

(۱) جنت السندھ ، ص ۔ ۵۰۰ ۔
(۲) ایضاً
(۳) منتخب التاریخ بدایونی ، ج ۔ ۲ ، ص ۔ ۳۱۸
(۴) جنت السندھ ، ص ۔ ۵۰۰ ۔
(۵) تاریخ فرشتہ جلد دوم ، ص ۔ ۳۷۹ ، (اردو) ، مصنف نے خود لکھا ہے کہ ملا احمد ٹھٹھوی اس کا استاد تھا ۔(جنت السندھ ، ص ۔ ۵۰۱)
(۶) منتخب التاریخ بدایونی ، ج ۔ ۲ ، ص ۔ ۳۱۷ ، کلکتہ ۱۸۶۹ء (فارسی)
(۷) ملا عبدالقادر بدایونی اس سلسلے مین لکھتے ہیں : " ودرین ماہ میرزا فولاد بیگ برلاس نیم شبی ملا احمد رافضی راکہ سب صحابہ علانیہ میکرد بہانہ از خانہ بر آوردہ کشت و تاریخ آن " زہی خنجر فولاد " (منتخب التاریخ ، ج ۔۲ ، ص ۔ ۳۶۴)

٢۔ شيخ مبارڪ ناگوري سندهي (م۔ ١٠٠٠ھ)

شيخ مبارڪ کے والد شيخ خضر نے سندھ کے ريل پرگنے مين سکونت اختيار کرلي تھي ۔ يھان اس نے شادي کي ۔ سن ٩١١ھ مين شيخ مبارڪ سندهي ناگور مين پيدا ھوا ۔(١) شيخ مبارڪ حصول علم کے لئے ناگور سے گجرات اور پھر آگرہ پھنچا ۔(٢) سن ٩٨٠ھ مين اکبري دربار سے منسلڪ ھوا اور بالاخر صدر الصدور کے مرتبہ کو پھنچا ۔(٣) اس سلسلے مين شيخ مبارڪ کا کردار انتھائي پست نظر آتا ھے کيونکہ اس نے ھر بات مين اکبر کي غير مشروط حمايت و تائيد کر کے اسے شريعت پر بالادستي دلاني اور آخري اتھارٹي قرار دلوانے مين اھم رول ادا کيا ، اسي وجہ سے وہ اکبر کا خاص مقرب بنا ۔

شيخ مبارڪ کو ظاھري خواہ باطني علوم مين اسے کمال حاصل تھا تفسير کبير کے انداز مين ايڪ تفسير " منبع العيون" لکھي جو چار جلدون پر مشتمل ھے ۔(٤)

سن ١٠٠٠ھ (١٥٩٣ع) مين وفات پائي اور آگرہ کے چھار باغ مين دفن ھوا (٥) مگر نزھتہ الخواطر مين اس کي وفات کي تاريخ ١٧ ذي العقدہ ١٠٠١ھ مذکور ھے (٦) وفات کے وقت اس کي عمر ١٢٠ سال تھي (٧)

---

(١) علامہ عبدالحي الحسني اور صاحب فقھائے ھند نے لکھا ھے کہ اس کي ولادت ناگور مين ھوئي ، جبکہ مولائي شيدائي نے لکھا ھے کہ اس کي پيدائش سندھ مين ھوئي اور بعد مين وہ سندھ سے ناگور گئے ۔ (جنت السندھ ، ص۔ ٥٠٢)

(٢) نزھتہ الخواطر ،ج ۔٥ ، ص۔ ٣٢٠ ، فقھائے ھند ،ج ۔٤ ، حصہ دوم ، ص۔ ٣٠٨ ۔

(٣) جنت السندھ ، ص۔ ٥٠٣ (مطبوعہ سندهي ادبي بورڈ ، جامشورو ، ١٩٨٥ع)

(٤) ايضاً ، نزھتہ الخواطر ،ج ۔٥ ، ص۔ ٣٢١ ، فقھائے ھند ،ج ۔ ٤ ، ص۔ ٣١٤

(٥) ايضاً

(٦) نزھتہ الخواطر ،ج ۔٥ ، ص۔ ٣٢١ ، فقھائے ھند مين بھي يھي تاريخ مذکور ھے ۔

(٧) تحفتہ الکرام ، ص۔ ٣٦٧ ۔

٥ - ابوالفيض فيضي (م - ١٠٠٢هـ)

ابوالفيض فيضي ، شيخ مبارک سندهي کا بڑا بيٹا تھا۔ جو سن ٩٥٤هـ(١٥٤٧ع) مين آگره مين پيدا هوا ٠(١) بڑا صاحب کمال شاعر تها ٠ جلوس اکبري کے ٢٤ برس مين شهزادے دانيال کا اتاليق مقرر هوا ٠(٢)

مرحوم مولائي شيدائي نے لکها هے کہ هندستان کے اندر چھہ سئو سال کے لمبے عرصے مين صرف دو شاعر پيدا هوئے، جنهون نے فارسي شاعري مين کمال حاصل کيا ٠ ايک امير خسرو اور دوسرا علامہ ابوالفيض السندهي ٠(٣)

علامہ عبدالحي الحسني لکهتے هين : "لم يکن لہ نظير في الشعر والعروض والقافيہ واللغتہ والتاريخ واللغز ولانشاء والطب(٤)

يعني - اس کا شعر و عروض ، علم القافيہ ، لغت ، تاريخ و مغازي ، اور انشاء اور طب مين کوئي نظير نہ تها ٠

فيضي ، علم فن اور کتب کا بڑا شائقہ تها ، اس نے تقريباً چار هزار تين سوٌ کتابين جمع کين (٥) اس کے کتب خانہ مين ١٠٠٦ مصنفين کے هاتهہ کے لکهے هوئے نسخے موجود تهے ٠ خود بهي تقريباً ايک سوٌ کتابون کا مصنف تها ٠(٦) سن ١٠٠٤هـ (١٥٩٦ع) مين فيضي کا انتقال هوا ٠(٧)

---

(١) نزهتہ الخواطر ، ج - ٥ ، ص - ٢٦ ٠
(٢) جنت السنده ، ص - ٥٠٣ ٠
(٣) ايضاً
(٤) نزهتہ الخواطر ، ج - ٥ ، ص - ٢٦ ٠
(٥) ايضاً
(٦) جنت السنده ، ص - ٥٠٣ ٠
(٧) جنت السنده ، ص - ٥٠٥ ، نزهتہ الخواطر ، ج - ٥ ، ص - ٣١ ، بدايوني منتخب التواريخ ، ج - ٢ ، ص - ٢٠٧

٦۔ ابوالفضل (م ۔ ١٠١١ھ)

شیخ مبارک سندھي کا دوسرا بیٹا ابوالفضل تھا ۔ سن ٩٩٢ھ مین اکبري دربار سے منسلک ھوا ۰(١) مختلف مدارج سے ترقي کرتا ھوا ، میر منشي ممالک کل ھند مقرر ھوا ۰(٢) صاحب سیف و قلم تھا اس کي تصانیف مین آئین اکبري ، اکبر نامہ (دو جلدون مین) اور رقعاتِ ابوالفضل بھت مشھور ھین ۰(٣)

سن ١٠١١ھ (١٦٠٢ء) مین مورخہ پھلي ربیع الاول ، گوالیار کے راجہ نرسنگدیو کے ھاتھون قتل ھوا ۰(٤)

٧ ۔ میان میر محمد بن قاضي سائین ڈنو (م ۔ ١٠٤٥ھ)

میان صاحب سن ٩٥٧ھ (١٥٥٠ء) مین سیوھن مین تولد ھوئے (٥) حضرت عمر فاروقہ رض کي اولاد سے ھین (٦) کچھ عرصہ ظاھري اور باطني علوم حاصل کرنے کے بعد شیخ خضر قادري کے مرید ھوئے ، بھت بڑے متقي اور اھل الله بزرگ تھے ۰ بعد ازان لاھور تشریف لے گئے ، جھان ھزارون لوگ ان کے مرید ھوئے ، لاھور مین آپ " میان شاہ میر " یا "میان میر " کے نام سے مشھور ھین ۰ شاھجھان بادشاہ اس کي بھت عزت کرتا تھا شھزادہ داراشکوہ کا مرشد تھا ۰ چنانچہ دارا شکوہ نے

---

(١) جنت السندہ ، ص ۔ ٥٠٥ ۰
(٢) ایضاً
(٣) نزھت الخواطر ، ج ۔ ٥ ، ص ۔ ٢٥ ۰
(٤) ایضاً
(٥) نزھت الخواطر ، ج ۔ ٥ ، ص ۔ ٣٩٢ ، جنت السندہ ، ص ۔ ٥٠٦ ، تذکرہ مشاھیر سندہ ، ج ۔ ١ ، ص ۔ ٤٨ ۰
(٦) نزھت الخواطر ، ج ۔ ٥ ، ص ۔ ٣٩٢ ۰

" سفینۃ الاولیاء " مین میان میر کا نہایت ادب و احترام اور محبت سے ذکر کیا ہے ۰(۱)

آپ نے ۷ - ربیع الاول سن ۱۰۴۵ھ (۱۶۳۵ء) مین وفات پائی اور لاہور مین دفن ہین ۰(۲)

۸ - قاضي محمد ابراهيم ٹھٹوي (م - ۱۰۳۷ھ)

قاضي محمد ابراهيم سندهي شيخ مخدوم فيروز کے پوتے تھے ۰ بہت بڑے عالم و فقیہ تھے ۰(۳) مغل بادشاہ شاهجهان نے آپ کو دهلي کي مسند قضاء و عدل پر مامور کیا (۴) ، اس کے بعد قاضي عساکر اور " قاضي القضاه " بھي رہے ۰(۵) ہمیشہ درس و تدریس مین منہمک رہتے تھے ۰ اس کے علاوہ تالیف و تصنیف کا بھي شوقہ تھا ۰ شرح مخزن الاسرار ، جلاء الاذهان في تفسیر القران ، لطائف الاخبار في سیرہ المختار بہت مشہور تصانیف ہین ۰(۶)

سن ۱۰۳۷ھ(۲۸-۱۶۲۷ء) مین سیوهن مین آپ کي وفات هوئي اور وهین مدفون هوئے ۰(۷)

---

(۱) جنت السنده ، ص - ۵۰۶ ۰
(۲) نزهت الخواطر، ج - ۵ ، ص - ۳۹۳ ، جنت السنده، ص - ۵۰۶ ، تذکرہ مشاهیر سنده، ج - ۱ ، ص - ۵۲ ۰
(۳) فقهائے هند ، ج - ۴ ، حصہ ۱ ، ص - ۴۶ ۰
(۴) نزهت الخواطر، ج - ۵ ، ص - ۹ ، فقهائے هند ، ج - ۴ ، حصہ ۱ ، ص - ۴۶ تذکرہ مشاهیر سنده، ج - ۱ ، ص - ۱۳۷ ۰
(۵) ایضاً ایضاً
(۶) تذکرہ مشاهیر سنده ، ج - ۱ ، ص - ۱۳۸ ، (مطبوعہ سندهي ادبي بورڈ ، جامشورو ،)
(۷) ایضاً ۰

۹۔ شیخ ابوالحسن بکھری :

شیخ ابوالحسن بکھری سندھی ، سندھ کے بہت بڑے محدث اور عالم تھے ۔ مکہ مکرمہ میں تعلیم حاصل کی ۔ علامہ ابن حجر مکی کے ہمعصر تھے ۔(۱) مشہور محدث علامہ مجد الدین محمد بن طاہر پٹنی آپ کے شاگرد تھے(۲) ۔ اکبری دور میں ممتاز حیثیت کے مالک تھے ۔

۱۰۔ مخدوم ابوالقاسم نقشبندی (م ۔ ۱۱۳۸ھ)

مخدوم ابوالقاسم نقشبندی ٹھٹھہ کے مشہور بزرگ تھے آپ نے مخدوم آدم سے کسب فیض کیا اور پھر شاہ سیف الدین سرہندی نقشبندی سے بھی فیض حاصل کیا ۔ اور ٹھٹھہ واپس آکر رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری کیا ۔ بڑے بڑے علماء آپ کے معتقد اور مرید ہوئے سندھ کے نامور عالم دین مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رح بھی آپ کے معتقد تھے ۔(۳) آپ نے سن ۱۱۳۸ھ (۲۶-۱۷۲۵ء) میں بعہد محمد رحلت فرمائی ۔(۴)

۱۱۔ شاہ عبدالکریم بلڑی (م ۔ ۱۰۲۰ھ)

شاہ عبدالکریم بن سید اللہ متیاری کے سادات میں سے تھے ۔ سن ۹۴۹ھ (۴۲-۱۵۴۳ء) میں ان کی ولادت ہوئی (۵) ۔ سید محمد

(۱) جنت السندھ ، ص ۔ ۵۰۷ ۔
(۲) ایضاً ، .... تذکرہ مشاہیر سندھ ج ۔ ۱ ، ص ۔ ۱۳۳
(۳) ایضاً ، (۵) تحفۃ الکرام میں ولادت کا سن ۹۴۴ھ
(۴) ایضاً ، مذکور ہے (تحفۃ الکرام ص ۔ ۲۳۱)

یوسف رضوي بکھري ، مخدوم نوح ، مخدوم آدم سمیجه اور دوسرے علماء و مشائخ سے کسب فیض کیا ۰(۱)

شاه صاحب ، نهایت خدا ترس اور اهل الله بزرگ تھے اور بلند مرتبه کے صاحب کشف و کرامت تھے ۰ ان مین سے بعض کا ذکر " بیان العارفین " اور " تنبیه الغافلین " مین ملتا هے-آپ نے سن ۱۰۳۰ھ(۱۶۲۱ع) مین وفات پائي ۰(۲)

۱۲- شیخ ابوبکر شافعي سندهي (م ۔ ۱۰۱۸ھ)

شیخ ابوبکر شافعي المسلک بڑے فاضل اور علامه تھے- تمام علوم مروجه کے ماهر تھے مگر معقولات مین انهین خاص درک تھا ۰(۳) دمشق کي جامع اموية مین مشرقي مینار کے نیچے دس سال تک درس دیتے رهے (۴) بے شمار لوگ ان سے مستفید هوئے۰

سن ۱۰۱۸ ھ مورخه ۳ ربیع الاول (۱۶۰۹ع) مین هفته کے روز رحلت فرمائي ۰ انهین باب الفرادیس مین تربت غربا مین دفن کیا گیا ۰(۵) ان کي وفات پر شیخ نجم الدین غزي نے یه شعر کهے۰

عجبت لطاعون اصابت نباله — واربت علي الخطا والصارم الهندي ،
سطا في دمشق الشام عاما واخر — تبسط في الهندي وما ترک السندي (۶)۰

---

(۱) تحفة الكرام ، ص۔ ۴۳۱ ،

(۲) ایضا ص۔ ۴۳۳ ، مگر مولانا دین محمد وفائي مرحوم نے ۲۷ ۔ ذي القعده ۱۰۲۳ھ لکھا هے ۰(تذکره مشاهیر سنده ، ج-۲،ص- ۲۰۳)

(۳) نقهائے هند ، ج ۔ ۴ ، حصه ۔ ۱ ص۔ ۵۱ ۔(مطبوعه اداره ثقافت اسلامیه لاهور سن ۱۹۷۷ع)

(۴) ایضا ، نزهة الخواطر ۔ ۵، ص- ۱۲-

(۵) ایضا ۔ ایضا ۔

(۶) ایضا ۔ ایضا ۔

۱۳۔ شیخ ابوالخیر ٹھٹھوي :

شیخ ابوالخیر سندھي ٹھٹھوي مشھور علماء فقہ مین سے تھے (۱) ان کا مسلک حنفي تھا ۰(۲) اورنگزیب عالمگیر رح نے ان کو فتاوئ عالمگیری کي تدوین و ترتیب مین دوسرے علماء کے ساتھ مامور کیا تھا ۰(۳) گیارھوین صدي ھجري مین وفات پائي(۴)

۱۴۔ شیخ اسماعیل بن محمود السندي :

شیخ اسماعیل بن محمود سندھي شطاري ، بھت بڑے صوفي ، عالم دین اور فقیھ تھے (۵) ان کي کنیت ابوالفرح اورلقب سراج الدین تھا اور ابوالفرح سراج الدین برھانپوری کے نام سے مشھور و معروف تھے ۰(٦) مشھور بزرگ شیخ عیسيٰ بن قاسم شطاري سے کسب فیض کیا ۰ ان کي ایک کتاب " مخزن الدعوات " نامي ھے جو فارسي زبان مین ھے (۷)

۱۵۔ مولانا حبیب الله سندھي :

مولانا حبیب الله سندھي اپنے وقت کے شیخ اور فاضل بزرگ

(۱) نزھت الخواطر، ج ۔ ۵ ، ص ۔ ۱۲ ، فقھائے ھند ، ج ۔ ۴ ، حصہ ۱ ، ص ۔ ۵۱
(۲) ایضاً
(۳) فقھائے ھند ، ج ۔ ۴ ، حصہ ۱ ، ص ۔ ۵٦ ۰
(۴) ایضاً نزھت الخواطر ، ج ۔ ۵ ، ص ۔ ۱۸ ، تذکرہ مشاھیرسندھ ، ج ۔ ۳ ، ص ۔ ۲۸۸ ، تحفت الکرام ، ص ۔ ۵۳۷ ،
(۵) تذکرہ مشاھیر سندھ ، ج ۔ ۳ ، ص ۔ ۲۸۸ ۰
(٦) فقھائے ھند ، ج ۔ ۴ ، حصہ اول ، ص ۔ ۱۲۱ ۰
(۷) ایضا

تھے اکابر علماء احناف مین ان کا شمار ہوتا ہے۰(١)

علامہ عبدالحي الحسني لکھنوي لکھتے ہین : " و کان تقياً نقيا متورعة بارعة في العلوم و الفنون مبرزا اقرانہ ۰(٢)

یعني - وہ نہایت متقي سراپا خلوص عبادت گذار علوم و فنون مین ماہر اور اپنے اقران و معاصرین مین برگزیدہ شخص تھے- بیشمار لوگ ان کے فیض علم سے فیضیاب ہوئے۰

١٦- مولانا حمید الدین سندھي (م - ١٠٠٩ھ)

مولانا حمید الدین بن عبدالله بن ابراھیم الحنفي العمري السندي ، سندہ کے مشہور شہر دربیلہ مین پیدا ہوئے اور وھین تعلیم حاصل کي ۰(٣) اس کے بعد ھجرت کر کے مکہ تشریف لے گئے- جھان پر مستقل سکونت اختیار کرلي ۰ حرمین شریفین مین بھي جید علماء و اساتذہ سے علم حدیث حاصل کیا اور بھت سے لوگون نے آپ سے استفادہ کیا ۰ مثلاً شیخ محمد بن احمد العجلي،ابوالوفاء الیمیني ، شیخ عبدالرحمٰن بن عیسٰي عمري مرشدي مفتي حرم مکہ اور شیخ عبدالحق محدث دھلوي وغیرہ ھم (٤) میر معصوم بکھري نے بھي آپ سے تعلیم حاصل کي ۰(٥)

---

(١) فقھائے ھند ،ج - ٤ ، حصہ اول ، ص- ١٥٥

(٢) ایضاً ، ص- ١٥٦ ، نزھتہ الخواطر،ج - ٥ ، ص- ١٣٨ ، تذکرہ گلزار ابرار (اردو ترجمہ اذکار ابرار) اسلامک بک فاونڈیشن لاھور ١٣٩٥ھ ، ص- ٣٠٦ ۰

(٣) فقھائے ھند، ج - ٤ ، حصہ اول ، ص- ١٥٨ ، نزھتہ الخواطر،ج - ٥ ،ص ١٢٧ آپ شیخ رحمت الله سندھي کے بھائي تھے۰

(٤) فقھائے ھند ،ج - ٤ ، ص- ١٥٨ ، تذکرہ مشاھیر سندہ،ج - ١ ، ص- ٨٥ ، چناچہ میر معصوم بکھري لکھتا ھے کہ مین نے شیخ حمید سندھي کي خدمت حاضر ھوکر حدیث پڑھنا شروع کي اور مشکواہ شریف شروع سے آخر تک پڑھ کر بکمل کي اور شیخ سے حدیث کي اجازت بھي حاصل کي ۰

(٥) فقھاء ھند ،ج - ٤ ، ص- ١٥٨

شیخ موصوف بے پناہ صلاحیتون کے مالک تھے ، خوش اخلاق، حسن سیرت کے صاحب تھے ۰ بلند مرتبہ عالم دین تھے نو سال مکہ مین مقیم رہنے کے بعد ۹۰ سال کي عمر مین سن ۱۰۰۹ھ مین وهین رحلت فرمائي ۰(۱)

۱۷ ـ مولانا صالح سندهي :

مولانا صالح سندهي برهانپوري بهت بڑے عالم تھے-آپ نے حکیم عثمان بوبکائي سے تعلیم حاصل کي (۲) اور دیني علوم کي تحصیل کے بعد درس و تدریس کا سلسلہ جاري رکھا ۰اهل فتاوي تھے ۰

۱۸ ـ شیخ عبدالجمیل سندهي :

شیخ عبدالجمیل سندهي تتوي ، شاهجهان کے عهد کے مشهور علماء مین سے تھے ۰ حنفي المسلک تھے ۰(۳)

اصل مین لاهري بندر کے رهنے والے تھے۰(۴) آپ کے تین فرزند تھے جو سب اهل علم تھے اور عالمگیرؒ کے دور مین بلند مرتبہ پر فائز تھے میر منشي اور مدار المهام بن کر " قابلخان"کا لقب پایا ۰(۵)

---

(۱) فقهائے هند ، ج ـ ۴ ، حصہ اول ، ص ـ ۱۵۸ ۰
(۲) نزهتہ الخواطر ، ج ـ ۵ ، ص ـ ۱۷۴ ۰
(۳) ایضاً
(۴) تحفتہ الکرام ، ص ـ ۵۴۸ ۰
(۵) ایضاً

۱۹۔ مفتي عبدالرحيم سندھي :

مفتي عبدالرحيم ٹتوي سندھي ، ٹھٹھہ کے بهت بڑے عالم اور فقہ کے ماهر تھے۰(۱) حنفي مسلک کے پیرو تھےشاهجهان کے عهد مین ٹھٹھہ کے مشهور و معروف مفتي تھے۰(۲)

۲۰۔ شیخ عبدالستار سندھي برهانپوري :

شیخ عبدالستار بن عیسیٰ بن قاسم بن یوسف برهانپوري سندھي، عالم و فقیه اور شیخ و زاهد بزرگ تھے۰(۳) آپ کے ولادت برهان پور مین هوئي اور وهین تربیت پائي (۴)، مروجہ علوم کي تحصیل اپنے والد سے کي۰

علامہ عبدالحي الحسني رح لکھتے هین :".کان زاهدا قانعًا عفیفا متوکلا شدید التواضع کثیر الفوائد ۰" (۵)

یعني - وہ زاهد ، قانع ، پاکباز اور متوکل تھے، متواضع اور کثیر الفوائد عالم دین تھے۰

اگرچہ آپي کي پیدائش برهانپور مین هوئي، مگر وہ گھر مین اپنے آباء واجداد کي طرح سندھي زبان بولتے تھے، یهي وجہ هے کہ لوگ اس محلہ کو " سندھي پورہ " کهتے تھے۰(٦) آپ نقشبندي طریقے مین اپنے والد سے بعیت تھے۰

(۱) فقهائے هند ، ج ـ ۴ ، حصہ ۲ ، ص ـ ۱۰۹ ،
(۲) فقهاء هند ، ص ـ ۱۰۹ ، نزهتہ الخواطر، ج ـ ۵ ، ص ـ ۲۱۸ ۰
(۳) ایضا
(۴) ایضا ایضا
(۵) نزهتہ الخواطر، ج ـ ۵ ، ص ـ ۲۲۲۰
(٦) تذکرہ مشاهیر سندہ ، ج ـ ۳ ، ص ـ ۳۲۴)

٢١ - قاضي عبدالسلام سندهي :

قاضي عبدالسلام سندهي برهانپوري ، بهت بڑے عالم اور فقہ اصول اور علوم عربیہ کے ماهر تھے۰ آپ نے سندھ مین ولادت پائي اور وهین تربیت پائي ۰(١) کچھ درسي کتابین شیخ عباس بن جلال سندهي سے اور باقي کتابین حکیم عثمان بن عیسٰي بوبکائي سے پڑھین ۰(٢)

برهان پور کے حکمران عادل شاہ نے ان کو برهان پور کا قاضي مقرر کیا (٣) ، کافي مدت تک وہ اس منصب پر فائز رهے ،اس کے ساتھ ساتھ درس و تدریس کا شغل بھي جاري رکھا ، ذوقِ تالیف و تصنیف سے بھرور تھے- فقہ مین ان کي مشهور و معروف تصنیف " شرح علي مختصر الوقایہ " هے ۰(۴)

٢٢- شیخ عبداللطیف سندهي :

شیخ عبداللطیف بدیني سندهي فقہ و اصول اور علوم عربیہ کے فاضل تھے ۰(۵) ایک اچھے شاعر بھي تھے(٦) ان کے علمي مرتبہ کي وجہ سے شهنشاہ هند اورنگزیب عالمگیرؒ ان کي بهت عزت کرتے تھے ۰ جب آپ کبر سني کو پهنچے تو عالمگیرؒ نے آپ

(١) نزهۃ الخواطر ،ج -۵ ، ص- ٢٢۵ ، فقهائے هند ،ج - ۴، حصہ ١،ص-٢٠٠
(٢) ایضاً ایضاً
(٣) ایضاً ایضاً
(۴) ایضاً ایضاً
(۵) ایضاً ج ۵ ، ص- ٢۴٨- ایضاً
(٦) فقهائے هند ،ج - ٢ ، حصہ ٢ ، ص- ٢٠٠ ، تذکرہ مشاهیر سندھ ،ج - ٢ ، ص- ١٩٣ ، تخلص " قیصر " تھا۔

کے لئے معقول وظیفہ مقرر کردیا تاکہ اسے کسي قسم کي احتیاج باقي نہ رہے ٠(١)

٢٣- قاضي عثمان سندھي (م - ١٠٠٢ھ)

قاضي عثمان سندھي ، سندہ کے موضوع دربیلہ کے رھنے والے تھے ٠ بھت بڑے صاحب فضل و کمال تھے (٢) اپني ساري زندگي درس و تدریس مین گذاري ٠

علامہ عبدالحي الحسني لکھتے ھین : " کان عالماً متبحرا في جمیع العلوم زاھد متورعاً راغبا عن حطام الدنیا لاید خر مالاولا یخاف عوزًا ٠(٣)

یعني - آپ تمام علوم میں مشہور عالم تھے ، زاھد و پاکباز تھے - دینوی سنگریزوں سے دوگردانی کرنے والے تھے - نہ مال جمع کرنے والے اور نہ ہی تنگ دستی سے خوف کرنے والے تھے -

آپ نے سن ١٠٠٢ھ (١٥٩٣-٩٤ء) مین رحلت فرمائي ٠(٤)

٢٤- شیخ عیسيٰ بن قاسم سندھي (م - ١٠٣١ھ)

شیخ عیسيٰ بن قاسم سندھي برھانپوري بھت بڑے عالم مفسر ومحدث ، فقیہ اور شیخ کبیر تھے ٠ آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ھے :

---

(١) فقھائے ھند ، ج - ٤ ، حصہ ٢ ، ص - ٢٠٠
(٢) نزھتہ الخواطر ، ج - ٥ ، ص - ٢٧١ ، فقھائے ھند ، ج - ٤ ، حصہ ٢ ، ص - ٢٤٩
(٣) نزھتہ الخواطر ، ج - ٥ ، ص - ٢٧١ ٠
(٤) نزھتہ الخواطر ، ج - ٥ ، ص - ٢٧١ ، تاریخ معصومي ، ص - ٢٨٣ ، فقھائے ھند ، ج - ٤ ، حصہ ٢ ، ص - ٢٤٩ ٠

عيسٰي بن قاسم بن يوسف بن ركن الدين بن معروف بن شهاب الدين المعروف الشهابي الجندي السندي الهندي البراري العشقي الشطاري القادري ۔(١)

آپ کا لقب عين الوفا اور کنيت ابوالبرکات تهي ۔(٢) اس کے علاوه آپ کو شيخ عيسٰي مسيح الاولياء اور شيخ عيسٰي جند الله بهي کها جاتا هے ۔(٣)

شيخ عيسٰي کے آباءواجداد اصل مين سنده کے موضوع " پاٹ " (پاتر) کے رهنے والے تهے ۔ جو خود ان هي بزرگون نے آباد کيا تها ۔(٤) بعد مين سن ٩٥٠ھ مين آپ کے والد شيخ قاسم سندهي اور چچا طاهر (مشهور محدث) سندهي اپنے اعزه و اقربا کے ساتهـ هجرت کر کے احمد آباد (گجرات) چلے گئے - وهان سے ايلچ پور (برار) پهنچے جهان سن ٩٦٢ھ (١٥٥٥ء) مين استوار کو آپ کي ولادت هوئي (٥)

شيخ عيسٰي نے مذهبي ماحول مين شعور کي آنکهين کهولين اور علم و فضل کي گود مين تربيت پائي ۔ نو سال کي عمر مين قرآن حفظ کيا اور علوم متداوله کے حصول مين لگ گئے (٦) حديث اور فقه کي

---

(١) نزهت الخواطر ، ج ـ ٥ ، ص ـ ٢٩٥ ، فقهائے هند ، ج ـ ٤ ، حصه ٢ ، ص ٢٨٧
(٢) فقهائے هند ، ج ـ ٤ ، حصه ٢ ، ص ـ ٢٨٧ ۔
(٣) ايضاً ٢٨٨ ، تذکره مشاهير سنده ، ج ـ ٣ ، ص ـ ٣١٨ ، تذکره گلزار ابرار ، ص ـ ٥١٥
(٤) برهان پور کے سندهي اولياء ، ص ـ ٣١ ۔
(٥) ايضا ، مگر مولوي محمد صادق گجراتي نے مصباح الجنات شرح مفتاح الصلوات مين لکها هے که شيخ عيسٰي " پاٹ " (سنده) مين متولد هوئے اس کے علاوه قاضي حبيب الله سيوهاني صديقي کا بهي يهي کهنا هے که آپ " پاٹ " مين متولد هوئے ۔ آپ کے والد جب برهانپور مين وفات کي تو ، پاٹ هي مين تهے ۔ اس کے بعد وه برهانپور گئے ۔ (تذکره مشاهير سنده ، ص ـ ٣١٣) مگر يه صحيح نهين هے آپ کي ولادت ايرچ پور مين هوئي تهي ، جيسا که تذکره تذکره گلزار ابرار مين خود شيخ عيسٰي رح کي روايت سے مذکور هے ۔ (تذکره گلزار ابرار ، ص ـ ٥١٥ ، تذکره مشاهير سنده ، ج ـ ٣ ، ص ـ ٣١٣)
(٦) برهان پور کے سندهي اولياء ، ص ـ ٣٢ ۔

تعليم ، اپنے چچا شيخ طاهر بن يوسف سندهي پاٹني سے حاصل کي • شيخ مبارک سندهي سے اصول فقہ اور علم الکلام کي تحصيل کي اور شيخ عثمان بوبکائي سے علوم عقلي و نقلي حاصل کئے ، تصوف و طريقت کے سلسلہ مين شيخ لشکر محمد عارف (م - ٩٩٣ھ) کے مريد هوئے ان سے کسب فيض کيا •(١) اور خرقہ خلافت سے بهرور هوئے (٢)

ان تمام کمالات مين درک حاصل کرنے کے بعد خود بهي مسند درس و تدريس کو رونقہ بخشي اور بهت سے لوگون کو فيض پهنچايا ، اس کے علاوه کئي کتابون کے مصنف بهي هين ، جن کا تفصيلي ذکر آگے آتا هے •

سن ١٠٣١ھ (١٦٢٢ء) مين مورخہ ١٤ شول کو برهان پور مين وفات پائي اور وهين دفن هوئے •(٣)

٢٥ - شيخ فتح محمد برهانپوري سندهي (م - ١٠٨٠ھ)

شيخ فتح محمد شيخ عيسٰي بن قاسم سندهي کے فرزند تهے ، بهت بڑے محدث عالم اور فقيہ تهے •(٤) آپ عارف با الله اور علوم عقليہ و نقليہ کے ماهر تهے- ان کا لقب عبدالرحمٰن اور کنيت ابوالمحد تهي •(٥)

---

(١) فقهائے هند ، ج - ٤ ، حصہ ٢ ، ص - ٨٩ - ٢٨٨ ، برهان پور کے سندهي اولياء ص - ٣٦ ، تذکره مشاهير سنده ، ج - ٣ ، ص - ٣١٧ •
(٢) برهان پور کے سندهي اولياء ، ص - ٢١٨ •
(٤) فقهائے هند ، ج - ٤ ، حصہ ٢ ، ص - ٢٩٢ ، نزهتہ الخواطر ، ج - ٥ ، ص ٢٩٦ برهان پور کے سندهي اولياء ، ص - ٨٢ ، تذکره مشاهير سنده ، ج - ٣ ، ص - ٣٢٣ •
(٤) برهان پور کے سندهي اولياء ، ص - ١٦٤ ، (مطبوعہ سندهي ادبي بورڈ ، حيدرآباد ، سن ١٩٥٧ء)
(٥) ايضاً

آپ نے اپنے والد سے تعلیم حاصل کي اور ان هي سے کسب فیض کیا ، حصول علم اور اخذ طریقت کے بعد درس و افاده مین مشغول هوگئے ۰ جو طویل عرصه تک جاري رها آخر مین حرمین شریفین تشریف لے گئے اور وهین سکونت اختیار کرلي ۰(۱)

سن ۱۰۸۰ھ(۱٦٦۹ء) مین آپ کي وفات مکه مکرمه مین هوئي ۰(۲) آپ کے بهت سي اهم تصنیفات هین ، جن کا ذکر آگے آرها هے ۰

٢٦- علامه محب علي سندهي (م - ۱۰۲۰ھ)

علامه محب علي بن صدرالدین بن محمد بن علي بیگ ٹھٹھوي سندهي ایک فقیه و عالم اور شاعر تھے(۳)

آپ کے والد همایون کے ساتھ سنده آئے اور ٹھٹھه مین سکونت اختیار کرلي ، اور ٹھٹھه مین هي آپ کي ولادت هوئي۰(۴) وهین پر تعلیم و تربیت پائي اور تمام علوم متداوله مین کمال حاصل کیا جب عبدالرحیم خان خانان نے سنده فتح کیا، تو آپ کو بھي اپنے ساتھ آگره لے گیا ، جهان سے آپ برهان پور تشریف لے گئے- اس وقت آپ کي عمر ۳۰ سال تھي ۰ شیخ فضل الله برهانپور (متوفي ۱۰۲۹ھ) سے اخذ طریقت کیا ۰(۵) اور بعد ازان حج کے لئے تشریف

(۱) برهان پور کے سندهي اولیاء، ص- ۱٦۴
(۲) ایضاً
(۳) نزهة الخواطر، ج -۵، ص- ۳۲۲ ، فقهائے هند، ج - ۴ ، حصه اول ، ص- ۳۱۵
(۴) ایضا   ایضاً ، مگر مولانا وفائي مرحوم نے لکھا هے که آپ کي ولادت سیوهن مین هوئي ۰ اپنے والدکي وفات کے بعد آپ ٹھٹھه آئے تھے ۰(تذکره مشاهیر سنده، ج - ۲ ، ص- ۱۴۰)
(۵) نزهة الخواطر ج ، ۵ ، ص- ۳۲۲ ، فقهائے هند ، ج - ۴ ، حصه ۲ ، ص- ۳۱۵

لے گئے واپسي پر برهان پور آئے ، شاهجهان ، آپ کو اپنے ساتھ آگرہ لے گیا اور تمام عمر اس کے پاس گذاري •

سن ١٠٤٠ھ (١٦٣١ء) مین آپ کي رحلت هوئي •(١) مگر برهان پور کے سندهي اولیاء " کے مؤلف نے سن وفات ١٠٥٠ھ لکھا هے • (٢)

فضل یزدان ولادت سعدش
جامع الفضل ٩٨٢ھ منتهائے حیات (٣)
١٠٥٥ھ

٢٧ - شیخ محمد بن عبدالله سندهي (م - ١٠١٣ھ)

شیخ محمد بن عبدالله سندهي بهت بڑے عالم فاضل اور فقیه تھے ، تاج العاشقین کے لقب سے مشهور تھے •(٤)

ان کا مولد برهان پور هے- وهین پرورش پائي منطق وحکمت کي کتابین حکیم عثمان بوبکائي سے ، فقه و اصول کا علم شیخ طاهر بن یوسف سے حاصل کیا • اخذ طریقت شیخ لشکر محمد عارف سے کیا •(٥)

آپ علم و معرفت ، فقه و اصول اور علوم مروجه مین مرتبه کمال کو پهنچے- برهان پور مین درس و افادہ کے شغل کو اپنایا- اکبر بادشاہ نے آپ کو جیل مین دال دیا تھا ، جیسا که اس کا علماء کے ساتھ دستور رها هے •

---

(١) نزهة الخواطر ، ج - ٥ ، ص - ٣٢٢ ، فقهائے هند ، ج - ٤ ، حصہ ٢ ، ص - ٣١٤
(٢) برهان پور کے سندهي اولیاء ، ص - ٢٥٤ •
(٣) ایضاً
(٤) نزهة الخواطر ، ج - ٥ ، ص - ٣٤١ ، فقهائے هند ، ج - ٤ ، حصہ ٢ ، ص - ٣١٩ ، برهان پور کے سندهي اولیاء ، ص - ٣٣٤ •
(٥) نزهة الخواطر ، ج - ٥ ، ص - ٣٤١ ، فقهائے هند ، ج - ٤ ، ص - ٣٢٠ •

سن ١٠١٣ھ (١٦٠٤ء) مين مورخہ غرہ جمادي الاخر كو راجپوتون سے لڑائي مين شہيد ہوگئے (١)۔

٢٨۔ مولانا محمد بن يوسف ستوي سندهي (م۔ ١٠٣٥ھ)

شيخ محمد بن يوسف ٹھٹھوي بہت بڑے عالم و فاضل تھے علوم حكيمہ اور فنون ادبيہ مين مہارت نامہ ركھتے تھے فقہ و اصول پردرك حاصل تھا ، علم جعفر ، تكسير اور اعداد سے خوب آگاہ تھے (٢)

آصف جاہ (وزير) آپ كا بڑا معتقد تھا ، اور آپ كي بڑي عزت و تكريم كرتا تھا ۔ شيخ موصوف نے سندہ مين قضاء و افتاء اور احتساب وغيرہ كے سلسلہ كي خدمات شرعيہ كے لئے اپنے آپ كو وقف كرديا تھا ۔ (٣)

آخر عمر مين قران حفظ كرليا اور ہر وقت اس كي تلاوت مين مصروف رہتا ، آخر سن ١٠٣٥ھ (١٦٢٥ء) مين آپ كو ايك غلط فہمي كي وجہ سے قتل كرديا گيا ۔ (٤)

٢٩۔ شيخ محمود بن عبدالباقي سندهي (م۔ ١٠٢٠ھ)

شيخ سيد محمود بن عبدالباقي بن محمود بن ابو سعيد

(١) نزهۃ الخواطر ، ج ۔ ٥ ، ص ۔ ٣٤١ ، فقہائے ہند ، ج ۔ ٤ ، حصہ ٢ ، ص ۔ ٣٢١ برہانپور كے سندهي اولياء ، ص ۔ ٣٣٩ ، تذكرہ گلزار ابرار ، ص ۔ ٤٦٥

(٢) نزهۃ الخواطر ، ج ۔ ٥ ، ص ۔ ٣٥٦ ، فقہائے ہند ، ج ۔ ٤ ، حصہ ٢ ، ص ۔ ٣٢٧

(٣) ايضاً ايضاً

(٤) ايضاً ايضاً

حسيني سبزواري سندهي اپنے عصر کے عالم و فقیہ تھے (١) اپنے والد کي وفات کے بعد شیخ الاسلام کے منصب پر فائز ہوئے۔(٢)

آپ علم و کمال اور فضل و تقوي میں بے نظیر تھے اور ان کے والد سید عبدالباقي بلاد سندھ کے شیوخ میں سے تھے(٣) شیخ محمود نے اپنے والد کي وفات کے بعد مسند رشد و ہدایت کو سنبھالا سن ١٠٢٠ھ (١٦١١ء) میں رحلت فرمائي۔(٤) یافت میرک مقام محمودي سے تاریخ وفات نکلتي ہے۔(٥)
١٠٢٠ ھ

٣٠۔ شیخ محمد صالح سندهي (   ) :

شیخ محمد صالح بن ابراہیم سندهي ثم لاہوري بزرگ کامل اور نامور فقیہ تھے۔ علم و معرفت کے ملبند مرتبہ مشائخ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔(٦)

درسي کتابیں مفتي رزق اللہ اور دیگر علمائے مشاہیر سے پڑھیں۔ تصوف و طریقت میں خواجہ باقي با اللہ سے فیض حاصل کیا(٧) ان کي لاہور میں اقامت تھي۔ حسن اخلاق اور علم و فضل کي وجہ سے بڑے مشہور تھے

(١) فقہائے ہند، ج ـ ٤، حصہ ٢، ص ـ ٣٦٤۔
(٢) تحفۃ الکرام، ص ـ ٤٩٨، (مطبوعہ سندهي ادبي بورڈ، حیدرآباد ١٩٥٧ء)
(٣) نزہۃ الخواطر، ج ـ ٥، ص ـ ٣٩٧، فقہائے ہند، ج ـ ٤، حصہ دوئم، ص ـ ٣٦٤۔
(٤) ایضاً   ایضاً   تحفۃ الکرام، ص ـ ٤٩٨
(٥) تحفۃ الکرام، ص ـ ٤٩٨۔
(٦) نزہۃ الخواطر، ج ـ ٥، ص ـ ٣٨٠، فقہائے ہند، ج ـ ٤، حصہ ٢، ص ـ ٣٥٢
(٧) ایضاً   ایضاً

٣١- مولانا موسیٰ سندھی (م - ١٠١٦ھ)

مولانا موسیٰ بن ابی موسیٰ بوبکائی سندھی ثم برہانپوری بھت بڑے عالم تھے۔ (١) تمام علوم میں کمال حاصل کرنے کے بعد برہانپور کے نزدیک عادل پور کے مدرسہ میں درس و تدریس پر مامور ہوئے ۔ (٢)

٣٢ - سید نظام الدین سندھی ( )

سید نظام الدین بن نور محمد بن شکراللہ بن ظہیرالدین بن شکراللہ الحسینی ٹھٹھوی سندھی ، فقہ و اصول کے ناموعلماء میں سے تھے ۔ (٣)

آپ بعد ازاں دھلی تشریف لے گئے اور فتاویٰ عالمگیری کی تدوین میں حصہ لیا (٤) تدوین فتاویٰ کے بعد آپ ، عالمگیر سے فوجی منصب کے طالب ہوئے۔ چونکہ عالمگیر علماء کو فوجی خدمات پر مامور نہ کرتا تھا، اس لئے یہ درخواست قبول نہ کی اور اس کے بدلے اس کا سالانہ وظیفہ مقرر کردیا (٥) آپ تادم وفات دھلی میں ہی رہے ۔

---

(١) نزھۃ الخواطر ، ج - ٥ ، ص - ٤١٤ ، (دائرہ المعارف العثمانیہ ، حیدرآباد دکن ، ١٣٧٥ ھ - ١٩٥٥ ع ،
(٢) ایضاً
(٣) ایضاً فقہائے ھند ، ج - ٤ ، حصہ ٢ ، ص - ٣٨٧ (ادارہ ثقافت اسلامیہ ، لاھور ، ١٩٧٨) ۔
(٤) ایضا ایضا تذکرہ علمائے ھند ، ص - ٢٣٢ -
(٥) ایضا ایضا

٣٣- شاه عنايت الله صوفي (م - ١١٣٠هـ)

شاه عنايت الله صوفي مخدوم فضل الله كے فرزند تهے- مخدوم فضل الله اچ كي درگاه كے خليفه هوكر سنده آئے ۰ شاه عنايت سن ٥٦-١٦٥٥ء مين تولد هوئے (١) ملتان مين شمس شاه اور حيدرآباد دكن مين مبارک شاه عبدالملک سے فيض حاصل كر كے ، سنده مين " جهوک " (ضلع ٹهٹه) مين تشريف لائے اور يهان مستقل سكونت اختيار كرلي ۰(٢)

آپ بهت بڑے بزرگ اور اهل الله تهے ۰ سن ١١٣٠هـ (١٧١٨ع) مين مغليه نواب اعظم خان نے بعض كفريه اور غير شرعي حركات كي بنا پر شاه عنايت كو قتل كراديا (٣) اسي وجه سے وه شاه عنايت شهيد كے نام سے مشهور هوئے ۰

٣٤- سيد ابوالبقا تتوي :

سيد ابوالبقا بن عبدالرحمٰن بن عبدالله بن ابي الكارم بن غياث الدين العريضي السبزواري بهت بڑے عالم اور فضل و معرفت كے صاحب تهے آپ نے شيخ ابي تراب حيدرالدين سندهي سے كسب فيض كيا ۰(٤)

تاريخ كے موضوع پر اس كي ايک كتاب " چراغ هدايت " نامي هے ۰

(١) جنت السنده ، ص- ٥٠٨ ۰
(٢) ايضاً تحفت الكرام ۰ ص- ٤٢٧ ۰
(٣) ايضاً ايضاً
(٤) نزهت الخواطر ، ج - ٦ ، ص- ٤ ، تحفت الكرام ، ص- ٥٠٢ ۰

سید ابوالبقا تتوي نے دھلي کے مغل بادشاہ محمد شاہ کے آخري دنون مین وفات پائي ٠(١) میر علي شیر قانع ٹھٹھوي نے لکھا ھے کہ امیر ابوالبقا بھرور علي کے نام سے معروف تھے (٢)

٣٥- شیخ عبدالباسط سندھي :

شیخ عبدالباسط سندھي عھد مغلیہ کے بھت بڑے عالم و فقیھہ تھی(٣) ان کو فقہ اصول اور علوم عربیہ مین مکمل دسترس حاصل تھے ٠ آپ شیخ علي محمد ٹھٹھوي کے نسل سے تھے-اورنگزیب عالمگیرؒ نے ان کو ٹھٹھہ کے منصب قضا پر فائز کیا،جس پر ایک عرصہ تک فائز رھے(٤)

آخري دنون مین آپ حجاز تشریف لے گئے-وھان سے حج و زیارت کا شرف حاصل کر کے واپس ٹھٹھہ آئے ، اور درس و تدریس کا شغل اپنایا ٠ بھت ضعیف اور سن رسیدگي کے باوجود طلباء کو درس دیتے تھے ٠(٥)

٣٦- مخدوم یحیٰي بن جلال الدین کھوڑوي (م - ١٠٢٤ھ)

عھد مغلیہ مین مخدوم یحیٰي بن جلال الدین کھوڑوي صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے جید عالم اور مصنف تھے(٦)٠

(١) نزھت الخواطر، ج - ٦ ، ص- ٤ ، تحفت الکرام، ص - ٥٠٢ ٠
(٢) تحفت الکرام، ص - ٥٠٢ ٠
(٣) نزھت الخواطرج - ٦ ، ص - ١٢٦ ، فقھائے ھند ،ج - ٥ ، حصہ اول ، ص - ٢٠٤
(٤) ایضا ، تذکرہ مشاھیر سندہ ،ج - ٢، ص- ٩٢
(٥) ایضا ایضا ایضا
(٦) تذکرہ مشاھیر سندہ ، ج - ٢ ، ص - ١٥٢

آپ کے والد مخدوم جلال الدین (م ـ ١٠٢٧ھ) ظاهري اورباطني علوم کے ماهر اور عابد و زاهد بزرگ تھے ۰ ساري عمر در و تدریس اور شریعت کے اتباع مین گذاري ۰(١) آپ کي وفات کے بعد مخدوم يحيٰ نے اپنے والد کي مسند سنبھالي اور لوگون کو ظاهري،باطني فیض پھنچاتے رهے ۰ آپ کا لقب " بدرالدین " تھا ۰

درس و افادہ کے علاوہ تالیف و تصنیف کےبھي مالک تھے۔ آپ کي تصنیفات مین سے اساس المصلي (فقہ) ، رسالہ در توحید (تصوف) اور رسالہ در فرائض و واجبات نماز یادگار هین ۰

آپ نے سن ١٠٤١ھ(٣٢-١٦٣١ء) مین وفات پائي (٢) آپ کي وفات کے بعد آپ کے فرزند مخدوم عبدالخالق نے مسند رشد و هدایت کو قائم رکھا ۰ سن ١٠٦٢ھ (١٦٥٢ء) مین ان کي بھي رحلت هوگئي ۰(٣)

---

(١) مخدوم يحيٰ کے والد مخدوم جلال الدین کھوڑوي ، مخدوم اسد الله کھوڑوي کے فرزند تھے ۰ جن کا ذکر پھلے عهد سمہ مین گذر چکا هے ۰

(٢) تذکرہ مشاهیر سندہ ، ج ـ ٢ ، ص ـ ١٥٢ ۰

(٣) ایضاً ، ص ـ ١٥٣ ، مخدوم عبدالخالق کي وفات کے بعد ان کے فرزند مخدوم محمد عاقل اول سجادہ نشین هوئے ۰ بھت بڑے عالم فاضل زاهد صوفي اور عارف تھے ۰ سن ١٠٩٢ھ(١٦٨١ء) مین ان کي وفات کے بعدان کے صاحبزادہ مخدوم محمد ثاني جو ظاهري و باطني علوم سے بھرور تھے اور سلسلہ قادریہ کے شیخ تھے ، اپنے آباء کي مسند پر بیٹھ کر خلقہ خدا کو فیضیاب کرتے رهے ۰ سن ١١٢٢ھ(١٧١٠ء) مین ان کي وفات هوئي ۰

(تذکرہ مشاهیر سندہ ، ص ـ ١٥٥)

٣٧ ـ مفتي عبدالواحد كبير پاٹائي سندهي (م ـ ١١٢٣هـ)

مفتي عبدالواحد كبير سندهي پاٹائي ، بهت بڑے فقيه و عالم دين تهے ۰ آپ شيخ عيسيٰ بن قاسم مسيح الاولياء برهانپوري سندهي كي اولاد مين تهے۔آپ كا شجره نسب اس صرح هے :

"عبدالواحد كبير بن عبدالرحمٰن بن محمود سهروردي بن شيخ عيسيٰ پاٹائي بن مخدوم حسن قاري پاٹائي بن شيخ رمضان شهر الله بن شيخ عيسيٰ بن قاسم جند الله پاٹائي برهانپوري سندهي (م ـ ١٠٣١هـ) (١)

مفتي عبدالواحد پاٹائي ، سيوهاني مخدومون كے جد اعلىٰ هين ۰ آپ كے فرزند ارجمند امير محمد ، پاٹ كو چهوڑ كر سيهون مين آكر مقيم هوئے ۰(٢)

مفتي عبدالواحد ، اورنگ زيب عالمگير رح كے دور مين پاٹ كے علاقے كي قضاء و افتاء پر فائز تهے ۰(٣)

مفتي صاحب كي تصانيف مين سے " كشف الاسرار " فقه كي يادگار تصنيف هے ۰(٤) سن ١١٢٣هـ (١٧١١ء) مين آپ نے پاٹ مين وفات فرمائي ۰(٥)

عهد مغليه مين ديني ادب :

مغليه عهد حكومت مين سنده مين ديني ادب نے بهت ترقي كي-اسلامي علوم ، تفسير ، حديث ، فقه ، فتاوي اور تصوف كي موضوع

---

(١) تذكره مشاهير سنده ، ج ـ ١ ، ص ـ ١٥٦ ۰
(٢) ايضاً
(٣) ايضاً
(٤) ايضاً
(٥) ايضاً

پر بهت سي كتابين لكهي گئين ، جن كا تذكره ذيل مين كيا جاتا هے ۰

١ـ تفسير :

مغليہ عهد مين سنده مين تفسير كي مندرجہ ذيل كتابين ملتي هين ۰

١ـ تفسير منبع العيون (شيخ مبارك)

يہ شيخ مبارك سندهي (م ـ ١٠٠٠هـ) كي لكهي هوئي تفسير هے، جو تفسير كبير كي طرز پر هے (١) يہ تفسير چار جلدون پر مشتمل هے۰(٢) اور اس كا نام " منبع نفائس العيون " ركها ۰(٣)

اس سلسلے مين علامہ عبدالحي الحسني رح لكهتے هين " ولما ضعف بصره الكبر سنتہ و عجز عن المطالعتہ اشتغل بتفسير القران و صنف تفسيرا كبيرا في اربع مجلدات كبار سماه " منبع نفائس العيون ۰"(٤)

يعني ـ اور جب كبرسني مين اس كي آنكهين ضعيف هوئين اور مطالعہ سے معذور هوا تو قرآن كي تفسير لكهنے مين مشغول هوا اور ايك بڑي تفسير تصنيف كي جو چار بڑي جلدون پر مشتمل هے۔

(١) تاريخ تمدن سنده ، ص ـ ٥٤٨ ، جنتہ السنده ، ص ـ ٥٠٣ ، نزهتہ الخواطر ، ج ـ ٥ ، ص ـ ٣٢١ ، نقهائے هند ، ج ـ ٤ ، ص ـ ٣١٤

(٢) جنتہ السنده ، ص ـ ٥٠٣ ، نقهائے هند ، ص ـ ٣١٨ ۰

(٣) نقهائے هند ، ج ـ ٤ ، حصہ ٢ ، ص ـ ٣١٤ ۰

(٤) نزهتہ الخواطر ، ج ـ ٥ ، ص ـ ٣٢١ ۰

اس کا نام " منبع نفائس العیون " رکھا ۔

۲۔ تفسیر موارد الکلم (ابو الفیض فیضی)

یہ ابو الفیض فیضی ابن شیخ مبارک سندھی (م۔۱۰۰۴ھ) کی تصنیف ہے جو قران حکیم کی غیر منقوط تفسیر ہے(۱) یہ تفسیر فیضی نے سن ۹۸۵ھ میں لکھ کر ختم کی تھی ۔ کلکتہ سے یہ تفسیر شایع ہو چکی ہے ۔(۲)

علامہ عبدالحی الحسنی ، نزہتہ الخواطر میں لکھتے ہیں

" موارد الکلم " الغیر منقوط فی لا خلاقہ صنفہ فی الا خلاقہ ،صنفہ سنتہ خمس و ثمانین و تسع مأتہ ۔ "(۳)

یعنی ۔ موارد الکلم غیر منقوط ہے ۔ اور خلاق کے متعلق ہے ۔ جس کو آپ نے سن ۹۸۵ھ میں تصنیف کیا ۔
یہاں پر علامہ عبدالحی نے موارد الکلم کو اخلاقیات میں لکھا ہے ۔

اس تفسیر کا ایک تھوڑا سا حصہ بطور نمونہ پیش کیا جاتا ہے ۔ قران کی اس آیت محمد الرسول اللہ والذین معہٗ اشداء علی الکفار و رحماء بینھم " کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :

" اول الرحماء (معہٗ اسلاماً واکرمھم اکرماً صھر) رسول اللہ صلعم واعد لھم عمر المکرم واحلمھم کلام اللہ و موسس السور و اعلمھم ولد عم اسد اللہ الکرار ۔(۴)

یعنی ۔ سب رحیم صحابہ میں اسلام لانے میں اول اور سب سے زیادہ محترم حضور کے صھر (سُسر) ھیں اور سب سے زیادہ عادل بزرگ عمر ھیں اور سب سے زیادہ حلیم کلام اللہ کے جامع اور سورتوں کے موسس

(۱) نزہتہ الخواطر ، ج ۔۵ ، ص ۔ ۳۲۱ ، جنتہ السندہ ، ص ۔ ۵۰۴ ۔
(۲) جنتہ السندہ ، ص ۔ ۵۰۴ ۔
(۳) نزہتہ الخواطر ، ج ۔ ۵ ، ص ۔ ۲۷ ۔ ۲۶ ۔
(۴) ڈاکٹر زبید احمد " عربی ادبیات میں برعظیم پاک و ھند کا حصہ " ادارہ ثقافت اسلامیہ ، لاھور ، ۱۹۷۳ع ، ص ۔ ۱۱۷ ۔

(عثمان) هین اور سب سے زیادہ صاحب علم حضور کے عمزاد شیر خدا (حیدر کرار) هین۔

۲۔ تفسیر سواطع الالہام (ابوالفیض فیضی)۔

یہ بھی علامہ ابوالفیض فیضی هی کی تصنیف هے، جو قران حکیم کی تفسیر هے۔ یہ تفسیر سن ۱۰۰۲ھ مین تصنیف هوئی اور یہ تفسیر بھی غیر منقوط هے، جس طرح موارد الکلم غیر منقوط هے۔ یعنی اس تفسیر مین کوئی ایسا لفظ استعمال نهین کیا گیا هے جو نقطہ والا هو۔ اس تفسیر پر فیضی کو بهت بڑا ناز تھا۔ ملا حیدر کاشانی نے اس کتاب کی شرح لکھی اور ظهوری اور ملک قمی نے کتاب پر تصیدیے لکھے۔(۱)

علامہ عبدالحی الحسنی اس سلسلے مین فرماتے هین: واشهر مصنفاتہ " سواطع الالہام " في تفسير القران الكريم و هو ايضاً في صنعة الاهمال صنفہ في سنتين و اتمہ سنة اثنتين و الف وهويدل علي طول باعہ في اللغة العربية۔(۲)

یعنی۔ ان کی تصنیفات میں سب سے مشہور قرآن حکیم کی تفسیر "سواطع الالہام" ہے۔ اور یہ بھی صنعت اہمال میں ہے۔ جس کو اس نے دو سال میں تصنیف کیا، اور سن ۱۰۰۲ھ میں مکمل کیا۔ اس سے عربی لغت و زبان پر اس کی دسترس کا پتہ چلتا ہے۔

یہ بهت ضخیم کتاب هے۔ چناچہ ملا عبدالقادر بدایونی مرحوم " منتخب التواریخ " مین لکھتے هین: " وضخامت هفتاد و پنج جز دارد تمام ساختہ نو دونہ فقرہ غیر منقوط۔ "(۳)

(۱) نزهة الخواطر، ج ۵، ص۔ تاریخ تمندن سندھ، ص۔ ۵۴۹، جنت السندہ ص ۵۰۵
(۲) ایضاً
(۳) شیخ محمد اکرام " رود کوثر " ادارہ ثقافت اسلامیہ لاهور، ۱۹۷۹ء، ص۔ ۱۳۴

یہ تفسیر جو ١٥٩٣ھ میں مکمل ہوئی ۔(١) اس میں حضرت مجدد الف ثانی رح کی دوماہ صرانہ سوانح عمر یون " زبدۃ المقامات" اور " حضرات القدس" کے مطابقہ حضرت مجدید رح نے ، فیضی کی مدد کی (٢)

حضرت مجدد الف ثانی کے استاد مولانا یعقوب صیرفی نے اس کی تقریظ لکھی ۔ خود ملا عبدالقادر بدایونی کے مطابقہ لاہور کے مشہور عالمہ میان جمال تلوی رح نے بھی تفسیر مین فیضی کا ہاتھہ بتایا ۔(٣)

تفسیر کے " مقدمہ " مین فیضی لکھتا ہے :" یعنی اصل مقصد و مراد صرف اللہ ہے اس کے بعد رسول ہین ، جن کو اس نے عالم کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے ۔ وہ مراد تک پہنچانے والے ہین ۔ان کی تعداد کا احاصہ نہین کیا جا سکتا ۔ ان مین سب سے پہلے آدم اور آخری محمد صلعم ہین جو رسولون مین سب سے کامل ، اسرار کے سب سے زیادہ جاننے والے ، احوال مین سب سے زیادہ قابل تعریف کمالات مین سب سے بلند ، ولا مین سب سے اکرم ، سب سے اونچے پرچم والے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین ۔ آپ ہی کے لئے حمد کا لوا ہے اور آپ کا مقام محمود ہے ان کا لوا اہیل ولا کا کمال اور ان کی دعا آسمان کی لواح کا نقش ہے ۔(٤)

(١) شیخ محمد اکرام " رود کوثر " ، ادارہ ثقافت اسلامیہ ، لاہور ، سن ١٩٧٩ء ، ص ۔ ١٣٤ ۔

(٢) ایضاً

(٣) ایضاً

(٤) رود کوثر ، شیخ محمد اکرام ، ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور ، ١٩٧٩ ص ۔ ١٣٤ ، " معارف " ڈسمبر ١٩٦٥ء ، مضمون نگار محمد سالم قدوائی ، مضمون تفسیر سواطع الالہام ۔

"ڈاکٹر زبید احمد اس سلسلے میں لکھتے ھین کہ یہ دونوں تفسیرین " موارد الکلم و سلک درر الحکم " اور " سواطع الالہام فیضي نے بڑي قابلیت کے ساتھ صنعت مہملہ مین لکھي ھین(۱)
ڈاکٹر موصوف مزید لکھتے ھین کہ علمي کمال کے سواء اس تفسیر کي کوئي اھمیت نھین ھے • کیونکہ فیضي نے نقطہ دار حروف نہ لکھنے کي پابندي عائد کر کے جو مختصر تشریحین قلمبند کي ھین وہ اصل متن سے بھي زیادہ مشکل ھوگئي ھین۔ اس کے پیش نظر اصل چیز یہ ھے کہ قران کي تفسیر اس طرح لکھے کہ اس مین نقطے والا حرف نہ آئے • اور اس کا نتیجہ یہ ھے کہ جھان اختصار سے کام لیا جاسکتا تھا وھان غیر ضروري طوالت ھوگئي ھے اور جھان اس نے اختصار سے کام لیا وھان ابھام پیدا ھوگیا ھے اختصار کے لحاظ سے اس تفسیر کا مقابلہ اگر تفسیر جلالین سے کیا جائے تو واضح ھوجائے گا کہ جلالین لکھنے مین چونکہ اس قسم کي کوئي لفظي پابندي نھین رکھي گئي ، اس لئے نھایت آسان الفاظ مین بھت واضح اور مختصر تشریحین کي گئي ھین • لیکن " سواطع الالھام " مین بھت دقیقہ اور نا مانوس الفاظ بھي استعمال کرنے پڑے •"(۲)

اس سے بالکل واضح ھوتا ھے کہ یہ تفسیر صرف لفاظي کرشمہ شازي ھے • تفسیري افادیت و اھمیت بالکل مفقود ھے • چنانچہ علامہ شبلي نعماني رح نے لکھا ھے کہ اس تفسیر سے صرف یہ ظاھر ھوتا ھے کہ فیضي کو عربي لٹریچر پر حیرت انگیز عبور حاصل تھا ورنہ اس سے کوئي فائدہ نھین •"(۳)

---

(۱) ڈاکٹر زبیر احمد " عربي ادبیات مین برعظیم ھند و پاک کا حصہ " ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاھور ، ۱۹۷۳ء ، ص۔ ۵۱ ، ۵۰ •
(۲) ایضاً
(۳) ایضاً

آخر مین ڈاکٹر زبید احمد لکھتے ہین کہ فیضي نے سواطع الالہام لکھ کر عربي ادب مین اپني کتاب کا اضافہ کیا ہے۔ جس کا اسلوب مصنوعي ہےاور یہ ہندي ذہن کي خصوصیات کا اظہار ہے مجھے کسي ایسي کتاب کا علم نہین جو اتني کامیابي کےساتھ صفت مہملہ کي پابندیون کو ملحوظ رکھتے ہوئے بیرون ہند لکھي گئي ہو۰ (١)

اس تفسیر کے مخطوصہ نسخے ، لیڈ ، لوتھنہ ، قاہرہ ایا صوفیہ ، کوپریلي ، اور لالہ لي کے کتب خانون مین موجود ہین(٢)

۴۔ انوار الاسرار في حقائقہ القران :

یہ شیخ عیسي بن قاسم برہانپوري سندھي کي تصنیف ہے جو قران حکیم کي ضخیم و بسیط تفسیر ہے۰ (٣) اس کا اسلوب زیادہ تر متصوفانہ اور سلوک و معرفت کے طریقے پر ہے۰(۴)

علامہ دین محمد وفائي مرحوم لکھتے ہین کہ اس مین قران حکیم کي بعض آیات کا صوفیانہ (رنگ) مین تفسیر کي گئي ہے۰(۵)

اس تفسیر مین بعض مقامات کي وضاحت اسلاف کي عام روش سے ہٹ کر کي گئي ہے ، مثلاً : "اعوذ باللہ من الشطان الرجیم" کي تفسیر بیان کرتے ہوئے " شیطان " کو اس بُعد سے تعبیر کیا

---

(١) عربی ادبیات میں پاک و ہند کا حصہ ، ص۔ ۵۵ ۰
(٢) ایضاً
(٣) فقہائے ہند ، ج ۔ ۴ ، حصہ ٢ ، ص۔ ٢٩٢ ۰
(۴) ایضاً
(۵) تذکرہ مشاہیر سندھ ، ج ۔ ٣ ، ص۔ ٣٢٢ ۰

کیا هے جو بندہ اور خدا کے درمیان کسي وجہ سے قائم هے۰(۱)

علامہ عبدالحي الحسني ، ماقال في تفسیر " اعوذ باالله من الیشصان الرجیم " کے تحت لکھتے هین : " الشیطان " البعد و هو البعد الذي بین العبد وربہ وهما ولیس في الحقیقۃ ۰"(۲)

یعني - شیطان اس بُعد(دوری) کا نام هے جو بندے اور اس کے رب کے درمیان هے۔ اور اس کی کوئی حقیقت نهیں هے۔

اس کے علاوہ بھي اس تفسیر مین اس قسم کي متعدد باتین لکھي گئي هین جو اسلاف کے نقطۂ نظر سے صحیح نهین اور کتاب و سنت سے جن کي تائید نهین هوتي ۰(۳)

سید محمد مطیع الله راشد برهانپوري مؤلف " برهان پور کے سندھي اولیاء " نے لکھا هے کہ جب شیخ عیسي نے یہ تفسیر لکھني شروع کي تو بنظر اطمینان دو اجزاء مسلسل اپنے استاد عیہ محترم شیخ طاهر بن یوسف سندھي (محدث)کي خدمت مین ان کي رائے معلوم کرنے کے لئے ارسال کئے ۰ شیخ موصوف نے اس کي بهت تعریف کي اور فرمایا کہ اس پایہ کي تفسیر عام علماء کي دسترس سے باهر هے ۰ اس انداز و گهرائي سے تو وهي خدا رسیدہ عالم لکھ سکتا هے جو غوث یا قطب کا درجہ رکھتا هو ۰ (۴)

اس تفسیر کے چند سورہ کي پاکیزہ خط مین نقل سندہ یونیورسٹي لائبریري مین موجود هے ۰

۵ - تفسیر فتح المحمدي (شیخ عیسیٰ بن قاسم)

یہ کتاب شیخ عیسي بن قاسم برهانپوري سندھي کي

(۱) نفهائے هند ، ج - ۴ ، حصہ ۲ ، ص - ۲۹۲ ۰
(۲) نزهۃ الخواطر ، ج - ۵ ، ص - ۲۹۶ ۰
(۳) نفهائي هند ، ج - ۴ ص - ۲۹۲ ۰
(۴) برهان پور کے سندھي اولیاء ص - ۶۹ - ۷۰

تصنيف هے جو تفسير سے متعلقہ هے (١) يہ كتاب آپ نے اپنے بيٹے فتح محمد كے لئے لكهي تهي • اس لئے اس كا نام بهي تفسير " فتح المحمدي " ركها •(٢)

علامہ عبدالحي الحسني رح لكهتے هين : " ولہ فتح المحمدي كتاب في ماتيعلقہ بالتفسير، صنفہ لولده فتح محمد •(٣)

يعني اس كي ايک كتاب فتح المحمدي هے جو تفسير سے متعلقہ هے • آپ نے اس كو اپنے بيٹے فتح محمد كے لئے تصنيف كيا

يہ تفسير آپ نے اس وقت لكهي جب سن ١٠١٧ھ مين آپ كا بيٹا فتح محمد اعلىٰ علوم فقہ ، حديث و تفسير كي تعليم كے سلسلہ مين آپ كے درس مين تهے •(٤)

٦ـ جلاء الا ذهان في تفسير القران (قاضي ابراهيم تتوي)

جلاء الاذهان ، قاضي ابراهيم تتوي (م ـ ١٠٣٧ھ) كي تصنيف هے ، جو تفسير قران سے متعلقہ هے •(٥) اور عربي زبان مين هے •

آـ حديث :

عهد مغليہ مين سنده مين حديث كي جو كتابين ملي هين ، ان كي تفصيل درج ذيل هے •

---

(١) نزهتہ الخواطر ، ج ـ ٥ ، ص ـ ٢٩٦ ، فقهائے هند ، ج ـ ٤ ، حصہ ٢ ، ص ـ ٢٩١ ، برهان پور كے سندهي اولياء ، ص ـ ٧١ ، تذكره مشاهير سنده ، ج ـ ٢ ، ص ـ ٣٢٣ •

(٢) برهان پور كے سندهي اولياء ، ص ـ ١١٨ •

(٣) نزهتہ الخواطر ، ج ـ ٥ ، ص ـ ٢٩٦ •

(٤) برهان پور كي سندهي اولياء ، ص ـ ١١٨ •

(٥) تذكره مشاهير سنده ج١ ص ـ ١٣٨

١- امعان النظر في توضيح نخبة الفكر (شيخ محمد اكرم نصرپوري)

يہ قاضي محمد اكرم بن عبدالرحمٰن حنفي سندهي نصرپوري (م- ١١٣٠ هـ) كي تصنيف هے۔(١)

ڈاكٹر محمد جمن ٹالپر نے اپنے مقالہ مين اس كا نام " امكان النظر " لكها هے ، جو غلط هے- يہ بات دلچسپي سے خالي نهين هے كہ ڈاكٹر صاحب موصوف نے عموماً عربي كتب كے نام غلط لكهے هين • مثلاً ، فتح الدارين كو فتح الدين عجالة طالبين كو عجائبة الطالبين لكها هے۔(٢) اسي طرح سے اور بهي كئي غلطيان هين •

يہ كتاب عربي زبان مين هے اور اصول حديث كے موضوع پر هے ۔(٣) اس موضوع (اصول حديث) پر حافظ ابن حجر عسقلاني رح شارح بخاري نے كتاب شرح نخبة الفكر لكهي تهي- يہ كتاب امعان النظر " اس كي شرح هے ۔(۴)

علامہ عبدالحي الحسني رح اس سلسلے مين رقمطراز هين " لہ " امعان النظر في توضيح نخبة الفكر " شرح بسيط في مجلد ضخيم • "(۵)

يعني - ان كي ايک كتاب امعان النظر في توضيح نخبة الفكر هے، جو ايک ضخيم جلد مين بڑي بسيط شرح هے•

---

(١) نزهة الخواطر ، ج -٦ ، ص- ٢٨٢ . فقهائے هند ، ج -۵ ، حصہ ٢ ص- ١٢٣ ، علم الحديث مين پاک و هند كا حصہ ، ص- ١٨٧ ،

(٢) ڈاكٹر محمد جمن ٹالپور " سنده جا اسلامي درسگاه " محكمہ سنده ثقافت ، حيدرآباد ، سن ١٩٨٢ء ، ص- ١۵٣ •

(٣) ايضاً

(۴) سنده جا اسلامي درسگاه ، ص- ١٩۵ ، نزهة الخواطر ، ج -٦ ، ص- ٢٨٢

(۵) نزهة الخواطر ، ج -٦ ، ص- ٢٨٢ •

يہ ڪتاب بڙي ضخيم هي. مولانا علامہ عبدالحي الحسني رحہ نہ اپني تاليفات مين عموماً اس شرح كي حوالجات ديئي هين ۰ اسي طرح مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح كي تصنيفات مين اس كتاب كي حوالجات ملتي هين ۰ (١)

اس كتاب كي باري مين علامہ عبدالحي الحسني لكهتي هين كہ يہ كتاب انهون نے شيخ عبدالحي بن عبدالحليم انصاري لكهنوي كي كتب خانہ مين ديكهي تهي ۰(٢)

ڈاكٹر محمد اسحاق صاحب نے بهي اسي حوالي سے لكها هي كہ اس كتاب كا ايك قلمي نسخہ فرنگي محل لكهنؤ مين مولانا عبدللحي مرحوم كي كتب خانہ مين موجود هي ۰(٣) اس كي علاوه تين اور قلمي نسخي مندرجہ ذيل جگهون پر موجود هي ۰

ايك مخطوطہ جامع الازهر مصر كي كتب خانہ مين ، دوسرا پير جهنڈو كي لائبريري مين اور تيسرا نسخہ مولانا علامہ غلام مصطفي قاسمي مد ظلہ العالي كي پاس موجود هي ۰

پير جهنڈو والي كتب خانہ كا مخطوطہ مخدوم محمد هاشم بن عبدالغفور ٹھٹھوي (م ـ ١١٧٤هـ) كي زير مطالعہ رها هي اور ايك جگہ پر مخدوم صاحب كا حاشيہ ، ان كي اپني هاتھ سے لكها هوا موجود هي ۰

مولانا قاسمي صاحب والا قلمي نسخہ سن ١١١٨ هـ كا لكها هوا هي اور اس كا كاتب مدينہ منوره كا هي ۰ حاجي فقير الله شاه علوي الحنفي الافغاني جلال آبادي شكارپوري سندهي (م ـ ١١٩٥ هـ) نے يہ نسخہ مدينہ منوره سے خريد كيا تها ۰ كتاب كي آغاز مين حاجي صاحب موصوف كا اس قسم كا نوٹ ان كي مهر سے موجود هي ـ اب

---

(١) سنده جا اسلامي درسگاه ، ص ـ ٢٤١ ۰
(٢) نزهة الخواطر ، ج ـ ٦ ، ص ـ ٢٨٢ ، فقهائے هند ، ج ـ ٥، حصہ ٢، ص ١٢٣
(٣) علم حديث مين پاك و هند كا حصہ ، ص ـ ١٨٧ ۰

يہ كتاب مولانا قاسمي مدظلہ كي زير نگراني چھپ رهي هے٠

قاضي محمد اكرم نصرپوري سے پهلے ملا علي قاري رح نے بهي اس كتاب " نخبتہ الفكر " كي شرح لكهي تهي جو كافي پهلے تركي سے شايع (طبع) هوئي تهي، مگر قاضي محمد اكرم نصرپوري رح سندهي كي شرح اس سے زياده محققانہ اور مفصل هے بعض جگهون پر ملا علي قاري كي شرح كا رد بهي ديا گيا هے-

٢- شرح صحيح بخاري (قاضي محمد اكرم سندهي)

يہ بهي قاضي محمد اكرم محدث نصرپوري رح سندهي (م - ١١٣٠هـ) كي تصنيف هے جو حديث كي مشهور و معروف كتاب الجامع الصحيح (صحيح البخاري) كي شرح هے٠(١)

يہ شرح عربي زبان مين لكهي گئي هے ٠ اس كا ايك مخطوطہ ولهيڈ كے مدرسہ مين تها، جسے ديمك نے ختم كرديا هے ٠ اس كا دوسرا كوئي نسخہ نظر نهين آتا، البتہ مخدوم محمد عثمان متعلوي (مٹياري ضلع حيدرآباد) نے اس شرح كي تلخيص كر كے، مشكواه شريف پر حاشيہ چڑهائے هين ٠ جن مين سے ايك جلد، سنده يونيورسٹي كي مين (علامہ آئي - آئي قاضي) لائبريري مين موجود هے اور دوسري جلد مولانا معروف مٹياروي كے پاس موجود هے ٠(٢)

٣- فقہ :

عهد مغليہ مين فقہ پر كافي كتابين لكهي گئين، جن كي تفصيل اس طرح هے٠

(١) سنده جا اسلامي درسگاه، ص- ١٩٥ ٠
(٢) ايضاً

١ـ القول الحسن في جواز اقتداء بالامام الشافعي في النوافل والسنن (شيخ حميد بن عبدالله بن ابراهيم سندهي):

يه شيخ حميد بن عبدالله بن ابراهيم ٹھٹھوي سندهي (م ـ ١٠١١هـ) كي تصنيف هے٠(١) يه فقه كے موضوع پر عربي زبان مين هے ٠ اس كتاب كي وجه تاليف يه تهي كه حرمين شريفين كے لوگون كو تكرار جماعت كے مسئله كا سامنا تها اور سوال يه تها كه آيا حنفي مقتدي ، شافعي امام كے پيچهے نوافل و سنن ادا كر سكتا هے-مؤلف نے لكها هے كه اس مسئله مين سلف سے ايسي كوئي چيز منقول نهين هے جو اس مسئلے مين درپيش اختلاف كو رفع كرديے ٠ اس لئے همين از خود غور و خوض كر كے اس كا حل نكالنا چاهئے وه لكهتا هے :

" فا قول قد ابتلي اهل الحرمين الشريفين بتكرار الجماعة ولم يرض السلف شيءٍ يرفع نزاعهم فلا بُدلنا من الخوض في هذا السوال الي ان نظفر بقول يكون ارجح الا قوال فلنذكر الروايات الوارده في ذالك ٠"(٢)

اس كتاب كا قلمي نسخه پنجاب يونيورسٹي كے كتب خانه مين موجود هے ، جس كي تفصيل اس طرح هے :

اوراق : ٧ خط : نسخ

---

(١) عربي ادبيات مين برعظيم پاک و هند كا حصه ، ص ـ ٣٠١ ،
(٢) فهرست مخطوطات ، پنجاب يونيورسٹي ، لاهور ، ج ـ ١ ، ص ـ ٩٥ ٠

سطور : ۲۲ کاتب : عبدالرحیم بن محمد صالح ۰۰ الکبثي الیمني ۰

تقطیع : ۲۰ × ۱۴ س م تاریخ کتابت : ۲۵ ربیع الثاني ۱۰۳۴ء

اس رسالہ کا آغاز اس طرح ہے: اللھم لا سھل الا ما جعلتہ سھلاً و انت تجعل الحزن اذا شئت سھلا ۰۰(۱)

اور کتاب کے آخر میں خاتمہ کے طور پر لکھا ہے "تمت الرسالتہ في شھر المبارک الثاني عشر جمادي الاولي سنہ ۱۰۱۱ ھ احدي عشر بعد الف ۰" (۲)

اسي طرح کتاب کے خاتمہ پر تاریخ کتابت بھي بصراحت درج ہے:" ۰۰۰ وقد تجز القلم بعون الله ۰۰۰ من نساختہ ھذالرسالتہ یوم الثلثاء الخامس والعشرین من شھر ربیع الاول احد الشھور من عام الرابع والثلاثون بعد الف ـ (۱۰۳۴ ھ) (۳) فاضل فھرست نگار نے خیال ظاہر کیا ہے کہ اس کتاب کا دوسرا نسخہ ان کے علم میں نھین ۰(۴)

۲ـ تجھیز الجنازہ لفوزالسعادہ (شیخ حامد بوبکائي)

یہ کتاب شیخ حامد بن کمال الدین بن صلاح الدین البوبکائي کي تالیف ہے ۰ مؤلف کے حالات پر کتب رجال سے کوئي روشني نھین پڑتي ـ تاھم مؤلف کا برصغیر کے فقہائے حنفیہ میں ھوتا ہے ۰ انھوں نے خود اپني اسي کتاب کے دیباچہ میں لکھا ہے ۰

(۱) فھرست مخطوطات ، پنجاب یونیورسٹي ، ج ـ ۱ ، ص ـ ۹۴ ۰
(۲) ایضاً
(۳) ایضاً
(۴) ایضاً

" ۰۰۰ اما بعد فيقول العبد الفقير الي رحمة ربه الغني حامد بن كمال الدين بن صلاح الدين بوبكاني ۰(۱)

يہ رسالہ مؤلف نے ایک دوست کے اصرار پر مرتب کیا جس نے میت کي تجہیزو تکفین کے سلسلے مین ان سے لوگون کي عدم واقفیت اور بے خبري سے آگاہ کرتے ہوئے درخواست کي تھي ۰ یہ کتاب مؤلف نے سن ۱۰۹۹ھ مین لکھہ کر مکمل کي- جیساکہ انھون نے خود لکھا ھے :

" وقع الفراغ من تنظيم هذه الرسالة الموسومة بتجهيز الجنازه لفوز السعاده بعد زوال يوم الخميس السادس من شهرذي القعده سنة تسعة و تسعين بعد الالف و الحمد لله علي جميل جلاله و جزيل نواله ۰ (۲)

اس رسالہ مین مؤلف نے مذھب حنفي کے مطابقہ تجہیزو تکفین کے بارے مین احکام شرعیہ اور فقہي مسائل کي توضیح و تشریح کي ھے اور کئي کتابون سے استفادہ کیا ھے اس مین علامہ مخدوم محمد جعفر بوبکاني رح (م-۹۹۳ھ) کي کتاب "المتانة في مرمة الخيزانة " کے بکثرت حوالے دیئے گئے ھین ۰

اس رسالہ کا قلمي نسخہ ، پنجاب یونیورسٹي کي لائبریري مین موجود ھے جس کا تفصیل اس طرح ھے :

اوراقہ : ۲۴	خط : نسخ
سطور : ۱۷	کاتب : عثمان بن یارمحمد
تقطیع : ۲۴×۱۰ س م	سن کتابت : ۱۱۹۲ھ (۳)

اس رسالہ کا آغاز اس طرح ھے : " الحمد لله الذي سوي البرية في لاحياء اثنتين ولا مانة اثنتين ۰"(۴)

---

(۱) تجھیز الجنازہ لفوز السعادہ (مخطوطہ) ، ص-۳ ، الف ۰
(۲) ایضا
(۳) فہرست مخطوطات پنجاب یونیورسٹي ، ج -۱ ، ص-۲۲۲ ۰

اس رسالے میں مندرجات کی تفصیل اس طرح دی گئی ہے

۱۔ مقدمۃ فی عیادۃ المریض و حقوقہ و ما یفعل ھو فی مرضہ ۔

۲۔ باب الجنائز

۳۔ فصل المحتضر ۔

۴۔ فصل فی غسل المیت

۵۔ فصل فی التکفین

۶۔ فصل فی الصلوٰۃ علی المیت

۷۔ فصل فی حمل الجنازہ ، ۸۔ فصل فی القبر والدفن

۹۔ مسائل شتی

۱۰۔ فصل فی زیارہ القبور و القراء و الدعا للمیت ومایکرہ فعلہ فی المقبور

۱۱۔ فصل فی الشھید یسمی شھیداً ۔

۱۲۔ فصل فی احوال المیت و الا رواح عند الموت و بعد الموت و السوال فی القبر و ضغطتہ و مکان اطفال المشرکین ۔

۱۳۔ خاتمۃ فی رویتہ صلی اللہ علیہ وسلم و بعض الاموات فی المنام و فی بیان رؤیتہ اللہ تعالیٰ ۔

پنجاب یونیورسٹی لاھور کے مخطوطات کے فاضل فہرست نگار نے لکھا ھے کہ یہ نسخہ ۱۱۹۲ ھ کا مکتوب ھے ۔ دوسرا نسخہ ھمارے علم میں نہیں ۔(۱)

درھم الکیس (شیخ حامد بوبکانی)

یہ بھی شیخ حامد بن کمال الدین بن صلاح الدین بوبکانی کی تصنیف ھے ۔(۲)

---

(۱) فہرست مخطوطات پنجاب یونیورسٹی ، ج ۔ ۱ ، ص ۔ ۲۲۴ ۔

(۲) ایضاً

یہ فقہ کی کتاب ہے اور عربی زبان میں ہے۔ اصل میں مؤلف خود اپنی کتاب " تجہیز الجنازہ لفوز السعادہ " کی تلخیص کر کے " درھم الکیس " کا نام دیا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں ۔

" فلما کانت رسالتي التي من مصنفات الکتب ابورتھا ۰۰ محتویۃ علي دقۃ نظر و اسماء المنقولات انتخبت نخبۃ بحذف المستدات ۰۰۰ و رفع التدقیقات مرکوزا فیھا مالا بد منہ من الکیفیات والجزئیات مکنوزا فیھا ما مست الیہ حاجۃ في جمیع الاوقات ۰۰۰ فسمیتھا درھم الکیس ۰۰۰ "(۱)

مؤلف نے خاتمہ پر اس کی صراحت کی ہے : قد فرغ من تنظیمھا و ترصیعھا حامد بن کمال الدین البوبکاني ضحوہ الاربعاء التاسعۃ عشر من ذي العقدہ سنۃ تاسعۃ و تسعین بعد الفالھجري انتخبتھا من رسالتي المسماۃ " بتجھیز الجنازۃ لفوز السعادہ ۰"(۲)

یعنی ۔ اس رسالہ کی تنظیم و ترتیب سے مخدوم حامد بن کمال الدین البوبکانی، بدھ کی صبح، ۱۹ ذی القعدہ سن ۱۰۹۹ ھ میں فارغ ہوئے ۔ جس کو میں نے اپنے رسالہ "تجھیز الجنازۃ لفوز السعادہ" سے منتخب کیا ہے ۔

اس کتاب سے واضح ہوتا ہے کہ یہ کتاب بھی سن ۱۰۹۹ھ میں لکھی گئی تھی ۔ اس کتاب کا مخطوطہ جامع پنجاب لاھور کے کتب خانہ میں موجود ہے جس کا نمبر شمار ٦٨ ہے ، اور اس کی مزید تفصیل اس طرح ہے :

اوراق : ٦٣ ۔ الف تا ٧٨ ۔ ب خط : نسخ

سطور : ۱۵ کاتب : عثمان بن قبول محمد

تقطیع : ۲۴×۱٦ س م سن : نا معلوم (۳)

---

(۱) فہرست مخطوطات ، پنجاب یونیورسٹی ، ج ۔ ۱ ، ص ۔ ۲۲۵ ۔
(۲) ایضاً
(۳) ایضاً

آغاز اس طرح کیا ہے : " الحمد لله الذي خلقه الموت و الحیواہ لیبلونا اینا احسن عملاً ...."(١)

اس رسالہ کا ایک خطي نسخہ لینن گراڈ کے کسي کتب خانہ مین بھي موجود ہے، دیکھئے ، براکلمن ، ت ٢ : ١٢٥ ۰(٢)

رسالۂ عقود (شیخ عیسیٰ بن قاسم برہانپوري)

یہ شیخ عیسیٰ بن قاسم برہانپوري سندھي المعروف بہ مسیح الاولیاء (م ـ ١٠٣١ھ) کي تصنیف ہے ، اور فقہ کے موضوع پر عربي زبان مین لکھي گئي ہے ۰

بقول مولانا دین محمد وفائي رح اس کتاب مین ہاتھون کي انگلیون کے عقدون پر تسبیح پڑھنے کا بیان ہے ۰(٣)

سید محمد مطیع الله راشد برہانپوري ، مؤلف " برہان پور کے سندھي اولیاء " لکھتا ہے کہ رسالہ عقود جس کو سب سے زیادہ مختصر عبارت مین لکھا ہے ۰ ارباب حدیث اعداد کا شمار اپنے ہاتھون کي انگلیون پر رکھتے ہین-اس نسبت سے رسالہ کا یہ نام ہوا ۰(٤)

غالباً اسي رسالہ کا دوسرا نام " عقد الانامل " ہے- فقہائے ہند مین بھي یہي نام مذکور ہے۰"(٥)

علامہ عبدالحي الحسني رح ، نزھتہ الخواطر مین بھي اسي طرح رقمطراز ہین : " ولہ رسالتہ في عقد الانامل ۰"(٦)

(١) فہرست مخطوطات جامع پنجاب یونیورسٹي ، ج ـ ١ ، ص ـ ٢٢٥ ۰
(٢) ایضاً
(٣) تذکرہ مشاہیر سندھ ، ج ـ ٣ ، ص ـ ٣٢٢ ۰
(٤) برہانپور کے سندھي اولیاء ، ص ـ ٧٠ اور ص ـ ٤١٦ ۰
(٥) فقہاء ہند ، ج ـ ٤ ، حصہ ٢ ، ص ـ ٢٩١
(٦) نزھتہ الخواطر ، ج ـ ٥ ، ص ـ ٢٩٦ ۰

يعني - ان کا ایک رسالہ " عقد الانامل " کے نام سے ہے۔

شرح مختصر وقايہ (قاضي عبدالستار سندهي)

يہ قاضي عبدالستار سندهي (م - ١١ھ صدي) کي تصنيف هے ، جو فقہ کے مشهور و معروف کتاب " مختصر الوقايہ " کي شرح هے ، يہ کتاب عربي زبان مين هے ۰ اس کتاب مين ايک ايک جزء پر حديث کي روايت پيش کي گئي هے ۰(١)

شرح متن الوقايہ (قاضي عبدالسلام سندهي)

يہ قاضي عبدالسلام برهانپوري سندهي رح - کي تصنيف هے- يہ فقہ کے موضوع پر عربي زبان مين لکهي گئي هے يہ فقہ کي مشهور کتاب شرح وقايہ کي مبسوط شرح هے ۰(٢)

علامہ عبدالحي الحسني رح لکهتے هين " ولہ شرح علي مختصر الوقاية ۰"(٣)

يعني - آپ (قاضی عبدالسلام نے "مختصر الوقایہ" کی شرح لکھی -

شيخ محمد غوثي لکهتے هين کہ يہ شرح تمام جزئيات روايت

---

(١) تذکره مشاهير سنده ، ج - ١ ، ص - ٥٨ - ٥٧ ۰
(٢) نزهة الخواصر ، ج - ٥ ، ص - ٢٢٥ ، برهان پور کے سندهي اولياء ، ص - ٢١٩ ، سنده جا اسلامي درسگاه ، ص - ١٥٠
(٣) نزهة الخواطر ، ص - ٢٢٥ ۰

کو شامل هے (١) سید محمد مسیطرع الله راشد ، مصنف برهان پور کے سندهي اولیاء بهي اسي طرح لکهتے هین ٠(٢)

فتح المذاهب الاربعہ (فتح محمد محدث سندهي)

یہ فتح محمد (محدث) بن شیخ عیسیٰ بن قاسم مصبح الاولیاء برهانپوري سندهي (م۔ ١٠٨٠ھ) کي تصنیف هے ، جو فقہ کے موضوع پر هے اور عربي زبان مین هے ٠(٣)

یہ کتاب بهت مفصل هے۔ سن ١٠٥٠ھ (١٦٤٢ء) مین لکهي گئي تهي ٠ چناچہ آپ نے اپني دوسري کتاب " مفتاح الصلواه " مین اسي کتاب کي طرف رجوع کرتے هوئے لکها هے :

" یہ انکہ درمسائل وضو و تیمم و مسح خفتین و آب وضو وغیرہ از مقدمات نماز اختصار واقع شد ، هر کہ خواهد مستوعبا مع دلائل و مسائل کما یحتہ و ینبغي هم را مطالعہ نماید نعلیہ بمطالعہ فتح المذاهب الاربعہ للکاتب فانہ کان في المسائل التفصیلیۃ و واف المطالب العلمیہ انشاء الله ٠"(٤)

یعني ۔ جاننا چاهئے کہ مسائل وضو، تیمم، مسح خفتین اور آب وضو وغیرہ، جو مقدمات نماز میں سے هیں، اختصار سے کام لیا گیا هے۔ جو شخص

---

(١) تذکرہ گلزار ابرار (اردو) ص ٣١٨-٣١٩ اصل مین شیخ محمد غوثي کي کتاب کا نام " اذ کار ابرار " هے جو فارسي زبان مین هے اس کا اردو ترجمہ فضل احمد جیوري نے کیا هے اور اس کا نام " تذکرہ گلزار ابرار " رکها هے یہ ترجمہ اسلامک بوک فائونڈیشن لاهور نے سن ١٣٩٥ھ مین شایع کیا هے ٠

(٢) برهان پور کے سندهي اولیاء ، ص۔ ٢١٨ ٠ (سندهي ادبي بورڈ جامشورو ، ١٩٥٧ء)

(٣) ایضاً

(٤) ایضاً

ان مسائل کا کما حقہٗ مطالعہ کرنا چاہے تو وہ راقم الحروف کی کتاب فتح المذاہب الاربعہ کا مطالعہ کرے۔ جو مسائل تفصیلیہ اور مطالب علمیہ سے پُر ہے۔

مفتاح الصلواۃ ، (شیخ فتح محمد سندھي)

فقہ کے موضوع پر یہ کتاب بھي محدث فتح محمد برہان پوري سندھي کي تصنيف ہے ۰(١)

اس کتاب کو ہر دور مين قبول عام حاصل رہا ہے ، یہ کتاب فارسي زبان مين ہے۰ اس کتاب مين نماز کے فرائض ، واجبات اور سنن کي تفصيلات بيان کي گئي ہين۰ ہر ايک رکن کے متعلقہ فقہ حنفي کي مستند کتب سے احکام اور حوالے ايسي سير حاصل وضاحت سے لکھے ہين کہ ہر اجمال دلنشين طريقہ پر مفصل مسئلہ کي شکل مين آگيا ہے اور سب کا مجموعہ تقريبا ديڑھ سوٗ صفحات کي کتاب بن گئي ہے۰(٢)

یہ کتاب سن ١٠٦٣ ھ مين تصنيف ہوئي ۰(٣) اس کتاب کے بے شمار قلمي نقول اب بھي جگہ جگہ موجود ہين اور مختلف مطابع سے متعدد بار طبع ہو چکي ہے ، ايک نسخہ سندھ يونيورسٹي کي مين (علامہ آئي۔ آئي قاضي) لائبريري مين موجود ہے۔

رسالہ جھت الکعبہ (محدث فتح محمد سندھي)

یہ بھي علامہ فتح محمد (.محدث) برہان پوري سندھي

---

(١) برہان پور کے سندھي اولياء ، ص۔ ١٢١ ,(مطبوعہ سندھي ادبي بورڈ ، جامشورو ، ١٩٥٧)
(٢) ايضاً
(٣) ايضاً

کي تصنيف هے جس کا ذکر انهون نے اپني کتاب " مفتاح الصلواة" مين کيا هے۰(١)

يہ کتاب بهي فقہ کے موضوع پر هے اور فارسي زبان مين هے اس کتاب مين موسم کے تغير کے سايہ کے فرقة کو نهايت مدلل طريقہ سے بيان کيا هے آپ لکهتے هين :

" تحقيقة سايہ اصلي برهان پورو اطراف آن اين حقير در رسالہ جداگانہ بيان کرده است ، چنانکہ حاصل آن درين ابيات آورده(٢)

اس کے بعد ابيات ديئے هين ، ان مين سايہ اصلي کا موسمي اختلاف کے عالم مين رخ بدلنا اور ان تبديليون کے اندازے کا تعين آفتاب کے مختلف برجون مين دخل و اخراج کے اعتبار سے ذکر کيا هے۰(٣)

رسالہ مستحب وقت عشا وظهر (فتح محمد محدث)

يہ بهي محدث فتح محمد برهانپوري سندهي کي تصنيف هے ، جو فقہ کے موضوع پر هے۰(۴) اس مين عشاء اور ظهر کي نمازون کے مستحب اوقات کا ذکر کيا گيا هے ۰

کشف الاسرار (مفتي عبدالواحد کبير پاٹائي)

يہ مفتي عبدالواحد کبير پاٹائي بن مولانا عبدالرحمٰن قاري (م ـ ١١٢٢هـ) کي تصنيف هے۰(۵)

(١) برهان پور کے سندهي اولياء ، ص ـ ١٢٢
(٢) ايضاً
(٣) ايضاً
(۴) ايضاً
(۵) تذکره مشاهير سنده ، ج ـ ١ ، ص ـ ١٥٧ ۰

مفتي صاحب موصوف بڑے عالم و فقيه تھے۔حضرت اورنگزيب عالمگير رح کے عهد مين " پاٹ" مين قضا اور فتوی کے فرائض ان کے حوالے تھے ۰ آپ نے سن ۱۱۲۳ ھ مين وفات پائي ۰(۱) مفتي صاحب کي يہ تصنيف فقہ کے موضوع پر هے اور عربي زبان مين هے ۰(۲)

۴- فتاوی :

عهد مغليہ مين سنده مين فتاوی کے متعلقہ کوئي کتاب نهين ملتي تاهم حضرت اورنگزيب عالمگير رح نے جو " فتاوی الهنديہ " تيار کرائي تھي اور جو فتاوی عالمگير کے نام سے مشهور هے ، اس کي تدوين اور ترتيب مين سنده کے تين علماء نے کام کيا هے ، جن کا ذکر درج ذيل هے ۰

اورنگزيب محي الدين عالمگير رح ايک متدين با شرع عالم با عمل خدا ترس اور متقي و پرهيزگار شخص تھے ۰ انهون نے اپني سلطنت مين اسلامي علوم کي اشاعت اور مسلمانون کي تعليمي ترقي کے لئے خلوص اور مستعدي سے کام کيا ۰

حضرت عالمگير رح نے ممتاز اور جيد علماء کي ايک مجلس مقرر کي تھي تاکہ حنفي فقہ نهايت جامع شکل مين مرتب کي جائے ۰ يہ اکابر علماء کي مجلس شيخ نظام الدين سندهي کي سرکردگي مين قائم هوئي ۰(۳)

اس مجلس مين سنده کے دوسرے دو علماء ، مخدوم ابوالخير ٹھٹھوي (م ۔ ۱۱۲۲ھ) اور مخدوم فضل الله سندهي (   ) تھے ۰(۴)

---

(۱) تذکره مشاهير سنده ، ج ۔ ۱ ، ص ۔ ۱۵۷ ۰
(۲) ايضاً
(۳) عربي ادبيات مين برعظيم پاک و هند کا حصہ ، ص ۔ ۲۹ ۔ ص ۔ ۳۰۳ ۰
(۴) نزهة الخواطر ، ج ۔ ۵ ، ص ۔ ۱۸ ، تذکره مشاهير سنده ، ج ۔ ۳ ، ص ۔ ۲۸۸ ۰

اس مجلس کے اراکین کي مکمل فهرست موجود نهين هے- البته پانچ اراکین کے نام تو " مفيد المفتي " کے مصنف نے لکهے هين ، جو درج ذيل هين :

١- مُلا حامد جونپوري ·

٢- قاضي محمد حسين جونپوري

٣- محمد ابوالخير ٹهٹهوي ·

٤- ملا محمد اسماعيل صديقي جونپوري

٥- جمال الدين محمد مچهلي شهري ·

اس کے علاوه چار نام ڈاکٹر زبيد احمد نے اور بهي درج کئے هين :

١- ملا جيون ·

٢- محب الله اله آبادي ·

٣- مير زاهد اور

٤- ملا قطب الدين سهالوي ·(١)

اس تفصيل سے همين گياره علماء کے نام معلوم هو جاتے هين ، جو اس مجلس مين شامل تهے ، جن کے نام يه هين :

١- شيخ نظام الدين سندهي ، (صدر مجلس)

٢- مخدوم ابوالخير ٹهٹهوي

٣- مخدوم فضل الله سندهي

٤- ملا حامد جونپوري

٥- قاضي محمد حسين جونپوري

٦- مُلا محمد اسماعيل صديقي جونپوري

(١) عربي ادبيات مين برعظيم هند و پاک کا حصه ، اداره ثقافت اسلاميه لاهور ، سن ١٩٧٣ ، ص- ٢٩ ·

٧۔ جمال الدین محمد مچھلی شہری

٨۔ ملا جیون

٩۔ محب الله الہ آبادي ۰

١٠۔ میر زاهد

١١۔ مُلا قصب الدین سہالوي ۰

اس مجلس کے صدر شیخ نظام الدین سندهي تهے، مگر رحیمداد خان مولائي شیدائي نے لکها هے کہ اس مجلس کے جملہ ١٦ اراکین تهے۰(١)

بهر حال ان علماء کرام نے نهایت محنت و کاوش سے فقہ حنفي کا ایک جامع مجموعہ تیار کیا جو " فتاوي عالمگیر "یا فتاوي الهندیہ کے نام سے مشهور هے۰ یہ مجموعہ فتاوي ١٠٥٨ھ(١٦٨٢ء) مین عربي زبان مین ١٢٢ کتب فقہ و فتاوي سے قلمبند کیا گیا۰(٢)

فتاوِي عالمگیري کے سیکڑون قلمي نسخے مختلف مقامات پر موجود هین ، مثلاً :

برلن ، ٢۔ ٢٢٢١

لوتهہ ، ٢٧٥

آصفیہ ، ٥۔ ١٠٥٢

انڈیا آفس ، ١١۔ ١٧٠٦

برٹش میوزم ، ٢٩٩۔ ٣٠٠

دهلي ، ٦١٨

رام پور ، ٢٢٥ ۰

اسد آیا ، ١١٠٢

نور عثماني ، ٢٧۰

(١) تاریخ تمدن سنده ، ص۔ ٥١٠ ، (حاشیہ)
(٢) ایضاً ۰

قاهره ، ۳ : ۹۳

بانکي پور ، ۱۹ : ۲ نمبر ۱۷۸۹ - ۱۸۹۹ ، کے کتب خانون مین اس کے قلمي نسخے موجود هین٠

یہ کتاب کئي بار زیور طبع سے بھي آراستہ هوچکي هے- سندھ یونیورسٹي کي مین لائبریري مطبوعہ نسخہ بھي موجود هے٠

۵- تصوف :

عهد مغلیہ کي سندھ مین حسب ذیل کتابین لکھي گئین ٠

۱- خمسہ جواب نظامي گنجوي (ابوالفیض فیضي)

یہ ابوالفیض فیضي بن شیخ مبارک کي تصنیف هے اور تصوف و ادب کے موضوع پر هے ٠ اصل مین یہ کتاب نظامي گنجوي کے جواب مین لکھي گئي هے٠(۱)

اس کي (نظامي گنجوي) کي پانچ مثنویون کا جواب سن ۱۰۰۴ھ مین لکھ کر پورا کیا ٠(۲)

موارد الکلم و سلک دارالحکم (فیضي)

یہ بھي ابوالفیض فیضي ابن شیخ مبارک سندھي کي تصنیف هے ٠ اس کا پہلے تفصیل سے ذکر هوچکا هے٠ اس کتاب کو تفسیر کے علاوہ تصوف مین بھي بہترین کتاب تسلیم کیا گیا هے-

(۱) تاریخ تمدن سندھ - ص - ۵۳۸ ، جنت السندھ - ص - ۴۰۵ -
(۲) ایضاً-

داكٹر زبيد احمد نے اس كتاب كو تصوف كي كتابون مين ذكركيا هے(١)
اس كتاب كے قلمي نسخے انور عثماني ٢٩٠٩ ،

٢- راغب پاشا ١٤٨٣ ،

٣- اسد آفندي آيا ٢٩٢٢

٤- ويانا ، ٣٥٤

٥- ايڈن برا ، ٣٠

٦- مفتاح ، ١٣٣٩

٧- رام پور ، ٦٢٠

٨- آصفيہ ، ١٢١٢/٢ كے كتب خانون مين موجود هين ٠(٢)
پاكستان مين ، پشاور يونيورسٹي كي لائبريري مين بهي اس
كا قلمي نسخہ موجود هے ٠

حديقتہ الاولياء ، (سيد عبدالقادر ٹتوي)

يہ كتاب سيد عبدالقادر ٹهٹهوي رحہ ۔ كي تاليف هے٠(٣) دسوين صدي كي آخري ربع مين علامہ قاضي محمود ٹهٹهوي كي مرتب كردہ " تذكرہ الاولياء " كے بعد يہ دوسري كتاب هے ، جس مين بزرگون اور مشائخ و اهل الله كا تذكرہ كيا گيا هے٠ يہ كتاب فارسي زبان مين هے اور سن ١٠١٦هـ(١٦٠٧ع) مين تاليف هوئي ٠(٤)
چنانچہ مؤلف نے خود لكها هے:" در مدت يک سال كامل از ثقات اين ديارو روات صداقات شعار ، نقل چند از مشائخ ارجمند كہ متحققہ گشتہ و بصحت پيوستہ ، درين مجموعہ مندرج ساختہ٠ (٥)

---

(١) عربي ادبيات مين برعظيم هند و پاک كا حصہ ، ص - ٢٢٣ ٠
(٢) ايضا
(٣) سيد عبدالقادر ٹتوي " حديقتہ الاولياء ، سندهي ادبي بورڈ ، جامشورو، ١٩٦٧ع ص - ١١
(٤) ايضاً ، ص - ١١ ، (مقدمہ) ٠

یعني - اس نے صادقہ راویون اور قابل اعتماد معاصرین سے مشائخ اور بزرگون کے متعلقہ روایتین جمع کر کے اپني تحقیقہ اور علم سے مطابقت کے بعد ایک سال مین یہ تذکرہ لکھ کر پورا کیا ۰

کتاب کے آخر مین تالیف کا سال اس شعر مین دیا گیا ھے

رسید این نامہ در حد تناھي
زھجرت بود الف و شانزدہ سال ۰ (۱)

۱۰۱٦ ھ

یہ کتاب مؤلف نے اپنے دور کے مغلیہ نواب امیر خسرو چرکس کے نام پر معنون کیا ھے اور اس کي مدح اور تعریف مین طویل عبارت لکھي ھے ۰(۲)

امیر خسرو چرکس کے نام انساب کا سبب یہ ھے کہ خسرو نھایت سخي اور صاحب خیر تھا ، متدین ، متقي ، اور خدا پرست تھا ۰ چنانچہ شیخ فرید بکھري نے لکھا ھے کہ :"او موصوف بہ صفات حسنہ بود - اولاً زاھد عابد ، متدین فقیر دوست و سخي بید یرغ بود سوال ھیچ کس را اصلاً رد نہ نمودہ ۰"(۳)

یعني - آپ صفات حسنہ سے متصف تھے۔ آپ زاھد، عابد دیندار ، فقیر دوست ، اور بہت جڑے سخی تھے، جو کبھی کسی سوالی کو رد نہ کرتے تھے۔

میر علي شیر قانع ٹھٹھوي لکھتا ھے کہ :" صاحب خیرو توفیقہ مثلش کسي درین ز مین برنخاستہ ۰"(۴)

یعني - اس جیسا صاحب خیرو توفیقہ اس سرزمین پر دوسرا کوئي نہ ھوا ۰

---

(۱) حدیقتہ الاولیاء ، ص - ۷۴ ۰
(۲) ایضاً ، ص - ۷۵ - ۷۴ ۰
(۳) شیخ فرید بکھري " ذخیرہ الخوانین " ، ص - ۱٦۳ ، بحوالہ حدیقتہ الاولیاء ، ص ۷٦
(۴) حدیقتہ الاولیاء ، ص - ۷۷ - ۷٦ ، بحوالہ

چنانچہ امیر خُسرو کے مذهبي رجحان ، مشائخ و مشاهیر سے اس کي عقیدت کي بناء پر سید عبدالقادر ٹھٹوي نے اپني کتاب حدیقۃ الاولیاء کا انتساب اس کے نام پر کیا هے۰

اس کتاب مین مؤلف نے وهي عام انداز اختیار کیا هے زندگي سے تعلقہ رکھنے والي حقیقتین ، جن کے ذریعے بزرگون کي شخصیت و کردار ظاهر هو۰ بهت کم بلکہ نہ هونے کے برابر هین۔ ان کے بجائے کرامات کے دُور از قیاس قصون اور داستانون پر زور دیا هے ۰

پیر حسام الدین راشدي نے لکھا هے کہ " بعض کرامات اس حد تک مضحکہ خیز هین کہ جن کے پڑھنے سے خود اس بزرگ کي شخصیت پر حرف آتا هے ۰"(۱)

اس کے بعد پیر صاحب مرحوم نے دو مثالین پیش کي هین جن کا بیان کرنا تهذیب و شائستگي اور عقل و خرد کے دائرہ سے باهر هے ۰ یہ کتاب فارسي زبان مین هے، مگر اس مین بهت هي مشکل اور پیچیدہ الفاظ استعمال کئے گئے هین ۰

اس کتاب کے کئي قلمي نسخے مختلف مقامات پر موجود هین ۰ مثلاً ایک مخطوط سندھ یونیورسٹي کي مین لائبریري مین موجود هے یہ نسخہ سب سے قدیم هے اور اس کي کتابت ۲۹ ربیع الاول ۱۱۷۸ھ مین ٹھٹھہ مین کي گئي هے۰(۲) اصل مین یہ نسخہ مرحوم مولوي حکیم

(۱) حدیقۃ الاولیاء ، ص ۔ ۸۱ ، (دیباچہ)

(۲) مرحوم حسام الدین راشدي نے لکھا هے کہ برٹش میوزم مین تاریخ هند کے مؤلف ایلیٹ صاحب کے فائل موجود هین ۰ جن مین ٹھٹھہ کے کتب خانون کي فهرست بھي موجود هے (نمبر O.R.۲۰۷۳) ، اس فهرست مین حدیقۃ الاولیاء کے ایک نسخہ کا ذکر ملتا هے، جس مین جملہ ۷۸ ورقے هین ۰ اور اس مین ۲۸۹۰ بیت (اشعار) هین۔ ترقیمہ مین تاریخ اس طرح مذکور هے ۰
تمت تمام شد هذالرسالۃ کہ مسمي بہ حدیقۃ الاولیاء ست في تاریخ ۲۱ شهر ذیقعدہ سنہ ۱۰۶۸ھ (حدیقۃ الاولیاء دیباچہ ، ص ۔ ۸۵ ۔ ۸۴ ، حاشیہ) یہ نسخہ مکمل تھا اور اس مین ان تمام بزرگون کا ذکر هے جن کا سندھ یونیورسٹي مین موجود نسخہ مین هے ۰

ولي محمد صاحب ڈاهري (م - ١٩٢٦ء) کي ملکيت تھا ، جھان سے ٢- فبروري ١٩٥٣ء مين يہ نسخہ سنده يونيورسٹي کے کتب خانہ مين نمبر ١٢٥٦٩ پر داخل ھوا ۰(١)

اس نسخہ کي مزيد تفصيل اس طرح ھے :"

صفحات : ٢٥٨ — خط : پکا نستعليقہ

سطور : ١٣ — کاتب : نا معلوم

تقطيع : ١/٢ ٧ × ١/٢ ٢ — تاريخ کتابت : ٢٩ ربيع الاول ١١٧٨ھ (٢)

اس نسخے مين عنوانات لال سياھي سے لکھے گئے ھين ۰ اس کتاب کا دوسرا مخطوطہ ڈاکٹر نبي بخش بلوچ کے پاس ھے-جو اصل مين ٹنڈو قيصر کے قاضي فتح رسول ولد قاضي فتح محمد نظاماني کي ملکيت تھا ۰ خاتمہ پر قاضي صاحب کے نوٹ سے معلوم ھوتا ھے کہ يہ نسخہ غلام حسين اور غلام علي ولدان خدابخش بن غلام علي فقير بن قيصر فقير نظاماني کے کتب خانہ مين تھا ۰غلام حسين ١٢٥٩ھ (٤٣-١٨٤٣ء) مين مياني کي جنگ مين شھيد ھوا جس کے بعد يہ کتاب قاضي فتح رسول کے پاس پھنچا ، اس کے ترقيمہ مين کاتب لکھتا ھے :

" زيب اتمام گرفت و زينت اختتام پذيرفت کتاب مستطاب متبرکہ مشرفہ موسوم بحد يقتہ الاولياء کرام عظام خطئہ سند ازدست احقرالعباد راجي الي رحمتہ الله ساکن حال کنڈي کھنہ عفي عنہ ، بتاريخ بيست يکم شھر جمادي الثاني ١٢٢٧ ھ ۰(٣)

يہ نسخہ سنده يونيورسٹي مين موجود نسخہ کي ھو بھو نقل ھے.

---

(١) حديقتہ الاولياء ، مطبوعہ سندھي ادبي بورڈ ١٩٦٧ء ، ص- ٨٥ ۰
(٢) ايضاً
(٣) ايضاً

ایک قلمي نسخہ ، اس کتاب "حدیقة الاولیاء" کا هالامین موجود هے-جو اصل مین هالا کے کسي بزرگ کي ملکیت هے۰ یهي وہ نسخہ هے جس کو ڈاکٹر "سدارنگاني" نے اپني کتاب" سندہ مین فارسي ادب کي تاریخ "(سندهي زبان مین) کتب لایا هے ۰

اس نسخہ کا اول و آخر ناقص هے ۰ اول مین دیباچہ اور شیخ بهاءالدین زکریا ملتاني اور شیخ صدرالدین قتال کے احوال ضایع هوگئے هین ۰ شیخ صدرالدین کي صرف ١٦ سطرین موجود هین۰ اس کے بعد شیخ رکن الدین کا تذکرہ شروع هوتا هے۰

آخر مین درویش علاؤالدین کے تذکرہ کي صرف ١٨ سطرین هین اور اس پر ختم هو جاتا هے ۰ اس کے علاوہ درمیان مین بهي بعض بزرگون کا ذکر ضایع هوگیا هے ۰

اس نسخہ کے شروع مین فقیر احمد علي کا یہ نوٹ لکها هے :"ازین رسالہ چند اوراقہ از اول و آخر بباعث تداول زمانہ فنا شد اند امیر کہ کرامي کتب خانہ قدیہ دستیاب شود، فقیر احمد علی"(١)
یعنی - اس رسالہ کے اول و آخر کے چند اوراق، زمانہ کی دستبرد سے فنا (ختم) ہوگئے ہیں - توقع ہے کہ کسی قدیم کتب خانہ میں دستیاب ہو- فقیر احمد علی-

اس نسخہ کي مزید تفصیل اس طرح هے:

اوراقہ : ٦٨	خط : نستعلیقہ
سطور : ١٣	کاتب : نا معلوم
تقطیع : ٤×٨	تاریخ کتابت : نا معلوم

اس مین عنوانات لال روشنائي سے هین اور بین السطور جا بجا مشکل الفاظ کے معني دیئے هوئے هین ۰(٢)

ایک اور مگر بهت هي شکستہ نسخہ پیر حسام الدین راشدي مرحوم کے کتب خانہ مین موجود هے۰ اصل مین یہ وہ منتشر

(١) حدیقة الاولیاء (مطبوعہ) ، ص - ٩٠ ۰
(٢) ایضاً ۰

اوراق هين جو علام دين محمد وفائي مرحوم نے پير جھنڈه مين مخطوطات کے منتشر اوراق سے تلاش کر کے، پير صاحب کے حوالے کئے تھے٠(١) اس نسخہ کي تفصيل اس طرح ہے :

اوراق : ٥٠	خط : نستعليق (خوبصورت)
سطور : ١٥	کاتب : نا معلوم
تقطيع : ٥ × ٨	سن کتابت : نا معلوم

ان چار مخطوطات کو سامنے رکھہ کر کتاب "حديقۃ الاولياء" کي تصحيح کے بعد سندھي ادبي بورڈ نے سن ١٩٦٧ء مين شايع کيا، جو ٢٤١ صفحات پر مشتمل ہے٠ اس مطبوعہ نسخے کا ديباچہ مرحوم پير حسام الدين راشدي نے لکھا ہے جو ٩٦ صفحات پر مشتمل ہے٠

اس مطبوعہ نسخے کے آخر مين مؤلف سيد عبدالقادر ٹھٹوي کي دوسرا تاليف کرده رسالہ جو "جميل شاه گرناري کي سوانح عمري" مين ہے، طبع کيا گيا ہے جو صفحہ ٢٤٥ سے ٢٦٣ صفحات تک ہے٠

بيان العارفين (شاه عبدالکريم بلڑي)

يہ کتاب، شاه عبدالکريم بلڑي والے (م - ١٠٣٠ھ) کے مطابق (١٦٢٠ء) کے کلام کا مجموعہ اور ان کي ملفوظات ہے(٢) يہ غالباً پہلا سندھي بزرگ ہے، جس کا سندھي کلام قلمبند ہوا٠

چونکہ شاه صاحب کي سوانح عمري، بيان العارفين مين فارسي زبان مين ہے اس لئے اس مين صوفيانہ شعر فارسي ترجمہ کے ساتھہ درج ہے٠ (٣)

---

(١) حديقۃ الاولياء، مطبوعہ سندھي ادبي بورڈ، ص - ٩١

(٢) مولانا دين محمد وفائي مرحوم نے ان کا سن وفات ١٠٢٢ھ لکھا ہے (تذکره مشاهير سنده، ج - ٢، ص - ١٩٩) اور ڈاکٹر عبدالمجيد ميمن نے ١٠٣٢ لکھا ہے (بيان العارفين قلمي نسخہ، ص - ٢٩)

يہ كتاب " بيان العارفين" ميان محمد رضا عرف مير درياٸي ٺٽوي نے سن ۱۰۳۸ھ مين شاه كريم كي وفات كے چھہ سال بعد تصنيف كيا ۰(۱)

اس كتاب كا سندھي ترجمہ بھي كيا گيا ۰(۲) ڈاكٽر عبدالمجيد ميمن نے اس كتاب كو ايڈٹ كيا هے ۰ اور ايك مقالہ تحرير كيا هے ، جس پر ان كو سنده يونيورسٹي نے پي-ايچ -ڈي كي ڈگري دي هے ۰

يہ كتاب مقدمہ اور گيارہ ابواب پر مشتمل هے ، جس مين تصوف كے اور علمي نكتے بيان گئے هين ۰ اس (ملفوظات) كے بھت سے قلمي نسخے موجود هين ۰ جن كي تفصيل اس طرح هے ۰

۱۔ ايك مخطوطہ (فارسي زبان مين) پير حسام الدين راشدي كے كتب خانہ مين موجود هے

۲۔ ايك قلمي نسخہ (فارسي) درگاه شريف پير جھندو كے كتب خانہ مين هے ۰

۳۔ ايك مخطوط (فارسي) منصوره كي درسگاه مين موجود هے ۰

۴۔ ايك قلمي نسخہ (سندھي) ، سندھي ادبي بورڈ ، مين موجود هے ۰

---

(۱) مولائي شيدائي " جنت السنده ، ص۔ ۴۳۱ ۰

(۲) يہ ترجمہ عبدالرحمان ولد محمد ملوك " كاٺھہ بانبھن "ساكن كچھہ كے شھر " بُھج " نے كيا ، جو الف اشباع كي نظم مين سندھي ترجمہ هے ، اس ترجمہ كا كام ربيع الاول سنہ ۱۲۱۳ھ(۱۷۹۸ع) مين شروع كيا اور گيارہ باب اسي مھينے كے ۲۰ تاريخ پورے كئے جو جلد اول هے ۰ آخري پانچ باب جلد دوم مين ديئے هين ۰

(بيان العارفين قلمي ، مرتب ڈاكٽر عبدالمجيد ميمن ص۔ ۹۹)

اس کے علاوه اور بھي قلمي نسخے موجود ھین ۰ یہ کتاب زیور صبع سے بھي آراستہ ھوئي ۰ بمبئي اور بکھر سے شایع ھوئي۔ جن کے مطبوعہ نسخے سنده کے مختلف علمي ادارون مین موجود ھین۰

اس کتاب " بیان العارفین " کا ایک قلمي نسخہ انسٹیٹوٹ آف سندھالاجي ، یونیورسٹي آف سنده ، جامشورو مین بھي موجود ھے۔ جس کا نمبر داخلا ۱۰۲۲ / ٦٢١٥٧ ھے۰ اس مخطوط کی تفصیل اس طرح ھے :

اس کے مرتب محمد رضا ٹھٹھوي اور کاتب عبد الباقيهنگورجہ ھین ۰ زبان فارسي ، خط نستعلیقہ اور تقطیع ۱۱×۱۹ ھے ۰ تاریخ کتابت ۱۱۵۱ ھ درج ھے ۰

اس مخطوط مین خانداني احوال تصوف کے مقولات اور علمي نکتے درج ھین۔جس مین جا بجا سندھي ابیات اور " دوھیڑ یے"دیئے ھین۔اس کا خط ساده ، صاف ھے ، حاشیہ کے لئے دو لکیرین لال سیاھي سے اور ایک لکیر کالي سیاھي سے دي گئي ھے ۰ خاص عنوانات لال روشنائي سے لکھے گئے ھین ۰

یہ مخصوص فقیر عبدالباقي ھنگورجہ نے کوٹڑي کبیرا(ضلع خیرپور) کي ایک مسجد مین بیٹھہ کر لکھا ھے ۰ یہ تفصیل اس مخطوطہ کے آخر مین مذکور ھے۰

روضۃ الحسني في شرح اسماء الحسنيٰ (شیخ عیسيٰ بن قاسم)

یہ شیخ عیسيٰ بن قاسم مسیح الاولیاء برھانپوري سندھي (م ۔ ۱۰۳۱ ھ) کي تالیف ھے ۰(۱)

---

(۱) تذکرہ مشاھیر سنده ، ج ۔ ۲ ، ص ۔ ۲۲۲ ، فقھائے ھند ، ج ۔ ۴ ، حصہ ۲ ، ص ۔ ۱۹۹ ، برھان پور کے سندھي اولیاء ، ص ۔ ٦٣ ، نزھۃ الخواطر ج ۔۵ص۲۹۵

علامہ عبدالحي الحسني لکھتے ھین : " ولہ مصنفات کثیرہ ممتعۃ منھا روضۃ الحسنیٰ في شرح اسماء الله الحسني ۔ "(١)

یعني - ان کي بھت سي تصنیفات ھین جن مین سے ایک روضۃ الحسني في شرح اسماء الله الحسنیٰ ھے۔

اس کتاب مین الله جل مجدہ کے ٩٩ نامون کي شرح کي گئي ھے۔ یہ کتاب ٩٨٩ھ مین تالیف ھوئي- مادہ تاریخ لفظ " حافظ " (٩٨٩) ھے۔(٢)

عین المعاني ، (شیخ عیسیٰ سندھي)

یہ بھي شیخ عیسیٰ بن قاسم برھان پوري سندھي (مسیح الاولیاء) کي تصنیف ھے اور الله تبارک و تعالیٰ کے ٩٩ نامون کي شرح مین ھي لکھي گئي ھے۔(٣)

علامہ عبدالحي الحسني فرماتے ھین : " ولہ عین المعاني رسالۃ اخري في شرح اسماء الحسنیٰ ۔ "(٤)

یعني - ان کي ایک تصنیف عین المعاني ھے جو شرح اسماء الحسنیٰ مین ان کا دوسرا رسالہ ھے ۔

یہ رسالہ سن ٩٩٧ھ مین تالیف ھوا ۔(٥) علامہ غوثي نے دونون رسالون کے متعلقہ لکھا ھے کہ : " اول اول ھے اور ثاني ~~ثاني~~ کما ثاني نھین ۔ "(٦)

اس کتاب کا ایک مخطوط سید محمد مطیع الله راشد برھانپوري مؤلف کتاب " برھانپور کے سندھي اولیاء " کے پاس موجود ھے- وہ لکھتا

---

(١) نزھتہ الخواطر ، ج - ٥ ، ص - ٩٦ - ٢٩٥ ،
(٢) ایضاً
(٣) برھان پور کے سندھي اولیاء ، ص - ٦٤ - ٦٣ ۔
(٤) نزھتہ الخواصر ، ج - ٥ ، ص - ٢٩٦ ۔
(٥) برھانپور کے سندھي اولیاء ، ص - ٦٤ ۔ (٦) گلزار ابرار (لاھور: ١٣٩٥ھ) ص- ٥١٥-

ہے کہ اس کا کاتب ایک مخلص مرید عبداللطیف ہے۔

اس کی تمہید میں شیخ عیسیٰ بن قاسم رح لکھتے ہیں کہ " ایک با اخلاص محبت شعار محب رسالہ روضۃ الحسنیٰ کی نقل کررہا تھا ، مجھے خیال ہوا کہ اس کام میں اس کی مدد کی جائے۔ چنانچہ اس کے ہاتھ سے کاغذات لے کر لکھنے لگا ۔ چند ہی سطور کی نقل کی تھی کہ اس سے مختلف اور جدید معانی خیال میں آنے لگے اور اصل کے مقابلہ میں زیادہ بہتر اور مناسب۔طبیعت میں ولولہ پیدا ہوا کہ اس میں ردو بدل کر کے از سر نو دوسری شرح لکھی جائے جس میں خوش اسلوبی اور ندرت کے ساتھ نظم و نثر کا اہتمام رکھا جائے ۔(۱)

چنانچہ یہ نادر روزگار کتاب اسی بلاغت و صوفیانہ رموز و نکات و اصطلاحات پر مبنی ورود و وظائف اور دعوت اسماء کی تعلیم سے متعلقہ بلیغ و برجستہ منظومات کے ساتھ چند ماہ کی کوشش سے تکمیل کو پہنچی ۔(۲)

اس رسالہ " عین المعانی " میں تمہید سے لے کر آغاز تک ہر فصل میں قصع ، فرد ، رباعی ، مثنوی وغیرہ بڑی کثرت سے تحریر ہیں۔کتاب شروع ہوتے ہی منظوم نوادر و غرائب کا سلسلہ جاری ہوجاتا ہے،جو ختم کتاب تک اسی التزام و اہتمام سے قائم ہے ۔

اس کی عام ترتیب یہ ہے کہ جس اسم جمالی کی شرح پر قلم اٹھایا ، اول اس اسم کا معما ایک شعر میں ،اس کے بعد اشارہ اسمیں نظم کا کوئی عنصر پھر المظاہر۔زاہد۔الوظائف ، داعی نصاب ، زکواۃ عشر قفل دور وغیرہ ، زاہد۔موحد۔محققہ ، الاشغال ہر عنوان کے تحت لازماً نظم آپ نے اپنی عربی و فارسی منظومات کے علاوہ دیگر عارف شعراء کی منظومات بھی درج کی ہیں۔ اپنے چھوٹے بھائی سلیمان سیفی

(۱) برہان پور کے سندھی اولیاء ، ص۔ ۶۴ ، بحوالہ عین المعانی (قلمی) ، ص۔ ۳

كي بهي چند رباعيان درج كي هين ۰(١)

اس كتاب كا مخطوطه سنده يونيورسٽي كي علامه آئي آئي قاضي لائبريري مين موجود هے۰

شرح دو رباعي، (شيخ عيسىٰ بن قاسم)

يه بهي شيخ عيسىٰ بن قاسم مسيح الاولياء برهانپوري سندهي كي تصنيف هے۰(٢)

علامه عبدالحي الحسني لكهتے هين: " وله شرح على الرباعيتين۰(٣)

يعني -

اس رساله مين دو صوفيانه رباعيون كي دو شرحين، گلزار ابرار اس كے بعد ان مين سے بعض رسائل كي مختصر عبارتين پيش كي هين۰(٤)

رساله قبلة المذاهب الاربعه : (شيخ عيسىٰ سندهي)

يه بهي شيخ عيسىٰ بن قاسم برهانپوري سندهي كي تصنيف هے ۰ (٥)

---

(١) برهان پور كے سندهي اولياء، ص- ٦٥ ۰
(٢) برهان پور كے سندهي اولياء، ص- ، نزهة الخواطر، ج -٥، ص- ٢٩٦، فقهائے هند ، ج - ٤، حصه ٢، ص- ٢٩١، تذكره مشاهير سنده ج -٣، ص- ٣٢٢
(٣) نزهة الخواطر، ج - ٥ ، ص- ٢٩٦ ۰
(٤) تذكره مشاهير سنده ، ج - ٣ ، ص- ٣٢٣ ۰
(٥) تذكره مشاهير سنده ، ج - ٣، ص- ٣٢٢، نزهة الخواطر، ج - ٥ ، ص- ٢٩٦، فقهائے هند، ج - ٤، حصه ٢، ص- ٢٩١، برهان پور كے سندهي اولياء، ص- ٤٢ ۰

علامہ عبدالحي الحسني اس سلسلے مين فرماتے هين: " ولہ قبلتہ المذاهب الاربعۃ مع الاشارات من اهل التصوف.(١)

يعني - ان كي ايک تصنيف قبلتہ المذاهب الاربعہ مع الاشارات من اهل التصوف نامي هے.

يہ تصوف سے متعلقہ رسالہ عربي زبان مين هے اور اس مين صوفياء كے اشارات و رموز بيان كئے گئے هين.

شرح رسالہ وحدۃ الوجود. (شيخ عيسيٰ سندهي)

يہ بهي شيخ عيسيٰ بن قاسم مسيح الاولياء برهانپوري سندهي كي تصنيفات مين سے هے.(٢)

شيخ عبدالله بلياني رح نے ايک رسالہ " وحدۃ الوجود " تاليف كيا تها، جس مين حديث نبوي " من عرف ربہ فقد عرف ربہ " (٣). كي شرح عربي زبان مين كي هے.(٤) شيخ عيسيٰ بن قاسم سندهي

---

١. نزهتہ الخواطر، ج ٥، ص ٢٩٦.

٢. برهان پورک سندهي اوليا، ص ٤٧.

٣. يعني - جس نے اپنے نفس كو پهچانا، اس نے اپنے رب كو پهچانا.

٤. علما محدثين وفن نقد احاديث مين كلام كيا هے اور اسے موضوعات مين شامل كيا هے۔ چنانچہ محدث كبير ملا علي قاري رح لكهتے هين: " قال ابن تيميہ موضوع وقال السمعاني انہ لا يعرف مرفوعا وانما يحكي عن يحي بن معاذ الرازي من قولہ وقال النووي انہ ليس بثابت يعني عن رسول الله صلي الله عليہ وسلم. (موضوعات الكبير، مطبوعہ اصح المطابع كراچي، ص ١٢٢)

يعني - امام ابن تيميہ رح فرماتے هين كہ يہ موضوع هے۔ سمعاني رح كهتے هين يہ مرفوعا پهچاني نهين جاتي - يہ يحيي بن الرازي كا قول هے، امام نووي رح فرماتے هين كہ يہ رسول الله صلي الله عليہ وسلم سے ثابت نهين.

(موضوعات الكبير، اصح المطابع وكارخانہ تجارت كتب، كراچي (ت - ن)، ص ١٢٢)

نے اپنے مرشد کے ایما پر اس عربي شرح کي فارسي زبان مين شرح لکھي ۰(۱)

اس رسالہ کي تمھيد مين شيخ موصوف لکھتے هين : "ميگو يد فقير ضعيف خاکروب درگاه معدن الانوار الہ حضرت شاه لشکرالله کہ چون رسالہ کہ متضمن تواحيد و حد تا الوجود بود و مشتمل براد واتہ و جد و شهود از مصنفات شيخ العاشقين والعارفين آن موحد رباني شيخ عبدالله بلياني در معني حديث نبوي " من عرف نفسہ فقد عرف ربہ ۰"(۲)

يہ رسالہ عبارت آرائي اور مختصر تمثيلات کے ساتھ عربي فارسي برجستہ اشعار سے مزين هے۰(۳) اس رسالہ کا مخطوطہ ، جس سے يہ معلومات دي گئي هے ، سن ۱۱۸۲ھ کا مکتوب هے ، يہ نسخہ کچھ شکستہ هے خاتمہ کي عبارت يون هے :

" بتاريخ چھار دهم رجب المرجب سنہ ۱۱۸۲ھ روز دوشنبہ در بلده حيدرآباد با تمام رسيد ۰"(۴)

يعني - مورخہ ۱۴- رجب المرجب سن ۱۱۸۲ھ مين بروز پير حيدرآباد شهر مين يہ کتاب مکمل هوئي ۰

شرح مخزن الاسرار (قاضي ابراهيم ٹتوي)

يہ مخدوم قاضي محمد ابراهيم ٹتوي (م - ۱۰۳۷ھ) کي تصنيف هے ۰(۵)

---

(۱) برهان پور کے سندهي اولياء، ص- ۷۲ ۰
(۲) ايضاً
(۳) ايضاً
(۴) ايضاً
(۵) تذکره مشاهير سنده ، ج - ۱ ، ص- ۱۳۸ ، تاريخ تمدن سنده ، ص- ۲۸۰ ۰

يہ تصوف کي کتاب هے اور تصوف کے مشهور و معروف کتاب " مخزن الاسرار " کي شرح هے ۰

يہ شرح ، " شرح مخزن الاسرار " نهايت مقبول هوئي اس کے قلمي نسخے سيکڑون کي تعداد مين موجود هين ۰(۱)

يہ شرح فارسي زبان مين هے اور مخدوم ابراهيم شتوي نے اس کو نواب يوسف خان (۲) ٹھٹھہ کے مخليہ نواب کے نام پر معنون کيا هے ، اور اس مين اس کي بهت تعريف کي هے ۰(۳)

رسالہ (تصوف) (مخدوم ابراهيم شتوي)

يہ بھي مخدوم قاضي محمد ابراهيم شتوي (م۔ ۱۰۳۷ھ) کي تصنيف هے ۰(۴) اصل مين يہ رسالہ تصوف پر شيخ عبدالقادر جيلاني محبوب سبحاني رح کي تصنيف هے ، جس کا مخدوم ابراهيم نے فارسي زبان

---

(۱) تذکرہ مشاهير سندہ ، ج ۔ ۱ ، ص ۔ ۱۳۸ ، (حاشيہ) ۰

(۲) نواب يوسف محمد خان نقشبندي ، شاهجهان کي طرف سے ٹھٹھہ کا صوبيدار تھا ۔ جس نے ٹھٹھہ پر سن ۱۰۴۱ھ سے ۱۰۴۵ھ تک حکومت کي پھر اسے بکھر کي فوجداري پر مامور کيا گيا اس کے بعد سن ۱۰۴۹ھ (۱۶۳۹ء) مين ملتان کي صوبيداري پر مقرر هوا اور اسي سال وفات پائي ۰ (اعجازالحق قدوسي " تاريخ سندہ " ص ۔ ۲۳۳) نواب يوسف بڑا علم پرور اور علم دوست تھا ۰(تاريخ تمدن سندہ ص ۔ ۴۸۰ ، (حاشيہ) ۰ ٹھٹھہ کا عيد گاہ جو کوہ مکلي پر سن ۱۰۴۲ھ مين تعمير هوا تھا ، وہ اسي نواب نے هي تعمير کرايا تھا اس کا نام کتبہ مين ديا هوا هے ۰

(تاريخ تمدن سندہ ، ص ۔ ۴۸۰ ، حاشيہ)

(۳) تاريخ تمدن سندہ ، ص ۔ ۴۸۰ ، (حاشيہ) ۰

(۴) تذکرہ مشاهير سندہ ، ص ۔ ۲۲۸ ، ج ۔ ۱ ، (حاشيہ) سندهي ادبي بورڈ ، جامشورو ۰

مین ترجمہ کیا ھے ۰ قاضي صاحب موصوف نے یہ رسالہ داراشکوہ کے نام پر معنون کیا ھے ۰(۱)

کشف الحقائق ، (شیخ اسماعیل فرحي)

یہ کتاب شیخ اسماعیل فرحي سندھي کی تصنیف ھے۔ شیخ اسماعیل فرحي کے والد شیخ محمود سندھي تھے ۰ شیخ اسماعیل کي ولادت برھان پور مین ایک اندازہ کے مطابق دسوین صدي کے ربع آخر مین ھوئي۔ تعلیم و فیض حاصل کرنے کے بعد سن ۱۰۲۰ھ مین خلافت سے سرفراز ھوئے اور غالباً سن ۱۰۶۱ھ (۱۶۵۱ء) مین اس کي وفات ھوئي۔ یہ ان کی کي تالیف ھے، جو شیخ مسیح الاولیاء شیخ عیسيٰ بن قاسم برھان پوري سندھي کي ملفوظات ھے ۰(۲) یہ کتاب فارسي زبان مین ھے ۰

شیخ اسماعیل فرحي سندھي جو آپ کے خلیفہ تھے اور اس نے کامل بیس سال تک حاضر خدمت رھ کر چشم دید حالات قلمبند کر کے " کشف الحقائق " نام رکھا جو سن (۱۰۲۰ھ) مین تالیف ھے ۰(۳)

اس ملفوظات کا قلمي نسخہ مؤلف کتاب " برھان پور کے سندھي اولیاء " کے پاس موجود ھے ۰ اس کے مطالعہ سے معلوم ھوتا ھے کہ شیخ فرحي سندھي نے اس کي ترتیب و تدوین انتہائي سعي و سلیقہ سے حسن تالیف کا ثبوت دیا ھے ۰(۴)

---

(۱) تذکرہ مشاھیر سندھ ، ج - ۱ ، ص - ۱۳۸ ، (حاشیہ) ۰
(۲) برھان پور کے سندھي اولیاء ، ص - ۳۸ ۰
(۳) ایضاً
(۴) ایضاً ، ص - ۳۸ ، مولانا غوثي نے اپنے تذکرہ " گلزار ابرار " مین مسیح الاولیاء کے حالات زیادہ تر کشف الحقائق سے درج کئے ھین ۰
(برھان پور کے سندھي اولیاء ، ص - ۳۸)

نظم و نثر بلند پایہ ہے۔ حمد و نعت و منقبت کے بعد تمہید و تعارف کے سلسلہ میں لکھتے ہیں: " در سن ہزار و بستہ مصدي این کار گشتہ نام این ملفوظ کشف الحقائقہ نہادہ و بر پنج باب موسس گردا نیدہ ۔"(۱)

یعنی ۔ سال ۱۰۲۰ھ میں یہ کام تکمیل کو پہنچا۔ اس ملفوظات کا نام میں نے کشف الحقائق رکھا اور اس کی اساس پانچ ابواب پر رکھی۔

اس کتاب کے پانچ ابواب ہیں

باب اول ۔ در بیان زاد و بوم و سبب نقل از وطن آبائي معظم حضرت قبلہ گاہي و مولد و مبعث و تحصیل علم حضرت پیر دستگیر۔ اس باب میں حضرت مسیح الاولیاء کي ولادت ، تعلیم و تربیت اور اس کے خاندان کے حالات بیان کئے گئے ہیں۔

باب دوم ۔ در طلب حقہ جستجو نمودن پیر پرشؒ شیر ویا فتن وے ۔ اس باب میں حقہ کي جستجو اور کامل پیر کي صحبت کا مذکور ہے۔

باب سوم ۔ در اشارات و نکات کہ بلسان معجز بیان مي فرمودند ، اس باب میں حضرت کے اشارات اور نکات علمیہ کا ذکر ہے جو آپ نے ارشاد فرمائے تھے۔

باب چہارم ۔ در معاملات و مکاشفات و تصرفات حضرت ارشاد پناہي۔ اس باب میں ، شیخ کے معاملات ، مکاشفات اور تصرفات کا ذکر ہے۔

باب پنجم ۔ آنکہ خدا وند تعالي بسعي صد سال یکے از کمال اولیاء مجدد دین مگر دانند۔

" مخطوطہ ، جو مؤلف کتاب " برہانپور کے سندھي اولیاء کے پاس موجود ہے ، اس کے آخري صفحات نہیں ہیں ۔ اس لئے کاتب کا

(۱) برہانپور کے سندھي اولیاء ، ص ۔ ۳۹ ۔

نام اور سن کتابت کا بھي صحيح تعين نہين ہوسکا اور پھر بھي اندازہ ہوتا ہے کہ تاليف سے کچھہ ہي عرصہ بعد کي کتابت ہے۔

اس کے علاوہ اس ملفوظات کے قلمي نسخے سندہ يونيورسٹي اور پشاور يونيورسٹي کے کتب خانون مين موجود ہين۔ يہ کتاب ابھي تک طبع نہين ہوئي۔(١)

رسالہ فتوح الاوراد ، (محدث فتح محمد سندھي)

يہ رسالہ فتح محمد (محدث) سندھي ابن شيخ عيسيٰ بن قاسم مسيح الاولياء برہانپوري (م ١٠٨٠ھ) نے لکھا تھا ، جو اپني نوعيت کے اعتبار سے اوراد و وظائف کي مستند ترين اور عجيب کتاب ہے۔

اس کا آغاز ، عربي زبان مين مختصر خطبہ سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد فارسي مقدمہ مين وجہ تاليف ، دعا مانگنے کا طريقہ مسنون و مستحب دعائين ، پھر ان ادعيہ اور اوراد کے ماخذ کہ وہ کن ائمہ مشائخ و ديگر بزرگان سلف کي کن کن کتابون سے حاصل کئے گئے ہين۔ ايسي تفصيل اور شرح وبسط کے ساتھہ کہ پورے سال کے ہر دن رات مين بلکہ نماز پنجگانہ مين ہر نماز کے بعد پڑھنے کے لئے کن بزرگ کي کس کتاب مين کونسا وظيفہ درج ہے اور اس کا طريقہ اور تعداد ورد کيا ہے۔ نيز اس کا مخصوص افادہ وغيرہ سب ہي کچھہ تحرير کيا ہے۔(٢)

اس کتاب کو مشائخ و طالبان حقہ نے اپنے مسلک کے ممدو و معاون پاکر اپنے معمولات رياضت مين داخل رکھا اور ہميشہ اس سے

---

(١) برہان پور کے سندھي اولياء ، ص۔ ٣٩ ۔
(٢) ايضاً ، ص۔ ٢٥۔١٢٤ ۔

روحاني فوائد حاصل كئي ٠ كتب اوراد و وظائف مين اس كتاب كي اهميت و افاديت مسلم هي٠

اس كتاب كا ايك قلمي نسخه سنده يونيورسٽي كي مين لائبريري ، جس كا موجوده نام علامه آئي آئي قاضي لائبريري هي ، مين موجود هي ، جس كي تفصيل اس طرح هي٠

اوراق : ٢٦٩٢   كاتب : نا معلوم

تقطيع : ٧ ٩   سن كتابت : نا معلوم

سطري مسطر پر گنجان باريک روان خط كي از ابتدا تا انتها يكسان تحرير-كتاب كي اكثر اوراق ديمک كي وجه سي كچه زخم پهنچ گيا هي ، تاهم نسخه مكمل هي آخري ورق كا بهي كچه حصه تلف هوگيا هي ٠ اگر يه ورق مكمل هوتا تو شايد تاريخ كتابت كا پته چل جاتا ٠ موجوده حصه مين سن تصنيف اور مصنف كا نام ترقيمه كي اس عبارت مين موجود هي ٠

" تم بحمد الله ٠ ٠ ٠ ٠ مؤلفه خادم الفقراء فتح محمد بن عين العرفاني وقت السحر ليلة الجمعة الليل التاسع ٠٠ذي القعده سنة سبع و خميس بعد الالف و كان ٠ ٠ ٠ السنة مع المشاغل التي ٠٠ الحمد لله حمداً كثيراً والصلاة علي رسوله سيد الخلقه ٠ ٠ ٠ المصطفي باطناً و ظاهرا و علي آله و ٠ ٠ ٠ ٠ بارک وسلم تسليماً كثيرا ٠"(١)

مثنوي تنزيل الحقه - (محدث فتح محمد سندهي)

يه بهي محدث فتح محمد بن شيخ عيسي بن قاسم مسيح الاولياء برهانپوري سندهي كي تصنيف هي ٠(٢) اس كا پورا نام اس طرح هي : " مثنوي تنزيل الحقه جل و علا بعقيدة صوفياء ٠"

---

(١) برهان پور كي سندهي اولياء ، ص- ١٢٦ ٠

(٢) ايضاً

يہ مختصر مثنوي هے جو صوفيانہ رنگ مين هے ۰ اس كي
ايک نقل كتب خانہ پير محمد احمد آباد (گجرات) مين هے ۰(١)

رسالہ تحفتہ الاوراد : (شيخ شهاب الدين سندهي)

يہ شيخ شهاب الدين بن محدث فتح محمد بن شيخ
عيسيٰ بن قاسم مسيح الاولياء برهانپوري سندهي رحمہ - كي تاليف
هے جو نهايت مقبول عام هے ۰(٢)
يہ رسالہ آپ نے اپنے فرزندون شيخ بهاءُالدين اور شيخ
علاؤالدين كي تعليم كے لئے مدون كيا تها ۰ جس مين مسائل نماز
اور احكام شرعيہ كا نهايت سريع الفهم،مدلل ومفصل بيان هے نيز
بزرگون كے معمولہ اوراد و وظائف بهي بالا ختصار نقل گئے هين(٣)

مخزن الدعوات (شيخ اسماعيل بن محمود سندهي)

يہ شيخ اسماعيل بن محمود شطاري سندهي (برهانپوري) كي
تصنيف هے ، جو فارسي زبان مين هے ۰(٤)
علامہ عبدالحي الحسني لكهتے هين " لہ مخزن الدعوات
كتاب بالفارسي في علم الدعوه جمع فيہ ما وصل اليہ من شيخہ و
صنف سنة سبع وثلاثين و الف بمدنيتہ برهان پور ۰ "(٥)

(١) برهان پور كے سندهي اولياء ، ص ـ ٢١٧ ۰
(٢) ايضاً، ص ـ ١٧٠ ، ڈاكٹر محمد جمن ٹالپور " سنده جا اسلامي درسگاه،"
ص ـ ١٥٨ ۰
(٣) برهان پور كے سندهي اولياء ، ص ـ ١٧٠ ۰
(٤) فقهائے هند ،ج ـ٢، حصہ١، ص ـ ١٢١ ، نزهتہ الخواطر ،ج ـ٥، ص ـ ٤٢ ۰
(٥) نزهتہ الخواطر ،ج ـ ٥، ص ـ ٤٢ ۰

يعني ۔ اس کي ايک کتاب مخزن الدعوات فارسي زبان مين هے جو علم الدعوة پر هے ۰ اس مين اس نے اس مواد کو جمع کيا جو اس کے شيخ سے حاصل هوا ، اور اس کو سنه ١٠٢٧ھ مين برهانپور کے شهر مين تصنيف کيا ۰

يه کتاب دعوتي انداز مين هے ، اور تصوف کے سلسله کي کتاب هے ۰

خمسه جواب خمسه نظامي (مير معصوم بکهري)

يه سيد مير محمد معصوم بکهري (م۔ ١٠١٥ھ) کي تصنيف هے ، جو خمسه نظامي کے جواب مين لکهي۰(١) اس کي چار کتابين دستياب هوئي هين، البته پانچوين کتاب کا کوئي پته نهين ملتا ۰(٢)

يه کتاب ادب و تصوف کے موضوع پر هے۔اس سے پهلے خمسه نظامي کا جواب ابوالفيض فيضي نے بهي لکها تها ، جس کا ذکر هوچکا هے ۰

متفرقات :

ان ديني اور شرعي علوم مين کتب کي تصنيف و تاليف کے علاوه ، مغليه عهد مين دوسرے علوم و فنون مين بهي کتابين لکهي گئين جن کي تفصيل ذيل مين دي جارهي هے ۰

١۔ تاريخ مين ، مير محمد معصوم بکهري (م۔١٠١٥ھ) کي کتاب " تاريخ سنده " هے جو عموماً تاريخ معصومي کے نام سے مشهور هے

(١) جنت السنده ، ص۔ ٤٩٩ ، مطبوعه سندهي ادبي بورڈ جامشورو ، ١٩٨٥ء ۰
(٢) ايضاً

يہ سندھ کے درمیانے دور کي تاریخ ھے۔ اصل مین یہ فارسي زبان مین تھي، بعد مین اس کے تراجم سندھي اردو زبان مین ھوئے۔

اس کے علاوہ " مفردات معصومي " طب کے موضوع پر اس کي کتاب ھے۔(١) معدن الافکار مزد وجتہ (فارسي مین) ، دیوان شعر (فارسي مین) (٢) مثنوي " حسن و ناز " بھي اس کي یادگار تصانیف ھین " مثنوي حسن و ناز " مین سسئي پنھون کے قصہ کو نظم کیا گیا ھے۔(٣)

٢۔ شیخ عیسي بن قاسم مسیح الاولیاء برھان پوري سندھي (م۔ ١٠٣١ھ) کي کئي کتابین مختلف موضوعات پر ھین۔ منجملہ ان مین سے ایک " حاشیہ انسان الکامل لشیخ عبدالکریم الجیلي " ھے۔ یہ علامہ عبدالکریم جیلي کي مشھور و معروف کتاب " انسان الکامل" پر حاشیہ (تعلیقات) ھے۔(٤) یہ کتاب سیرہ کے موضوع پر ھے۔

اس کے علاوہ " فوائد الضیائیہ " علم نحو کي شھرہ آفاقہ کتاب " شرح جامي " پر حاشیہ ھے۔(٥)

علم نحو کي مشھور کتاب مأتہ عامل کي شرح بھي تحریر کي جس کا نام " تتمیہ " رکھا۔(٦) یہ کتاب آپ نے ایک اھل علم سید علي کي فرمائش پر لکھي تھي۔(٧)

---

(١) نزھتہ الخواصر، ج۔٥، ص۔ ٣٨٩ ، جنتہ السندھ ، ص۔ ٤٩٩ ۔
(٢) نزھتہ الخواطر، ج ۔٥ ، ص۔ ٣٨٩ ۔
(٣) جنتہ السندھ ، ص۔ ٤٩٩ ۔
(٤) نزھتہ الخواطر، ج ۔٥ ، ص۔٢٩٦ ، نقھائے ھند ، ج ۔ ٤ ، حصہ ٢، ص۔ ٢٩١
(٥) ایضاً ایضاً ، برھان پور کے سندھي اولیاء ص۔ ٧١۔ ٧٠ ۔
(٦) ایضاً ایضاً ایضاً
(٧) ایضاً ایضاً ایضاً

رسالہ حواس خمسہ کے علاوہ ترجمہ اسرار الوحي ، قصيدہ بردہ کي شرح (فارسي مين) ، اور اشارات غريبہ ، شيخ عيسلي بن قاسم سندھي کي مشھور کتابين ھين ۰(۱)

شيخ عيسلي بن قاسم موصوف نے ايک رسالہ " دقيقہ " نامي تصنيف کيا ۰(۲) يہ رسالہ تعينات اور حقيقت محمديہ کے بيان مين ھے۔ يہ مختصر رسالہ متوسط سائز کے صفحات پر مشتمل ھے۰(۳) يہ رسالہ نظم و نثر سے مرصع ھے،جو ايک قلمي بياض مسمي "بياض يادگار" مين تحرير ھے۰(۴) يہ بياض سندھ يونيورسٹي کي لائبريري مين موجود ھے۰

سيرت النبي صلي الله عليہ وسلم کے موضوع پر ايک کتاب مخدوم قاضي محمد ابراھيم ٹٹوي (م ۔ ۱۰۳۷ھ) کي تصنيف ھے۔جس کا نام " لطائف الاخبار في سيرالنبي المختار" ھے۰(۵)

" منشات عالمگيري " ابوالفتح ٹھٹھوي (م ۔ ۱۰۲۷ھ)کي تصنيف ھے جو ادب کے موضوع پر ھے۰ منشات " آداب عالمگيري" کے نام سے دو جلدون مين تازہ سن ۱۹۷۱ع مين لاھور سے شايع ھوئي ھے(٦) اس کے علاوہ " دستور دانش صغير و کبير بھي اس کي مشھور تصانيف ھين ۰ (۷)

" جامع تحفۃ المجالس" نامي ايک کتاب السيد شاہ ولي

---

(۱) نزھۃ الخواصر، ج ۔ ۵ ، ص ۔ ۲۹٦ ، فقھائے ھند ،ج ۔ ۴ ، حصہ ۲ ، ص ۔ ۲۹۱ ، برھان پور کے سندھي اولياء ، ص ۔ ۷۰ ، تذکرہ مشاھير سندہ ، ج ۔ ۳ ، ص ۔ ۳۲۲ ۰

(۲) برھان پور کے سندھي اولياء ، ص ۔ ۷۴ ۰

(۳) ايضاً

(۴) ايضاً

(۵) تذکرہ مشاھير سندہ، ج ۔ ۱ ، ص ۔ ۱۳۸ ۰

(٦) ايضاً

(۷) ايضاً

السندي (م ـ ١٠٥٠ھ) كي تصنيف كرده هے ·(١) ، جو علوم متعدده پر محيط هے ·

تاريخ كے موضوع پر ايك كتاب " ذخيره الخوانين " هے ، جو شيخ فريد بكهري (م ـ ١٠٦١ھ) كي تصنيف هے ·(٢)

نواب اميرالدين خان بن سيد ابوالمكارم جو سن ١١١٤ھ سے ١١١٥ھ تك ٹهٹهه كا نواب تها ، ايك بلند پايه مصنف تها · هر وقت علماء كي صحبت مين رهتا " رشحات الفنون " اور " معلومات الافاق " اس كي يادگار تصانيف هين ·(٣)

" رشحات الفنون " ايك ايسي كتاب هے ، جس مين ١٤ (چوده) علوم كا اختصار ديا هوا هے ·(٤)

يه كتاب مطلع العلوم في مجمع العلوم كے نمونه پر هے - جس مين مختلف علوم سے بحث كي گئي هے ·(٥) يه كتاب سن ١١٢٦ھ مين تاليف هوئي · (٦)

اس كتاب كا ايك قلمي نسخه خدابخش لائبريري " پٹنه " مين موجود هے ، اس كا كاتب سيد احمد بن سيد حبيب الله هے ·

كتاب " معلومات الافاق " مين دنيا كے عجائبات اور نادر واقعات بيان كئے گئے هين - يه كتاب لكهنؤ مين سن ١٨٧٣ع (١٢٩٠ھ) مين طبع هوئي تهی ·(٧) تاريخ مين ايك كتاب " چراغ هدايت " نامي سيد ابوالبقا ٹهٹوي سندهي كي تصنيف هے ·(٨)

---

(١) نزهة الخواطر ، ج ـ ٥ ، ص ـ ١٠٣

(٢) تذكره مشاهير سنده ، ج ـ ١ ، ص ـ ١٤٢ ، تاريخ مظهر شاه جهاني ، ص ـ ٣٧٩

(٣) تذكره مشاهير سنده ، ج ـ ١ ، ص ـ ١٢٩ ، جنت السنده ، ص ـ ٤٩٧ ، اعجاز الحق قدوسي " تاريخ سنده " ج ـ ٢ ، ص ـ ٣٦٣ ، تذكره امير خاني ، سنده ادبي بورڈ ١٩٦١ع ، ص ١٤-

(٤) نزهة الخواطر ، ج ـ ٦ ، ص ـ ٦٨ ، تذكره مشاهير سنده ، ج ـ ١ ص ـ ١٢٩ -

(٥) اعجاز الحق قدوسي ، " تاريخ سنده ، ج ـ ٢ ، ص ـ ٣٦٣ ·

(٦) تذكره مشاهير سنده ، ج ـ ٢ ، ص ـ ١٢٩ · (٧) ايضاً -

(٨) نزهة الخواطر ، ج ـ ٦ ، ص ـ ٤ ·

عهد كلهوڑا :

سنده مين مغلون كي حكومت ختم هونے كے بعد كلهوڑا خاندان كي حكومت قائم هوئي ۰ كلهوڑے خود كو آنحضرت صلي الله عليه وسلم كے چچا ، حضرت عباس بن عبدالمطلب كي اولاد سے بتاتے هين ۰ اس لئے وه عباسي كهلاتے هين ۰ اس كي تائيد مندرجه ذيل تاريخي شواهد سے هوتي هے ۰

" تحفة الكرام " مين مير علي شير قانع ٹھٹھوي(١٢٠٣) نے لكھا هے كه ماهر انساب كے فيصلون كے مطابقه اس بزرگ گروه كا سلسله نسب رسول اكرم صلي الله عليه وسلم كے چچا حضرت عباس رض پر منتهي هوتا هے ۰(١)

" مآثرالامراء " مين ميان خدايار خان كے حالات كے ضمن مين لكھا هے كه :" بر زبان سنده مشهور به لبهي در نسب عباسي است ، و لقب عشيره او بر زبان سنده كلهوڑا است ۰"(٢)

يعني - سنده كا جاگيردار لبهي كے نام سے مشهور هے نسب مين عباسي اور اس كے قبيله كا نام اصل سنده كي زبان مين كلهوڑا هے ۰

" لب تاريخ سنده (فارسي) كے مصنف نے تحفة الكرام كي تائيد كرتے هوئے لكھا هے كه "اين طائفه عباسيان اصل از نسل حضرت عباس رح عم رسول كريم ۰"(٣)

" نامه نغر " كا مرتب باغ علي حائف كهتا هے :" كلهوڑے

---

(١) تحفة الكرام ، سندهي ادبي بورد ، حيدرآباد ، سن ١٩٥٧ء ، ص - ٢٥٥ ۰

(٢) ماثرالامراء ، ج - ١ ، ص - ٨٢٥ ، مطبوعه مركزي اردو بورڈ ، لاهور سن ١٩٦٨ء

(٣) - ـــ لب تاريخ سنده، ص - ١١٦ -

ز عباس پیدا شود ازین جهت در نسل عباسي اند ۰(۱)

یعني -

میر عظیم الدین ٹھٹھوي نے بھي " فتح نامہ " میں کلھوڑون کو عباسي لکھا ہے ۰(۲) اسي طرح مولانا غلام رسول مہر مرحوم نے بھي ان کو عباسي قرار دیا ہے ۰(۳)

اس کے برعکس انگریز مورخین مثلاً برٹن نے ان کے عباسي ہونے سے انکار کیا ہے اور وہ لکھتا ہے :

"The Kalhora were originally Chunno Sindhi and converted Hindus. When the family rose to distinction it asserted a right to be called Bani Abbas, but their Shajro or geneological tree was pronounced by the learned to be a complete failure". (۴)

یعني - کلھوڑا اصل میں سندھي چنہ تھے ۰ اس لئے سمجھنا چاھئے کہ ھندؤون سے مسلمان ھوئے ۰ جب اس خاندان نے درجہ امتیاز حاصل کرلیا تو بني عباس ھونے کا استحقاقہ پیش کردیا ، لیکن علماء کے نزدیک ان کا شجرہ نسب عباست کے انتساب میں ناکام ثابت ھوا ۰ سورلے بھي اسي کي تائید کرتے ھوئے ، ان کے دعوائے عباسیت کوصحیح نہیں سمجھتا - (۵)

بہرحال انگریز مورخین کے علاوہ باقي مورخین کا اس بات پر کسي نہ کسي حد تک اتفاقہ ہے کہ کلھوڑے عباسي تھے اور باھر سے سندھ میں آئے تھے ۰

(۱) نامہ نغز (قلمي نسخہ) ص - ۳ ، بحوالہ غلام رسول مہر " تاریخ سندھ کلھوڑا، ج -۱،

(۲) فتح نامہ (قلمي نسخہ) ، مملوکہ پیر حسام الدین راشدي مرحوم ، ص - ۵۲،۵۳،۵۶،

یہ " شاھنامے " اور " سکندرنامے " کے انداز میں کلھوڑون کي ایک منظوم تاریخ ہے باغ علي متخلص بہ خائف نے اسے میان نور محمد خان کے عہد میں مرتب کیا تھا

(۳) مولانا غلام رسول مہر " تاریخ سندھ " (عہد کلھوڑا) ، ج - ۱ ، ص - ۵۹ ۰

(۴) R. Burton: "History of Sind", (London: 1851), p-410-

(۵) H.T. Sorley: "Shah Abdul Latif of Bhit", (London: 1940), p-25-

تحفة الکرام کے مطابقه ، اس خاندان کا پهلا شخص جو کیچ و مکران (سنده) مین آیا وه " اوڈهانه " تها اور نقرو درویشي کي وجه سے مرجع خاص و عام بن گیا ۰(۱) نامۂ نغز مین بهي یهي مذکور هے ۰(۲)

تاریخ مین اس خاندان مین سب سے پهلا شخص جو مشهور هوا وه امیر محمد چینے خان هے ۰(۳) محمد بن چینه کي نوین پشت مین میان آدم شاه پیدا هوا ۰ میان آدم شاه نے میران محمد جونپوري سے فیض حاصل کرکے تعلقه چاندو کي موضوع هشڑي مین آکر سکونت اختیار کرلي ۰(۴)

جنرل هیگ کے مطابقه :" میان آدم شاه کلهوڑون کي ایک جماعت کے ساتهه شمالي و جنوبي سنده مین داخل هوا ، وهان اس کے دوسرے هم مشرب ساتهي مل گئے ۰ چانڈیه قبیله سے بهت سي زمینین چهین لین اور اپنے پیروؤں کے لئے چانڈوکه مین ایک نئے مأمن کا انتظام کرلیا ۰(۵)

---

(۱) تحفة الکرام ، ص ـ ۱۵۵ ، (سندهي ادبي بورد ، ۱۹۵۷ء) ۰

(۲) نامه نغز ، (قلمی نسخه) ، ص ـ ۲ ۰

(۳) اس نام کے املاء میں بڑے اختلافات هین تحفة الکرام مین اسے چینه (ص ۲۵۶) مراة دولت عباسیه مین محمد چینه خان (ص ـ ۷۰) ،
"جواهر عباسیه " مین خان محمد چینے خان (ص ـ ۲۱) " بهاولپور گزیٹیر " مین محمد چني خان (ص ـ ۴۹) ، پیر علي محمد راشدي مرحوم نے " تزک نور محمدي " کے ضمیمه مین جام چنو یا جهني لکها هے انگریز مورخین مین (David Seton) نے جیني (Jenie) لکها هے (تاریخ کلهوڑا انگریزي ٹائپ شده کاپي مملوکه سنده هسٹاریکل سوسائٹي ص ـ ۱) میجر جنرل هیگ نے " جهونیه " (Jhunia) لکها هے ۰
(دي انڈس ڈیلیٹا کنٹري ، ص ـ ۱۱۱)

(۴) تحفة الکرام ، ص ـ ۲۵۵ ، تاریخ سنده (عهد کلهوڑا) ، ج ـ ۲ ، ص ـ ۸۸

(۵) "The Indus Delta Country", Indus Publications (Karachi: 1972), p-111-

میان آدم شاہ کی وفات کے بعد اس کا بیٹا میان داؤد مسند نشین ہوا ۰ اس کے بعد ، پہلے تو اس کا ایک بیٹا میان محمدالیاس مسند رشد و ہدایت پر متمکن ہوا ، پھر اس کی وفات کے بعد (١) اس کا دوسرا بیٹا میان شاہل (میان الیاس کا بھائی) مسندنشین ہوا ۰ اس کے زمانہ میں ان کے مریدون اور عقیدت مندون میں کافی اضافہ ہو ۰(٢) آخر کار وہ بکھر کے حاکم کے ہاتھون قتل ہوا ۰ اس کی مزار " گھاڑ " پرگنہ میں نواح چانڈولی موضع مرندہ میں واقع ہے ۰"(٣)

میان شاہل کی وفات کے بعد اس کا بھتیجا اور میان محمد الیاس کا بیٹا ، میان نصیر محمد کلہوڑہ اپنے بزرگون کی مسند رشد و ہدایت پر متمکن ہوا ۰"(٤)

آپ نہایت پاکیزہ اور خدا ترس بزرگ تھے ۰ مسند نشینی کے تقریباً ٣٥ ۔ ٣٦ برس بعد ان کی وفات سن ١١٠٣ھ (١٦٩٢ء) مین ہوئی اور ان کو " گھارو " ضلع ٹھٹھہ مین دفن کیا گیا ۰(٥)

کلہوڑون مین یہ پہلا شخص ہے جس نے مغلون سے لڑائی کی اور سندھ کے مختلف علاقون (حصون) پر اقتدار حاصل کرلیا ۰(٦)

---

(١) ان کا مقبرہ لاڑکانہ اور ہٹڑی کے وسط مین موضع " رہڑی " مین ہے ۰
(٢) تحفۃ الکرام ، ص ۔ ٢٥٧ ، گولڈ سمڈ : شکارپور کے متعلقہ تاریخی یاداشت ، ص ۔ ١٣ ۔ ١٢ ۰
(٣) تحفۃ الکرام ، ص ۔ ٢٥٨ ، لب تاریخ سندھ مین ہے کہ : " درآن جنگ لاولد در سال ١٠٦٨ھ برابر سال ١٦٥٧ء کشتہ شد روضہ اش درجوار برادرش آن روی نالہ گھار بقرب لاڑکانہ جلدہ نما بود "۰(ص ۔ ١١٨)
(٤) جنرل ھیگ نے نصیر محمد ، کو میان شاہ علی (شاہل) کا بیٹا لکھا ہے :
"Nasir Muhammad, the son of the slain Shah Ali, succeeded to the leadership in 1657-8". (The Indus Delta Country, p-112) -
(٥) لب تاریخ سندھ ، ص ۔ ١١٨ ۰
(٦) اعجازالحق قدوسی " تاریخ سندھ " ، ج ۔ ٢ ، ص ۔ ٢٠١ ، (مرکزی اردو بورڈ ، لاہور ، سن ١٩٨٠ء)

اس کے بعد ، اس کا بیٹا میان دین محمد سن ١١٠٣ھ (١٦٩٢ء) مین مسند نشین ھوا اور رشد و ھدایت کے سلسلے کوجاري رکھا ۰ اس کے ساتھ ھي اپنے اقتدار کو مزید مستحکم کیا ۰میان صاحب نے سن ١١١١ھ (١٧٠٠ - ١٦٩٩ء) مین وفات پائي ۰(١) اس کے بعد اس کا منجھلہ بھائي میان یار محمد اپنے آبائي مسند رشد و ھدایت پر فائز ھوا ، اور اپنے اقتدار کو وسعت دي ۰ اس نے ١٨ برس حکومت کسي جس مین ان کے ابتدائي نو (٩) سال جنگ و جدال مین گذرے اور باقي نو (٩) سال عیش و آرام سے بسر ھوئے ۰

میان صاحب نے ملک مین امن و امان قائم کیا ، اور جس کي وجہ سے ملک مین خوشحالي بحال ھوئي ۰ یھي وجہ ھے کہ اس کوکلھوڑا خاندان کي حکومت کا اصلي باني سمجھا جاتا ھے ، چنانچہ سورلے لکھتا ھے :

"The son of Nasir Muhammad Kalhoro was Yar Muhammad Kalhoro, who may be regarded as the real founder of Kalhora dynasty." (٢)

یعني - نصیر محمد خان ، میان یار محمد خان کا بیٹا تھا جس کو کلھوڑا خاندان کا حقیقي باني خیال کیا جائے گا ۰

سن ١١٣١ھ ، ١١ - ذیقعدہ کو میان صاحب نے وفات پائي (٣) اور خدا آباد گھٹہ مین مدفون ھوا ۰ (٤) اس کے بعد میان نور محمد سن

---

(١) لب تاریخ سندہ ، (فارسي) ، سندھي ادبي بورڈ ، حیدرآباد ، سن ١٣٧٨ھ - ١٩٥٩ء ، ص - ١٢٠ - ١١٩ . اس سے واضح ھو جاتا ھے کہ کلھوڑے بارھوین صدي کے بالکل شروع مین برسر اقتدار آگئے تھے ۰

(٢) H. T. Sorley: "Shah Abdul Latif of Bhit", (London: 1940), p. 29.

(٣) تحفۃ الکرام ، سندھی ادبی بورڈ ، حیدرآباد ، سن ١٩٥٧ء ، ص - ٢٦٥ ، مگر "شہادۃ عباسیہ" میں ان کی وفات ١١ - ذیقعدہ ١١٣١ھ لکھی ھے - مولانا غلام رسول مھر نے اسی کو ترجیح دی ھے - (تاریخ سندھ ج - ١ ، ص - ٣٢٥) -

(٤) لب تاریخ سندہ (فارسی) ، ص - ١٢٠ -

١١٣٢ھ مین تخت نشین ھوا ۰ یہ سندہ کا باقاعدہ پھلا کلھوڑا حکمران تھا ۰ اس کے بعد اس خاندان کے جو حکمران ھوئے ان کی تفصیل اس طرح ھے :

" میان نور محمد نے سن ١١٣٢ھ سے ١١٦٧ھ تک ٣٥ برس حکومت کي اس کے عھد مین احمد شاہ ابدالي نے سندہ پر حملہ کیا اور سندہ کو اپنا باجگزار بنایا ۰ سن ١١٦٧ھ ، ١٢ صفر (١٩۔دسمبر ١٧٥٢ء) مین بعارضہ خناقہ میان نور محمد نے وفات پائي اور محمود آباد مین دفن ھوا ۰(١)

اس کے بعد اس کا بیٹا محمد مراد یاب خان جانشین ھوا ۰ اس نے سن ١١٦٧ھ سے ١١٧٠ھ (١٧٥٣ء۔١٧٥٧ء) تک تقریباً ٣ سال ٩ مھینے حکومت کي ۰ اس کے بعد اس کا بھائي میان غلام شاہ کو تخت نشین کیا گیا ۰ اس نے سن ١١٧٠ھ سے ١١٨٦ھ (١٧٥٦ء۔١٧٧٢ء) تک ١٦ ۔ ١٧ برس حکومت کي اس نے حیدرآباد کا قلعہ تعمیر کرایا اور اس کو اپنا مرکز بنایا ۰(٢) آخر سولہ سال حکومت کرنے کے بعد ٣ جمادي الاول سن ١١٨٦ (٢۔اگست ١٧٧٢ء)کو میان غلام شاہ نے وفات پائي (٣) اور اس کو حیدرآباد مین دفن کیا گیا ۰

میان غلام شاہ کے بعد اس کا بیٹا میان سرفراز خان جانشین ھوا اس نے سن ١١٨٦ھ سے ١١٨٩ھ (١٧٧٢ء۔١٧٧٥ء) تک حکمراني کي اس کے عھد مین اس کے ٹالپورون سے تعلقات بھت کشیدہ ھوگئے تھے خصوصاً میر بھرام خان ٹالپور کے قتل سے حالات سنگین صورتحال اختیار کرگئے

---

(١) مولانا غلام رسول مھر " تاریخ سندہ "(عھد کلھوڑا) ، سندھي ادبي بورڈ ، کراچي ، سن ١٩٥٨ء ، ج ۔ ١ ، ص ۔ ٥٢٨ ۰

(٢) چنانچہ جنرل ھیگ لکھتا ھے کہ :
"Ghulam Shah decided to found the new and greater capital which he named Hyderabad." (The Indus Delta Country, p-120)-

(٣) مگر مولانا غلام رسول مھر نے اس کي وفات کي مستند تاریخ ١٣۔جمادي الاول قرار دي ھے "(تاریخ سندہ ، ج ۔ ٢ ، ص ۔ ٦٧٨)

اور نہ صرف میان سرفراز کو اقتدار سے ھاتھ دھونے پڑے ، بلکہ آخرکار خاندان کلھوڑا کا بھی خاتمہ ھوا ۰

میان سرفراز کے بعد میان غلام نبی کی فرمانروائی قائم ھوئی اس کے بعد میان محمود ، میان غلام نبی اور میان عبدالنبی یکے بعد دیگرے سندھ کے حکمران ھوئے ۰ میان عبدالنبی خاندان کلھوڑا کے آخری فرمانروا تھے ۰ جنگ ھالاٹی مین ٹالپورون سے شکست کھا کر میان صاحب فرار ھوگیا ۰ اور اس طرح سے خاندان کلھوڑا کی حکومت کا آفتاب ھمیشہ کے لئے غروب ھوگیا اور سندھ پر ٹالپورون کی حکومت قائم ھوئی ۰ اگرچہ میان صاحب دوبارہ حکومت حاصل کرنے کے لئے کوششین کرتے رھے مگر کامیاب نہ ھو سکے اور بالآخر سن ١٢٢٠ھ/١٨٠٥ع مین میان صاحب کا راجن پور مین انتقال ھوگیا ۰ (١) اور اس کے ساتھ ھی سندھ مین کلھوڑا خاندان کا ٨٠ سالہ دور حکومت ختم ھوگیا ۰

کلھوڑا عھد حکومت مین علم و ادب :

بارھوین صدی ھجری مین عھد کلھوڑا ، حقیقت مین سندھ مین علم و ادب کا سنھری دور تھا ، کیونکہ یہ دور سندھ کی پوری علمی تاریخ پر حاوی ھے بے شمار علماء فقھاء ، بزرگ و صوفی ، اھل اللہ اور بلند پایہ شاعر پیدا ھوئے ، جن کی علمی دھوم دور دور تک پھیل گئی ۰

کلھوڑون کا عھد نہ صرف سندھ کی خوشحالی کا دور تھا بلکہ علم و فضل کے لحاظ سے بھی نھایت تابناک اور درخشندہ دور تھا سندھ کے ھر ایک شھر اور گاون مین مدارس تھے ، جھان ہر مروجہ علوم کی تعلیم دی جاتی تھی ۰ بقول مولانا غلام رسول مھر مرحوم کہ

(١) مولانا غلام رسول مھر : "تاریخ سندھ" (عھد کلھوڑا) ، ج ٢ ، ص - ٨٩٩ ، مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ ، حیدرآباد (سندھ) ، سن ١٩٥٨ع

علم اس درجه عام تها كه نه صرف قصبے بلكه قريے بهي اس بے بها ثروت سے معمور تهے ۰(١)

چنانچه بكهر ، سكهر ، روهڙي ، سيوهن ، كهوڙا ، بوبكان هالا كنڈي ، نصرپور ، اگهمكوٹ ، چاچك ، ونگه ، ولهار ، بلڙي ، ككرالہ ، مٹياري ، نيرون كوٹ (موجوده حيدرآباد سنده) ، سونده ، دربيلہ لاهري بندر ، ٹهٹهه ، شكارپور اور كاهان وغيره بهت بڑے علمي مراكز تهے ، خاص طور پر ٹهٹهه جو شروع سے (سمه عهد سے) علمي و ديني مركز رها هے ، عهد كلهوڙا ميں اپنے بام عروج پر تها ، مولانا مهر نے " هملٹن " كے حوالے سے لكها هے كه يهاں چار سئوكالج تهے ۰(٢)

كلهوڑے حكمران بهت بڑے علم پرور اور علم دوست تهے ، ان ميں سے اكثر خود بهي صاحب علم و فضل تهے ، بعض نے تو مختلف علوم ميں منفرد مقام حاصل كيا ۰

كلهوڙا حكمران نه صرف علماء و فضلاء ، شعراء و ادباء كي قدرداني اور همت افزائي كرتے تهے بلكه خود حتي الامكان تمام اصناف علوم كي سرپرستي كرتے تهے ۰ يهي وجه هے كه دوسرے اسلامي ممالك سے كئي علماء و فضلاء سنده آئے اور يهاں (سنده سے) بهي كئي علماء مكه و مدينه جاكر مسند درس و تدريس كو رونق بخشي ، اس سے واضح هوتا هے كه كلهوڑوں كے دوسرے اسلامي ممالك سے اچهے تعلقات تهے ۰

كلهوڑوں كے دور ميں مدارس ميں قران و تفسير ، حديث ، فقه منطق ، نحو ، حكمت ، شاعري ، تاريخ وغيره كي تعليم دي جاتي تهي اس كے علاوه مصوري ، هيئت اور دوسرے علوم بهي سكهائے اور پڑهائے جاتے تهے ۰ درس و تدريس عربي اور فارسي زبانوں ميں هوتي تهي ، اس لئے

(١) مولانا غلام رسول مهر " تاريخ سنده " (عهد كلهوڙا) ج-٢ ص - ١٨٠ (مطبوعه سندهي ادبي بورڈ ، حيدرآباد : ١٩٥٨ء)
(٢) ايضاً

ان زبانون کو عروج حاصل تھا تصنیف و تالیف کا کام بھي ان هي زبانون مین هوتا تھا ۰ مگر کلھوڙا دور کو هي یہ فخر بھي حاصل هے کہ اس دور مین تعلیم و تعلم کا کام سندهي زبان مین بھي شروع هوا ۰

جب مخدوم ابوالحسن ٺٽوي سندهي (م ـ ١١٦٥ء) نے سندهي زبان کي " الفابيٹ" عربي رسم الخط پر تیار کرکے اس مسئلے کو بهت آسان بنادیا ، اور اس کي ابتدا کردي ۰

یهي وجہ هے کہ اس دور مین نہ صرف عربي اور فارسي مین کتابین لکھي گئین بلکہ سندهي زبان مین بھي کتابین تصنیف هوئین اور اس طرح سے سندهي علم و ادب مین کافي ترقي هوئي ۰

مرحوم رحیمداد خان مولائي شیدائي نے اس سلسلے مین لکھا هے :"علماء و فقهاء کے اجتهاد کي آواز حرمین شریفین سے لے کر هندوستان کے علمي ادارون تک پهنچي اسي طرح سندهي شعراء کي بذلہ سنجیون اور جادو کلامیون کي وجہ سے سنده کي ادبي محفل نے ایسي رونقہ پکڑي کہ موجوده ترقي یافتہ دور ، شاندار ماضي کے اس دور کے سامنے پھیکا نظر آتا هے ، یہ کلھوڑون کا هي دور تھا جب شعراء نے سندهي زبان کو حیات جاوید کا جام پهنایا ۰(١)

بهرحال یہ دور علم و ادب کے لحاظ سے اپنے تمام سابقہ ادوار کے مقابلہ مین بهت زیاده نمایان اور بلند نظر آتا هے ۰

علماء مشاهیر :

عهد کلھوڙا مین سنده مین کئي علماء کرام اور مشاهیر عظام پیدا هوئے اهل علم اکابرین کي اور اهل طریقت بزرگون کي شهرت کا هر طرف چرچہ پھیلا هوا تھا ۰ ذیل مین ان مین سے بعض علماء و مشاهیر کا ذکر کیا جاتا هے

(١) مولائي شیدائي " جنت السنده ، ص ـ ٥٦٢ ، (مطبوعہ سندهي ادبي بورڊ ، ١٩٨٥ء)

١- مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح (م - ١١٧٤ھ)

مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح بارهوين صدي هجري کے بهت بڑے عالم ، محدث فقيه ، مفتي اور مبلغ و مصنف تهے ۰ اس دور مين ان کا کوئي ثاني نظر نهين آتا ۰ مخدوم صاحب کا نام نامي برصغير هند و پاک کي تاريخ کے صفحات پر هميشه کے لئے نقش رهے گا ۰

علامه عبدالحي الحسني مخدوم صاحب کے متعلقه فرماتے هين : " الشيخ الفاضل العلامة محمد هاشم بن عبدالغفور بن عبدالرحمٰن الحنفي التتوي السندي احد العلماء المبرزين في الفقه و الحديث والعربية " ولد و نشا بارض السند ۰" (١)

يعني - الشيخ الفاضل علامه محمد هاشم بن عبدالغفور بن عبدالرحمٰن حنفي ٹھٹھوي سندهي ، فقه ، حديث اور علوم عربيه کے بهت بڑے علماء مين سے تهے ۰ آپ سرزمين سنده مين پيدا هوئے اور يهين نشو ونما پائي ۰

مخدوم صاحب کي ١٠ ربيع الاول سن ١١٠٤ھ (١٦٩٢ع) مين ٹھٹھه مين ولادت هوئي آپ کے ولادت کي تاريخ اس عربي فقره سے نکلتي هے ۰

" انبت الله نباتاً حسناً ۰(٢)

١١٠٤ هـ

مخدوم صاحب کے والد ميان عبدالغفور بن عبدالرحمٰن، سنده کے علمي مرکز ٹھٹھه کے رهنے والے تهے ۰ يهين مخدوم محمد هاشم

---

(١) نزهت الخواطر ، ج - ٦ ، ص - ٣٦٣ ۰

(٢) مولانا دين محمد وفائي " تذکره مشاهير سنده ، مطبوعه سندهي ادبي بورڈ سن ١٩٨٥ ، ج - ٢ ، ص - ٢٥٤ ۰

کي ولادت هوئي اور يهين آپ کي تربيت هوئي ۰(۱)آپ نے جب هوش سنبهالا تو حصول علم مين لگ گئے ۰ مخدوم ضياء الدين ٹهٹهوي (م ـ ۱۱۷۱ هـ) سے درسي کتابون کي تعليم حاصل کي ۰(۲)اس کے بعد مکه مکرمه جاکر شيخ عبدالحق صديقي مکي (جو مکه مين احناف کي مسند افتاء پر فائز تهے) سے حديث و فقه کي کتابين پڑهين(۳)

ان علوم مين کامل دسترس حاصل کر کے، ٹهٹهه واپس تشريف لائے، اور مسند تدريس آراسته کرکے حديث فقه اور علوم عربيه کي تدريس کا سلسله جاري فرمايا ۰

مخدوم صاحب فقهي مسلک کے لحاظ سے حنفي تهے اور اپنے اسلوب خاص سے ان کي نشر و اشاعت کو ضروري قرار ديتے تهے، چنانچه اس سلسلے مين ان کي مساعي کا ذکر تاريخ کے صفحات پر موجود هے ساري عمر تبليغ دين ، احيائے سنت اور ترويج شريعت مين منهمک رهے بدعات و خرافات اور جاهلانه رسوم و رواج کے خلاف جهاد مين هر وقت مصروف رهے ۰ تابوت سازي اور محرم کے ماتم کو روکنے اور عورتون کو قبرون پر جانے والي بدعت سے روکنے کے لئے بهت زور شور سے مهم چلائي(۴)

---

(۱) فقهائے هند ،ج ـ ۵ ، حصه ۲ ، ص ـ ۲۵۱ ، نزهة الخواطر ،ج ـ ٦ ، ص ـ ۳٦۳ ۰
(۲) تذکره مشاهير سنده ،ج ـ ۲ ، ص ـ ۲۵۴ ۰
(۳) نزهة الخواصر ،ج ـ ٦ ، ص ـ ۳٦۳ ، فقهائے هند ،ج ـ ۵ ، حصه ۲ ، ص ـ ۲۵۱ ، مخدوم معين ٹهٹهوي سے بهي حديث مين استفاده کيا تها ۰(تذکره مشاهير سنده ج ـ ۲ ، ص ـ ۲۵۴) "الوحيد کے سنده آزاد نمبر مين بهي يهي مذکور هے ۰ مولانا قاسمي عظله" نے بهي مخدوم صاحب کي کتاب "کشف العظاء" کے حوالے سے لکها هے که مخدوم صاحب رح نے خود مخدوم معين کو اپنا استاد اور شيخ کها هے ۰(تحفه لطيف ، ص ـ ۲۳، مطبوعه محکمه اطلاعات سنده) مگر اعجاز الحق قدوسي نے اپني کتاب تذکره صوفيائے سنده مين لکها هے که مخدوم معين ، مخدوم صاحب کے شاگرد تهے ۰(تذکره صوفيائے سنده ، ص ـ ۲۴۰) اس کے علاوه مخدوم محمد ابراهيم مڻئے والے، جو مخدوم صاحب کے پوتے تهے، اپني کتاب "القسطاس المستقيم" مين لکها هے که مخدوم معين نے حديث کا علم مخدوم هاشم سے حاصل کيا ۰(بذل القوه ، ص ۵۲ مقدمه
(۴) تذکره مشاهير سنده ، ص ـ ۲۵۵

اور اس سلسلے مین کسي کي پرواه کئے بغير کمال جرات و همت سے سیسہ پلائي هوئي ديوار کي طرح ميدان عمل مين ڈٹے رهے۔

آپ کے زبان مین تاثیر اور قلم مین وہ طاقت تھي که ان کي تبليغ سے کئي ذمي مسلمان هوئے، کئي گمراه اور بدعتي لوگون کو هدايت نصيب هوئي۔

اس سلسلہ تبليغ مين انهون نے شاهان وقت کو بهي پر زور خطوط لکھہ کر انهين بروقت خبردار کرکے، اپنا فرض نبهايا آپ (مخدوم صاحب) کي علمي شهرت اور فضيلت کي آواز دور دراز تک پهيل گئي۔ اور عرب و عجم مين ان کا چرچہ هونے لگا۔ ميان غلام شاه کلهوڑا آپ کا بهت معتقد تها۔(١)، اور آپ کو قاضي القضاه کے عهدے پر فائز کيا۔(٢)

اس زمانے مين ٹھٹھہ، اصحاب علم و فضل کا عظيم مرکز تھا۔ مخدوم معين ٹھٹھوي بهي اسي شهر مين رهتے تھے، جو تقليد کے خلاف تھے اور مسائل شرعيہ مين منسلک اصحاب الحديث کے مطابقہ براه راست کتاب و سنت سے استدلال کے زبردست حامي تھے۔(٣)

چنانچہ مخدوم صاحب محمد هاشم ٹھٹھوي رح اور مخدوم معين کے درميان اس سلسلے مين علمي مباحث کا سلسلہ جاري تها، مگر اس مين مخدوم صاحب محمد هاشم رح کا پلڑا بهاري نظر آتا هے وه اس لئے کہ مخدوم معين ايک طرف تو تقليد کے خلاف تھے، اور مسلک اهل حديث کے قائل تھے، تو دوسري طرف " وحدت الوجود " کے قائل محي الدين ابن عربي کے پيرو اور سماع و سرود کے شيدائي تھے۔ اس

(١) مولائي شيدائي " جنت السنده "، مطبوعہ سندهي ادبي بورد، جامشورو، سن ١٩٨٥، ص۔ ٥٦٤ ۔
(٢) ايضاً، تذکره مشاهير سنده، ج ۔ ٢، ص۔ ٢٥٤ ۔
(٣) نقهائے هند، ج ۔ ٥، حصہ ١، ص۔ ٢٥١ ۔

کے علاوہ رافضیت اور شیعیت کي ان کے اوپر گھري چھاپ تھي۔ اس وجہ سے قدرتي طور پر مخدوم معین ، اپنے استدلال مین اُس اعتماد کا مظاهرہ نھین کر پاتے تھے اور صوفیت خواہ رافضیت کي کمزوري ان پر غلب کئے ھوئے تھي۔ چنانچہ نماز مین رفع یدین پر تو وہ حدیث اورسنت رسول سے استدلال کرتا تھا ، مگر ماتم اور تابوت سازي مین وہ کسي حدیث سے استدلال کے بغیر عمل پیرا تھا ۔ ایمان و عمل کے میدان مین اس کي اس دوغلہ پن نے ، آپ کے خود اعتمادي کو بري طرح متاثر کیا ھوا تھا ۔

مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح نہ صرف مدرس مبلغ اورمجاھد تھے بلکہ وقت کے بھت بڑے مصنف بھي تھے ۔ انھون نے تقریباً ۱۵۰ کتابین مختلف موضوعات پر تصنیف کین ۔(۱)

مخدوم محمد ابراھیم " خلیل " ٹھٹھوي نے " تکملہ مقالات لشعرا مین اور مخدوم امیر احمد عباسي نے " بذل القوہ " کے مقدمہ مین ، ان کتابون کے نام دیئے ھین ، ان کتابون کي تفصیل آگے آرھي ھے ۔

مخدوم صاحب ، ٦ - رجب ۱۱۷۴ ھ (۹ - فروري ، ۱۷٦۱ ء) مین وفات پائي ، محسن احسن خان تتوي کے اس شعر سے تاریخ وفات نکلتي ھے۔

---

(۱) تذکرہ مشاهیر سندہ ، ج - ۱ ، ص - ۲۵۸ ، تاریخ تمدن سندہ ، ص - ۵۵۰ ، " الوحید " سندہ آزاد نمبر ، ص - ۳۳ ، مولانا غلام رسول مھر نے لکھا ھے کہ مخدوم صاحب تقریباً ساڑھے تین سئو کتابون کے مصنف تھے (تاریخ سندہ " ، (عھد کلھوڑا)ج - ۲ ، ص - ۹۹۲) تذکرہ علمائے ھند مین مذکور ھے کہ " در ھر علوم تصانیف کثیرہ دارد "یعني - ھرعلم مین ان کي تصانیف بھت زیادہ ھین ، (تذکرہ علمائے ھند ، ص - ۲۵۴ ، مطبوعہ منشي نولکشور لکھنؤ ، ۱۹۱۴ ع)اسي طرح مقالات الشعراء مین مذکور ھے کہ تصانیف در ھر علم بیشمار دارد ۔ (مقالات الشعراء ، ص - ۸۴۲)

(۲) نزھتہ الخواطر ، ج - ٦ ، ص - ۳٦۲ ، فقھائے ھند ، ج - ۵ ، حصہ ۲ ، ص - ۲۵۳ ، مولانا غلام رسول مھر " تاریخ سندہ (عھد کلھوڑا) ، ج - ۲ ، ص - ۲۹۴ ، رحمان علي " تذکرہ علمائے ھند " (فارسي) ، مطبع نولکشور ، (لکھنؤ ، ص - ۱۸٦)

گفت تاریخ هاتفے با آہ،
جعل اللہ جنتہ مثواہ ۰(١)
١١٧٤ھ

٣- مخدوم محمد معین ٹھٹھوي ،(م - ١١٦١ھ)

بارھویں صدي ھجري میں بھت بڑے عالم ، صوفي ، محدث اور شاعر ھو گذرے ھیں ، ان کے والد محمد امین تھے ، جو شیخ طالب اللہ کے بیٹے تھے ۰(٢) قوم کے " دل " تھے ، ان کو مخدوم " ٹھارو " بھي کھتے ھیں ۰(٣) یہ ٹھٹھہ کے باشندہ تھے ۰(۴)

مخدوم معین کي ولادت ٹھٹھہ میں ھوئي اور ابتدائي تعلیم آپ نے ٹھٹھہ ھي میں اپنے والد سے حاصل کي ۰ اس کے بعد سندہ کے ایک جید عالم ، معقولات اور منقولات کے ماھر شیخ عنایت اللہ بن فضل اللہ ٹھٹھوي سے علم حاصل کیا ۰(۵)

پھر دھلي جاکر شاہ ولي اللہ محدث دھلوي رح کے شاگرد ھوئے اور وھاں سے علوم معقول و منقول سے بھرہ مند ھوئے ۰(٦) تصوف میں شیخ ابوالقاسم نقشبندي سے کسب فیض کیا ۰(٧)

اس کے بعد آپ نے سلسلہ تدریس جاري کیا اور مسند درس سے آراستہ کي جس سے بے شمار لوگ مستفیض ھوئے ۰

(١) تذکرہ مشاھیر سندہ ،ج - ٢، ص - ٢٦۴ ، (سندھي ادبي بورڈ ، ١٩٨٥ع)
(٢) فقھائے ھند ،ج - ۵ ، حصہ ٢ ، ص - ٢٣٢ ۰
(٣) تذکرہ مشاھیر سندہ ،ج -١ ، ص - ١۵٨ ، (سندھي ادبي بورڈ ، ص - ١٩٨۵ع)
(۴) مولائي شیدائي " جنت السندہ " ص - ٦۵ ن ۰
(۵) نزھتہ الخواطر ج -٦ ، ص - ٣۵١ ، فقھائے ھند ،ج -۵ ، حصہ ٢، ص -٢٣٢، "تذکرہ علماء ھند ، (فارسي) ، ص - ١٧ - ٢١٦ ۰
(٦) نزھتہ الخواطر ،ج -٦، ص - ٣۵١ ، فقھائے ھند ،ج - ۵ ، حصہ ٢، ص - ٢٣٢ ۰
(٧) ایضا ج ٦ ص ٣۵١ ، ایضا ، تذکرہ مشاھیر سندہ ج -١، ص - ١۵٩

میر علي شیر ٹھٹھوي " قانع " آپ کے معتقد تھےاور اپني کتاب مقالات الشعراء مین ان کا ذکر اس طرح کیا ھے : " جامع علوم معقول و منقول ، حاوي معالم فروع و اصول ، کاشف حقائقۂ علمي و عطي شان دقائقۂ صدري و معنوي ، علامۂ عصر ، تحریر وقت ، مظھر حقائقۂ رباني ۰ "(١)

یعني -

مولانا رحمٰن علي صاحب نے " تذکرہ علمائے ھند " مین آپ کے فضل و کمال کا ذکر کرتے ھوئے لکھا ھے کہ ان کے اوصاف علمي کے بنا پر حکام وقت بھي ان کو قدر کي نگاہ سے دیکھتے اور انتھائي تعظیم کرتے تھے ۰(٢)

علامہ عبدالحي الحسني صاحب مرحوم فرماتے ھین : " الشیخ الفاضل العلامۃ محمد معین بن محمد امین احد العلماء المبرزین في الحدیث و الکلام والعربیۃ ۰ "(٣)

یعني -(مخدوم) معین ٹھٹھوي بن محمد امین (اپنےزمانے مین اقلیم سندہ کے) شیخ فاضل اور علامہ تھے ، حدیث کلام اور علوم عربیہ کے جید عالم تھے ۰

مخدوم صاحب تصوف مین نظریہ وحدت الوجود کے قائل تھےاور اس سلسلے مین وہ محي الدین ابن عربي کے بھت معتقد تھے ۰(۴) چنانچہ سرود و سماع کے بھي شیدائي تھے ۰ عربي زبان پر ان کو جو

---

(١) " تذکرہ مقالات الشعراء ، ص - ١٢١ ، فقھائے ھند ، ج -٥، حصہ ٢، ص ٢٣۴
(٢) " تذکرہ علمائے ھند ، ص - ١٧- ٢١٦ ، فقھائے ھند ، ج -٥، حصہ ٢، ص - ٢٣٥
(٣) نزھۃ الخواطر ، ج -٦، ص - ٣٥١ ۰
(۴) تذکرہ مشاھیر سندہ ، ج - ١ ، ص - ١٥٩ ، (سندھي ادبي بورڈ ، جامشورو سن ١٩٨٦ ء)

دسترس حاصل تھی وہ ان کے معاصرین میں کم نظر آتی ہے، فارسی میں ان کا تخلص" تسلیم" اور سندھی میں " بیرنگی" تھا۔(١)، صوفیانہ شاعری کرتے تھے، سندہ کے مشہور صوفی بزرگ شاہ عبداللطف بھٹائی (م۔) سے ان کی کافی صحبت رہتی تھی۔(٢)

سن ١١٦١ھ میں، مخدوم معین کی ٹھٹھہ میں سماع کے دوران حالت وجد میں وفات ہوئی۔(٣) ان کی جنازہ نماز میں شاہ لطف بھٹائی نے بھی شرکت کی۔(٤)

محسن ٹھٹھوی کے حسب ذیل شعر کے مصرع ثانی میں آپ کی تاریخ وفات نکلتی ہے:

لاجرم سال فوت او گفتند

قطرہ در بحر و اصل شد۔(٥)

١١٦١ھ

مخدوم صاحب معین کو ان کے مرشد مخدوم ابوالقاسم نقشبندی کے پائین میں مکلی میں دفن کیا گیا۔

مخدوم معین درس و تدریس کے علاوہ تالیف و تصنیف کا بھی شغل رکھتے تھے، کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ جن کا تفصیل آگے آرہا ہے۔

---

(١) تذکرہ مشاہیر سندہ، ج۔١، ص۔ ١٦٤، رحمان علی " تذکرہ علمائے ہند "، (فارسی)، مطبع نولکشور لکھنو سنہ ١٩١٤ع، ص۔ ٢١٧

(٢) تذکرہ مشاہیر سندہ، ج۔١، ص۔ ١٥٩، (مطبع سندھی ادبی بورڈ ١٩٨٥ع) نزہتہ الخواطر، ج۔٦، ص۔ ٣٥٢۔

(٣) تذکرہ مشاہیر سندہ، ج۔١، ص۔ ١٦٤، نزہتہ الخواطر، ج۔٦، ص۔ ٣٥٥، تذکرہ علمائے ہند، ص۔ ٢١٧۔

(٤) تذکرہ مشاہیر سندہ، ج۔١، ص۔ ١٦٤، (سندھی ادبی بورڈ، جامشورو سن ١٩٨٥ع)

(٥) ایضاً، ص۔ ١٦٥، نزہتہ الخواطر، ج۔٦، ص۔ ٣٥٥، مقالات الشعراء" سندھی ادبی بورڈ، کراچی، ١٩٥٧ع، ص۔ ١٢٤۔

٢- مخدوم عبداللطيف ٺٽوي . (م- ١١٨٧هـ)

مخدوم قاضي عبداللطيف بن مخدوم محمد هاشم ٺٽوي عالم و فاضل ، فقيه و محدث تهے . فقه و اصول کے ماہر تهے .(١)

علامه عبدالحي الحسني نے نزهة الخواطر مين اور محمد اسحاق بهٽي صاحب نے ، مخدوم عبداللطيف کو مخدوم عبدالرحمن بن محمد هاشم ٺٽوي کا فرزند لکها هے .(٢)

مگر حقيقت يه هے که مخدوم عبداللطيف ، مخدوم محمد هاشم ٺٽوي کے فرزند تهے نه که مخدوم عبدالرحمان کے جيسا که علامه عبدالحي اور محمد اسحاق بهٽي نے لکها هے .

محمد اسحاق بهٽي نے تو يه بات نزهة الخواطر کے حوالے سے لکهي هے اور صاحب نزهة الخواطر نے يه بات تحفة الکرام کے حوالے سے لکهي هے .

چنانچه جب هم تحفة الکرام مين ديکهتے هين تو معلوم هوتا هے که اس سلسلے مين علامه عبدالحي الحسني سے غلطي هوگئي هے کيونکه تحفة الکرام مين مير علي شير قانع ٺٽوي نے ، مخدوم محمد هاشم ٺٽوي کا ذکر کرتے هوئے لکها هے :

" آپ (مخدوم محمد هاشم) نے سن ١١٧٤هـ مين وفات پائي آپ کے فرزندون مين سے حاجي عبدالرحمن تازه جهونا گڑه مين فوت گئے هين . اب مخدوم عبداللطيف اپنے باپ کا جانشين هے ."(٣)

---

(١) نزهة الخواطر ، ج - ٦ ، ص - ١٦٢ ، فقهائے هند ، ج -٥ ، حصه ١ ، ص - ٢٣٧
تذکره مشاهير سنده ، ج -٢ ، ص - ٣٢٩ ، سندهي ادبي بورڈ ، جامشورو ،
تحفة الکرام ، ص - ٥٦٦ .
(٢) نزهة الخواطر ، ج -٦ ، ص - ١٦٢ ، فقهائے هند ، ج -٥ ، حصه ١ ، ص - ٢٣٧ .
(٣) تحفة الکرام (سندهي) ، ص - ٥٦٦ ، (مطبوعه سندهي ادبي بورڈ ، حيدرآباد) ص -

اس عبارت مین غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ باپ سے مراد مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوي ہے ۰ کیونکہ میر صاحب یہ بات مخدوم ہاشمؒ کے تذکرہ مین کر رہے ہین ۰ درمیان مین چونکہ مخدوم صاحب کے بڑے بیٹے مخدوم عبدالرحمٰن کا ذکر آیا ، اس لئے علامہ عبدالحي الحسني کو مغالطہ ہوا ، اور مخدوم عبداللطیف کو مخدوم عبدالرحمٰن کا فرزند سمجھ لیا ۰

تاریخي طور پر ثابت ہے کہ مخدوم محمد ہاشمؒ کے دو فرزند تھے ۰ مخدوم عبدالرحمٰن اور مخدوم عبداللطیف ۰۰ چنانچہ مخدوم صاحب اپنے دونون فرزندون کے نام وصیت نامہ مین ، جو وصیت نامہ ہاشمیہ کے نام سے مشہور ہے ، فرماتے ہین :

" ایے عبدالرحمٰن اور عبداللطیف میرے دونون اچھے فرزندوؑ ۰ " (۱)

ان حقائقہ کي روشني مین علامہ عبدالحي الحسني کي بات صحیح نہین ہے کہ مخدوم عبداللطیف ، مخدوم عبدالرحمٰن کے فرزند تھے

مخدوم امیر احمد عباسي اس سلسلے مین لکھتے ہین : "کان لہ ابنان المخدوم عبدالرحمٰن و المخدوم عبداللطیف ۰ (۲)

یعني - آپ کے دو فرزند تھے مخدوم عبدالرحمٰن اور مخدوم عبداللطیف ۰

اسي طرح پیر حسام الدین راشدي نے تکملہ مقالات شعراء مین لکھا ہے کہ مخدوم عبداللطیف ، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوي کے فرزند تھے ۰ مخدوم عبداللطیف ٹھٹھوي نے بھي اپنے والد صاحب کے مدرسہ مین علماء و طلباء کو درس و افادہ کے شغل کو جاري رکھا ، آپ روزانہ عصر کے بعد اپني مسجد مین درس حدیث دیتے تھے اور جمعہ کے دن لوگون کو

---

(۱) وصیت نامہ ہاشمیہ (عربي) مکتوبہ ۱۱۶۰ھ ، ص - ۱ ، (قلمي) ملکیت مولانا غلام مصطفیٰ قاسمي ، مولانا موصوف نے اس کا سندھي ترجمہ ماہنامہ " نئین زندگي " آکٹوبر ، ۱۹۵۹ء مین شایع کرایا تھا ۰

(۲) مخدوم امیر احمد " بذل القوہ " ، (مقدمہ) ، ص - ۴۰ ۰

وعظ و نصيحت بهي كرتي تهي ·(١) سن ١١٨٧هـ (١٧٧٣ع) مين ميان سرفراز كلهوڙا كي لشكر مين منصب قضا پر فائز هوئي ·(٢)

مخدوم عبداللطيف رح ني سن ١١٨٩هـ (١٧٧٥ع) مين ١١ ذي القعد كو ٺٽي مين رحلت فرمائي · آپ كي وفات كي بعد آپ كي فرزند مخدوم محمد ابراهيم (مڏئي والي جانشين هوئي ·(٣)

درس و افاده كي علاوه مخدوم عبداللطيف ٺٽوي رح كئي كتابون كي مصنف بهي تهي · ان كي تصنيفات مين "ذب الذبابات"، "حيات العاشقين، الحجت البيضا على مانع جواز البناء على قبور المشائخ و العلما غايت الحرام في تحقيقه الحفر والدفن في الحرام، الشهاب الثاقب لرجم الكاذب اور فرائض الاسلام (سندهي) بهت مشهور هين · مخدوم صاحب كي ان كتابون پر تفصيلي تبصره آگي آرها هي ·

٥- شيخ محمد حيات سندهي (م - ١١٦٣هـ)

شيخ محمد حيات سندهي مدني رح بارهوين صدي هجري كي عالم كبير، محدث جليل، اور فقيه ذي مرتبت تهي، علم و فضل كي ميدان مين انهون ني عالمگير شهرت پائي اور حديث و فقه كي اشاعت مين بلند درجي پر فائز تهي ·(٤)

مرحوم رحيمداد خان مولائي شيدائي ني لكها هي كه آپ كو وقت كا مجدد تسليم كيا گيا هي ·(٥)

---

(١) تذكره مشاهير سنده، ج - ٣، ص - ٣٢٩ ، نزهت الخواطر ج ـ٦، ص - ١٦٢، فقهائي هند، ج ـ٥، حصه ١، ص - ٢٣٧ ، تحفت الكرام، ص - ٥٦٦ ·
(٢) تحفت الكرام، ص - ٥٦٦ ، فقهائي هند، ج ـ٥، حصه ١، ص - ٢٣٧ ·
(٣) تذكره مشاهير سنده، ج -٣، ص - ٢٣٠ ·
(٤) فقهائي هند، ج ـ٥، حصه ٢، تذكره علمائي هند (فارسي) مين لكها هي كه "از علماي ربانين وعظامي محدثين و عالم با عمل "(تذكره علماء هند، ص - ١٨٦)
(٥) جنت السنده، ص - ٥٦٦ ·

شیخ صاحب موصوف کي ولادت عادل پور گھوٹکي ضلع سکھر مین هوئي اور یهین پر تربیت پائي ۰(١) آپ کے والد صاحب کا نام مُلا فلاریو (پھلاریہ) تھا ۰(٢)

علامہ عبدالحي الحسني نے ان کے والد کا نام ابراهیم لکھا هے(٣). مگر سید غلام علي آزاد بلگرامي نے ان کے والد کا نام " فلاریہ" تحریر کیا هے وہ لکھتے هین : " روزیے از اصل و نسب شیخ استفسار کردہ ، بہ خط شریف برقعہ کاغذیے نوشتہ داد ، والد الفقیر محمد حیات السندي المدني اسمہ " مُلا فلاریہ " ۰(٤)

یعني ۔ایک دن میں نے شیخ (موصوف) سے اصل ونسب کے متعلق استفسار کیا۔ آپ نے اپنے دست مبارک سے ایک کاغذ پر لکھ کر جواب دیا کہ اس فقیر محمد حیات سندھی المدنی کے والد کا نام ملا فلاریہ تھا۔

آپ چاچڑ قبیلے سے تعلقہ رکھتے تھے ۰(٥)

---

(١) مولانا دین محمد وفائي " تذکرہ مشاهیر سندہ " ، سندهي ادبي بورڈ ، جامشورو، ١٩٨٦ ء ،ج ـ ٣ ، ص ـ ٧٠ ، شیخ محمد اکرم " رود کوثر ادارہ ثقافت اسلامیہ لاهور، ١٩٧٩ ء ، ص ـ ٦١٥ ، سید صدیقہ حسن خان " اتحاف النبلاء " مطبع نظامي کانپور، ١٢٨٨ھ ص ـ ٢٠٣ ۰

(٢) تذکرہ مشاهیر سندہ ،ج ـ ٣ ، ص ـ ٧٠ ، اتحاف النبلاء ، ص ـ ٢٠٣ ء ، رحمان علي " تذکرہ علمائے هند ، (فارسي) ، مطبع منشي نولکشور لکھنؤ ١٩١٢ ء ، ص ـ ١٨٦ ،

(٣) نزهتہ الخواطر ،ج ـ ٦ ، ص ـ ٣٠١ (مطبوعہ حیدرآباد دکن ، ١٣٧٦ ھ ١٩٥٧

(٤) ماثر الکرام ، ص ـ ١٤٢ ، فقهائے هند ،ج ـ ٥ ، حصہ دوم ، ص ـ ١٣٨ ۰

(٥) رحمان علي تذکرہ علمائے هند (فارسي) مطبع نولکشور لکھنؤ ، ١٩١٤ مولانا سید صدیقہ حسن خان " اتحاف النبلاء المتقین باحیاء ماثر الفقهاء المحدثین " مطبع نظامي کانپور ، ١٢٨٨ھ ، ص ـ ٢٠٣ ، علامہ عبدالحي الحسني نزهتہ الخواطر ، دائرہ المعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن ١٣٧٦ھ ، ١٩٥٧ ء ،ج ـ ٦ ، ص ـ ٣٠١ ، مولانا دین محمد وفائي "تذکرہ مشاهیر سندہ ، سندهي ادبي بورڈ ، جامشورو ، ١٩٨٦ ء ،ج ـ ٣ ، ص ـ ٧٠ ۰

آپ عادل پور (گھوٹکي) سے ٹھٹھہ تشریف لے گئے اور وہان سے مخدوم معین ٹھٹھوي سے علم حاصل کیا ۰ اس کے بعد حصول علم کے لئے ، شیخ موصوف حرمین شریفین تشریف لے گئے ۰ جہان شیخ ابوالحسن کبیر رح سے علوم دینیہ حاصل کئے اور اس کي وفات کے بعد مسجد نبوي مین درس حدیث اور وعظ کي مسند پر متمکن ہوئے(١) شام ، مصر ، ہندستان اور مراکش سے سینکڑون علماء نے ان سے علم حدیث کي تحصیل کي (٢) سید غلام علي آزاد بلگرامي ، مولانا فاخراله آبادي اور شیخ محمد بن عبدالوهاب نجدي بھي آپ کے تلامذہ مین سے تھے ۰(٣)

اس کے علاوہ شیخ محمد حیات سندھي کئي کتابون کے بھي مصنف ہین ، جن کا ذکر اپنے مقام پر ہوگا ۰ آپ نے ٢٦ ـ صفر سن ١١٦٣ھ (٢٤ ـ جنوري ١٧٤٩ع) مین بدھ کے دن وفات پائي اور مدینہ منورہ مین جنت البقیع مین دفن ہوئے ۰(٤)

مگر علامہ عبدالحي الحسني نے نزهة الخواطر مین ان کي وفات کا سن ١١٧٣ ھ لکھا ہے ۰(٥) جو صحیح نہین ہے ۰

٦ ـ شیخ ابوالحسن کبیر، (م ـ ١١٣٨ھ)

شیخ ابوالحسن نورالدین محمد بن عبدالهادي سندھي رح عالم کبیر ، علامہ وقت اور امام في العلوم تھے ۰(٦)

---

(١) جنت السندھ ، ص ـ ٥٦٦ ، تذکرہ مشاهیر سندھ ، ج ـ ٣ ، ص ـ ٧١ ۰
(٢) تذکرہ مشاهیر سندھ ، ج ـ ٣ ، ص ـ ٧١ ۰
(٣) فقهائے هند ، ج ـ ٥ ، حصہ دوم ، ص ـ ١٦٦ ۰
(٤) فقهائے هند ، ج ـ ٥ ، حصہ دوم ، ص ـ ١٧٠ ، جنت السندھ ، ص ـ ٥٦٧ ، غلام رسول مهر " تاریخ سندھ " (عهد کلهوڑا) ، ج ـ ٢ ، ص ـ ١٠٠١ ، اتحاف النبلاء ، ص ٢٠٣ رحمان علي " تذکرہ علمائے هند " ، ص ـ ١٨٧ ۰
(٥) نزهة الخواطر ، ج ـ ٦ ، ص ـ ٣٠٣
(٦) فقهائے هند ، ج ـ ٥ ، حصہ ١ ، ص ـ ٨٦ ۰

اصلاً سندھي تھے اور شہر ٹھٹھہ مین پیدا ھوئے تھے وھین پرورش پائي ۰(۱)

اس کے بعد آپ تستر تشریف لے گئے اور وھان حدیث وفقہ کے علوم کي تمام اصناف مین عبور حاصل کیا ، بعد ازان مدینہ منورہ چلے گئے اور وھین اقامت اختیار کرلي وھان پر مختلف علماء سے اخذ علم کے بعد ، خود بھي مسند درس و تدریس آراستہ کي نہایت متقي اور فضل و ذکاء اور صلاح کے بلند مقام سے سرفراز تھے ۰(۲)

درس و تدریس کے علاوہ تصنیف کا شغل بھي فرماتے تھےاور کئي کتابین تصنیف کین جن کا تذکرہ آگے آرھا ھے ۰

شیخ ابوالحسن سندھي کبیرنے ، ۱۲ ۔شوال سن ۱۱۳۸ ھ ( ) کو مدینہ منورہ مین وفات پائي ۰(۳) ایک روایت کے مطابق سن ۱۱۳٦ ھ مین وفات ھوئي ۰(۴)

آپ کو جنت البقیع مین دفن کیا گیا ۰(۵) ، آپ کي وفات کے بعد ، شیخ محمد حیات سندھي ، جو آپ کے تلمیذ تھے آپ کے جانشین ھوئے ۰(٦)

۷ ۔ شیخ ابوالحسن صغیر ، (م ۔ ۱۱۸۷ ھ)

شیخ ابوالحسن محمد بن محمد بن صادق سندھي صغیر اپنے دور کے امام ، عالم ، محدث اور شیخ تھے اصلاً سندہ کے

---

(۱) نقھائے ھند ، ج ۔۵ ، حصہ ۱ ، ص ۔ ۸٦ ، نزھتہ الخواطر ج ۔٦ ، ص ۔ ۵ ۰
(۲) ایضاً ایضاً
(۳) نزھتہ الخواطر ج ۔٦ ، ص ۔ ٦ ، تذکرہ مشاھیر سندھ ، ج ۔۳ ، ص ۔ ۹ ۰
(۴) نقھائے ھند ، ج ۔ ۵ ، حصہ ۱ ، ص ۔ ۸٦ ۰
(۵) ایضاً ، نزھتہ الخواطر ، ج ۔٦ ، ص ۔ ٦ ، تذکرہ مشاھیر سندھ ، ص ۔ ۹
(٦) مولانا دین محمد وفائي " تذکرہ مشاھیر سندھ ، ج ۔۳ ، ص ۔ ۹ ، سندھي ادبي بورد ، جامشورو ، سن ۱۹۸۵ ع)

تھے اور سندھ ھي مين متولد ھوئے٠(١) پھر آپ نے مدينہ منورہ جاکر سکونت اختيار کرلي اس زمانہ مين مدينہ مين شيخ محمد حيات سندھي کا سلسلہ درس جاري رتھا ، اس مين شامل ھوگئے اور طويل عرصہ تک ان سے علم حاصل کيا(٢) علوم دينيہ سے فراغت کے بعد خود بھي تدريس کے شغل کو اپنايا ، اور بے شمار طلباء کو علم کے چشمہ سے سيراب کيا ٠

علامہ عبدالحي الحسني رح فرماتے ھين : " ولم يکن مثلہ في زمانہ في کثرہ الدرس ولا فادہ ٠"(٣)

يعني -ان کے زمانے مين کثرت درس و افادہ مين کوئي ان کا ثاني نہ تھا ٠

درس و تدريس کے علاوہ ، شيخ ابوالحسن صغير سندھي کو تاليف و تصنيف کا بھي شوقہ تھا ، کئي کتابين لکھين ، جن کا تفصيلي ذکر " ديني ادب " کے باب مين ھوگا ٠

شيخ صغير رح نے ٢٥ رمضان المبارک سن ١١٨٧ھ کو مدينہ منورہ مين رحلت فرمائي ٠(٤)

حاجي فقيرالله علوي (م - ١١٩٥ھ)

حاجي فقيرالله علوي بن عبدالرحمٰن حنفي جلال آبادي افغاني کا سلسلہ نسب امام محمد بن حنيفہ (٥) سے جا ملتا ھے(٦)

---

(١) فقھائے ھند ،ج - ٥ ، حصہ ١ ، ص - ٨٧ ، نزھتہ الخواطر ،ج -٦ ، ص - ٦ ٠
(٢) نزھتہ الخواطر ،ج - ٦ ، ص - ٦ ، فقھائے ھند ،ج - ٥ ، حصہ اول ، ص - ٨٧ ٠
(٣) ايضاً
(٤) فقھائے ھند ،ج -٥ ، حصہ اول ، ص - ٨٧ ، نزھتہ الخواطر ،ج - ٦ ، ص - ٦ ، عبدالرسول قادري بلوچ ، " مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوي " ، ص - ١٢٩ (مطبوعہ سندھي ادبي بورڈ ، جامشورو ، سن ١٩٨٨ ع)
(٥) يہ محمد بن علي حضرت علي رضہ کے صاحبزادہ تھے جو ان کو حنيفہ کے بطن سے پيدا ھوا تھا اسي وجہ سے محمد بن حنيفہ کے نام سے مشھور ھوا ٠
(٦) تذکرہ مشاھير سندھ ،ج - ٣ ، ص - ٩١ ، تاريخ تمدن سندھ ، ص - ٥٥١

سن ۱۱۵۰ھ مین اپنے وطن سے هجرت کر کے سنده کے شهر شکارپور مین اقامت اختیار کي۰(۱) آپ بهت بڑے عالم ، فقیه اور کامل بزرگ تهے ، اور نقشبندي طریقه مین شیخ محمد سعید لاهوري سے بیعت تهے اور خرقهِ خلافت سے مشرف هوئے ۰ اس کے علاوه آپ نے خواجه محمد سعود پشاوري سے بهي خلافت حاصل کي۰(۲)

بے شمار لوگون نے آپ سے کسب فیض کیا ، میان سرفرازکلهوڙ میان محمد نصیر خان والي قلات ، احمد شاه ابدالي اور تیمور شاه قندهاري آپ کے بڑے معتقد تهے۰(۳)

آپ کو کتابین جمع کرنے کا بڑا شوقه تها ، چنانچه آپ کے کتب خانه مین عرب و عجم کے نایاب اور نادر نسخے موجود تهے۰(۴) حاجي صاحب خود بهي بهت بڑے مصنف تهے ، ۱۷ یادگار کتابین تصنیف کین ۰

۱۔ مکتوبات

۲۔ فتح الجمیل في مدارج التکمیل

۳۔ براهین النجاة من مصائب الدنیا و العرصات ۰

۴۔ صریقه الارشاد في تکمیل المؤمنین ولا ولاد ۰

۵۔ فیوضات الٰهیه

٦۔ منتخب الا صول

۷۔ وثیقته الاکابر

۸۔ قطب الارشاد

۹۔ فتوحات الغیبیه في شرح عقائد الصوفیه ۰

---

(۱) تاریخ تمدن سنده ، ص ۔ ۵۵۱ ، جنت السنده ، ص ۔ ۵۷۱ ، تذکره مشاهیر سنده ج ۔ ۳ ، ص ۔ ۹۱ ، اعجاز الحقه قدوسي " تاریخ سنده " ، ج ۔ ۲ ، ص ۔ ۵٦۱ ۰

(۲) تذکره مشاهیر سنده ، ج ۔ ۳ ، ص ۔ ۰۹۱

(۳) تحفته الکرام (سندهي) ، مطبوعه سندهي ادبي بورڈ ، سن ۱۹۵۷ء (حاشیه)ص ۔ ۳۴۴

(۴) جنت السنده ، ص ۔ ۵۷۱ ، مطبوعه سندهي ادبي بورڈ ، جامشورو ، سن ۱۹۸۵) ۔

١٠۔ قصيده مبروره

١١۔ كتاب الازهار في ثبوت الاثار

١٢۔ فوائد فقيرالله

١٣۔ محمود الاوراد

١٤۔ شرح قصيده بانت سعاد

١٥۔ ملفوظات

١٦۔ مجموعه ملفوظات و عمليات

١٧۔ شرح الابيات (مثنوي الرومي) (١)

حاجي صاحب علوي عربي و فارسي كے قادرالكلام شاعر تھے وحدة الوجود (همه اوست) كے مسلک كے پيرو تھے۰(٢)

سن ١١٩٥ ھ (١٧٨١ ء) مين ٣ صفر كو آپ كي وفات هوئي(٣) آپ كا مزار شكارپور مين هے تاريخ وفات اس مصرع سے نكلتي هے ۰

وفاتـه و شب و تاريخ وقت سال و صال
بگويـه صفر و نصف ليلة الاحـــــد (٤)
١١٩٥ھ

مخدوم خواجه محمد زمان لنواري (م ۔ ١١٨٨ھ)

مخدوم خواجه محمد زمان بن حاجي عبداللطيف نقشبندي (لنواري والے)، بهت بڑے بزرگ اور اهل الله گذرے هين آپ نے ٢١ رمضان

---

(١) تحفة الكرام، ص ۔ ٣٤٢ ، اعجازالحق قدوسي "تاريخ سنده" ج ۔٢ ، ص ۔ ٥٦٢

(٢) تاريخ تمدن سنده، ص ۔ ٥٥٢ ، بذل القوه مقدمه، ص ۔ ٥١ ۔ ٥٠ ۰

(٢) تذكره مشاهير سنده، ج ۔ ٣ ، ص ۔ ٩٦ ، ۔ جنت السنده، ص ۔ ٥٧١ ، تحفة الكرام ، ص ۔ ٣٤٤ ۰

(٣) تذكره مشاهير سنده، ج ۔ ٣، ص ۔ ٩٦ ، تاريخ تمدن سنده، ص ۔ ٥٥٢ ، مطبوعه سنده يونيورسٹي ، ١٩٥٩ ،) مگر تحفة الكرام (سندهي) كے حاشيه مين ان كي وفات سن ١١٣٥ھ مذكور هے (تحفة الكرام، ص ۔ ٣٤٥)

(٤) تذكره مشاهير سنده، ج ۔٣ ، ص ۔ ٩٦ ، تاريخ تمدن سنده، ص ۔ ٥٥٢

سن ۱۱۲۵ھ (۱۷۱۳ء) مين ولادت پائي ۰(۱) آپ کي ولادت " لنواري شريف مين هوئي ۰" انه من عبادنا المخلصين " سے سال ولادت نکلتا هے(۲)

ابتدا مين اپنے والد سے قران شريف پڑها پهر ٹهٹه جاکر درسي کتب مخدوم محمد صديق سے پڑهے ۰(۳) مخدوم ابوالقاسم نقشبندي اور مخدوم محمد ٹهٹهوي سے کسب فيض کيا اور تصوف مين کماليت حاصل کي ۰(۴)

مخدوم محمد ستوي ، جب بمع اهل و عيال هجرت کرکے مکه مکرمه گئے تو خواجه محمد زمان کو اپني مسند پر بٹها کر گئے چنانچه بهت سے لوگون نے آپ سے فيض حاصل کيا ۰(۵)

کچهه عرصے بعد آپ ٹهٹهه سے " لواري " تشريف لے گئے اور اس کو اپنے فيض جاريه کا مرکز بنايا ۰(٦) اور يهين اقامت اختيار کرلي يه واقعه سن ۱۱۵۰ھ کا هے اور " ان هذا ملک کريم " سے سن برآمد هوتا هے ۰(۷) اس وقت سنده پر ميان غلام شاه کلهوڑا کي حکومت تهي ۰(۸)

خواجه محمد زمان نے ۲ ـ ذي القعد سن ۱۱۸۸ھ(۱۷۷۵ء) مين وفات پائي اور مراقبه والے حجرے مين دفن هوئے ۰(۹) " رضي له قولا " سے تاريخ وفات نکلتي هے ۰(۱۰)
۱۱۸۸ھ

---

(۱) تذکره مشاهير سنده ، ج ـ ۲ ، ص ـ ۹٦ ، ـ جنت السنده ، ص ـ ۵۷۵ ۰
(۲) ايضاً
(۳) ايضاً ، جنت السنده ، ص ـ ۵۷۵ ۰
(۴) جنت السنده ، ص ـ ۵۷۵ ۰ (مطبوعه سندهي ادبي بورد ، جامشورو ، ۱۹۸۵ء)
(۵) ايضاً
(٦) ايضاً
(۷) تذکره مشاهير سنده ، ج ـ ۲ ، ص ـ ۱۱۱ ۰
(۸) ايضاً
(۹) تذکره مشاهير سنده ، ج ـ ۲ ، ص ـ ۱۱۵ ، جنت السند ، (مطبوعه سندهي ادبي بورد ، جامشورو ، ۱۹۸۵ء) ص ـ ۵۷۵ ۰
(۱۰) تذکره مشاهير سنده ، ج ـ ۲ ، ص ـ ۱۱۵ ۰

١٠۔ شیخ روح الله سندھي (م ۔ ١١٥٢ھ)

شیخ روح الله سندھي الحنفي بھت بڑے عالم و فاضل تھے اصل مین بکھر کے تھے علوم منقول و معقول کے ماھر تھے اور اپنے زمانے مین صلاحیت اور تقوي کي وجہ سے مشھور و معروف تھے۔(١)

سندھ کے حاکم میان نور محمد کلھوڑا آپ کے بڑے معتقد تھے اور مشھور صوفي بزرگ شاہ عنایت جھوک والے بھي آپ کے بڑے معتقد تھے۔(٢)

میر علي شیر قانع ٹھٹھوي نے ان سے، سن ١١٦٧ھ مین ملاقات کي اور اس کا تذکرہ انھون نے تحفۃ الکرام مین کیا ھے۔(٣) شیخ کے اس سے زیادہ حالات معلوم نھین ھو سکے۔

١١۔ شیخ جلال محمد سندھي (م ۔ ١١٧٥ھ)

شیخ جلال محمد ککرالوي (٤) سندھي بھت بڑے عالم و فاضل تھے۔(٥)

علامہ عبدالحي الحسني نے لکھا ھے کہ اس زمانہ مین نجوم، طب اور اکثر فنون حکیمہ مین ان کا کوئي ثاني نہ تھا۔(٦)

---

(١) تذکرہ مشاھیر سندھ، ج ۔ اول، ص ۔ ٨٧۔
(٢) ایضاً
(٣) تحفۃ الکرام، ص ۔ ٣٦٢، تذکرہ مشاھیر سندھ، ج ۔ اول، ص ۔ ٨٧، مولانا غلام رسول مھر، " تاریخ سندھ " عھد کلھوڑا، ج ۔ ٢، ص ۔ ٩٨٩۔
(٤) "ککرالہ" کا علاقہ موجودہ شاھبندر ڈویژن کو کھتے ھین، جو ضلع کراچي کے سمندري کنارے سے ملحقہ پرگنہ ھے۔
(٥) نزھۃ الخواطر، ج ۔ ٦، ص ۔ ٥٧۔
(٦) ایضاً

مولانا وفائي مرحوم لکھتے ھین کہ آپ علم نجوم مین بڑے علامہ اور طب مین بقراط اول اور بوعلي ثاني تھے۰(۱)

مخدوم معین ٹھٹھوی رح (م ـ ۱۱۶۱ھ) آپ کے فضل کا اعتراف " دراسات اللبیب " مین کیا ھے اور اس کي بہت تعریف کي ھے۰مولانا دین محمد وفائي مرحوم نے لکھا ھے کہ غالباً آپ نے سن ۱۱۷۵ھ مین وفات پائي ۰(۲)

مولانا ضیاءالدین صدیقي سندھي (م ـ ۱۱۷۱ھ)

مولانا ضیاءالدین صدیقي بن ابراھیم بن ھارون بن عجائب بن الیاس صدیقي سندھي نھایت اونچے درجہ کے عالم اور علامۂ دھر تھے ۰ شیخ شھاب الدین سھروردي رح کي اولاد سے تھے۰(۳)

آپ (مخدوم ضیاءالدین صدیقي) نے سن ۱۰۹۱ھ مین ٹھٹھہ مین ولادت پائي اور وھین شیخ عنایت الله سندھي سے تعلیم حاصل کي پھر خود بھي مسند تدریس کو رونق بخشي ۰ بھت سے لوگون نے آپ سے علم حاصل کیا ۰(۴)

مخدوم صاحب نے عام لوگون کي سھولیت کے لئے ، نماز ، روزہ زکوات اور حج کے مسائل سندھي ، نظم (دوھیڑون) مین کتابي صورت مین لکھے جو مخدوم ضیاءالدین جي سندھي " (مخدوم ضیاء کي سندھي) کے نام سے مشھور ھے۰(۵) مخدوم صاحب نے اسي سال کي عمر مین سن ۱۱۷۱ھ (۱۷۵۷-۵۸) مین وفات پائي ۰(۶)

---

(۱) تذکرہ مشاھیر سندہ ، ج ـ ۳، ص ـ ۱۶۳ ۰
(۲) ایضاً
(۳) نزھت الخواطر ، ج ـ ۶ ، ص ـ ۱۱۷ ۰
(۴) تذکرہ مشاھیر سندہ ، ج ـ ۳، ص ـ ۹۷ ۰
(۵) ایضاً
(۶) ایضاً، نزھت الخواطر ، ج ـ ۶ ، ص ـ ۱۱۷ ۰

شیخ عنایت الله سندھی ، (م ۱۱۳۰ھ)

شیخ عنایت الله بن فضل الله بن شهاب الدین صوفی سندھی ، بهت بڑے بزرگ اور فاضل تھے۔ اصل میں نصرپور کے تھے بعد ازان ہندوستان تشریف لے گئے اور " دکن " میں شیخ عبدالملک سے طریقت میں فیض حاصل کیا ۔ پھر دہلی جاکر شیخ غلام محمد دہلوی سے علم کی تحصیل کی اس کے بعد آپ ٹھٹھہ واپس آکر میران پور میں قیام کیا اور وہیں سن ۱۱۳۰ھ میں وفات پائی ۔ (۱)

میر جان الله (جان شاہ رضوی)

میر جان الله شاہ رضوی شاہ عنایت الله صوفی کا بڑا معتقد اور مرید تھا ، اپنے مرشد کی شہادت کے بعد روھڑی (ضلع سکھر) میں آکر قیام کیا ۔ بهت بڑا شاعر تھا اور " میر " تخلص کرتا تھا ۔

آپ کی روھڑی میں ھی وفات ھوئی فارسی زبان میں آپ کا ایک دیوان " دیوان میر " بهت مشهور ھے ۔ (۲)

فقیر عنایت الله رضوی :

فقیر عنایت الله اصل میں روھڑی کے رضوی سادات سے تھا بهت بڑا فاضل اور بلند پایہ شاعر تھا ۔ شاہ عبداللطیف بھٹائی کا ھمعصر اور میان پیر محمد (چونڈھے) کا بیٹا تھا ۔

(۱) نزھۃ الخواطر ، ج ۔ ۶ ، ص ۔ ۱۱۷ ۔
(۲) جنت السندھ ، ص ۔ ۵۷۶ ۔

شعر مين اپنا نام عنايت الله ديا هے. ان کا کلام عبدالله خان ولد حيات خان قندهاري نے سن ١٨٩٢ء مين شايع کرايا ۰(١)

مخدوم عبدالرؤف (م - ١١٦٦هـ)

مخدوم عبدالرؤف بن مخدوم عمر بهٹي هالائي، عهد کلهوڑا مين بهت بڑے صاحب علم و فضل بزرگ تهے ۰ هر وقت عبادت و رياضت مين مصروف رهتے ۰(٢)

آپ کا شجره نسب اس طرح هے: " مخدوم عبدالرؤف بن مخدوم عمر بن مخدوم عبدالحميد اول بن مخدوم فتح الله اول بن مخدوم احمد بن مخدوم اسحاقه ۰" (٣)

مخدوم محمد اسحاقه کو علم و فضل مين درجه کمال حاصل تها ۰ قوم کے " سقه " تهے اور شيخ بهاء الدين زکريا ملتاني کے مريد تهے ۰(٤)

مير علي شير قانع ٹهٹهوي نے مخدوم عبدالرؤف کے متعلقه لکها هے کہ :" آغاز شعور سے وفات تک پسنديده اخلاقه سے مزين رهے ۰ پورا وقت عبادت و رياضت مين بسر کرتا ۰ ان کي کرامات شمار نهين هو سکتين ۰ ميان نور محمد کلهوڑا ان کے بهت فرمانبردار تهے ۰ ان کے هر حکم کي تعميل کرنے کے لئے دل و جان سے کمربسته رهتا تها ۰"(٥)

---

(١) جنت السنده ، ص - ٥٧٥ ۰
(٢) تذکره مشاهير سنده ، ج - ٢ ، ص - ٢٣٢ ۰
(٣) مولانا غلام رسول مهر " تاريخ سنده " عهد کلهوڑا ، ج - ١ ، ص - ٩٨٧ ۰
(٤) ايضاً
(٥) ايضاً ، تحفت الکرام ، ص - ٣٤٩ ۰

مخدوم صاحب نے سن ١١٦٦ھ (٥٢ - ١٧٥٢ع) میں وفات پائي (١)
شیخ ابراهیم قاضي زاده هالا کنڈي نے ان کي تاریخ وفات "کان ولیاً رؤف الخلقه" سے نکالي هے ۰(٢)

١١٦٦ھ

١٨- شیخ محمد صادق سندهي :

شیخ محمد صادق سندهي ، بهت بڑے عالم و فاضل تهے ۰ اور علوم معقول و منقول میں لاثاني تهے ۰

آپ مخدوم عنایت الله واعظ ٹتوي کے فرزند اور شیخ محمد معین ٹتوي (١١٦١ھ) کے تلمیذ رشید تهے۔ ٹهٹهه میں تولد هوئے اور وهیں پر تربیت پائي ۰(٣)

آپ نے فقه و اصول اور عربي علوم ، شیخ محمد معین ٹتوي سے پڑهے ۰(٤)

اس کے بعد حج کے لئے روانه هوئے اور " سورت " شهر میں جب پهنچے تو وهاں پر علوم حکیمه ، شیخ عبدالولي بن سعدالله السلوني سے حاصل کئے ۰ پهر سنده واپس آکر مسند تدریس و افاده کو رونق بخشي۔ بهت سے لوگوں نے آپ سے فیض حاصل کیا ۰(٥)

---

(١) مولانا غلام رسول مهر " تاریخ سنده " عهد کلهوڑا ، ج - ٢ ، ص - ٩٨٨ ۰
(تذکره مشاهیر سنده ، ج -٢، ص - ٢٣٢ ۰
(٢) تاریخ سنده ، (عهد کلهوڑا)ج -٢، ص - ٩٨٨ ، تذکره مشاهیر سنده ، ج - ٢ ، ص٢٣٢
تحفت الکرام ، ص - ٣٤٩ ۰
(٣) نزهت الخواطر ، ج - ٦، ص - ٢٢٠ ، بعض روایات کے مطابق آپ آنکهوں سے نابینا تهے ۰(تذکره مشاهیر سنده ، ج - ٣، ص - ٨٥)
(٤) نزهت الخواطر ، ج -٦، ص - ٢٢٠ ، تذکره مشاهیر سنده ، ج -٢، ص -٨٥، فقهائے هند ، ج -٥ ، حصه ٢ ، ص - ١٩٠ ۰تحفت الکرام ، ص - ٥٦٥ ۰
(٥) نزهت الخواطر ، ج -٦، ص - ٢٢٠ ، تحفت الکرام ، ٥٦٥ ۰

میر علي شیر قانع ٹھٹھوي کے استاد شیخ نعمت اللہ اکثر علوم عقلیہ مین آپ (شیخ محمد صادقؒ) کے شاگرد تھے۔(۱)

عہد کلھوڑا مین جب شیخ شکر اللہ کو ٹھٹھہ کا ناظم اور میرک محمد احسن کو " شیخ الاسلام " مقرر کیا گیا تھا تو یہ دونون ان کے احترام و اعزاز کا خاص طور پر خیال رکھتے تھے آپ کبھي کبھي شعر بھي کہتے تھے۔(۲)

۱۹۔ میر نجم الدین عزلت ، (م۔ ۱۱۶۰ ھ)

میر نجم الدین عزلت بن محمد رفیع رضوي بکھري ، میر محمد یوسف بکھري کي اولاد مین تھے ۔ جامع کمالات اور صاحب علم و فضل تھے ۔ شیخ محمد معین ٹھٹوي کے بھانجے اور ان کے ارشد تلامذہ مین تھے۔(۳)

اپنے استاد ھي کي زندگي مین درس و فتویٰ کے منصب پر فائز ہوئے ، بہت سے علماء و مشائخ نے ان سے کسب فیض کیا ۔(۴)

میر نجم الدین نے متعدد تصانیف چھوڑین جن مین سے ایک " رسالہ "غریبہ " ھے جو مختلف علوم پر حاوي ھے اور جس کو آپ نے ایک دن مین تصنیف کیا ۔(۵) یہ رسالہ منطقہ کي مشہور کتاب " یک روزي منطقہ " کے طرز پر ھے ۔(۶)

---

(۱) تذکرہ مشاھیر سندھ ، ج ۔ ۲ ، ص ۔ ۸۶ ۔
(۲) ایضاً ، " تاریخ سندھ " ، ج ۔ ۲ ، ص ۔ ۵۶۳ ۔
(۳) نزھتہ الخواطر ، ج ۔ ٦ ، ص ۔ ۳۸۰ ، تذکرہ مشاھیر سندھ ، ج ۔ ۲ ، ص ۔ ۲۲۵ ، رحمان علي " تذکرہ علمائے ھند " مطبع منشي نولکشور لکھنؤ ، ۱۹۱۴ع ، ص ۔ ۲۳۵ ، مقالات الشعراء ، ص ۔ ۴۲۷ ۔
(۴) نزھتہ الخواطر ، ج ۔ ٦ ، ص ۔ ۳۸۰ ۔
(۵) ایضاً ، مقالات الشعراء ، ص ۔ ۴۳۸ ۔
(٦) ایضاً ، تذکرہ مشاھیر سندھ ، ج ۔ ۲ ، ص ۔ ۲۲٦ ، "تاریخ سندھ" ، ج ۔ ۲ ، ص ۔ ۵۶۳

ان کي دوسري تصنيف " طوطي نامہ " فارسي مين هے جو بهت مشهور هے۰(١) آپ شاعري مين " عزلت " تخلص کرتے تهے۰(٢) سن ١١٦٠هـ (٢٨ـ١٧٤٧ء) مين آپ نے وفات پائي ۰(٣)

٢٠ـ شيخ نعمت الله سندهي (مـ ـ ١١٧٩هـ)

شيخ نعمت الله بن ميان عبدالجميل ٹهٹهوي بهت بڑے صاحب کمال بزرگ تهے ، آپ مخدوم ضياء الدين سندهي ٹهٹوي کے نواسے تهے ۰(۴)

شيخ نعمت الله سندهي کي ولادت سنده (ٹهٹهہ) مين هوئي اور وهين پر تربيت پائي ۰(٥) علوم عربيہ ، نحو ، فقہ اور اصول کي تعليم آپ نے مخدوم ضياء الدين سندهي (مـ ١١٧٠هـ) ، اپنے نانا سے حاصل کي اور علوم حکيمہ مين شيخ محمد صادق سندهي سے استفادہ کيا ۰(٦)

صرف ٢۴ برس کي عمر مين جامع کمالات علميہ هوچکے تهے اپنے والد کي طرح چودہ علوم مين کامل تهے ۰(٧)

---

(١) تذکرہ مشاهير سندہ ، ج ـ ٢ ، ص ـ ٢٢٦ ، اعجازالحق قدوسي " تاريخ سندہ " ج ـ ٢ ، ص ـ ٥٦۴ ، رحمان علي " تذکرہ علمائے هند " ، ص ـ ٢٣٥ ۰

(٢) تذکرہ مشاهير سندہ ، ج ـ ٢ ، ص ـ ٢٢٦ ، تاريخ سندہ "ج ـ٢، ص ـ ٥٦۴ ۰

(٣) نزهتہ الخواطر ، ج ـ ٦ ، ص ـ ٣٨٠ ، تذکرہ مقالات الشعراء ، ص ـ ۴٣٩ ، تذکرہ مشاهير سندہ ، ج ـ ٢ ، ص ـ ٢٢٧ ، تحفتہ الکرام ، ص ـ ٥١٠ ۰

(۴) اعجاز الحق قدوسي " تاريخ سندہ "ج ـ ٢ ، ص ـ ٥٦٥ ۰

(٥) نزهتہ الخواطر ، ج ـ ٦ ، ص ـ ٣٨٧ ۰

(٦) ايضاً ، تحفتہ الکرام ، ٥٥٥ ، فقهائے هند ، ج ـ ٥ ، حصہ دوئم ، ص ـ ٣٠٢

(٧) اعجازالحق قدوسي " تاريخ سندہ "ج ـ ٢ ، ص ـ ٥٦٥ ، (مطبوعہ مرکزي اردو بورڈ ، لاهور ، سن ١٩٨٠ ء)

درس و تدريس سے شغف رکھتے تھے ، ان کا ایک مدرسہ بھی تھا ۰ میر علي شیر قانع ٹھٹھوي بھي آپ کے تلامذہ میں تھے (١)

میر قانع موصوف نے ، آپ سے "میزان الصرف" سے شرح مُلا تک تمام کتابیں ، ان سے پڑھیں تھیں کبھي کبھي شعر بھي کہتے تھے ۰ (٢)

آپ حج و زیارت کے لئے حرمین شریفین شریف لے گئے "بندر کلکتہ" میں ١٨ ۔ ذي القعدہ سن ١١٧٩ ھ (١٧٦٦ ع) میں ان کي رحلت ھوئي ۰ (٣)

میر علي شیر قانع نے تاریخ وفات میں یہ مصرع کہي :

" وارث الانبیاء شد از دنیا ۰ " (۴)

١١٧٩ ھ

٢١ ۔ شاہ عبداللطیف بھٹائي ، (م ۔ ١١٦٥ ھ)

شاہ عبداللطیف بھٹائي رح سندہ کے مشہور صوفي بزرگ اور بلند پایہ شاعر تھے ۰ آپ سید عبدالکریم بلڑي والے کي اولاد میں تھے ، جو پہلے مٹیاري (ضلع حیدرآباد) میں رھتے تھے اور بعد میں بلڑي میں مقیم ھوگئے تھے ۰ ان کے پڑپوتے " سید حبیب " بلڑي کي سکونت ترک کرکے اپنے اصل وطن مٹیاري آگئے تھے ۰ یہي شاہ حبیب ، شاہ عبداللطیف بھٹائي کے والد ھیں ۰

---

(١) فقہائے ھند ، ج ۔ ۵ ، حصہ ٢ ، ص ۔ ٣٠٢ ۰
(٢) اعجاز الحق قدوسي " تاریخ سندہ " ج ۔ ٢ ، ص ۔ ۵٦۵ ۰
(٣) نزھتہ الخواطر ، ج ۔ ٦ ، ص ۔ ٣٨٧ ، تحفتہ الکرام ، ص ۔ ۵۵٦ ، فقہائے ھند ج ۔ ۵ ، حصہ ٢ ، ص ۔ ٣٠٢ ۰
(۴) تحفتہ الکرام ، ص ۔ ۵۵٦ ۰

شاہ صاحب رح کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے : " شاہ عبداللطیف بن سید حبیب بن سید عبدالقدوس بن سید جمال بن سید عبدالکریم بلڑی ۰ "

شاہ صاحب نے سن ۱۱۰۱ھ (۹۰ ـ ۱۶۸۹ء) مین ھالا حویلي مین متولد ہوئے ، جھان ان کے والد سید حبیب اس وقت مقیم تھے۔کچھ عرصہ آپ نے اپنے والد کے ساتھہ " کوٹڑي " مین بھي گذاري ، بعد ازان آپ نے اس مقام پر آکر سکونت اختیار کرلي ، جسے آجکل بھٹ شاہ کھا جاتا ہے ۰(۱)

اس مقام پر بیٹھہ کر آپ نے علم و عرفان اور رشد و ھدایت کي شمع روشن کي جس کي روشني سندہ سے نکل کر دور دور تک پھنچي ۰ اور یہ سلسلہ تقریباً ۴۰ سال تک جاري رھا ۰ آپ نے اپني عارفانہ شاعري کے ذریعے لوگون کي اصلاح کي ۰

شاہ صاحب کا مجموعہ کلام " شاہ جو رسالو " (شاہ صاحب کا رسالہ) کے نام سے مشھور ہے اور صوفیانہ شاعري سے لبریز ہے ۰

شاہ صاحب نے ۶۳ برس کي عمر مین ۱۴۔صفر سن ۱۱۶۵ھ (۱۷۵۲ء) مین وفات پائي اور بھٹ شاہ مین دفن ہوئے ۰(۲) تاریخ وفات ان دو مصرع سے نکلتي ہے ۰

(۱) گردیدہ محو عشقہ و جود لطیف سید

۱۱۶۵ھ

(۲) شد محو در مراقبہ جسد لطیف پاک ۰ (۳)

۱۱۶۵ھ

سن ۱۱۶۷ھ (۱۷۵۴ء) مین میان غلام شاہ کلھوڑا نے آپ کا مقبرہ تعمیر کرایا ۰(۴)

---

(۱) اعجاز الحق قدوسي ، " تاریخ سندہ " ، ج ـ ۲، ص ـ ۵۸۳ ۰
(۲) تذکرہ مشاھیر سندہ ، ج ـ ۳، ص ـ ۲۰۲، جنت السندہ ، ص ـ ۵۶۸، مقالات الشعراء ص ۴۲۹
(۳) مقالات الشعراء ، ص ـ ۴۲۹ ۰
(۴) جنت السندہ ، ص ـ ۵۶۸ ۰

٢٢- مير علي شير قانع ٹھٹھوي - (م - ١٢٠٣ھ)

مير علي شير قانع ٹھٹھوي ولد مير عزت الله ٹھٹوي، شكر الهي سادات سے تھا۔" سن ١١٢٠ھ (٢٨-١٧٢٧ع) مين اس كي ولادت هوئي۔ اس وقت سنده پر ميان نور محمد كلهوڙا كي حكومت تھي(١) تاريخ ولادت " خلقه انساناً من السلالة " سے نكلتي هے۔"(٢)
١١٢٠ھ

ابتدائي تعليم كے بعد، علامه معين الدين، مخدوم رحمت الله ٹھٹوي سے علم حاصل كيا۔ اپني قابليت اور هوشياري كي وجه سے كلهوڙا حكمرانون ميان نور محمد، ميان مراد ياب اور اس كے بعد ميان غلام شاه كلهوڙا كا علمي مصاحب تھا۔(٣)

شعر و شاعري سے بالكل ابتدا سے هي شوقه تھا، باره سال كي عمر مين اس نے شعر كهنا شروع كيا۔ اس عمر مين اس نے آٹھ هزار اشعار كا ديوان مرتب كيا تھا۔

سن ١١٥٥ھ (٤٣-١٧٤٢ع) مين اس نے اپنا تخلص "قانع" ركھا جو آخر عمر تك قائم رها۔(٤)

مير علي شير قانع بهت بڑے مصنف بھي تھے كئي كتابين تصنيف كين۔

مير صاحب نے سن ١٢٠٣ھ (١٧٨٨ع) مين وفات پائي۔(٥) اس وقت اس كي عمر ٨٤ سال تھي۔

---

(١) اعجاز الحقه قدوسي "تاريخ سنده"، ج-٢، ص-٥٦٦۔
(٢) ايضاً، مقالات الشعراء، صفحه چهارم (مقدمه)، تحفت الكرام، ص-٥٢٢۔
(٣) جنت السنده، ص-٥٧٣۔
(٤) اعجاز الحقه قدوسي " تاريخ سنده، ج-٢، ص-٥٦٨، مقالات الشعراء صفحه پنجم، (مقدمه)
(٥) تحفت الكرام، ص-٤١، مقدمه، تذكره مقالات شعراء ص-شش (مقدمه) مطبوعه سندهي ادبي بورڈ كراچي، ١٩٥٧ع) اعجاز الحقه قدوسي "تاريخ سنده"ج-٢، ص٥٧٤

۱۲۔ مخدوم ابوالحسن ڈاهري، (م۔ ۱۱۸۱ھ)

مخدوم ابوالحسن ڈاهري، بارهوين صدي هجري مين سنده كے بهت بڑے عالم، متكلم، محدث و فقيه، عارف و صوفي اور بزرگ تهے۔(۱)

آپ اصل مين ضلع نوابشاه كے ايک گاؤن كے رهنے والے تهے آپ نے مخدوم ابوبكر هالائي سے تعليم حاصل كي۔(۲) يه بهي معلوم هوتا هے كه سنده سے آپ كاٹهياواڑ، گجرات كے سير كے دوران احمدآباد مين علامه نورالدين محمود (م۔ ۱۱۵۵ھ) سے بهي كچهه عرصه تعليم حاصل كي اور اسي طرح سے مرزا خليل بدخشاني گجراتي كے هان بهي تحصيل علم كے لئے حاضر هوئے۔(۳)

مخدوم ڈاهري اپني كتاب " ينابيع الحيوٰة " مين اپنے استاد مرزا احمد خليل بدخشاني كي كتاب " مجمع اهل الحياه بذكر اهل الحاث اور " عدة الخليل من مذاهب الجليل " كے علاوه دوسري كتابون كے بهي حوالے ديئے هين۔

اس طرح علامه نورالدين محمد احمد آبادي كي كتاب "وسيلة التائبين"، "عين الحياه" وغيره كے حوالے پيش كئے هين۔(۴)

---

(۱) تذكره مشاهير سنده، ج۔۱، ص۔ ۱۲۰

(۲) ايضاً

(۳) ايضاً

(۴) تذكره مشاهير سنده، ج۔۱، ص۔ ۱۲۱، علامه نورالدين محمد، احمد آبادي كي تصنيفات كي تعداد (۱۷۰) كے قريب هے۔ آپ نے سن ۱۱۴۲ھ مين حرمين شريفين تشريف لے گئے تهے اور حج و زيارت سے مشرف هوئے سن ۱۱۵۵ھ (۱۷۴۲ء) مين آپ كي وفات هوئي۔

(تذكره مشاهير سنده، ج۔۱، ص۔ ۱۲۱، حاشيه)

گجرات سے واپسي کے بعد ، سندھ مین لوگون کے عقائد کو درست کرنے ، بدعات کو ختم کرنے اور خلقہ کو نماز سکھانے ، ظاهري اور باطني نعمونے سے فیض پهنچانے مین مشغول هوگئے۔(١) مخدوم صاحب کئي کتابون کے مصنف بھي هین ، جن مین سے :

١- مفتاح المصلي

٢- کجکول نامہ

٣- ینابیع الحیٰوۃ الابدیۃ في طریقۃ الطلاب النقشبدیۃ

بهت هی مشهور کتابین هین۔ آخر الذکر کتاب (ینابیع الحیاۃ الابدیۃ) کے مطالعہ سے مخدوم ابوالحسن کے جلالت علمي اور بزرگي کا بخوبي اندازہ لگایا جا سکتا هے۔(٢)

مخدوم صاحب نے ١٢ ربیع الاول سن ١١٨١ھ(١٧٦٧ء) مین وفات پائي آپ کا مزار " دڑو " ضلع نواب شاہ) کے قریب هے۔

٢٤- شیخ کمال الدین سندھي ، (م ـ ١١٣٢ھ)

شیخ کمال الدین بن عنایت اللہ بکھري سندھي عالم وفقیہ اور مشهور فاضل تھے ۔ ان کے زمانہ مین کوئي عالم ، فضائل و کمالات مین ان کا هم سر نہ تھا ۔(٣)

کئي کتابون کے مصنف بھي تھے ، جن مین " دیوان حافظ" کي ایک مفصل شرح اور " اصطلاحات رضویہ " شامل هین۔(٤)

---

(١) تذکرہ مشاهیر سندھ ، ج ـ ١ ، ص ـ ١٢٣ ۔

(٢) پروفیسر ڈاکٹر ابوالفتح محمد صغیرالدین صاحب نے اس کتاب کو ایڈٹ کیا هے جس پر جامعہ سندھ نے آپ کو پي ـ ایچ ـ ڈي کي ڈگري دي تھي مخدوم ڈاهري کے متعلقہ تفصیل اسي مقالے سے ماخوذ هے۔

(٣) نزهۃ الخواطر ، ج ـ ٦ ، ص ـ ٢٤٢ ، فقهائے هند ، ج ـ ٥ ، حصہ اول ، ص ـ ٣٤٣ ۔

(٤) ایضاً

سن ١١٣٢ھ(٢٠-١٧١٩ء) مين آپ اس دار فاني سے رحلت کر گئے۔(١)

٢٥- مخدوم عبدالرحمان کھوڑوي - (م - ١١٢٥ھ)

مخدوم عبدالرحمان شهيد کھوڑوي بهت بڑے عالم، عامل عارف کامل صاحب طريقت و شريعت تھے آپ کے والد مخدوم محمد بن مخدوم محمد عاقل بھي عالم فاضل ظاهري خواه باطني علوم کے جامع تھے اور قادري طريقے کے پير اور صاحب کرامت تھے۔ سن ١١٢٢ھ مين ان کي وفات هوئي۔(٢)

مخدوم عبدالرحمٰن بھي اپنے والد کي طرح کامل بزرگ تھے ضلع خيرپور (ميرس) مين کمبۃ سے قريب کھوڑا (کھھڑا) مين رهتے تھے، جو ان کے آباء و احداد نے آباد کيا تھا، چونکہ يہ بزرگ کھوڑا قوم کے تھے اس لئے اسي نسبت سے اس گاؤن کو کھھڑا (کھوڑا) کها جاتا هے۔ کھوڑا بھي اصل مين عباسي هين۔(٣)

مخدوم عبدالرحمٰن نے سن ١١٢٥ھ مين شهادت پائي۔(٤) آپ کے دو صاحبزادے مخدوم محمدي اور مخدوم احمد بڑے صاحب فضل و کمال بزرگ تھے۔

٢٦- مخدوم محمدي کھوڑوي (م - ١١٧١ھ)

مخدوم محمدي، مخدوم عبدالرحمان کھوڑوي کے بڑے فرزند تھے، بهت بڑے عالم اور قادري سلسلہ کے شيخ تھے۔ اپنے والد کے

---

(١) نزهۃ الخواطر ج-٦، ص - ٢٤٢، فقهائے هند، ج-٥، ص- ٢٤٣، تحفۃ الکرام، ص٥٠٨ مقالات الشعراء، ص - ٦٩١۔

(٢) تذکره مشاهير سنده، ج - ٢، ص - ١٥٥

(٣) مولانا غلام رسول مهر "تاريخ سنده" عهد کلهوڑا، ج-١، ص - ٥٨۔

(٤) تذکره مشاهير سنده، ج - ٢، ص - ١٦٢۔

علاوہ سید محمد موسیٰ شاہ گھوٹکی والے سے فیض حاصل کیا ۔(١)

شرعی علوم کے علاوہ مخدوم محمدی عربی ادب اور فارسی انشاء میں بھی کامل تھے ۔ آپ کے انشاء پردازی میں عربی خطوط کے کچھ نمونے " تاریخ آئینہ جہان نما " میں موجود ہیں ۔(٢)

آپ مخدوم محمد اسماعیل (پریالوء) کے ہمعصر تھے ، اور آپ کی بہت تکریم کرتے تھے ۔ شاہ عبداللطیف بھٹائی بھی آپ سے عقیدت رکھتے تھے ۔(٣)

مخدوم محمدی کے وقت سندھ کا حکمران میاں غلام شاہ کلھوڑا تھا ، اس نے مخدوم صاحب کو جاگیر عطا کی ۔ مخدوم صاحب نے سن ١١٧١ھ (١٧٥٧ء) میں رحلت کی ۔" کان حامیًا لشرع بعننہ " کے فقرہ سے وفات سال نکلتا ہے ۔(٤)

آپ کے بھائی مخدوم احمدی بھی بہت بڑے عالم اور صاحب کشف و کرامات تھے ۔ مخدوم محمدی کی وفات کے بعد مسند نشین ہوئے ۔ مخدوم احمدی نے سن ١٢٠١ھ (١٧٨٧ء) میں کھوڑا میں وفات پائی ۔(٥)

٢٧۔ مخدوم ابوالحسن ٹھٹوی ، (م ۔ ١١٦٥ھ)

مخدوم ابوالحسن سندھی ٹھٹوی ، بارھویں صدی ہجری کے اوائل میں ، سندھ کے بہت بڑے عالم و فقیہہ اور کامل و عارف تھے (٦)

مخدوم صاحب سندھی زبان کے بلند پایہ شاعر تھے یہ پہلے سندھی بزرگ ہیں جنھوں نے اسلام کے عقائد اور نماز ، روزہ کو سندھی

---

(١) تذکرہ مشاہیر سندھ ، ج ۔ ٢ ، ص ۔ ١٦٤ ۔
(٢) ایضاً
(٣) ایضاً
(٤) ایضاً
(٥) ایضاً
(٦) ایضاً

زبان مين نظم كيا ۰ اس كے بعد دوسرے بزرگون نے اس كي تتبع اور نمونے پر مذهبي كتب لكهنے شروع كئے۰(۱)

سندهي صورتخطي كي بنياد بهي آپ هي نے ركهي(۲) جس كے بعد اهل سنده كو اپني مادري زبان مين لكهنا پڑهنا آسان هوگيا ۰ آپ نے نو مسلم سندهيون كے لئے ان كي مادري زبان مين سب سے پهلے ايک كتاب لكهي ، جو "ابوالحسن جي سندهي " (ابوالحسن كي سندهي) كے نام سے مشهور هے۰(۳)

مخدوم ابوالحسن سندهي ٹهٹوي كي وفات ايک اندازه كے مطابق بقول مولانا دين محمد وفائي مرحوم سن ۱۱٦۵ هـ مين هوئي ۰(۴) ميان عبدالله وعظ مورپو ، آپ كے بهانجے تهے۰(۵)

۱۸- مخدوم عبدالله وعظ (م - ۱۱٦۷هـ)

مخدوم عبدالله ولد ميان محمد حفيظ(٦) ، بهت بڑے صالح اور متقي ، صاحب علم و عمل بزرگ تهے ۰ آپ مخدوم ابوالحسن سندهي

---

(۱) تذكره مشاهير سنده ، ج - ۱ ، ص - ۱۲۵ ۰

(۲) سندهي صورتخطي ، مخدوم ابوالحسن نے عربي صورتخطي كے نمونے پر بنائي اور تهوڑي سي رد و بدل كركے الف ، باء تيار كي جس كي بنياد پر آج كي سندهي الف - باء (Alphabate) بني هے۰ (سنده جي ادبي تاريخ ص - ٦۰ ، تذكره مشاهير سنده ، ج - ۱ ، ص - ۱۲۵)

(۳) محمد صديق ميمڻ " سنده كي ادبي تاريخ " ، ص - ٦۰ ، تذكره مشاهير سنده ص ۱۲۵

(۴) تذكره مشاهير سنده ، ج - ۱ ، ص - ۱۲٦

(۵) ايضاً

(٦) مولائي شيدائي نے آپ كے والد كا نام عبدالقادر لكها هے ، اور تحفة الكرام كے حوالے سے لكها هے كه محمد حفيظ آپ كے بڑے بهائي تهے ۰

(مولائي شيدائي " تاريخ تمدن سنده ، ص - ۵۷۳ ، مطبوعه سنده يونيورسٹي ، جامشورو ، سن ۱۹۵۹ ع) -

شتوي رح کے بھانجے تھے اور " میان موریو " کے نام سے مشہور تھے(١)

آپ وعظ و تذکیر کے ذریعے لوگون کو فیض پہنچاتے تھے آپ کا وعظ پُر تاثیر ہوتا تھا بے شمار لوگون نے آپ سے استفادہ کیا

میان صاحب بڑی عمر کو پہنچ کر سن ١١٦٧ھ (١٧٥٣ء) مین اس دارفانی سے کوچ کر گئے۰(٢) وعظ و نصیحت کے علاوہ میان عبداللہ موریو ، صاحب تصنیف و تالیف بھی تھے کئی کتابین لکھین ، جن مین سے مندرجہ ذیل کتب بہت مشہور ہین ۰

١- کنزالعبرت (٣)

٢- بدر المنیر

(١) تذکرہ مشاہیر سندھ ، ج ـ ٢، ص ـ ٢٢٧ ، تاریخ تصوف سندھ ، ص ـ ٥٧٣ ۰

(٢) تذکرہ مشاہیر سندھ ، ج ـ ٢، ص ـ ٢٢٧ ، مقالات الشعراء ، ص ـ ٣٩٦ ۰

(٣) مولانا دین محمد وفائي مرحوم نے لکھا ہے کہ اس کتاب کے مصنف مخدوم عبداللہ وعظ " میان موریو " نہ تھے بلکہ اس کتاب کا مصنف ریاست کچھ (بھج) کا باشندہ تھا ، جو " نعرئي " کے شہر مین مدفون ہے اور اس کي اولاد اور ہزارون مرید ہین ۰ یہ میان موریے عبداللہ وعظ کے بعد کا بزرگ ہے کیونکہ " کنزالعبرت " سال ١١٧٥ھ مین لکھہ کر مکمل کیا ، جیسا کہ اس مین خود لکھا ہے :

تحقیقہ جڈھن تمام ٿیو نسخو سنڌي واء ،

تڏھن ڪنزالعبرت سنڌيءَ ۾ رکيم تنھنجو نانءُ ،

ٿیا ھوا اشارہ سوءِ ۾ پنجھتر ورھن گذریا ،

ھنا ھجرت حضرت رسول جي نورالانبیاء ۰

یعني ـ جب اس کتاب کا نسخہ تیار ہوا تو اس کا مین نے کنزالعبرت نام رکھا ۰ اس وقت حضرت محمد ﷺ کي ہجرت کو گیارہ سؤ پنجھتر سال ہوئے تھے ۰

مگر ہم دیکھتے ہین کہ میان موریے عبداللہ وعظ کي وفات سن ١١٦٧ھ مین ہوئي تھي ، جیسا کہ میر علي شیر نے مقالات الشعراء مین لکھا ہے :

" معمر شدہ و عنقریب سال شصت و ہفت انتقال نمود "

١١٦٧ ھ

(مقالات الشعراء ، ص ـ ٣٩٦ ، تذکرہ مشاہیر سندھ ، ج ـ ٢، ص ـ ٢٢٨)

٣۔ غزوات

٤۔ نورالابصار

٥۔ صفت بہشت

٦۔ قمر المنیر

٧۔ سنگ نامہ

٨۔ تفسیر یوسف

٩۔ شجاعت سید الانام

١٠۔ قصہ سیدنا امیر عمر رض کا اسلام لانا ۔

١١۔ خلفاء الراشدین

١٢۔ شہادت حضرت حسن ۔

ان کتابون پر تفصیلی تبصرہ بعد مین ہوگا ۔

١٩۔ شیخ نور محمد سندھی ، (م ۔ ١١٧٦ھ)

شیخ نور محمد سندھی ٹھٹھوی بہت بڑے وعظ اور خطیب تھے۔(١) آپ نے شیخ عبداللہ وعظ (میان موریے) سے تعلیم حاصل کی آپ نے ١٢ سال تک " مسجد ملوک شاہ " مین وعظ و تذکیر کی اور آپ کا وعظ بڑا موثر ہوتا تھا ۔ (٢) آپ نے سن ١١٧٦ھ (١٧٦٢ء) مین انتقال کیا ۔(٣)

٢٠۔ مخدوم عبدالرحیم گرھوڑی (م ۔ ١١٩٢ھ)

مخدوم عبدالرحیم گرھوڑی سندھ کے بہت بڑے عالم اور کامل

(١) نزہتہ الخواطر ، ج ۔ ٦ ، ص ۔ ٢٩٥ ۔
(٢) ایضاً ، تحفتہ الکرام ، ص ۔ ٥٧٦ ۔
(٣) ایضاً ، ایضاً

بزرگ تھے آپ صاحب جذب و جلالیت تھے۰(١)

آپ منگریہ قوم سے تھے اور ضلع تھر پارکر کے گاؤن" گروھڑ" کے باشندہ تھے۰(٢)

شروع میں گرھوڑي صاحب ظاھري علوم سے شغل اور تعلقہ کي بنا پر طریقت اور تصوف کے قائل نہ تھے ۰ مگر بعد میں خواجہ محمد زمان لنواري شریف سے متاثر ھوئے اور ظاھري علوم کے مناظرون اور مباحثون کو چھوڑ کر ، خواجہ صاحب کي خدمت میں حاضر ھوئے اور بیعت کر کے مرید ھوئے ۰ آپ ان کي صحبت میں روحاني منازل طئے کرتے ھوئے بالآخر خواجہ موصوف کے خلفاء میں شمار ھوئے ۰(٣)

خواجہ محمد زمان کي وفات کے بعد ، اپنے وطن گروھڑ واپس آکر یاد خدا میں مشغول ھوئے ۰

مخدوم گروھڑي ، نقشبندي طریقے کے پیرو تھے اور تقلید کو غیر ضروري سمجھتے تھے ۰ بت پرستي کے سخت خلاف تھے گروھڑ سے تقریباً تیس میل کے فاصلہ پر ھندؤن کا ایک بھت بڑا بت خانہ تھا ۰ آپ نے اس بت خانہ کو تباہ کرنے کے لئے جھاد کا اعلان کیا اور سینکڑون آدمیون کو جمع کر کے بت خانہ پر حملہ کردیا ھندؤن نے بھت لالچ دیني چاھي مگر آپ نے قبول نہ کیا اور بالآخر جنگ چھڑ گئي ۰ ھندؤون کو شکست ھوئي مگر اس جنگ میں مخدوم عبدالرحیم خود بھي زخمي ھوگئے اور بالآخر شھادت پائي ۰(٤) یہ واقعہ سن ١١٩٢ھ (١٧٧٨ع) میں ھوا ۰

مخدوم صاحب کي لاش (نعش) گرھوڑ لاکر دفنائي گئي ۰ میر احمد خان شھواني نے آپ کا مقبرہ تعمیر کرایا ۰ مقبرہ کو پنجرہ پر

---

(١) تذکرہ مشاھیر سندھ، ج ـ ٣، ص ـ ١٤٠ ۰
(٢) ایضاً
(٣) ایضاً
(٤) ایضاً

تاريخ " رضي الله عنهم ابدا " يعني ١٢١٩ھ كنده هے۰(١)

آپ مصنف بهي تهے آپ كي تصنيفات مين سے ١ - فتح الفضل (ملفوظات خواجه محمد زمان) ٢- مكتوبات ٣- رساله مناقب اور ۴. گرهوڙي جي سندهي ، بهت مشهور هين ۰ اس كے علاوه مخدوم گرهوڙي كي اور بهي كتابين هين ۰

٣١- سيد محمد بقا شهيد (م - ١١٩٨ھ)

سيد محمد بقا لكياري ، عارف ، كامل اور فاضل اجل بزرگ تهے ، آپ سيد محمد راشد (روضے دهني) كے والد تهے ۰ پير محمد راشد رح ، راشدي خاندان كے مورث اعلى هين ۰

پير محمد بقا ، مخدوم اسماعيل (پريالوه والے) سے نقشبندي طريقے مين بيعت هوئے اور اس كا سلسله اس طرح حضرت مجدد الف ثاني تك پهنچتا هے ۰

پير سيد محمد بقا لكياري مريد مخدوم اسماعيل كا وه خواجه جمال الله سندهي كا وه حافظ حاجي ايوب سندهي كا وه مريد شيخ سعدي لاهوري كا وه سيد آدم بنوري كا اور وه حضرت امام رباني شيخ احمد سرهندي مجدد الف ثاني كا ۰"(٢)

اس كے علاوه پير صاحب قادري طريقے مين ، سيد عبدالقادر ثاني رح (م - ١١٩٠ھ) بغدادي سے بهي بيعت هوئے جو سنده كي سير كرتے هوئے پير صاحب كے مهمان هوئے تهے۰(٣)

چنانچه پير صاحب نے سنده مين هزارون لوگون كو قادري اور نقشبندي طريقون سے فيض پهنچايا ساري عمر اصلاح خلقه اور ياد خدا

---

(١) تذكره مشاهير سنده ،ج - ٣ ، ص - ١۴٩

(٢) ايضاً، ص - ١٠۴ ،ج - ٢۰

(٣) ايضاً، ص - ١٠٥ ، ١٠۴ ۰

مين گداري ٠

سن ١١٩٨ھ مين مسجد مين تسبيح پڑھتے هوئے، چوروں کے هاتھون شهيد هوگئے ٠ کسي شاعر نے شهادت کا قطعه تاريخ اس طرح لکها هے ٠

خرد سال تاريخ او درد لـه
بگفتار بدرجه شهادت رسيد ٠(١)

آپ کے چار فرزند تهے جن مين پير محمد راشد بڑے بلند مرتبے کو پهنچے ٠ سلسله راشديه ان کي طرف منسوب هے ، يه سلسله اس طرح هے :"

" عاليه قادريه راشديه ٠"(٢)

٣١- شيخ محمد رضاء سندهي (م - ١١٢٠ھ)

شيخ محمد رضاء سندهي ، بهت بڑے عالم و فاضل تهے، اور سنده کے علمائے مشهور ين مين سے تهے٠(٣)

اصل مين ٹهٹه کے تهے ، مگر بعد مين بکهر مين سکونت اختيارکي ٠(٤) سن ١١٢٠ھ (١٧٠٧ء) مين ان کي رحلت هوئي ٠ " محمد رضا داده جان در جنان شد " سے ان کي تاريخ وفات نکلتي هے ٠(٥)
١١٢٠ھ

---

(١) تذکره مشاهير سنده، ج-٢، ص-١٠٦٠
(٢) راقم الحروف (عبدالستار انصاري) اس سلسلے مين مولانا احمد علي صاحب لاهوري سے بيعت هے مولانا لاهوري خليفه مجاز تهے حضرت تاج محمد امروٹي کے ، وه حافظ محمد صديقه بهر چونڈي کي ، وه محمد حسن سوئي شريف کے وه حضرت محمد راشد روضے دهني کے مولانا لاهوري مولانا عبيد الله سندهي کے بهتيجے اور داماد بهي تهے ٠
(٣) نزهت الخواطرج - ٦، ص - ٣٠٢٠
(٤) تحفت الکرام، ص- ٣٢٦ ٠
(٥) ايضاً ، نزهت الخواطر، ج - ٦ ، ص- ٣٠٥ ٠

٣٣- مولانا عبدالقدوس سندھي - (١١٤٦ھ)

مولانا عبدالقدوس بن حامد بن حسن بن شرف الدين بن حسين بن منصور بن محمد حسين الحسيني ٺٽوي سندھي اپنے عھد کے بھت بڑے مشھور عالم و فاضل تھے۰(١)

مولانا دين محمد وفائي مرحوم نے لکھا ھے کہ آپ ايسي علمي لياقت کے مالک تھے کہ آپ کو ٺٽه مين شرعي فتوئ دينے کے اختيارات حاصل تھے۰(٢)

سن ١١٤٦ھ(١٧٣٣ء) مين مولانا عبدالقدوس نے رحلت فرمائي "فھم مکرمون في جنات النعيم" سے تاريخ وفات نکلتي ھے۰(٣)
١١٤٦ھ

مگر مولانا دين محمد وفائي مرحوم نے لکھا ھے کہ آپ کي وفات شعبان ١١٤٧ھ مين ھوئي ۰ اور " يرثون الفردوس" کي آيت مبارکہ سے مير علي شير قانع نے تاريخ وفات نکالي ھے۰(٤)

٣٤- شيخ محمد فاضل سندھي :

شيخ محمد فاضل سندھي بھت بڑے عالم و فاضل تھے، آپ دھلي مين شيخ عبدالخالق کے شيخ القراء تھے۰(٥) آپ نے دھلي مين شيخ عبدالخالق دھلوي سے تعليم حاصل کي۰(٦)

---

(١) نزھت الخواطر ج ـ ٦، ص ـ ١٥٩ ، تحفت الکرام، ص ـ ٤٧٧ ۰
(٢) تذکره مشاھير سنده ، ج ـ ٢، ص ـ ٢٧٢ ۰
(٣) نزھت الخواطر، ج ـ ٦، ص ـ ١٥٩ ، تحفت الکرام، ص ـ ٤٧٧ ۰
(٤) تذکره مشاھير سنده ، ج ـ ٦، ص ـ ٢٧٢ ۰
(٥) نزھت الخواطر، ج ـ ٦ ، ص ـ ٢٤٢ ۰
(٦) ايضاً

آپ، حضرت شاه ولي الله محدث دهلوي کے استاد تھے، اور بهت سے لوگون نے آپ سے علم حاصل کیا ۔(۱)

شاه ولي الله محدث دهلوي ، شیخ فاضل سندهي کا ذکر کرتے هوئے فرماتے هین :" قرأتُ القران كله من اوله الي آخره بروايت حفص عن عاصم عن الصالح الشفقت حاجي محمد فاضل السندي، سنت ١١٥٢هـ ":(١)

یعني - میں نے سارا قرآن اول سے آخر تک حاجی محمد فاضل سندھی سے سن ١١٥٢ھ میں بروایت حفص عن عاصم عن الصالح الثقہ سے پڑھا -

٢٥- شيخ محمد قائم سندهي - (م - ١١٥٧هـ)

شيخ محمد قائم سندهي ٹھٹھوي صاحب فضل و صلاح تھے اور مشهور و معروف علماء مین سے تھے ۔(۳)

آپ نے شیخ رحمت الله سندهي مدني سے تعلیم حاصل کي سن ١١٢٥هـ(١٧٣٢ع) مین حج و زیارت کے لئے حرمین شریفین تشریف لے گئے وهان کے علماء خاص طور پر شیخ عبدالقادر مکي مالکي سے مسند حدیث حاصل کي ۔(۴)

آپ وطن واپس آکر پھر حجاز مقدس تشریف لے گئے اور وهین اقامت اختیار کرلي آپ نے ساري عمر حدیث کے درس و تدریس مین گذاري ۔(۵)

---

(۱) نزهت الخواطر، ج ـ ٦، ص ـ ٣٤٢ ۔
(٢) تذکره مشاهیر سنده، ج ـ ۱، ص ـ ١٥٧ ۔
(٣) نزهت الخواطر، ج ـ ٦، ص ـ ٣٢٥ ۔ رحمان علي " تذکره علمائے هند "مطبع منشي نو لکشور ، لکنؤ ، ١٩١٤ع ، ص ـ ٢١٦ ۔
(۴) تذکره مشاهیر سنده، ج ـ ٢، ص ـ ٢٦٥ ۔
(۵) ایضا ، نزهت الخواطر ج ـ ٦، ص ـ ٣٢٥ ، تحفت الکرام، ص ـ ٥٦٧ ۔

آپ نے سن ١١٥٧ھ (١٧٤٤ء) مین حجاز مقدس مین هي رحلت فرمائي ٠(١) آیته مبارکه " في جنات تجري " سے تاریخ وفات نکلتي هے٠(٢)
١١٥٧ھ

مخدوم قائم رح ، مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح کے هم عصر تھے ، مخدوم قائم نے عربي زبان مین کچھ رسالے اور تصنیفات تحریر کین ، جن مین سے " حل العقود " ، سخته العلام في مسائل الاسلام مشهور هین ٠(٣)

٣٦- محمد محسن ٹھٹھوي - (م - ١١٦٣ھ)

محمد محسن ٹھٹھوي ولد نور محمد صباغ (کوري) کلھوڑا عهد مین بهت بڑا شاعر گذرا هے ، وه ایسا مشهور فارسي گو شاعر تھا جس نے اپني بلند پایه شاعري سے سنده کو غیر معمولي عظمت بخشي ، سنده کي ادبي تاریخ مین اس کا نام صف اول کے شعراء مین شمار هوتا هے ٠

میر علي شیر " قانع " نے اس کي زندگي کے حالات ، مقالات الشعراء مین لکھے هین اور اس کا شجره نسب اس طرح دیا هے : "محمد محسن بن نور محمد بن ابراهیم بن یعقوب ٹھٹھوي ٠"(٤)

محسن کا آبائي پیشه ریشم فروشي تھا ، شاعرانه مذاق رکھنے کي وجه سے آغاز شعور هي مین نواب لطف علي خان " همت " سے

---

(١) تذکره مشاهیر سنده ، ج - ٢، ص - ٢٦٨ ٠ نزهته الخواطر ، ج - ٦، ص - ٣٤٥، تحفته الکرام ، ص - ٥٦٧ ٠
(٢) تذکره مشاهیر سنده ج - ٢، ص - ٢٦٨ ، تذکره علمائے هند ، (فارسي) ص - ٢١٦ مقالات الشعراء ، ص - ٦٤٧ ٠
(٣) تذکره مشاهیر سنده ، ج - ٢، ص - ٢٦٨ ٠
(٤) ایضاً ، تذکره مقالات الشعراء ، ص - ٧٠٢ ، تاریخ سنده ، ج - ٦، ص - ٥٧٥

وابستہ ہوا ۰(۱) جس نے اس کي تربیت اور اصلاح کي ۰ اس کے علاوہ اس نے دوسرے اہل کمال سے بھي استفادہ کیا اور شاعري مین اتنا کمال حاصل کیا کہ سندھ سے باہر اس کے اشعار دھلي اور دکن تک پہنچے ۰(۲)

آخر عمر مین میان نور محمد کلھوڑا کي دربار سے وابستہ ہوا جس نے اس کے لئے ۱۵ روپیے ماھوار کا روزینہ مقرر کردیا تھا ۰(۳) سن ۱۱٦۳ھ (۱۷۵۰ء) مین ۴۲ سال کي عمر مین اس کي وفات ہوئي(۴)

" ان رحمت الله قریب من المحسنین " سے سال وفات برآمد ہوتا ہے ۰(۵)
۱۱٦۳ھ

محمد محسن کئي کتابون کے مصنف ہین ، جن مین سے دیوان محسن ، محک کمال ، عقد دوازدہ گوھر، طرز دانش اور حلہ حسیني وغیرہ بہت مشہور ہین۰

۲۷۔ شیخ محمد الحکیم سندھي ۔(م ۔ ۱۱۷۴ھ)

شیخ محمد الحکیم سندھي ، شیخ محمد حافظ سندھي کي اولاد مین تھے ۰ اس نے اپني نصف عمر سیر و سیاحت مین گذاري پھر

---

(۱) جنت السندہ ، ص ۔ ۵۷۴ ، میر لطف علي خان ہمت کا اصل نام میر محمد شفیع تھا اور میر محمد یوسف بکھري کي اولاد مین تھا ، یہ نواب عطر خان کے بعد بالا ستقلال حکمران بن بیٹھا ۰ نظم خواہ نثر مین بڑا ملکہ رکھتا تھا ۔/ سن ۱۱۴۵ھ مین فوت ہوا (تحفتہ الکرام، ص ۔ ۲۴۹ ، اعجاز الحق قدوسي " تاریخ سندہ، ج ۔۲، ص)
(۲) جنت السندہ ، ص ۔ ۵۷۴ ۰
(۳) ایضاً ، تذکرہ مشاھیر سندہ، ج ۔ ۲ ، ص ۔ ۱۷۸
(۴) تذکرہ مشاھیر سندہ ج ۔۲،ص ۔ ۱۸۱ ، تاریخ سندہ، ج ۔ ۲۔ ص ۔ ۵۷٦۰
(۵) مقالات الشعراء ، ص ۔ ٦۳۶ ، تذکرہ مشاھیر سندہ، ج ۔۲، ص ۔ ۱۸۱ ، (مطبوعہ سندھي ادبي بورڈ ، جامشورو ۱۹۸٦ء)

ٹھٹھہ میں سکونت اختیار کي (١)

شیخ موصوف طب کے فن میں کامل مھارت رکھتے تھے. اس فن میں اس نے کتابیں بھي لکھیں جن میں سے ایک کتاب "شرح امراض العین * واسبابھا و علاماتھا و معالجاتھا." نامي لکھي جو بھت ضخیم ھے.(٢) سن ١١٧٤ھ میں ان کي رحلت ھوئي.(٣)

٢٩۔ مخدوم محمد اسماعیل پریالوئ۔ (م ۔ ١١٧٤ھ)

مخدوم محمد اسماعیل بھت بڑے عالم و فاضل ، بزرگ ، اور درویش تھے . ذات کے جونیجہ تھے.(٤) درس و تدریس کا شغل جاري رکھے ھوئے تھے ، اور لوگوں کو فیض پھنچا رھے تھے. اس کے علاوہ کتابوں پر بھي حواشي لکھتے رھتے تھے.(٥)

پیر محمد راشد (روضے دھني) کے والد سید محمد بقا رح مخدوم اسماعیل رح کے خلفاء میں تھے.(٦)

احمد شاہ ابدالي جب سندہ میں آیا تو " پریالو(٧) جاکر مخدوم اسماعیل سے دھلي کي فتح کي دعا کي درخواست کي تھي.(٨)

---

(١) نزھتہ الخواطر، ج ۔٦ ، ص ۔ ٢٥۴ .

(٢) ایضاً

(٣) ایضاً ، تحفتہ الکرام ، ص ۔ ٥٧٦ .

(٤) تذکرہ مشاھیر سندہ ج ۔٣، ص ۔ ١ ، مگر محترم عبدالرسول قادري بلوچ نے لکھا ھے کہ آپ ذات کے سومرہ تھے ، جو ھرگز صحیح نھین ھے.(مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوي " مولفہ عبدالرسول قادري بلوچ ، سندھي ادبي بورڈ ، جامشورو ، سن ١٤٠٨ھ ، ١٩٨٨ع ، ص ۔ ١٢٠.)

(٥) تذکرہ مشاھیر سندہ ، ج ۔ ٣، ص ۔ ١

(٦) ایضاً

(٧) پریالو ضلع خیرپور میں ایک گاوں ھے جو خیرپور سے تقریباً ١٦ کلومیٹر اور سکھر ١١ کلومیٹر کے فاصلہ پر ھے ، پریالو اور پیرجو گوٹھ کے درمیان ٧ کلومیٹر کا فاصلہ ھے.

(٨) تذکرہ مشاھیر سندہ ، ج ۔ ٣، ص ۔ ٥ .

مخدوم صاحب ٨ ـ ربيع الاول سن ١١٧٤ھ (١٧٦٠ع) مين هفته كے روز رحلت فرمائي اور " پرپالو " مين هي مدفون هوئے۰(١) مخدوم اسماعيل سندهي اور فارسي مين شعر بهي كهتے تهے۰(٢) آپ شيخ جمال الله سندهي سے بيعت تهے جو نقشبندي طريقے كے بزرگ تهے۰ (٣)

٢٠ـ شيخ محمد باقر سندهي :

شيخ محمد باقر سندهي ، اخوند عبدالواسع كے بيٹے سنده كے مشهور بزرگ شيخ حمزه واعظ كي اولاد سے تهے۰ آپ فقه كے جيد عالم اور فاضل بزرگ تهے۰(٤)

آپ سنده مين متولد هوئے اور يهين تربيت پائي۰ شيخ محمد قائم سندهي ستوي سے تعليم حاصل كي۰(٥)

علم الفقه مين آپ كو اس قدر دسترس حاصل تهي كه اس مين اس كا كوئي هم پله نه تها بے حد قوي حافظ كے مالك تهے اور ذهانت مين سب سے تيز تهے۰(٦)

علامه عبدالحي الحسني رح فرماتے هين :" كان صالحا دينا تقياً متورعا منقطعاً الي الزهد والعباده و كان لا يقبل النذور والفتوحات (٧)

---

(١) تذكره مشاهير سنده ،ج ـ ٢ ، ص ـ ٥ ، عبدالرسول قادري بلوچ "مخدوم محمد هاشم ٹهٹهوي " سندهي ادبي بورڈ جامشورو ١٩٨٨ع) ص ـ ١٢٠ ۰

(٢) عبدالرسول قادري بلوچ " مخدوم محمد هاشم ٹهٹهوي " ، سندهي ادبي بورڈ ، جامشورو ، ١٩٨٨ع ، ص ـ ١٢٠ ۰

(٣) تذكره مشاهير سنده ،ج ـ٢، ص ـ ١ (مطبوعه سندهي ادبي بورڈ جامشورو ١٩٨٦ع)

(٤) فقهائے هند ، ج ـ٥ ، حصه ٢ ، ص ـ ١٢٨ ۰

(٥) نزهته الخواطر ،ج ـ٦ ، ص ـ ٢٩٠ ، تحفته الكرام ، ص ـ ٥٦٧ ۰

(٦) فقهائے هند ،ج ـ٥، حصه ٢ ، ص ـ ١٢٨ ۰

(٧) نزهته الخواطر ،ج ـ ٦ ، ص ـ ٢٩٠ ۰

یعنی - آپ صالح ، دیندار متقي ، متورع، عابد و زاهد بزرگ تھے اور لوگون سے نذر و نیاز قبول نھین کرتے تھے
درس و افادہ کا سلسلہ جاري کئے ھوئے تھے۔ بھت سےلوگون نے آپ سے کسب فیض کیا آپ شھرت و ناموس کو بلکل پسند نہ کرتے تھے۔"(١) دنیا والون کي فتوحات و رجوعات قبول نھین کرتے تھے(٢)

٤١- مولانا محمد مراد سندھي :

مولانا محمد مراد سندھي ، سندھ کے کبار علمائے حنفہ سے تھے ۔ اپنے وقت کے فاضل فقیھہ ھونے کي وجہ سے ، انھین اپنے شھر کے منصب قضا پر مامور کیا گیا تھا ۔(٣)
آپ نھایت نیک اور متدین عالم تھے ھمیشہ وعظ و تذکیر اور درس و تدریس مین مصروف رھتے ، آخر عمر مین حجاز تشریف لے گئے اور وھان ایک وزیر ریحان سے ملاقات ھوئي جو آپ کے علم و فضل سے متاثر ھوکر آپ کے حلقہ عقیدت مین شامل ھوگیا ۔ اور آپ کے لئے ایک رباط ، ایک مسجد اور ایک مکان تعمیر کرایا ۔(٤)
مولانا محمد مراد ، نھایت متقي اور پرھیزگار بزرگ تھے قران ، حدیث و فقہ پر عبور کا یہ عالم تھا کہ آپ نے اس موضوع پر ایک ضخیم کتاب تصنیف کي جو چار جلدون پر مشتمل ھے۔
آپ کي وفات جدہ مین ھوئي تاریخ وفات کا پتہ نھین چل سکا البتہ شیخ رفیع الدین مراد آبادي نے اپني کتاب " الرحلتہ " مین

(١) فقھائے ھند ، ج - ٥ ، حصہ ٢ ، ص - ١٢٨ ۔
(٢) تحفتہ الکرام ، ص - ٥٦٧ ۔
(٣)نزھتہ الخواطر، ج -٦ ، ص - ٣٥٠ ، فقھائے ھند ، ج-٥ ، حصہ ٢ ، ص - ٢٣٠ ۔
(٤)ایضاً ، ایضاً

لکھا ھے کہ جب ١٢٠١ھ مین وہ (شیخ رفیع مراد آبادي) حج و زیارت کے لئے حرمین شریفین گئے تھے تو اس سے قبل مولانا مراد سندھي فوت ھوچکے تھے۰(١)

اس سے معلوم ھوتا ھے کہ مولانا مراد سندھي نے بارھوین صدي ھجري کے آخر مین وفات پائي تھي۰

٤٢۔ شیخ عبدالرسول سندھي :

شیخ عبدالرسول سندھي ابن یوسف ٹھٹھوي سندھي، بھت بڑے صاحب فضل و اصلاح تھے۰(٢)

شیخ موصوف کي تصوف کے موضوع پر ایک کتاب ھے جو " نفائس الافکار في عرائس الابکار " کے نام سے مشھور ھے۰(٣)

چنانچہ علامہ عبدالحي الحسني لکھتے ھین: " له نفائس الافکار في عرائس الابکار۰ "(٤)

یعني ۔ آپ کي " نفائس الافکار في عرائس الابکار " نامي کتاب ھے۰

٤٣۔ شیخ عبدالله بن محمد سندھي (م ۔ ١١٩٤ھ)

شیخ عبدالله بن محمد بن حسین سندھي مدني بھت بڑے عالم تھے۰ مدینہ منورہ مین سکونت اختیار کرنے کي وجہ سے مدني

(١) نزھتہ الخواطر، ج ۔ ٦ ، ص ۔ ٣٥٠ ، فقھائے ھند ، ج ۔٥، حصہ ٢، ص ۔ ٢٣٠۰
(٢) ایضاً
(٣) تحفتہ الکرام، ص ۔ ٥٩١ ، نزھتہ الخواطر ج ۔٦، ص ۔ ١٤٨ ، مقالات الشعراء ، ص ۔ ٤١٧
(٤) نزھتہ الخواطر، ج ۔ ٦ ، ص ۔ ١٤٨ ، (مطبوعہ حیدرآباد دکن ، سن ١٩٥٧ء)

کہلائے ، مدینہ میں آپ نے شیخ محمد حیات سندھی رح (م ـ ١١٦٣ھ) سے تعلیم حاصل کی ۰(١)

آپ بہت سخی ، صاحب مروہ و حیاء اور شفیقہ تھے۰ ان سے بہت سے لوگوں نے استفادہ حاصل کیا ۰

سن ١١٩٤ھ (١٧٨٠ء) میں فوت ہوئے ۰(٢)

٢٤ـ شیخ ابوالطیب سندھی :

شیخ ابوطیب محمد بن عبدالقادر سندھی ، شیخ صالح تھے اور علمائے محدثین سے گردانے جاتے تھے۰ ان کی ولادت سندھ میں ہوئی اور یہیں پر نشو نما پائی ۰(٣)

تعلیم حاصل کرنے کے بعد حجاز تشریف لے گئے۰ حج و زیارت کی سعادت حاصل کی اور پھر مدینہ منورہ میں ہی سکونت اختیار کرلی ۰(٤)

مدینہ میں آپ نے شیخ حسن بن علی العجیمی سے صحاح و سنن کی کتب احادیث پڑھیں ۰ اس کے علاوہ شیخ محمد سعید کوکنی قریشی نقشبندی سے بھی تحصیل کی اور شیخ احمد البنا سے سند و اجازہ کا شرف حاصل کیا ۰(٥)

شیخ ابوالطیب عمر بھر درس و افادہ میں مصروف رہے۰ آپ کا حلقہ تلامذہ بڑا وسیع تھا ۰ ان میں شیخ عبدالرحمٰن بن عبدالکریم انصاری مدنی ، شیخ عبداللہ بن ابراهیم البری المدنی ، شیخ محمد بن

(١) نزهة الخواطر ، ج ـ ٦ ، ص ـ ١٦٥ ۰
(٢) ایضاً
(٣) نزهة الخواطر ج-٦، ص-١٣ ، فقہائے ہند ، ج ـ ٥ ، حصہ ١ ، ص ـ ٩٢۰
(٤) ایضاً ایضاً
(٥) ایضاً ایضاً

علي شرواني مدني ، شيخ يوسف بن عبدالكريم مدني اور علمائے عظام کي بهت بڑي جماعت شامل هے۰(۱)

درس و افاده کے علاوه تصنيف و تاليف کا بهي شوقه تها چنانچه جامع ترمذي کي عربي زبان مين شرح اور علم فقه کي کتاب درمختار پر حاشيه لکها ، جو بهت مشهور هے۰

صدقه و صلاح کے جوهر سے آراسته ، شيخ موصوف ، حنفي المسلک تهے اور طريقه نقشبندي سے تعلقه رکهتے تهے۰(۲)

۲۵ـ مخدوم ابراهيم ٹهٹهوي (م ـ)

مخدوم ابراهيم ٹهٹهوي ، مخدوم عبداللطيف بن مخدوم محمد هاشم ٹهٹهوي کے فرزند تهے اور سنده کے بلند پايه عالم دين تهے ۰ اگرچه مخدوم ابراهيم کي آنکهون کے سامنے کلهوڑون کي حکومت ختم هوئي اور تالپور سنده پر مسلط هوگئے۰ ليکن آپ کي پيدائش اور تربيت عهد کلهوڑا مين هوئي۰(۳)

۲۶ـ مخدوم محمد عثمان متعلوي ـ (م ـ ۱۲۱۹هـ)

مخدوم محمد عثمان متعلوي بهت بڑے عالم ، حافظ ، مدرس اور اپنے وقت کے بهت بڑے مفتي تهے۰(۴)

ابتدا مين آپ نے اپنے شهر مين علماء سے کسب علم کيا اس کے بعد نصرپور جاکر مخدوم نور محمد نصرپوري (۵) سے سارے علوم کي تکميل

(۱) نزهت الخواطر، ج ـ ۶ ، ص ـ ۱۴ ، فقهائے هند ، ج ـ۵، حصه ۱، ص ـ ۹۲ ۰
(۲) ايضاً ايضاً
(۳) مولانا غلام رسول مهر " تاريخ سنده " ، (عهد کلهوڑا) ، ج ـ۲ ، ص ـ ۹۹۴۰
(۴) تذکره مشاهير سنده ، ج ـ۱ ، ص ـ ۲۰۰
(۵) ايضاً ـ مخدوم نور محمد ، مخدوم محمد هاشم ٹهٹهوي اور مخدوم قائم ٹهٹوي کے شاگرد تهے

اس کے بعد آپ درس و تدریس کے شغل میں لگ گئے۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے علم کی تحصیل کی۔ تدریس کے علاوہ تصنیف و تالیف بھی کرتے تھے۔ " صحیح بخاری " اور " مشکواۃ " کی شرح فارسی زبان میں ان کی یادگار تصنیفات میں سے ہیں۔

آپ نے سن ۱۲۱۹ھ (۱۸۰۴ء) میں رحلت فرمائی۔(۱)

۴۷۔ مخدوم عبدالواحد سیوستانی (م۔ ۱۲۲۴ھ)

علامہ قاضی مخدوم عبدالواحد سیوستانی ، سندھ کے نامور فقیہ قاضی ، عالم اور صوفی بزرگ تھے۔ آپ مخدوم دین محمد بن مفتی عبدالواحد کبیر پاٹائی کے فرزند تھے۔ مخدوم دین محمد (۲) پاٹ سے نقل کر کے سیوھن آئے اور یہیں مقیم ہوگئے۔ جہاں مخدوم عبدالواحد کی سن ۱۱۵۰ھ (۱۷۳۷ء) میں ولادت ہوئی۔(۳)

مخدوم عبدالواحد کی ولادت با سعادہ سن ۱۱۵۰ھ میں سیھون میں ہوئے " فرخ سیر " کے فقرہ سے سن ولادت نکلتا ہے۔(۴)

مخدوم صاحب کی تعلیم و تربیت سیوھن میں اپنے والد کے زیر سایہ ہوئی۔ یہی بزرگ آگے چل کر " نعمان ثانی " کے لقب سے مشہور ہوا۔(۵) کیونکہ فقہ حنفی میں آپ کو اتنا بڑا درک حاصل تھا کہ سینکڑوں مسائل حنفی مسلک کے قانون کو سامنے رکھ کر

---

(۱) تذکرہ مشاہیر سندھ ، ج ۔ ۱ ، ص ۔ ۲۰۳ ۔
(۲) مخدوم دین محمد شاہ عبداللطیف بھٹائی کے قریبی دوست تھے اور میاں نور محمد کلھوڑا حاکم سندھ آپ کے بڑے معتقد تھے۔
(تذکرہ مشاہیر سندھ ، ج ۔ ۱ ، ص ۔ ۲۰۳ ع ۔
(۳) تذکرہ مشاہیر سندھ ، ج ۔ ۱ ، ص ۔ ۲۰۳ ۔
(۴) ایضاً
(۵) ایضاً

اجتهاد سے حل کرتے تھے اور اس وقت کے علماء بغیر کسی حیل و حجت کے اسے تسلیم کرتے تھے۔(١)

آپ افتاء کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ مختلف مسائل میں بے شمار فتاوی جاری فرمائیں۔ ان کے شاگرد مولوی محمد افضل نے ان کو جمع کر لیا جو تین ضخیم جلدوں پر مشتمل ہیں۔ ان کا کتاب نام "جمع المسائل علي حسب النوازل" رکھا گیا۔ آجکل یہ کتاب "بیاض واحدي" کے نام سے مشہور ہے۔(٢)

مخدوم عبدالواحد فتاوی نویسی کے ساتھ ساتھ درس و تدریس سے شغل رکھتے تھے اور تصوف میں نقشبندي طریقے میں بیعت لے کر لوگوں کی اصلاح میں ہمہ وقت مشغول رہتے تھے۔

مخدوم صاحب حضرت خواجہ صفي الله مجددي (م ـ ١٢١٢ھ) کے خلیفہ مجاز تھے۔ خواجہ فضل الله مجددي قندھاري، خواجہ صفي الله کے خلفاء کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"مخدوم عبدالواحد سیوستاني مشھور بہ مخدوم محمد عثمان صاحب فضائل و کمالات صوری و معنوي از خدمت ایشان اجازت داشت۔"(٣)

یعنی ـ مخدوم عبدالواحد سیوستانی المعروف بہ مخدوم محمد عثمان، ظاہری اور باطنی فضائل و کمالات کے صاحب تھے ـ ان کی طرف سے آپ کو اجازت ملی تھی۔

مخدوم صاحب سے بہت سے لوگوں نے فیض حاصل کیا جن لوگوں کو مخدوم صاحب کے خلفاء ہونے کا شرف حاصل ہوا، ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔

١ـ محمد حسین سیوستاني
٢ـ آخوند رازقہ دنو
٣ـ میان محمد امین خیرپوري

(١) تذکرہ مشاہیر سندھ، ج ـ ١، ص ـ ٢٠٢
(٢) ایضاً
(٣) عمدت المقامات، ص ـ ٤٩٣، تذکرہ مشاہیر سندھ، ج ـ ١، ص ـ ٢٠٥

٤- خليفه عبدالحكيم سيوستاني .

٥- محمد حسن كهاوڙ (كهاوڙ)

٦- علامه رسول افغاني خاموش

اس كے علاوه مخدوم محمد عابد انصاري سيوستاني، مخدوم محمد عارف سيوستاني اور مولانا محمد افضل بهي مخدوم صاحب كے ارشد تلامذه مين تهے۔(١)

مخدوم صاحب كي بهت سي تصانيف هين، جن مين سے مندرجه ذيل كتابين آج بهي سنده كے مختلف كتب خانون مين دستياب هين:

١- ابلاغ جهد الدمص في مسئلة قص اللحي ..

٢- اغناء الواصل

٣- اماطة الذي البيد عن طريقة جو ازاستعمال اموال الكافر العنيد .

٤- ضربة الحباك مما طره الخصم بقطع الشاك في مسائل البتناك .

٥- تسطيب افواه الاخوان في المنع عن شرب الدخان

٦- توثيقة الاسباقة في مسئلة الصداقة

٧- تهذيب البيان

٨- دماج المغنم

٩- رسالة في جواب بعض اسولة ..

١٠- وصول الغناء في تحريم الدفوف مع الجلاجل ...

١١- رسالة في اجازه والتلقين بالطريقة النقشبندية ..

١٢- محفة الاثيباء ....

(١) ماهنامه " الرحيم " مشاهير سنده نمبر، ص-٦، تذكره مشاهير سنده، ج-١، ص-٢٠٦.

١٣- سير التقرير بتحقيقه مقاصد مسئلت استعمال الحرير

١٤- غسل العياک عن تصويب قطع الشباک ...

١٥- القسطاس المستقيم

١٦- القول الرضي بتصحيح حديث الترمذي في فضل معاويہ الصحابي .

١٧- نشر حلاوي ...

١٨- نشبع اللحي في قص اللحي

١٩- هدايت الناس ...

٢٠- الحبل المتين في اوصاف الخلفاء راشدين .

٢١- وسط الانوار ...

٢٢- رسالت مختصر دربيان آداب اللباس سيد البشر

اس کے علاوہ آپ نے کئي اور رسائل تحرير فرمائیے(١) مخدوم عبدالواحد رح نے ، ١٤ رمضان المبارک سن ١٢٢٤ھ(١٨٠٩ء) مين رحلت فرمائي .(٢) اس وقت آپ کي عمر ٤٢ سال تھي . ان کے انتقال کے بعد مخدوم محمد عارف (جو آپ کے بھتيجہ تھا) نے اس مسند کو سنبھالا آفتاب دين بود و باد با رحمت " سے سن وفات برآمد ہوتا ہے .(٣)
١٢٢٤ھ

مخدوم عارف سيوستاني (٤) بھي بھت بڑيے عالم و فقيہ تھے . ظاهري علوم کي تحصيل اپنے چچا مخدوم عبدالواحد سيوستاني (م - ١٢٢٤ھ) سے کي اور نقشبندي طريقے مين آپ سے بعيت ہوئے .

---

(١) تذکره مشاهير سنده ،ج - ١ ، ص - ١٠ ، ٢٠٩ .
(٢) ايضاً ، الرحيم " ، مشاهير نمبر ، ص - ٩ ، شاه ولي الله اکيڈمي حيدرآباد سن ١٩٦٧ء .
(٣) تذکره مشاهير سنده ،ج -١، ص - ٢١٣ .
(٤) ان کا سلسلہ نسب اس طرح هے ، محمد عارف بن مخدوم محمد حسن بن دين محمد صديقي بن مفتي عبدالواحد کبير پاٹائي(تذکره مشاهير سنده) ج ١ ص ٢١٣-

مخدوم عبدالواحد سیوستانی کی وفات کے بعد اپنے مدرسہ میں تعلیم دینے کا شغل جاری رکھا ۔ جس سے کئی لوگوں نے استفادہ کیا ۔

اس کے علاوہ آپ فتوی و قضا کے منصب پر بھی فائز ہوئے صاحب مجموعہ فتاوی (بیاض محمد عارف) ہیں ۔ اس کے علاوہ دوسری کتب کے بھی مصنف ہیں ۔

سن ١٢٥٨ھ (١٨٤٢ء) میں آپ نے وفات پائی ۔(١) "رضي الله مجید عنه" سے تاریخ وفات نکلتی ہے مخدوم صاحب کی وفات اگرچہ ١٢٥٨ھ
تالپور عہد میں ہوئی ۔ تاہم عہد کلہوڑا میں وہ علمی و ادبی افق پر نمودار ہوچکے تھے ۔

٤٧۔ مخدوم ضیاء الله مٹیاری ۔(م ۔ ١٢٢٧ھ)

مخدوم ضیاء الله مٹیاروی بہت بڑے عالم تھے ، آپ نے قران حکیم کا سندھی میں ترجمہ کیا جو کئی بار بمبئی سے شایع ہوچکا ہے ۔

آپ نے سن ١٢٢٧ھ (١٨١٢ء) میں مٹیاری ضلع حیدرآباد میں وفات پائی ۔(٢)

٤٨۔ پیر محمد راشد ۔(م ۔ ١٢٣٣ھ)

پیر سید محمد راشد رح بہت بڑے عالم با عمل اور کامل

(١) تذکرہ مشاہیر سندہ ، ج ۔ ١ ، ص ۔ ٢١٣ ۔
(٢) جنت السندہ ، ص ۔ ٥٧١ ۔

بزرگ اور عارف باالله تھے۔ آپ کے والد سید ابوالبقا رح بھي بھت بڑے بزرگ تھے ۰(۱)

پیر محمد راشد کي ولادت عھد کلھوڑا مین سن ۱۱۷۰ھ مین پیر جو گوٹھ ضلع خیرپور مین ھوئي تحصیل علم قصبہ کھوڑا کے مشھور عالم مخدوم احمدي سے کي اور شاہ فقیرالله علوي شکارپوري سے بھي فیض حاصل کیا ۰ آپ اپنے والد سے بیعت تھے ۰(۲)

سلسلہ راشدیہ آپ کي طرف منسوب ھے ، جو اس طرح ھے ۰

سلسلہ عالیہ قادریہ راشدیہ۔ حضرت محمد راشد رح کي نسبت سے ان کي اولاد راشدیہ کھلاتي ھے ۰ بعد مین سندہ مین اس خاندان کي دو بڑي درگاھین قائم ھوئین جو اب تک قائم ھین ۰ ایک پیر پاگارہ والي درگاہ جو پیر جو گوٹھ مین ھے ، دوسري پیر جھنڈہ کي درگاہ جو حیدرآباد ضلع مین نیو سعید آباد کے قریب واقع ھے ۰ یھان دو بڑے کتب خانے ھین ، جن مین بے شمار دیني کتابین موجود ھین ۰

حضرت محمد راشد رح بھت وسیع مطالعہ رکھتے تھے اور تصنیف و تالیف بھي کرتے تھے ۰

آپ نے سن ۱۲۳۳ھ (۱۸۱۷ء) مین وفات پائي ۰(۳) ان کي مزار پیر جو گوٹھ مین ھے ۰

۴۹۔ سچل سرمست فاروقي ۔(م ۔ ۱۲۴۲ھ)

سچل کا اصل نام عبدالوھاب تھا ، آپ میان طاح الدین بن میان محمد عرف میان صاحبڈنہ کے فرزند تھے ۰ امیرالمؤمنین حضرت

---

(۱) تذکرہ صوفیائے سندہ ، ص ۔ ۲۸۰ ، الرحیم " مشاھیر سندہ نمبر ، ص ۔ ۲۳ ۰
(۲) ایضاً ایضاً
(۳) تذکرہ مشاھیر سندہ ، ج ۔ ۲ ، ص ۔ ۲۲۵ ، (مطبوعہ سندھي ادبي بورڈ جامشورو ، سن ۱۹۸۶ء)

عمر الفاروقؓ رضہ سے سلسلہ نسب ملتا ھے ۰ اس لئے فاروقی کھلاتے ھین

آپ کی ولادت " درازا " ضلع خیرپور مین ھوئی ۰ سن شعور سے پھلے ھی آپ کے والد کا انتقال ھوگیا ۰ اس لئے اس کی تعلیم و تربیت ، آپ کے چچا میان عبدالحقؒ فاروقی کے زیر سایہ ھوئی۰(١)

قرآن حکیم ، آخوند میان عبداللہ سے پڑھ کر حفظ کیا ۰ اس کے بعد چودہ برس کی عمر مین درسی کتب عربی ، فارسی کی تحصیل سے فارغ ھوا ۰ ظاھری علوم کے ساتھ ساتھ اپنے چچا میان عبدالحقؒ سے باطنی فیض بھی حاصل کیا ۰(٢)

سچل فقیر اپنے آباء کی طرح مذھب اھل السنت و الجماعت کا پابند تھا اور قادری طریقے کا فقیر تھا ۰ مگر بعد مین اس نے راگ و سرود کا راستہ اختیار کیا ۰ جس پر علمائے وقت نے اس کی بھت ملامت کی ۰ وہ ھر وقت استغراقؒ مین رھتا تھا ۰

سچل ، سندھی ، سرائکی ، ھندی اور فارسی مین شعر لکھتا ، اس کا کلام صوفیانہ ھوتا تھا ، جو وحدہ الوجود (ھمہ اوست) کے مسلک پر مبنی تھا ۰

فارسی زبان مین تخلص " آشکار " کرتے تھے " دیوان آشکار " چھپ چکا ھے ۰ اس کے علاوہ وحدت نامہ ، راز نامہ ، مرغ نامہ ، رھبر نامہ ، گداز نامہ ، عشقؒ نامہ اور وصیت نامہ رسائل ھین جن مین آپ نے وحدہ الوجود کا بیان کیا ھے ۰

آپ نے بڑی عمر پائی۔٧٢ سال کی عمر مین ، ١٥ رمضان المبارک سن ١٢٤٢ھ (١٨٢٧ء) مین وفات پائی اور درازا مین ھی دفن ھوئے(٣)

---

(١) تذکرہ مشاھیر سندہ ، ج - ٣ ، ص - ٢٢٥ ، (مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ ، جامشورو ، سن ١٩٨٦ء)

(٢) ایضاً

(٣) ایضاً

۵۰۔ شیخ محمد عابد سندھی۔ (م۔ ۱۲۵۷ھ)

شیخ محمد عابد انصاری سندھی، شیخ الاسلام احمد علی بن مراد بن یعقوب بن محمود قاری انصاری کے فرزند تھے آپ بہت بڑے عالم، محدث اور فقیہ تھے۰ آپ کے بزرگ سیوھن کے باشندہ تھے اور خود بھی سیوھن ہی میں تولد ہوئے۰ ابتدائی تعلیم آپ نے سیھون میں اپنے چچا مخدوم محمد حسین سے حاصل کی اور طب بھی ان سے پڑھا ۰(۱)

شیخ محمد عابد اپنے چچا کی وفات کے بعد آپ یمن کے مشہور شہر " زبید " میں اقامت اختیار کی جہاں کئی علماء سے حدیث اور دوسرے علوم کی تحصیل کی۔اس کے بعد حرمین شریفین میں آکر مقیم ہوئے اور وہاں بھی کافی فیض حاصل کیا ۰ پھر زبید واپس آکر " صنعا " تشریف لے گئے اور وہاں پر شاہی طبیب مقرر ہوئے اور امام یمن کے وزیر کی لڑکی سے شادی کی ۰(۲)

وہاں سے مصر کی سفارت پر بھی گئے۔ مگر آپ پھر مدینہ واپس آئے ۰ جہاں پر لوگوں کی مخالفت کی وجہ سے آپ "حدیدہ" یمن چلے گئے ۰ وہاں کے زیدی شیعہ قاضی نے آپ کو گرفتار کراکے سخت اذیتیں دیں اور حدیدہ سے نکال دیا ۰(۳)

حدیدہ میں ہی آپ نے شیخ محمد زمان شانی لنواری والے کی نقشبندی طریقے میں بیعت کی جو ان دنوں حدیدہ کے راستے حج پر جارہے تھے ۰(۴)

---

(۱) تذکرہ مشاہیر سندھ، ج ۔ ۳، ص۔ ۲۳۰ ۰
(۲) ایضاً
(۳) ایضاً، ص۔ ۲۵۰ ، رحمان علی " تذکرہ علمائے ہند " (فارسی)، ص۔ ۲۰۲
(۴) تذکرہ مشاہیر سندھ، ج ۔ ۳، ص۔ ۲۵۱ ۰

حدیدہ سے نکالي کے بعد شیخ محمد عابد انصاري سندھي لنواري (سندھ) آئے اور کئي روز یھان قیام کیا ۔ یھان سے آپ پھر واپس مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور وھین جاکر مقیم ھوئے اس وجہ سے مدني کھلاتے ھین۔

یھان (مدینہ مین) آپ نے سنت اور علم کي شمع روشن رکھي حدیث کا درس دیتے رھے ۔ عرب و عجم سے لوگ آپ سے حدیث کي سند حاصل کرتے تھے۔(١)

درس و تدریس کے علاوہ شیخ محمد عابد سندھي انصاري، تالیف و تصنیف سے بھي شغل رکھتے تھے۔ کئي کتابون کے مصنف ھین ۔ جن مین سے شرح بلوغ المرام لابن حجر، شرح تیسیرالموصول لابن ربیع الشیباني ، طوالع الانوار علي الدرالمختار بھت مشھور ھین۔

شیخ موصوف نے ربیع الاول سن ١٢٥٧ھ (١٨٤١ء) مین مدینہ منورہ مین وفات پائي ۔ جنت البقیع مین حضرت عثمان ذي النورین رض کے سامنے دفن ھوئے۔(٢)

عھد کلھوڑا مین دیني ادب :

ان بلند پایہ علماً و مشاھیر اور اکابرین کي وجہ سے عھد کلھوڑا مین ، دیني ادب کي بھي بھت ترقي ھوئي بلکہ یہ کھنا بے جا نہ ھوگا کہ دیني ادب کے لحاظ سے یہ دور اپنے تمام سابقہ ادوار سے نھایت ممتاز و منفرد مقام کا حامل ھے۔اس دور مین تمام دیني علوم مین کتابین لکھي گئین ۔ تفسیر ، حدیث ، فقہ اصول فقہ فتاویٰ اور تصوف وغیرہ پر بے شمار کتابین تصنیف ھوئین ، جن کا

(١) تذکرہ مشاھیر سندھ ، ج ـ ٢، ص ـ ٢٥١۔
(٢) ایضاً. رحمان علي : " تذکرہ علمائے ھند " (فارسي)، مطبع منشي نولکشور لکھنؤ، ١٩١٤ء، ص ـ ٢٢۔

مفصل ذکر ذيل مين ديا جاتا هے ۰

ا- تفسير :

عهد کلهوڑا مين مندرجہ ذيل تفسيرين تحرير هوئين۰

ا- تفسير لطيف :

يہ تفسير ، شيخ ابوالحسن (عبدالهادي) کبير سندهي (م - ١١٣٦هـ) کي تصنيف هے۰(١)

يہ تفسير عربي زبان مين هے اور يہ قران حکيمہ کي مستقل تفسير هے ۰

٢- حاشيہ جلالين :

يہ بهي مخدوم ابوالحسن کبير سندهي کي تصنيف هے اور يہ مشهور تفسير " جلالين " پر ان کا حاشيہ هے۰(٢) يہ تفسير بهي عربي زبان مين هے ۰

٣- حاشيہ تفسير بيضاوي :

يہ بهي علامہ ابوالحسن کبير سندهي کي تصنيف هے جو قران حکيمہ کي مشهور تفسير بيضاوي پر حواشي هے۰(٣)

---

(١) ڈاکٹر محمد جمن ٹالپور،"سنده جا اسلامي درسگاه " ، ص - ٢١٩ ، فقهائے هند ، ج -٥، حصہ ٢ ، ص - ١٧٢ ، عبدالرسول قادري بلوچ "مخدوم محمد هاشم ٹهٹهوي " ، ص - ١٢٩ ۰

(٢) ايضاً-   ايضاً-   -ايضاً

يہ تفسير عربي زبان مين هے اور اس كا ايک نسخہ مولانا علامہ مصطفيٰ قاسمي مد ظلہ العالي كے ذاتي كتب خانہ مين موجود هے۔ مولانا محمد حيات سندهي اس كے بارے مين لكهتے هين :

" وكتب عليها حاشية لطيفة "۔

يعني۔ آپ نے اس پر (تفسير بيضاوي) عمدہ حاشيہ لكھا (١)

٦۔ تفسير يوسف (ميان عبدالله واعظ موريو)

يہ ميان عبدالله واعظ المعروف بہ ميان موريو (م۔ ١١٦٤ھ) كي تصنيف هے۔ يہ قران حكيم كي سورہ يوسف كي تفسير هے۔(٢)

٧ ۔ تفسير هاشمي "عربي " (مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي)

يہ مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي (م ۔ ١١٧٤ھ) كي تصنيف هے اور " تفسير هاشمي " كے نام سے مشهور هے۔

پارہ "عم " كي يہ تفسير عربي زبان مين هے۔(٣) پهلے يہ تفسير عربي زبان مين لكهي گئي تهي اور بعد مين يہ سندهي زبان مين بهي لكهي گئي جو منظوم هے۔ چنانچہ علامہ مولانا غلام مصطفيٰ قاسمي مدظلہ العالي لكهتے هين كہ يہ آپ نے پهلے عربي مين تفسير لكهي اور بعد مين پهر سندهي مين بهي لكهي۔(٤)

---

(١) ڈاكٹر محمد جمن ٹالپر، " سندہ جا اسلامي درسگاہ"، ص۔ ٢١٩.
(٢) مولائي شيدائي، " تاريخ تمدن سندہ " ، سندہ يونيورسٹي ، جامشورو ١٩٥٩ع ، ص۔ ٥٧٣ ۔
(٣) تذكرہ مشاهير سندہ ، ج ۔٢، ص۔ ٢٥٨ ، جنت السندہ ، ص۔ ٥٦٥ ، تكملہ مقالات الشعراء ، ص۔ ٥٣ ۔
(٤) تفسير هاشمي ، " مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي " ، سندهي ادبي بورڈ حامشورو ، ١٣٠٨ھ-١٩٨٧ع (مقدمہ) مولانا قاسمي) ص -١١-

سندهي زبان مين جو " تفسير هاشمي " هے وه نظم مين هے اور اس مين عربي ، فارسي کے مستند کتب کا نچوڑ دیا گیا هے صرف لفظ " کوثر " کي چوبيس معنائين دي گئي هين ۰ مزيد تفصيل آگے آرهی هے ۰

مخدوم صاحب نے تفسير هاشمي (عربي) کا حاشيه بهي لکها تها ۰

حاشيه تفسير هاشمي (مخدوم) محمد هاشم ٹهٹهوي)

تفسير هاشمي (عربي) پر يه حاشيه مخدوم محمد هاشم ٹهٹهوي رح نے خود تحرير فرمايا اور يه بهي عربي زبان مين هے۰(۱)

مولانا غلام مصطفي قاسمي ، اس سلسله مين لکهتے هين :

" التفسير الهاشمي و حاشيه (عربي) "

يعني - مخدوم صاحب کا يه عربي مين تفسير القران اور اس کا حاشيه هے۰(۲)

مخدوم امير احمد عباسي صاحب نے " بذل القوه في حوادث سني النبوه " کےمقدمه مين لکها هے که :" تفسير القران سميته التفسير الهاشمي " وله يكمل الي الان و حاشيه علي ذالک التفسير بقدر ۰(۳)

مولانا غلام مصطفي قاسمي مدظله فرماتے هين که يه تفسير

---

(۱) تکمله مقالات الشعراء ، ص - ۵۴ ، بذل القوه في حوادث سني النبوة مقدمه ص - ۱۲ ، تفسير هاشمي ، ص - ۱۱ ، (مقدمه)

(۲) تفسير هاشمي ، ص - ۱۱ ، (مقدمه) ۰

(۳) بذل القوه في حوادث سني النبوه ، ص - ۱۲ ، (مقدمه)

و جاشیہ میں نظر سے نہیں گذرا ۰(۱)

تفسیر هاشمي (سندهي)، مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي

سندهي زبان مین یہ تفسیر بھي مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي کي هے اور یہ طبع هو چکي هے ۰ یہ تفسیر پھلے بمبئي سے طبع هوئي اور پھر سندهي ادبي بورڈ نے اسے شایع کیا هے ۰

سندهي ادبي بورڈ نے سن ۱۴۰۸ھ (۱۹۸۷ء) مین مولانا قاسمي مدظلہ کي کوشش و ساعي سے طبع کرائي هے ۰

اس سلسلے مین مولانا قاسمي مدظلہ العالي لکھتے هین کہ جب یہ تفسیر مطبع کریمي بمبئي سے طبع هوئي تو اسي دور کے رسم الخط مین چھپائي گئي ۰ قدامت اور اصلیت کے خیال سے هم نے بھي اسي رسم الخط مین رکھا هے، جیسے پھلے تھي ۰(۲)

اس مطبوعہ تفسیر کا پیش لفظ مولانا غلام مصطفي قاسمي مدظلہ نے لکھا هے ۰ یہ مطبوعہ نسخہ کل ۵۰۴ صفحات پر مشتمل هے، اس کي ابتدا اس طرح هے:

سب ساراه رب کي جو خاوند خلقنهار،
ساجهو سب پر ڈڈن جو ڈاتار ۰ (۳)

یعني - تمام تعریفین ایک رب کے لئے هین جو (اس جهان کو) پیدا کرنے والا هے اور وه سب پر مهربان هے اور کمزورون (ضعیفون) کا سهارا هے

آخر مین تفسیر کا خاتمہ لکھا هے جو فضائل القران کے باري مین هے اور صفحہ ۴۸۹ سے لے کر ۵۰۲ تک هے اس مین کاتب کا نام محمد

---

(۱) تفسیر هاشمي، مطبوعہ سندهي ادبي بورڈ، ۱۹۸۷ء، (مقدمہ)، ص ۱۱
(۲) ایضاً
(۳) ایضاً

يعقوب لکھا ھے٠(١)

خاتمۃ الطبع صفحہ ٥٠٤ پر دیا ھے ٠ اصل مین سندھی ادبی بورڈ نے جو نسخہ طبع کرایا ھے وہ وھی مطبوعہ نسخہ ھے جو ١٣٣٠ھ مین مطبع کریمی واقع بمبئی بھائی کھلہ ڈلائل روڈ ،(قاضی بلڈنگ) سے طبع ھوا تھا ٠

اس مطبوعہ کا اول اور آخری صفحہ کا عکس (فوٹو اسٹیٹ) شملک کیا جارھا ھے ٠

تفسیر ھاشمی (سندھی) کا مخطوطہ انسٹیٹیوٹ آف سندھالاجی مین موجود ھے ، جس کا داخلا نمبر ٦٦٣ ھے ٠ مزید تفصیل اس کی اس طرح ھے :

یہ مخطوطہ قدیم سندھی زبان مین ، خط نسخ مین ھے،اس کا ابتدائی متن لال حروف مین لکھا گیا ھے سندھی عربی الفاظ کو اعراب دیئے گئے ھین اس کا کاغذ خستہ اور خط سادہ ھے

تفسیر سورہ الکھف - (مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوی)

یہ بھی مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوی رح کی تصنیفات مین سے ھے جو " سورہ الکھف " کی تفسیر ھے ، اور عربی زبان مین ھے(٢)

تفسیر سورہ الملک والنون (مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوی)

مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوی رح نے سورہ " الملک " اور سورہ النون " کی تفسیر لکھی یہ بھی عربی زبان مین ھے٠(٣)

---

(١) تفسیر ھاشمی (سندھی) (مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ ، ١٩٨٧ء، ص-٥٠٣ ٠
(٢) ایضاً، (مقدمہ) ، ص- ١١ ، تکملہ مقالات الشعراء ، ص- ٥٣ ، بذالقوہ فی حوادث سنی النبوہ (مقدمہ) ، ص- ١٢ ٠
(٣) ایضاً، ایضاً ایضاً

مخدوم امير احمد عباسي صاحب لکھتے ھين کہ " تفسير سورتي الملک و النون في ثمانية كراريس ." (١)
يعني - تفسير سورة الملک و سورة النون ٨٠ (اسی) ورقوں پر مشتمل ھے۔

حاشيہ تفسير بيضاوي (مخدوم محمد هاشم رح)

يہ مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح کا قرآن حکيم کي مشھور تفسير " البيضاوي " پر حاشيہ ھے، اور عربي زبان مين ھے .
اس کا تذکرہ ڈاکٹر زبيد احمد نے اپني مشھور و معروف کتاب " برعظيم پاک و ھند مين عربي ادبيات کا حصہ " مين کيا ھے .(١)

جنات النعيم في فضائل القران الحكيم "(مخدوم محمد هاشم رح)

يہ مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح کي تصنيف ھے . ڈاکٹر زبيد احمد نے اس کو تفاسير قرآن کے عنوان مين لکھا ھے .(٢)
مولانا علامہ مصطفيٰ قاسمي صاحب فرماتے ھين کہ يہ کتاب عربي زبان مين ھے اور قرآن مجيد کے فضائل کے بارے مين لکھي گئي ھے .(٤)
مخدوم امير احمد صاحب نے اس سلسلے مين لکھا ھے کہ "جنات النعيم في فضائل القران العظيم في مجلد ."(٥)

(١) بذل القوه ، (مقدمہ) ، ص - ١٢ .
(٢) عربي ادبيات مين برعظيم پاک و ھند کا حصہ ، ص - ١٧٣ ، (مطبوعہ اداره ثقافت اسلاميہ لاھور ، سن ١٩٧٣ع) .
(٣) ايضاً
(٤) تفسير هاشمي ، (سندھي) ، مطبوعہ ، ص - ١١ ، (مقدمہ)
(٥) بذل القوه ، ص - ١٢ ، (مقدمہ)

يعني - جنة المخيرف فضائل القرآن العظيم ايک جلد مين هے۔

مخدوم محمد هاشم ٺٺوي رح نے يہ کتاب ١١٣٢ھ(١٧٢١ء) مين تصنيف کي تهي۔(١) چنانچہ علامہ عبدالحي الحسني لکهتے هين:

" ولہ جنة النعيم في فضائل القران الکريم " صنفها سنة اربع و ثلاثين و مائة و الف۔"(٢)

يعني - آپ کي کتاب جنة النعيم هے جو فضائل قران مين هے جس کو آپ نے ١١٣٤ھ مين تصنيف کيا۔

يہ کتاب اپنے موضوع مين نهايت بهترين کتاب هے، هر سورت کے فضائل مين احاديث جمع کي گئي هين۔

اس کتاب کا اصل (سن ١١٣٤ھ کا لکها هوا قلمي نسخہ) پير جهنڈه مين محب الله شاه راشدي کے کتب خانہ مين موجود هے اور اس کا عکس انسٹيٹيوٹ آف سنڌهالاجي جامع سنده کے کتب خانہ مين موجود هے۔

رسالہ في وجوه قرائة الاية وان من اهل الکتٰب - (مخدوم صاحب رح)

يہ بهي علامہ حاجي مخدوم محمد هاشم ٺٺوي رح کي تصنيف هے۔(٣)

يہ قران حکيم کي آيت " و ان من اهل الکتب " کي تفسير و تشريح اور قرأت کے بارے مين هے يہ بهي عربي زبان مين لکهي گئي هے(١)

---

(١) نزهة الخواطر، ج - ٦، ص - ٣٦٣۔
(٢) تکملہ مقالات الشعراء، ص - ٥٦، تذکره مشاهير سنده، ج - ٢، ص - ٢٥٨ بذل القوه، ص - ٣٠ (مقدمہ)
(٣) تکملہ مقالات الشعراء، ص - ٧٠٤ (مطبوعہ سندهي بورڈ کراچي، ١٩٥٨ء)

"رسالة في تعداد وجوه القراءة الجارية في لفظة الآن،
بصيغة الاستفهام" (مخدوم محمد هاشم رح)

يہ بھي مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح كي تصنيف ھے جو علوم القران كے سلسلہ مين علم القرات سے متعلقہ ھے۔(١).

يہ رسالہ عربي زبان مين ھے ۔(٢) اور اس مين قران حكيم مين لفظ "الآن" كو استفهاميہ صيغے سے پڑھنے كے وجوه بيان كئے گئے ھين ۔ مولانا غلام مصطفيٰ قاسمي مدظلہ العالي فرماتے ھين كہ اس مين كل ٦٢ وجوه بيان كئے گئے ھين ۔(٣)

مخدوم امير احمد صاحب ، اس سلسلے مين لكھتے ھين :رسالة في تعداد وجوه القراة الجارية في لفظة الآن بصيغة الاستفهام وجملتها اثنان وستون وجهاً ۔ (٤)

يعني - رسالة في تعداد وجوه القراة الجاريه في لفظة الآن بصيغة الاستفهام، ميں قرات كے وجوه بيان كئے گئے هيں جو كل ٦٢ - وجوه هيں -

رسالة في جمع وجوه القراء في آية سوره البقره ...
واذ اخذنا ميثاق بني اسرائيل ..الخ (مخدوم محمد هاشم)

يہ رسالہ مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح كا تحرير كرده ھے ۔ (٥) جس مين سوره البقره كي آية " واذ اخذنا ميثاقہ بني اسرائيل ان لا تعبدو

(١) تكملہ مقالات الشعراء ، ص ـ ٥٥ ، بذل القوه في حوادث سني النبوه ، ص ـ ١٥ ، (مقدمہ)
تفسير هاشمي ، (مصبوعہ) ص ـ ١٢ ، (مقدمہ) ، تذكره مشاهير سنده ، ج ـ ٢ ، ص ـ
(٢) تكملہ مقالات الشعراء ، ص ـ ٧٧
(٣) تفسير هاشمي ، (مقدمہ) ، ص ـ ١٢ ۔
(٤) بذل القوه ، ص ـ ١٥ (مقدمہ)
(٥) ايضا ، تكملہ مقالات الشعراء ، ص ـ ٥٥ ، تفسير هاشمي ، ص ـ ١٢ ، (مقدمہ)

الا الله ٠"(١) کي تفسير و تشريح کي گئي هے٠ يہ رسالہ عربي زبان مين هے٠(٢) مخدوم امير احمد صاحب لکهتے هين کہ :"

" رسالۃ في جمع وجوه القراة في آيۃ سوره البقره واذاخذنا ميثاقہ بني اسرائيل ان لا تعبدو الا الله ٠٠ و جعلتها علي طريقۃ الضرب ثمان کرورات و خمسۃ و تسعون لکا و تسعۃ و تسعون الفا و خمساه و عشرون وجهًا ٠(٣)

يعني ـ رسالہ فی جمع وجوہ القراۃ، سورۃ البقرہ کی آیت "واذ اخذنا میثاق بنی اسرائیل ان لا تعبدو الا اللہ..... کے تمام وجوہ سے متعلق ھے۔ اور تمام وجوہ ضرب کے طریقے سے آٹھ کروڑ ۹۵ لاکھ ۹۹ ہزار ۲۵ وجوہ ھیں۔

رسالۃ في جمع وجوه القراۃ الجاريۃ في آيۃ ٠٠"
واذا استيأس الرسل الي آخر الايۃ ٠٠(مخدوم محمد هاشم)

علوم قران کے متعلقہ يہ بهي مخدوم محمد هاشم ٹهٹهوي کي تصنيف هے ٠(۴) يہ رسالہ عربي زبان مين تحرير کيا گيا هے٠(٥)

اس رسالہ مين قران حکيم کي آيۃ واذا استيأس الرسل وظنوا انهم قد کذبوا ٠٠(٦) کي قرات کے بارے مين بحث کي گئي هے٠ چنانچہ مخدوم امير احمد صاحب عباسي لکهتے هين :

" رسالۃ في تعداد وجوه القراة الجاريۃ في قولہ تعالي حتي اذ استياس الرسل وظنوا انهم قد کذبوا الي آخر الايۃ علي وجہ الضرب

---

(١) سوره البقره آيۃ ، ٨٣ -
(٢) تکملہ مقالات الشعراء ، ص ـ ٧٠٤ ٠
(٣) بذل القوه ، ص ـ ١٦ ، (مقدمہ)
(۴) تکملہ مقالات الشعراء ، ص ـ ٥٥ ، تفسير هاشمي ، ص ـ ١٢ ، (مقدمہ) بذل القوه في حوادث سني النبوه ، ص ـ ١٣ (مقدمہ)
(٥) تکملہ مقالات الشعراء ، ص ـ ٧٠٤
(٦) سوره يوسف ، آیۃ ـ ١١٠ ـ

والحساب وذكرت فيه ثمانية عشر لكا و ثلثة و اربعين الفا و مأتين من اوجه القراءه ·"(١)

يعني - رسالہ فی تعداد وجوہ القراۃ الجاریہ، اللہ کے اس قول "واذا استیأس الرسل و ظنوا انھم قد کذبوا (آخر آیت تک)، میں قرات کے وجوہ کی تعداد بتائی گئی ہے۔ جو ضرب کے طریقہ سے ١٨ لاکھ ٤٣ ہزار اور دوسو وجوہ ہیں۔

خلاصة البيان في عدي القران - (مخدوم محمد هاشم رح)

قران حكيم كي سلسلي مين يه مخدوم محمد هاشم ٺٽوي كي تصنيف هي ·(٢) يه كتاب عربي زبان مين هي اور اس مين قران حكيم كي ركوعات كي تعداد كا بيان هي ·(٣)

مخدوم امير احمد صاحب " بذل القوه في حوادث سني النبوه" كي مقدمه مين لكهتي هين: " خلاصة البيان في عدآي القران"و فيها تعداد ركوعات القران ·"(٤)

یعنی - رسالہ "خلاصۃ البیان فی عدآی القرآن" اس میں قرانِ حکیم کے رکوعات کی تعداد کا بیان ہے۔

كفاية القاري - (مخدوم محمد هاشم رح)

قرأت اور اس سي متعلقه علوم كي سلسلي مين يه رساله مخدوم محمد هاشم ٺٽوي رح نی تحرير كيا هي ·(٥)

(١) بذل القوه في حوادث سني النبوه ، ص - ١٣ ، (مقدمه) (مطبوعه سنڌي ادبي بورڊ)
(٢) تكمله مقالات الشعراء ، ص - ٥٤ ، تفسير هاشمي ، ص - ١٢ ، (مقدمه) ، بذل القوه ، ص - ١٣ ، (مقدمه) ·
(٣) ايضاً ايضاً
(٤) بذل القوه في حوادث سني النبوه ، ص - ١٣ ، (مقدمه)
(٥) تكمله مقالات الشعراء ، ص - ٥٨ ، تفسير هاشمي ، ص - ١٢ ، بذل القوه ، ص - ١٥ ، (مقدمه)

يہ رسالہ عربي زبان مين هے اور منظوم هے اس رسالہ مين قران حكيم مين متشابهات كا ذكر هے جو نظم مين بيان كيا گيا هے

مخدوم امير احمد صاحب لكهتے هين : " رسالت منظومت عربيت في ذكر متشابهات القران العظيم تسمي " كفايت القاري "۰(١)

يعني - ايک رسالہ جو قران حكيم كے متشابهات كے بيان مين منظوم اور عربي زبان مين هے ، جس كا نام " كفايت القاري " هے۰

تكملہ مقالات الشعراء مين بهي اسي طرح مذكور هے : "كفايہ القاري رسالہ منظوم عربيہ در ذكر متشابهات قران عظيم ۰(٢)

يعني - كفايت القاري عربي زبان مين منظوم رسالہ هے ، جس مين قران حكيم كي متشابهات كا ذكر هے۰

الشفاء في مثلث الراء ، (مخدوم محمد هاشم رح)

علوم قران كے سلسلے مين يہ بهي مخدوم محمد هاشم ٹهٹهوي كي تاليف هے۰(٣)

يہ رسالہ عربي زبان مين هے اور اس مين " ر " كي " تفخيم " اور " ترقيقہ " كا بيان هے۰(۴)

مخدوم امير احمد صاحب اس طرح رقمطراز هين : " الشفاء في مثلث الراء ذكرت فيها حكم تفخيم الراء و ترقيقها ۰"(٥)

يعني - رسالہ "الشفاء في مثلثة الراء" ميں حرف "را" كى تفخيم اور ترقيق كے حكم سے متعلق بحث هے۔

---

(١) بذل القوه في حوادث سني النبوه ، مؤلف مخدوم محمد هاشم ٹهٹهوي رح ، مطبوعہ سندهي ادبي بورڈ ، سن ١٣٨٦هـ/١٩٦٦ع ، ص - ١٥ ، (مقدمہ)

(٢) تكملہ مقالات الشعراء "، پير حسام الدين راشدي ، ص - ٥٨۰

(٣) ايضاً ، تفسير هاشمي ، ص - ١٢ ، (مقدمہ) بذل القوه في حوادث ، ص - ١۴

(۴) تفسير هاشمي ، ص - ٢٢ ، (مقدمہ)

(٥) بذل القوه في حوادث سني النبوه ، (مقدمہ) ، ص - ١۴

مخدوم محمد هاشمرح نے يہ رسالہ سن ١١٤٧ھ مين تاليف فرمايا تها ۰(١) چنانچہ آپ نے خود لكها هے:

" بعد الحمد والصلواة، و بعد فيقول المفتقر الي ربه العلي محمد هاشم بن عبدالغفور السندي التتوي ان هذه الرسالة مختصره في تحقيقه الراء المفخمة و المرققة شرعت فيها ثاني شوال المبارك من سنة الف و ماه و سبع واربعين من الهجرة خير البرية علي افضل الصلواة و اكمل السلام و اطيب التحية ۰" (٢)

يعني - حمدو صلوات کے بعد، اپنے اللہ کا محتاج بندہ محمد ہاشم بن عبدالغفور السندی التتوی کہتا ہے کہ یہ رسالہ حرف "را" کی تفخیم اور ترقیق کی تحقیق کے متعلق ہے۔ جس کو میں نے ٢۔ شوال المبارک سن ١١٤٧ھ میں شروع کیا۔

يہ رسالہ سن ١١٤٧ھ كا لكها هوا (مخطوطہ) پروفيسر خسرو كے پاس كراچي مين تها ۰ اس كے حاشيہ پر مخدوم صاحب نے اپنا شجره لكها هے ۰ يهان سے مرحوم حسام الدين راشدي نے نقل كر كے وه شجره مقالات الشعراء كے حاشيہ پر ركها هے ۰(٣) بعداز وفات پروفيسر خسرو يہ كتاب حسب وعده مرحوم پروفيسر ، پير حسام الدين راشدي كے حوالے كيا گيا تها جو اب ان كے كتب خانہ مين موجود هے ۰(٤)

اس سلسلے مين مخدوم امير احمد صاحب نے لكها هے كہ پروفيسر خسرو نے خود اسے بتايا كہ يہ كتاب انهون نے جهونا ماركيٹ كراچي سے ايک كبالي سے ردي كے كاغذون مين سے خريدا تها ۰ ايک جلد مين

---

(١) تكملہ مقالات الشعراء ، ص - ٥٦ ، (مطبوعہ سندهي ادبي بورڈ ، كراچي سن ١٩٥٨ع)

(٢) بذل القوه في حوادث سني النبوه ، ص - ١٢ ، (مقدمہ) / حاشيہ)

(٣) عبدالرسول قادري بلوچ " مخدوم محمد هاشم ٹهٹوي " ، ص - ٤٨ ۰

(٤) بذل القوه في حوادث سني النبوه ، ص - ١٦ ، (مقدمہ)

يه تين رسائل تهے ۔

١۔ الشفاء عن مثلثة الراء

٢۔ اللؤلؤ والمكنون ۔

٣۔ رفع الخفاء عن مثلثة الراء

يه تينون رسائل ايک هي کاتب کے هاتهه کے لکهے هوئے معلوم هوتے هين، کتاب کے آخر مين اللؤلو والمکنون لکها هے۔ (١)

رفع الخفاء عن مثلثة الراء ۔ (مخدوم محمد هاشم رح)

يه رساله بهي مخدوم محمد هاشم ٺٺوي کي تاليف هے(٢) يه رساله عربي زبان مين هے ۔(٣) اور يه فن قراءة مين مقدمه جزري کے بعض مقامات کي شرح هے ۔ اس رساله کا سن تاليف ٢١ رمضان ١١٤٢هـ هے ۔(٤)

مخدوم امير احمد صاحب نے لکها هے کہ :" شرح في هذه الرسالة المصاريع الخمسة التي اوردها العلامة ابن الجزري في مثلثة الراء من منظومة المسماة " با لمقدمة الجزرية "(٥)

---

(١) بذل القوه في حوادث سني النبوه، ص ـ ١٦، (مقدمه)
(٢) تکملة مقالات الشعراء، ص ـ ٥٥، تفسير هاشمي، ص ـ ١٢، (مقدمه)
(٣) ايضاً
(٤) ايضاً
(٥) بذل القوه في حوادث سني النبوه، ص ـ ١٢، (مقدمه مخدوم امير احمد عباسي)

جيئنءَ ڪه مخدوم محمد هاشم رح نے اس رسالے کي ابتدا مين حمد و صلواه کے بعد خود تحرير کيا هے: "ان هذه الرسالة في تحقيق الراء المفخمة والمرققة و ضعتها شرحاً علي المصارع الخمسة التي اوردها العلامة الکبير و الفهامة النحرير شمس الدين محمد بن محمد بن علي الشهير بابن جزري في مسئلة الراء من منظومة التي تسمي بالمقدمة الجزرية وزدت في هذالشرح بعضاً من المسائل المتعلقة بذالک مما اهمله العلامة المذکور ولم يعترض لها و شرعت في هذا الشرح يوم الاربعاء الحادي عشر من شهر رمضان المعظم في سلک مشهور سنة الف و مأة و ثنتين و سبعين من الهجره بني آخر الزمان عليه الصلواه ۰"(١)

يه رسالے ايک مقدمے اور دو فصلون پر مشتمل هے، رسالے کے آخر مين اس طرح لکھا هے: " فاقول و باالله التوفيق ۰"(٢)

يه رسالے ٢١- رمضان ١١٧٢هه کا لکھا هوا، پير حسام الدين راشدي کے کتب خانے مين موجود هے جو پهلے پروفيسر خسرو کي ملکيت تھا ۰(٣)

(١) بذل القوه في حوادث سني النبوه، ص- ١۴، (مقدمه / حاشيه) مطبوعه سندهي ادبي بورڈ، سنة ١٣٨٦هه ، ١٩٦٦ع ۰
(٢) ايضاً
(٣) ايضاً

اللؤلؤ و المكنون في تحقيقه مد السكون (مخدوم محمد هاشم رح)

قران حكيم كي قرأت سے متعلقه يه رساله بهي مخدوم محمد هاشم ٹهٹهوي رح كا تحرير كرده هے ٠(١)

يه رساله عربي زبان مين هے ، جو آپ نے سن ١١٤٨هـ مين تاليف كيا تها ٠(٢) چنانچه مخدوم صاحب نے خود اس رساله كي ابتدا مين حمد و صلواة كے بعد لكها هے :

" ان هذه رسالت مختصره ذكرت فيها بعض ما يتعلقه بمسائل السكون و شرعت فيها الحادي والعشرين من شهر رمضان المبارك سنة الف و ماة و ثمان واربعين من الهجرة النبوية على صاحبها افضل الصلواة والسلام ٠"(٣)

يعني - تحقيق يه رساله مختصر هے، جس ميں سکون سے متعلق بعض مسائل کا ذکر کیا گیا هے - اور میں نے اس کو ٢١، رمضان المبارک سن ١١٤٨ھ میں شروع کیا۔

اس كتاب كو دو فصلون مين ترتيب ديا گيا هے ٠(٤) اس رساله كا قلمي نسخه پروفيسر خسرو كي وفات كے بعد مرحوم حسام الدين راشدي كے پاس موجود هے٠

كشف الرمز عن وجوه الوقف الهمز - (مخدوم محمد هاشم رح)

علم القرات سے متعلقه يه رساله بهي مخدوم محمد هاشم

---

(١) تكمله مقالات الشعراء ، ص - ٨٥٠ ، بذل القوه ، ص - ١٦ ، (مقدمه)
(٢) ايضاً
(٣) بذل القوه في حوادث السني النبوه ، ص - ١٦ ، (مقدمه / حاشيه)
(٤) ايضاً، ص - ١٦ ، (مقدمه)

ٺٽوي رح کا هے٠(١) يہ رسالہ عربي زبان مين هے٠(٢)

متذکره بالا ، مخدوم محمد هاشم ٺٽوي رح کے گياره رسائل " جنات النعيم في فضائل القران الحکيم " سے لے کر "کشف الرمز عن وجوه الوقف الهمز " تک براه راست تفسير کي کتابين نهين هين٠ البتہ يہ رسائل قران حکيم کے فضائل ، متشابهات ، قرأت وغيره سے متعلقہ هين٠ چنانچہ علوم القران کے حوالے سے ان رسائل کو يهان جمع کيا گيا هے ٠

گرهوڙي جي سنڌهي - (مخدوم عبدالرحيم گرهوڙي)

يہ مخدوم عبدالرحيم گرهوڙي (م - ١١٩٢ھ) کي تصنيف هے جس مين کئي تصوف اور تفسير پر مخصوص رسائل هين٠(٣)

رسائل کا يہ مجموعہ سنڌهي زبان مين هے اور اس مجموعہ کا نام " گرهوڙي جي سنڌهي " (گرهوڙي کي سنڌهي) هے٠

القول الجلي في تذکير البغي (مخدوم عبدالواحد سيوستاني رح)

يہ کتاب مخدوم عبدالواحد سيوستاني رح (م - ١١٢٤ھ) کي تصنيف هے٠(٤)

يہ رسالہ تفسيرالقران کے سلسلہ مين تحرير شده هے اور عربي زبان مين هے ٠ اس رسالہ مين قران حکيم آيہ مبارکہ " ولداک بغيًا(٥)

(١) بذل القوه في حوادث السني النبوه، ص - ١٩ ، (مقدمہ) ، تکملہ مقالات الشعراء ، ص - ٥٨ ، تفسير هاشمي (سنڌهي) ، ص - ١٢ ، (مقدمہ)
(٢) تکملہ مقالات الشعراء ، ص - ٢٠٧ ٠
(٣) تذکره مشاهير سنڌه ، ج - ٣ ، ص - ١٥٠
(٤) ايضاً ، ص - ١٠٩ ، " الرحيم " مشاهير سنڌه نمبر ، ص - ٥٩
(٥) سوره المريم آيہ نمبر ٢٠ ، (ترجمہ) اور مين کبهي بدکار نہ تهي ٠"

میں لفظ " بغي " کو مذکر میں لائے جانے پر بحث کي گئي ھے۰

مخدوم صاحب نے لفظ " بغي " کي مختلف کتب لغات سے تشریح و توضیح پیش کي ھے۰(١) مثلاً کنزاللغات ، المفاتیح اللمعات کے حوالون سے ثابت کیا ھے کہ لفظ " بغي " کسي مرد پر استعمال نھین ھوتا ، اگرچہ یہ لفظ مذکر ھے اس کے بعد شمس العلوم ، دیوان الادب اور بیضاوي کے بھي حوالے دیے کر واضح کیا ھے کہ " بغي " صرف عورتون کے لئے استعمال ھوتا ھے۰

اس کے علاوہ خود قران حکیم کي ایک دوسري آیت " وما کانت امک بغیا ۰"(٢) کے حوالے بھي ثابت کیا ھے کہ یہ لفظ عورت کے لئے استعمال ھوتا ھے ، نہ صرف یہ بلکہ گرامر کے قواعد سے بھي اس حقیقت کو ثابت کیا ھے۰

اس رسالہ کا مخطوط سندھ یونیورسٹي کي مین لائبریري مین موجود ھے جو ٢ صفحات پر مشتمل ھے اور مجموعہ رسائل واحدي مین

---

(١) لفظ " بغي " کے معنيٰ ھین " امراۃ فاجرہ " یعني بدکار عورت (المنجد المصبعۃ الکاثولیکیہ بیروت ١٩٠٨ء ، ص- ٤١)
کنزاللغات مین " زن ناجرہ فاحشہ " مذکور ھے۰(کنزاللغات ، لفظ- بغی) المفاتیح مین " زاینہ " اور اللمعات مین " المراۃ اي زنت " مذکور ھے ، یعني ایسي عورت جس نے بدکاري کا ارتکاب کیا ھو۰ مصباح اللغات مین اس کے معني لکھے ھین بدکار و زنا کار عورت (مصباح اللغات ، مکتبہ برھان جامع مسجد دھلي : ١٣٦٩ھ - ١٩٥٠ء ، ص- ٤٢ ۰)اور منتھي الارب في لغات العرب مین "زن زناکار" لکھا ھے ۰(ص- ١٣٠ ، مطبع مصطفائي لاھور ، ١٨٦٧ء)

(٢) سورہ مریم آیتہ ٢٨- ترجمہ " اور تمھاري مان فاجرہ بدکار نہ تھي ۰

اس کا بیان صفحہ ۲۳۰ تا ۲۳۲ تک مذکور ہے۰(۱)

اس رسالے " القول الجلي في تذكير البغي " كي ابتدا تسميه حمد و ثنا اور صلواة سلام كے بعد اس طرح كي گئي هے :

" فهذا مختصر في توجيه التذكير للبغي في قوله تعالي حكايته عن مريم " ولم اك بغيا " سميته بالقول الجلي في تذكير البغي " والله الموفقه ۰(۲)

یعنی ۔ یہ رسالہ قرآن میں اللہ کے قول "ولم اک بغیا" میں لفظ "بغی" کی تذکیر (مذکر ہونے) کی توجیہہ میں ہے اور بہت مختصر ہے۔ میں نے اس کا نام "القول الجلی فی تذکیر البغی" رکھا۔

---

(۱) يه مخدوم عبدالواحد سيوستاني رح كے ۱٦ رسائل كا مجموعه هے جو سنده يونيورسٹي كي لائبريري ميں هے ، تمام رسائل قلمي هيں ، ان رسائل كے نام يه هيں :

۱۔ الاربعين
۲۔ حسن الفهم و التعقل في جمع الكسب و التوكل
۳۔ ارشاد الصواب لمن وقع في بعض الاصحاب
۴۔ تهديد الغافر علي تعذيب الكافر
۵۔ كشف الكامن في علم الباطن
٦۔ تيسير القدير في اضحيته الفقير
۷۔ السبيل الوسطي في اعفاء اللحي
۸۔ ايضاح الحافيه في سوال العافيه
۹۔ طريقة السداد في وجوب الاعتداد
۱۰۔ بسط المقال في حل الاشكال
۱۱۔ انوار الفيوضات الباطنية في امتياز اهل الباطن من الباطنيه
۱۲۔ ازالته الاشتباه من سبب قطع الهمزه في " يا الله "
۱۳۔ القول الجلي في تذكير البغي ۰
۱۴۔ التمكين في كسر التنوين
۱۵۔ تسهيل الصعب في ابيات الكعب
۱٦۔ امداد النبي في استمداد الولي ۰

(۲) مجموعه رسائل واحدي (قلمي) ، ص ـ ۲۳۰ ، رساله القول الجلي في تذكير البغي (قلمي) ، ص ـ ۱

اور رسالہ کے آخر میں " واللہ اعلم با الصواب " تحریر کیا ہے۔اور کلمہ طیبہ " لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و اصحبہ وسلم " پر خاتمہ کیا ہے۔(١)

پیر حسام الدین راشدي مرحوم کے پاس جو نسخہ اس رسالہ کا ہے وہ ٢ صفحات پر مشتمل ہے۔

اس رسالہ کا ایک نسخہ پیر جھنڈو کے کتب خانہ میں بھی موجود ہے۔(٢)

ازلۃ الاشباہ في قطع همزہ یا اللہ (مخدوم عبدالواحد سیوستاني)

یہ کتاب بھي مخدوم عبدالواحد سیوستاني رح کي تصنیف ہے ۔(٣) یہ رسالہ علم تجوید و قرات کے موضوع پر عربي زبان میں ہے اس کي وجہ تصنیف کے سلسلے میں خود مخدوم صاحب فرماتے ہیں کہ کچھہ اصحاب نے " یا اللہ " میں قطع همزہ کا مجھہ سے سبب دریافت کیا ، تو میں نے کتب متفرقہ سے استنباط کر کے یہ رسالہ تحریر کیا ۔ جس کا نام میں نے " ازالۃ الاشباہ في قطع همزہ یا اللہ ۔" رکھا ۔"(٤)

مولانا دین محمد وفائي مرحوم لکھتے ہیں کہ اس رسالے میں " یا اللہ " میں " الف همزہ " ساقط ہوگا کا بیان ہے۔(٥)

یہ رسالہ ایک مقدمہ ، آٹھہ فصول اور خاتمہ پر مشتمل ہے اس کا مخطوطہ ، سندھ یونیورسٹي کي مین لائبریري (علامہ آئي آئي قاضي

---

(١) مجموعہ رسائل واحدي (قلمي) ، ص ـ ٢٣٠ ، رسالہ القول الجلي في تذکیر البغي ،
(٢) تذکرہ مشاهیر سندھ ، ج ـ١، ص ـ ٢١١ ، (حاشیہ)
(٣) ایضاً ، " الرحیم " مشاهیر سندھ نمبر ، " ص ـ ٩
(٤) مجموعہ رسائل واحدي (قلمي) ص ـ ٢٢٢ ، رسالہ ازالۃ الاشباہ في قطع همزہ یا اللہ ص ـ ١
(٥) تذکرہ مشاهیر سندھ ، ج ـ ١ ، ص ـ ٢١١ ، (حاشیہ)

لائبريري) مين موجود هي ، جو عام سائيز کي ٨ صفحات پر مشتمل هي مجموعہ رسائل واحدي مين بارهوين نمبر پر هي اور صفحہ ٢٢٢ تا ٢٢٨ تک پهيلا هوا هي ·

آخر مين دعائيہ کلمات پر رسالي کو ختم کيا گيا هي اور سن تاليف مذکور هي جو يہ هي : " سنتہ تسع و سبعين بعد المائة والالف يوم الخميس العاشر من ربيع الثاني ·(١)

يعني - جمعرات ١٠ ربيع الثاني سن ١١٧٩ھ

سنده يونيورسٽي مين موجود مخطوطہ مين کاتب کا نام اور تاريخ کتابت مذکور هي · کاتب کا نام فيض محمد ولد عبدالحکيم هي اور تاريخ کتابت ٢ جمادي الاولي ١٢٠٢ھ تحرير کرده هي ·(٢)

ايک مخطوطہ پير جهنڊه کي کتب خانہ مين بهي موجود هي جو ٦ صفحات پر مشتمل هي · اور سن تاليف ١١٧٩ھ کننده هي ·(٣)

جبر التسکين في کسر التنوين (مخدوم عبدالواحد سيوستاني رح)

يہ بهي مخدوم عبدالواحد سيوستاني رح کي تصنيف هي جو عربي زبان مين هي ·(٢)

اس رسالي مين آيتہ " وهو علي کل شيء قدير الذي خلقه الموت والحيواه "(د) مين لفظ " قدير " کي تنوين کو کسره دينے کي متعلقہ بحث کي گئي هي اور بهت سي مفسرين کي حوالي سي اس

---

(١) مجموعہ رسائل واحدي (قلمي) ، ص - ٢٢٩ ، رسالہ ازالتہ الاشباه في قطع الهمزه يا الله ، ص - ٨ ، (قلمي)
(٢) ايضاً ايضاً
(٣) "الرحيم " مشاهير سنده نمبر ، ص - ٩ ، تذکره مشاهير سنده ، ج - ١ ، ص - ٢١١
(٤) ايضاً ايضاً
(د) آيتہ سوره الملک آيتہ ١ - ٢ -

بحث کو علمي و تحقیقي رنگ دیا گیا هے ۰ جس سے مخدوم صاحب کے تبحر علمي اور عربي زبان پر ان کي دسترس کا پته چلتا هے مخدوم صاحب نے جن مفسرین کے حوالے دیئے هین وه یه هین ۰

بیضاوي ـ سمرقندي ـ مبرز المعاني، شرح الشاطبي ـ المنهل الصافي في شرح الوافي ـ مغني اللبیب لابن هشام وغیره هم ۰

رسالے کي ابتدا حسب دستور شمیه، حمد و ثنا اور صلواة و سلام سے کي هے، اس کے بعد لکھتے هین ۰

نهذا مختصر في بیان کسرالتنوین في قوله تعالي في الکتاب المبین " وهو علي کل شيء قدیر الذي خلقه الموت والحیوات" الآیة سمیته " بجبرالتسکین في کسر التنوین " والله الموفقه ۰(۱)

بحث کے آخر مین " والله اعلم با الصواب " لکھا هے(۲) اس رسالے کا مخصوص سنده یونیورسٹي کي مین لائبریري مین موجود هے جو دو صفحات پر مشتمل هے ۰ مجموعه رسائل واحدي کے صفحه ۲۳۲، ۲۳۳ پر هے ۰ سن کتابت اس طرح مذکور هے:

تم یوم الاحد والعشرین من شهر ربیع الثاني سنته ۱۱۹۰ھ

(یعني ـ اتوار ۲۰ ربیع الثاني ۱۱۹۰ھ)، (۳) اس مین کاتب کا نام مذکور نهین هے ۰ هوسکتا هے که یه خود مخدوم صاحب رح کے هاتھ کا لکھا هوا هو ۰

رسالے کے بالکل آخري الفاظ یه هین :" لا اله الا الله محمد رسول الله صلي الله علي محمد و آله وسلم ۰"(۴)

مرحوم حسام الدین راشدي کے کتب خانه مین بھي ایک نسخه موجود هے جو تین صفحات پر مشتمل هے اور ایسا هي نسخه پیر جھنڈه مین بھي موجود هے

(۱) مجموعه رسائل واحدي (قلمي)، ص ـ ۲۳۳، رساله جبر التسکین في کسر التونن ص ۱
(۲) ایضاً ایضاً
(۳) ایضاً ایضاً
(۴) ایضاً ایضاً

أ- حديث :

عهد كلهوڑا مين حديث اور علم حديث كے موضوع پر مندرجہ ذيل كتابين لكهي گئي تهين ·

١- حاشيہ صحيح بخاري (مخدوم ابوالحسن كبير سندهي)

يہ كتاب مخدوم عبدالهادي المعروف ابوالحسن كبير سندهي (م - ١١٣٨هـ) كي تصنيف هے·(١) يہ امام بخاري رح كي حديث كي مشهور و اصح الكتب صحيح بخاري پر حاشيہ هے·

اس كے بارے مين كشف الظنون كے مصنف نے لكها هے كہ يہ بے حد مفيد اور معني خيز هے·(٢)

اس كتاب مين مخدوم ابوالحسن رح نے صحيح بخاري كے مشكل الفاظ اور فقرون كي وضاحت كے لئے مختصر نوٹ لكهے هين اور مختلف ابواب كے عنوانات كي وضاحت بهي كي هے·(٣)

اس كتاب كا مخطوطہ ، مصر كے كتب خانہ خديويہ مين موجود هے·(٤) اس كے علاوہ رامپور كے سركاري كتب خانہ مين بهي موجود هے(٥)

يہ كتاب زيور طبع سے بهي آراستہ هوئي اور مصر مين چهپي تهي·(٦)

---

(١) تذكره مشاهير سنده ، ج - ٣ ، ص - ٩ ، نزهة الخواطر ، ج - ٦ ، ص - ٦ ، فقهائے هند ، ج - ٥ ، حصہ ١ ، ص - ٨٦ ، فقهائے هند ج -٥ ، حصہ ٢ ، ص - ١٤٣
(٢) هديۃ العارفين ، ج - ١ ، ص - ٤١١ ، (استانبول ، ١٩٥١ء) تذكره مشاهير سنده ، ج -٣ ، ص - ٩ (مطبوعہ سندهي ادبي بورڈ ، جامشورو ، سن ١٩٨٦ء)
(٣) عربي ادبيات مين برعظيم پاک و هند كا حصہ ، ص - ٦٨ ·
(٤) ايضاً ، ص - ٢٨٥ ، علم حديث مين پاک و هند كا حصہ ، ص - ٢٨١
(٥) علم حديث مين پاک و هند كا حصہ ، ص - ٢٨١
(٦) فقهائے هند ، ج -٥ ، حصہ ٢ ، ص - ١٤٣

١- حاشيه صحيح مسلم (مخدوم ابوالحسن كبير)

يه بهي مخدوم ابوالحسن (عبدالهادي) كبير سندهي رح كي تصنيف هے۰(١)

حديث كي مشهور كتاب صحيح مسلم شريف پر يه حاشيه مخدوم ابوالحسن رح كبير نے عربي زبان مين لكها هے۰ اس كا ايك قلمي نسخه قاهره (مصر) كے كتب خانه خديويه مين موجود هے۰(٢)

اس كتاب (صحيح مسلم كا حاشيه) پاكستان كے نامور اهل حديث عالم مولانا عبدالتواب ملتاني رح نے عليحده كتابي شكل مين شايع كيا تها ۰(٣) يه كتاب اس كے علاوه مصر سے بهي طبع هوئي هے ۰(٤)

٢- حاشيه ترمذي - (مخدوم ابوالحسن كبير رح)

يه حاشيه بهي مخدوم ابوالحسن كبير سندهي رح نے لكها هے ۰(٥)

---

(١) نزهة الخواطر، ج ٦، ص - ٦ ، فقهائے هند ،ج - ٥ ،حصه ١ ، ص - ٨٦ / حصه ٢ ، ص - ١٤٣ ، تذكره مشاهير سنده ،ج -٢، ص - ٩ ، پاك و هند مين علم حديث ، ص - ٢٨١ ، عربي ادبيات مين پاك و هند كا حصه ، ص - ٢٨٥۰

(٢) عربي ادبيات مين برعظيم پاك و هند كا حصه ، ص - ٢٨٥ ،علم حديث مين پاك و هند كا حصه ، ص - ٢٨١۰

(٣) فقهائے هند ،ج -٥ ،حصه ٢ ، ص - ١٤٣

(٤) علم حديث مين پاك و هند كا حصه ، ص - ٢٨١۰

(٥) نزهة الخواطر، ج -٦ ، ص - ٦ ، تذكره مشاهير سنده ،ج -٢، ص - ٩ ، فقهائے هند ج - ٥ ، حصه ١، ص - ٨٦/ج -٥، حصه ٢ ، ص - ١٤٣ ، علم حديث مين پاك و هند كا حصه ، ص - ٢٨١ ، (مطبوعه اداره ثقافت اسلاميه لاهور، ١٩٧٧ع)

مخدوم صاحب رح ، یہ حاشیہ مکمل نہ کر سکے تھے چنانچہ علامہ عبدالحي الحسني رح لکھتے ھین: " والف مؤلفات نافعة اشهرها " الحواشي الستة علي الصحاح الستة ، الا ان حاشية " جامع الترمذي " ما تمت ۰"(۱)

یعنی - آپ نے کئی عمدہ (نفع بخش) کتابیں تالیف کیں- جن میں صحاح ستہ پر حواشی بہت مشہور ہیں- مگر یہ کہ جامع ترمذی کا حاشیہ مکمل نہ کر پائے۔

فقہائے ھند کے مؤلف محمد اسحاق بھٹي صاحب نے بھي لکھا ھے کہ آپ جامع ترمذي کا حاشیہ مکمل نہ کر پائے تھے۰(۲)

اس کتاب کا قلمي نسخہ قاھرہ (مصر) کے کتب خانہ مین موجود ھے۰(۳)

۲- حاشیہ ابوداؤد (علامہ ابوالحسن کبیر رح)

یہ کتاب صحاح ستہ کي مشھور کتاب " سنن ابو داؤد پر مخدوم ابوالحسن کا حاشیہ ھے۰(۴) اور یہ عربي زبان مین ھے اس کا اصل نام فتح الودود حاشیہ ابو داؤد ھے۰(۵)

سنن ابو داؤد کا غیر مطبوعہ حاشیہ سید احسان اللہ شاہ

---

(۱) نزھتہ الخواطر، ج -٦ ، ص- ٦ ۰
(۲) فقھائے ھند ، ج -٥ ، حصہ ١ ، ص- ٨٦ / ج - ٥ ، حصہ ٢ ، ص- ١٧٣
(۳) علم حدیث مین پاک و ھند کا حصہ ، ص- ٢٨١ ۰
(۴) ایضاً ، نزھتہ الخواطر ج -٦ ، ص- ٦ ، تذکرہ مشاھیر سندہ ، ج -٣ ، ص- ٩ فقھائے ھند ، ج -٥ ، حصہ ١ ، ص- ٨٦ / ج -٥ ، حصہ ٢ ، ص- ١٧٣ ، عربي ادبیات مین برعظیم پاک و ھند کا حصہ ، ص- ٢٨٥ ۰
(۵) تذکرہ مشاھیر سندہ ، ج -٣ ، ص- ٩ ، عربي ادبیات مین پاک و ھند کا حصہ ، ص- ٢٨٥ ، (مطبوعہ ادارہ ثقافت اسلامیہ لاھور، ١٩٧٣ع) ، ڈاکٹر محمد جمن ٹالپور " سندہ جا اسلامي درسگاہ " ، ص- ٢١٩ ، (مطبوعہ محکمہ ثقافت سندہ ، حیدرآباد ، ١٩٨٢ع)

مرحوم (المعروف به پیر جھنڈہ) کے کتب خانہ مین موجود ھے۔(١)

مولانا محمد عبدالرشید نعمانی نے رسالہ " الولي" مین لکھا ھے کہ سنن ابوداؤد کا حاشیہ جس کا نام " فتح الودود " ھے اگرچہ الگ شایع نھین ھوا ھے ، مگر سنن ابوداؤد کے تمام شرح حواشی مین جابجا منقول ھے اور اس کا قلمی نسخہ پیر جھنڈہ کے کتب خانہ مین موجود ھے۔(٢)

اس کتاب کا ایک مخطوطہ قاھرہ (مصر) کے کتب خانہ خدیوبہ مین بھي موجود ھے۔(٣)

د۔ حاشیہ سنن ابن ماجہ۔ (مخدوم ابوالحسن کبیر رح)

حدیث کي یہ کتاب علامہ ابوالحسن کبیر سندھي رح کي تصنیف ھے ۔(٤)

حدیث کي مشھور کتاب سنن ابن ماجہ پر یہ حاشیہ عربي زبان مین لکھا ھے ، یہ حاشیہ سب سے زیادہ اھمیت کا حامل اور مشھور ھے۔(٥)

---

(١) فقھائے ھند ،ج ۔ ٥ ، حصہ ١ ، ص ۔ ١٧٣

(٢) " الولي " شاہ ولی الله اکیڈمي حیدرآباد (سندہ) ، اکتوبر ، نومبر ١٩٧٦ع ، ص ۔ ٢١۔

(٣) عربي ادبیات مین برعظیم پاک و ھند کا حصہ ، ص ۔ ١٨٥ ، علم حدیث مین پاک و ھند کا حصہ ، ص ۔ ٢٨١ ، (مطبوعہ ادارہ ثقافت اسلامیہ لاھور سن ١٩٧٧ع)

(٤) نزھتہ الخواطر ،ج ۔ ٦ ، ص ۔ ٦ ، فقھائے ھند ،ج ۔ ٥ ، حصہ ١ ، ص ۔ ٨٦ / حصہ ٢ ، ص ۔ ١٧٣ ، عربي ادبیات مین برعظیم پاک و ھند کا حصہ ، ص ۔ ١٨٥ تذکرہ مشاھیر سندہ ،ج ۔ ٣ ، ص ۔ ٩ ، علم حدیث مین پاک و ھند کا حصہ ، ص ۔ ٢٨١ ، ادارہ ثقافت اسلامیہ لاھور ، ١٩٧٧ع)

(٥) ڈاکٹر محمد جمن ٹالپر " سندہ جا اسلامي درسگاہ " ، (مطبوعہ محکمہ ثقافت ، سندہ ، حیدرآباد ، ١٩٨٢ع) ، ص ۔ ٢١٨۔

اس کا قلمي نسخہ قاهره (مصر) کے کتب خانہ مين موجود هے۰(۱) اس کے علاوه يہ حاشيہ مصر سے طبع بھي هوا هے۰(۲)

۶۔ حاشيہ سنن نسائي ۔(مخدوم ابوالحسن کبيررح)

سنن سنائي شريف پر يہ حاشيہ مخدوم ابوالحسن کبير سندهي رح کا تحرير کرده هے۰(۳)

يہ حاشيہ عربي زبان مين هے ، اس کا قلمي نسخہ قاهره کے خديويہ کتب خانہ مين موجود هے ۰(۴) اس کے علاوه يہ حاشيہ سنن نسائي ، هندستان مين چھپا ۰(۵)

ڈاکٹر محمد اسحاقہ لکھتے هين کہ سنن النسائي کے حواشي هندي ايڈيشن کے ساتھہ شايع کئے گئے هين ۰(۶)

۷۔ بھجۃ النظر في شرح نخبۃ الفکر (مخدوم ابوالحسن کبير)

يہ بھي علامہ ابوالحسن سندهي کبيررح کي تصنيف هے اور عربي زبان مين هے ۰(۷)

---

(۱) عربي ادبيات مين برعظيم پاک و هند کا حصہ ، ص۔ ۱۸۵ ،علم حديث مين پاک و هند کا حصہ ، ص۔ ۲۸۱۰

(۲) فقهائے هند ، ج ۔۵ ، حصہ ۲ ، ص ۔ ۱۷۳

(۳) تذکره مشاهير سنده ، ج ۔۲، ص ۔ ۹ ، نزهۃ الخواطر ، ج ۔۶ ، ص ۔۶ ، فقهائے هند ج ۵ حصہ ۱ ، ص ۔ ۸۶ / حصہ ۲ ، ص ۔ ۱۷۳ ،عربي ادبيات مين برعظيم پاک و هند کا حصہ ، ص ۔ ۱۸۵ ، پاک علم حديث مين پاک و هند کا حصہ ، ص ۔ ۲۸۱۰

(۴) عربي ادبيات مين برعظيم پاک و هند کا حصہ ، ص۔ ۱۸۵ ،علم حديث مين پاک و هند کا حصہ ، ص ۔ ۲۸۱

(۵) فقهائے هند ، ج ۔ ۵ ، حصہ ۱، ص ۔ ۱۷۳

(۶) علم حديث مين پاک و هند کا حصہ ، ص ۔ ۲۸۱

(۷) ايضاً ، سنده جا اسلامي درسگاه " ، ص ۔ ۲۲۰

مخدوم ابوالحسن کبیرؒ نے، محدث جلیل علامہ ابن حجر عسقلانیؒ شارح بخاری کی حدیث کی مشہور کتاب " شرح نخبۃ الفکر " کی شرح لکھی جو " بھجۃ النظر فی شرح نخبۃ الفکر " کے نام سے مشہور ہے۔ مرادی نے " سلک الدرر " میں اس کی بہت تعریف کی ہے۔(۱) اور صاحب فہرس الفھارس نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔(۲)

۸۔شرح / حاشیہ مسند احمد (مخدوم ابوالحسن کبیرؒ)

یہ بھی مخدوم ابوالحسن (عبدالھادی) کبیر سندھیؒ (م۔۱۱۳۸ھ) کی تصنیف ہے۔(۳)

مخدوم ابوالحسنؒ صحاح ستہ پر حواشی کے علاوہ حدیث کی مشہور کتاب مسند امام احمد پر بھی حاشیہ لکھا۔

علامہ عبدالحی الحسنی فرماتے ہیں :" ولہ حاشیۃ نفیسۃ علی " مسند امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ "(۴)

یعنی۔آپ کا" مسند امام احمد بن حنبلؒ" پر عمدہ حاشیہ ہے۔

مسند کی یہ شرح پچاس جز پر مشتمل ہے۔(۵) نواب صدیق حسن خان اور عبدالعزیز خولی نے اپنی تصانیف میں اس کا ذکر کیا ہے۔(۶)

(۱) مرادی : ۲:۶۶، عربی ادبیات میں برعظیم پاک و ہند کا حصہ، ص۔۶۸۔
(۲) سندھ جا اسلامی درسگاہ، ص۔۲۲۰ ، نزھۃ الخواطر، ج۔۶ ، ص۔۶ ۔
(۳) تذکرہ مشاہیر سندھ، ج۔۳، ص۔۹، عربی ادبیات میں برعظیم پاک و ہند کا حصہ ص۔۲۸۵ ، فقہائے ہند، ج۔۵، حصہ ۱، ص۔۸۶ ، / حصہ ۲، ص۔۱۷۳، علم حدیث میں پاک و ہند کا حصہ، ص۔۲۸۱۔
(۴) نزھۃ الخواطر، ج۔۶، ص۔۶ ۔
(۵) علم حدیث میں پاک و ہند کا حصہ ص۔۲۸۱

صاحب فهرس الفهارس نے اس سلسلے مین لکھا ھے کہ :
" لا يستغني عنها مطالع اور قارئ "(۱)
یعنی ۔ اس کا مطالعہ کرنے والا اور پڑھنے والا اس سے مستغنی نھین ھوسکتا۔

۱۔حاشیہ علی مسند امام اعظم (مخدوم ابوالحسن کبیرؒ)

یہ کتاب مخدوم ابوالحسن کبیر سندھی کی تصنیفات مین سے ھے۔(۲)

صاحب فقھائے ھند لکھتے ھین کہ شیخ ممدوح کو مسند امام ابوحنیفہ ، ھدایہ اور فتح القدیر شرح ھدایہ پر بھی حواشی لکھنے کا شرف حاصل ھے۔(۳) یہ کتاب عربی زبان مین ھے۔

دراسات اللبیب (شیخ معین ٹھٹھوی)

یہ کتاب شیخ محمد معین ٹھٹھوی (م ۔ ۱۱۶۱ھ) کی تصنیف ھے۔(۴)

اصل مین یہ کتاب رد تقلید اور عمل بالحدیث کے سلسلے مین ھے۔ مولانا دین محمد وفائی مرحوم نے لکھا ھے کہ یہ کتاب حدیث پر عمل کرنے سے متعلق ھے ۔ مگر اس کے ساتھ حنفی مذھب کی

---

(۱) سندھ جا اسلامی درسگاہ، ص ۔ ۲۱۹ ۔
(۲) فقھائے ھند ، ج ۔ ۵ ، حصہ ۲ ، ص ۔ ۱۷۳۔
(۳) ایضاً ، حصہ ۲ ، ص ۔ ۱۷۳ ، " فھرس الفھارس " ، مطبوعہ فاس، مغرب ۱۳۴۶ھ ، ج ۔ ۱ ، ص ۔ ۱۰۲۔
(۴) تذکرہ مشاھیر سندھ ، ج ۔ ۱ ، ص ۔ ۱۶۲ ، نزھۃ الخواطر ، ج ۔ ۶ ، ص ۔ ۳۵۲ ، اتحاف النبلاء ، مطبع نظامی کانپور ، ۱۲۸۸ ھ ، ص ۔ ۷۸ ۔

بھی تائید کی گئی ہے۔(۱)

علامہ عبدالحی الحسنی رح فرماتے ہیں : " دراسات اللبیب فی الاسوہ الحسنۃ بالحبیب " فیہ دراسات متعددہ ۔"(۲)

یعنی ۔

ان دراسات کی تفصیل اس طرح ہے :

۱۔ الاولی ، فیما اذا خالفت اقوال الفقہاء الاحادیث الصحیحہ

۲۔ والثانیۃ فیما یدل من کلام الصحابۃ و السلف الصالحین علی الاعتصام بالسنۃ ۔۔۔

۳۔ والثالث فیما یدل من کلام المتاخرین علی وجوب ترک الروایۃ اذا خالفت الحدیث ۔

۴۔ الرابعۃ فی کلام بعض الاجلاء من الحنفیۃ علی اما مہم و غیر الحنیفۃ مما یصرح بمطلب الباب

۵۔ الخامسۃ فیما یدل من کلام الشیخ محی الدین ابن عربی فی الحث علی العمل با لحدیث و ذم الرای وذم الفقہاء ۔

۶۔ السادسۃ فی الاستدلال علی حرمۃ ترک المقلد الحدیث الصحیح بروایۃ امامہ ورایہ بمقدمات سلمۃ معروفۃ

۷۔ السابعۃ فیما اذا خالفت اقوال الائمۃ الاربعۃ الحدیث ۔

---

(۱) تذکرہ مشاہیر سندہ ، ج ۔ ۱ ، ص ۔ ۱۶۲ ۔

(۲) نزہۃ الخواطر ، ج ۔ ۶ ، ص ۔ ۲۵۲ ،

۸۔ والثامنة فيما اذا عارض الاجماع الحديث الصحيح

۹۔ التاسعة في الفرقة بين الظاهرية و بين اصحاب الظواهر ۔

۱۰۔ والعشرة في بيان ان المتفقة عليه من الاحاديث هل يفيد الظن او القطع ۔

۱۱۔ الحادية عشرة في ابطال قول من يدعى مساواة حديث غير صحيحين بحديثهما في الصحة ۔

۱۲۔ الثانية عشر في لزوم التأدب بالامام ابي حنيفة رحمه الله و بمذهبه والذب عنه ورد ما قيل فيه ۔

نواب صديق حسن خان ، اس سلسلے مين فرماتے هين : " ودرين كتاب بجائے فصل و باب دراستهاست و جمله دراسات او دوازده است و تاليفش براي اثبات عمل بحديث صحيح و ترک روايت مذهب مخالف آن بوده است ۔ "(۱)

يعني ۔ اس کتاب میں فصل اور ابواب کے بجائے دراسات ھیں۔ اور یہ دراسات کل بارہ (۱۲) ھیں۔ اس تالیف کا مقصد صحیح حدیث پر عمل کرنا اور مخالف مذھب کی روایات کو ترک کردینا ھے۔

چونکہ اس کتاب میں عمل بالحديث کے علاوہ مذهب اهل السنت والجماعت پر سخت اعتراضات وارد تھے ، اس لئے مخدوم عبداللطف ٹھٹھوی (م ۔) نے اس کا ایک بڑا مبسوط رد لکھا جو " ذب ذبابات الدراسات " کے نام سے مشہور ھے ۔

اس کے بعد مخدوم عبداللطيف رح کے فرزند مخدوم محمد ابراهيم سندھي (مٹّئے والے) نے شيخ معين ٹھٹھوي کي تمام

(۱) صديق حسن خان " اتحاف النبلاء " ، مطبع نظامي كانپوري ۱۲۸۸ھ ص ۔ ۲۸ ۔

کتابون کو سامنے رکھ کر، " قسطاس المستقیم " کے نام سے ایک بهت بڑے جلد مین ان کا رد لکھا ۰(۱)

سن ۱۸٦٦ء مین پهلي مرتبہ ، هندستان کي اهل حديث جماعت نے یہ کتاب (دراسات اللبیب) شایع کرایا ۰(۲)

اس کتاب اور اس کے مصنف کي تعریف مین قاضي ملا محمد پشاوري نے ایک بڑا قصیدہ لکھا هے جو کتاب کے ساتھ هي شایع هوا هے۰(۳)

اس کتاب کے دو نسخہ پشاور یونیورسٹي کي لائبریري مین نمبر ۲۲۷ اور ۲۲۸ کے ساتھ موجود هین ۰ اس کا ایک نسخہ پیرجھنڈہ کے کتب خانہ مین بھي موجود هے۰

سن ۱۹۵۷ء مین سندهي ادبي بورڈ کراچي نے اس کو شایع کیا هے یہ مطبوعہ نسخہ ۴۵۵ صفحات پر مشتمل هے ۰ اس کے علاوہ کتاب مین مضامین کي فهرس اور فهرس اسماء الکتب اور تعلیقات ۱۰۷ صفحات پر مشتمل هے ۰

رسالہ في بحث حديث المصراه (شیخ معین ٹھٹھوي)

یہ رسالہ بھي شیخ محمد معین ٹھٹھوي کا تحریر کردہ هے ۰(۴)

---

(۱) تذکرہ مشاهیر سندہ، ج ـ ۱ ، ص ـ ۱٦۱ ۰
(۲) ایضاً، ص ـ ۱٦۲ ، مرحوم رحیمداد خان مولائي شیدائي نے لکھا هے کہ یہ کتاب لاهور سے شایع هوئي تھي، اور اب یہ نایاب هے۰ (تاریخ تمدن سندہ ، ص ـ ۵۵۱ ، " الوحید " سندہ آزاد نمبر، (۱٦ اجون ۱۹۳٦ء) حیدرآباد سندہ ، طبع ثاني ، سن ۱۹٦۹ء، ص ـ ۳۴)
(۳) اتحاف النبلاء ، ص ـ ۷۸ (مطبوعہ کانپور ۱۲۸۸ھ)
(۴) فقهائے هند، ج ـ ۵ ، حصہ ۲ ، ص ـ ۲۳۹ ، اعجاز الحق قدوسي " تاریخ سندہ ج ـ ۲ ، ص ـ ۵۵۱٦ (مرکزي اردو بورڈ لاهور، سن ۱۹۸۰ء)

حدیث کے موضوع پر یہ کتاب عربی زبان مین هے۔ (۱) جس مین حدیث المصراة پر بحث کی گئی هے۔

الابداع فی محاکمة بین النووی وابن الصلاح :

یہ بھی شیخ محمد معین ٹھٹھوی کی تصنیف هے۔ (۲) یہ کتاب فن و اصول حدیث کی کتاب هے اور عربی زبان هے۔

مولانا وفائی مرحوم نے لکھا هے کہ اس نے یہ کتاب ۱۹۱۷ع مین پیر سید ابو تراب شاہ محمد رشد اللہ جھنڈیر کے کتب خانہ مین دیکھی تھی۔ (۳)

رسالہ فی تحقیقہ معنی الحدیث " لا نورث ما ترکناہ صدقة " (شیخ معین ٹھٹھوی)

یہ رسالہ بھی شیخ محمد معین ٹھٹھوی کا لکھا ہوا هے اور عربی زبان مین هے۔ (۴)

اس کتاب مین علامہ معین نے ایک حدیث " لا نورث ما ترکناہ صدقہ " (۵) کے معنی شیعہ نقطہ نظر سے پیش کئے هین۔
شیعہ وروافض کا عقیدہ هے کہ پیغمبر اسلام کی وراثت کی

(۱) فقھائے هند، ج ـ ۵، حصہ ۲، ص ـ ۲۲۰۔
(۲) تذکرہ مشاهیر سندہ، ج ـ ۱، ص ـ ۱۶۲، "الوحید" سندہ آزاد نمبر" ص ـ ۳۲، تاریخ تمدن سندہ، ص ـ ۵۵۱، جنت السندہ، ص ـ ۵۶۶۔
(۳) تذکرہ مشاهیر سندہ، ج ـ ۱، ص ـ ۱۶۳ ـ
(۴) فقھائے هند، ج ـ ۵، حصہ ۲، ص ـ ۲۰ ـ ۲۲۹۔
(۵) ترجمہ ۔ هم کوئی میراث نهین چھوڑتے، مگر جو چھوڑتے هین وہ صدقہ هوتا هے۔

مالک آنحضرت صلی الله علیه وسلم کی چھوٹی صاحبزادی حضرۃ فاطمہ الزهرا رضہ اور اس کی اولاد هے۰ چنانچہ ان کے نزدیک آنحضرت کا ترک اور فدک کا باغ حضرت فاطمہ رضہ اور اس کی اولاد کو ملنا چاهئیے، جو خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ رضہ نے انهین نہ دیا۰ اس وجہ سے شیعہ ان کو غاصب کهتے هین۰ (نعوذ با الله من ذالک)

حضرت ابوبکر صدیقؓ رضہ نے اس معاملہ کو مذکورہ حدیث سے استدلال کرتے هوئے، آنحضرت کے ترکہ کو اموال المسلمین قرار دیا تها۰

یہ حدیث حضرت حذیفہ بن الیمان رضہ، حضرت زبیر بن العوام رضہ، حضرت ابو درداء رضہ، حضرت ابو هریرہ رضہ، حضرت عباس رضہ، حضرت عثمان ذی النورین رضہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضہ اور خود حضرت علی رضہ سے مروی هے۰(۱)

صحیح بخاری شریف مین مالک بن اوس بن حدثان النصری سے یون روایت هے:

ان عمر بن الخطاب رضہ قال بمحضر من الصحابۃ، فیهم علی والعباس و عثمان و عبدالرحمٰن بن عوف والزبیر بن العوام و سعد بن وقاص انشد کم بالله الذی با ذنہ تقوم السماء والارض اتعلمون ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال لا نورث ماترکناہ صدقۃ، قالوا اللهم نعم۰ ثم اقبل علیٰ علی والعباس فقال انشد کما با الله ـ هل تعلمان ان رسول صلی الله علیہ وسلم قد قال ذالک ـ قالا اللهم نعم۰ (۲)

یعنی ـ حضرت عمر رضہ نے صحابہ کے ایک مجمع مین فرمایا جن مین حضرت علی رضہ حضرت عباس رضہ، حضرت عثمان رضہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضہ حضرت زبیر بن العوام رضہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضہ

(۱) تحفہ اشنا عشریہ، ص ـ ۴۳۳، (مطبوعہ ولی محمد اینڈ سنز تاجران کتب کراچی ـ ن)
(۲) الجامع الصحیح البخاری ج ـ ۲، ص ـ ۴۲۷ (مطبوعہ لیڈن ۱۹۰۸ء)

موجود تھے ، کہ مین تم کو اس خدا کی قسم دیکر پوچھتا ھون کہ جس کے حکم سے آسمان اور زمین برقرار ھین۔ آیا تم جانتے ھو کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا ھم میراث نھین چھوڑتے ، جو کچھ ھم نے چھوڑا وہ صدقہ ھے ۔ سب نے کھا بار خدایا ، بیشک ایسا ھی ھے ۔ پھر (حضرت) علی اور (حضرت) عباس کی طرف متوجہ ھوکر فرمایا مین تم کو الله کی قسم دیکر پوچھتا ھون آیا تم جانتے ھو کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے ایسا فرمایا ، دونون نے کھا بارخدایا بیشک ایسا فرمایا ۔

اس صحیح حدیث جو کثرت طرقہ سے مروی ھے ، سے بالکل واضح ھوجاتا ھے کہ شیعہ کا عقیدہ اس معاملے مین گمراھی اورضلالت سے عبارت ھے ۔

شیخ معین بھی چونکہ شیعہ تھا ، اس لئے اس حدیث کے معنی شیعہ مسلک سے کی ھے ۔

شرح ترغیب و ترھیب للمنذری (شیخ محمد حیات سندھی رح)

یہ کتاب شیخ محمد حیات سندھی مدنی رح (م ۔ ١١٦٣ھ) کی تصنیف ھے ۔(١)

یہ کتاب عربی زبان مین تصنیف کردہ ھے اور محدث جلیل امام منذری رح کی حدیث کی مشھور و معروف کتاب " الترغیب والترھیب " کی شرح ھے ۔(٢)

---

(١) تذکرہ مشاھیر سندہ ، ج ۔٣ ، ص ۔ ٤٧ ، تاریخ تمدن سندہ ، ص ۔ ٥٥١ ، " الرحیم " سندہ آزاد نمبر ، ص ۔ ٣٥ ، جنت السندہ ، ص ۔ ٥٦٧ ۔
(٢) مخدوم امیر احمد " سرزمین سندہ مین علم حدیث " " الرحیم " ، شاہ ولی الله اکیڈمی ، حیدرآباد سندہ ، جولائی ١٩٦٣ع) ، ص ۔ ٤٢

تحفۃ الانام في العمل بحديث عليه السلام (شيخ محمد حيات ؒ)

يہ بھي شيخ علامہ محمد حيات سندھي مدني ؒ کي تصنيف ھے۔(١)

حديث کے موضوع پر يہ کتاب عربي زبان مين ھے۔ حديث و سنت پر عمل کرنے کے سلسلے مين يہ رسالہ بھت بڑي اھميت کا حامل ھے۔ اختصار کے باوجود اس مين نھايت بنيادي باتين ذکر کي گئي ھين۔(١)

علامہ صالح فلاني کي مشھور کتاب " ايقاظ ھمم اولي الابصار" اسي سے ماخوذ ھے۔(٢) اس کے علاوہ نواب صديقہ حسن خان نے "الجنۃ الاسوۃ الحسنۃ بالسنۃ " مين اور علامہ امير محمد بن اسماعيل يماني

---

(١) تذکرہ مشاھير سندھ، ج-٢، ص- ٤٧، فقھائے ھند، ج-٥، حصہ ٢، ص- ١٤٩ " الوحيد " سندھ آزاد نمبر، ص-٣٥، تاريخ تمدن سندھ، ص- ٥٥١، اتحاف النبلاء، ص-٣٥۔

(٢) فقھائے ھند، ج-٥، حصہ ٢، ص- ١٤٩۔

(٣) يہ علامہ امام صالح بن محمد العمري المعروف بہ الباقلاني کي تصنيف ھے علامہ موصوف شيخ عابد انصاري سندھي کے استاد ھين۔ اس کتاب مين انھون نے تقليد کا رد کيا ھے جو دو جلدون پر مشتمل ھے۔ نواب صديقہ حسن صاحب اس سلسلے مين لکھتے ھين کہ : "وايں مجلدي متوسط ست در رد تقليد مشتمل بر نصوص و احاديث و اقوال اھل علم ھر چھار مذھب خصوصاً ايمہ اربع مجتھدين۔" (اتحاف النبلاء، ص-٢٧)

يعني - يہ کتاب متوسط ھے، جو رد تقليد سے متعلق نصوص اور احاديث مبارکہ اور چاروں مذھب کے اھل علم خصوصاً چاروں ائمہ مجتھدين کے اقوال پر مشتمل ھے۔

نے " ارشاد النقاد الی تیسیر الاجتہاد " میں اسی رسالے سے اقتباسات دیئے ہیں۔(۱)

شیخ محمد حیات سندھی رح کے ایک شاگرد حضرت مرزا مظہر جان جاناں (م۔ ۱۱۹۵ھ)، (۲) نے اپنے ایک فارسی مکتوب میں اس کی تلخیص کی ہے، جو " کلمات طیبات " میں چھپ چکی ہے(۳)

اس رسالہ " تحفۃ الانام فی العمل بحدیث علیہ السلام "میں شیخ حیات رح نے یہ ثابت کیا ہے کہ ہر حال میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی جائے اور اس کے علاوہ کسی کی اتباع کرنا صحیح نہیں چنانچہ تقلید کا رد کرتے ہوئے ایسے اصحاب جو مقلد ہیں، ان کے اس عمل کو خلاف شرع قرار دیا ہے۔ اس سلسلے میں نواب صدیق حسن خان نے اپنی کتاب " اتحاف النبلاء " میں لکھا ہے کہ اس رسالہ میں تقلید کی تردید کی گئی ہے۔(۴)

اس رسالہ کا آغاز اس طرح کیا ہے: " الحمد لله الذي شرفنا بمعرف الاحکام۔ "(۵)

یعنی۔ تمام حمد (تعریف) اللہ کے لئے ہے جس نے ہم کو احکام کی معرفت سے مشرف کیا۔

---

(۱) فقہائے ہند، ج۔ ۵، حصہ ۲، ص۔ ۱۵۰

(۲) مرزا جان جاناں ایک بہت بڑے عالم دین تھے، اور نسبًا علوی تھے انیس واسطوں سے ان کا نسب حضرت محمد بن علی رض بن ابی طالب سے ملتا ہے۔ بارھویں صدی ہجری کے شیخ الاسلام، امام، عالم، محدث، فقیہ اور عابد بزرگ تھے۔
(فقہائے ہند، ج۔ ۵، حصہ اول، ص۔ ۱۰ ـ ۱۱۹)

(۳) فقہائے ہند، ج۔ ۵، حصہ ۱، ص۔ ۱۳۷، حصہ ۲، ص۔ ۱۵۰، مولانا غلام رسول مہر " تاریخ سندھ، ج۔ ۲، ص۔ ۱۰۰۱۔

(۴) اتحاف النبلاء، ص۔ ۴۰۲، علم حدیث میں پاک و ہند کا حصہ، ص۔ ۲۸۲ (مطبوعہ ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور، ۱۹۷۷ء)

(۵) اتحاف النبلاء، ص۔ ۲۵، (مطبع نظامی کانپور، ۱۲۸۸ھ)۔

یہ کتاب مکتبہ محمدیہ بمبئي مین موجود هے، بمبئي کے ایک عالم دین حضرت مولانا عبدالجلیل سامرودي کي ساعي سے چند سال قبل مکتبہ سلفیہ دهلي سے یہ رسالہ طبع هو چکا هے، جس پر سن طباعت مرقوم نهین ۰"(۱)

تحفۃ المحبین فی شرح الاربعین ۔ (شیخ محمد حیات رح)

یہ کتاب شیخ محمد حیات سندهی مدني رح کی تصنیف هے، اور یہ بهي عربي زبان مین هے۰(۲)

یہ امام نووی رح کی حدیث کي مشهور کتاب "اربعین نووي" کي شرح هے۰ (۳)

اس رسالہ کا ایک قلمي نسخہ بانکي پور کے کتب خانہ مین موجود هے۰(۴)

ایک قلمي نسخہ، پیر محب الله شاہ پیر جهنڈہ کے مکتبہ عالیہ مین موجود هے جو ۳۵ اوراقہ پر مشتمل هے اور یہ شعبان ۱۳۰۲ ھ کا مکتوبہ هے۰

اس مخطوطہ کا ذکر مولانا ارشاد الحقہ اثري فیصل آبادی(۵) نے کیا هے۰(۶)

---

(۱) فقهائے هند، ج ۔ ۵، حصہ ۲، ص ۔ ۱۵۱۰
(۲) ایضاً
(۳) علم حدیث مین پاک و هند کا حصہ، ص ۔ ۲۸۲۰
(۴) عربی ادبیات مین برعظیم پاک و هند کا حصہ، ص ۔ ۲۸۶۰
(۵) مولانا ارشاد الحقہ اثری، مهتمم ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد نے اپنے ایک مضمون بعنوان "علامہ محمد حیات سندهي" لکها تها جو ماہ نامہ "ترجمان الحدیث" لاهور، ماہ مارچ ۱۹۷۹ء مین چهپا تها۰
(۶) "ترجمان الحدیث" لاهور، ماہ مارچ ۱۹۷۹ء، ص ۔ ۳۴۰

شرح اربعين ، (شيخ محمد حيات رح)

يہ بھي شيخ محمد حيات سندھي مدني رح كي تصنيف هے۰(۱)

يہ كتاب عربي زبان مين هے اور ملا علي قاري رح كي "اربعون حديثًا في جوامع الكلم" كي شرح هے۰(۲)

اتحاف الاكابر بمرويات شيخ عبدالقادر (مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي)

حديث كي يہ كتاب علامہ مولانا مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح (م - ۱۱۷۴ھ) كي تصنيف هے اور عربي زبان مين هے۰(۳)

يہ كتاب مخدوم صاحب نے مكہ مكرمہ مين سن ۱۱۳۶ھ مين لكھي اور اس كتاب مين علم حديث كي روايات مين اسانيد كے سلسلے قلمبند كئے هين ۰

اسي كتاب مين مخدوم صاحب رح نے اپنے ۱۰۵ تصنيفات كے نام بھي درج كئے هين ۰ جن مين دس كتابين سندھي زبان مين هين ۰

"اتحاف الاكابر" كا نسخہ عبدالرؤف بختيارپور كے پاس موجود تھا ، اب اس كا كوئي پتہ نهين هے۰

---

(۱) فقهائے هند ، ج - ۵ ، حصہ ۱ ، ص - ۱۵۵ ، علم حديث مين پاك و هند كا حصہ ، ص - ۲۸۲ ۰
(۲) ايضاً ايضاً
(۳) تكملہ مقالات الشعراء ، ص - ۵۰ ، بذل القوه ، ص - ۱۲ ، (مقدمہ)

ذيل اتحاف الاكابر (مخدوم محمد هاشم رح)

يہ بھی مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح کي تصنيف ہے مخدوم صاحب نے علم حديث مين " اتحاف الاکابر " تصنيف کيا اور اس کے بعد اس کا ذيل لکھا ٠

يہ کتاب حديث کے موضوع پر عربی زبان مين ہے٠

نورالبصائر (مخدوم محمد هاشم رح)

يہ بھی مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح کي تصنيف ہے ٠ (۲)

حديث کے سلسلے مين يہ کتاب عربي زبان مين ہے٠

مخدوم صاحب رح نے اپني کتاب " ذيل اتحاف الاکابر " کا عربی زبان مين تکملہ لکھا تھا ، جس کا نام " نورالبصائر " ہے٠

اس سلسلے مين مخدوم امير احمد صاحب لکھتے هين: تکملہ ذيل اتحاف الاکابر و سميت تلک التکملہ " نورالبصائر " (۳)

يعنی - ايک (رسالہ) ذيل اتحاف الاکابر کا تکملہ هے، اور اس تکملہ کا نام "نورالبصائر" هے۔

---

(۱) بذل القوہ ، ص-۱۲ ، (مقدمہ)
(۲) ايضاً ، ص-۱۲ ، (مقدمہ) ، تکملہ مقالات الشعراء ، ص-۵۶ ٠
(۳) بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ ، ص - ۱۲ (مقدمہ)۔

غاية النيل في اختصار اتحاف والذيل (مخدوم محمد هاشم رح)

يه مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوی رح کی تصنیف هے اور عربی زبان مین هے ۰(۱)

مخدوم صاحب کی یه تصنیف " اتحاف الاکابر ". اور اس کے " ذیل " کا اختصار هے۰

چنانچه مخدوم امیر احمد صاحب لکھتے هین : " کتاب " غاية النيل في اختصار الاتحاف الاکابر والذيل ۰ "(۲)

یعنی ـ کتاب " غاية النيل " اتحاف الاکابر اور " ذیل " کا اختصار هے ۰

الرحيقة المختوم في وصل الاسانيد العلوم (مخدوم رح)

یه مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوی ابن عبدالغفور سندھی کی تصنیف ، علم حدیث سے متعلقه عربی زبان مین هے ۰(۳)

غنية الظريف بجمع المرويات والتصانيف (مخدوم رح)

یه بھی مخدوم مولانا محمد هاشم ٹھٹھوی رح کی تصنیف هے ۰(۴)

---

(۱) بذل القوه ، ص ـ ۱۳ ، (مقدمه) ، تکمله مقالات الشعراء ، ص ـ ۵۷ ، ص ـ ۷۰۷ ۰

(۲) ایضاً

(۳) تذکره مشاهیر سنده ، ج ـ ۲ ، ص ـ ۲۵۸ ، عبدالرسول قادری " مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوی رح " ، ص ـ ۱۱۲ ۰

(۴) بذل القوه ، ص ـ ۱۲ ، تکمله مقالات الشعراء ، ص ـ ۵۷ ، تذکره مشاهیر سنده ص ـ ۸۲

اس کتاب مین مخدوم صاحب نے ان تمام شائخ و اکابر کے نام درج کئے هین جن سے آپ نے حدیث روایت کي هے، اور ان کي مرويات اور تصانیف کے نام دیئے هین۔

مخدوم امیر احمد صاحب فرماتے هین : "جمعت فیها اسماء المشائخ الذین روّیت عنهم جمیع مرویاتهم او مصنفاتهم او جمیعها معاً۔(۱)

نظم الجواهر بذیل اتحاف الاکابر ۔ (مخدوم محمد هاشم رح)

یہ عمدہ تصنیف ، مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح کي هے جو عربي زبان مین هے۔(۲)

علم حدیث کے سلسلے کي یہ کتاب بھي " ذیل اتحاف الاکابر " سے متعلقہ هے۔

حیات القاري باطراف بخاري ۔ (مخدوم محمد هاشم رح)

حدیث کے موضوع پر یہ کتاب مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح کي هے ، اور یہ عربي زبان مین هے۔(۳)

(۱) بذل القوہ ، ص ۔ ۱۲ ، (مقدمہ) ۔
(۲) تذکرہ مشاهیر سندہ ، ج ۔۲، ص ۔ ۲۵۸ ، تکملہ مقالات الشعراء ، ص ۔ ۵۸
(۳) تذکرہ مشاهیر سندہ ، ج ۔ ۱، ص ۔ ۲۵۸ ، تکملہ مقالات الشعراء ، ص ۔ ۵۵، بذل القوہ ، ص ۔ ۲۲، (مقدمہ) سندہ جا اسلامي درسگاہ ، ص ۔ ۲۲۶ ۔

یہ کتاب حافظ مزی رح کی " کتاب الاطراف " سے ماخوذ ہے اور اس میں صحیح بخاری کی اطراف احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔

یہ کتاب سن ۱۱٦٦ھ میں لکھی گئی اور یہ تین سؤ صفحات پر مشتمل ہے۔

چنانچہ مخدوم محمد ھاشم رح حمد و ثنا اور صلواۃ و سلام کے بعد، اس کی ابتدا میں لکھتے ہیں :

"ان هذه الرسالة جمعت فيها اطراف احاديث كتاب الصحيح للامام الهمام حجة الاسلام محمد بن اسماعيل البخاري وانتقيتها من كتاب الاطرف للحافظ الاوحد القمقام ابي الحجاج جمال الدين يوسف بن الزكي المزي الدمشقي و سميتها حيات القاري باطراف صحيح البخاري وشرعت فيها خامس عشر شهر شعبان المعظم من سنة الف و مأة واربع وستين من الهجرة النبي المكرم صلي الله عليه وسلم ." (١)

مخدوم صاحب نے اس سلسلے کی دوسری کتابوں مثلاً کتاب الاطراف ابي مسعود الدمشقي ، كتاب الاطراف لاحاديث الصحيحين لخلف الواسطي وغیرہ ھم پر حافظ مزی رح کی کتاب الاطراف کو ترجیح دیکر اسی ترتیب سے اپنی کتاب کو مرتب کیا ، چنانچہ آپ فرماتے ہیں :

" ورتبته علي ترتيب كتاب المزي فانه احسن الكل ترتيباً

(١) بذل القوہ ، ص ۔ ٢٣ ، (حاشیہ / مقدمہ) ۔

مراعيا فيه ترتيب حروف المعجم علي النحو المعروف عندنا سوي ان قدمت حروف الهاء علي الواو ، تبعًا للمزي و ان كان ذالک عکس المعروف عندنا (۱)

یعنی ۔ میں نے اس کی ترتیب علامہ مزّی کی کتاب کی ترتیب پر رکھی ہے جو بلاشبہ سب سے بہتر ترتیب ہے، حروف معجم کی ترتیب کی رعایت کرتے ہوئے، جیسا کہ ہمارے درمیان مشہور ہے ۔ سوائے اس کے کہ مزی کی اتباع میں "ہا" کو "واو" پر مقدم کیا ہے ۔ اگرچہ وہ ہمارے خلاف ہے جو ہمارے درمیان مشہور ہے۔

اس کتاب کا ایک نسخہ پیر جھنڈہ کے کتب خانہ مین موجود هے ۰ اس مخصوص کے بارے مین مخدوم امیر احمد عباسي لکھتے هین :

" ولم توجد من هذا الکتاب الا نسخة واحدة خطية موجودة في مکتبة الشيخ السيد احسان الله شاه الراشدي الواقعة في قرية " درگاه شريف " من مضافات سعيد آباد ۰ (۲)

یعنی ۔ اس کتاب کے کسی نسخہ کا پتہ نہیں ہے سوائے اس ایک خطی نسخہ کے جو درگاہ شریف میں شیخ سید احسان اللہ شاہ راشدی کے کتب خانہ میں موجود ہے ۔ یہ سعید آباد کے مضافات میں ہے۔

اس مخصوص کي تاريخ کتابت ۸ ۔ رمضان المبارک سن ۱۱۶۷ھ مذکور هے اور اس کے کاتب خود مخدوم صاحب رح کے بڑے فرزند مخدوم عبدالرحمٰن ٹھٹھوي رح هين ۰ (۳)

السنة النبويه في حقيقة الفتح الا فضلية (مخدوم محمد هاشم رح)

یہ بھي مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح کي تصنيف هے (۴)

---

(۱) بذل القوه ، ص ۔ ۲۲ ، (مقدمه / حاشيه) ۰
(۲) ايضاً
(۳) ايضا
(۴) تکمله مقالات الشعراء ، ص ۔ ۵٦ ، بذل القوه ص ۔ ۱۹ ، (مقدمه) سنده جا اسلامي درسگاهه

يہ رسالہ عربي زبان مين هے۰ مخدوم امير احمد صاحب فرماتے هين :" و منها رسالة تسمي بالسنة النبوية في حقيقة التقطع بالا نفليتہ ۰(١)

يعني - ان ميں سے ايک رسالہ سنة النبوية فی حقيقت القطع بالافضلية کے نام سے هے۔

اصح الاسانيد ۔(مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح)

يہ بھي مخدوم محمد هاشم رح کي تصنيف هے۰(٢) يہ علم حديث کے سلسلے کي کتاب هے۰ جس مين صحيح اسناد کا بيان کيا گيا هے۰ يہ بھي عربي زبان مين هے ۰(٣)

الحصن الممنوع عما اورد علي من ادرج الحديث الموضوع :

يہ بھي مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح کي تصنيف هے(٤) علم الحديث کے سلسلے کي يہ کتاب عربي زبان مين هے۰(٥) اور اس مين موضوع حديث کے سلسلہ مين بحث هے۰

ثنائيات مؤطا امام مالک (مخدوم محمد هاشم رح)

يہ بھي مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح کي تصنيف هے(٦)۰

---

(١) تکملہ مقالات الشعراء، ص ـ ٥٦ ، بذل القوه، ص ـ ٢٩، (مقدمہ) سندھ جا اسلامي درسگاه ، ص ـ ٢٣٧ ۰

(٢) بذل القوه، ص ـ ١٩ ، (مقدمہ)

(٣) تکملہ مقالات الشعراء ، ص ـ ٧٠٨ ۰

(٤) ايضاً، ص ـ ٥٤ ، بذل القوه، ص ـ ١٧ ، (مقدمہ) ، تذکره مشاهير سندھ ج ٢،ص ـ ٢٥٨

(٥) ايضاً ص ـ ٧٠٧ ۰

(٦) ايضاً، ص ـ ٧٠٨ ، بذل القوه، ص ـ ١٢ ، (مقدمہ)۰

یہ رسالہ عربي زبان مین ھے اور اس مین مؤطا امام کے "ثنائیات" بیان کي گئي ھین ·

شلاشیات الاثار بمحمد بن الحسن - (مخدوم محمد ھاشم رح)

یہ رسالہ بھي مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوي رح کا تصنیف کردہ ھے ·(۱)

یہ رسالہ عربي زبان مین لکھا گیا ھے اور اس مین امام محمد رح کي کتاب الاثار کي "ثلاثیات" بیان کي گئي ھین · "ثلاثیات" وہ حدیث کي قسم ھے جو تین راویون سے مروي ھو·

ثلاثیات صحیح بخاري (مخدوم محمد ھاشم رح)

مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوي مرحوم اس کے مصنف ھین·(۲) یہ رسالہ عربي زبان مین ھے اور اس مین ثلاثیات صحیح البخاري کا بیان ھے ·

اتحاف النبلاء مین "ثلاثیات البخاري" کے بارے مین مذکور ھے کہ :" ومراد بآن احادیث اند مروي بسہ راوي واین قسم حدیث در بخاري بست ودو عدد اند غالبش مروي است از مکي بن ابراھیم ·"(۳)

یعنی - اس حدیث سے مراد یہ ھے کہ یہ تین راویوں سے مروی ھے۔ اور اس قسم کی احادیث کی تعداد بخاری شریف میں ۲۲ ھے۔ جن میں سے زیادہ تر مکی بن ابراھیم سے مروی ھیں -

---

(۱) تکملہ مقالات الشعراء ، ص - ۷۰۸ ، بذل القوہ ، ص - ۱۲ ، (مقدمہ)
(۲) ایضاً
(۳) اتحاف النبلاء ، مطبع نظامي کانپور ، ۱۲۸۸ھ ، ص - ۲۵ ·

ثلاثيات المعجم الصغير للطبراني - (مخدوم محمد هاشم رح)

مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوی رح نے یہ رسالہ تحریر کیا۔(۱)

یہ رسالہ بھی عربی زبان میں ہے اور اس میں امام طبرانی رح کی " معجم الصغیر " کی ثلاثیات کا ذکر کیا گیا ہے مخدوم محمد هاشم رح نے اپنی کتاب " فتح الغفار بعوالی الاخبار " میں ان چاروں رسائل ، جن کا ابھی ذکر کیا گیا ہے ، جمع کیا ہے۔ چنانچہ مخدوم امیر احمد صاحب لکھتے ہیں:

" فتح الغفار بعوالی الاخبار " جمعت فیہ ثنائیات موطا مالک و ثلاثیات الاثار محمد بن الحسن و ثلاثیات صحیح البخاری و ثلاثیات المعجم الصغیر للطبرانی ۔"(۲)

یعنی - " فتح الغفار بعوالی الاخبار " میں ثنائیات موطا امام مالک ، ثلاثیات الاثار امام محمد بن الحسن رح ، ثلاثیات صحیح بخاری اور ثلاثیات المعجم الصغیر امام طبرانی رح کو جمع کیا ہے۔

الرسالة فی التحقیق اسانید الحدیث : اقتلوا الساحر والساحرة - (مخدوم محمد هاشم رح)

یہ رسالہ بھی مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رح کا تصنیف کردہ ہے۔(۳)

(۱) تکملہ مقالات الشعراء ، ص - ۷۰۸ ، بذل القوہ ، ص - ۱۲ ، (مقدمہ) ۔
(۲) بذل القوہ ، ص - ۱۲ ، (مقدمہ) ۔
(۳) تکملہ مقالات الشعراء ، ص - ۷۰۸ ، بذل القوہ ، ص - ۱۹ ، (مقدمہ) ، سندھ جا اسلامی درسگاہ ، ص - ۲۳۵ ۔

یہ رسالہ عربی زبان میں ہے اور اس میں ایک حدیث "اقتلوا الساحر و الساحرۃ "۔(۱) کی اسناد کی تحقیق کی گئی ہے۔

ینا بیع الحیواۃ الابدیہ فی طریقہ الطلاب النقشبندیہ :

یہ کتاب مخدوم ابوالحسن ڈاھری (م ۔ ۱۱۸۱ھ) کی تصنیف ہے۔(۲)

یہ کتاب بہت سے علوم پر حاوی ہے، حدیث، تصوف، فقہ اور علم الاخلاق کا بڑا حصہ اس میں موجود ہے۔(۳) اس کتاب پر مفصل تبصرہ تصوف کے باب میں کیا جائے گا۔

بہجۃ النظر شرح شرح نخبۃ الفکر (مخدوم ابوالحسن صغیرؒ)

یہ مخدوم ابوالحسن محمد بن صادق المعروف بہ ابوالحسن صغیر سندھی (م ۔ ۱۱۸۷ھ) کی تصنیف ہے۔(۴)

حدیث کی یہ کتاب عربی زبان میں ہے، اور علامہ ابن حجرؒ عسقلانی رح کی کتاب نخبۃ الفکر کی شرح کی شرح ہے۔(۵)

(۱) ترجمہ : " ساحر اور ساحرہ کو قتل کردو۔"
(۲) تذکرہ مشاہیر سندھ، ج ۔ ۱، ص ۔ ۱۲۳۔
(۳) محترم الاستاذ ڈاکٹر ابوالفتح محمد صغیرالدین مدظلہٗ، سابقہ صدر شعبہ ثقافت اسلامیہ و تقابل ادیان، جامع سندھ نے اس کتاب پر فارسی زبان میں بہترین مقالہ تحریر فرمایا، جس پر جامع سندھ نے آپ کو پی ایچ ۔ڈی کی ڈگری دی ہے۔
داکٹر صاحب موصوف راقم الحروف کی اس مقالہ مین رھنمائی فرما رھے ھیں۔
(۴) فتحنامہ ھند، ج ۔۵، حصہ ۲، ص ۔ ۱۶۸، سندھ جا اسلامی درسگاہ، ص ۔ ۲۴۰
(۵) ایضاً

یہ کتاب بہت پہلے ہندستان سے شایع ہوچکی ہے، اور اب نایاب ہے۔ اس کی ایک کاپی مولانا غلام مصطفی قاسمی مدظلہ کے کتب خانہ مین موجود ہے۔

رجال مسند احمد ابن حنبل - (مخدوم ابوالحسن صغیر)

یہ بھی علامہ ابوالحسن صغیر سندھی رح کی تصنیف ہے(۱) علم حدیث کے سلسلے مین یہ کتاب عربی زبان مین ہے اور مسند امام احمد رح کے رجال کا اس مین ذکر کیا گیا ہے۔

وشیقۃ الاکابر - (حاجی فقیرالله علوی)

یہ حاجی فقیرالله شاہ علوی شکارپوری (م - ۱۱۹۵ھ) کی تصنیف ہے۔(۲)

یہ کتاب عربی زبان مین ہے، ڈاکٹر زبید احمد صاحب نے اس کو حدیث کی کتب مین شمار کیا ہے۔(۳)

فقیر الله شاہ علوی نے اس کتاب مین اپنی سلاسل اسانید و اجازات کی پوری تفصیل درج کی ہے، یہ ایک قلمی کتاب ہے جو ایک مقدمہ، آٹھ فصول اور خاتمہ پر محیط ہے۔

---

(۱) عبدالرسول قادری بلوچ، "مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رح" سندھی ادبی بورڈ، جامشورو، سن ۱۹۸۸ع، ص - ۱۲۹۔

(۲) تذکرہ مشاہیر سندھ، ج - ۳، ص - ۹۵، تاریخ تمدن سندھ، ص - ۵۵۲، عربی ادبیات مین برعظیم پاک و ہند کا حصہ، ص - ۲۹۲، فقہائے ہند، ج - ۵، حصہ ۲، ص - ۱۶۷۔

(۳) عربی ادبیات مین برعظیم پاک و ہند کا حصہ، ص - ۲۹۲، (مطبوعہ ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور، ۱۹۷۳ع)

کتاب کے ابتدا مین مصنف نے، مولانا محمد صادق دیندار حصار کي جلال آبادي، شیخ محمد حیات سندھي، شیخ محمد ھاشم ٹھٹھوي رح، شیخ محمد سعید پشاوري اور اس زمانے کے مفتي مکہ شیخ عبدالقادر وغیرہ علماء ومحدثین کا ذکر کیا ھے۔ آگے چل کر ھر فصل مین ان تمام علوم کي تفصیل سے سند بیان کي ھے جو مصنف نے مختلف اساتذہ سے حاصل کئے، یہ کتاب غیر مطبوعہ ھے۔(۱)

یہ کتاب پشاور یونیورسٹي کے کتب خانہ مین موجود ھے جس کا نمبر شمار ۲۷۵ ھے۔(۲)

تلخیص صحیح بخاري - (مخدوم محمد عثمان متعلوي)

یہ مخدوم محمد عثمان متعلوي سندھي مٹیاري والے (م-۱۱۹۱ھ) کي تصنیف ھے۔(۳)

یہ کتاب صحیح بخاري شریف کي تلخیص ھے، جو فارسي زبان مین تحریر کي گئي ھے۔(۴)

اصل مین مخدوم محمد عثمان متعلوي نے قاضي محمد اکرم نصرپوري کي کتاب شرح صحیح بخاري کي تلخیص کرکے مشکواۃ کے حاشیہ مین لکھا ھے۔ یہ تلخیص متن کے ساتھ دو جلدون پر مشتمل ھے، اس کا ایک جلد علامہ آئي آئي قاضي (میمن) لائبریري

(۱) فقہائے ھند، ج-۵، حصہ ۲، ص- ۶۸-۱۶۷۔

(۲) عربي ادبیات مین برعظیم پاک و ھند کا حصہ، ص- ۲۹۲۔

(۳) تذکرہ مشاھیر سندھ، ج-۱، ص-۲۰۱، سندھ جا اسلامي درسگاہ، ص-۱۹۵ ڈاکٹر محمود اماني "مخدوم عبدالواحد السیوستاني و فتواہ" ص- ۴۲ (قلمي) یہ مقالہ سندھالاجي مین موجود ھے۔

(۴) تذکرہ مشاھیر سندھ، ج-۱، ص-۲۰۱، (مطبوعہ سندھي ادبي بورڈ، جامشورو)، سندھ جا اسلامي درسگاہ، ص-۱۹۵، ص-۲۷۰

سنده يونيورسٽي ، جامشورو مين موجود هے۰ اس کا دوسرا جلد مولانا محمد معروف (متياري والے) کے پاس موجود هے۰(١)

منتخب مشکواة المصابيح (مخدوم عثمان متعلوي)

يہ عمده تصنيف بهي مخدوم محمد عيثمان متعلوي رح کي هے۰(٢)

اس کتاب مين حديث کي مشهور کتاب مشکواة المصابيح سے منتخب احاديث کا فارسي ترجمہ پيش کيا گيا هے۰

مولانا دين محمد وفائي مرحوم لکهتے هين کہ آپ کي مستقل تصنيف " منتخب مشکواه المصابيح " فارسي زبان مين ايک هي کتاب اس وقت موجود هے۰(٣)

ترجمہ شمائل ترمذي (محمد عثمان متعلوي)

يہ بهي علامہ مخدوم محمد عثمان متعلوي کي تصنيف هے۰(٤)

يہ حديث کي مشهور کتاب " جامع الترمذي " کي شمائل النبي کا فارسي مين ترجمہ هے۰(٥)

---

(١) ڈاکٹر محمود اسباني : " مخدوم عبدالواحد سيوستاني و نشواه" ص ـ ٢١ ، (قلمي)
(٢) تذکره مشاهير سنده ، ج ـ ١ ، ص ـ ٢٠١ ، سنده جا اسلامي درسگاه ، ص ـ ٢٧٠ ۰
(٣) ايضاً
(٤) سنده جا اسلامي درسگاه ، ص ـ ٢٧٠ ۰
(٥) ايضاً

شرح جامع الترمذي ۔ (شيخ ابوالطيب)

يہ شيخ ابوالطيب سندهي (م ۔ ١١٣٩ھ) کي تصنيف هے۔(١) حديث کي يہ کتاب عربي زبان مين هے ، اور يہ حديث کي مشهور کتاب جامع الترمذي کي شرح هے۔(٢)

علامہ عبدالحي الحسني رح لکهتے هين : " ولہ شرح حسن بالعربي علي جامع الترمذي " ۔(٣)

يعني ۔ آپ کي جامع الترمذي پر ايک بهترين شرح هے جو عربي زبان مين هے۔

اس کتاب کي ابتدا اس طرح هے : " الحمد لله الذي شيد اركان الدين الحنيفي بکتاب المبين ۔"(٤)

شيخ ابوالطيب سندهي رح ، عهد کلهوڙا مين ، بارهوين صدي کے بزرگ هين ، جيسا کہ صاحب نزهة الخواطر نے لکها هے اور ، فقهائے هند مين بهي يهي مذکور هے کہ آپ بارهوين صدي هجري کے فقهاء مين سے تهے۔(٥)

مگر ڈاکٹر زبيد احمد نے لکها هے کہ آپ دسوين صدي هجري مين تهے ، جو بهرحال غلط هے۔ صحيح وہ هے جو علامہ عبدالحي الحسني رح اور صاحب فقهائے هند نے لکها هے۔ ڈاکٹر زبير احمد نے بهي لکها هے کہ شيخ ابوالطيب سندهي نے ترمذي کي شرح لکهي تهي(٦)

---

(١) علم حديث مين پاک و هند کا حصہ ، ص ۔ ٢٨٣ ، عربي ادبيات مين برعظيم پاک و هند کا حصہ ، ص ۔ ٢٨٣ ۔
(٢) علم حديث مين پاک و هند کا حصہ ، ص ۔ ٢٨٣ ، فقهائے هند ج ۔٥ ، حصہ ١ ، ص ٩٢
(٣) نزهة الخواطر ، ج ۔ ٦ ، ص ۔ ١٢ ۔
(٤) ايضاً
(٥) فقهائے هند ، ج ۔ ٥ ، حصہ ١ ، ص ۔ ٩٦ ۔
(٦) عربي ادبيات مين برعظيم پاک و هند کا حصہ ، ص ۔ ٢٨٣ ۔

يہ كتاب برٹش ميوزم لائبريري مين موجود هے۰(۱) مطبع نظامي دهلي نے اسے " شروح اربعہ " كے ساتھہ طبع كيا تھا(۲)

اربعون حديثا ـ (مخدومعبدالواحد سيوستاني رح)

يہ مخدوم عبدالواحد سيوستاني رح (م ـ ۱۱۲۲ھ) كي تصنيف هے۰(۳)

يہ حديث كي كتاب هے اور عربي زبان مين هے۰ اس مين ۴۰ احاديث مباركہ جمع كي گئي هين ۰

چنانچہ مخدوم صاحب رح خود لكھتے هين : " الحمد لله رب العالمين و الصلواة و السلام علي سيد المرسلين محمد و آله اجمعين و بعد فهذه اربعون حديثا انتخبتها من كتب الاحاديث والله الموفق (۴)

يعني ـ تمام تعريف الله رب العالمين كے لئے هے اور صلواة و سلام هو سيد المرسلين محمد اور اس كي تمام آل پر۰ پس يہ چاليس احاديث هين جو مين نے كتب احاديث سے منتخب كي هين ، اور الله هي توفيق دينے والا هے ۰

اس رسالہ كا مخطوطہ سندھ يونيورسٹي كي علامہ آئي آئي قاضي لائبريري مين موجود هے ۰(۵) جو پانچ صفحات پر مشتمل هے اس كا كاغذ بوسيده اور ٹوٹنے والا هے۰ اس مخطوطہ كي كتابت بڑي عمده اور خوبصورت هے ، اسي وجہ سے گمان هوتا هے كہ خود مخدوم صاحب كا

---

(۱) عربي ادبيات مين برعظيم پاك و هند كا حصہ ، ص ـ ۲۸۳۰
(۲) علم حديث مين پاك و هند كا حصہ ، ص ـ ۲۸۳ ۰
(۳) تذكره مشاهير سنده ، ج ـ۱ ، ص ـ ۲۱۱ ، (حاشيہ)
(۴) مجموعہ رسائل واحدي (قلمي) ، ص ـ ۱، رسالہ اربعون حديثا ، ص ـ ۱ ، (قلمي)۰
(۵) ايضاً، ص ـ ۵ ، سنده يونيورسٹي كي علامہ آء آء قاضي لائبريري مين مخدوم صاحب كے ۱۶ رسائل كا مجموعہ موجود هے جس مين يہ رسالہ پهلے نمبر پر هے۰

لکھا ہوا ہے، رسالہ کا سال تصنیف ۱۱۹۹ھ ہے اور سن کتابت ۱۲۰۲ھ ہے۔

اس رسالے کا اختتام اس طرح کیا ہے: "وقع الفراغ من التحرير الاربعين وتاليفها يوم الاثنين الرابع عشر رجب المرجب سنہ ۱۱۹۹ھ تمت الاربعون حديثا في يوم الاحد الواحد عشرين من ربيع الاول ۱۲۰۲ھ۔ اللهم اغفر المؤلف والكاتب ووالدي والمرشدي برحمتك يا ارحم الراحمين۔"(۱)

اس رسالہ میں مخدوم صاحب نے بہت سی کتب احادیث کے حوالے دیئے ہیں جن میں کچھ یہ ہیں:

۱۔ صحیح المسلم
۲۔ جامع الترمذي
۳۔ سنن نسائي
۴۔ سنن ابن ماجہ
۵۔ مسند امام احمد
۶۔ بیہقي
۷۔ مستدرک حاکم
۸۔ ابن عساکر
۹۔ الطبراني
۱۰۔ عقیلي کي مسند
۱۱۔ الدیلمي کي مسند
۱۲۔ مسند الفردوس
۱۳۔ ابو نعیم وغیرھم۔

اس رسالہ میں ۴۰ احادیث درج ہیں، وہ ایمانیات، ارکان

---

(۱) مجموعہ رسائل واحدي، (قلمي) ، ص ۔ ۵

اسلام ، نماز ، روزه ، حج ، زکوات اور دیگر مسائل سے متعلقہ ہین بطور نمونہ اس رسالے کي صرف پہلي دو احادیث مبارک نقل کي جاتي ہین۔

ا۔ عن انس رضي الله عنہ قال عن النبي صلي الله علیہ وسلم انہ قال الایمان نصفان نصف في الصبر و نصف في الشکر۔(۱)

یعني ۔ حضرت انس رض سے روایت ہے کہ نبي اکرم صلي الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کے دو حصے ہین ۔ نصف صبر اور نصف شکر ہے۔

ا۔ عن ابي دردا رضی الله عنہ قال قال رسول الله صلي الله علیہ وسلم ان لکل شيء حقیقۃ وما بلغ عبد حقیقۃ الایمان حتي یعلم ان ما اصابہ لم یکن لیخطئہ وما اخطئہ لم یکن لیصیبہ "(۲)
(رواه احمد)

یعني ۔ حضرت ابی درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ اور ایمان کی حقیقت کو کوئی بندہ نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ یہ نہ جان لے کہ جو کچھ اس کو پہنچا ہے اس سے اس کو مفر نہیں ہے اور جو چیز اس کو نہیں پہنچی تو وہ اس کو پا نہیں سکتا۔

اس رسالہ کا مخطوطہ پیر جھنڈہ کے کتب خانہ مین بھي موجود ہے۔(۳)

اربعین في فضل المجاهدین ۔ (مخدوم سیوستاني)

یہ کتاب بھي مخدوم عبدالواحد سیوستاني رح کي تصنیفات

---

(۱) مجموعہ رسائل واحدي ، (قلمي) ، ص ۔ ۱ ، رسالہ اربعون حدیثا ، ص ۔ ۱ ، (قلمي)۔
(۲) ایضا ایضاً
(۳) تذکره مشاهیر سندھ ، ج ۔ ۱ ، ص ۔ ۲۱۱ ، (حاشیہ) (مطبوعہ سندھي ادبي بورڈ ، جامشورو)

مين سے هے۔(١)

يہ رسالہ حديث پر تحرير كردہ هے اور عربي زبان مين هے اس رسالہ مين مجاهدين في سبيل الله كي فضيلت مين چاليس احاديث جمع كي گئي هين ، اور جن مجموعہ احاديث سے آپ نے يہ احاديث نقل فرمائين هين وہ يہ هے :

١۔ سنن ابن ماجہ
٢۔ سنن دار قطني
٣۔ مسند ديلمي
٤۔ مسند احمد
٥۔ العقيلي
٦۔ الطبراني
٧۔ البزاز
٨۔ الخطيب وغيرهم ۔

اس رسالہ كا آغاز اس طرح كيا گيا هے :

" الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام سيد المرسلين محمد وآلہ اجمعين ، بعد فهذه اربعون حديثا في باب الجهاد والله الميسر للمراد و منه المبداء واليه المعاد ۔"(٢)

اس تمهيد كے بعد ، مخدوم صاحب نے جهاد اور اس كي فضيلت ، مجاهدين كے اوصاف و فضائل ، شهيد كي فضيلت سے متعلقہ ٤٠ احاديث مباركہ پيش كي هين ۔ سب سے پهلي حديث مبارك جو مخدوم صاحب نے نقل فرمائي هے اس كا مفهوم اس طرح هے كہ رسول صلي الله عليہ وسلم نے فرمايا كہ تمهارے اعمال مين سے جهاد سب سے بهتر هے ۔(٣)

---

(١) الرحيم " ، مشاهير نمبر ، ص ۔ ٨ ، تذكرہ مشاهير سندھ ، ج ۔١ ، ص ۔ ٢١٠ ، (حاشيہ)
(٢) اربعين في فضل المجاهدين ، ص ۔ ١ ، (مخطوطہ)
(٣) ايضا

اس طرح سب سے آخري حديث يہ درج هے: "عن ابن مسعود رضہ قال قال رسول الله صلي الله عليہ وسلم ان اکثر شهداء امتي لا صحاب الفرش و رب قتيل بين الصفين الله اعلم بنيتہ ۰(۱)

اس رسالہ کا مخطوطہ سنده يونيورسٹي کي لائبريري مين موجود هے جو ۱۱ صفحات پر مشتمل هے اس کا کاغذ بوسيده، زرد اور ٹوٹنے والا هے ۰ کاتب کا نام اور تاريخ کتابت درج نهين هے۰

اختتامي الفاظ يہ هين: " تمت اربعون حديثاً بحمد الله تعاليٰ ،"(۲)

اس رسالہ کا ايک قلمي نسخہ پير حسام الدين راشدي مرحوم کے کتب خانہ مين بهي موجود هے جو ۴ صفحات پر مشتمل هے، اس کے علاوه دارالرشاد پير جهنڈو کے کتب خانہ مين بهي اس کا ايک نسخہ خطي موجود هے ۰(۳)

اربعين في رشد الطالبين (مخدوم سيوستاني)

يہ کتاب بهي مخدوم مفتي عبدالواحد سيوستاني رح کي تصنيفات مين سے هے ۰(۴)

يہ رسالہ حديث کے موضوع پر هے ، اور اس مين ايسي چاليس احاديث درج کي گئي هين ، جن سے طالبين کي رشد و هدايت حاصل هوسکے۔

---

(۱) رسالہ اربعين في فضائل المجاهدين ، ص۔ ۱۱، (مخطوطہ)
(۲) ايضاً
(۳) تذکره مشاهير سنده، ج ۔۱، ص۔ ۲۱۱ ، (حاشيہ)
(۴) ايضا

چنانچه رسالہ آغاز کے مین مخدوم صاحب رح خود فرماتے هين :
الحمد لله الذي جعل احاديث نبيه مصابيح القلوب ليستضاء به في سلوك غيب الغيوب والصلواة و السلام علي حبيبه الذي قوله و فعله محبوب محمد و آله الذي كل حديث بروايتهم مرغوب بعده . فهذه اربعون حديثاً برواية الخلفاء الراشدين و اهل البيت الطاهرين و جمعتها لرشد الطالبين و فيه ايثما الاسم العارفين . والله الموفق(١)

اس رسالہ مين خلفائے راشدين ، اهل البيت ازواج مطهرات اور ديگر اصحاب كرام سے جو روايت كرده احاديث جو آپ نے اس رسالہ مين جمع كي هين اس كے لئے آپ نے مندرجہ ذيل كتب احاديث سے حوالے ديئے هين :

١۔ صحيح البخاري
٢۔ صحيح المسلم
٣۔ جامع الترمذي
٤۔ سنن ابن ماجہ
٥۔ مسند امام احمد
٦۔ سنن ابو داؤد
٧۔ البيهقي
٨۔ زرين

---

(١) رسالہ اربعين في رشد الطالبين ، ص ۔ ١ ، (مخطوط ، ملكيت پير جهنڈه)

۹۔ ابن عساکر

۱۰۔ ابن شاهین

۱۱۔ الطبراني

۱۲۔ مسند امام محمد رح

۱۳۔ ابو نعیم

۱۴۔ دیلمي وغیر هم۔

یهان پر اس رساله مین درج شده احادیث مین سے صرف چند احادیث نقل کي جاتي هین۔

○ " قال خیر امتي بعدي ابوبکر و عمر (ابن عساکر)

یعني ۔ فرمایا میرے بعد میري امت مین سب سے نیک (حضرت) ابوبکر رض اور حضرت عمر رض هین۔

○ " القران هوالدواء"

یعني قران حکیم دواء (علاج) هے۔

○ " الحرب خدعة "

یعني لڑائي مکاري (چالاکي) هے۔

○ " الایمان معرفة بالقلب و قول باللسان و عمل بالارکان۔"(۱)

یعني ۔ ایمان دل سے جاننے ، زبان سے اقرار کرنے اور ارکان دین پر عمل کرنے کا نام هے۔

سب سے آخري حدیث جو اس رساله مین درج هے وه یه هے "الایمان معرفة بالقلب و قول باللسان و عمل بالارکان(رواه الطبراني والبیهقي)(۲)

یعني ۔ ایمان ، دل کا یقین ، زبان کي تصدیق اور ارکان دین پر عمل کرنے کا نام هے

---

(۱) اربعین في رشد الطالبین ، ص۔د، (مخطوطه)

اس رسالہ کا ایک مخطوطہ درگاہ شریف پیر جھنڈو کے کتب خانہ میں موجود ہے، اس کے علاوہ ایک قلمی نسخہ پیر حسام الدین راشدی مرحوم کے کتب خانہ میں بھی موجود ہے جو ۵ صفحات پر مشتمل ہے۔

اس رسالہ کا خاتمہ ان الفاظ پر ہوتا ہے: "تمت الاربعون بعون الله تعالیٰ و حسن توفیقہ من المؤلفات مولانا مخدوم عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ تمت تمام شد۔(۱)

کاتب کا نام اور سن کتابت مذکور نہیں ہے۔

الازھار المتناثرہ فی اخبار المتواترہ (مخدوم سیوستانی)

یہ بھی مخدوم عبدالواحد سیوستانی رح کی تصنیف ہے(۲) یہ حدیث کی کتاب ہے اور عربی زبان میں ہے، اس میں متواتر احادیث کا بیان ہے۔

اس رسالہ کا مخطوطہ پیر حسام الدین راشدی کے کتب خانہ میں موجود ہے جو ۱۷ صفحات پر مشتمل ہے، اور اس پر سن تالیف ۱۱۹٦ھ درج ہے۔

اس کے علاوہ پیر جھنڈو کے کتب خانہ میں بھی ایک قلمی نسخہ موجود ہے۔

اربعین بروایت سراج المسلمین (مخدوم سیوستانی)

یہ تصنیف بھی مخدوم عبدالواحد سیوستانی رح کی ہے(۳)

---

(۱) اربعین فی رشد الطالبین، ص ـ ۵، (قلمی)۔
(۲) تذکرہ مشاہیر سندھ، ج ـ ۱، ص ـ ۲۱۰، (حاشیہ)، " الرحیم " مشاہیر نمبر، ص ـ ۸
(۳) ایضاً

یہ حدیث کي کتاب ، عربي زبان مین هے اور اس مین ۴۰ (چالیس احادیث مبارکہ بیان کي گئي هین٠

اس کا مخطوطہ پیر حسام الدین راشدي مرحوم کے کتب خانہ مین موجود هے اور ایک نسخہ پیر جهنڈه کے کتب خانہ مین بهي موجود هے٠

القول الرضي بتصحیح حدیث الترمذي في فضل معاویہ الصحابي :

یہ مخدوم محمد ابراهیم بن مخدوم عبداللطیف بن مخدوم محمد هاشم ٹهٹهوي رح (م۔ ۱۲۵۲ھ) کي تصنیف هے٠(۱)

یہ حدیث کي کتاب هے ، اور عربي زبان مین تحریر کي گئي هے ، اس کتاب مین حدیث کي مشهور معروف کتاب " جامع الترمذي کي ایک حدیث کي تصحیح اور تشریح کي گئي هے جو حضرت امیر معاویہ رضي الله تعالي عنه ٠(۲) صحابي رسول صلي الله علیه وسلم کے فضل مین بیان هوئي هے٠

---

(۱) بذل القوه في حوادث سني النبوه ، ص۔ ۲۲ ، (مقدمہ) ، تکملہ مقالات الشعراء ص۔ ٦٦ ، فهرست مخطوطات مدرسہ مظهر العلوم کهڈه ، ص۔ ۲

(۲) حضرت امیر معاویہ رض بن حضرت ابو سفیان رض ، جلیل القدر صحابي تهے آپ کي حقیقي بهن حضره ام حبیبہ رض ، آنحضرت صلي الله علیه وسلم کے نکاح مین تهین آپ کي علمي قابلیت ، فن کتابت مین عمارت ، صفت امانت و دیانت کے پیش نظر ، بارگاه نبوت سے آپ کو " کتابت وحي " کا منصب عطا هوا ٠ اس کے علاوه اسلام کے لئے آپ کي خدمات سے تاریخ بهري پڑي هے ، آپ نے سب سے پهلے " بحري بیڑه " تیار کیا اور سمندر پر رومیون سے جهاد کیا ٠ اس طرح سے آنحضرت صلعم کي پیشگوئي آپ کے حق مین پوري هوئي ، جس مین آپ نے سمندر سے جهاد کرنے والے لشکر کو جنت کي بشارت دي تهي ، (الجامع الصحیح ماقیل في قتال الروم) آپ کے دور خلافت مین عرب و عجم اور یورپ و افریقہ تک فتوحات کا دائره وسیع هوا ، اور اسلام کا جهنڈه دور دور تک لهرانے لگا ٠

اس کتاب کا مخطوطہ ، مدرسہ کراچي کے کتب خانہ مین موجود هے ، جس کا نمبر شمار ١٩ هے۰

مواهب اللطيفہ علي مسند امام ابي حنيفہ (شيخ محمد عابد)

یہ شیخ محمد عابد انصاري سندهي المدني رح (م ١٢٥٧ھ) کي تصنيف هے۰(١)

يہ کتاب حديث کي کتاب هے ، مسند امام اعظم ابو حنيفہ رح کي شرح هے جس مين شارح (شيخ عابد سندهي) نے مستند کتب سے ايسي احاديث قلمبند کي هين جن سے مسند مين شامل احاديث کي تائيد هوتي هے۰(٢)

ڈاکٹر زبيد احمد نے لکها هے کہ يہ امام ابوحنيفہ کي مسند کي شرح هے جو شيخ محمد عابد سندهي (متوفي ١٢٥٧ھ ، ١٨٢١ء) نے لکهي هے۰(٣)

شيخ محسن بن يحيٰ اپني تاليف اليانع الجني " مين لکهتے هين کہ شيخ محمد عابد سندهي نے اپني تصنيفات مين چهوتي بڑي بهت سي کتابين چهوڑين هين ، جو بهت مفيد هين جيسے المواهب اللطيفہ علي مسند الامام ابي حنيفہ اس مين حصکفي کي روايت پر اقتصار کيا هے۰(٤)

---

(١) تذکره مشاهير سنده ، ج ـ٣، ص ـ ٢٥١ ، " الرحيم " مشاهير سنده نمبر ، ص ـ ١٥ ، علم حديث مين پاک و هند کا حصہ ، ص ـ ٢٨٢ ، تذکره علمائے هند (فارسي) ص ـ ٢٠٢ ، عربي ادبيات مين برعظيم پاک و هند کا حصہ ، ص ـ ٢٩١ ۰

(٢) علم حديث مين پاک و هند کا حصہ ، ص ـ ٢٨٢ ، عربي ادبيات پاک و هند کا حصہ ص ـ ٧١

(٣) عربي ادبيات مين برعظيم پاک و هند کا حصہ ، ص ـ ٧٠ ۰

(٤) الرحيم " تذکره مشاهير سنده ، نمبر ، ص ـ ١٥ (شاه ولي الله اکيڈمي حيدرآباد سنده) ، بحوالہ اليانع الجني ۰

یہ کتاب عربی زبان مین هے، شیخ محمد عابد رح سے پهلے کئی مصنفون نے مسند ابو حنیفہ کی شرحین اور حواشی لکھے هین، جن مین ملا علی قاری رح کافی مشهور هین۔ شیخ محمد عابد کی شرح سابقہ تصانیف پر مبنی هے، اور انھون نے اپنے مخصوص انداز مین تشریح کی هے۔(۱)

چونکہ محمد عابد سندهی، حنفی تھے اس لئے فقہ کے اختلافی مسائل پر انھون نے حنفی مسلک کی حمایت کرتے هوئے تنقید کی هے۔(۲)

اس کتاب کے مخطوطات بانکی پور دهلی اور آصفیہ کے کتب خانون مین موجود هین۔(۳)

اس کے علاوه پاکستان مین اس کا ایک قلمی نسخہ پیر محب الله شاه جهنڈے والے کے کتب خانہ مین دو جلدون مین موجود هے مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی مدظلہ اس نسخہ کے بارے مین فرماتے هین کہ اس کا خط اچھا نهین هے، سطوربهت تنگ رکھی گئی هین۔(۴)

ترتیب مُسند امام ابی حنیفہ (شیخ عابد سندهی)

یہ بھی علامہ شیخ محمد عابد سندهی انصاری رح کی تصنیف هے۔(۵)

اس کتاب مین شیخ صاحب موصوف نے احادیث مسندکو ابواب فقہ کے مطابقہ ترتیب دیا هے۔(۶)

---

(۱) عربی ادبیات مین برعظیم پاک و هند کا حصہ، ص۔ ۷۰ ۔
(۲) ایضاً، ص۔ ۷۱،
(۳) ایضاً ص۔ ۲۹۱۔
(۴) "الرحیم" مشاهیر سنده نمبر، ص۔ ۱۵۔
(۵) عربی ادبیات مین برعظیم پاک و هند کا حصہ ص۔ ۲۹۱۔
(۶) علم حدیث مین پاک و هند کا حصہ، ص۔ ۲۸۵

اس كتاب كا ايك قلمي نسخہ برٹش ميوزم لائبريري مين موجود هے۰(۱)

حصر الشارد في اسانيد ۔ (شيخ محمد عابد رح)

يہ بهي علامہ شيخ محمد عابد انصاري سندهي كي تصنيف هے۰(۲)

علم و فن حديث كے موضوع پر يہ كتاب عربي زبان مين هے ، اس كتاب مين اسناد كے بارے مين بيان هے۰ يہ كتاب آپ نے رجب سن ۱۲۴۰ ھ مين " بندر مخہ " مين لكهہ كر مكمل كيا۰(۳)

اس كتاب كا قلمي نسخہ (جو نادر هے) پير جهنڈہ كے كتب خانہ مين ، وهب الله شاه راشدي كے پاس موجود هے۰ اس نسخہ مين كاتب كا نام محسن درج هے۰ اس كتاب كا ايك مخطوطہ آصفيہ كتب خانہ (هندوستان) مين موجود هے۰(۴)

شرح تيسير والوصول الي حديث الرسول)(شيخ محمد عابد رح)

يہ بهي شيخ محمد عابد انصاري سندهي سيوهاني كي تصنيف هے۰(۵)

---

(۱) برعضيہ ادبيات مين برعضيہ پاك و هند كا حصہ ، ص ۔ ۲۹۱
(۲) عربي ادبيات مين برعظيہ پاك و هند كا حصہ ، ص ۔ ۲۹۱ ، سندہ جا اسلامي درسگاه ، ص ۔ ۳۰۱ ، " الرحيم " ، مشاهير سندہ نمبر ، ص ۔ ۱۶ ۰
(۳) " الرحيم " مشاهير سندہ نمبر ، ص ۔ ۱۶ ۰
(۴) آصفيہ ۲ : ۲۵۴ ، عربي ادبيات مين برعظيہ پاك و هند كا حصہ ، ص ۔ ۲۹۱ ۰
(۵) " الرحيم " مشاهير سندہ نمبر ، ص ۔ ۱۶ ، علم حديث مين پاك و هند كا حصہ ص ۔ ۲۸۵ ، عربي ادبيات مين برعظيہ پاك و هند كا حصہ ، ص ۔ ۲۹۱ ، تذكرہ علمائے هند ص

یہ کتاب اصول حدیث سے متعلقہ ہے۔ مولانا دین محمد وفائي رح لکھتے ہین کہ " شرح تيسر والو صول لابن الربيع الشيباني یہ شرح کتاب الحدود تک ہے۔(۱)

اس کا مخطوطہ پیر جھنڈو کے کتب خانہ مین موجود ہے اس کا سن تالیف رجب ۱۲۴۰ھ درج ہے۔

شرح بلوغ المرام لابن حجر۔ (شیخ عابد رح)

یہ کتاب بھي شیخ محمد عابد سندھي رح کي تصنیف کردہ ہے۔(۲)

یہ امام ابن حجر عسقلاني رح شارح بخاري کي مشہور کتاب " بلوغ المرام " کي شرح ہے، جو شیخ محمد عابد رح نے عربي زبان مین کي ہے۔ مگر یہ شرح نا مکمل ہے۔(۲) اس شرح کا مخطوطہ بھي پیر جھنڈہ مین وھب اللہ شاہ راشدي کے پاس موجود ہے۔

شرح مسند امام شافعي (شیخ عابد رح)

یہ کتاب بھي علامہ محمد عابد انصاري سندھي المدني نے لکھي ہے۔(۲)

---

(۱) تذکرہ مشاہیر سندھ، ج - ۲، ص - ۲۵۱، [illegible] " الرحیم "، مشاہیر سندھ نمبر، ص - ۱۶۔

(۲) " الرحیم "، ص - ۱۶، تذکرہ مشاہیر سندھ، ج - ۳، ص ۲۵۱؛ تذکرہ علماء ھند، (مولوی رحمان علی)۔ مطبع نظامی کانپور سن ۱۹۱۴ء، ص ۲۰۲، ڈاکٹر محمد اسحاق، "علم حدیث میں پاک وھند کا حصہ"، ادارہ ثقافت اسلامیہ لاھور، ۱۹۷۷ء، ص ص ۲۸۳ - ۲۸۵، ڈاکٹر زبید احمد، "عربی ادبیات میں برعظیم پاک و ھند کا حصہ" ادارہ ثقافت اسلامیہ لاھور، ۱۹۷۳ء، ص ۱۹۱۔

يہ كتاب امام شافعي رح كي حديث كي كتاب مسند امام شافعي كي شرح هے، جو عربي زبان مين هے۔ يہ شرح كافي ضخيم اور دو جلدون مين هے۔(١)

ڈاكٹر محمود اسباني نے، اپنے مقالہ " مخدوم عبدالواحد سيوستاني وفتواه " مين لكھا هے كہ :" شرح مسند الامام الشافعي و هو في مجلدين ذكره العلامة زاهد كوثري في مقدمہ مسند الامام الشافعي ۔"(٢)

يعني - شرح مسند الامام الشافعي، دو جلدون پر مشتمل هے ۔ اس كا ذكر علامہ زاهد كوثري نے مسند امام شافعي كے مقدمے مين كيا هے۔

علامہ كوثري نے مدينہ منوره مين اس كا صرف ايك جلد ديكھا تھا، جبكہ دوسري جلد غائب هے۔(٣)

صحاح ستہ - (شيخ محمد عابد رح)

شيخ محمد عابد انصاري سندھي المدني نے، حديث كي چھہ كتابون، جن كو صحاح ستہ كہا جاتا هے، اپنے هاتھ سے لكھين(٤)

مولانا دين محمد وفائي مرحوم اس سلسلے مين لكھتے هين كہ شيخ محمد عابد كو حديث كے كتب سے خاص شوق (لگاؤ) تھا اور اس نے اپنے دستخط سے چھہ صحيح احاديث كے كتب كو ايك جلد مين نهايت باريك قلم سے لكھا اور اس كے بعد اس كو اپنے مرشد

---

(١) " الرحيم " مشاهير سنده نمبر، ص - ١٦۔

(٢) مخدوم عبدالواحد سيوستاني و فتواه، (قلمي)، ص - ٣٩ ۔

(٣) " الرحيم " مشاهير سنده نمبر، ص - ١٦۔

(٤) مولانا دين محمد وفائي، " تذكره مشاهير سنده، ج - ٢، ص - ١٥١، (مطبوعہ سندھي ادبي بورڈ، جامشورو،)

خواجہ محمد زمان لواري (م ـ ۱۱۸۸ھ) کے کتب خانہ مین داخل کرديا(۱)

فتح الباري شرح بخاري ـ (شيخ عابد رح)

شيخ محمد عابد سندھي نے بخاري شريف کي شرح " فتح الباري " جو کئي جلدون پر مشتمل ھے ، کو نھايت باريک قلم سے اپنے ھاتھہ سے لکھي ۰"(۲)

يقيناً يہ ان کي فن کتابت کا شاھکار ھے ، مگر اس کے ساتھہ يہ بھي پتہ چلتا ھے کہ شيخ موصوف کو حديث کے علم اور کتابت سے دلي لگاؤ تھا۰

منحتہ المبخاري بمکررات البخاري ـ (شيخ عابد رح)

يہ بھي شيخ محمد عابد سندھي المدني کي تصنيفات مين سے ھے ۰(۳)

يہ رسالہ حديث کے موضوع پر عربي زبان مين ھے۰اس مين صحيح بخاري کي مکرر احاديث کے بارے مين ذکر ھے۰

اس کا ايک خطي نسخہ مصنف کے خط سے لکھا ھوا ، مدينتہ المنورہ کي لائبريري مين موجود ھے۰(۴)

يہ کتاب بھت ضخيم ھے اور سائيز خواہ ضخامت مين " منجد " کے برابر ھے جس سے عرب و عجم کے علماء نے بھت فائدہ اٹھايا اور اس موضوع پر انھون نے اپني تاليفات کين ھين ۰(۵)

---

(۱) تذکرہ مشاھير سندہ ،ج ـ۲، ص ـ ۱۵۲۰

(۲) ايضاً

(۳) " الرحيم " مشاھير سندہ نمبر " ، ص ـ ۱۶، (شاہ ولي اللہ اکيڈمي حيدرآباد سندہ)

(۴) ايضا

(۵) ايضا

۲- فقہ :

سندھ میں عہد کلہوڑا میں فقہ کے موضوع پر جو کتابیں لکھی گئیں ، اس کی تفصیل اس طرح ہے:

مقدمۃ الصلواۃ - (شیخ ابوالحسن ٹھٹوی رح)

یہ کتاب مخدوم ابوالحسن سندھی ٹھٹوی (م - ۱۱۳۵ھ) کی تصنیف ہے۔(۱)

یہ رسالہ مخدوم ابوالحسن مرحوم نے سندھی زبان میں لکھا ہے ، اور یہ " مخدوم ابوالحسن جی سندھی " (مخدوم ابوالحسن کی سندھی) کے نام سے معروف ہے۔

اس رسالہ میں مخدوم صاحب نے نماز کے مسائل و احکام سندھی نظم میں پیش کئے ہیں ، یہ اس سلسلے میں سب سے پہلی کتاب ہے جو دینی مسائل کو نہایت آسان طریقے سے سندھی زبان میں نظم کی گئی ہے ، یہ کتاب اس وقت کے مدارس دینیہ کے نصاب میں شامل تھی۔

اس کتاب کے رد میں مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رح (م-۱۱۷۴ھ) نے ایک کتاب " اصلاح مقدمۃ الصلواۃ " لکھی تھی۔ جس میں "مقدمۃ الصلواۃ" کے اغلاط کی نشاندھی کرتے ہوئے ، ان کی اصلاح کی گئی۔

مخدوم محمد قائم ٹھٹھوی (م-۱۱۵۷ھ) نے مخدوم ابوالحسن کی تائید میں ایک رسالہ " الرد علي اصلاح مقدمۃ الصلواۃ" لکھ کر مخدوم محمد ہاشم رح کا رد کیا تھا۔ مگر مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رح نے مخدوم قائم کے اس رسالہ کا بھی جواب لکھا جو

(۱) مولائی شیدائی ، " تاریخ تمدن سندھ " ، ص - ۵۷۱ ، (سندھ یونیورسٹی: ۱۹۵۹ء)-

" الشفاء الدائم عن اعتراض القائم " کے نام سے مشھور ھے، اس رسالہ مین مخدوم قائم کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ھین۔

بھر حال سندھي زبان مین فقھي مسائل پر یہ پھلی کتاب ھے جو ۱۷۰۰ء یعني آج سے ۲۸۹ سال قبل لکھي گئي تھي۔

۱۔ حاشیہ ھدایہ ۔ (مخدوم ابوالحسن کبیر)

یہ مخدوم ابوالحسن عبدالھادي کبیر سندھي (م۔ ۱۱۳۸ھ) کي تصنیف ھے۔(۱)

یہ فقہ کي مشھور و معروف کتاب ھدایہ پر مخدوم صاحب کا بھترین حاشیہ ھے ، یہ حاشیہ عربي زبان مین ھے۔

۱۔ حاشیہ فتح القدیر (مخدوم ابوالحسن کبیرؒ)

یہ بھي مخدوم ابوالحسن کبیر سندھي رح کي تصنیف ھے۔(۲)

یہ بھي فقہ کي مشھور کتاب امام ابن ھمام رح کي فتح القدیر پر حاشیہ ھے ، مگر یہ مکمل نہ کر سکے" باب النکاح " تک ختم ھوجاتا ھے۔

علامہ عبدالحي الحسني رح اس سلسلے مین فرماتے ھین:

" و حاشیۃ علي " فتح القدیر " لا بن الھمام الي باب النکاح ۔(۳)

یعني۔ آپ نے امام ابن الھمام کے فتح القدیر پر حاشیہ تحریر کیا جو " باب النکاح " تک ھے۔

(۱) فقھائے ھند ، ج ۔ ۵ ، حصہ ۲ ، ص ۔ ۱۴۳ ۔

(۱) ایضاً ، نزھۃ الخواصر ، ج ۔ ٦ ، ص ۔ ٦ ۔

(۳) نزھۃ الخواصر ، ج ۔ ٦ ، ص ۔ ٦ ۔

مولانا عبدالرشيد نعماني نے اپنے ایک مضمون مین لکھا هے کہ یہ کتاب النکاح تک فتح القدیر کا حاشیہ هے ، اور پھر متن " هدایہ " کا هے • علامہ محمد حیات سندهي (مدني) رح اس کو حاشیہ ذات التحقیق لکھتے ہیں۔ اس " حاشیہ کا نام " البدر المنیر " هے ، جس کا ایک قلمي نسخہ مدینہ منورہ کے کتب خانہ محمودیہ اور پشاور مین اسلامیہ کالیج کي لائبریري مین موجود هے •(١)

٢۔ حاشیہ شرح جمع الجوامع ۔(مخدوم ابوالحسن کبیر)

یہ کتاب بھي مخدوم عبدالهادي ابوالحسن کبیر سندهي کي تصنیف کردہ هے •(٢)

اصل مین یہ امام ابن قاسم کي کتاب " شرح جمع الجوامع" پر حاشیہ هے جو مخدوم ابوالحسن سندهي نے عربي زبان مین لکھا هے •

علامہ عبدالحي الحسني فرماتے هین : " ولہ حاشیۃ علي حاشیہ " شرح جمع الجوامع " لا بن القاسم المسماۃ با لآیات البنیات (٣)

یعني ۔ آپ نے ابن قاسم کي کتاب حاشیہ شرح جمع الجوامع پر حاشیہ لکھا جو آیات البینات کے نام سے مشهور هے •

٣۔ منهل الهداۃ في شرح معدن الصلوٰۃ ۔(مخدوم ابوالحسن کبیر)

اس کتاب کے مصنف مخدوم ابوالحسن کبیر سندهي رح

(١) مولوي محمد عبدالرشيد نعماني " الولي " شاہ ولي الله اکیڈمي ، حیدرآباد (سندھ) اکتوبر۔ نومبر ١٩٧٦ء ، ص ۔ ٣٢ •

(٢) ڈاکٹر محمد جمن ٹالپر ، سندہ جا اسلامي درسگاہ ، ص ۔ ٢١٩ ، قاري عبدالرسول بلوچ ، مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي " ، ص ۔ ١٢٩

(٣) نزهۃ الخواطر ، ج ۔ ٦ ، ص ۔ ٦ •

(م - ۱۱۳۸ھ) هين ۰(۱)

ڈاڪٽر زبيد احمد ني ان ڪي اس تصنيف ڪا ذڪر ڪيا هي اور لکها هي ڪه يه ڪتاب ڪتب خانه آصفيه ۲ : ۱۱۰۶ اور مکتبه لاله لي ۱۰۲۱ مين موجود هي۰(۲)

د- سخت العلاء في مسائل الاسلام (مخدوم قائم ٺٽوي)

يه مخدوم محمد قائم ٺٽوي رح (م - ۱۱۵۷ھ) ڪي تصنيف هي۰(۳)

يه فقه ڪي ڪتاب هي اور عربي زبان مين هي، اس مين دين اسلام ڪي اهم مسائل ڪا ذڪر ڪيا گيا هي۔مولانا دين محمد وفائي مرحوم ني لکها هي ڪه يه ڪتاب ان ڪي نظر سي گذري هي۰(۴)

٦- حل العقود - (مخدوم قائم ٺٽوي رح)

يه بهي مخدوم محمد قائم ٺٽوي رح (م - ۱۱۵۷ھ) ڪي تصنيف هي۰(۵)

يه ڪتاب بهي فقه ڪي موضوع پر هي اور عربي زبان مين هي يه ڪتاب بهي مولانا دين محمد وفائي ڪي نظر سي گذري هي۰(٦)

(۱) ڈاڪٽر زبيد احمد " عربي ادبيات ميں برعظيم پاڪ و هند کا حصه، ص ۲۰٦
قادري عبدالرسول بلوچ ، " مخدوم محمد هاشم ٺٽوي رح " ص - ۱۲۹
(۲) ايضاً "، ص - ۳۰٦۰
(۳) تذڪره مشاهير سنده ، ج - ۱ ، ص - ۲٦٤۰
(۴) ايضاً
(۵) ايضاً
(٦) ايضاً

٧ ـ الرد علي اصلاح مقدمت الصلواہ ـ (مخدوم قائم ٹھٹوي)

یہ کتاب مخدوم محمد قائم ٹھٹوي رح کي تصنیف کردہ ہے اور عربي زبان مین ہے۔(١)

یہ فقہ کي کتاب ہے اور نماز کے مسائل کے سلسلے مین ہے۔ اصل مین اس کتاب مین مخدوم محمد قائم ٹھٹوي نے ، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوي رح کي کتاب " اصلاح مقدمت الصلواۃ " کارد کیا ہے۔

مخدوم محمد ہاشم نے یہ کتاب شیخ ابوالحسن سندھي کي کتاب " مقدمت الصلواۃ " کي اغلاط کي اصلاح مین لکھا تھا، مگر مخدوم محمد قائم ٹھٹوي نے شیخ ابوالحسن سندھي کے تائید مین مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوي رح کا رد لکھا ، اور اس کا نام "الرد علي الصلاح مقدمت الصلواہ " رکھا۔

مولانا غلام مصطفیٰ قاسمي مدظلہ نے اس علمي بحث کے بارے مین لکھا ہے کہ مخدوم محمد قائم سندھي اپنے اس رسالہ مین " مقدمت الصلواۃ " کے وہ سندھي ابیات نقل کئے ہین اور ان کا عربي ترجمہ و تشریح کي ہے اور اس طرح مخدوم محمد ہاشم رح کو جواب دیئے ہین۔

مخدوم محمد قائم ٹھٹوي کے جواب مین مخدوم محمد ہاشم نے ایک اور کتاب عربي زبان مین لکھي جس کے دو نام ہین

١ـ الشفاء الدائم عن اعتراض القائم ۔

٢ـ تنویر الا صباح علي سالک الا صلاح

اس کتاب پر مکمل تبصرہ آگے آرہا ہے۔

(١) مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوي " مولف عبدالرسول قادري بلوچ ، ص ـ ١٠٢ ،(مطبوعہ سندھي ادبي بورڈ جامشورو ١٩٨٨)

(٢) ایضاً۔

يہ كتاب مخدوم معين ٹھٹھوي (م ـ ١١٦١ھ) كي تصنيف هے۔ (١)

فقہ كي يہ كتاب عربي زبان مين هے اور اس مين تقليد كا رد كيا گيا هے۔

يہ كتاب ١٢ (بارہ) دراسات كو محيط هے ، اس مين اس امر كي تفصيل سے صراحت كي گئي هے كہ مسائل شرعيہ مين بنيادي حيثيت صرف رسول اكرم صلي الله عليہ وسلم كي حديث اور آپ كے ارشادات كو حاصل هے۔ اگر كهين حديث اور قول امام مين تصادم هو تو حديث كو ترجيح دي جائے گي ، اور قول امام كو ترك كيا جائے گا۔ (٢)

علامہ عبدالحي الحسني رح نے اس سلسلے مين يون لكها هے : " دراسات اللبيب في الاسوة الحسنة الحبيب " فيہ دراسات متعددة (٣)

يعني ـ دراسات اللبيب في الاسوہ الحسنة بالحبيب مين متعدد دراسات هين ۔

يہ كل ١٢ دراسات هين ، جن كا تفصيل پهلے حديث كے باب مين ديا گيا هے۔

نواب صديقہ حسن خان نے " اتحاف النبلاء " مين اس كتاب كا تعارف كراتے هوئے لكها هے كہ فاضل محققہ شيخ محمد معين سندهي كي يہ تاليف عمل بالحديث اور مخالف حديث مذهب كے ترك كرنے كے بارے مين نهايت عمدہ هے ، اس كے مشمولات و مندرجات

(١) نزهة الخواطر ، ج ـ ٦ ، ص ـ ٣٥٢ ، فقهائے هند ، ج ـ ٥ ، حصہ ٢ ، ص ـ ٢٣٨ ، جنت السندہ ، ص ـ ٥٦٥ ، " اتحاف النبلاء " ، ص ـ ٧٨ ۔

(٢) فقهائے هند ، ج ـ ٥ ، حصہ ٢ ، ص ـ ٢٣٨ ۔

(٣) نزهة الخواطر ، ج ـ ٦ ، ص ـ ٣٥٢ ۔

مبني بر تحقيقه هين. اس كي زبان و عبارت مين انتهائي متانت پائي جاتي هے ، اور جو باتين اس مين بيان كي گئي هين وه حقيقت كي آئينه دار هين . حضرت مصنف نے اپنے دعويے كو صحيح ثابت كرنے كے لئے بدرجه غايت دقت نظر سے كام ليا هے.(١)

چونكه اس كتاب مين مذهب اهل السنة والجماعة پر سخت اعتراضات كئے گئے تھے اور بعض اصحاب رسول صلي الله عليه وسلم كو هدف تنقيد بنايا گيا تھا ، اس لئے مخدوم عبداللطيف ٹھٹھوي (م -) ابن علامه مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح نے اس كے رد مين ايک معركة الاراء كتاب لكھي ، جو "ذب ذبابات الدراسات" كے نام سے مشهور هے . اس كي تفصيل آگے آرهي هے .

يه كتاب " دراسات اللبيب " سب سے پهلے سن ١٢٨۴ هـ ، (١٨٦٧ ع) مين لاهور سے طبع هوئي ، جو اب ناياب هے.(٢)

سن ١٩٥٧ ع مين " لجنة احياء الادب السندهي " (سندهي ادبي بورڈ) نے اس كو شايع كيا . اس كا ايک مخطوط انسٹيٹيوٹ آف سندهالاجي مين موجود هے ، جس كا نمبر داخلا ٩٥ هے . اس كي مزيد تفصيل اس طرح هے .

اس مخطوطه كا خط صاف و خوبصورت هے ، اور سائيڈ پر كچھ حاشيه ديئے گئے هين ، خاص عنوانات لال سياهي سے لكھے گئے هين . حاشيه كے لئے پيلي اور كالي لكيرون سے جگه دي گئي هے كرم خورده اور خسته كاغذون پر پيوند كاري كي گئي هے .

رفع الغين (شيخ معين ٹھٹھوي)

يه بھي شيخ معين ٹھٹھوي كي تصنيف هے.(٣) يه كتاب

---

(١) اتحاف النبلاء ، ص - ٧٨ ، فقهائے هند ، ج - ٥ ، حصه ٢ ، ص - ٢٣٨ .
(٢) فقهائے هند ، ج - ٥ ، ص - ٢٣٨ .
(٣) تذكره مشاهير سنده ، ج - ١ ، ص - ١٦٢ ، جنت السنده ، ص - ٥١٦ ، الوحيد سنده آزاد نمبر ص - ٣۴ -

فقه کے موضوع پر ہے اور عربي زبان مین تحریر کي گئي ہے۔

رسالة قرة العين في البكاء امام حسين (شيخ معين ٹٹوي)

یہ بھي شیخ محمد معین ٹھٹھوي کي تصنیف ہے(١) اس رسالہ مین مصنف نے حضرت حسین رح کي شہادت کے غم مین رونے پیٹنے اور ماتم کرنے کے جواز مین لکھا ہے اس لئے کہ مصنف رافضي العقیدہ اور تفضیلي شیعہ تھا ۔

اس رسالہ کا رد ، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوي رح نے لکھا تھا جو " رسالة في المنع عن الماتم في ايام عاشور" نام سے مشہور ہے ، اور شیخ محمد حیات سندھي رح نے بھي اس کا رد لکھا تھا ۔

غاية ما ظهر الاخعف الانام في ان الكلام
المتحمل لا يوجب (شيخ معين ٹٹوي)

یہ بھي شیخ معین ٹھٹھوي کي تصنیف ہے۔(٢) یہ اصول فقہ کي کتاب ہے اور عربي زبان مین لکھي گئي ہے۔

غاية الفسخ لمسئلة النسخ (شيخ معين ٹٹوي)

یہ بھي مخدوم معین ٹھٹھوي کي کتاب ہے۔(٣) یہ اصول فقہ کي کتاب ہے اور عربي زبان مین ہے۔

---

(١) فقہائے ہند ، ج ـ ٥ ، حصہ ٢ ، ص ـ ٢٢٩ ، اعجاز الحق قدوسي " تاریخ سندھ" ج ـ ٢ ، ص ـ ٥٥٧ ، جنت السندھ ، ص ـ ٥٦٦ ، "الوحید " سندھ آزاد نمبر ، ص ـ ٣٤ ۔
(٢) تذکرہ مشاہیر سندھ ، ج ـ ١ ، ص ـ ١٦٣ ، (حاشیہ)
(٣) فقہائے ہند ، ج ـ ٥ ، حصہ ٢ ، ص ـ ٢٢٩ ، اعجاز الحق قدوسي "تاریخ سندھ" ج ـ ٢ ، ص ٥٥٧

رسالة في اثبات رفع اليدين في الصلاة - (شيخ معين ٹٹوي)

یہ بھي مخدوم معین ٹھٹھوي کي تصنیف ھے۰(۱) یہ علم الفقہ کي کتاب ھے ، اور عربي زبان مین ھے۰ اس مین نماز مین " رفع الیدین " کا مسئلہ بیان کیا گیا ھے اور مصنف نے اپنے مسلک کے مطابقہ اسے ثابت کیا ھے کہ نماز مین رفع یدین کرنا لازمي ھے۰

اثبات رفع الیدین " فارسي " (شیخ معین ٹٹوي)

یہ بھي شیخ معین ٹھٹھوي کي تصنیف ھے۰(۱)
اصل مین شیخ موصوف نے رفع یدین کے مسئلے پر دو رسالے لکھے تھے۰ ایک عربي مین (جس کا ذکر ابھي کیا گیا ھے) اور دوسرا فارسي زبان مین۰
فارسي رسالہ مین بھي وھي موضوع زیر بحث کیا ھے اور رفع یدین کا اثبات پیش کیا ھے۰

رسالة في انتقاد المؤمنين من فتح القدير (شیخ معین ٹٹوي)

شیخ معین ٹھٹھوي ، اس رسالہ کے مصنف ھین۰(۳)
اس رسالہ مین فقہ کي مشھور و معروف کتاب " فتح القدیر" پر تنقید کي گئي ھے۰ چنانچہ تاریخ سندہ کے مؤلف اعجاز الحقہ قدوسي

(۱) فتھائے ھند ،ج ـ۵، حصہ۲، ص ـ ۲۳۹، تاریخ سندہ ،ج ـ ۲، ص ـ ۵۵٦
(۲) ایضاً ایضا
(۳) ایضاً

نے اپنی کتاب میں اس کا نام ہی " رسالہ در تنقید بر دو مقام از فتح القدیر " لکھا ہے ۔(۱)

رسالہ فی رد ابن الھمام ۔ (شیخ معین ٹھٹوی)

یہ رسالہ بھی شیخ معین ٹھٹھوی کا تصنیف کردہ ہے(۲)

یہ رسالہ شیخ موصوف نے ، مشہور و معروف فقیہہ امام ابن الھمام رح کی تردید میں لکھا ہے ، اس میں یہ بحث کی گئی ہے کہ نماز کی امامت میں قاری عالم پر مقدم ہے ۔(۳)

فتح الغفور فی وضع الایدی فی الصلاۃ علی الصدور (شیخ محمد حیات)

یہ کتاب علامہ شیخ محمد حیات سندھی مدنی (م ۔ ۱۱۶۳ھ) کی تصنیف ہے ۔(۴)

یہ فقہ کی کتاب ہے اور عربی زبان میں ہے اس کتاب میں نماز میں سینے پر ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے کا مسئلہ بیان کیا گیا ہے(۵) اور

---

(۱) اعجاز الحق قدوسی " تاریخ سندھ " ج ۔ ۲ ، ص ۔ ۵۵۶ ۔
(۲) ایضاً
(۳) ایضاً
(۴) فقہائے ہند ، ج ۔ ۵ ، ص ۔ ۱۵۱ ، حصہ ۲ ۔
(۵) فقہائے کرام میں اس مسئلے میں بہت اختلاف ہے امام اعظم ابو حنیفہ رح اور امام سفیان ثوری رح ناف کے نیچے ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے کو ترجیح دیتے ہیں امام احمد بن حنبل رح کا بھی ایک قول اسی کی تائید کرتا ہے امام شافعی رح اور امام مالک رح ناف کے اوپر ہاتھ باندھنے کو مستحب قرار دیتے ہیں ۔ امام احمد سے تیسرا قول یہ بھی منقول ہے کہ ناف کے نیچے یا اوپر سینے کے نیچے جہاں چاہے باندھا جاسکتا ہے ۔ امام شافعی رح سے ایک قول سینے پر ہاتھ باندھنے کا بھی منقول ہے شیخ محمد حیات رح بھی اسی کے قائل ہیں ۔
(فقہائے ہند ، ج ۔۵ ، حصہ ۲ ، ص ۔ ۱۵۱)

اس مين شيخ سندهي رح نے يہ ثابت كيا هے كہ نماز مين هاتهہ سينے پر باندهنے چاهيئين اس مين آپ نے اپنے دعويے كو احاديث و آثار سے دلائل كے ساتهہ ثابت كيا هے۔ ناف كے نيچے هاتهہ باندهنے والي حديث پر بحث كي هے اور آخر مين لكها هے :

" وبما تقدم ان لوضع الايدي علي الصدور في الصلواة اصلا اصيلا و دليلاً جليلاً فلا ينبغي لا هل الايمان الاستنكاف عنہ ۔(۱)

يعني: پچھلي بحث سے معلوم هوا كہ سينے پر هاتھ باندھ كر نماز پڑھنا اصل اور واضح دليل هے۔ پس كسي اهل ايمان كے لئے اس سے انكار مناسب نهين هے۔

يہ رسالہ سب سے پهلے بهت عرصہ پيشتر مع ترجمے كے طبع هوا تها ۔ اس كے بعد مولانا عبدالتواب ملتاني رح كي كوشش سے سن ۱۳۶۱ھ (۱۹۴۲ع) مين ملتان سے شايع هوا مگر اب يہ ناياب هے۔(۲)

ارشاد النقاد الي تيسر الاجتهاد (شيخ حيات سندهي)

يہ بهي علامہ شيخ محمد حيات سندهي رح كي تصنيف هے۔(۳)

يہ فقہ كي كتاب عربي زبان مين هے اس مين مسئلہ اجتهاد پر بحث كي گئي هے۔ اس كتاب كا تذكرہ شيخ عمر رضا كحالہ نے " معجم المؤلفين " مين كيا هے۔(۴)

---

(۱) فتح الغفور ، ص ۔ ۸ ، بحوالہ فقهائے هند ، ج ۔ ۵ ، حصہ ۲ ، ص ۔ ۱۵۱
(۲) فقهائے هند ، ج ۔ ۵ ، حصہ ۲ ، ص ۔ ۱۵۲ ، (مطبوعہ ادارہ ثقافت اسلاميہ لاهور ، ۱۹۸۱ع)
(۳) ايضاً
(۴) معجم المؤلفين ، ج ۔ ۹ ، ص ۔ ۱۷۵ ، بحوالہ فقهائے هند ، ج ۔ ۵ ، حصہ ۲ ، ص ۱۵۶

مگر ارشاد الحقه اثري اس کتاب کو شيخ موصوف کي تصنيف قرار نهين ديتے اور لکهتے هين که عمر رضا کحاله نے غلطي سے يه کتاب شيخ محمد حيات سندهي کي طرف منسوب کردي هے۔ کيونکه اس رسالے کا مصنف امير محمد بن اسماعيل يماني هے اور يه رساله " الرسائل المنيريه " مين مطبوع هے۔(١)

ارشاد الحقه اثري موصوف کي يه دليل کافي نهين هے اس لئے که يه کتاب شيخ يماني کے علاوه شيخ سندهي نے بهي لکهي هو اس امکان کو رد نهين کيا جاسکتا ۔

الايقاف علي سبب الاختلاف (شيخ حيات سندهي)

علامه شيخ محمد حيات سندهي مدني ، اس کتاب کے مصنف هين ۔(٢)

يه رساله تقليد اور عمل بالحديث کے موضوع پر هے جس مين شيخ موصوف نے تقليد کے خلاف عمل بالحديث پر زورديا هے۔

يه رساله اپنے موضوع مين نهايت عمده علمي مباحث کو محيط هے اس سے واضح هوتا هے که علامه سندهي تقليدکے قائل نه تهے بلکه براه راست کتاب و سنت کو بنياد عمل قرار ديتے تهے اور اس کي روشني مين اجتهاد کو صحيح سمجهتے تهے۔(٣)

مولانا صديقه حسن خان اس سلسلے مين فرماتے هين "الايقاف علي سبب الاختلاف للشيخ محمد حيات السندي المدني المتوفيسن ١١٦٣هـ

(١) ماه نامه " ترجمان الحديث " لاهور بابت مارچ ١٩٧٩ع، ص ـ ٣٧ ۔
(٢) تذکره مشاهير سنده ، ج ـ ٣ ، ص ـ ٧٢ ، فقهائے هند ، ج ـ ٥ ، حصه ٢ ص ـ ١٤٨ ، نزهة الخواطر ج ـ ٦ ، ص ـ ٣٠٣ ، فهرست مخطوطات ، پنجاب يونيورسٹي لاهور ص ـ ٢٢٩ ، اتحاف النبلاء ، ص ـ ٢٧ ، (مطبوعه کانپور ، ١٢٨٨هـ)۔
(٣) فقهائے هند ، ج ـ ٥ ، حصه ٢ ، ص ـ ١٤٨ ۔

اولہ سبحان الذي قسم بحكمة الاحكام في الانام ."(١)

یعني - الايقاف علي سبب الاختلاف ، شيخ محمد حيات سندهي المدني المتوفي ١١٦٣ھ کي تصنيف هے ، جس کي ابتدا سبحان الذي قسم الاحكام في الانام " کے الفاظ سے هے .

اس رسالہ کي طباعت سب سے پهلے مولانا محمد حسين بٹالوي رح (م - ١٣٣٨ھ) کي مساعي سے هوئي . اس کا عربي سے اردو ترجمہ کيا اور ضروري حواشي کے ساتھ اپنے ماه نامہ " اشاعة السنة " کي جلد اول (ماه رجب ١٢٩٨ھ ، جنوري ١٨٨١ع) ضميمہ نمبر ۴ ، ص - ٢٢ تا ص - ۴٢ مين شايع کيا .(٢)

اس کے بعد یهي ترجمہ ، مولانا محمد عطاء الله حنيف کي کوشش سے سن ١٣٧٩ھ (١٩٥٩ع) مين مكتبہ سلفيہ لاهور سے طبع هوا .

تيسري مرتبہ يہ رسالہ هندوستان کے مولانا عبدالجليل ساهرودي رح کي کوشش سے دهلي مين شايع هوا . اس پر سن طباعت مرقوم نهين هے .(٣)

رسالہ رد بدعة التعزية (شيخ محمد حيات سندهي رح)

يہ بهي علامہ شيخ محمد حيات سِندهي (مدني) کي تصنيف هے .(۴)

---

(١) صديق حسن خان " اتحاف النبلاء " مطبع نظامي کانپور ١٢٨٨ھ ، ص - ٢٧ .

(٢) فقهائے هند ، ج - ٥ ، حصہ ٢ ، ص - ١۴٨ .

(٣) ايضاً

(۴) ايضاً ، ص - ١٥٦ ، نزهة الخواطر ، ج - ٦ ، ص - ٢٢٩ ، فهرست مخطوطات پنجاب يونيورسٹي لاهور ، ص - ٢٢٩ ، اتحاف النبلاء ، ص - ۴٠٢ ، (مطبوعہ کانپور ١٢٨٨ھ)

یہ رسالہ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے محرم میں رافضیوں کی طرف سے تعزیہ سازی اور ماتم وغیرہ جیسی بدعات کے رد میں لکھی گئی ہے۔

اصل میں اس رسالہ میں ، شیخ محمد معین ٹھٹھوی(١١٦١ھ) کا رد کیا گیا ہے ، جس نے ماتم و تعزیہ سازی کے جواز میں رسالہ " قرۃالعین فی البکاء امام حسین " کے نام سے تحریر کیا تھا۔

نواب صدیقہ حسن خان نے " اتحاف النبلاء " میں اس کا ذکر کیا ہے۔(١)

کتاب البشارۃ لا ھل الاشارۃ۔ (شیخ محمد حیات رح)

یہ عمدہ تصنیف بھی ، علامہ شیخ محمد حیات سندھی (مدنی) کی ہے۔(٢)

یہ فقہ کی کتاب ہے اور عربی زبان میں ہے ، اس میں نماز میں " التحیات " پڑھتے وقت شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنے کی بحث کی گئی ہے اور شیخ موصوف نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ نماز میں تشہد کے وقت انگلی سے اشارہ لازمی ہے۔

اس رسالہ کا قلمی نسخہ ، پنجاب یونیورسٹی لاہور کی لائبریری میں موجود ہے ، جس کا نمبر شمار ٦٩ ہے اور اس کی تفصیل اس طرح ہے:

اوراق : ١ تا ٦ ۔ ب
سطور : ١۴
تقطیع : ٢٣ ۔ ١۴ س م

(١) اتحاف النبلاء ، ص۔ ۴٠٢ ، بحوالہ فقہائے ہند ، ج ۔ ۵ ، حصہ ٢ ، ص ۔ ١۵٦
(٢) فہرست مخطوطات ، پنجاب یونیورسٹی لاہور ، ص۔ ٢٢٧ ۔

خط : نسخ

کاتب : نا معلوم

تاریخ کتابت: نا معلوم

رسالہ کا آغاز اس طرح ہے: " الحمد للہ الذي من علینا بسید العٰلمین و الصلواۃ ۰۰۰۰۰ اما بعد فہذہ رسالۃ مسماۃ ببشارہ اهل الاشارہ ۰"(۱)

اس رسالہ میں پہلے سات آیات قرانی درج کي گئي ہیں جن میں آنحضرت صلي اللہ علیہ وسلم کي اطاعت و اتباع کا حکم دیا گیا ہے ۰ اس کے بعد مولف نے مختلف متون و اسانید کے ساتھ روایات جمع کي ہیں ، جن سے اشارہ بالسبابۃ کي مشروعیت ثابت ہوتي ہے ۰(۲)

اس رسالہ میں ، حدیث کے حسب ذیل ماخذ کا ذکر کیا گیا ہے ۰

۱۔ موطا امام مالک

۲۔ موطا امام محمد

۳۔ صحیح مسلم

۴۔ ابو داؤد

۵۔ جامع الترمذي

۶۔ سنن نسائي

۷۔ ابن ماجہ

۸۔ دارمي

۹۔ الطبراني

۱۰۔ البیہقي

(۱) فہرست مخطوطات : پنجاب یونیورسٹي لاہور، ص۔ ۲۲۷۰

(۲) ایضاً، ص۔ ۲۲۹

١١- ابو نعيم

١٢- ابن النجار

١٣- ابن خزيمه

١٤- مسند احمد

١٥- سعيد بن منصور

١٦- مستدرك حاكم

١٧- مصنف عبدالرزاق

١٨- طحاوي

١٩- صحاح ابن السكن - وغيره ·

اس كے علاوه مندرجه ذيل فقهي ماخذ كے حوالے بهي موجود هين ·

١- البدائع

٢- الذخيره

٣- شرح الزاهدي

٤- الجامع الصغير - وغيره ·

يه مخطوطه نهايت نادر اور اهم هے ، مگر قدرے ناقص هے اور اس كے دوسرے نسخه كا كوئي پته نهين هے·(١)

تحريه الاجاره علي العباره - (شيخ محمد حيات)

يه علامه شيخ محمد حيات سندهي رح كي تصنيفات مين سے هے·(٢)
يه فقه كي كتاب هے اور عربي زبان مين هے·

---

(١) فهرست مخطوطات : پنجاب يونيورسٹي لاهور ، ص - ٢٣٠
(٢) تذكره مشاهير سنده ، ج - ٢ ، ص - ٧٢ ·

النهي عن العشقه المردان و النسوان - (شيخ حيات سندهي)

يہ کتاب علامہ شيخ محمد حيات سندهي (مدني) کي تصنيف کردہ هے اور يہ عربي زبان مين هے۔(١)

اس رسالہ مين علامہ شيخ موصوف نے نو عمر لڑکون اور غير محرم عورتون سے عشقہ و تعلقہ قائم کرنے کي سخت مذمت کي هے اور تفصيل سے لکها هے کہ يہ قطعي طور پر شريعت کے خلاف هے جو صوفياء "عشقہ" کے نام سے لوگون کو گمراہ کرتے هين، قران و حديث کي روشني مين ان کي سخت ترديد کي هے، يہ رسالہ ان صوفياء کے رد مين هے، جنهون نے "عشقہ" کي اصطلاح قائم کر کے عوام کو غلط راہ پر لگا ديا۔ مندرجات اور دلائل کے اعتبار سے يہ رسالہ نهايت عمدہ هے۔(٢)

شيخ حيات رح ، اس رسالہ مين عشقہ کي مذمت کرتے هوئے لکهتے هين: " تلک لعمر الله الفتنة الکبري و البلية العظمي و القت الحرب بين العشقه و التوحيد و دعت الي موالات کل شيطان مريد الي قوله و انما حکي الله تعالي العشقه عن الکفره قوم لوط و امرأة عزيز و کانت مشرکة و الفتنة بعشقه الصور تنا في ان يکون دين العبد کله لله الخ۔"(٣)

يعني - الله کي قسم کہ صورتون کا عشقہ ايک بڑا فتنہ اور بڑي بلا هے۔ ۔ ۔ ۔ عشقہ اور الله کي وحدانيت مين جنگ جاري هے عشقہ شيطان سرکش کي دوستي کي طرف داعي هے۔ الله نے قوم لوط

(١) تذکرہ مشاهير سندہ، ج -٢، ص - ٧٢، فقهائے هند، ج - ٥، حصہ ٢، ص - ١٥٦، نزهة الخواطر، ج - ٦، ص - ٣٠٢، عربي ادبيات مين برعظيم هند و پاک کا حصہ، ص - ٢٢٥، جنت السندہ، ص - ٥٦٧۔

(٢) فقهائے هند، ج -٥، حصہ ٢، ص - ١٥٧

(٣) تذکرہ مشاهير سندہ، ج -٣، ص - ٧٢، اتحاف النبلاء، ص - ٤٠٢۔

کے کافرون اور عزیز مصر کي مشرکہ بیوي کے عشقہ کا بیان کیا هے ، عشقہ مین گرفتار کا دین الله کے لئے کبھي نھین هو سکتا۰

اس رسالہ کا قلمي نسخہ نواب صدیقہ حسن خان کے کتب خانہ مین موجود تھا ، جو وہ مکہ مکرمہ سے لائے تھے۰

نواب صدیقہ حسن صاحب مکہ مکرمہ سے کثي رسائل وکتب لائے تھے ، چنانچہ وہ لکھتے هین : " و بعض این رسائل را فقیر از مکہ معظمہ آورد ه۰ "(١)

یعني - ان رسائل مین سے بعض (رسائل) یہ فقیر مکہ معظمہ سے لایا هے۰

مختصر الزواجر عن اقتراف الکبائر (شیخ محمد حیات سندھي)

یہ بھي علامہ شیخ محمد حیات سندھي (مدني) کي تصانیف مین سے هے ۰(١)

یہ فقہ کي کتاب هے اور عربي زبان مین هے ، یہ کتاب اصل مین علامہ ابن حجر مکي (المتوفي ٩٧٢ھ) کي فقہ مین مشھور و عروف کتاب " الزواجر" کا اختصار هے۰

علامہ ابن حجر مکي رح نے " الزواجر " نامي کتاب لکھي جس مین کبیرہ گناھون کا ذکر هے۰ تذکیر و ترھیب کے متعلقہ یہ بھترین کتاب هے یہ کتاب ایک عرصہ ھوا مصر مین طبع ھوئي تھي ، مگر اب نایاب هے کتاب " الزواجر" کا ایک قلمي نسخہ پشاور مین اسلامیہ کالیج کي لائبریري مین موجود هے جو ٩٨٤ھ کا مکتوبہ هے اس پر

(١) فقھائے هند ، ج - ٥ ، حصہ ٢ ، ص - ١٥٦ ، بحوالہ اتحاف النبلاء ، ص ٢٠٤ ، (مطبوعہ کانپور ، ١٢٨٨ھ)

(٢) ایضاً ، فھرست مخطوطات ، پنجاب یونیورسٹي لاهور ، ص - ١٢٩ ، اعجاز الحقہ قدوسي " تاریخ سندھ " ج - ٢ ، ص - ٥٦٠۰

نامور علماء کرام کے دستخط ثبت ھین۰(۱)

اسي (الزواجر) کا اختصار شیخ سندھي رح نے کیا ھے اس کا تذکرہ اسماعیل پاشا نے بھي کیا ھے۰(۲)

اعفاء اللحیۃ ۔ (شیخ محمد حیات رح)

یہ رسالہ ، علامہ شیخ محمد حیات سندھي (مدني) کا تحریر کردہ ھے جو عربي زبان مین ھے۰(۳)

اس رسالہ مین داڑھي بڑھانے کا بیان کیا گیا ھے۰ اس رسالہ کي وجہ تالیف یہ ھے کہ جو خود شیخ موصوف نے لکھي ھے کہ انھون نے ایک رسالہ مین پڑھا کہ داڑھي بڑھانا مستحب ھے یہ مسئلہ سنت تعبدي کے ذیل مین نھین آتا ۰ بلکہ اس کا تعلقہ سنت عادیہ سے ھے۰ جو شخص ایک " قبضہ " سے کم داڑھي رکھتا ھے۰ وہ تارک مستحب ھے۰ چنانچہ بعض دوستون نے آپ سے مسئلہ کا حل پوچھا تو آپ نے جواباً یہ رسالہ تحریر فرمایا ۰(۴)

اس رسالہ مین آپ نے احادیث و آثار کي روشني مین اس مسئلے پر تفصیلي بحث کي ھے اور ثابت کیا ھے کہ داڑھي بڑھانا وجوب کے درجہ مین داخل ھے ۰

چنانچہ اس مفصل بحث کے اختتام پر آپ فرماتے ھین : وھذا کلمۃ تبیّن ان اصل الاعفاء واجب کما اوضحنا ، و تارکہ تارک واجب لیتحقہ ما یستحقہ تارک الواجب ، ولو تنزل عن الوجوب فلا اقل من انہ سنۃ مؤکدہ ، یستحقہ تارکہ ما یستحقہ تارک السنۃ المؤکدہ ، ولیس

---

(۱) تقھائے ھند ، ج ۔۵ ، حصہ ۲ ، ص ۔ ۱۵۲ ۰

(۲) ھدیۃ العارفین ، ج ۔ ۲ ، ص ۔ ۳۲۷ ۰

(۳) تقھائے ھند ، ج ۔۵ ، حصہ ۲ ، ص ۔ ۱۵۷ ، (مطبوعہ ادارہ ثقافت اسلامیہ لاھور ، ۱۹۸۱ء)

بمندوب ولا من سنن كما زعم صاحب الرسالة بل هو امر تعبدي شرعه الله الانبيائه و حثهم عليه ." (١)

یعنی - اور یہ ہم نے واضح کردیا ہے ، اس بحث سے ثابت ہوگیا کہ داڑھی بڑھانا واجب ہے ، اور اس کا تارک اسی سزا کا مستحق ہے ، جو تارک وجوب کے لئے مقرر ہے اور اگر اسے وجوب سے کم درجہ دیا جائے تو بھی بہرحال سنت موکدہ سے کم نہیں ، اور اس کا تارک اسی سزا کا مستحق ہے جو سنت موکدہ کے تارک کے لئے مقرر ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ نہ تو مستحب ہے اور نہ عادی سنت کے ذیل میں آتا ہے ، جیسا کہ مصنف رسالہ کا خیال ہے ، بلکہ یہ تعبدی امر ہے ، جس پر عمل کرنے کا اللہ نے انبیاء کو حکم دیا ہے .

یہ رسالہ چھوٹے سائز کے دس صفحات پر مشتمل ہے اس کا مخطوطہ ، مولانا وہب اللہ شاہ راشدی پیر جھنڈہ کے کتب خانہ میں موجود ہے .(٢)

رسالہ فی ابطال الضرائح (شیخ حیات سندھی)

یہ بھی شیخ محمد حیات سندھی رح کا تصنیف کردہ رسالہ ہے .(٣)

نقہ کے موضوع پر یہ کتاب عربی زبان میں ہے .

مقدمہ فی العقائد - (شیخ محمد حیات رح)

یہ بھی شیخ محمد حیات سندھی (مدنی) کی تصانیف میں سے

(١) نقہائے ہند ، ج - ٥ ، حصہ ٢ ، ص - ١٥٨ .
(٢) ایضاً ، ماہنامہ " ترجمان الحدیث " بابت مارچ ١٩٧٩ء ، ص - ٣٨ .
(٣) نزہت الخواطر ، ج - ٦ ، ص - ٣٠٢ ، فہرست مخطوطات ، ص - ٢٢٩

هے۰(١) اس کتاب مین ، جو عربي زبان مین هے عقائد کا تذکره کیا گیا هے ۰ علامہ خیرالدین الزرکلي نے اپني کتاب " الاعلام الزرکلي" مین اس کا ذکر کیا هے۰(٢)

شرح حکم الحدادیہ ۔ (شیخ محمد حیات رح)

یہ کتاب بھي علامہ شیخ محمد حیات سندھي مرحوم کي تصنیف هے۰(٣) یہ فقہ کي کتاب هے اور عربي زبان مین هے۰

"هدیت العارفین " مین اسماعیل پاشا نے شیخ محمد حیات سندھي کي بعض تصانیف کا ذکر کیا هے ، جن مین یہ کتاب بھي شامل هے۰(٤)

مخدوم ضیاء جي سندھي ۔ (مخدوم ضیاء الدین ٹھٹوي)

یہ مخدوم ضیاء الدین ٹھٹھوي (م ۔ ١١٧١ھ) کي تصنیف هے اور یہ سندھي زبان مین هے۰(٥)

یہ کتاب ارکان دین ، نماز ، روزه ، حج و زکوات کے مسائل و احکام سے متعلقہ هے ، اور یہ سندھي دوھیڑه (ابیات) مین هے۰

---

(١) فقہائے هند ، ج ۔ ٥ ، حصہ ١ ، ص ۔ ١٥٥ ، فہرست مخطوطات : پنجاب یونیورسٹي لاهور ،
(٢) خیرالدین الزرکلي " الاعلام " ، ج ۔ ٦ ، ص ۔ ٣٤٤۰
(٣) فقہائے هند ، ج ۔ ٥ ، حصہ ٢ ، ص ۔ ١٥٦ ، فہرست مخطوطات پنجاب یونیورسٹي لاهور ، ص ۔ ٢٢٩۰
(٤) هدیت العارفین ، ج ۔ ٢ ، ص ۔ ٣٢٧ ، فقہائے هند ، ج ۔ ٥ ، حصہ ٢ ، ص ۔ ١٥٦ (لاهور : ١٩٨١ء)
(٥) تذکره مشاهیر سنده ، ج ۔ ٣ ، ص ۔ ٩٧ ، تاریخ تمدن سنده ، ص ۔ ٥٧٢ ، سنده جا اسلامي درسگاه ، ص ۔ ٢٣١ ۰

علامہ دین محمد وفائي مرحوم نے لکھا ھے کہ مخدوم ضیاء الدین سندھي عام لوگون کي سھولیت کے لئیے نماز ، روزہ ، زکواۃ اور حج کے مسائل سندھي دوھیڑون (ابیات) مین ایک کتابي صورت مین لکھے ھین ، جس کو مخدوم ضیاء الدین کي سندھي کھا جاتا ھے۔(۱)

اس کتاب کے آغاز مین مخدوم صاحب لکھتے ھین :

مسائل جي دین جا سي گھنا ۽ گھاٽا ،
سبني ڪتابن ۾ عالمن لکیا ۽ چیا ۔

یعني ۔ دین کے مسائل بھت زیادہ ھین جو سب کتابون مین علماء نے لکھے ھین اور کھے ھین ۔

جیئن عنایت اسلام ڪو ٿیو پلئي پٽ ،
سک احکام اسلام جا وٺ موچاري مت ۔

یعني ۔ جس طرح تجھ کو اسلام عنایت ھوا اس طرح تجھ پر لازم ھے کہ اسلام کے احکام سیکھ اور اچھي راہ اختیار کر ۔

علامہ ابوالحسن سندھي (م ۔ ۱۱۶۵ھ) کے بعد مخدوم ضیاء الدین ھي پھلے عالم تھے ، جنھون نے دیني مسائل بابت سندھي زبان مین کتاب لکھي ۔

یہ رسالہ (مخدوم ضیاء کي سندھي) بمبئي سے طبع بھي ھوا تھا ، مگر اس وقت نایاب ھے ۔

فرائض الاسلام ۔ (مخدوم محمد ھاشم رح)

یہ علامہ مخدوم محمد ھاشم ٹھٹوي (م ۔ ۱۱۷۴ھ) کي تصنیف ھے(۲)

---

(۱) تذکرہ مشاھیر سندھ ، ج ۔ ۳ ، ص ۔ ۹۷ ۔
(۲) ایضاً ، ج ۔ ۲ ، ص ۔ ۲۵۸ ، نزھتہ الخواطر ، ج ۔ ٦ ، ص ۔ ۳٦۳ ، تاریخ تعدن سندھ ، ص

فقہ کی یہ کتاب عربی زبان میں ہے، اس میں مخدوم صاحب نے اسلام کے جملہ ۱۲۶۲ فرائض کا تفصیلی ذکر کیا ہے، یہ کتاب سن ۱۱۷۱ھ میں تصنیف ہوا ۰(۱)

علامہ عبدالحی الحسنی، نزہۃ الخواطر میں فرماتے ہیں "ولہ کتاب بسیط فی فرائض الاسلام صنفہ سنۃ احدی و سبعین ومائۃ والف جمع فی ذالک الکتاب فرائض الایمان مما یفترض علمہ او عملہ علی کل مسلم ۰"(۲)

یعنی - آپ کی " فرائض الاسلام " میں ایک بسیط کتاب ہے جس کو آپ نے سن ۱۱۷۱ھ میں تصنیف کیا ۰ آپ نے اس کتاب میں وہ تمام فرائض الایمان جمع کئے، جن کا جاننا اور ان پر عمل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے ۰

مخدوم امیر احمد صاحب نے بذل القوہ کے مقدمہ میں لکھا ہے : " ہو کتاب لا یکاد یوجد لہ نظیر فی العالم الا سلامی جمع فیہ المخدوم العلام ما یفترض علمہ او عملہ علی کل مسلم مکلف قسم الفرائض اولا الی الفرائض الاعتقادیۃ والعملیۃ ثم قال ان الفرائض الاعتقادیۃ یجب اعتقادہا فی کل وقت وہی فرض عین و قسم الفرائض العلمیہ الی قسمین منہا ما ہی فرض علی الکفایۃ و منہا ما ہی فرض عین و بعد ذالک عد الفرائض الاعتقادیۃ و بلغ عددہا الی ثلثماء واثنتین فرضًا ۰"(۳)

یعنی - یہ ایسی کتاب ہے جس کی نظیر عالمِ اسلامی میں نہیں ملتی۔ اس میں ان امور کا بیان ہے جن کا جاننا اور عمل کرنا ہر مسلمان مکلف

---

(۱) کتاب فرائض الاسلام پر مخدوم عبدالکریم متعلوی (م - ۱۲۶۱ھ) نے عمدہ حاشیہ لکھا جو " فوائد الاحکام " کے نام سے مشہور ہے ۰ (" الرحیم " مشاہیر سندہ نمبر، ص - ۳۳)

(۲) نزہۃ الخواصر، ج - ٦ ، ص - ۲٦۳

(۳) بذل القوہ فی حوادث سنی النبوہ، ص - ۲۴ ، (مقدمہ / حاشیہ)

پر فرض ھے۔ اس میں فرائض اعتقادی اور فرائض عملی کو بیان کیا ھے۔ فرائض عملی کی دو قسمیں بیان کی ھیں۔ ایک فرض کفایہ دوسرے فرض عین۔ پھر فرائض اعتقادیہ کو بیان کیا ھے اور ان فرائض کی تعداد ۳۰۲ تک ھے۔

مخدوم صاحب نے اس کتاب مین فرائض کے دو قسم بیان کئے ھین چنانچہ مخدوم امیر احمد صاحب لکھتے ھین

۱۔ الامور السبعة المذكورة في صفة الايمان المشهورة وما يتعلقه بها من التفاصيل و هي مأتان وتسعة عشر فرضًا ."(۱)

۲۔ ماليس من الامور السبعة المذكورة ولا متعلقا بها و هي مأة و ثلثة عشر فرضًا ."(۲)

ڈاکٹر زبید احمد صاحب اس طرح رقمطراز ھین کہ اس کتاب مین مصنف نے فرائض عبادات سے بحث کی ھے اور ان کی تعداد کا تعین کیا ھے۔ چنانچہ انھون نے یہ تعداد ایک ھزار دوسو باسٹھ (۱۲۶۲) شمار کی ھے، جس مین تین سو بتیس (۳۳۲) کا تعلقہ عقائد سے ھے اور باقی کا اعمال سے۔ انھون نے تمام فرائض کو مختلف عنوانون کے تحت باقاعدہ مرتب کیا ھے۔ یہ کتاب ایک حد تک نئی قسم کی

---

(۱) بذل القوہ ، ص۔ ۱۲، (مقدمہ / حاشیہ)
(۲) ایضاً

اور پراز معلومات هے۰(۱)

کتاب کے آخر مین مخدوم محمد هاشم رح نے صراحت کي هے کہ اس کتاب مین ، مین نے صرف ان فرائض کا بیان کیا هے جن کا تعلقہ عبادات سے هے اور معاملات کے باب مین جو فرائض آتے هین ان کا مین نے ذکر نهین کیا هے ، اس کے لئے ، کتب المعاملات الفقیه کو دیکھنا چاهئے۰(۲)

اس کتاب کا قلمي نسخہ برٹش میوزم لائبریري مین موجود هے ۰(۳) اس کے علاوہ اس کا ایک مخصوص سندھ هالاجي مین بھي موجود هے ، جس کي تفصیل اس طرح هے۔

یہ مخطوطہ جس کا نمبر داخلا ۱۴۱ / ۲۲۴۰۱ هے ، عربي زبان مین هے اور کاتب کا نام محمد صادقہ هے۔ خط نستعلیقہ سائیز ۱۴ × ۲۰ هے ۰ سن کتابت ۱۱۰۳ھ مذکور هے۰

یہ مخطوط ، سادہ خط مین هے اور نا مکمل هے حاشیہ کي دو لکیرین اور خاص عنوان لال روشنائي سے هین ۰ اس کا کاغذ دیسي هے اور دیکھنے کے لائقہ هے۰

یہ کتاب زیور طبع سے بھي آراستہ هوچکي هے سن ۱۸۹۵ء مین پشاور کے ایک تاجر محمد صحاف کے زیر اهتمام دهلي سے طبع هوئي ۰(۳) جو جملہ ایک سؤ بائیس صفحات پر مشتمل هے۰ سن ۱۹۷۸ء مین حیدرآباد سندھ کے قریب مدرسہ مدینۃ العلوم بھینڈہ شریف سے بھي یہ کتاب طبع هو چکي هے جو کل ۱۴۸ صفحات پر مشتمل هے

---

(۱) عربي ادبیات مین برعظیم پاک و هند کا حصہ ، ص ۔ ۹۶
(۲) فرائض الاسلام ، ص ۔ ۱۴۲ ، مطبوعہ مدینۃ العلوم بھینڈو شریف ، حیدرآباد سندھ ، سن ۱۳۹۸ھ ۔ ۱۹۷۸ء بذل القوہ ، ص ۔ ۲۵ ، (مقدمہ / حاشیہ
(۳) عربي ادبیات مین برعظیم پاک و هند کا حصہ ، ص ۔ ۳۰۸ (مطبوعہ اداره ثقافت اسلامیہ لاهور ، ۱۹۷۳ء)
(۳) بذل القوہ ، ص ۔ ۲۵ ، (مقدمہ / حاشیہ)

یہ مطبوعہ نسخہ اور نیشنل کالج حیدرآباد کے کتب خانہ میں موجود ہے۔(۱)

محترم عبدالرسول قادری بلوچ ، مؤلف کتاب "مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رح " نے لکھا ہے کہ اس مطبوعہ نسخہ کی ایک کاپی ان کے پاس بھی ہے۔(۲)

فرائض الاسلام (سندھی) ۔ (مخدوم محمد ہاشم رح)

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رح نے عربی زبان میں اپنی معرکتہ الآراء کتاب فرائض الاسلام کا سندھی زبان میں منظوم ترجمہ کیا اور یہ بھی اسی نام سے مشہور ہے۔(۳)

مخدوم محمد ہاشم رح کا یہ نثر نما نظم سلیس اور سادہ ہے ۔ اس کا ایک نمونہ پیش کیا جاتا ہے:

ایمان باالله تعالیٰ جا چوراسی فرض ثیا ،
سٹي یاد رکو تن کي هینئن منجهان را ۔(۴)

یعنی ۔ ایمان باالله کے کل ۸۴ فرائض ہیں ، جن کو سن کر دل و جان سے یاد رکھو۔

اس کتاب کے متعلقہ زیادہ معلومات حاصل نہ ہو سکی ہیں

بیاض ہاشمی ۔ (مخدوم محمد ہاشم رح)

یہ کتاب بھی مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رح کی تصنیف

(۱) بذل القوہ ، ص ۔ ۲۵ ، (مقدمہ / حاشیہ)
(۲) عبدالرسول قادری بلوچ " مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی" ، ص ۔ ۸۱ ۔
(۳) تاریخ تمدن سندھ " ، ص ۔ ۵۷۲ ، سندھ یونیورسٹی ، ۱۹۵۹ء ۔
(۴) ایضاً

هے۔(١) مخدوم صاحب کي يہ کتاب اصول فقہ پر هے اور عربي زبان مين هے۔ جس مين فقهاء علماء کے اقوال جمع کئے گئے هين۔ اس کتاب کا تفصيلي ذکر آگے " باب الفتاوىٰ " مين آرها هے۔

فاکهتہ البستان۔ (مخدوم محمد هاشم رح)

يہ معرکتہ الاراء تصنيف، علامہ مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي کي هے۔(١)

عربي زبان مين يہ کتاب علم الفقہ کے موضوع پر هے جس مين ذبح و شکار کا بيان کيا گيا هے اور اس سلسلے مين مسائل شرعيہ کا ذکر کيا گيا هے۔ يہ کتاب سن ١١٣٢هـ(١٧١٩-٢٠ء) مين تاليف هوا۔(٢)

علامہ عبدالحي الحسني فرماتے هين: " ولہ " فاکهتہ البستان " في تنقيح الحلال و الحرام صنفها سنتہ اثنيتين و ثلاثين و مائہ و الف۔"(٣)

يعني۔ آپ کي ايک کتاب " فاکهتہ البستان " هے، جس مين حلال و حرام پر تنقيح کي گئي هے۔ آپ نے يہ کتاب سن ١١٣٢هـ مين تصنيف کي۔

مخدوم امير احمد عباسي صاحب اس طرح لکهتے هين: رسالتہ في الذبح ولا صطياد تسمى " فاکهتہ السبتان " في مجلد کبير۔"(٥)

---

(١) تذکرہ مشاهير سندھ، ج۔١، ص۔ ٢٥٩، عربي ادبيات مين برعظيم پاک و هند کا حصہ، ص۔ ٢٠٨، تاريخ تمدن سندھ، ص۔ ٥٥٠۔
(٢) تذکرہ مشاهير سندھ، ج۔٢، ص۔ ٢٥٩، تکملہ مقالات الشعراء، ص۔ ٥٥، فقهائے هند، ج۔ ٥، حصہ ٢، ص۔ ١٥٢، نزهتہ الخواطر ج۔٦، ص۔ ٣٦٣، بذل القوص ١٢
(٣) تکملہ مقالات الشعراء، ص۔ ٥٥، فقهائے هند ج۔٥، حصہ ٢، ص۔ ٢٥٢

سنده يونيورسٹي مين ، شعبہ اسلامي ثقافت و تقابل اديان کے پروفيسر محترم جناب احمد اقبال قاسمي نے اس کتاب کو ايڈٹ کيا ، جس پر ان کو سنده يونيورسٹي سے پي-ايچ-ڈي کي ڈگري ملي هے۰ اس کا قلمي نسخہ سندهالاجي مين موجود هے اس کے شروع مين پروفيسر صاحب موصوف نے ايک بسيط مقدمہ لکھا هے جو ۵۰ صفحات پر مشتمل هے۰

اس کتاب " فاکهة البستان" کا مخصوص پشاور يونيورسٹي کے کتب خانہ مين نمبر ۲۹۸د اور بانکي پور کے کتب خانہ مين موجود هے جس کا نمبر شمار ۱۸۰۲ هے۰(۱)

مخدوم امير احمد صاحب نے (بقول ان کے) يہ رسالہ شيخ علامہ مجدد سرهندي متعلوي کے کتب خانہ مين ديکها تها۰(۲)

اس کے علاوه ايک قلمي نسخہ ، جامع سنده کے اورينٹيل سيکشن مين موجود هے ، جس کا نمبر ۱۵۲۴۷ / ۵۱-۳-۵ هے يہ سب سے قديم نسخہ هے اس کي تفصيل اس طرح هے :

صفحات : ۳۰۳ (اوراق)

سطور : ۱۷ نہ کم نہ زياده ۰

خط : نسخ واضح

کاتب : مخدوم نور محمد نصرپوري (۳)

تاريخ کتابت : ۱۷-جمادي الاول ۱۱۳۴ھ

اس کتاب کا ايک نسخہ پير محب الله شاه پير جهندو کے کتب خانہ مين بهي موجود هے ، اس کا اول و آخر ناقص هين ۰

---

(۱) عربي ادبيات مين برعظيم پاک و هند کا حصہ ، ص-۳۰۸، اداره ثقافت اسلاميہ لاهور ، ۱۹۷۳ء۰

(۲) بذل القوه ، ص- ۱۲ ، (مقدمہ / حاشيہ)

(۳) مخدوم نور محمد نصرپوري ، مخدوم محمد هاشم ٹهٹهوي رح کے شاگرد تهے بهت بڑے عالم تهے ساري زندگي درس و تدريس مين گذاري آپ نے اس کتاب کي کتابت خود مخدوم کي حياتي مين کي۰

تیسرا نسخہ اس کتاب کا شیخ احمد علی انصاری ھالائی کے پاس موجود ھے ۰ اس کا کاتب مفتی شیخ سعد الله انصاری ھین ۰(۱)

درھمہ الصرہ فی وضع الیدین تحت السرہ (مخدوم محمد ھاشم رح)

یہ رسالہ مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوی رح کا تحریر کردہ ھے(۲) یہ رسالہ علم الفقہ کے موضوع پر ھے اور عربی زبان مین ھے ، مخدوم صاحب رح نے یہ رسالہ سن ۱۱۳۷ھ (یہ ـ) مین تالیف فرمایا ۰(۳)

اس رسالہ مین حنفی مسلک کے مطابقہ نماز مین ناف کے نیچے ھاتھ باندھنے کا بیان کیا گیا ھے ۰ اس موضوع پر مخدوم صاحب نے تین رسائل تحریر کئے تھے ۰ جن مین ایک یہ " درھمہ الصرہ فی وضع الیدین تحت السرہ " ھے ۰

---

(۱) مولانا سعد الله انصاری ، خیرپور (میرس) کے مفتی اعظم تھے ، بہت بڑے عالم و فقیہ تھے ، یہ ٹالپورون کا عھد تھا ۰ ٹالپور حکمران شیعہ تھے اس دور مین کسی مقبول حسین نامی شخص نے " پتول حیدری " نام کی کتاب لکھی جس مین اصحاب رسول صلی الله علیہ وسلم پر طعن و تشنیع اور مذھب اھل سنت پر تنقید کی گئی تھی ۰ مفتی سعد الله انصاری رح نے اس کے جواب مین سندھی زبان مین کتاب لکھی جس کا نام " توپ محمدی " رکھا ۰ اس مین انھون نے پستول حیدری کے اعتراضات کے کافی و شافی جوابات دیئے ، اور مذھب شیعہ کا پول کھول دیا ۰ جس پر میر ناراض ھوا اور کتاب مذکور (توپ محمدی) کو ضبط کردیا ۰ الحمد لله ، اس کتاب کا ایک نسخہ راقم الحروف کے پاس موجود ھے ۰

(۲) بذل القوہ ، ص ـ ۱۲ ، (مقدمہ) ، تکملہ مقالات الشعراء ، ص ـ ۵۴ ، عربی ادبیات مین پاک و ھند کا حصہ ، ص ـ ۳۰۸ ، تاریخ تمدن سندھ ص ـ ۵۷۲ ۰

(۳) تکملہ مقالات الشعراء ، ص ـ ۵۴ ۰

اس رسالہ کا نسخہ مولوي عبدالرؤف بختيارپوري کے کتب خانہ مين تھا جو اس کي وفات کے بعد ٹندو سائينداد مين شيخ محمد حسن سرهندي کے کتب خانہ مين منتقل هوگيا هے۰(١)

يہ رسالہ پشاور يونيورسٹي کي لائبريري مين بھي موجود هے اور اس کا نمبر شمار ٥٩٨ هے۰

ترصيع الدره علي درهم الصره ـ (مخدوم محمد هاشم رح)

يہ بھي مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح کا تحريرکرده رسالہ هے۰(٢)

علم الفقہ کا يہ رسالہ عربي زبان مين هے اس رسالہ مين بھي مخدوم صاحب نے نماز مين ناف کے نيچے هاتھ بانده کر نماز پڑھنے کا ذکر کيا هے۰

معيار النقاد في تميز المغشوش عن الجياد ـ(مخدوم محمد هاشم رح)

يہ رسالہ مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح کا هي تحرير کرده هے اور عربي زبان مين هے۰(٣)

علم الفقہ کا يہ رسالہ اسي موضوع پر مخدوم صاحب کا تيسرا رسالہ هے۰ اصل مين مخدوم صاحب رح کي کتاب " درهم الصره في وضع اليدين تحت السره " کے رد مين شيخ محمد حيات سندهي (مدني)

---

(١) بذل القوه ، ص ـ ١٢ ، (مقدمہ / حاشيہ)
(٢) بذل القوه في حوادث سني النبوه ، ص ـ ١٢ ، (مقدمہ) ، تکملہ مقالات الشعراء ، ص ـ ٥٣ ۰
(٣) ايضاً ،

ايضاً

متوفي ١١٦٣ھ نے ایک کتاب "الدره في اظهار غش نقد الصره" لکھي تھي ، مخدوم صاحب نے پھر اس کے رد مین کتاب لکھي جس کا نام "معيار النقاد في تميز المغشوش عن الجياد" رکھا ۰(۱)

عين الفقه - (مخدوم محمد هاشم رح)

یہ بھي علامہ مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح کي تصنيفات مین سے ھے ۰(۲)

یہ کتاب عربي زبان مین ھے اور علم الفقہ کے موضوع پر ھے ۰

تنقيح الكلام في النهي عن قراه الفاتحه خلف الامام :

مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح نے اس کتاب کو تصنیف کیا ۰(۳)

علم الفقہ کي یہ کتاب بھي عربي زبان مین ھے ، اس رسالہ مین مخدوم صاحب نے نماز مین امام کے پیچھے "سوره الفاتحہ" پڑھنے سے منع کرنے والون کا رد کیا ھے ۰

یہ کتاب علامہ عبدالعزیز میمني مرحوم کے پاس موجود تھا ، جس کا اب کوئي پتہ نھین ملتا ۰

---

(۱) عبدالرسول قادري بلوچ ، "مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي" ، ص - ٧٩
(۲) تکملہ مقالات الشعراء ، ص - ٥٨ ، بذل القوه ، ص - ۳۰ ، (مقدمہ) ، ڈاکٹر محمد جمن ٹالپور" سنده جا اسلامي درسگاه" ، ص - ٢٢٧ ۰
(۳) بذل القوه ، ص - ٢٤ ، (مقدمہ) ، تکملہ مقالات الشعراء ، ص - ٥٣ ، عربي ادبیات مین برعظیم پاک و هند کا حصہ ، ص - ٣٠٨ ، تاریخ تمدن سنده ، ص - ٥٥٠ ۰

اس رسالہ کا ایک قلمي نسخہ آصفیہ کے کتب خانہ مین موجود ھے۔(۱)

ثمار العنایة في الفرقة بین صریح الطلاقة والکنایة :

یہ رسالہ مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوي رح کي تصنیف ھے اور عربي زبان مین ھے۔(۲)

علم الفقہ کي اس کتاب مین طلاقہ کے مسئلے صریح اور کنایہ کا بیان ھے۔

مخدوم صاحب کے زمانے مین علماء کے اس مسئلہ مین اقوال مختلف فیہ تھے کہ جب ایک سندھي شخص اپني بیوي کو تین مرتبہ کھتا ھے کہ (مون ٹلاٹي چڈي) یعني مین نے فلان کو چھوڑا تو بعض نے اس پر صریح طلاقہ کا فتوٰي لگایا اور حلالہ کے وجوب کا حکم لگایا ۔

مخدوم صاحب نے اس مسئلے پر یہ رسالہ تالیف فرمایا اور بھت صویل بحث کے بعد فرماتے ھین:

"فالحاصل ان الواقع في صورہ المتنازع فیھا اعني صورہ تکرار الزوج السندي " چھڈي " بدون نیة الثلث في احدي المرات الثلث ، طلقة بائنة و یجب علیھما تجدید النکاح فیما بنیھا و اما ما یقول بعض الناس" انا نحکم بوقوع الثلث و وجوب الحالة "احتیاطا " قول غیر صحیح لان الحالة في عرف ھذہ البلاد اشد و

(۱) عربي ادبیات مین برعظیم پاک و ھند کا حصہ ، ص ۔ ۲۰۸ ۔
(۲) بذل القوہ ، ص ۔ ۱۸ ، (مقدمہ) ، تکملہ مقالات الشعرا ، ص ۔ ۵۱ ، تذکرہ مشاھیر سندہ ، ج ۔ ۲ ، ص ۔ ۲۵۹ (مطبوعہ سندھي ادبي بورڈ ، جامشورو) جنت السندہ ، ص ۔ ۵۶۵ ۔

اغلظ علي الناس من ضربته بالسيف و قد يجر الفتي برالي وقوع الزوجين في الحرام لشده امر الحلالته عليهما و امتناعهما عنهما فكيف يفتي في مثل هذا المحل المختلف فيه ."(١)

يه رسالہ مطبع مصطفائي مين ، سن ١٣٠٠ھ مين چهپا اور اس کا ايک نسخہ اورينٹل کالج حيدرآباد کي لائبريري مين موجود هے.(٢)

محترم عبدالرسول قادري بلوچ ، مؤلف " مخدوم محمد هاشم ٹهٹهوي رح " کے هان بهي اس کتاب کا ايک نسخہ موجود هے.(٣)

نورالعينين في اثبات الاشاره في التشهدين :

مخدوم محمد هاشم ٹهٹهوي رح کي علم الفقہ مين يہ عمده تصنيف عربي زبان مين هے.(٤)

---

(١) بذل القوه، ص ـ ١٨. (مقدمہ / حاشيہ)
(٢) ايضاً
(٣) عبدالرسول قادري بلوچ " مخدوم محمد هاشم ٹهٹهوي "، ص ـ ٤٩.
(٤) تکملہ مقالات الشعراء ، ص ـ ٥٨ ، بذل القوه، ص ـ ١٢، (مقدمہ) ، تذکره مشاهير سنده ، ج ـ ٢، ص ـ ٢٥٨ ، تاريخ تمدن سنده، ص ـ ٥٥٠.

اس رسالہ مين مخدوم صاحب نے نماز مين " التحيات " کے وقت تشهد مين شهادت کي انگلي سے اشاره کرنے کے بارے مين بحث کي هے ۰ چونکہ اس زمانے مين اس مسئلہ مين علماء مين اختلاف پايا جاتا تها ۰ چنانچہ مخدوم صاحب نے اس مسئلے کو اس رسالہ کو تصنيف کرکے حل فرمايا اور دلائل سے ثابت کيا هے کہ " اشهد ان لا الٰہ الا الله " پڑهتے وقت شهادت کي انگلي کو اٹهانا ضروري هے ۰

مخدوم امير احمد صاحب اس سلسلے مين " بذل القوه فـي حوادث سني النبوه " کے مقدمہ مين لکهتے هين ۰

" فکتب المخدوم المعظم هذا الجزء و اثبت فيہ سنيت الاشارة بالسبابت في التشهد باحاديث الصحيحہ و اجاب عن ادلت المانعين باجوبت مسکنت ۰ "(۱)

يعني - پس مخدوم المعظم رح نے يہ (کتاب) لکهي ، اور تشهد مين انگلي سے اشاره (کرنے کو سنت اور احاديث صحيح سے ثابت کيا اور اس سے منع کرنے والون کا دلائل سے جواب ديا ۰

شکارپور کے سيد مير علي نواز علوي نے اس کتاب کا استفاده کر کے ، اپني کتاب " البشاره لا هل الاشاره " مين اس کي عبارات نقل کي هين ۰ يہ رسالہ ، اورينٹل کاليج حيدرآباد کي لائبريري مين موجود هے ۰(۲)

اس کتاب " نورالعينن ۰۰۰ " کا سن ۱۱۲۹ھ کا لکها هوا نسخہ سندهي ادبي بورڈ جامشورو مين موجود هے ۰

مظهر الانوار - (مخدوم محمد هاشم رح)

يہ کتاب بهي مخدوم محمد هاشم ٹهٹهوي رح کي

---

(۱) بذل القوة فی حوادث سنی النبوة، ص - ۱۳، (مقدمہ)
(۲) ايضاً

تصنيف هے۔(۱)

يه علم الفقه كي كتاب هے اور اس مين روزه كے مسائل بيان كئے گئے هين۔ يه عربي زبان مين ، اس موضوع پر مستقل كتاب هے۔

مخدوم امير احمد صاحب اس سلسلے مين فرماتے هين :

" رسالة في مسائل الصيام تسمي " مظهر الانوار " في مجلد كبير(۲)

يعني - روزون كے مسائل پر ايك رساله جو " مظهر الانوار" كے نام سے هے، ايك ضخيم جلد مين هے۔

اس كتاب كے حاشيه پر مخدوم محمد هاشم رح نے خود اپنے هاتھ سے اپنے كتب خانه كے بعض كتابون كا فارسي ترجمه بھي كيا هے ۔

يه كتاب مولانا علامه مصطفي قاسمي مدظله كے پاس موجود هے۔

حيات الصائمين ـ (مخدوم محمد هاشم رح)

يه بھي علامه مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح كي تصنيف هے۔(۳)

اصل مين مخدوم صاحب اپني كتاب مظهر الانوار في مسائل الصيام " (عربي) كا خود فارسي زبان مين ترجمه كيا اور اس كا نام " حيات الصائمين " ركھا ۔

---

(۱) بذل القوه، ص ـ ۱۲ ، (مقدمه) ، تكمله مقالات الشعراء ، ص ـ ۵۸ ، تذكره مشاهير سنده ، ج ـ ۱ ، ص ـ ۱۵۷ ، تاريخ تمدن سنده ، ص ـ ۵۵۰ ، جنت السنده ص ـ ۵۶۵ ۔

(۲) ـ بذل القوه، ص ـ ۱۲ ، (مقدمه) ۔

(۳) تكمله مقالات الشعراء ، ص ـ ۵۴ ، بذل القوه، ص ـ ۲۵ ، (مقدمه) تذكره مشاهير سنده ، ج ـ ۲ ، ص ـ ۲۵۸ ۔

اس کے بارے مین مخدوم امیر احمد صاحب لکھتے ھین:

"حياة الصائمين في مجلد عضيم و هو يشتمل من مسائل علي ما في مظهر الانوار السابقة ذكره زيادات كثيره و قواعد عديده ."(١)

یعنی - کتاب حیاۃ الصائمین، ایک بڑی جلد میں ھے - اور وہ ان مسائل پر مشتمل ھے جن کا ذکر پھلے بیان کردہ کتاب مظہر الانوار میں کیا گیا ھے - اور اس میں بہت سے اضافے اور چند قواعد مزید بیان کئے گئے ھیں -

اس کتاب کا ایک نسخہ مٹیاري مین شیخ علاء مجدد کے کتب خانہ مین موجود ھے.(٢)

حیات الصائمین کا ایک نسخہ مولانا غلام مصطفي قاسمي صاحب کے پاس بھي موجود ھے . اس کے علاوہ اس رسالہ کا ایک مخطوطہ مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کراچي کے کتب خانہ مین موجود ھے، جس کا نمبر ١٢ ھے.(٣)

رشف الزلال في تحقيقه الزوال - (مخدوم محمد هاشم رح)

یہ تصنیف مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوي رح کي ھے اور فارسي زبان مین ھے.(٤)

یہ علم الفقہ کي کتاب ھے، اس مین مخدوم صاحب نے سورج کے زوال کے اوقات، ھر ماہ کے حساب سے، سندھ اور اس کے قرب و جوار مین متعین فرمائے، تاکہ نماز کے اوقات کا صحیح تعین کیا جائے.

---

(١) بذل القوه، ص - ٢٥، (مقدمہ)
(٢) ایضاً
(٣) فھرست مخطوطات مظہر العلوم کھڈہ، ص - ٣ .
(٤) تکملہ مقالات الشعراء، ص - ٥٥، بذل القوہ، ص - ٢٦، (مقدمہ)، تذکرہ مشاھیر سندھ، ج - ١، ص - ٢٥٨، تاریخ تمدن سندھ، ص - ٥٥٠ .

مخدوم امیر احمد صاحب فرماتے هین : " رشف الزلال في تحقيقه في الزوال بينت فيه قدر الفيء الحاصل في بلاد السندو ما يقرب منها ٠"(١)

یعني - " رساله رشف الزلال في تحقيق الزوال " میں سائے کے ڈھلنے کا بیان هے -

داکٹر نبي بخش بلوچ نے اس کتاب کے بارے مین لکھا هے کہ مخدوم صاحب نے فقهي مسائل مین تحقیقه کو ایک اعلیٰ سائنسي منزل تک پهنچایا ٠ اس کي مثال سنده مین سورج کے زوال کا ماه بہ ماه صحیح وقت تعین کرنا هے ، جس کے بارے مین دو سال کے تجربه کے بعد مخدوم صاحب نے اس کتاب مین ایک کلي قاعده مرتب کیا ٠ "(٢)

اس کتاب کا نسخه داکٹر بلوچ صاحب کے پاس موجود هے ٠

فيض الغني في تقدير برصاع النبي - (مخدوم محمد هاشم رح)

یہ کتاب مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح نے تصنیف فرمائي(٣)
یہ فقہ کي کتاب هے اور فارسي زبان مین هے ٠(۴)

اس رسالے کا ایک نسخہ پیر جھنده مین وهب الله شاه کے کتب خانہ مین موجود هے ٠

تصح المدرک في ثبوت الاسلام الذمي بقوله انا مشلک (مخدوم هاشم)

یہ کتاب بھي مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح کي تصنیف هے اور یہ عربي زبان مین هے ٠(٥)

(١) بذل القوه في حوادث سني النبوه ، ص - ٢٦ ، (مقدمہ)
(٢) عبدالرسول قادري بلوچ : " مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح " ، ص - ٨٣ ٠
(٣) تکملہ مقالات الشعراء ، ص - ٥٧ ، تذکره مشاهیر سنده ، ج - ٢ ، ص - ٢٥٨ ، بذل القوه ، ص ٢٦
(۴) ایضا
(٥) ایضا ، تذکره مشاهیر سنده ، ج - ٢ ، ص - ٢٥٨

فتح الكلام في كيفيت اسقاط الصلواة والصيام :

مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح اس كتاب كے مصنف هين ·(١) علم الفقه كي يه كتاب فارسي زبان مين هے ·(٢)

مخدوم امير احمد صاحب نے لكھا هے كه رسالته في كيفيت اسقاط الصلواة والصيام عن الميت تسمي فتح الكلام في كيفيت اسقاط الصلواة و الصيام ·(٣)

يعني - رسالة في كيفية اسقاط الصلوٰة والصيام عن الميت جس كا نام "فتح الكلام في كيفية اسقاط الصلوٰة والصيام" هے، اس ميں اسقاطِ ميت سے متعلق بحث هے -

اس كتاب كا ايک نسخه ٹھٹھه مين قاضي محمد حسين كے كتب خانه مين موجود هے ·(٢)

شد النطاقة فيما يلحقه من الطلاقة (مخدوم محمد هاشم رح)

علم الفقه كي يه كتاب بهي مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي كي تصنيفات مين سے هے اور يه عربي زبان مين هے ·(٥)

يه رساله اصل مين " كنزالدقائقه " كي طلاقه سے متعلقه ايک عبارت كي شرح و توضيح مين لكھا گيا هے ·

---

(١) تكمله مقالات الشعراء ، ص - ٥٧ ، تذكره مشاهير سنده ،ج -١،ص بذل القوت في حوادث سني النبوه ، ص - ٢٦-٢٥ ، (مقدمه)
(٢) ايضا ،
(٣) ايضا ،
(٢) ايضا ،
(٥) ايضا ، تكمله مقالات الشعراء ، ص - ٥٦ ·

مخدوم امیر احمد صاحب اس سلسلے مین لکھتے ھین

" قال العلامة النسفي في کنزالدقائقه في کتاب الطلاقه " الصریح یلحقه الصریح و یلحقه البائن و البائن یلحقه الصریح لا البائن الا اذا کان معلقاً " وهذه العباره مغلقة اشد الاغلاقه و قد اضطرب اقوال الشراح في توضیحها صنف المخدوم هذا الجزء و شرح فیه العباره المذکوده شرحا ازال اغلاقها و اوضح معزاها ۰"(۱)

یہ رسالہ سن ۱۳۰۰ھ(۱۸۸۳ء) مین مطبع مصطفائي سے مولوي محمد عمر کے اهتمام سے چھپا تھا ۰ اس کا ایک نسخہ اور اورینٹیل کالج حیدرآباد کي لائبریري مین موجود هے۰(۲)

الشفاء الدائم عن اعتراض القائم ۔ (مخدوم محمد هاشم ج)

کتاب هذا کے مصنف علامہ دهر مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي هین ۰"(۳)

فقہ کے موضوع پر یہ کتاب عربي زبان مین هے۰(۴)، اس رسالہ مین مخدوم محمد قائم ٹھٹوی رحمہ ۔ جو مخدوم صاحب کے

---

(۱) بذل القوه ، ص۔ ۱۲ ، (مقدمہ / حاشیہ)
(۲) ایضاً ،
(۳) ایضا ، ص۔ ۱۷ ، (مقدمہ) تذکرہ مشاهیر سندھ ج ۔۲ ، ص ۲۵۹ ، تاریخ تمدن سندھ ، ص ۵۵۰
(۴) تکملہ مقالات الشعراء ، ص ۔ ۷۰۷

همعصر تهے، کا رد کیا گیا هے۔

اصل مین مخدوم محمد هاشم ٹهٹهوي رح نے مخدوم ابوالحسن سندهی (م۔ ۱۱۶۵ھ) کي کتاب " مقدمۃ الصلواۃ" (سندهي) کي اصلاح مین ایک کتاب فارسي زبان مین " اصلاح مقدمۃ الصلواۃ" لکهي، اس مین انهون نے مخدوم ابوالحسن سندهي کي غلطیون کي نشاندهي کرتے هوئے، ان کي اصلاح فرمائي، اس پر مخدوم محمد قائم ٹهٹوي نے، مخدوم ابوالحسن سندهي کي تائید مین، مخدوم محمد هاشم رح کارد لکها۔ جس کے جواب مین مخدوم صاحب نے یہ رسالہ تحریر کیا جو " حمل السلاح علي معاند الاصلاح" کے نام سے بهي معروف هے۔

یہ رسالہ ۱۲ صفحات پر مشتمل هے، مولانا غلام مصطفي قاسمي مدظلہ کے ذاتي کتب خانہ مین موجود هے۔

السیف الجلي علي ساب النبي (مخدوم محمد هاشم رح)

یہ کتاب مخدوم محمد هاشم ٹهٹهوي رح کي تصنیفات مین سے هے۔(۱)

فقہ کے موضوع پر یہ کتاب مخدوم صاحب نے عربي زبان مین تحریر کي هے۔(۲)

اس کتاب مین نبي اکرم صلي الله علیہ وسلم کے شان مین گستاخي کرنے والون کو سخت تنبیہ کي گئي هے اور فقهي نقطۂ نگاہ سے اس کا جائزہ لیا گیا هے۔

---

(۱) تکملہ مقالات الشعراء، ص۔ ۵۶، تذکرہ مشاهیر سندھ، ج۔۲، ص۔ ۲۵۹، بذل القوہ (مقدمہ)، ص۔ ۱۲، تاریخ تمدن سندھ، ص۔ ۵۵۰۔ جنت السندھ، ص۔ ۵۶۵، "الوحید" سندھ آزاد نمبر، ص۔ ۳۲۔

(۲) تکملہ مقالات الشعراء، ص۔ ۷۰۴

رسالة في مسئلة السكر ۔ (مخدوم محمد هاشم رح)

یہ رسالہ علامہ وقت مخدوم حاجي محمد هاشم ٹھٹھوي کا تحریر کردہ هے۰(۱)
یہ رسالہ فقہ کے موضوع پر عربي زبان مین هے۰(۲)

اجادة النجدہ ۔ (مخدوم محمد هاشم رح)

یہ کتاب مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح کي تصنیف هے۰(۳)
یہ کتاب بھي فقہ کے موضوع پر هے اور عربي زبان مین هے۰(۴)

القول الانور في حکم لبس الاحمر ۔ (مخدوم محمد هاشم رح)

مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح اس کتاب کے مصنف هین(۵)
یہ علم الفقہ کي کتاب هے اور عربي زبان مین لکھي گئي هے۰(٦)

---

(۱) تکملہ مقالات الشعراء، ص ۔ ٥٦ ، تذکرہ مشاهیر سندہ ،ج ۔۱، ص ۔ ۲٥۹، الوحید (سندہ آزاد نمبر) ء ص ۔ ۳۳ ء، تاریخ تمدن سندہ، ص ۔ ٥٥۰۰
(۲) تکملہ مقالات الشعراء ، ص ۔ ۷۰۷ ۰
(۳) ایضاً، ص ۔ ٥۲ ، تذکرہ مشاهیر سندہ ،ج ۔۲، ص ۔ ۲٥۹، بذل القوہ، ص ۔ ۳۰ (مقدمہ) ، تاریخ تمدن سندہ، ص ۔ ٥٥۰۰
(۴) تکملہ مقالات الشعراء، ص ۔٥٦، تذکرہ مشاهیر سندہ ، ص ۔ ۲٥۹،ج ۔۲، تاریخ تمدن سندہ، ص ۔ ٥٥۰، بذل القوہ، ص ۔ ۳۰ (مقدمہ) ، الوحید سندہ آزاد نمبر، ص ۔ ۳۳
(۵) تاریخ تمدن سندہ، ص ۔ ۷۰۷ ۰

اس کتاب مین سرخ رنگ کا لباس پهننے سے منع کي گئي هے اور اس سلسلے مين دلائل شرعيہ ديئے گئے هين۰

اصل مين مخدوم صاحب نے ، علامہ شامي حسن بن عمار الشرنبلائي ، صاحب " نورالا يضاح " کے رد مين يہ رسالہ لکها تها جو سرخ لباس پهننے کو جائز سمجهتے تهے۰

علامہ مخدوم امير احمد عباسي اس سلسلے مين فرماتے هين : " رد المصنف العلام في هذه الرسالة علي الفقيہ الشامي حسن بن عمار الشرنبلالي ، صاحب نورالايضاح و کان يري جواز لبس اللباس الاحمر و الف فيہ رسالة ، فرد عليہ المخدوم المعضمرد بليغا و اثبت حرمة لبس اللباس الاحمر بدلائل باهره من الحديث والفقہ۰(۱)

يعني ـ مصنف علامہ نے اس رسالہ میں شامی فقیہ علامہ حسن بن عمار الشرنبلالی، صاحب "نور الایضاح" کا رد کیا ھے۔ جو سرخ رنگ کے لباس پہننے کے جواز میں تھے اور اس سلسلے میں اس نے ایک رسالہ تألیف کیا تھا۔ پس مخدوم صاحب نے اس کا نہایت بلیغ رد لکھا۔ اور سرخ لباس کی حرمت کو حدیث و فقہ کے دلائل سے ثابت کیا۔

اس رسالہ کا مطبوعہ نسخہ اورينٹيل کالج حيدرآباد کي لائبريري مين موجود هے۰(۲) اس کے علاوه محترم عبدالرسول قادري بلوچ نے لکها هے کہ يہ کتاب ان کي اپني لائبريري مين بهي موجود هے(۳)

رسالہ در ذبح و شکار ـ (مخدوم محمد هاشم رح)

يہ بهي مخدوم محمد هاشم بن عبدالغفور سندهي ٹهٹهوي رح کي تصنيف هے۰(۴)

---

(۱) بذل القوه في حوادث سني النبوه ، ص ـ ۲۲ ، (مقدمہ / حاشيہ)
(۲) ايضاً
(۳) عبدالرسول قادري بلوچ ، " مخدوم محمد هاشم ٹهٹهوي " ، ص ـ ۴۲۰
(۴) تکملہ مقالات الشعراء ، ص ـ ۵۵ ، تذکره مشاهير سنده ، ج ـ ۲ ، ص ـ ۲۵۹ ، تاريخ ٹهٹهہ سنده ، ۵۵۰ ، " الوحيد " ، سنده آزاد نمبر ، ص ـ ۳۳

یہ رسالہ علم الفقہ سے متعلقہ ہے اور اس مین ذبح اور شکار کے متعلقہ شرعی مسائل و احکام بیان کئے گئے ہین۔

یہ رسالہ فارسی زبان مین ہے، مخدوم صاحب نے اسی موضوع پر عربی مین کتاب لکھا تھی جو فاکہتہ البستان کے نام سے مشہور ہے، پروفیسر احمد اقبال قاسمی صاحب نے اس کو ایڈٹ کیا ہے۔

راحت المؤمنین ۔ (مخدوم محمد ہاشم رح)

یہ بھی مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رح کی تصنیف ہے(١)

یہ فقہ کی کتاب ہے اور سندھی زبان مین ہے اس رسالہ مین شکار اور ذبح کے مسائل و احکام بیان کئے گئے ہین۔

مخدوم صاحب رح نے اسی موضوع پر فارسی اور عربی مین بھی کتابین لکھی تھین، جن کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

مخدوم امیر احمد صاحب لکھتے ہین : "رسالۃ فی مسائل الذبائح والاصطیاد تسمی راحۃ المؤمنین۔"(٢)

یعنی ۔ ایک رسالہ ذبح اور شکار کے مسائل پر ہے جس کا نام راحۃ المؤمنین ہے۔

مخدوم محمد ہاشم رح نے عام لوگون کے لئے جو کہ علمی کے باعث شرعی مسائل سے نا واقف تھے، یہ رسالہ لکھا، اور اس مین ذبح اور شکار کے بابت تمام شرعی مسائل کو سندھی زبان مین وضاحت سے بیان کیا۔ مخدوم صاحب نے یہ کتاب سن ١١٢٠ھ مین تصنیف فرمایا۔

اس کتاب مین دو باب ہین:

---

(١) بذل القوہ، ص۔ ٢٨، (مقدمہ)، تکملہ مقالات الشعراء، ص۔ ٥٥
(٢) ایضاً

۱۔ باب اول : في مسائل الذبح ، اس باب میں مخدوم صاحب نے ذبح کے دو قسم بیان کئے ہیں ایک اختیاري اور ، دوسرا اضطراري پھر اختیاري ذبح کے ۱۲ شرائط لکھے ہیں ۔ اس کے بعد ذبح کے مستحبات اور مکروہات لکھے ہیں اور ذبح اضطراري کے چھ قسم بیان کئے ہیں ذبح کے مسائل بیان کرنے کے بعد ، مخدوم صاحب نے لکھا ہے کہ کون سے جانوروں اور پرندوں میں سے کون سے حلال اور کون سے حرام ہیں ۔

۲۔ باب الثاني : مشتمل علي مسائل الصيد ، اس باب میں آپ نے شکار کے سلسلے میں مسائل بیان کئے ہیں مخدوم صاحب نے شکار کے متعلقہ بھی ۱۴ شرائط بیان کئے ہیں ۔ اور ان شرائط بیان کرنے کے بعد بعض متفرقہ مسائل کا ذکر کیا ہے اور اس پر کتاب ختم ہوتي ہے ۔(۱)

یہ کتاب کئي مرتبہ بمبئي اور سکھر سے طبع ہوئي۔اس کا ایک مطبوعہ نسخہ اورینٹیل کالج حیدرآباد سندھ کي لائبریري میں موجود ہے ۔(۲)

محترم عبدالرسول قادري بلوچ مؤلف " مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوي رح " نے لکھا ہے کہ اس کتاب کے دو نسخے مطبوعہ سکھر اور مطبوعہ کراچي ، ان کي لائبریري میں موجود ہیں ۔(۳)

حیات القلوب في زیارہ المحبوب (مخدوم محمد ہاشم رح)

یہ کتاب مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوي کي تصنیف ہے ۔"(۴)

---

(۱) بذل القوہ ، ص ۔ ۲۸ ، (مقدمہ / حاشیہ)
(۲) ایضا
(۳) عبدالرسول قادري بلوچ " مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوي رح " ص ۔ ۸۵

یہ کتاب علم الفقہ سے متعلقہ ہے اور فارسي زبان مین هے ، اس مین حج و زیارت حرمین شریفین کے بارے مین تفصیل سے لکھا گیا هے یہ کتاب سن ۱۱۳۵ھ مین تصنیف هوا ۰

علامہ عبدالحي الحسني رح ، نزهتہ الخواطر مین فرماتے هین : " ولہ " حیاہ القلوب في زیارت المحبوب " صنفها سنتہ خمس و ثلاثین وماء والف ۰(۱)

یعني - آپ کي ایک کتاب " حیاہ القلوب في زهارہ المجبوب" هے ، جس کو آپ نے سن ۱۱۳۵ھ مین تصنیف کیا ۰

مخدوم امیر احمد عباسي اس طرح رقمطراز هین : " رسالتہ في مناسک الحج تسمي " حیات القلوب في زیارت المحبوب "(۲)

یعني - مسائل و مناسک حج مین آپ کا ایک رسالہ " حیاہ القلوب في زیارہ المحبوب " کے نام سے هے ۰

یہ کتاب سن ۱۳۹۱ھ مین ادارہ المعارف کراچي سے شایع هوئي هے ، محترم عبدالرسول قادري بلوچ کے پاس مطبوعہ نسخے کي ایک کاپي موجود هے ۰(۳)

وصیت الهاشمیہ - (مخدوم محمد هاشم رح)

امام اجل مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح ، اس رسالے کے مصنف هین ۰ "(۴)

اس رسالہ مین جو عربي زبان مین هے ، مخدوم صاحب نے اپنے دو بیٹیون مخدوم عبدالرحمان اور مخدوم عبداللطیف کو وصیت کي هے

(۱) نزهتہ الخواطر ، ج - ٦ ، ص - ٣٦٣ ۰
(۲) بذل القوہ في حوادث سني النبوہ ، ص - ٢٧ ، (مقدمہ)
(۳) عبدالرسول قادري بلوچ ، کتاب مذکور ، ص - ٨٣ ۰
(۴) تذکرہ مشاهیر سندھ ، ج - ٢ ، ص - ٢٥٩ ، تکملہ مقالات الشعراء ، ص - ٥٨

مخدوم امیر احمد ، اس بارے مین لکھتے هین : " و منها وصیته کتبتها في المرض عملا بقوله صلي الله علیه وسلم ما حقه امرا مسلم یبیت لیلتین وهو مریض الا و وصیته مکتوبته عنده سمیتها " الوصیته الهاشمیه " ۰(۱)

یعني - اور ان میں سے ایک وصیت نامہ ہے ، جس کو آپ نے بیماری کے دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ کوئی مسلمان جو دو راتیں بیماری میں گذارے ، وہ وصیت لکھ لے - اس وصیت کا نام "الوصیۃ الہاشمیہ" رکھا -

اس وصیت نامہ کا ایک نسخہ ٹنڈو سائیندار مین شیخ محمد حسن الفاروقي کے کتب خانہ مین موجود ہے ۰(۲)

مولانا غلام مصطفي قاسمي مدظلہ کے پاس جو نسخہ ہے وہ ۱۱۶۰ھ کا لکھا ہوا ہے ۰ اسي رسالہ کا سندھي ترجمہ مولانا قاسمي صاحب نے ماہنامہ " نئین زندگي " مین اکتوبر ۱۹۵۹ء مین شایع کرایا تھا ۰

تحفتہ الاخوان في منع شرب الدخان -(مخدوم محمد ہاشم)

یہ رسالہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوي رح کا تصنیف کردہ ہے ۰(۳)

یہ علم الفقہ کي کتاب ہے اور فارسي زبان مین ہے (۴) اس رسالہ مین تمباکو نوشي اور دونھان پینے سے متعلقہ شرعي احکام کي روشني مین ممانعت کي گئي ہے ۰

---

(۱) بذل القوه في حوادث سني النبوه ، ص - ۱۷ ، (مقدمہ)
(۲) ایضاً
(۳) تذکرہ مشاہیر سندھ ، ج - ۲ ، ص - ۲۵۹ ، تاریخ تمدن سندھ ، ص - ۵۱۸ ۰
(۴) تکملہ مقالات الشعرا ، ص - ۵۳ ، الوحید ". سندھ آزاد نمبر ، ص - ۳۳ ۰

مخدوم امير احمد صاحب فرماتے هين: " تحفة الاخوان في منع شرب الدخان و ذكرت فيه ان اعدل الاقاويل انه بدعة مكروهة و بينيت نيه ايضاً ، حكم الافيون والبهنج والقهوه وجوزه الطيب وغير ذالک من الفوائد ٠"(١)

يعني ـ رسالهٔ "تحفة الاخوان فى منع شرب الدخان" اس ميں ذكر كيا گيا هے كه تمام اقوال ميں درمياني قول يه هے كه يه بدعت اور مكروه هے ـ اور اس ميں افيون، بهنگ اور قهوه وغيره سے متعلق حكم كى بهى وضاحت كى گئى هے ـ

يه كتاب (رساله) ١١ صفحات پر مشتمل هے ، سن تاليف ١١٣٢ھ هے ٠

اصلاح مقدمة الصلواه (مخدوم محمد هاشم)

علم الفقه كي يه عمده تصنيف علامه مخدوم محمد هاشم ٹهٹهوي رح كي هے ٠(٢)

اس رساله مين مخدوم محمد هاشم رح مخدوم ابوالحسن سندهي ٹهٹوي رحمه ـ   كي كتاب مقدمه الصلواه " (منظوم سندهي) كي غلطيون كي نشاندهي كرتے هوئے ٠ ان كي اصلاح كي هے ، اوراس رساله كا نام هي " اصلاح مقدمه الصلواه " ركها هے ٠

اس بارے مين مخدوم امير احمد صاحب فرماتے هين : " رسالة "اصلاح مقدمة الصلواه " ذكرت فيها بعض المواضع الغلط الواقعة في سندية " مقدمة الصلواه " للمرحوم ابي الحسن السندي التتوي ٠(٣)

---

(١) بذل القوه في حوادث سني النبوه ، (مقدمه) ، ص ـ ٢٦ ٠

(٢) ايضا ، تكمله مقالات الشعراء ، ص ـ   ، تذكره مشاهير سنده ، ج ـ ٢ ، ص ـ ٢٥٩ ٠

(٣) ايضا ، (مقدمه) ، ص ـ ٢٨ ـ ٢٧ ٠

یعنی - اس رسالہ میں ان بعض غلطیوں کو بیان کیا گیا ہے جو مخدوم ابوالحسن سندی ٹھٹوی مرحوم سے "مقدمۃ الصلوٰۃ" سندھی میں واقع ہوئی ہیں۔

اصل مین مخدوم ابوالحسن ٹھٹوي نے سندھي زبان مین ایک منظوم کتاب " مقدمت الصلواہ " نامي لکھي جس مین احکام نماز وروزہ کا ذکر کیا ۔ سندھي زبان مین یہ پھلي کتاب ھے مگر اس مین بعض مقامات پر غلطیان ــــ ــــ تھین مخدوم محمد ھاشم رح نے اس کي اصلاح کي اور لکھا ھے ۔

" ان الرسالت السندیت المسماہ " بمقدمت الصلواہ " التي الفھا العارف الکبیر و الصالح الشھیر الشیخ ابوالحسن بن شیخ عبدالعزیز رحمھما الله تعالي و نور مرقدھما و انتشرت في السند انتشارا علما و صار یقتدي بھا خلقه کثیر من الخواص و العوام و یعلمون علیھا مع ان بعض مسائلھا لا یخلو عن نظر و حثني علي بیان تلک المسائل و اصلاح اغلاطھا ولکنہ کان یمنعني النظر الي صلاح الشیخ و کمالہ في العلم عن اسعاف مرادہ حتي ان القي الله في روعي ان ھذا الامر فیہ خیر و روح المؤلف راضیت بہ لان الصالحین یفرحون بسماع قول الحقه ویو من الاصاغر و تدور في الحدیث ذم کتمان العلم ایضاً فا جترأت علي التنبیہ علي بعض مواقع الغلط من الکتاب المذکور و سمیت رسالتي ھذہ " اصلاح مقدمت الصلواہ "(۱)

یعنی - رسالہ "مقدمۃ الصلوٰۃ" جس کو شیخ ابوالحسن بن شیخ عبدالعزیز نے سندھی زبان میں تصنیف کیا تھا - اور سندھ میں اس کی نشرواشاعت ہوئی - تمام لوگ خواص وعوام اس کی پیروی کرنے لگے - اور اس کی تعلیم دینے لگے - حالانکہ اس کے بعض مسائل محل نظر ہیں - چنانچہ مجھے ان مسائل کا بیان اور ان کی غلطیوں کی اصلاح پر ابھارا - مگر شیخ موصوف کی بزرگی اور کمال اس مقصد کے پورا کرنے سے مانع تھی - یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میری دل میں یہ بات ڈال دی کہ اس بات میں خیر ہے اور یہ کہ مؤلف کی روح اس سے راضی ہوگی - کیونکہ صالحین حق بات سن کر خوش ہوتے ہیں ، چھوٹوں کو امن دیتے ہیں - نیز حدیث میں علم چھپانے کی مذمت وارد ہوئی ہے - اس لئے میں نے بعض غلط مقامات سے آگاہ کرنے کی جرات کی - اور میں نے اس کا نام "اصلاح مقدمۃ الصلوٰۃ" رکھا -

---

(۱) بذل القوہ في حوادث سني النبوہ ، (مقدمہ / حاشیہ) ص - ۲۷

يہ كتاب مخدوم صاحب نے عربي زبان مين لكھي تھي ۰ اسي موضوع پر آپ نے ايک كتاب سندھي زبان مين بھي تحرير كي تھي۰ جس كا ذكر آگے آرھا ھے ۰

اصلاح مقدمتہ الصلواہ (سندھي)

يہ بھي مخدوم محمد ھاشم بن عبدالغفور سندھي ٹھٹھوي كي تصنيف ھے ۰ (۱)

اصل مين يہ كتاب مخدوم صاحب نے پھلے عربي زبان مين لكھي تھي اور بعد مين اس كا سندھي ترجمہ كيا اور اس كا نام بھي "اصلاح مقدمتہ الصلواہ" ركھا نماز كے احكام كے سلسلے مين يہ كتاب جيسا كہ پھلے ذكر ھوا ھے كہ مخدوم ابوالحسن سندھي ٹھٹوي كي كتاب "مقدمتہ الصلواہ" كي اصلاح مين لكھي گئي ۰

مخدوم امير احمد عباسي ، مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوي رحمہ كي كتب كا تعارف كراتے ھوئے ، اس كتاب كے بارے مين لكھتے ھين :

"وسنديتہ في ترجمتہ رسالتي اصلاح مقدمتہ الصلواہ باللسان السنديہ مع اختصار۰"(۲)

---

(۱) بذل القوہ في حوادث سني النبوہ ، ص ۲۹ ،(مقدمہ)، تكملہ مقالات الشعراء ص ۵۲ تذكرہ مشاهير سندہ ، ج ۲ ، ص ۲۵۹ ۰

(۲) بذل القوہ ، (مقدمہ) ، ص ۲۹ ۰

یعنی - اور سندھی زبان میں ان کا ایک رسالہ ہے جو "اصلاح مقدمۃ الصلوٰۃ" کا سندھی زبان میں اختصار کے ساتھ ترجمہ ہے۔

یہ رسالہ " مقدمہ الصلواہ " جو ابوالحسن جي سندھي " کے نام سے مشہور ہے، کے حاشیہ پر مطبوعہ ہے اور سندہ اور بمبئي سے کئي بار طبع ہو چکا ہے۔(۱)

حمل السلاح علي معاند الاصلاح - (مخدوم محمد هاشم رح)

یہ مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح کي تصنیف ہے۔(۲) یہ رسالہ مخدوم محمد قائم ٹھٹوي (م - ۱۱۵۷ھ) کے رد میں لکھا گیا ہے اور عربي زبان مین ہے۔

مخدوم محمد قائم ٹھٹھوي نے ، مخدوم ابوالحسن سندھي کي تائید مین ، مخدوم محمد هاشم رح کا رد لکھا تھا ۔ یہ رسالہ مخدوم محمد هاشم رح نے اسي کے رد مین لکھا ۔(۳)

شاید اس کتاب کا دوسرا نام "الشفاء الرائم عن اعتراض القائم" ہے، جس کا پہلے ذکر کیا گیا ہے۔

نتیجۃ الفکر في تحقیقۃ صدقۃ الفطر :(مخدوم محمد هاشم)

یہ رسالہ بھي مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح کا تصنیف کردہ ہے۔(۴)

---

(۱) بذل القوہ في حوادث سني النبوہ ، (مقدمہ / حاشیہ) ، ص - ۲۹
(۲) تذکرہ مشاهیر سندہ ، ج - ۲ ، ص - ۲۵۹ ، تکملہ مقالات الشعراء ، ص - ۵۲ ۔
(۳) ایضاً ، تکملہ مقالات الشعراء ، ص - ۵۸ ، بذل القوہ ، ص - ۲۵ ، (مقدمہ)
(۴) ایضاً ۔

علم الفقه كي يه كتاب مخدوم صاحب نے عربي زبان مين لکھي هے ۰ اس رسالے مين صدقة الفطر کے بارے مين ذکر کيا گيا هے يه رسالہ بهت بڑا اور ضخيم هے ۰

مخدوم امير احمد صاحب لکھتے هين : " نتيجة الفكر في تحقيقه صدقة الفطر " وهي اكبر من المرسلات العربية السابقة(١)

يعني - "نتيجة الفكر في تحقيق صدقة الفطر" ايک رساله هے جو تمام سابقه رسائل عربيه ميں سب سے بڑا هے۔

كشف التزفي تقدير صدقة الفطر :

مخدوم محمد هاشم رح اس رسالے کے مصنف هين ۰(٢)

يه علم الفقه کي کتاب هے اور اس مين بھي صدقة الفطر کے بارے مين ذکر هے ۰

التحفة المرغوبة في عدم كراهة الدعا بعد المكتوبة :

يه رسالہ مخدوم محمد هاشم رح کا تصنيف کرده هے ۰(٣)

مخدوم صاحب مرحوم کا يه رسالہ علم الفقه سے متعلقه هے اور عربي زبان مين هے ۰ اس رسالہ مين فرض نماز کے بعد دعا کرنے کا ذکر هے اور بتايا گيا هے کہ يه بھلائي و سعادت هے ۰

يه رسالہ ١٩ صفحات پر مشتمل هے . اور سنه ١١٦٨ھ کا مکتوبه هے ، يه مخطوطه مولانا غلام مصطفيٰ قاسمي مدظله کے پاس موجود هے ۰

---

(١) بذل القوه في حوادث سني النبوه ، (مقدمه) ، ص - ٢٥
(٢) تذکره مشاهير سنده ، ج -٢ ، ص -٢٥٩ ، تکمله مقالات الشعراء ، ص - ٥٧
(٣) ايضا ايضا

حال مین پروفیسر شجاعت علي قادري نے اس کو ترتیب دیے کر کراچي سے شایع کیا ھے۰ اس مطبوعہ نسخہ کي ایک کاپي محترم عبدالرسول قادري بلوچ مؤلف کتاب" مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوي رح" کے پاس موجود ھے۰(١)

موھبتہ العطیہ في ارث حق مجاورۃ الشعراء الکریم :

یہ بھي امام العصر مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوي رح کي تصنیف ھے ۰(٢)

یہ رسالہ بھي علم الفقہ کے موضوع پر ھے، اور عربي زبان مین ھے۰

زاد الفقیر ۔ (مخدوم محمد ھاشم رح)

یہ رسالہ بھي مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوي رح کي تصنیف ھے اور یہ سندھي زبان مین ھے۰ (٣) یہ علم الفقہ کي کتاب ھے اور اس مین روزہ کے مسائل کا بیان ھے۰

مخدوم صاحب موصوف نے اس موضوع پر اپني کتاب حیات الصائمین (بزبان فارسي) کا اختصار کر کے سندھي زبان مین زاد الفقیر کے نام سے یہ رسالہ سن ١١٢٥ھ مین لکھا ۰ چنانچہ مخدوم امیر احمد صاحب لکھتے ھین :
" اختصر المولف کتابہ " حیاۃ الصائمین " المتقدم ذکرہ في الکتب الفارسیۃ و سماہ زاد الفقیر۰ "(٤)

(١) عبدالرسول قادري بلوچ ،" مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوي رح " ، ص ۔ ٧٧۰
(٢) تذکرہ مشاھیر سندھ ، ج ۔٢، ص ۔٢٥٩، تکملہ مقالات الشعراء ، ص ۔ ٥٨، بذل القوہ ص١٨
(٣) ایضاً ایضاً ایضاً
(٤) بذل القوہ ، ص ۔ ٢٨ ، (مقدمہ)

یعنی۔ مؤلف نے اپنی کتاب "حیات الصائمین" کا اختصار کیا، جس کا پہلے کتب فارسیہ میں ذکر ہوچکا ہے۔ اور اس کا نام زاد الفقیر رکھا۔

یہ کتاب بمبئی سے کئی بار طبع ہوئی مگر اب نایاب ہے(١) اس کے علاوہ کراچی اور حیدرآباد (سندھ) سے بھی یہ کتاب طبع ہوئی ہے۔(٢)

بناء الاسلام (سندھی)۔ (مخدوم محمد ھاشم رح)

مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوی رح اس کتاب کے مصنف ہین اور یہ عربی زبان مین تحریر کردہ ہے۔(٣)

یہ رسالہ عقائد دین سے متعلقہ ہے ، اور مخدوم صاحب رح نے یہ رسالہ سندھی مین منظوم کیا ہے اس کا سن تصنیف ١١٤٣ھ (٥۔ ذي الحج) ہے۔ عقائد کے تمام عنوانات پر ، سھل اور احسن طریقے سے لکھا گیا ہے۔

مخدوم امیر احمد ، اس سلسلے مین یون رقمطراز ہین : "ورسالۃ في ذکر عقائد الدین سمیتھا بناء الاسلام۔(٤)"

یعنی ۔ اور ایک رسالہ عقائد دین کے بیان مین ہے جس کا نام " بناء الاسلام " ہے۔

یہ کتاب قدیم سندھی زبان مین تھی جو عصر حاضر مین پڑھنے مین دقت کا موجب تھا۔ مگر فقیر محمد اسماعیل ٹھٹھوی اور محمد یوسف ابڑو (نصرپوری) نے اس کتاب کو موجودہ صورتخطی مین شایع کیا ہے۔ اس کا ایک نسخہ محترم عبدالرسول قادری بلوچ کے پاس موجود ہے۔(٥)

---

(١) بذل القوہ في حوادث سني النبوہ ، (مقدمہ) ص ۔ ٢٨۔
(٢) عبدالرسول قادری بلوچ " مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوی رح " ، ص ۔ ٨٤۔
(٣) تذکرہ مشاہیر سندھ ، ج ۔ ١ ، ص ۔ ٢٥٩ ، تکملہ مقالات الشعراء ، ص ٥٢ ، بذل القوہ ، ص ۔ ٢٩
(٤) بذل القوہ ، ص ۔ ٢٩ (مقدمہ)
(٥) عبدل رسول قادری بلوچ ، مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوی " ، ص ٨٤ ۔

اساس المصلي (مخدوم محمد هاشم ٺٽوي رح)

يہ بھي مخدوم محمد هاشم ٺٽوي رح کي تصنيف
هے ۰(۱)

يہ علم الفقہ کي کتاب هے جو مخدوم صاحب نے عربي زبان مين تحرير کي هے ۰ اس رسالہ مين نماز پڑھنے والون کے لئے بنيادي باتون کا ذکر کيا گيا هے ۰

تهذيب الاصلاح في تنوير المصباح (مخدوم محمد هاشم)

يہ کتاب مخدوم محمد هاشم ٺٽوي رح (نور الله مرقده) کي تصنيف کرده هے ۰(۲) يہ فقہ کي کتاب هے اور عربي زبان مين لکھي گئي هے ۰

تحقيقہ المسلک في ثبوت الاسلام الذمي بقولہ :

للمسلم ان مشلک " (مخدوم محمد هاشم رح)

مخدوم محمد هاشم ٺٽوي رح ، اس کتاب کے مصنف هين (۳)
علم فقہ سے متعلقہ يہ کتاب بھي عربي زبان مين هے ۰ (۴)
يہ بہت مختصر رسالہ هے ۰(۵)

(۱) تکملہ مقالات الشعراء ، ص ـ ٥٢ ، بذل القوه في حوادث سني النبوه ، ص ـ ۲۰ (مقدمہ)
(۲) ايضاً
(۳) ايضاً
(۴) ايضاً
(۵) بذل القوه ، ص ـ ۱۹ ، (مقدمہ)

تحقيقة الكلام في الرد على من نفى صحة الاسلام، المخطي بكلمة الاسلام ـ (مخدوم محمد هاشم رح)

يه رسالہ مخدوم محمد هاشم ٺٽوي رح کا تصنيف کردہ ہے ۰ (۱)

فقہ سے متعلقہ یہ کتاب عربي زبان مین ہے ۰(۲)

تحفة العلماء في قول " الصلاة خير من النوم " في اذان الفجر حال القضا ۰ (مخدوم محمد هاشم رح)

يہ مخدوم محمد هاشم ٺٽوي رح کي تصنيف ہے ۰(۳) عربي زبان مين يہ رسالہ علم الفقہ کے موضوع پر ہے ، جس مين فجر کے اذان مين " الصلاة خير من النوم ۰ "(۴) کے الفاظ کہنے سے متعلقہ بحث کي گئي ہے ۰(۵)

جمع اليواقيت في تحقيقة المواقيت (مخدوم محمد هاشم)

يہ بھي مخدوم محمد هاشم ٺٽوي رح کي تصانيف مين سے ہے ۰(٦)

يہ کتاب بھي علم الفقہ سے متعلقہ ہے ، اور یہ فارسي زبان مين تحرير کي گئي ہے ۰(٧)

(۱) بذل القوه ، ص ـ ۱۹ ، تکملہ مقالات الشعراء ، ص ـ ۵۴ ۰
(۲) تکملہ مقالات الشعراء ، ص ـ ۷۰۷ ۰
(۳) ايضاً ، بذل القوه ، ص ـ ۱۹ ، (مقدمہ)
(۴) يعني ـ نماز نيند سے بہتر ہے ۰
(۵) تکملہ مقالات الشعراء ، ص ـ ۵۴ ، بذل القوه ، ص ـ ۲۸ ۰

الحجت القويت في مسئلت القطع بالا فضيلت (مخدوم محمد هاشم)

یہ رسالہ بھی مخدوم محمد هاشم بن عبدالغفور سندھی ٹھٹھوی کا تصنیف کردہ ھے۰(۱)

فقہ کے موضوع پر یہ رسالہ عربی زبان مین ھے۰(۲) اور یہ بہت ھی مختصر رسالہ ھے۰(۳)

الحجت الجلیلہ في حکم کراھت سورالا جنبیت :

یہ رسالہ بھی مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوی رح نے تحریر کیا ھے۰(۴)

یہ رسالہ علم الفقہ کے موضوع پر ھے اور عربی زبان مین ھے۰ مولانا غلام مصطفیٰ قاسمي مدظلہ نے مخدوم محمد جعفر بوبکائی کی کتاب " المتانت في مرمت الخزانہ " کو ایڈٹ کیا تھا، جو سندھی ادبي بورڈ نے شایع کیا، اس کتاب کا مقدمہ مولانا قاسمي نے لکھا ھے جو ۱۱۸ صفحات پر مشتمل ھے۰ اس مقدمہ مین مولانا موصوف نے مخدوم محمد هاشم رح کي اس تصنیف کا ذکر کیا ھے اور اس کو فقہ کي کتاب شمار کیا ھے۰(۵)

(۱) تکملہ مقالات الشعراء ، ص۔ ۵۴ ، بذل القوہ ، ص۔ ۲۰ ، (مقدمہ)
(۲) ایضاً
(۳) بذل القوہ ، ص۔ ۲۰ ، (مقدمہ)
(۴) تکملہ مقالات الشعراء ، ص۔ ۵۴ ، " المتانت في مرمت الخزانت " مطبوعہ (مقدمہ مولانا قاسمي)، ص۔ ۱۱۱ ، بذل القوہ ، ص۔ ۱۴ ،(مقدمہ)
(۵) " المتانت في مرمت الخزانت " ، (مطبوعہ) ، (مقدمہ ص۔ ۱۱۱)

دستور الفرائض ۔ (مخدوم محمد هاشم رح)

يہ ڪتاب مخدوم محمد هاشم ٺٽوي رح جي تصنيف هي۔(١)
يہ رسالہ علم الفقہ کي موضوع پر هي جو مخدوم صاحب ني سن ١١٣٠ھ مين
تاليف کيا تها۔(٢)

رسالہ في منع عن الماتم في ايام عاشوره ۔ (مخدوم هاشم رح)

يہ ڪتاب بهي مخدوم محمد هاشم ٺٽوي کي تصانيف مين
سي هي۔(٣)

نقہ کي مسئلہ پر يہ ڪتاب مخدوم صاحب رح ني ، مخدوم معين
ٺٽوي (م ۔ ١١٦١ھ) کي رد مين لکهي ، جس مين محرم مين ماتم
و تعزيہ داري سي ممانعت کي گئي هي ۔ مخدوم معين چونکہ شيعہ
تها ، اس لئي ماتم کي جواز مين تها۔(٤)

رسالہ في تحقيقہ ان الواجب علي العالم المقلد
اتباع المجتهد او العمل بظاهر الحديث (مخدوم هاشم)

يہ رسالہ مخدوم محمد هاشم ٺٽوي رح ني تحرير فرمايا هي(٥)

(١) تکملہ مقالات الشعراء ، ص ۔ ٥٤ ، بذل القوه ، ص ۔ ٣٠ ، (مقدمہ)
(٢) ايضاً
(٣) ايضاً ، بذل القوه ، ص ۔ ٢٨ ، (مقدمہ)
(٤) ايضاً ايضاً
(٥) ايضاً

يہ رسالہ اصول فقہ سے متعلقہ فارسي زبان مين هے۰(١)۔ اس رسالہ مين كسي امام كي تقليد يا براه راست حديث پر عمل كرنے كے سلسلے مين بحث و تحقيقہ كي گئي هے۰

رسالة في ذكر افضل كيفيات الصلواة علي النبي :

يہ رسالہ بهي مخدوم محمد هاشم بن عبدالغفور سندهي ٹهٹهوي رح كا تحرير كرده هے۰(٢)

علم الفقہ كي يہ كتاب مخدوم صاحب نے سندهي زبان مين تحرير فرمائي هے۰(٣)

اس رسالہ مين آنحضرت صلي الله عليه وسلم پر صلواة پڑهنے كي افضل كيفيات اور طريقے بيان كئے گئے هين۰

رسالة في كيفيت مسح الرأس (مخدوم محمد هاشم رح)

يہ مخدوم محمد هاشم ٹهٹهوي (م - ١١٧٤هـ) عليه الرحمت رحمت الله واسعاً كي تصنيف هے۰(٤)

يہ رسالہ عربي زبان مين هے اور يہ بهي علم الفقہ كے موضوع پر هے ۰ اس مين وضوع مين سركا مسح كرنے كا ذكر هے، اور اس سلسلے مين شرعي اور مسنون طريقہ بتايا گيا هے۰

(١) تكملہ مقالات الشعراء، ص - ٥٥، بذل القوه، (مقدمہ)، ص - ٢٧۰
(٢) ايضاً ايضا
(٣) ايضاً
(٤) ايضاً، بذل القوه في حوادث سني النبوه، ص - ١٢، (مقدمہ)

رفع الغطاء عن مسئلة جعل العمامة تحت الرداء :

یہ کتاب مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي مرحوم نے تصنیف کي ۰(۱)

یہ رسالہ علم الفقہ سے متعلقہ ہے اور عربي زبان میں تحریر کردہ ہے ۰ اس رسالہ میں نماز کي حالت میں (عمامہ (پگڑي) کے اوپر چادر لے کر نماز پڑھنے کے بارے میں بحث کي گئي ہئے۔

اصل میں اس رسالہ کے ذریعے مخدوم صاحب رح نے اپنے بعض ہمعصرون کو جواب دیا ہے جن کا اس سلسلے میں کہنا تھا کہ عمامہ پر چادر لے کر نماز پڑھنا سنت ہے اور کاندھون پر چادر لے کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۰ چنانچہ مخدوم صاحب رح نے ان کي جہالت کا ازالہ کرتے ہوئے، ان کے جواب میں یہ رسالہ تحریر فرمایا۔

مخدوم امیر احمد صاحب اس سلسلے میں فرماتے ہیں : "اجاب في هذه الرسالة عما اشتهر بين بعض اهل عصره من قولهم ان القاء الرداء علي العمامة في حالة الصلواة سنة و ان القاء ها علي الكتفين فيها مكروه كما يكره كشف الراس في حالة الصلواة و ان لم يلقها علي العمامة لا ينظر الله تعالي اليه ۰(۲)

(۱) تکملہ مقالات الشعراء ، ص۔ ۵۵ ، بذل القوہ ، ص۔ ۱۴ ، (مقدمہ)
(۲) بذل القوہ ، ص۔ ۱۴ ، (مقدمہ / حاشیہ)

اس کے بعد مخدوم امیر احمد صاحب فرماتے هین: " بَین المخدوم العلام في هذه الرسالة موقع الزلة في استدلالهم وارشدهم الى سواء السبيل ."(١)

یعنی - مخدوم صاحب نے اس رسالہ میں استدلال کی لغزش کو بیان کیا ہے اور صحیح طریقے کی رہنمائی کی ہے۔

اس کتاب کا مخطوطہ ، حیدرآباد (سندھ) مین اورنیٹل کالج کي لائبریري مین موجود هے۔(٢)

رفع المنكب الى تكثر التشهدات في صلواة المغرب:

یہ مخدوم محمد هاشم رح کا تصنیف کردہ رسالہ هے۔(٣) یہ رسالہ علم الفقہ کے موضوع پر هے اور عربي زبان مین هے ، اس مین نماز مغرب مین کثرت تشهدات کا بیان هے۔ اس سلسلے مین مخدوم صاحب نے تین رسائل تحریر فرمائے تھے۔ باقي دو یہ هین :

١۔ رفع المنصب لتكثر تشهدات في المغرب

٢۔ القول المعجب في بيان كثره تشهدات المغرب:

ان رسائل کا تفصیلي ذکر آگے آرها هے۔

رفع النصب لتكثر التشهدات في المغرب :

یہ رسالہ مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح نے هي تصنیف فرمایا(٤)

(١) بذل القوه ، ص۔ ١٤ ، (مقدمہ / حاشیہ)
(٢) ایضاً
(٣) ایضا، ص۔ ٢٢ ، (مقدمہ) ، تکملہ مقالات الشعراء ، ص۔ ٥٥۔
(٤) ایضاً ایضاً

اس سلسلے مین یہ دوسري کتاب بھي علم الفقہ سے متعلق عربي زبان مین هے ۔ اور اس مین بھي نماز مغرب مین کثرت تشهدات کا بیان هے ۔

چنانچہ مخدوم امیر احمد صاحب لکھتے هین :" حاول فيها المخدوم المعظم ان يذكر تعداد تشهدات التي يمكن و قوعها في صلواة المغرب فاثبت انہ علي مذهب احمد و ابي حنيفہ و ابي يوسف رحمة الله عليهم يمكن ان يكون تسعة و سبعين تشهدا و علي قول محمد رحمة الله تعالي ماه و ستين تشهدا ۔"(۱)

اس رسالہ کا قلمي نسخہ جو قدرے ناقص هے، اورینٹیل کالج حیدرآباد (سندہ) کے کتب خانہ مین موجود هے ۔(۲)

القول المعجب في بيان كثره تشهدات المغرب :

مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح اس رسالہ کے مصنف هین ۔(۳) نماز مغرب مین کثرت تشهدات کے سلسلے مین مخدوم کا یہ تیسرا رسالہ هے ، یہ رسالہ بھي عربي زبان مین هے ۔

(۱) بذل القوه في حوادث سني النبوه . (مقدمہ) ، ص ـ ۲۲
(۲) ایضاً
(۳) ایضاً، ص ـ ۲۲ ، (مقدمہ) ، تکملہ مقالات الشعراء ، ص ـ ۵۷ ، (مطبوعہ سندهي ادبي بورڈ ، کراچي ۱۹۵۳ع)

فرائض الايمان ـ (مخدوم محمد هاشم رح)

يہ بھي مخدوم محمد هاشم ٺٽوي رح کي تصانيف مين سے هے۰(١)
يہ رسالہ علم العقائد کے موضوع پر هے اور يہ عربي زبان مين هے۰(٢)

فيض الغني في جواز النکاح البالغة بدون اذن الولي ـ (مخدوم محمد هاشم رح)

مخدوم محمد هاشم ٺٽوي رح نے اس رسالہ کو تحرير فرمايا ۰(٣)
علم الفقہ مين يہ رسالہ عربي زبان مين هے، اور اس مين فقہ اور شريعت کے رو سے بغير کسي وارث و ولي کي اجازت کے ايک بالغ عورت کے نکاح کا مسئلہ بيان کيا گيا هے۰

رفع الغين عن مسئلة الجمع بين العمتين :

يہ بھي مخدوم محمد هاشم ٺٽوي رح کي تصنيف هے۰(٤) يہ کتاب علم الفقہ کي اور يہ عربي زبان مين هے۰(٥)

(١) بذل القوہ في حوادث سني النبوہ ، (مقدمہ) ، ص ـ ٣٠، تکملہ مقالات الشعراء ص٥٧
(٢) تکملہ مقالات الشعراء ، ص ـ ٥٧ اور ص ـ ٧٠٧ ۰
(٣) ايضاً بذل القوہ في حوادث سني النبوہ ، ص١٨ (مقدمہ)
(٤) ايضاً ايضاً
(٥) ايضاً ، عبدالرسول قادري بلوچ ، " مخدوم محمد هاشم ٺٽوي " ، ص ـ ١١١

كشف الغطا عما يحل و يحرم من النوح والبكا :

يہ کتاب مخدوم محمد هاشم ٺٽوي رح کي تصنيف هے(١)
اس رسالہ مین مخدوم محمد هاشم ٺٽوي رح نے مخدوم معین ٺٽوي (م - ١١٦١ھ) کي کتاب " قره العين في البكاء علي الحسين" کا رد کیا هے.

مخدوم معین مذکور چونکہ رافضي تھا ، اس لئے ماتم و بکا اور تعزیہ داري کا قائل تھا. چنانچہ مخدوم صاحب رح نے اس کا ابطال کیا اور دلائل سے ثابت کیا کہ ماتم کرنا ، یا رونا پیٹنا کوئي شرعي فعل یا نیکي کا کام نهین هے، بلکہ بدعت اور گمراهي هے.
مخدوم امیر احمد صاحب اس کتاب کے بارے مین لکھتے هین :
" فَرَدَّ علیہ المخدوم محمد هاشم في اقوالہ هذه ابلغ رد و الـف هذا الجزء ."(٢)
یعني - پس مخدوم محمد هاشم رح نے اس کا رد کیا اور اس سلسلے میں یہ رسالہ تالیف کیا۔

اس رسالہ کا سن تالیف ١١٢٢ھ هے اور یہ عربي زبان مین تحریر کیا گیا هے.
مرحوم پیر حسام الدین راشدي نے لکھا هے کہ :" این رسالہ در سال ١١٤٢ھ تالیف شده است ."(٣)
یعني - یہ رسالہ سن ١١٤٢ھ کا تالیف شد هے.

(١) بذل القوه في حوادث سني النبوه، (مقدمہ) ، تکملہ مقالات الشعراء ، ص - ٥٧ .
(٢) بذل القوه ، (مقدمہ / حاشیہ) ، ص - ١٥
(٣) تکملہ مقالات الشعراء ، ص - ٧/٨ ، (مطبوعہ سندهي ادبي بورڈ ، کراچي ، ١٩٥٣)

اس کتاب کا مخطوطہ سندو سائینداد مین محمد حسن فاروقي مجددي کے کتب خانہ مین موجود هے۰(۱)

کشف الرین عن مسئلہ رفع الیدین :

یہ رسالہ بھي مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح کا تحریر کردہ هے ، اور عربي زبان مین هے۰(۲)

اس رسالہ مین نماز مین رفع الیدین کے مسئلے کو بیان کیا گیا هے ، اور اس مین ثابت کیا گیا هے کہ نماز مین " رفع الیدین " کرنا صحیح نھین هے۰

یہ رسالہ مخدوم معین کے رد مین لکھا گیا هے ، جنھون نے " اثبات رفع الیدین في الصلواة " کے نام سے دو کتابین لکھي تھین ۰ ان مین سے ایک عربي مین اور ایک فارسي مین تھي۰(۳)

مخدوم محمد هاشم رح نے ان کے رد مین یہ رسالہ تحریر کیا اور " رفع الیدین " کا ابطال کیا ، یہ رسالہ آپ نے سن ۱۱۴۹ھ مین لکھا ۰(۴)

علامہ عبدالحي الحسني فرماتے هین : " ولہ کشف الرین في مسئلۃ رفع الیدین " اثبت فیہ ان الا حادیث الواردہ في النھي ثابتۃ مقبولۃ صحیحۃ ، صنفہ سنۃ تسع واربعین و ماہ و الف ۰"(۵)

یعني - آپ نے کشف الرین فی مسئلۃ رفع الیدین " تحریر کیا - جس میں آپ نے ثابت

(۱) بذل القوہ في حوادث سني النبوہ ، ص - ۱۵ ، (مقدمہ / حاشیہ)
(۲) ایضاً ، نزھۃ الخواطر ، ج - ٦ ، ص - ۳٦۳ ، تکملہ مقالات الشعراء ، ص - ۵۷ ، فقھائي ھند ، ج - ۵ ، حصہ ۲ ، ص - ۱۵۲ ، تاریخ تمدن سندھ ، ص - ۵۵۰ ۰
(۳) فقھائے ھند ، ج - ۵ ، حصہ ۲ ، ص - ۱۵۲ ۰
(۴) ایضاً
(۵) نزھۃ الخواطر ج - ٦ ، ص - ۳٦۳

کیا کہ مقبول اور صحیح احادیث اس (رفع الیدین) سے منع کرنے میں وارد ہیں۔ اس کو آپ نے سن ۱۱۲۹ھ میں تصنیف کیا۔

اس رسالہ کا ایک قلمي نسخہ سن ۱۱۲۹ھ کا مکتوبہ علامہ عبدالعزیز میمنی مرحوم کے پاس موجود تھا۔

مد الباع الي تحرير الصاع۔ (مخدوم محمد هاشم رح)

یہ بھي مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح کي تصنیف ہے (۱)
یہ علم الفقہ کي کتاب ہے ، جو عربي زبان مین تحریر کي گئي ہے۔

کحل العین بمایقع من وجوہ القراۃ بین السورتین :

یہ رسالہ مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح کا تصنیف کردہ ہے۔ (۲)
یہ علم الفقہ کے موضوع پر عربي زبان مین ہے۔

رسالۃ في تقدیر الوضوء و الغسل بموازین ببلدہ التتہ۔ (مخدوم محمد هاشم رح)

یہ رسالہ بھي مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي علیہ الرحمۃ کا تصنیف کردہ ہے۔ (۳)

---

(۱) تکملہ مقالات الشعراء ، ص ۔ ۵۸ ، بذل القوہ ، ص ۔ ۱۳ (مقدمہ)
(۲) ایضاً   ایضاً
(۳) ایضاً

اس رسالہ میں وضو اور غسل کے لئے پانی کی مقدار وغیرہ کا ذکر ہے۔

مقدمۃ الصلواۃ۔ (مخدوم محمد ھاشم رح)

یہ بھی مخدوم صاحب محمد ھاشم ٹھٹھوی رح کی تصنیف ہے۔(۱)

یہ علم الفقہ کی کتاب ہے اور عربی زبان میں تحریر شدہ ہے۔

رسالۃ صغریٰ فی تقدیر صدقۃ الفطر (مخدوم محمد ھاشم رح)

یہ مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوی رح کا تحریر کردہ رسالہ ہے۔(۲)

علم الفقہ سے متعلقہ یہ رسالہ عربی زبان میں ہے، اور اس میں صدقہ فطر کا مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔

الذب الذبابات الدراسات (مخدوم عبداللطیف ٹھٹھوی رح)

اس کتاب کا پورا نام " الذب الذبابات الدراسات عن المذاھب الاربعہ المتناسبات " ہے اور یہ مخدوم عبداللطیف ٹھٹھوی (م۔۱۱۸۹ھ) کی تصنیف ہے۔(۳)

---

(۱) تکملہ مقالات الشعراء، ص۔ ۵۸۔
(۲) ایضاً
(۳) تذکرہ مشاہیر سندھ ج۔۳، ص۔ ۳۳۰، الوحید " سندھ آزاد نمبر، ص۔ ۳۵۔

مخدوم عبداللطيف ٺٽوي ، مخدوم محمد هاشم ٺٽوي رح
(م - ١١٧٤هـ) کے چھوٹے فرزند تھے۔

یہ معرکتہ الارا ، کتاب جو عربي زبان مین هے ، اصل مین
شیخ معین ٺٽوي (م - ١١٦١هـ) کي کتاب " دراسات اللبیب فــي
اسوہ الحسنتہ بالحبیب " کے رد مین لکھي گئي هے۔

شیخ معین نے اپني مذکورہ کتاب مین مذهب اهل سنت
پر اعتراضات ، اصحاب رسول پر مطاعن اور ازواج مطهرات پر نازیبا الزام
تراشیان کي تھین۔ جس کا جواب دینا از حد ضروري تھا ، چنانچہ
مخدوم عبداللطیف رح نے اس ضرورت کے مدنظر یہ کتاب لکھہ کر امت
مسلمہ پر بہت بڑا احسان کیا هے۔

اس کتاب مین مخدوم موصوف نے ، شیخ معین کے ایک ایک
اعتراض کا دلائل و براهین کے ساتھہ جواب دیا هے۔

اس کتاب کا مخطوطہ ، مدرسہ مظهرالعلوم کھڈہ (کراچي)
مین موجود هے۔ اس کا ایک قلمي نسخہ مولانا دین محمد وفائــي
مرحوم کے کتب خانہ مین موجود تھا ، جو نهایت صحیح اور خوبصورت
خط مین هے اور اس پر مخدوم عبداللطیف کے فرزند مخدوم محمد ابراهیم
مڈئے والے (م - ١٢٢٥هـ) کا خط هے

سندهي ادبي بورڈ کراچي نے یہ نسخہ مولانا وفائي مرحوم
کے فرزند علي نواز وفائي سے مستعار لے کر سن ١٣٧٩هـ - ١٩٥٩ع مین
طبع کیا هے جو دو جلدون پر مشتمل هے۔

الحجتہ البیضا علي مانع جواز البناء علي القبور
المشائخ والعلماء (مخدوم عبداللطیف رح)

یہ بھي مخدوم عبداللطیف ابن مخدوم محمد هاشم ٺٽوي رح کــي
تصنیف هے۔(١)

---

(١) تذکرہ مشاهیر سندہ ، ج - ٣ ، ص - ٢٣٠

فقه کے موضوع پر یہ کتاب عربي زبان مین ہے ، جس مین علماء و مشائخ کي قبرون پر عمارت (مقبرہ) وغیرہ بنانے کا مسئلہ بیان کیا گیا ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ ان کي قبور پر کوئي عمارت وغیرہ بنانا غیر شرعي ہے اور بدعت ہے۔

غایتہ المرام في تحقیقہ الحفر والدفن في الحرام :

یہ بھي علامہ مخدوم قاضي عبداللطیف ٹھٹھوي رح کي تصنیف ہے۔

یہ فقہ کي کتاب ہے اور یہ عربي زبان مین تحریر کي گئي ہے۔(۱)

الشھاب الثاقب لرجم الکاذب (مخدوم عبداللطیف)

یہ بھي علامہ مذکور مخدوم عبداللطیف ابن مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوي رح کي تصنیفات مین سے ہے۔(۲)

فرائض الاسلام ۔(مخدوم عبداللطیف رح)

یہ کتاب علامہ ابن علامہ ، مخدوم عبداللطیف بن مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوي رح نے تصنیف کي ہے۔(۳)

(۱) تذکرہ مشاہیر سندھ، ج ۔ ۲، ص ۔ ۲۲۰۔
(۲) ایضاً
(۳) ایضاً

علم الفقه کي يہ کتاب ، مخدوم صاحب رح نے سندھي زبان مين لکھي ھے۰

اصل مين مخدوم عبداللطيف نے اپنے والد مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوي رح کي کتاب " فرائض الاسلام " جو عربي زبان مين تھي ، اس کے سندھي زبان مين دو ترجمے کئے۰ ايک مطول دوسرا مختصر ان مين " مختصر " بمبئي سے طبع ھوا تھا ۰ (١)

يـنابيع الحياة الابديہ ـ (مخدوم ابوالحسن ڈاھري)

يہ کتاب مخدوم ابوالحسن ڈاھري رح (م ـ ١١٨١ھ) کـي تصنيف ھے۰(٢)

يہ کتاب اصل مين حديث ، فقہ اور تصوف کے موضوع پر ايک جامع کتاب ھے ، يہ کتاب فارسي زبان مين ھے۰ اس کا تفصيلي ذکر آگے تصوف کے باب مين آرھا ھے۰

مولانا دين محمد وفائي رح فرماتے ھين کہ " يہ کتاب انسانيت کے جدا علوم پر شامل ھے۰ حديث ، تصوف ، فقہ اور علم الاخلاقہ کا بڑا حصہ اس مين موجود ھے ، اور ھر ايک موضوع پر کتابون سے دلائل موجود ھين۰ (٣)

يہ کتاب تين جلدون پر مشتمل ھے، اس کتاب کو پروفيسر ڈاکٹر ابوالفتح محمد صغيرالدين مدظلہ نے ايڈٹ کيا ھے۰

سراج المصلي ـ (مخدوم ڈاھري)

يہ بھي مخدوم ابوالحسن ڈاھري رح کي تصنيف ھے۰(٤)

(١) تذکرہ مشاھير سندھ ، ج ـ٣ ، ص ـ ٢٠٢
(٢) ايضا، سندھ جا اسلامي درسگاہ، ص ـ ٢٢٩
(٣) ايضا

یہ علم الفقہ کی کتاب ہے اور یہ فارسی زبان میں ہے اور منظوم ہے۔

اس کتاب میں نماز کے مسائل فارسی نظم میں پیش کئے گئے ہیں ، یہ بہت بڑی اور ضخیم کتاب ہے۔(۱)

پروفیسر ڈاکٹر ابوالفتح محمد صغیرالدین اس کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں: " این رسالہ ایست منظوم در زبان پارسی کہ مصنف دران رسالہ مسائل نماز رابیان کردہ است ۔"(۲)

یعنی - یہ رسالہ منظوم فارسی زبان میں ہے اور مصنف نے اس رسالے میں نماز کے مسائل بیان کئے ہیں۔

اس کتاب کا قلمی نسخہ ، مشہور محققہ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ صاحب کے پاس موجود ہے ، جو ۲۸۷ صفحات پر مشتمل ہے، اور ہر صفحہ میں ۱۸ ابیات ہیں ۔ اس حساب سے یہ رسالہ پانچ ہزار سے زائد ابیات پر مشتمل ہے۔

اس کتاب کا آغاز اس طرح ہے:" اللھم لا سھل الا ما جعلتہ سھلا ربنا اتمم لنا نورنا ویسر لنا امورنا و اشرح لنا من لدنک صدورنا و نعوذ بک من شرور فجورنا و شوم زورنا ۔"(۳)

اس کے بعد ۱۵ ابیات عربی زبان میں حمد کے صور پردیئے ہیں ، جن کی ابتدا اس طرح ہے:

" لک الحمد و الحمد مثمر رضاک ،

ولا حمد اصلا لمن ھو سواک ،

بالحمد لک جین المھتنا ،

راینا بہ لک جمیع الشناء ۔"(۴)

---

(۱) تذکرہ مشاہیر سندھ ، ج - ۱، ص - ۱۲۳ ۔

(۲) ینابیع الحیاہ الابدیتہ ، مرتبہ ڈاکٹر ابوالفتح محمد صغیر الدین (قلمی) ، ص - ۲۷

(۳) ایضا

(۴) ایضا

ان ۱۵ عربي ابيات کے بعد پھر فارسي زبان مين(ابيات مين) حمد لکھي ہے۰

بنام خدا وند هردوسرا،
درايـن نامہ جاري کنم خامہ را،
نخشين ثناي خدا بہتراست،
بہم ذکر بابے ثنا ابتدا است۰(۱)

حمد کے بعد کتاب مذکور مين نعت بزبان فارسي دي گئي ہے۰

وجود دو عالم زنور نبي،
بکن کرده موجود ايزد غني،
ولي بود مقصود زان بي شکي،
کہ ادرا ثنا سند همچون هيکي۰(۲)

اس حمد و نعت کے بعد ، نماز کے مسائل و احکام شروع کرديئے گئے هين۰

کتاب کے آخر مين ايک باب ديا گيا ہے، جس کا آغاز اس طرح ہے۰

بگويد کنون داهري ابوالحسن،
کہ در ملک سند است اورا وطن،
چوشد سال هجري کہ تا سال حال،
هزار وصد و شصت ديگرسہ سال۰(۳)

اس باب کے آخر مين اس طرح لکھا ہے۰

---

(۱) ينابيع الحياه الابديہ (مرتبہ ڈاکٹر ابوالفتح محمد صغير الدين (قلمي) ، ص۔ ۲۷ ۰

(۲)ايضاً

(۳)ايضاً

چون بهر بوالحسن كرد احسان شاه،
بكرده سراج المصلي شماه،
بتاريخ نسه حبلي عزباب،
با حسانه الحشته الكتاب،
خدايا با يمان بود خسته به،
مرا بهر تاريخ اين ختم ده،
معما است خيرات دل كش زغير،
چوبا قلب خير ست راقمه بخير٠(١)

ان ابيات سے، كتاب كا سال تصنيف معلوم هوتا هے جو ١١٦٢هـ هے٠

نبراس تصاريف فارسيه - (مخدوم داهري رح)

يه بهي مخدوم ابوالحسن ڈاهري كي تصنيف هے٠(٢)

نقه سے متعلقه يه رساله فارسي زبان مين هے، جو مقدمه دو باب اور خاتمه پر مشتمل هے٠ چنانچه خود مخدوم ڈاهري رح مقدمه مين حمد و ثنا اور صلواه و سلام كے بعد فرماتے هين:

اما بعد مي گويد بنده ضعيف نحيف ابوالحسن سندهي قرشي داهري نقشبندي عفي الله عنه و عن والديه و استاذيه كه اين رساله است مسمي به نبراس تصاريف فارسيه مشتمل بر مقدمه دو باب و خاتمه، باب اول جامع است برشش قاعده و باب دوم جامع است بر پنج قاعده را الخه ٠"(٣)

---

(١) ينابيع الحياه الابديه (مرتب داكتر ابوالفتح صاحب)، ص- ٢٨٠
(٢) ايضاً
(٣) ايضاً

اس کتاب کے بارے مین زیادہ معلومات دستیاب نہین ہو سکین۔

السبدعت المرعیتہ للوزن الشرعیتہ ۔ (مخدوم ڈاھري)

یہ مخدوم ابوالحسن ڈاھري مرحوم کي تصنیف ہے۔(١) نقہ کا یہ رسالہ فارسي زبان مین منظوم ہے، اور اس مین شرعي مہر سے متعلقہ بحث کي گئي ہے۔

ڈاکٹر نبي بخش بلوچ نے ایک بیاض سے اپنے مقالہ مین اس رسالہ کے دو اشعار نقل کئے ہین جو یہ ہین:

مہر خاتون دو عالم چار صد مثقال سیم،
یک صدو شصت د گراز روپیہ دردل نگار،
در نصاب مہر شرعي دہ درم بیشک شمار،
جملہ آن دو روپیہ باشد د گراخماس چہار۔(٢)

اس رسالہ کا سن تصنیف معلوم نہین ہو سکا کہ مخدوم صاحب نے یہ رسالہ کب تحریر کیا تھا۔

دفع الغزیتہ و المریتہ (مخدوم ڈاھري رح)

یہ بھي مخدوم ابوالحسن ڈاھري مرحوم کي تصنیف ہے۔(٣)

---

(١) ینابیع الحیاہ الابدیتہ (مرتب ڈاکٹر ابوالفتح صاحب)، ص۔ ٣١ ۔

(٢) ایضاً

(٣) ڈاکٹر محمد جمن ٹالپر "سندہ جا اسلامی درسگاہ، ص۔ ٢٣٩۔

يہ ايک فقهي رسالہ هے اور فارسي زبان مين هے ، اس رسالے مين مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي (م ـ ۱۱۷۴ھ) اور مخدوم محمد قائم ٹھٹھوي (م ـ ۱۱۵۷ھ) کے حوالے بھي ديئے گئے هين۔

ڈاکٹر ابوالفتح محمد صغيرالدين صاحب نے اس کتاب کا نام اس طرح لکھا هے : " دفع الغربة و رفع المرية بلامين في احکام العين و الدين ۔ "(۱)

اس رسالہ کا مخطوطہ ، ڈاکٹر نبي بخش بلوچ کے پاس موجود هے ۔ جس کے آخر مين مصنف نے ايک خواب ، خود بيان کيا هے ۔(۲)

آخر مين اس رسالہ کي تاريخ کتابت تحرير هے ، جو اس طرح هے ۔ هفتہ ۱۷ ربيع الثاني سن ۱۱۷۶ھ البتہ کاتب کا نام مذکور نهين هے ۔ معلوم هوتا هے کہ يہ خود مخدوم صاحب کے هاتھ کا لکھا هوا هے ۔

شرح جامع الاصول ـ (شيخ ابوالحسن صغير سندھي)

يہ کتاب شيخ ابوالحسن صغير سندھي (م ـ ۱۱۸۷ھ) کي تصنيف کرده هے ۔(۳)

يہ فقہ کي کتاب هے اور عربي زبان مين لکھي گئي هے اصل مين يہ علامہ ابن اثيرح کي کتاب جامع الاصول کي شرح هے شيخ

(۱) بنابيع الحياه الا بديتہ (مرتب ڈاکٹر ابوالفتح صاحب) ، ص ـ ۳۲ ۔
(۲) ايضاً ، مخدوم ابوالحسن ڈاهري کي تصانيف کے سلسلے مين تمام تر معلومات اور تفصيل ڈاکٹر ابوالفتح محمد صغيرالدين کي مرتب کرده کتاب "بنابيع الحياة الابديتہ " (قلمي) سے دي گئي هين ۔(راقم)
(۳) نزهتہ الخواطر ، ج ـ ۶ ، ص ـ ۶ ، فقهائے هند ، ج ـ ۵ ، حصہ ۱ ، ص ـ ۸۶ ، حصہ ۲ ، ص ۱۶۸ مطبوعہ اداره ثقافت اسلاميہ لاهور ، سن ۱۹۸۱)

ابوالحسن صغیر رح صرف ایک هي جلد کي شرح لکھ سکے تھے، چنانچه یه شرح مکمل نهین هے۰(۱)

منتخب الاصول ۔ (شاه فقیر الله علوي)

یه شاه فقیر الله علوي افغاني شکارپوري (م ۔ ۱۱۹۵ھ) کي تصنیف هے۰(۲)

یه اصول فقه کي کتاب هے اور عربي زبان مین هے۰

صریقة الارث ۔ (فقیر الله علوي)

یه بھي شاه فقیر الله علوي مرحوم کي تصنیف هے۰(۳)

یه فقه کي کتاب هے اور عربي زبان مین هے۰

صریقة الارشاد في تکمیل المؤمنین والا ولاد ۔(فقیرالله علوي)

یه کتاب بھي شاه فقیرالله علوي مرحوم کي تصنیفات مین سے هي اور عربي زبان مین هے۰(۴)

یه کتاب فقه کے موضوع پر هے، اس کتاب مین نماز کے اندر تشهد مین انگلي سے اشاره کرنے کا مسئله بیان کیا گیا هے۰

(۱) فقهائے هند، ج ۔ ۵، حصه ۱، ص ۔ ۱۶۸۰

(۲) تذکره مشاهیر سنده، ج ۔ ۲، ص ۔ ۹۵، تاریخ تمدن سنده، ص ۔ ۵۵۲، جنت السنده ص ۔ ۲۷۲، اعجاز الحق قدوسي "تاریخ سنده"، ج ۔ ۲، ص ۔ ۵۶۲۰

(۳) تذکره مشاهیر سنده، ج ۔ ۳، ص ۔ ۹۵۰

(۴) تاریخ تمدن سنده، ص ۔ ۵۵۲، جنت السنده، ص ۔ ۲۷۲، تاریخ سنده ج ۔ ۲، ص ۔ ۵۶۲

اصل مين اس دور مين ، افغانستان كے سردار نے حكم ديا تھا كہ جو شخص نماز مين تشهد كي انگلي سے اشاره كرے گا ، وه انگلي كاٹ دي جائے گي ، جب يہ صورتحال شاه فقير الله علوي كو معلوم هوئي تو آپ نے يہ كتاب لكھ كر افغانستان بھيج دي جس مين آپ نے فقہ حنفي كے مطابقۃ اس كو صحيح اور مسنون قرار ديا اس كتاب كے بعد اشهد انگلي كے اشاره سے پابندي هٹائي گئي ·

يہ كتاب ٦٠ صفحات پر مشتمل هے اور اس كا مخصوص شاه بدرالدين علوي شكارپوري كے پاس موجود هے· اس كتاب مين عبارتين عربي زبان مين هين· مگر كهين كهين شاه صاحب نے فارسي بھي استعمال كي هے يہ كتاب ابھي طبع نهين هوئي ·

قره الانظار حاشية علي تنوير المنار ـ (شيخ ابوطيب رح)

يہ كتاب علامہ شيخ محمد ابوطيب رحـ كي تصنيف هے·(١)

يہ كتاب فقہ كے موضوع پر هے اور عربي زبان مين هے ، يہ فقہ كي مشهور كتاب " تنوير المنار " پر حاشيہ هے·

اس كتاب كا قلمي نسخہ پشاور يونيورسٹي مين موجود هے(٢)

حاشيہ در مختار ـ (شيخ ابوطيب رح)

يہ كتاب بھي علامہ شيخ محمد ابوطيب سندهي رح كي تصنيفات مين سے هے·(٣)

(١) عربي ادبيات مين برعظيم پاك و هند كا حصہ ، ص ـ ٢١٠ ، سنده جا اسلامي درسگاه ، ص ـ ٢٢٥ ·
(٢) ايضا
(٣)

یہ کتاب فقہ کے موضوع پر عربي زبان مین هے، یہ فقہ کي مشهور و معروف کتاب " در مختار " کا حاشیہ هے۰(۱)

علامہ عبدالحي الحسني اس سلسلے مین نزهة الخواطر مین لکھتے هین: " ولہ حاشیة علي " الدر المختار " للحصکفي۰(۲)

یعني - آپ کا حصکفي کے الدر المختار پر حاشیہ هے۰

حاشیة الاشباہ و النظائر۔ (مخدوم عبدالواحد سیوستاني)

یہ مخدوم مفتي عبدالواحد سیوستاني رح (م - ۱۲۲۴ھ) کي تصنیف هے۰(۳)

یہ فقہ کي کتاب هے اور عربي زبان مین هے، اس کتاب کے بارے مین زیادہ معلومات حاصل نہ هوسکین۰

تحدید الغافر علي تعذیب الکافر۔ (مخدوم عبدالواحد)

یہ بھي مخدوم مفتي علامہ عبدالواحد سیوستاني مرحوم کي تالیف هے۰(۴)

یہ رسالہ عربي زبان مین هے اور اس مین مخدوم صاحب نے کافر کي مغفرت اور بخشش کے سلسلے مین بحث کي هے۰ اس زمانے مین چونکہ بعض علماء قرآن حکیم کي نص کے خلاف کفار کي بخشش

(۱) فقهائے هند، ج ۵، حصہ ۱، ص - ۹۲۰
(۲) نزهة الخواطر، ج - ۶، ص - ۱۴، (حیدرآباد دکن، ۱۳۷۶ھ)
(۳) تذکرہ مشاهیر سندہ، ج - ۱، ص - ۲۰۹، الرحیم "، مشاهیر سند نمبر، ص - ۶۰
(۴) تذکرہ مشاهیر سندہ نمبر، ج - ۱، ص - ۲۰۹۰

اور مغفرت کے قائل تھے۔ جبکہ نص قرآني کي وجہ سے اس پر اتفاق ہے کہ کافر کي مغفرت ہرگز نہ ہوگي ۔ چنانچہ مخدوم صاحب نے اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے یہ رسالہ تحریر فرمایا ۔

اس رسالہ کا مخطوطہ سندہ یونیورسٹي کي مین لائبریري مین موجود ہے جو ١٦ ـ ١٧ صفحات پر مشتمل ہے ۔ مجموعہ رسائل واحدي مین صفحہ ٦٥ تا ٨١ اور صفحہ ٢٤٠ تا ٢٥٥ پر اس کے مضامین ہین۔ اس کا کاغذ پرانا اور بوسیدہ ہے۔

اس رسالہ کي ابتدا مین " بسم الله الرحمٰن الرحیم " کے بعد مقدمہ ہے۔ مقدمہ کي ابتدا اس طرح ہے:"

" الحمد لله المؤمن للمؤمن من العذاب القاهر علي الكافر بد وام العقاب و الصلواة و السلام علي المبشر للمسلم بالمغفرة و حسن الثواب المنذر للمشرك من اللعنة و سوء الحساب سيدنا محمدوالہ واهل بيته و جميع الاصحاب ۔" (١)

اس کے بعد کتاب کے موضوع پر گفتگو شروع ہوتي ہے جس مین مخدوم صاحب رح قرآني آیات اور احادیث کے حوالے سے یہ بات ثابت کي ہے کہ کافر اور مشرک کي مغفرت نہ ہوگي ۔ اس سلسلے مین کئي کتب احادیث اور کتب تفاسیر کے جا بجا حوالے دیتے ہین۔

پیر جھنڈہ کے کتب خانہ مین بھي اس کا ایک مخطوطہ موجود ہے جو ١١ صفحات پر مشتمل ہے اور اس مین کاتب کا نام مظھرالدین درج ہے۔

تسبیر القدیر في اضحیة الفقیر (مفتي عبدالواحد سیوستاني)

یہ بھي مفتي مخدوم مولانا عبدالواحد سیوستاني

---

(١) مجموعہ رسائل واحدي ، ص ـ ٦٥ ، اور ص ـ ٢٤٠ ، (قلمي) ، رسالہ تھدید الغافر علي تعذیب الكافر ، ص ـ ١ ، (قلمي)

مرحوم كي تاليف هے۰(١)

يه رساله عربي زبان مين هے اور اس كے علاوه فارسي عبارات بهي موجود هين۰

يه رساله فقير كي قرباني سے متعلقه هے ، جس مين اس مسئله پر روشني ڈالي گئي هے كه فقير اپني قرباني (اضحيت) مين سے كچهه اپنے كهانے كے لئے ركهه سكتا هے يا نهين ۰

اس رساله كا مخصوص بهي سنده يونيورسٹي كي مين لائبريري مين موجود هے جو سات (٧) صفحات پر مشتمل هے مجموعه رسائل واحدي (قلمي) مين چهٹا نمبر هے ۰ اور صفحات ١٢٨ تا ١٣٤ پر پهيلا هوا هے ۰

اس رساله كي تمهيد يون هے : " الحمد لله الذي احل الحلال و حرم الحرام و جعل الاضحيت من شعائر الاسلام و الصلوٰة و السلام علي شعائر الاحكام سيدنا محمد و آله و اصحبه مصابيح الظلام و بعد فهذه الرسالة في حل اكل الفقير من اضحيته خرجت جوابا لسوال بعض ذوي الافضال سميتها " تيسير القدير في اضحيت الفقير ۰ "(٢)

تمهيد كے بعد نفس موضوع پر گفتگو كي گئي هے اور مسئله كو دلائل براهين سے بيان كيا گيا هے اور اس سلسلے مين كئي مجموعه فتاوي كے حوالجات ديئے گئے هين۰ مثلاً،

١۔ فتاوي الحماديه

٢۔ فتاوي قاضي خان

٣۔ المنهايت

٤۔ الطحاوي

---

(١) تذكره مشاهير سنده ، ج ۔١، ص ۔ ٢٠٩ ۰

(٢) مجموعه رسائل واحدي (قلمي) ، ص ۔ ١٢٨ ، رساله تيسير القدير في اضحيت الفقير، ص ۔ ١ ، (قلمي) ۰

٥- سرخسي

٦- فتح المبين حاشيه المسكين٠

٧- المتون

٨- فتاوي هنديه (فتاوئ عالمگيري)، "كتاب الحج" وغيره٠

رساله كي خاتمه كي عبارت يه هے: " الحمد لله في بتدا و الانتها و الصلوات و السلام علي سيد الانبياء واله و صحبه النجبا الكرما رب اجعل سعي مشكورا و ذنبي مغفورا ولا تجعل علي هباءً منشورا وهب لي من لدنك نورا و لقني نضره و سرورا مع الاقرباء ولا حباء٠ آمين٠ "(١)

اس رساله كے خاتمه كي تاريخ درج هے: " تمت هذه النسخه في الخامس و العشرين من محرم شهر الحرام ١١٨٦ھ - لا اله الا الله محمد رسول الله صلي الله علي محمد و اله اجمعين ٠"(٢)

پير جهنڈه كے كتب خانه مين بهي ايك قلمي نسخه موجود هے جو ٢ صفحات پر مشتمل هے٠(٣)

طريقة السداد في وجوب الاعتداد (مخدوم سيوستاني)

يه رساله بهي مخدوم مفتي عبدالواحد سيوستاني رح كا تحرير كرده هے٠(٤)

يه رساله فقه كے موضوع پر عربي زبان مين هے، اس رساله مين عورت كي عدت كے بارے مين بحث كي گئي هے٠

---

(١) مجموعه رسائل واحدي (قلمي)، ص-١٣٢، رساله تيسير القدير في اضحيه الفقير ص-٧-(قلمي).

(٢) ايضاً

(٣) تذكره مشاهير سنده، ج-١، ص-٢١٠، (حاشيه)

(٤) ايضاً، الرحيم " مشاهير سنده نمبر، ص-٩٠

اس رسالہ کا قلمي نسخہ سندہ يونيورسٹي کي مين (علامہ آئي آئي قاضي) لائبريري مين موجود هے، جو ۹ صفحات پر مشتمل هے مجموعہ رسائل واحدي (قلمي) مين اس کا ساتوان نمبر هے، اور يہ صفحہ ۱۵۸ سے ۱٦٦ تک هے۔

اس رسالہ مين حسب دستور حمد و ثنا اور صلواہ و سلام کے بعد، مخدوم صاحب رح فرماتے هين: "فهذه تحريرات في بيان وجوب العدة عن الاسلام اشتغله تحرير ها حين انكار بعض الانام سميتها طريقة السداد في وجوب الا عتداد ."(١)

يعني - اس رسالہ ميں اسلام کے بعد عدت سے متعلق بحث هے - کيونکہ اس ميں بعض لوگوں نے انکار کيا هے - ميں نے اس کا نام "طريق السداد في وجوب الاعتداد" رکھا -

چنانچہ مخدوم صاحب نے موضوع کي مناسبت سے عورت کي عدت (چاهے وہ مهاجرہ هو، حربيہ اور ذميہ وغيرہ هو) سے متعلقہ فقہ کے مختلف کتابون کے حوالجات سے احکام بيان کئے هين۔

اختتام رسالہ کي عبارت يہ هے: " هذا تيسرلي في الجواب بعون الملک الوهاب مع الاستعجال و هجوم الا شغال . لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلي اللہ تعالي علي خير خلقہ محمد والہ و اصحابہ و عترتہ اجمعين ."(٢)

اس مخطوطہ مين کاتب کا نام مذکور نهين هے اور نہ هي تاريخ کتابت درج هے۔

اس کے علاوہ ايک قلمي نسخہ اس رسالہ کا پير جهنڈہ مين بھي موجود هے، جو سات صفحات پر مشتمل هے . اس مخطوطہ کا ذکر پير حسام الدين راشدي مرحوم نے بھي کيا هے.(٣)

---

(١) مجموعہ رسائل واحدي، (قلمي)، ص۔ ١٥٨، رسالہ طريقۃ السداد في وجود اللاعتداد، ص١
(٢) ايضاً ايضاً
(٣) تذکرہ مشاهير سندہ، ج۔١، ص۔ ٢١٠، (حاشيہ) .

البيل الوصي في اعفاء اللحي - (مخدوم سيوستاني)

اس رسالہ کے مصنف علامہ مفتي مخدوم عبدالواحد سيوستاني مرحوم هين۔(١)

يہ رسالہ فقہ کے موضوع پر عربي زبان مين لکھا گيا هے اور اس مين داڑھي کي شرعي حيثيت سے متعلقہ بحث هے۔

رسالے کا آغاز اس طرح هے: "الحمد لله الذي زين الرجال باللحي و حلاهم بحليۃ التقوي التي هي احسن الحلي و الصلواۃ والسلام علي المقتدي الذي من اقتدي به فقد اهتدي سيد نا محمدن المصطفي و عليه و علي آله و اصحابه نجوم الهدي و مصابيح التقي فهذا تحرير في جواب تحرير صار بطوله رسالۃ سميتها بالبيل الوصي في اعفاء للحي والله الموفقه المعين۔ "(٢)

تمهيد کے بعد ، مخدوم صاحب نے اس مسئلے کو نهايت عمده طريقے سے بيان کيا هے اور اس سلسلے مين تمام مروجہ کتب فقہ کے حوالحات ديئے هين ۔ اور ثابت کيا هے کہ داڑھي کے بال اگر ايک قبضہ (مٹھي) سے بڑھ جائين تو ان کا کاٹنا سنت هے۔

چنانچہ آپ نے " فتح القدير " اور " الهدايہ في کتاب الصوم کے حوالے سے لکھا هے: " القدر المسنون في اللحيۃ القبضۃ ۔"(٣) يعني - ايک مٹھي کے برابر داڑھي رکھنا سنت هے۔

پھر " بحرالرائقه في باب الجنايات من کتاب الحج " کا حوالہ ديا هے : " السنۃ قدر القبضۃ ۔"(٤)

(١) تذکره مشاهير سنده ، ج ١، ص - ١١١ ، (مطبوعہ سندهي ادبي بورڈ ، ١٩٨٥ء)
(٢) مجموعہ رسائل واحدي (قلمي) ، ص - ١٢٥، رسالہ البيل الوصي في اعفاللحي ص١ (قلمي) -
(٣) ايضاً
(٤) ايضاً

يعني - ايک قبضہ (مٹهي) داڑهي رکهنا سنت هے۔

اسي طرح " درالمختار في فصل البيع من كتاب الكراهية" كے حوالے سے لكهتے هين : " السنة عند اصحابنا قدر القبضة ۰ "(١)

يعني - همارے اصحاب رض کے نزديک ايک مٹهي (داڑهي) سنت هے۔

اگر ايک مٹهي سے بال بڑهہ جائين تو ايسي صورت مين اس داڑهي کا کاٹنا (زائد بال کا کاٹنا) بهي سنت هے۔ چنانچہ مخدوم صاحب نے " غاية البيان" کے حوالے سے لکها هے : " واما قصر ها فهوا ايضاً سنة و هو ما زاد علي القبضة ۰ "(٢)

يعني - ايک مٹهي سے زائد داڑهي کے بالون کا کاٹنا بهي سنت هے۔

اس کے علاوه کئي علماء کے حوالے ديے کر ، مخدوم صاحب لکهتے هين کہ امام احمد ر، شيخ محمد بن عثمان بن عمر البلخي الحنفي ، قاضي عياض رح وغير هم کا بهي اس بات پر اتفاق هے ۔

اس مسئلے کے حق مين ، مخدوم صاحب نے بهت سے حوالے ديئے هين ، جن مين سے کچهہ ذيل مين ديئے جاتے هين ۔

١- مرقاه للشيخ علي القاري الحنفي " في باب رجل في الفصل الثاني " کے حوالے سے لکهتے هين ۰ "ويقطع اللحية الطويلة و يبقي قدر القبضة فهوالوسط المسنون ۰ "(٣)

يعني - (اور) لمبي داڑهي کا کاٹنا اور ايک قبضہ کے برابر (مقدار) مين رکهنا ، يہ سنت هے ۔

---

(١) مجموعہ رسائل واحدي (قلمي) ، ص- ١٢٦، رسالہ السبيل الوسطي في اعفاء للحي ،ص-٦

(٢) ايضاً ايضاً

(٣) ايضاً ايضاً

۲۔ "النہایہ" کے حوالے لکھتے ہیں: "اللحیۃ عندنا طولھا بقدر القبضۃ۔"(۱)
یعنی - داڑھی کی لمبائی ہمارے نزدیک ایک قبضہ ہے۔

۳۔ شیخ عبدالحقؒ دہلوی رح کی کتاب "اللمعات" فی باب السواک" کے حوالے سے لکھتے ہیں:
"و المشہورہ عندنا بقدر القبضۃ۔"(۲)
یعنی ہمارے نزدیک مشہور ایک قبضہ (داڑھی) ہے۔

۴۔ سراجی کے حوالے سے لکھتے ہیں:
"در سراجی آوردہ کہ لحیۃ چون از قبضہ زیادہ شود آن زیادتی قطع کنند و یک قبضہ در لحیۃ مسنون است۔"(۳)
یعنی- سراجی میں لکھا ہے کہ داڑھی جب ایک قبضہ سے بڑھ جائے تو زیادتی کو کاٹ دیا جائے اور ایک قبضہ رکھی جائے (جو) مسنون ہے۔

طوالت سے بچنے کے لئے ان ہی حوالجات پر اکتفا کی جاتی ہے، اس کے علاوہ کئی عربی و فارسی کتب حدیث وفقہ کے حوالے دیئے گئے ہیں، مثلاً:
۱۔ المبسوط
۲۔ السراجیہ فی باب الکراہیہ
۳۔ المنہاج

(۱) مجموعہ رسائل واحدی (قلمی)، ص - ۳۱، رسالہ السبیل الوسطی فی اعفاء اللحی، ص - ۲
(۲) ایضاً ایضاً
(۳) ایضاً ایضاً

٤۔ معراج الدرایہ

٥۔ المشکواہ

٦۔ فتح القدیر

٧۔ الزرقانی

٨۔ الترمذی

٩۔ قدوری و غیر ھم

آخر مین معترضین کا جواب دیتے ھوئے، مخدوم صاحب نے فتح القدیر، شکواہ اور الزرقانی کے حوالے سے لکھا ھے۰

" ان اخذ ما زاد علی القبضۃ مسنون لیس بواجب ولا خلاف الاولی ولا بدعۃ کما ضن کیف و قد ثبت الاخذ منہ صلی اللہ علیہ وسلم و اماثل الصحابۃ و التابعین۰"(١)

یعنی۔ تحقیق ایک قبضہ (مٹھی) سے زائد بال کو کاٹنا مسنون ھے۔ یہ نہ واجب ھے اور نہ ھی بدعت ھے، جیسا کہ گمان کیا جاتا ھے۔ اور یہ کیسے ھو سکتا ھے کہ یہ (عمل) آنحضرت (صلعم)، اور صحابہ کرام اور تابعین عظام کے اماثل سے ثابت شدہ ھے۔

اس رسالہ کا قلمی نسخہ سندہ یونیورسٹی کی علامہ آئی آئی قاضی لائبریری مین موجود ھے جو ١٧ صفحات پر مشتمل ھے، مجموعہ رسائل واحدی (قلمی) مین یہ رسالہ صفحہ ١٣٥ تا ١٥١ تک پھیلا ھوا ھے۰

یہ مخطوطہ ٣ ربیع الثانی سن ١١٩٣ھ کا مکتوب ھے جیسا کہ مخطوطہ کے خاتمہ مین مذکور ھے۰

" قد وقع الفراغ عن تالیف ھٰذہ الرسالۃ الراجی الفضل الربانی مخدومنا مولٰنا عبدالواحد السیوستانی رح بلطف الرحیمی و الرحمانی یوم الثلثاء ثالث من شھر ربیع الثانی ١١٩٣ھ و الصلواۃ و السلام والتحیۃ الحمد للہ اولاً و آخرا ۰"(٢)

(١) مجموعہ رسائل واحدی (قلمی)، ص ۔١٥١، رسالہ البیمل الوسطی فی اعفا للحی ص ۔١٧
(٢) ایضا   ایضا

پير جهنده کے کتب خانے میں بھي اس رسالے کا ايک مخطوطہ موجود هے۔

٥٦ـ المقال في حل الاشکال ـ (مخدوم سيوستاني رح)

يه کتاب بھي مفتي عبدالواحد سيوستاني رح کي تصنيفات مين سے هے۔(١)

يه فقه کے موضوع پر هے اور فارسي زبان مين تحرير هے اصل مين يه رسالہ مخدوم محمد شجاع کے ايک طويل خط کے جواب مين لکھا گيا هے۔ اپنے خط مذکوره مين مخدوم محمد شجاع نے کچھ شبهات کو دور کرنے کے لئے مفتي عبدالواحد سيوستاني رح سے درخواست کي تھي۔ مثلاً يه که نماز مين حضوري اور قرات۔قرات ظاهري چيز هے باطني کيفيت حضوري بھي حاصل هوني چاهئے۔ اگر حضوري نهين تو نماز غير مکمل هے اور اگر حضوري حاصل هو تو کامل هوتي هے۔ اس سلسلے مين انهون نے شاه ولي الله محدث دهلوي رح اور شاه فقير الله علوي شکارپوري کے بعض کتب کے حوالجات ديئے هين۔ اس طرح سے جو شبهات موصوف کے ذهن مين ابھرے هين، اپنے خط مين ان کي تشريح و توضيح کے لئے مخدوم عبدالواحد سيوستاني رح سے رجوع کيا هے۔(٢)

---

(١) تذکره مشاهير سنده، ج ـ ١، (حاشيه)، ص ـ ٢١١۔

(٢) يه خط فارسي زبان مين بهت طويل خط هے جس کے لکھنے کي يهان گنجائش نهين، البته يه خط مجموعه رسائل واحدي (قلمي) کے صفحه ١٦٧ پر ديکھا جا سکتا هے، جهان پر مخدوم محمد شجاع کے خط کا مکمل متن لکھا هوا هے۔ يهان حوالے کے طور پر اس خط کا عکس (فوٹو اسٹيٹ) منسلک کيا جاتا هے۔

مخدوم عبدالواحد رح کو جب یہ خط موصول ہوا تو آپ نے اس کے جواب میں یہ رسالہ تحریر فرمایا ، جس کی ابتدا یوں فرمائي "الحمد لله رب العالمين و الصلاة و السلام علي سيد المرسلين محمد و آله والطاهرين للطيبين و اصحابه اجمعين ."(١)

اس کے بعد مخدوم محمد شجاع کے مذکورہ خط کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں : " رقيمه مرسوله رسيد معلوم شد که ارسال مکتوب اشاره شبهات نمود ليکن اگر محل شبهه بعينه در کلام فقير موجود مي بود مورد ملال نمي شد ، شايد چون ارسال مکتوب بي طلب بطريقه تکلف بوقوع آمده اشاره شبهه که بتکلف محل آن پيدا هي شود گرديده ، والانه فجوابي کلام ونه راي طبع سليمه مقتضي شبه است ، ازما است که برما است الحال چون شبهات نوشته اند جواب آن حسب القاري حضرت ملهم الصواب رقوم نمود اطلاقه قول با طالنة ذکر قلبي باوجود آنکه بمجرد تعلقه لساني بقرات در جو از نماز کا فيست نه مجرد حضور بمضمون قران اگرچه بمعرفت تام باشد ."(٢)

- (١) مجموعه رسائل واحدي ، (قلمي) ، ص ١٦٨ ، رساله سبط المقال في حل الاشکال، ص ١
(٢) ايضاً

اس تعارف اور تمهيد کے بعد مخدوم سيوستاني نے مذکوره خط مين اٹھائے گئے ايک ايک نقطه کا نهايت احسن اور عمده طريقے سے جواب ديا هے . اور اس طرح شبهات کو حل کيا هے ، اور هرمسئلے کے لئے کئي کتب کے حوالے ديئے هين .

مخدوم صاحب رح کا يه جواب رسالے کي صورت مين ۴۲ صفحات پر مشتمل هے .

اس رساله کا قلمي نسخه سنده يونيورسٹي کي مين لائبريري مين موجود هے ، جو مجموعه رسائل واحدي (قلمي) مين صفحه ١٦٧ تا ٢٠٨ پر هے ، جو جملے ۴٢ صفحات هوتے هين .

اس مخطوطه کا اختتام ان دعائيه کلمات پر کياگيا هے :

" ربنا اغفرلنا ذنوبنا واسرافنافي امرنا وثبت اقدامنا و انصرنا علي القوم الکافرين وصلي الله علي سيد نا محمد وآله و اصحابه وسلم امين ثم امين ." (١)

ان دعائيه کلمات کے بعد ، رساله کا سن تاليف ديا گيا هے ، تمت في السادس والعشرين من ربيع الاول ١١٨٦ھ . (٢)

يعني - يه رساله ٢٦ ربيع الاول سن ١١٨٦ھ کو تمام هوا .

آخر مين مخطوطه کے کاتب کا نام تحرير هے : " ثاني ازدست فقير حقير فيض محمد ولدعبدالحکيم سيوستاني - ١٩ ربيع الاخر ١٢٠٢ھ ." (٣)

اس سے معلوم هوتا هے که يه رساله سن ١١٨٦ھ مين مخدوم صاحب نے تاليف کيا . اور يه مخطوطه جو سنده يونيورسٹي کي لائبريري مين رکها هے ، اس کي تاريخ کتابت ١٢٠٢ھ هے .

---

(١) مجموعه رسائل واحدي (قلمي)، ص ٢٠٨ ، سبعه المقال في حل الاشکال ، ص - ٣٨

(٢) ايضاً ايضاً

(٣) ايضاً ايضاً

لطف اللطيف في اعطاء الرغيف ـ (مخدوم سيوستاني)

يہ رسالہ بھي مخدوم عبدالواحد سيوستاني رح کا تحرير کردہ ہے۔(١)

يہ فقہ کي کتاب ہے اور عربي زبان مين تحرير ہے ۔ اس رسالہ مين مسکين و غريب کو کھانا کھلانے اور صدقہ دينے کا بيان ہے۔ يہ رسالہ ايک مقدمہ ، چار فصلون اور ايک خاتمہ پر مشتمل ہے۔

مقدمہ کا آغاز تو اس طرح ہے: " بسم اللہ الرحمٰن الرحيم الحمد للہ الذی يطعم ولا يطعم و يعدل ولا يظلم و الصلواہ والسلام علي رسولہ الاکرم محمد و آلہ و صحبہ اهل الجود و الکرم بعد ـ فهذا شعر شريف في بيان الطاف اللہ تعالي بمعطي الرغيف اوردت في ما اطلعت عليہ من الاخبار والاثار ۔"(٢)

مقدمہ کے بعد چار فصل دئيے گئے هين:

١ـ الفصل الاول في ان اعطا الرغيف يدفع ميت السوء عن مستحقها ۔

اس فصل مين صدقہ کے متعلقہ احاديث بيان کي گئي هين کہ صدقہ موت کو ٹال ديتا ہے۔

٢ـ الفصل الثاني ـ في ان اعطائہ يدفع الدعا ولو من صالح ۔

٣ـ الفصل الثالث في انہ توجب تولد الغلام و سلامت ۔

---

(١) تذکرہ مشاهير سندھ "، ج ـ١، ص ـ ٢١٠ ، " الرحيم " مشاهير سندھ نمبر، ص ـ ٨ ۔

(٢) لطف اللطيف في اعطاء الرغيف ، (قلمي)، ص ـ ١

۴۔ الفصل الرابع في انہ یترجح في المیزان علي الزنا ۰

ان چاروں فصلوں میں ، موضوع کی نسبت سے مخدوم صاحب رح نے کتب احادیث سے بہت سی احادیث نقل کی ہیں ، جن میں :

۱۔ جامع الترمذي
۲۔ ابن حبان
۳۔ ابو داؤد
۴۔ البیہقي
۵۔ مسند احمد
۶۔ مستدرک حاکم
۷۔ الطبراني
۸۔ ابن نجار
۹۔ العقیلي اور
۱۰۔ ابن ابي الدنیا وغیرہم شامل ہیں ۰

ان چار فصلوں کے بعد کتاب کا خاتمہ ہے، جو اس طرح ہے
" فیما یناسب المقام من فضیلت اطعام الطعام ۰ "(۱)
رسالہ کے اختتام پر چندا احادیث صدقہ کی فضیلت میں درج کی گئی ہیں ۰ جن میں سے صرف دو احادیث بطور تبرک پیش کی جاتی ہیں ۰

۱۔ " عن جابر رض قال قال رسول اللہ صلي اللہ علیہ وسلم من اطعم الجائع حتي یشبع یظلہ اللہ تعالي ظل عرشہ ۰ "(۲)

(رواہ الطبراني في مکارم الاخلاق)

---

(۱) لطف اللطیف في اعطاء الرغیف ، (قلمي) ، ص ۔ ۱۴
(۲) ایضاً

یعنی - حضرت جابر رضي الله عنه سے روایت ہے کہ آنحضرت صلي الله علیه وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھوکے کو کھانا کھلائے گا ، یہان تک کہ وہ سیر ہو جائے تو الله تعالي اسے اپنے عرش کے سائے مین جگہ دیے گا۔

٢- " عن عبدالله بن عمر رض قال قال رسول الله صلي الله علیه وسلم اعبدوا الرحمن و طعموا الطعام و فشوا السلام تدخلوا الجنة بسلام۔ "(١)

(رواه الترمذي و ابن ماجه)

یعنی حضرت عبدالله بن عمر الفاروقہ رض سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلي الله علیه وسلم نے فرمایا کہ رحمٰن کي عبادت کرو ، بھوکے کو کھانا کھلاؤ ،سلام کو عام کرو (پھیلاؤ) تو جنت مین سلامتي کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔

آخر مین دعائیہ کلمات پر رسالہ ھذا کا اختتام ہوتا ہے: " ھذا آخر ما قصدت من تالیف ھذا لغرا شریف جعله الله خالصًا لوجهه الکریم بفضله العظیم ربنا تقبل انک انت السمیع العلیم من تالیف یوم الثلثاء الخامس والعشرین من ربیع ، والحمد لله رب العالمین۔ " (٢)

اس عبارت مین رسالے کي تالیف کي تاریخ تو مذکور ہے البتہ سال کا ذکر نہین ہے۔

---

(١) لطف اللطیف في اعطاء الرغیف ، (قلمي) ، ص - ١۴

(٢) ایضاً

ايک نسخہ پير حسام الدين راشدي مرحوم کے کتب خانہ مين موجود هے جو ٥ صفحات پر مشتمل هے اسي طرح ايک نسخہ پير جهنده کي لائبريري مين بهي موجود هے جو ١٢ صفحات پر مشتمل هے۔ اس کا عکس (فوٹو اسٹيٹ) ڈاکٹر طاهر ملک صاحب پروفيسر / چيرمن شعبہ اسلامک اسٹڈيز جامع کراچي کے پاس موجود هے۔

رسالہ في العيد ۔(مخدوم عبدالواحد سيوستاني)

يہ رسالہ مخدوم مفتي عبدالواحد سيوستاني رح کا تحرير کرده هے اور عربي زبان مين هے۔(١)

اس رسالہ مين عيد الفطر اور عيد الا ضحيٰ سے متعلقہ مسائل و فضائل اور احکام کا ذکر کيا گيا هے۔ چنانچہ تسميہ کے بعد مقدمہ کے آغاز مين مخدوم صاحب لکهتے هين:

" الحمد لله الذي جعل عيد الفطر ملاعيان فاخرجهم الي صحرا الوجود بعد ما کانوا في العدم صياما ، وعيد الاسماء بعيد اضحيٰ بان ذبحوا کبش تعيذهم ورجعوا الي مقرهم خير مستقرا و مقاماً۔"(٢)

اس کے بعد مؤلف (مخدوم صاحب نے اس رسالہ مين اسلام کے دو تهوارون " العيد العيدان " کا ذکر کيا هے ، اور اس سلسلے مين مسائل و احکام کا بيان کيا هے۔
چونکہ اسلامي تهوار سادگي اور عبادت سے عبارت هوتے هين ، مگر ان تهوارون مين جهلاء عموماً ايسي حرکات کرتے هين جو ان تهوارون کے حقيقي روح کے منافي

---

(١) قاضي محمد عباس " مخدوم عبدالواحد سيوستاني " ، (قلمي)، ص۔ ٣١٢
(٢) رسالہ في العيد ، (قلمي) ، ص۔ ١

هوتي هين • جنانچه مخدوم صاحب ان اسلامي تهوارون كي حقيقي صورت سے لوگون كو آگاه كرنے كے لئے يه رساله تحرير فرمايا •

آخر مين دعائيه كلمات پر رساله كا خاتمه كيا هے: اللهم اسئلك بالذين لم يخصر بما لهم سواله ولا يتمنون لقاءك ان تحشرني تحت تراب اقدامهم يوم القال ترانى ولا اراك ولا رب لي سواك تغفرلي باجتباك الله يجتبي من يشاء حتي افني غير و بلك اراك و صلي الله تعالي علي سيدنا محمد واله وصحبه وسلم . لا اله الا الله محمد رسول الله صلي الله تعالي عليه واله وسلم •"(۱)

اس رساله كا مخصوص پير جهنڈه كے كتب خانه مين موجود هے جو ۱۲ صفحات پر مشتمل هے ، يه بهت قديم نسخه هے اوراس كا كاغذ بهت بوسيده هے ، اس مين كاتب كا نام اور تاريخ كتابت درج نهين هے ، انتهائے آخر مين يه الفاظ تحرير شده هين • " تمت تمام شد كار حسن نظام شد ، روئي شيطان سياه شد •"(۲)

رس الانوار حاشيه درالمختار - (مخدوم سيوستاني)

يه كتاب مخدوم مفتي اعظم عبدالواحد سيوستاني رح كي تصانيف مين سے هے •(۳)

يه فقه كے موضوں پر هے اور عربي زبان مين تحرير كي گئي هے • اصل مير يه علامه علاؤالدين حصكفي (م - ۱۰۸۸ھ) كي مشهور و معروف فقه كي كتاب " درالمختار" (۴) كا حاشيه هے •

---

(۱) رساله في العيد ، (قلمي) ، ص - ۱۲

(۲) ايضاً

(۳) تذكره مشاهير سنده ، ج - ا ، ص - ۲۰۹ •

(۴) علامه علاؤالدين حصكفي الحنفي كي كتاب " الدر المختار" اصل مين ، علامه شمس الدين محمد بن عبدالله الغزي (م - ۹۹۵ھ) كي كتاب " تنوير الابصار" كي شرح هے •

" الوحيد " سنده آزاد نمبر ميں مذكور هے كه زين الانوار، " رد المختار " كا حاشيه هے۔(۱) مگر يه صحيح نهيں هے، مولانا علامه مصطفىٰ قاسمي اس سلسلے ميں لكهتے هيں كه " زين الانوار " رد المختار كا حاشيه نهيں هے، كيونكه " رد المختار " كے مصنف علامه ابن عابدين شامي رح، مخدوم عبدالواحد سيوستاني كے بعد كا هے، اس لئے يه ممكن نهيں هے۔(۲)

اس كتاب كے بارے ميں مولانا علامه علامه مصطفىٰ قاسمي مدظله العالي فرماتے هيں كه انهوں نے حكيم محمد مراد صديقي سيوستاني كے كتب خانه ميں " در مختار " كا ايك قلمي نسخه ديكها، جس كے حاشيه پر مخدوم عبدالواحد سيوستاني رح كے هاتهه سے لكهے هوئے كچهه نوٹس هيں۔

مولانا قاسمي كے نزديك يهي نوٹس " زين الانوار " كا اختصار هيں، چنانچه مولانا قاسمي صاحب نے اس كو " المتانة في مرمة الخزانة " كے حاشيه پر جا بجا چهپوايا هے۔"(۳)

اس طرح سے مولانا قاسمي مدظله كي مساعي و كوشش سے يه كتاب ضايع هونے سے بچ گئي هے كيونكه " المتانة في مرمة الخزانة " سندهي ادبي بورڈ كي طرف سے سن ۱۹۶۷ع ميں طبع هو چكي هے، اور " زين الانوار " اس كے حاشيه پر محفوظ هوگئي هے۔

كتاب " متانة في مرمة الخزانة " جس كا تفصيلي ذكر پهلے كيا جا چكا هے، فقه حنفي كي مشهور و معروف فتاوىٰ كي كتاب هے اور اس كے مصنف مخدوم محمد جعفر بوبكائي رح بن ميران بوبكائي هيں۔

---

(۱) " الوحيد " ، سنده آزاد نمبر، دوسرا ايڈيشن، حيدرآباد، ستمبر ۱۹۷۱ع، ص ۴۰
(۲) " الرحيم " ، مشاهير سنده نمبر، شاه ولي الله اكيڈمي حيدرآباد، ۱۹۶۷ع، ص ۶
(۳) تذكره مشاهير سنده، ج ۱، (حاشيه)، ص ۲۰۹، مطبوعه سندهي ادبي بورڈ، جامشورو، ۱۹۸۵ع.

سندهي ادبي بورڊ کے مطبوعہ نسخہ کے مندرجہ صفحات پر " رش الانوار " کا حاشیہ موجود ہے :

۱۔ کتاب الصلواة میں صفحہ : ۱۲۱ ، ۱۲۱۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۲۵۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۹۰۔ ۲۹۳ پر ہے۔

۲۔ کتاب الزکواة میں صفحہ : ۳۲۹۔ ۳۳۰ پر ہے۔

۳۔ کتاب الصوم میں صفحہ : ۳۴۹۔ ۳۶۸۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳ پر حاشیہ ہے۔

۴۔ کتاب النکاح میں صفحہ : ۴۲۰۔ ۴۶۱ پر مخدوم صاحب رح کا حاشیہ رش الانوار ہے۔

یہاں پر صرف ایک اقتباس نمونے کے طور پر پیش کي جاتي ہے : " المتانتہ فی مرمت الخزانتہ " کے کتاب الصوم " : باب الشهادت علي رؤیتہ الهلال " کے تحت لکھا ہے :

" في الراجیہ اذا کان باسما علمتہ من سحاب اوضباب اودخان تقبل علی هلال رمضان شهادت عدل رجلاً کان اوامره اوعبدا او امتہ او محدوداً في قذفہ تائبا و فیها ولا یشترط لفظ الشهادة ولو شهد عدل علي شهادة عدل جاز ۔"(۱)

" المتانتہ " کي اس عبارت پر مخدوم عبدالواحد سیوستاني رح کے حاشیہ " رش الانوار " کي جو عبارت دي گئي ہے ، اس کا عکس (فوٹو اسٹیٹ) یہاں منسلک کیا جاتا ہے۔

اس حاشیہ میں رؤیت هلال کي شهادت کا بحث ہے مخدوم صاحب (عبدالواحد سیوستاني رح) کے نزدیک اس مسئلے میں ایک شهادت

(۱) المتانتہ في مرمت الخزانتہ ، ص۔ ۳۴۸ ۔

کافي هے ۰ غلام اور عورت کي شهادت برابر تسليم کي جائے گي اور بحر مين فرمايا گيا هے که رمضان کے چاند کے بارے مين ایک هي شهادت ایک شهادت پر قبول کي جائے گي ۰ برخلاف اس کے شهادت قبول نهين کي جائے گي جب تک که ایک شهادت پر دو آدمي شهادت نه دين ۰ يا ایک آدمي دو عورتون پر شهادت نه دیے جب که هم نے باب الاخبار کے بارے مين ذکر کيا هے نه که باب شهادت کے بارے مين اور اسي طرح " بدائع " مين بهي هے ، اور اسي کي توضيح مين ان کا قول تحرير هے ۰ (ان دونون (مونث) کي مانند) که غلام کي شهادتين غلام کي مانند هين اور عورت کي شهادتين اس کي شهادت کي مانند هين ۰ اور اسي طرح بحر مين فرمايا که شهادت قبول کي جائے گي غلام کے بدلے غلام کي ۰ اسي طرح بزاز مين بهي هے که عورت کي شهادت عورت کے بدلے مين قبول کي جائے گي جيسا که ظهيريه مين هے ـ پس اس سے مراد ایک کي گواهي دوسرے کي شهادت کے مانند هے ۰ اس سے مراد شهادت کي آراء کي مثال نهين که شاهد پر اس کا اطلاقه هو جيسا که ظاهري عبارت سے گمان هوتا هے ۰ پس يه غلط هے ۰(۱)

نس السارب في قصع الشارب ـ (مخدوم سيوستاني)

يه مخدوم عبدالواحد سيوستاني مرحوم کي کتاب هے ۰(۲) يه کتاب فقه کے موضوع پر عربي زبان مين هے ۰
اس کتاب کا مخصوص پير جهنڈه کے کتب خانه مين موجود هے ۰(۳)

---

(۱) المتانت في مرمت الخزانت ، (حاشيه) ، ص ـ ۴۹ ـ ۳۴۸ ۰
(۲) تذکره مشاهير سنده ، ج ـ ۱ ، (حاشيه) ص ـ ۲۱۰
(۳) ايضاً

رسالہ در حرمت دخان ۔ (مخدوم سیوستاني)

یہ رسالہ بھي مخدوم عبدالواحد سیوستاني رح کا تصنیف کردہ ھے۰(١)

یہ رسالہ فقہ کے موضوع پر ھے اور اس رسالہ مین دونھان اور تمباکو وغیرہ کے پینے سے متعلقہ بحث کي گئي ھے اوراس مین تمباکو نوشي کي حرمت ثابت کي گئي ھے۰

غایۃ الصراحۃ في تحریم النیاحۃ ۔ (مخدوم سیوستاني رح)

یہ بھي مفتي اعظم مخدوم عبدالواحد سیوستاني رح کا تصنیف کردہ رسالہ ھے۰(٢)

یہ فقہ کے موضوع پر ھے اور عربي زبان مین ھے، اس رسالہ مین میت پر رونے اور نوحہ کرنے سے متعلقہ بیان ھے، اور یہ ثابت کیا گیا ھے کہ یہ سب حرام ھے۰

اس رسالہ کا مخطوطہ پیر حسام الدین راشدي کے کتب خانہ مین موجود ھے، جو ۷ صفحات پر مشتمل ھے۰(٣) اس کے علاوہ پیر جھنڈہ مین بھي ایک قلمي نسخہ موجود ھے۰(٤)

براھین الغرر منع بیع الحر ۔ (مخدوم سیوستاني)

یہ مخدوم عبدالواحد سیوستاني رح کي تصنیف ھے۰(٥)

(١) تذکرہ مشاھیر سندھ، ج ۔١، (حاشیہ)، ص ۔ ٢١٠۰
(٢) ایضاً
(٣) ایضاً
(٤) ایضا
(٥) ایضا

يہ فقہ کي کتاب هے اور عربي زبان مين هے ، اس رسالہ مين حُر (آزاد مرد) کي بيع (خريد و فروخت) کي ممانعت کي گئي هے ۔
اس رسالہ کا مخصوص پير جهنڈه کي لائبريري مين موجود هے ۔

ابلاغ جهد الدمس في مسئلتہ قص اللحي (مخدوم محمد ابراهيم)

يہ مخدوم محمد ابراهيم ٺٽوي (مڏئي والے) (م ـ ١٢٥٢هـ) کي تصنيف هے ۔(١)

مخدوم محمد ابراهيم ، مخدوم محمد هاشم ٺٽوي رح (م ـ ١١٧٤هـ) کے پوتے اور مخدوم عبداللطيف ٺٽوي رح (م ـ ١١٨٩هـ) کے فرزند هين ۔

يہ فقہ کي کتاب هے اور عربي زبان مين هے ، اس رسالہ مين داڑهي منڈهوانے يا کتروانے کا مسئلہ بيان کيا گيا هے اور ثابت کيا گيا هے کہ داڑهي سنت کے موافقہ هوني چاهئے اور اسے منڈهوانا نهين چاهئے ۔

اس رسالہ کا پورا نام اس طرح هے : " ابلاغ الجهد الدمس في مسئلتہ قص اللحي و النتف والانتقاش و التمص ۔" (٢)

اس رسالہ کا قلمي نسخہ مدرسہ مظهر العلوم کهڈه کراچي کے کتب خانہ مين موجود هے اور اس کا نمبر شمار ١ هے ۔

انتناء الواصل ـ (مخدوم ابراهيم رح)

يہ بهي مخدوم محمد ابراهيم رح (مڏئي والے) کي تصنيف هے ، اور اس کا پورا نام اس طرح هے :

---

(١) بذل القوه ، (مقدمہ) ، ص ـ ٢٢ ، تکملہ مقالات الشعراء ، ص ـ ٦٥ ۔
(٢) ايضا
ايضا

" اغناء الواصل في جواز تلقي الجواب عن النوازل من متمذهب آخر اداوافقه مذهب السائل اوجاء بعبارة صريحة في واقعة المسائل ۔ "(۱)

یہ فقہ کی کتاب ہے اور عربی زبان میں ہے ، اس کا مخطوطہ مدرسہ مظہرالعلوم کھڈہ (کراچی) کے کتب خانہ میں موجود ہے ، جس کا نمبر شمار ۲ ہے ۔

اماطة اذی البدعن طریقة جواز استعمال
اموال الکافر العنید (مخدوم محمد ابراهیم)

یہ کتاب بھی مخدوم محمد ابراہیم ابن مخدوم عبداللطیف ٹھٹھوی رح کی تصنیف کردہ ہے ۔ (۲)

یہ کتاب بھی فقہ کے موضوع پر عربی زبان میں ہے - اس کتاب میں کفار کے اموال کے استعمال کرنے یا کام میں لانے کا مسئلہ بیان کیا گیا ہے ۔

اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ ، مدرسہ مظہرالعلوم کھڈہ (کراچی) کے کتب خانہ میں موجود ہے ، جس کا نمبر شمار ۴ ہے ۔

تالیف طریدہ الحیاک مما طرہ الخصم بفصی
الشباک في مسائل التنباک (مخدوم محمد ابراهیم)

یہ فقہ اور مناظرہ کی کتاب ہے اور عربی زبان میں ہی تحریر ہے ، اس کتاب کے مؤلف مخدوم محمد ابراہیم (مٹئی والے) ہیں : (۳)

---

(۱) بدل القوہ ، ص ۔ ۲۲ ، (مقدمہ) ، تکملہ مقالات الشعراء ، ص ۔ ۶۵ ۔
(۲) ایضاً ایضاً
(۳) ایضاً ایضاً

اس کا مخطوطہ مدرسہ مظھرالعلوم کھڈہ (کراچي) کے کتب خانہ مین موجود ھے۔ جس کا نمبر شمار ٦ ھے۔

تطيب انواه الاخوان في النهي عن شرب الدخان: (مخدوم ابراھيم)

یہ کتاب بھي مخدوم محمد ابراھیم (مٹئي والے) نے تصنیف کي ھے جو عربي زبان مین ھے۔(١)

یہ فقہ کي کتاب ھے اور اس مین تمباکو نوشي اور حقہ وغیرہ کے پینے سے متعلقہ مسئلے کا ذکر ھے۔

اس رسالہ کا قلمي نسخہ ، مدرسہ مظھرالعلوم کھڈہ (کراچي) مین موجود ھے اور کتب خانہ مین اس کا نمبر شمار ٨ ھے۔

توثیقہ الاسباقہ في مسئلۃ الصداقہ: (مخدوم ابراھیم)

یہ تصنیف مخدوم محمد ابراھیم رح (مٹئي والے) کي ھے جو انھون نے عربي زبان مین تحریر کي ھے۔(٢)

یہ کتاب فقہ کے موضوع پر ھے۔ اس کا ایک قلمي نسخہ مدرسہ مظھرالعلوم کھڈہ (کراچي) کے کتب خانہ مین موجود ھے جس کا نمبر شمار ١٣ ھے۔

دماج المغنم - (مخدوم ابراھیم رح)

یہ بھي مخدوم محمد ابراھیم ابن مخدوم عبداللطیف ٹھٹوي ابن مخدوم محمد ھاشم ٹھٹوي رح کي تصنیف ھے، یہ کتاب عربي

(١) بذل القوہ، ص - ۴٢، (مقدمہ)، تکملہ مقالات الشعراء، ص - ٦۵

(٢) ایضاً ایضاً

زبان مین هے اور فقہ کے موضوع پر هے۰(۱)

اس کتاب کا پورا نام یہ هے: " دماج المغنم في مسئلة ان " جوده پور " دار حرب ۰ "اس کا مخطوطہ مدرسہ مظهرالعلوم کھڈه (کراچي) کے کتب خانہ مین موجود هے جس کا نمبر شمار ۲۰ هے۰

رسالة في جواب بعض اسولة ۰۰۰ (مخدوم ابراهیم)

یہ رسالہ بهي مخدوم محمد ابراهیم (ٹهٹے والے) کا تصنیف کرده هے ۰ اس رسالہ کا پورا نام اس طرح هے :

" رسالة في جواب بعض اسولة الشیخ محمد بن احمد بن عبدالرحمٰن بن عبداللطیف الي الشیخ المخدوم ابراهیم السندي(۲)

یہ فقہ کي کتاب هے، جس مین شیخ محمد بن احمد بن عبدالرحمٰن بن عبداللطیف کے بعض فقهي سوالات کے جوابات دیئے گئے هین ۰

یہ رسالہ عربي زبان مین هے۰

وصول الغنا ء في تحریم الدفوف مع الجلاجل و الغناء :

یہ بهي مخدوم محمد ابراهیم سندهي کي تصنیف هے۰(۳)
یہ فقہ کے موضوع پر عربي زبان مین هے-جس مین دف بجانے اور گانے وغیره سے متعلقہ بحث کي گئي هے۰

---

(۱) بذل القوه ، (مقدمہ)، ص- ۲۳، تکملہ مقالات الشعراء، ص- ۶۵۰
(۲) ایضاً ایضاً
(۳) ایضاً ایضاً

اس کتاب کا ایک قلمي نسخہ ، مدرسہ مظهرالعلوم کهڈه (کراچي) مين موجود هے جس کا نمبر شمار ٢٦ هے۔

سيرالتقرير بتحقيقه مقاصد مسئلة استعمال الحرير :

اس کتاب کے مصنف مخدوم محمد ابراهيم ابن مخدوم عبداللطيف بن مخدوم محمد هاشم ٹهٹهوي هين۔جنهون نے يہ کتاب عربي زبان مين لکهي هے۔(١)

يہ فقہ کے موضوع پر کتاب هے جس مين ريشمي کپڑون کے پهننے کا مسئلہ بيان کيا گيا هے۔اس کتاب کا مخطوطہ مدرسہ مظهرالعلوم کهڈه (کراچي) مين موجود هے جس کا نمبر شمار ٣٢ هے۔

رسالہ في جواب السوال ۔ (مخدوم ابراهيم)

يہ بهي مخدوم محمد ابراهيم سندهي (مٹئے والے) کا تصنيف کرده رسالہ هے ، جو فقہ کي موضوع پر عربي زبان مين هے(٢)

اس رسالہ کا قلمي نسخہ ، مدرسہ مظهرالعلوم کهڈه کراچي مين موجود هے ، جس کا نمبر شمار ٣٨ هے۔

غسل العياک عن تصويب قطع الشباک :

يہ بهي مخدوم محمد ابراهيم سندهي رح کي تصنيف هے اس کا پورا نام يون هے :

(١) بذل القوه ، (مقدمہ) ، ص ۔ ٢٢ ، تکملہ مقالات الشعراء ، ص ۔ ٦٦
(٢) فهرست مخطوطات ، مدرسہ مظهرالعلوم کهڈه ، کراچي ، ص ۔ ٥

" عمل العباك عن تصويب قطع الشباك المستحل للنتن النتن التنباك"٠(١)

يه فقه كي كتاب هے، اور عربي زبان مين هے٠

القسطاس المستقيم (مخدوم ابراهيم رح)

يه بهي ا مخدوم محمد ابراهيم رح كي تصنيفات مين سے هے٠(٢)

يه كتاب فقه كے موضوع پر عربي زبان مين هے اوس اس كا پورا نام اس طرح هے :

القسطاس المستقيم في الجواب مما وقع الفاضل المتبحر محمد معين التسليم من السقطات الواهيته والقول السقيم٠"(٣)

يه رسالہ شيخ معين ٹهٹهوي (م ـ ١١٦١هـ) كا رد كيا گيا هے٠

نشر حلاوي المعارف و العلوم (مخدوم ابراهيم)

يه بهي مخدوم ابراهيم سندهي كي كتاب هے٠(٤) يه كتاب عربي زبان مين هے اور اس كا مكمل نام يه هے :

" نشر حلاوي المعارف و العلوم في الرد على من نصر الكفار واهل الرسوم."(٥)

(١) بدل القوه ، (مقدمه)، ص ـ ٢٣ ، تكمله مقالات الشعراء، ص ـ ٦٦
(٢) ايضاً ايضاً
(٣) ايضاً
(٤) ايضاً ايضاً
(٥) ايضاً ، (مقدمه)، ص ـ ٤٣٠

اس کتاب مین کفار اور اهل بدعت کي حمايت و تائيد کرنے والون کا ابطال کيا گيا هے۔

نشيج الصحيح في حل مسئلة قص اللحي :

يہ بهي مخدوم محمد ابراهيم سندهي (مٹڈئے والے) کي تصنيف هے جو اس موضوع پر ان کي دوسري کتاب هے، يہ عربي زبان مين هے۔(١)

يہ فقہ کي کتاب هے اور اس مين داڑهي کو چهوٹا کرنے يا کتروانے سے متعلقہ مسئلے کا حل پيش کيا گيا هے۔

هدايت الناس في ابقاء الشعر علي الراس :

يہ بهي مخدوم محمد ابراهيم سندهي رح کي تصنيف هے اس کا پورا نام : " هدايت الناس في ابقاء الشعر و فرقها و ارسالها عن الراس۔ " (٢)

يہ فقہ کي کتاب هے جو عربي زبان مين لکهي گئي هے اس کا مخطوطہ مدرسہ مظهر العلوم کهڈہ کراچي مين موجود هے(٣)

وعظ الانوار في حکم مسئلة رويت القمر يوم الشک في النهار (مخدوم محمد ابراهيم)

اس کتاب کے مصنف بهي مخدوم ابراهيم سندهي هين۔(٤)

---

(١) بذل القوه ، (مقدمہ) ، ص ـ ٢٣ ، تکملہ مقالات الشعراء ، ص ـ ٦٦
(٢) ايضا ايضا
(٣) ايضا
(٤) ايضا ايضاً

يہ فقہ کي کتاب ھے اور عربي زبان مين ھے، اس مين چاند ديکھنے کے متعلقہ شرعي احکام کا بيان کيا گيا ھے۔

تحرير في بيان آخر الظهر (مخدوم ابراھيم رح)

يہ بھي مخدوم محمد ابراھيم سندھي (مڈئے والے) کي تصنيف ھے۔(١)

يہ کتاب فقہ کے موضوع پر ھے اور عربي زبان مين تحرير کردہ ھے۔ اس مين نماز ظھر سے متعلقہ آخري وقت کا بيان کيا گيا ھے۔

التبيان للشرب عن شرب الدخان (شيخ محمد حسين سيوھاني)

يہ شيخ محمد حسين سيوھاني رح انصاري (م۔ ١٢٣٠ھ) کي تصنيف ھے۔(٢)

يہ کتاب فقہ کے موضوع پر ھے اور عربي زبان مين ھے، اس مين تماکو نوشي سے متعلقہ بحث کي گئي ھے۔

يہ رسالہ سندہ يونيورسٹي کي مين لائبريري مين موجود ھے(٣) شيخ محمد حسين سيوھاني انصاري، شيخ محمد عابد سندھي کے چچا تھے۔ چنانچہ شيخ محمد عابد انصاري سندھي رح (م۔ ١٢٥٧ھ) نے اپنے کتاب "حصر الشارد" مين لکھا ھے کہ "ميرے چچا شيخ

(١) تکملہ مقالات الشعراء، ص۔ ٦٥۔
(٢) سندہ يونيورسٹي مين لائبريري کا موجودہ نام "علامہ آئي آئي قاضي لائبريري" رکھا گيا ھے۔
(٣) "الرحيم" مشاھير سندہ نمبر، ص۔ ٢۴۔

محمد حسین بن محمد مراد نے مجھے خرقۂ خلافت پہنایا ۔(۱)

تاویل الانوار علی الدر المختار۔ (شیخ محمد عابد رح)

یہ کتاب شیخ محمد عابد رح (م۔ ۱۲۵۷ھ) کی ہے ۔(۲) فقہ کے موضوع پر یہ کتاب عربی زبان میں تحریر کردہ ہے، یہ فقہ حنفی کی بے نظیر کتاب ہے، مگر اس وقت نایاب ہے ۔

علامہ دین محمد وفائی مرحوم نے اس کتاب کا نام: "صوالع الانوار علی الدر المختار" لکھا ہے ۔(۳) " الرحیم " مشاہیر سندہ نمبر میں بھی اس کتاب کا یہی نام مذکور ہے ۔(۴)

یہ کتاب نہایت بسط سے لکھی گئی ہے اور اس میں حنفی اماموں کے فروع کو بہت سمیٹا گیا ہے ۔ واقعات اور فتاوی کے مسائل کو بھی ایک ایک کر کے اس کتاب میں لایا گیا ہے ۔

" اس کتاب کے دنیا میں تین نسخے کہے جاتے ہیں۔ایک تو مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ ، جو لواری شریف میں تھا اور اب غائب ہے ، دوسرا نسخہ مغربی جرمنی کی لائبریری میں محفوظ ہے اور تیسرا نسخہ مدینہ منورہ کے مولانا مظہر سہارنپوری کے کتب خانہ میں تھا ، جو اب اس کی اولاد میں کتابوں کی تقسیم کی وجہ سے اس کتاب کے جلد بے تقسیم ہوگئے ہیں ۔(۵)

(۱) " الرحیم " ، مشاہیر سندہ نمبر، ص۔ ۴۲ ۔
(۲) تذکرہ مشاہیر سندہ نمبر، ج ۔۲، ص۔ ۲۵۱ ، عربی ادبیات میں برعضیہ پاک و ہند کا حصہ ، ص۔ ۳۱۲ ۔
(۳) تذکرہ مشاہیر سندہ ، ج ۔۲، ص۔ ۵۳ ۔ ۲۵۲ ۔
(۴) " الرحیم " مشاہیر سندہ نمبر، ص۔ ۱۶ ۔ (شاہ ولی اللہ اکیڈمی
(۵) حیدرآباد ۔)
(۵) ایضاً

اسي نام سے اس کتاب کا ایک قلمي نسخہ مدینہ منورہ مین مولانا مضہر سہارنپوري کي لائبریري مین موجود ھے ، اس کے علاوہ مغربي جرمني کي لائبریري مین بھي ایک مخطوطہ موجود ھے۔(۱)

ڈاکتر محمود اسابي نے اپنے مقالہ برائے پي-ایچ - ڈي زیر عنوان " مخدوم عبدالواحد سیوستاني و فتواه " مین ، اس کتاب کے تین نسخون کا ذکر کرتے ھوئے لکھا ھے :

" و قيل ان نسخ هذا الكتاب ثلاث فقط في العالم كله واحده بخط المصنف كانت في لواري وهي قريته في السند و نظن انها ليست موجودة الان و النسخته الثانيته محفوظته في المانيا الغربيته و النسخته الثالثه كانت في المدينته المنوره في مكتب مولانا سهر مضهر بنوري و بعد تقسيم الكتب بين اولاده-بيظهر من الفهرست ان هذه النسخته موجوده بمكتبته الازهر الشريف (۲)

یعني - اور کہا جاتا ھے کہ اس کتاب کے فقط تین نسخے دنیا میں موجود ھیں - ان میں سے ایک جو مصنف کے اپنے خط میں ھے لواری شریف میں موجود ھے جو سندھ کا ایک گاؤں ھے - اور یہ اب وھاں موجود نھیں ھے - دوسرا نسخہ مغربی جرمنی کے کتب خانہ میں موجود ھے - اور تیسرا نسخہ مدینہ منورہ میں مولانا مظہرالدین بنوری کے کتب خانہ میں موجود تھا جو اب اس کی اولاد میں تقسیم ھوگیا ھے - بعض فہرستوں سے معلوم ھوتا ھے کہ جامع الازھر کے کتب خانہ میں بھی ایک نسخہ محفوظ ھے -

شرح تیسیر الوصول لابن ربیع شیباني - (شي عابد رح)

یہ بھي شیخ محمد عابد سندھي انصاري کي کتاب ھے جو آپ نے عربي زبان مین تصنیف کي ھے۔(۳)

---

(۱) " الرحیم " مشاھیر سندہ نمبر ، ص - ۱٦

(۲) داکٹر محمود اسابي " مخدوم عبدالواحد السیوستاني و فتواه " (ٹائپ شدہ)

(۳) تذکرہ مشاھیر سندہ ، ج - ۳ ، ص - ۲۵۱ ۰

يہ ڪتاب فقہ کے موضوع پر هے ، امام ابن الربيع شيباني رح کي مشهور و معروف ڪتاب " تيسر الوصول " کي شرح هے ، مگر يہ شرح نا تمام هے ، اور " ڪتاب الحدود " تک هے۰(١)

مواهب اللطيفہ شرح مسند امام ابي حنيفہ ـ (شيخ عابد رح)

يہ بھي شيخ محمد عابد سندھي مدني انصاري مرحوم کي تصنيف هے۰(٢)

يہ رسالہ فقہ کے موضوع پر عربي زبان مين هے ، اور مسند امام اعظم رح کي شرح هے۰ اس رسالہ کا قلمي نسخہ ، مدرسہ مظهر العلوم کراچي مين موجود هے۰

نجوم الهدايہ ـ (مخدوم محمد عارف رح)

يہ ڪتاب مخدوم محمد عارف سيوستاني (م ـ ١٢٥٨ھ) کي هے۰(٣)

يہ فقہ کي ڪتاب هے اور عربي زبان مين هے يہ اصل مين فقہ کي مشهور ڪتاب " هدايہ " کا حاشيہ هے جس کا نام " نجوم الهدايہ " هے۰

مخدوم صاحب محمد عارف رح نے اس پر يہ نوٹ لکھا هے "الحمد لله الذي من علي بعبت هاتين الحاشيتين من يد القاضي غلام محمد بن لصف الله المرحوم وهيني حين عزم السفر الي الحرمين زاد الله عاليا

(١) " الرحيم " مشاهير سنده نمبر ، ص ـ ١٦
(٢) فهرست مخصوصات ، مدرسہ مظهر العلوم کھڈہ ، کراچي ، ص ـ ٥
(٣) " الرحيم " مشاهير سنده نمبر ، ص ـ ٢٨۰

شرفهما و انا الموهوب له ذوالخاتمه ـ ١٢٢٢ محمد عارف ."(١)

يعني ـ تمام تعريف الله كي لئي جنهن اپنا احسان فرما كر قاضي علام محمد بن لطف الله مرحوم كي هاتهه سي يه دو حاشيي مفت عنايت كئي، انهون ني مجهي يه كتاب اس وقت ديا جب وه حرمين شريفين جارهي تهي، جس كو يه هبه ملا تها، جس پر اس كي نام كي مهر ثبت هي.

كنز شرح مستخلص ـ (مخدوم محمد عارف رح)

يه بهي مخدوم محمد عارف سيوستاني رح كي كتاب هي(٢) يه فقه كي كتاب هي اور عربي زبان مين هي.

اس پر مخدوم صاحب كا يه نوٹ درج هي، كه يه كتاب كهان سي ان كو دستياب هوئي اور اس پر سن ١٢٢٧هـ درج هي.(٣)

٢ـ فتاوىٰ :

عهد كلهوڑا مين تفسر، حديث فقه، تصوف كي طرح فتاوي پر بهي كتابين ملتي هين . جو اس دور كي مفتيان عظام ني فتاوي ديئي تهي ان كو جمع كر كي مجموعه كي صورت دي گئي هي . اس دور كي جو مجموعه فتاوىٰ ملي هين ان كا ذكر ذيل مين كيا جاتا هي.

---

(١) " الرحيم" ، مشاهير سنده نمبر، ص ـ ٤٨ ، (مطبوعه شاه ولي الله اكيڈمي ، حيدرآباد)

(٢) ايضاً

(٣) ايضاً

بياض هاشمي (مخدوم محمد هاشم رح)

يہ مخدوم مفتي محمد هاشم سندهي ٹھٹھوي (م ـ ١١٧٤ھ) کا مجموعہ فتاوىٰ هے، جو " بياض هاشمي " کے نام سے مشهور هے(١) اس کا صحيح اور مکمل نام اس طرح هے: " البياض الجامع في اقوال الفقهاء "(٢)

فتاوىٰ کي يہ کتاب عربي زبان مين اور بهت ضخيم هے اس مجموعہ مين کئي علماء فقهاء کي فتاوىٰ درج هين۔ اور اس مين " فتاوي پوراني " کے بهي حوالے ديئے گئے هين۔ اس کے علاوہ ٹھٹھہ کے دوسرے علماء و فقهاء کي فتاوي اور اقوال بهي درج هين۔

مخدوم امير احمد صاحب اس سلسلے مين لکهتے هين: " ولہ مجموعة من المذکرات في مجلدين ضخيمين تعرف " بالبياض الهاشمي تشتمل علي نوادر مسائل الفقہ و الحديث والتفسير و التاريخ و العقائد والاصول و غير ها۔ و الحقة انها في حکم دائرة المعارف اکب عليها علماء الدين و عضوا عليها بالنواجذ الي يومنا هذا "(٣)

يعني ـ اور آپ کا ايک مجموعہ مسائل هے جو دو ضخيم جلدوں پر مشتمل هے۔ اور بياض هاشمي" کے نام سے مشهور هے ـ يہ فقہ کے نادر مسائل، حديث، تفسير، تاريخ، عقائد اور اصول وغيرہ پر مشتمل هے ـ حقيقت ميں يہ دائرۃ المعارف (انسائيکلوپيڈيا) کے حکم ميں آتا هے علمائے دين اس کي طرف متوجہ هوئے اور آج تک اس کو تھامے هوئے هيں ـ

اس بياض کا ايک مخطوطہ جو تين جلدون پر مشتمل تها علامہ عبدالعزيز ميمن مرحوم نے بمبئي سے خريدا تها اس مين دو مقامات پر سن ١١٢٦ھ لکها هوا هے۔

---

(١) تذکرہ مشاهير سندھ، ج ـ ٢، ص ـ ٢٥٨، بذل القوہ، ص ـ ٣٠، (مقدمہ)،
تکملہ مقالات الشعراء، ص ـ ٥٠، " الوحيد " سندھ آزاد نمبر، ص ـ ٢٢۔
(٢) ايضا
(٣) بذل القوہ، ص ـ ٣٠، (مقدمہ)

اس بیاض کا ایک قلمي نسخہ شیخ محمد حسن فاروقي المجددي السرھندي کے کتب خانہ ٹنڈو سائینداد مین موجود ھے اس کے علاوہ ایک نسخہ (خصي) شیخ محمد ابراھیم بن محمد ھاشم یا سیني کے کتب خانہ گڑھي یاسین (ضلع شکارپور) مین موجود ھے۰(١)

ایک مخطوطہ سندہ یونیورسٹي کي مین لائبریري مین بھي موجود ھے جو ناقص ھے۰ اس نسخہ کے صفحہ اول و آخر کا عکس منسلک کیا جاتا ھے۔

بیاض واحدي (مخدوم عبدالواحد سیوستاني رح)

یہ مخدوم عبدالواحد سیوستاني رح (م ۔ ١٢٢٤ھ) کے فتوون کا مجموعہ ھے جو " بیاض واحدي " یا " فتویٰ واحدي " کے نام سے مشھور ھے۰(٢)

یہ مجموعہ فتاوي ، حضرت مخدوم صاحب کے شاگرد مولانا محمد افضل کي مساعي کا نتیجہ ھے جو مخدوم صاحب رح کے فتوون اورتحریر کو جمع کرتے رھتے تھے۰(٣)

بیاض واحدي ایک بھت ضخیم کتاب ھے اور چار جلدون پر مشتمل ھے۰ یہ کتاب سوال و جواب کي صورت مین ھے۰ سوالات عموماً فارسي زبان مین کئے گئے ھین اور جوابات عموماً عربي زبان مین دیئے گئے ھین۰

مخدوم صاحب رح نے جوابات ، فقہ حنفي کے مطابقہ دیئے ھین کیونکہ آپ حنفي مسلک سے تعلقہ رکھتے تھے۰ ھر سوال کے

---

(١) بذل القوہ ، (مقدمہ / حاشیہ) ، ص ۔ ٣٠
(٢) " الرحیم " مشاھیر سندہ نمبر، ص ۔ ٦ ، تاریخ تمدن سندہ، ص ٥٢٤
(٣) ایضاً

جواب مين قران ، تفسير ، حديث کو مدنظر رکھہ کر اس کي تائيد مين کئي کتب فقھہ (حنفي) کے حوالے ديئے هين ٠ آپ نے اپنے جوابات مين جن کتب فقہ (حنفيہ) کے حوالے ديئے هين، ان کے نام يہ هين :

١۔ فتاوي قاضي خان
٢۔ الهدايہ
٣۔ الدر المختار
٤۔ شرح وقايہ
٥۔ المبسوط
٦۔ فتاوي هنديہ (فتاوي عالمگيرح)
٧۔ المحيط
٨ ۔ بحرالرائقہ
٩۔ الکافي
١٠۔ المواهب
١١۔ ظهيريہ
١٢۔ فتاوي حميديہ
١٣۔ غياثيہ
١٤۔ مختار الفتاوي
١٥۔ فتاوي خيريہ ٠

اس کے علاوه سنده کے مخدوم محمد جعفر بوبکائي رحہ ۔ کي " المتانت في مرمت الخزانت " اور مخدوم مفتي محمد هاشم ٹھٹھوي رح (م ۔ ١١٧٤ھ) کي بياض هاشمي " کے جگہ جگہ حوالے ديئے هين٠ اس بياض کي ترتيب اس طرح هے کہ ابتدائيہ (مقدمہ) کے بعد فهرست مضامين دي گئي هے٠

جلد اول کي فہرست مضامين اس طرح هے:

١۔ کتاب الايمان

٢۔ کتاب الطهارة والوضوء

٣۔ کتاب الصلواة

٤۔ کتاب الجنائز

٥۔ کتاب الزکواة

٦۔ کتاب الصوم

٧۔ کتاب الحج۔

" بياض واحدي کے کئي مخطوطے سنده کے مختلف مقامات اور علمي ادارون مين موجود هين:

ايک قلمي نسخہ سندهي ادبي بورڈ جامشورو کي لائبريري مين موجود هے۔

مدرسہ مدينتہ العلوم بهينڈه شريف (نزد حيدرآباد سنده) مين بهي ايک مخطوطہ هے، جس کے شروع مين مولانا محمد افضل کا مقدمہ هے۔

گڑهي ياسين (ضلع شکارپور) مين مفتي مولانا محمد ابراهيم کے کتب خانہ مين بهي " بياض واحدي " کا قلمي نسخہ موجود هے، جو نهايت عمده هے اور انهون نے (مولانا محمد ابراهيم نے) اس کا کچهہ حصہ طبع کرايا هے۔

يہ کتاب مفتي نجم الدين مهتمم مدرسہ دينيہ گڑهي ياسين کي خانداني علمي لائبريري مين هے۔ يهان پر جو بياض واحدي کا نسخہ موجود هے وه چار جلدون پر مشتمل هے، جن کي تفصيل اس طرح هے:

جلد اول ۔ يہ مفتي نجم الدين صاحب کي مساعي سے گيلاني پريس لاهور سے سن ١٩٢٧ (١٣٤٦هـ) مين طبع

هوئي تهي يہ مطبوعہ نسخہ ٣٣٥ صفحات پر مشتمل هے ، كاتب كا نام عبدالحليم بلوچستاني هے ۰

جلد دوم : يہ قلمي هے ، جو ٣٠٠ صفحات پر مشتمل هے سن كتابت ١٢٢٩ھ درج هے اور كاتب كا نام مبارك العرف مذكور هے ۰

جلد سوم : يہ بهي قلمي هے، اور ١٢٢ صفحات پر مشتمل هے-كاتب كا نام اور تاريخ كتابت درج نهين هے ۰

جلد چهارم :يہ بهي قلمي صورت مين هے كل ٩٧ صفحات پر مشتمل هے كاتب كا نام اور سن كتابت مرقوم نهين ۰

مفتي نجم الدين مذكور كا كهنا هے كہ پهلي اوردوسري جلد ان كے بزرگون نے كتب خانہ سيد يار محمد شاه صاحب دائره والا متصل اڈيره لعل (ضلع حيدرآباد) سے نقل كي تهين ۰ جبكہ تيسري اور چوتهي جلد كے بارے مين ان كو كوئي علم نهين هے كہ كهان سے ان كے بزرگون كو دستياب هوئين ۰(١)

" الرحيم " مشاهير سنده نمبر مين ان هي تين قلمي نسخون كا تذكره موجود هے ۰(٢)

اس كے علاوه اور بهي بهت سے مخطوطے ، مختلف مقامات پر موجود هين : مثلاً

---

(١) مخدوم عبدالواحد سيوستاني ، (قلمي) ، مرتبہ ڈاكٹر عياض ، ص ـ ١١٦ ، " الرحيم " مشاهير سنده نمبر، ص ـ ٦۰

(٢) تذكره مشاهير سنده نمبر، ج ـ ١، ص ـ ٢٠٩ ، " الرحيم " مشاهير سنده نمبرص ـ ٦

گلزار خليل سرهندي لائبريري سامارو (ٿر پارڪر) مين جناب آغا محمد ابراهيم جان مجددي سرهندي کے پاس جلد دوم اور جلد سوم کے قلمي نسخے موجود هين ، جبکہ جلد اول کا مطبوعہ نسخہ هے اور جلد چهارم نهين هے۔

قلمي نسخون کي تفصيل اس طرح هے:

١- جلد دوم : سن کتابت : ٦ جمادي الاول ١٣١٤ھ

کاتب : محمد شاکر متعلوي

٢- جلد سوم : سن کتابت : ٦ جمادي الاول ١٣١٤ھ

کاتب : محمد شاکر متعلوي

آخر مين ناقل نے لکھا هے:

و قد تم بعون الله الكريم بياض المخدوم السيوستاني رح من يد الاثيم الجريم محمد شاكر المتعلوي في تاريخ ٦ شهر جمادي الاول ١٣١٤ھ الحمد لله ثم الحمد لله ٠"

مطبوعہ نسخہ (جلد اول) هي هے جو گڑهي ياسين کے مفتي نجم الدين نے لاهور سے سن ١٩٢٧ء مين شايع کيا ٠

فتاوي واحدي کے دو جلدون پر مشتمل مخطوطہ جامع راشديہ درگاه شريف پير جو گوٺھ (ضلع خيرپور) مين موجود هے ٠ جس کي تفصيل اس طرح هے:

جلد اول (قلمي) يہ ٤٢٦ صفحات پر مشتمل هے ، هر صفحہ مين ٥٣ سطرين هين کاتب کا نام محمد صالح هالائي اور سن کتابت ١٢٠٠ھ درج هے۔

جلد دوم (قلمي) ، کل ٥٢٨ صفحات هين ، سطرين ٥٣ في صفحہ هين کاتب محمد صالح هالائي ، تاريخ کتابت ١٢٠٠ھ مذکور هے۔

○ ایک مخطوطہ پیر محب اللہ شاہ راشدي کے کتب خانہ پیر جھنڈہ میں موجود ہے، جو ۲۰۲ صفحات پر مشتمل ہے، خط صاف ثلث، کاتب کا نام نبي بخش ہے اور تاریخ کتابت درج نہیں ہے زبان عربي اور فارسي ہے۔یہ نسخہ نا مکمل ہے اور کتاب النکاح تا باب ماتتقي نبي شوم المروۃ " تک ہے۔

○ ایک نسخہ پیر وھب اللہ شاہ پیر جھنڈہ کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

○ خواجہ حسن جان سرھندي ، ٹنڈو سائینداد میں بھي ایک نسخہ موجود ہے، مولانا وفائي مرحوم اس نسخہ کا ذکر اپني کتاب تذکرہ مشاھیر سندھ میں کیا ہے۔(۱)

○ سیوھن میں حکیم قاضي محمد مراد صدیقي کے پاس بیاض واحدي کا قلمي نسخہ ۲ جلدون پر مشتمل ہے۔

○ دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ مکراني گوٹھ ملیر ایریا کراچي میں مولانا مفتي عبداللہ صاحب مکراني کے پاس بیاض واحدي کا قلمي نسخہ موجود ہے جو مکمل ہے اور چار جلدون پر مشتمل ہے۔

○ اس کے علاوہ سندھ یونیورسٹي جامشورو کي ، میں لائبریري (موجودہ نام علامہ آئي آئي قاضي لائبریري) میں بھي اس کا ایک قلمي نسخہ موجود ہے جو دو جلدون پر مشتمل ہے، مگر یہ نا مکمل ہے۔ یہ نسخہ مصنف (مخدوم صاحبؒ) کے اپنے ھاتھ کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے، کیونکہ مصنف کي مھر (عبدالواحد) اس پر موجود ہے۔اس کے صفحہ اول و آخر کا عکس منسلک کیا جاتا ہے۔

اس مخطوطہ کي مزید تفصیل اس طرح ہے:

۱۔جلد اول: (قلمي) جو ۳۰۰ صفحات پر مشتمل ہے، زبان عربي ہے اس کي حالت خستہ ہے اور کاغذ بوسیدہ اور ٹوٹنے والا ہے۔ تاریخ کتابت درج نہیں۔

---

(۱) تذکرہ مشاھیر سندھ، ج۔۱، ص۔ ۲۱۱، (حاشیہ)

۲۔جلد دوم : (قلمي) ۹۵ صفحات پر مشتمل هے کاغذ
بهت خستہ اور بوسیدہ هے ، تاریخ کتابت درج
نهین هے۔

بیاض واحدي کا صرف ایک جلد طبع هوا هے جو ۱۹۲۷ءمین گیلاني پریس لاهور نے شایع کیا۔ یہ مطبوعہ نسخہ ، سندہ مین مندرجہ ذیل مقامات پر موجود هے۔

شاہ ولي الله اکیڈمي حیدرآباد (سندہ) مین مولانا غلام مصطفیٰ قاسمي مدظلہ العالي کے پاس بیاض واحدي کا جلد اول(مطبوعہ) موجود هے۔

مدرسہ عثمانیہ مجددیہ ٹھٹھہ مین مولانا عبدالرحمن میمن (مهتمم مدرسہ) کے پاس بهي یہ مطبوعہ نسخہ موجود هے۔

گلزار خلیل سرهندي لائبریري سامارو (تهرپارکر) مین بهي بیاض کے جلد اول کا مطبوعہ نسخہ موجود هے۔ یهان پرجلد دوم (قلمي) اور جلد سوم (قلمي) بهي موجود هین۔ جن کا پهلے هي تذکرہ کیا جا چکا هے۔

مدرسہ صبغة الله شاہ پور چاکر (ضلع سانگهڑ) کے کتب خانہ مین بهي اس کا مطبوعہ نسخہ موجود هے ، اس مدرسہ کے مهتمم مولانا ابوالفضل عبدالرحیم سکندري عالم دین اور پسندیدہ شخصیت کے مالک هین۔

مدرسہ عربیہ انوار العلوم مورو (ضلع نواب شاہ) کے کتب خانہ مین بیاض واحدي کا مطبوعہ جلد موجود هے۔

انسٹیٹیوٹ آف سندهالاجي جامشورو مین " بیاض واحدي" کے تین مخصوص موجود هین ، جن کي تفصیل اس طرح هے۔

۱۔ ایک نسخہ "تحریرات المسائل" کے نام سے هے ، جس کا نمبر داخلا ۲۸۴ هے۔ زبان عربي و فارسي اور خط نسخ و نستعلیق هے

هے ۰ تقطیع ۱۵ ـ ۲۵ س م هے۔کاتب کا نام اور سن کتابت درج نهین هے ۰

یہ مخطوطہ ایک ضخیم بیاض هے ، جس مین اکثر معاملات پر فقهي تحریرات کے جوابات هین اور تصدیقه کے لئے سنده کے علماء کي مهرین بهي ثبت هین۰ اس کا خط گنجان نسخ اور نستعلیقه هے ۰ کهین کهین سندهي الفاظ بهي موجود هین جس سے قدیم سندهي کي طرز کتابت کا پتہ چلتا هے۰

۲ـ بیاض واحدي کا ایک اور مخطوطہ ، جو سندهالاجي مین موجود هے۰ جس کا نمبر داخلا ۱۰۲ هے ۰ اس کا کاتب محمد صادقه هے اس مخطوطہ کا خط نسخ و نستعلیقه اور زبان عربي اور فارسي هے۔ تقیطع ۲۰ ـ ۲٦ هے ۰

اس مخطوطہ مین کهین کهین خود مخدوم عبدالواحد سیوستاني رح کي مهر لگي هوئي هے۰ اس مین سنده کے دوسرے علماء مثلاً مخدوم مفتي محمد هاشم ٹهٹهوي رح مولانا حامد ، مفتي عبدالمنعم ، مولانا محمد عارف اور دوسرے علماء کي تحریرین بهي موجود هین ۰ اس مخطوطہ کا کاغذ بهي بهت خستہ اور شکستہ هے جس کو پیوند کاري کے ذریعے جلد کیا گیا هے۔اس کا خط ساده هے اور خاص عنوانات پر لال روشنائي سے لکیرین هین ، تاریخ کتابت درج نهین هے۰

۳ـ اس کا تیسرا مخطوطہ جو سندهالاجي مین موجود هے اس کا داخلا نمبر ۴۱۲/ ۲۰۲۸۱ هے۰

اس مخطوطہ کا خط نستعلیقه ساده هے زبان عربي و فارسي اور تقطیع ۲۲ ـ ۲۷ هے۰

یہ مخطوطہ کسي شاگرد نے نهایت عجلت سے نقل کیا هے البتہ ترتیب صحیح هے ۰ اس کا خط گنجان اور پیچیده هے لیکن علمي مواد بهت زیاده هے۰

غرض کہ یہ کتاب (بیاض واحدي) ایک بیش بہا علمي خزانہ ہے اور ہر دور مین اس کي اهمیت و افادیت کو تسلیم کیا گیا ہے اس کو فقہ حنفي مین ایک اونچا اور اعلیٰ مقام حاصل ہے اس لئے کہ اس مین بڑے پیچیدہ اور نادر مسائل ذکر کئے گئے ہین اور پھر ان کے جوابات نہایت تحقیقکے اور مسند کے ساتھ دیئے گئے ہین۰

ڈاکٹر محمد عباس نے اپنے مقالہ مین ، اس کتاب کے بارے مین مفتي نجم الدین کي رائے لکھي ہے جو اس طرح ہے:

بیاض واحدي رادر فقہ پایہ بلند است هر مسئلہ آن در باب خود حرف آخر و حجت و افر است اکثر علماء در فتوي خود حوالہ بیاض بطور حجت مي آرند ۰"(١)

یعني - بیاضِ واحدی کا فقہ میں بہت بلند مقام ھے- اس میں ہر مسئلہ اس مسئلہ میں خود حرف آخر اور حجت وافر ھے- اکثر علماء اپنی فتاوی میں اس بیاض کا حوالہ بطور حجت (دلیل) لاتے ھیں-

مجموعہ فتاوی - (قاضي عبدالرحیم)

یہ مجموعہ فتاوي ، قاضي عبدالرحیم شکارپوري (م - ١٢٢٥ھ) کي یادگار ہے۰(٢)

آپ شکارپور کے قاضي اور مفتي تھے۰ آپ نے جو فیصلے صادر فرمائے یا مختلف مسائل مین آپ سے جب استفاء کیا گیا تو آپ نے جو جوابات دیئے وہ " مجموعہ فتاوي " کي صورت مین ہے۰

افسوس کہ اس مجموعہ کے بارے مین زیادہ معلومات حاصل نہ ہوسکین۰

---

(١) مخدوم عبدالواحد سیوستاني " ، مقالہ (قلمي) ، ص - ١٤٢

(٢) تذکرہ مشاهیر سندھ ، ج - ٢ ، ص - ٣٠ ۰

بیاض مخدوم عارف :

یہ مخدوم محمد عارف سیوستانی رح کی فتاوی کا مجموعہ ہے اور بیاض مخدوم محمد عارف کے نام سے مشہور ہے۔(۱)

مخدوم صاحب رح کی فتاوی کو ان کے شاگرد ، آپ کی زندگی میں ہی جمع کرتے آئے ، جو ایک بڑے کتاب کی صورت میں تیار ہوا یہ کتاب سندھ کے علماء کے لئے سند کے طور پر کام آتا ہے۔(۲)

تصوف :

عہد کلہوڑا میں جو دینی کتابیں تصنیف ہوئیں ، ان کی تفصیل ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔

رسالۃ فی اختلاف حرمت السماع والغناء (شیخ عیسیٰ سندھی)

یہ رسالہ شیخ محمد عیسیٰ بن الکریم سندھی برہانپوری (م - ۱۰۳۱ھ) کا تحریر کردہ ہے۔(۳)

یہ رسالہ تصوف کے موضوع پر ہے جو سماع و غناء کی حرمت کے مسئلے میں اختلافات کے متعلقہ لکھا گیا ہے۔ صوفیاء کا ایک گروہ سماع کو جائز قرار دیتا ہے ، جبکہ شریعت میں اس کی اجازت نہیں

(۱) تذکرہ مشاہیر سندھ ، ج - ۱ ، ص - ۲۱۲۔
(۲) ایضاً
(۳) ، عربی ادبیات میں برعظیم پاک و ہند کا حصہ ، ص - ۳۲۰ (مطبوعہ ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور ، ۱۹۷۳ء)

هے ، چنانچہ بہت سے کامل صوفیاء نے سماع سے اجتناب کیا ۔سماع کے متعلقہ اس اختلاف پر شیخ عیسی سندھي رح کا یہ رسالہ نہایت مفید ہے ۔

اس رسالہ کا سن تصنیف ١١٢٧ھ (١٧١٥ء) ہے ۔(١) اس کا مخصوص انڈیا آفیس کتب خانہ مین موجود ہے ۔ اس کے نمبر شمار ١٨٥٦ اور ١٨٥٨ ہے ۔

انڈیا آفیس کي فہرست کتب مین دو نسخے مذکورہ نمبرون کے ساتھہ دو الگ الگ کتابون پر درج کئے گئے ہین ۔ اور ان کے مصنف بھي مختلف بیان کئے گئے ہین ۔ حالانکہ یہ درست نہین ہے۔فہرست ان دونون مخصوص کا تعارف بھي ایک ھي جیسا ہے اور راقم الحروف (ڈاکٹر زبید احمد) نے دونون کا مقابلہ کر کے دیکھا ہے کہ یہ ایک ھي تصنیف ہے ۔(٢)

حاشیہ اذکار الامام نووي ۔ (مخدوم ابوالحسن کبیر رح)

یہ کتاب علامہ مخدوم ابوالحسن کبیر نورالدین محمد بن الهادي الحنفي السندھي (م ۔ ١١٣٨ھ) کي تصنیف ہے ۔(٣)

یہ کتاب تصوف کے موضوع پر ہے اور عربي زبان مین ہے ، یہ تصوف کي مشہور و معروف کتاب اذکار امام نووي رح پر مخدوم ابوالحسن رح کبیر کا حاشیہ ہے ۔

فتوحات نبویہ ۔ (مخدوم ابوالحسن سندھي)

یہ بھي مخدوم ابوالحسن کبیر رح سندھي کي تصنیفات مین

---

(١) عربي ادبیات مین برعظیم پاک و ھند کا حصہ ، ص ۔ ٣٢٠ ۔
(٢) ایضا ، ص ۔ ٣٢٠ ، (حاشیہ)
(٣) نزھتہ الخواطر ، ج ۔ ٦ ، ص ۔ ٦ ، فقہائے ھند ، ج ۔ ٥ ، حصہ ١ ، ص ۔ ٨٦ ، بذل القوہ ص ٦١

سے ہے ۰(۱) یہ تصوف کی کتاب ہے اور عربی زبان مین ہے۰

معارف الانوار ۔ (محمد صالح ٹھٹھوی رح)

یہ کتاب محمد صالح بن زکریا سندھی ٹھٹھوی (م ۱۱۴۰) کی ہے۰ (۲)

یہ تصوف کی کتاب ہے اور عربی زبان مین تحریر کردہ ہے یہ اصل مین بزرگان دین اور صوفیاء کا تذکرہ ہے۰

انور المجد فی منح الوجد ۔ (مخدوم محمد معین ٹھٹھوی)

یہ مخدوم معین ٹھٹھوی (م ۔ ۱۱۶۱ھ) کی تصنیف ہے۰(۳) یہ کتاب (رسالہ) تصوف کے سلسلے مین عربی زبان مین ہے، اس مین "وجد" سے متعلقہ بیان ہے۰

فقہائے ہند مین اس کا نام " انوار الوجد من منح المجد " ہے۰(۴)

الخواطف للتصوف ۔ (شیخ مُعین ٹھٹھوی)

یہ بھی مخدوم معین ٹھٹھوی کی کتاب ہے جو عربی زبان مین ہے۰(۵)

(۱) عربی ادبیات مین برعظیم پاک و ہند کا حصہ، ص ۔ ۲۲۰، بذل القوہ، ص ۶۱

(۲) حدیقتہ الاولیاء، ص ۔ ۵ ، تذکرہ مشاہیر سندھ، ج ۔۳، ص ۔ ۴۴ ۰

(۳) تذکرہ مشاہیر سندھ، ج ۔ ۱ ، ص ۔ ۱۶۲۰

(۴) فقہائے ہند، ج ۔ ۵ ، حصہ ۲ ، ص ۔ ۳۳۹۔

(۵) تذکرہ مشاہیر سندھ، ج ۔۱ ، ص ۔ ۱۶۲ ، بذل القوہ، ص ۔ ۵۴ ، تاریخ تمدن سندھ ص ۔ ۵۵۱۔

يہ تصوف کي کتاب هے، جيسا کہ نام سے ظاهر هے اور يہ عربي زبان مين هے۔

رفع الاشکال و الرحمۃ ۔ (شيخ معين ٺٽوي)

يہ بھي مخدوم معين ٺٽوي کي تصنيفات مين سے هے(١) يہ بھي تصوف کے موضوع پر هے اور عربي زبان مين هے۔ اس مين مشهور صوفي محي الدين ابن عربي کے بعض اقوال کي شرح کي گئي هے۔(٢)

رسالہ وحدت الوجود والموجود ۔ (شيخ معين ٺٽوي)

يہ رسالہ شيخ محمد معين "التبليہ" ٺٽوي کا تحرير کردہ هے۔(٣)
يہ رسالہ تصوف کے موضوع پر هے، جس مين مسئلہ وحدۃ الوجود کا بيان هے، يہ رسالہ عربي زبان مين هے۔

شرح ديوان حافظ ۔ (شيخ معين ٺٽوي)

يہ بھي شيخ معين ٺٽوي کي تصنيف هے۔(٤)

---

(١) تذکرہ مشاهير سندہ، ج ۔١، ص ۔ ١٦٣، جنت السندہ، ص ۔ ٥٦٦، تاريخ تمدن سندہ، ص ۔ ٥٥١، بذل القوہ، (مقدمہ)، ص ۔ ٥٤۔
(٢) تذکرہ مشاهير سندہ، ج ۔ ١، ص ۔ ١٦٣۔
(٣) ايضاً، تاريخ تمدن سندہ، ص ۔ ٥٥١، جنت السندہ، ص ۔ ٥٦٦، بذل القوہ، ص ۔ ٥٤۔
(٤) تذکرہ مشاهير سندہ، ج ۔ ١، ص ۔ ١٦٣۔

یہ کتاب بھي تصوف کے سلسلے کی ہے جو دیوان حافظ کي شرح ہے۔ یہ شرح فارسي زبان مین لکھي گئي ہے۔

دیوان حافظ ، نورالدین عبدالرحمٰن بن احمد الجامي (م۔ ۹۸۸ھ) کا فارسي زبان مین دیوان ہے۔

اس سلسلے مین کشف الظنون مین حاجي خلیفہ مرحوم لکھتے ہین : " ودیوانہٗ علي ثلاثة اقسام-الاول فاتحة الشباب واوسط واسطة العقد و آخره خاتمة الحیاة کلھا غزلیات۔" (۱)

ایقاظ الوسنان ۔ (شیخ معین ٹھٹھوي)

یہ کتاب بھي شیخ معین ٹھٹھوي کي تصانیف مین سے ہے۔ (۲)

یہ کتاب عربي زبان مین ہے اور تصوف کے موضوع پر ہے مگر مخدوم امیر احمد عباسي اس سلسلے مین لکھتے ہین : " ایقانا الوسنان في البحث عن کناءة قریش بعضھم لبعض۔" (۳)

یعني۔ رسالہ "ایقاظ الوسنان" میں بعض قریش کی بعض کے کفو ہونے کا ذکر ہے۔

شرح رموز عقائد صوفیہ (شیخ معین ٹھٹھوي)

یہ شیخ معین ٹھٹھوي کي تصنیف ہے۔

(۱) حاجي خلیفہ : "کشف الظنون عن اسامي الکتب والفنون ، استانبول ۱۹۴۱ء، ج۔۲ ، ص۔ ۷۷۱۔

(۲) تحفة الکرام (؟) ... ج۔۵، حصہ ۲، ص۔ ۲۳۹، بذل القوہ ، ص۔ ۵۴ ، جنت السندھ ، ص۔۵٦٦

(۳) بذل القوہ ، ص۔ ۵۴ ، (مقدمہ)

یہ کتاب تصوف کے موضوع پر ہے اور فارسي زبان مین ہے۰ در اصل یہ کتاب عقائد صوفیہ کے رموز کي شرح ہے۰

رسالہ اویسیہ ۔ (شیخ معین ٹھٹھوي)

یہ بھي شیخ معین ٹھٹھوي کي تصنیف کردہ ہے، اور یہ بھي فارسي زبان مین ہے۰(۱)

یہ تصوف کي کتاب ہے، اس کا ایک نسخہ پیر جھنڈہ مین شیخ ضیاء الدین کے مکتب مین موجود ہے۰(۲)

پیر جھنڈہ کے کتب خانہ مین ایک رسالہ "رسالہ فی جواب السید عبداللطیف بھٹائي رح موجود ہے۰ پیر حسام الدین راشدي مرحوم نے لکھا ہے کہ یہ شاید " رسالہ اویسیہ" ھي ہے جس کو ڈاکٹر نبي بخش بلوچ نے سندھي ماھنامہ "نئین زندگي" (نئي زندگي) مین چھپوایا ہے۰(۳)

طریقۃ العون في حقیقۃ الکون ۔ (شیخ معین ٹھٹھوي)

شیخ معین ٹھٹھوي اس کتاب کے مصنف ہین ۰(۴) یہ رسالہ بھي فارسي زبان مین ہے اور تصوف کے موضوع پر ہے۰

علامہ عبدالحي الحسني، نزھۃ الخواطر مین فرماتے ہین "وللشیخ محمد معین کتب اخري منھا " طریقۃ العون في حقیقۃ الکون " في الحقائقہ بالفارسي۰"(۵)

---

(۱) بذل القوہ، (مقدمہ)، ص ۔ ۵۴، فقہائے ہند، ج۔۵، حصہ ۲، ص ۔ ۲۲۰۰
(۲) ایضاً
(۳) تذکرہ مشاہیر سندھ، ج۔۱، ص ۔ ۱۶۳، (حاشیہ پیر حسام الدین راشدي)
(۴) فقہائے ہند، ج۔۵، حصہ ۲، ص ۔ ۲۲۰
(۵) نزھۃ الخواطر ج۔۶، ص ۔ ۳۵۵۔

يعني - اور شيخ محمد معين کي دوسري کتابين بهي هين· جن مين سے ايک " صريفة العون في حقيقة الکون" هے جو فارسي زبان مين هے·

اس رسالے کا آغاز اس طرح هے:" هر حمد و سپاس بهر غمدو لباس الخ ·"(١)

شرح حلية الانوار - (شيخ محمد حيات سندهي)

يه شيخ محمد حيات سندهي (مدني) رح (م - ١١٦٣ھ) کي تصنيف هے·(٢)

يه تصوف کي کتاب هے اور عربي زبان مين هے، مگر مولانا دين محمد وفائي مرحوم نے لکها هے کہ يه رسالہ حضور اکرم صلي الله عليه وسلم کے حليه مبارک کے بيان مين هے· (٣)

شرح حکم العطائيه - (شيخ محمد حيات سندهي)

يه بهي شيخ محمد حيات سندهي رح کي تصنيف هے(٤) يه تصوف کي کتاب هے اور عربي زبان مين هے " الحکم " شيخ تاج الدين ابوالفضل احمد بن محمد المعروف به ابن عطاء الله الاسکندراني

(١) نزهة الخواطر، ج-٦ ، ص - ٣٥٥·
(٢) تذکره مشاهير سنده، ج-٣، ص - ٧٢، بذل القوه، (مقدمه)، ص - ٦٣
(٣) ايضاً
(٤) فقهائے هند، ج-٥، حصه ٢، ص - ١٥٢ ، بذل القوه، (مقدمه)، ص - ٦٣
هديت العارفين، ج-٢، ص - ٣٢٧، عربي ادبيات مين برعظيم پاک و هند کا حصه، ص - ٣٣١·

الشاذلي المالكي (م - ٧٠٩ھ) كي مشهور و معروف كتاب هے۰ اس مين تزكيہ نفس اور اصلاح احوال كے موضوع سے متعلقہ بيان هے۰ الحكمہ العطائيہ كي بهت سي شرحين لكهي گئي هين ۰(١) ايك شرح شيخ محمد حيات سندهي المدني رح نے لكهي هے جو " شرح حكمہ الطائيہ " كے نام سے مشهور هے۰(٢)

اس شرح كا مخطوطہ رامپور كے كتب خانہ مين موجود هے(٣)

شرح حكمہ الحداديہ ـ (شيخ محمد حيات سندهي)

يہ بهي شيخ محمد حيات سندهي المدني رح كي تصنيفات مين سے هے۰(٤)

يہ تصوف كي كتاب هے اور عربي زبان مين هے۰ علي پاشانے شيخ حيات سندهي كي تصنيفات مين اس كا ذكر كيا هے۰(٤)

العون في كشف حال فرعون ـ (شيخ حيات رح)

يہ بهي شيخ محمد حيات سندهي المدني رح كي تصنيف هے(٥)

---

(١) حاجي خليفہ نے كشف الظنون عن اسامي الكتب و الفنون " مين سات شرحون كا ذكر كيا هے ۰ (كشف الظنون ،ج ـ١ ، ص ـ ٧٦ ـ ٦٧٥)
ان شرحون مين سے شيخ محمد بن ابراهيم بن عباد النفري الرندي الشاذ لي (م ـ ٧٩٢ھ) كي " شرح غيث المواهب العليہ " چهپ چكي هے ۰ (كشف الظنون ،ج ـ٢ ، ص ـ ٦٧٥)-فقهائے هند مين لكها هے كہ اس شرح كے علاوہ شيخ احمد بن محمد الحسني كي شرح " ايقاظ لهمم " بهي چهپ چكي هے۰ (فقهائے هند ،ج ـ٥، حصہ ٢، ص١٥٥)
(٢) هديۃ العارفين ،ج ـ٢، ص ـ ٣٢٧ ، ايضاح المكنون ،ج ـ٢، ص ـ ٤١٣ ، فقهائے هند ،ج ـ٥ ،ح ـ ٢ ، ص ـ ٥٥ ـ ١٥٢ ۰
(٣) بذل القوه ، (مقدمہ / حاشيہ) ، ص ـ ٦٣ ۰
(٤) هديۃ العارفين ،ج ـ٢، ص ـ ٣٢٧ ، فقهائے هند ،ج ـ ٥، حصہ ٢، ص ـ ١٥٦ ۰

(٥) بذل القوة ، ص ـ ٦٣ (مقدمہ)-

یہ رسالہ تصوف ، علم الکلام اور عقائد کے موضوع پر ہے جس کا مکمل نام اس طرح ہے۔

" العون في كشف حال فرعون في رد رسالة الحكمية ، العلوية في الكلمات الموسوية لابن عربي ۔"(۱)

اس کا مخصوصہ رامپور کے کتب خانہ میں موجود ہے، جس کا نمبر شمار ۳۱٦ ہے۔(۲)

رسالہ شاہ عبداللطیف بھٹائي :

یہ شاہ عبداللطیف بھٹائي ولد سید حبیب الله (م ـ ۱۱٦٥ھ) کے کلام کا مجموعہ ہے جو سندھي زبان میں ہے، جس کو عام طور پر " شاہ جو رسالو " (شاہ کا رسالہ) کہا جاتا ہے۔

اس رسالہ میں تصوف سے متعلقہ کئي باریک اوراہم نکتے بیان کئے گئے ہیں جو نہایت آسان اور سہل طریقے سے نظم کي صورت میں ہیں۔

یہ رسالہ کئي سرون پر مشتمل ہے، ہر " سُر " کچھ داستانون پر مشتمل ہے اور ہر داستان کے آخر میں ایک " وائي " دي گئي ہے۔

پہلا سُر " یمن کلیان " ہے۔ اس میں تین داستانیں ہیں اور ہر داستان کے بعد ایک " وائي " ہے۔ اس سُر " یمن کلیان " میں خدا کي توحید اور رسالت کا بیان ہے۔

---

(۱) عربي ادبیات میں برعظیم پاک و ہند کا حصہ، ص ـ ۳۴٥،

(۲) عربي ادبیات میں برعظیم پاک و ہند کا حصہ، ص ـ ۳۲٥

(۳) بذل القوه ، (مقدمہ / حاشیہ) ، ص ـ ٦۳ ۔

مجموعي طور پر کل ٣٠ سُر هين ۰ مگر اس سلسلے مين کها جاتا هے کہ شاہ صاحب کے رسالہ مين کچھہ " سُر " اور " بيت" (اشعار) ان کے اپنے نهين هين ۰ بلکہ بعد مين دوسرے لوگون کا کلام اس مين شامل هوگيا هے ۰ چنانچہ رسالے کے بعض مرتبين نے بعد از تحقيقہ کے اسے کلام کو نکال ديا هے اور رسالے مين شامل نهين کيا هے ۰

مثلاً مشهور محققہ اور دانشور ڈاکٹر گربخشاني ، جس کو شاہ کے رسالہ پر اتهارٹي سمجها جاتا هے ، لکهتا هے کہ " سُر " اور " بيت " جو بهت تحقيقات کے بعد معلوم هوئے کہ شاہ صاحب کا کلام نهين هين ، تو ان کو رد کرديا گيا هے ۰(١)

آگے چل کر ڈاکٹر گربخشاني نے ان سُرون اور داستانون کي تفصيل دي هے جو ان کي تحقيقہ کے مطابقہ شاہ صاحب کا کلام نهين هے ۰(٢)

اسي طرح کها جاتا هے کہ سُر " کيڈارو " بهي شاہ صاحب کا کلام نهين هے ۰ چنانچہ مشهور مفکر علامہ آئي - آئي قاضي مرحوم (سندہ يونيورسٹي کے سابقہ وائيس چانسلر) نے جو رسالہ مرتب ديا هے ، اس مين اس " سُر " کو شامل نهين کيا هے ۰

اس رسالہ کے قلمي نسخہ " بهٹ شاہ " اور " بلڑي " مين موجود هين ۰ بلڑي والا نسخہ سن ١٧٨٠ء کا مکتوبہ هے ۔ يعني شاہ صاحب کي وفات کے صرف ٢٨ برس بعد کا لکها هوا هے ۰

يہ رسالہ مختلف جگهون سے کئي بار طبع بهي هوچکا هے ۰ سب سے پهلے ڈاکٹر ارنيسٹ ٹرمپ نے اس رسالہ کو ترتيب ديا اور

---

(١) شاہ جو رسالو : ڈاکٹر گربخشاني ، بهٹ شاہ ثقافتي مرکز ، حيدرآباد سندہ ١٣٩٩ھ - ١٩٧٩ء ، ص - ١ ، (مقدمہ) ۰

(٢) ايضاً ، ص - ٧٧ - ٧٦ ، پر تفصيل ديکهي جا سکتي هے ۰

سن ١٨٦٦ء مين جرمني كے " ليپسيا " شهر سے شايع كيا ٠(١)

اس كے بعد ١٨٦٧ء مين بمبئي سے قاضي ابراهيم كي كوشش سے طبع هوا ٠(٢)

سن ١٩٠٠ء مين سنده كے محكمه تعليم نے موجوده سندهي صورتخطي مين شايع كيا ٠ سن ١٩١٣ء مين مرزا قليچ بيگ نے اسے طبع كرايا ٠ اس كے بعد ١٩٢٣ء مين ڈاكٹر گربخاني نے تحقيقه كر كے شايع كيا ٠ اس سلسلے مين علامه آئي آئي قاضي مرحوم نے بهي اپنا ترتيب ديا هوا نسخه طبع كرايا هے٠

وسيلته القبول في حضرة الرسول (مخدوم محمد هاشم)

يه كتاب مخدوم حاجي محمد هاشم ٹهٹهوي رح (م ـ ١١٧٢هـ) كي تصنيف هے٠(٣)

يه رساله تصوف كے موضوع پر هے اور عربي زبان مين هے ، اس مين آنحضرت صلي الله عليه وسلم پر صلواه پڑهنے كے طريقے بتائے گئے هين ٠

مخدوم امير احمد عباسي لكهتے هين : " وسيلته القبول في حضرت الرسول " جمعت فيها صيغ الصلواة الواردة في الاحاديث النبويه و اثار الصحابته و التابعين رضي الله تعالي عنهم اجمعين٠(٤)

---

(١) " شاه جو رسالو " ، گربخشاني ، ص ـ ٧٨ ٠
(٢) ايضاً ، ص ـ ٧٨ ٠
(٣) بذل القوه في حوادث سني النبوه ، ص ـ ١٥ ، (مقدمه) ، تكمله مقالات الشعراء ص ٥٩
(٤) ايضاً

مخدوم صاحب رح نے اسنی نوعیت کے فارسی اور سندھی زبان مین بھی رسائل تحریر کئے، جن کا ذکر آگے آرھا ھے۔

ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول - (مخدوم محمد ھاشم رح)

یہ بھی علامہ مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوی رح کی تصنیف ھے۔(١)

یہ رسالہ بھی تصوف کے سلسلہ مین ھے اور یہ فارسی زبان مین ھے، اس مین بھی مخدوم صاحب رح نے صلوات پڑھنے کے طریقے اور کیفیات بیان کی ھین۔

مخدوم امیر احمد صاحب اس سلسلے مین لکھتے ھین: "وھی مختصرہ من الرسالۃ الفارسیۃ بذریعۃ الوصول الاتی ذکرھا ۔"(٢)

یعنی - یہ فارسی رسائل میں مختصر ھے۔ اور ذریعۃ الوصول کے نام سے موسوم ھے۔ اس کا مفصل ذکر آگے آرھا ھے۔

اور اس کا ذکر وہ ص۔٢٥ پر اس طرح کرتے ھین: "ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول" صلی اللہ علیہ وسلم مما ورد فی الاحادیث المرفوعۃ الموقوفۃ و آثار التابعین او بطریقۃ المنام وغیرذالک (٣)

---

(١) بذل القوہ، ص۔١٥، (مقدمہ)، تکملہ مقالات الشعراء، ص۔٥٤، "الوحید (سندہ آزاد نمبر)، طبع ثانی: ص۔٣٣، تاریخ تمدن سندہ، ص۔٥٥٠۔
(٢) بذل القوہ، (مقدمہ)، ص۔١٥۔
(٣) ایضاً، ص۔٢٥، (مقدمہ)

مخدوم صاحب موصوف نے اس سلسلے مین بہت سے کتب سے مواد جمع کر کے ، اس رسالہ مین جمع کردیا ھے۔

مخدوم صاحب کے قلمي نسخے کا مہران آرٹس کاؤنسل حیدرآباد نے قلمي عکس شایع کیا ھے ، جس کا مقدمہ ، مولانا قاسمي مدظلہ نے فارسي زبان مین لکھا ھے ۔ محترم عبدالرسول قادري بلوچ مؤلف کتاب " مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح " کے کتب خانہ مین یہ قلمي عکس موجود ھے۔

رسالہ في ذکر افضل کیفیات الصلواہ علي النبي صلي اللہ علیہ وسلم (مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي)

یہ رسالہ بھي مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي کا تحریر کردہ ھے۔(١)

تصوف کا یہ رسالہ سندھي زبان مین ھے۔ اس مین بھي کتاب ذریعۃ الوصول (فارسي) اور وسیلۃ القبول في زیارت الرسول (عربي) کي طرح آنحضرت صلي اللہ علیہ وسلم پر صلوات پڑھنے کے بہترین طریقے بیان کئے گئے ھین۔

مخدوم امیر احمد عباسي " بذل القوہ في حوادث سني النبوہ " کے مقدمہ مین لکھتے ھین : " رسالۃ في ذکر افضل کیفیات الصلواہ علي النبي صلي اللہ علیہ وسلم ۔ "(٢)

یعني - یہ ایک رسالہ ھے جس مین نبي اکرم صلي اللہ علیہ وسلم پر صلوات پڑھنے کے بہترین طریقہ کا ذکر ھے۔

یہ اس موضوع پر مخدوم صاحب کا تیسرا رسالہ ھے اس سے پہلے آپ کے دو رسائل کا اسي موضوع پر عربي اور فارسي مین ذکر ھو چکا ھے۔

---

(١) بذل القوہ في حوادث سني النبوہ ، ص ٢٩ ، (مقدمہ) تکملہ مقالات الشعراء ، ص ۔ ٥٥
(٢) ایضاً

بسط البرده لذي ناظم البرده - (مخدوم محمد هاشم)

يہ علامہ مفتي مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح کي تصنيف هے۔(١)

يہ رسالہ بھي تصوف کے سلسلہ مين هے اور عربي زبان مين هے اور اس مين امام بوصيري رح کے مشہور و معروف قصيده " قصيده البرده " کي شرح کي گئي هے۔(٢)

قصيده برده صوفياء مين بڑا مقبول رها هے۔ اس کو باقاعده پڑھتے پڑھاتے هين۔

الشفاء الجنان لاهل الصدقہ ولا تقان - (مخدوم محمد هاشم)

يہ بھي مخدوم مفتي محمد هاشم ٹھٹھوي رح کي تصنيفات مين سے هے۔(٣)

يہ رسالہ عربي زبان مين هے ، اور يہ بھي تصوف سے متعلقہ هے۔

الوصيت الهاشميہ (مخدوم محمد هاشم رح)

يہ رسالہ علامہ مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي رح کا تحرير کرده هے۔(٤)

---

(١) بذل القوه ، ص - ١٧ ، ١٦ ، (مقدمہ) ، تکملہ مقالات الشعراء ، ص - ٥٢۔
(٢) تذکره مشاهير سنده ، ج - ٢ ، ص - ٢٥٩۔
(٣) بذل القوه ، (مقدمہ) ، ص - ١٩ ، تکملہ مقالات الشعراء ، ص - ٥٦۔
(٤) ايضاً ، ص - ١٧ ، (مقدمہ) ، ايضاً ، ص - ٥٧ " الوحيد سنده آزاد نمبر ، ص ٣٢ ،

تذکره مشاهير سنده ، ج-٢ ، ص- ٢٥٩-

اس رسالہ میں جو عربی زبان میں تصوف سے متعلقہ ہے۔ اس میں مخدوم صاحب نے اپنے دو بیٹوں مخدوم عبدالرحمٰن رح اور مخدوم عبداللطیف رح اور معتقدین اور شاگردوں کو وصیت کی ہے۔

مخدوم امیر احمد صاحب اس سلسلے میں فرماتے ہیں : ومنها وصیة کتبتها فی المرض عملا بقوله صلی الله علیه وسلم ما حق امرء مسلم یبیت لیلتین و هو مریض الا وصیة مکتوبة عنده و سمیتها الوصیة الهاشمیه۔" (۱)

یعنی - اوران میں سے ایک وصیت نامہ ہے، جو آپ نے بیماری کے دوران، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول پر عمل کرتے ہوئے تحریر کیا کہ جو مسلمان دو راتیں بیماری میں گذارے وہ اپنی وصیت لکھ لے - اور اس وصیت نامہ کا نام "الوصیة الهاشمیه" رکھا۔

سن ۱۱۶۰ھ کا مکتوبہ، نسخہ مولانا غلام مصطفی قاسمی مدظلہ کے پاس موجود ہے۔ اس رسالہ کا سندھی ترجمہ مولانا قاسمی صاحب نے سندھی ماهنامہ "نئین زندگی" (نئی زندگی) میں اکتوبر ۱۹۵۹ء میں شایع کیا تھا۔

اس کے علاوہ اس کا ایک خطی نسخہ ٹنڈو سائینداد میں شیخ محمد حسن فاروقی کے کتب خانہ میں موجود ہے۔(۲)

تھذیب الاصلاح فی تنویر الصباح - (مخدوم محمد هاشم)

یہ بھی مخدوم مفتی محمد هاشم ٹھٹھوی رح کی تصنیف ہے۔ (۳)

یہ رسالہ تصوف پر ہے اور عربی زبان میں ہے۔

---

(۱) بذل القوہ فی حوادث سنی النبوہ، ص ۔ ۱۷، (مقدمہ)
(۲) ایضاً
(۳) ایضاً، ص ۔ ۳۰، (مقدمہ)، تکملہ مقالات الشعراء، ص ۔ ۵۳

رسالة في موعظة ما يتعلق باحوال القبر وما بعده

يہ رسالہ بھی مخدوم حاجی محمد ھاشم ٹھٹھوی کی تصنیف ھے اور یہ سندھی زبان مین ھے (۱)

یہ رسالہ تصوف سے متعلق ھے۔ محترم ڈاکٹر احمد اقبال صاحب قاسمی، پروفیسر شعبہ ثقافت اسلامی وتقابل ادیان، جامعہ سندھ (جامشورو)، نے اپنے مقالہ "فاکھۃ البستان" مین اس کو علم تصوف کے زمرہ مین لکھا ھے (۲)۔
یہ رسالہ احوال قبر اور اس کے بعد حشر و نشر کے احوال پر مشتمل ھے۔

تحفۃ التائبین (مخدوم محمد ھاشم رح)۔

یہ رسالہ مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوی رح کی تصنیفات مین سے ھے (۳)۔
یہ رسالہ بھی سندھی زبان مین تحریر کردہ ھے اور یہ علم تصوف سے متعلق ھے۔ اس رسالہ مین اللّٰہ کے حضور توبہ کرنے کا طریقہ اور اس سلسلہ مین تمام دعاؤن کو جمع کیا گیا ھے۔
چنانچہ مخدوم امیر احمد صاحب عباسی لکھتے ھین:

"ورسالة في ذكر كيفية التوبة الي اللّٰه تعالي من الذنوب سميتها -- تحفة التائبين" (۴)۔

---

(۱)۔ بذل القوة (مقدمہ)، ص۔ ۲۹ ؛ تکملہ مقالات الشعراء، ص۔ ۱۱۱۔
(۲)۔ فاکھۃ البستان، (قلمی نسخہ)، مرتبہ ڈاکٹر احمد اقبال قاسمی، ص۔ ۴۷۔
(۳)۔ بذل القوة في حوادث سني النبوة، (مقدمہ)، ص۔ ۲۹، تکملہ مقالات الشعراء، ص۔ ۵۳۔
(۴)۔ بذل القوة في حوادث سني النبوة (مقدمہ)، ص۔ ۲۹۔

يعني - اور ايک رسالہ گناهوں سے توبہ کرنے کے طريقے کے بيان ميں هے۔ جس کا نام "تحفۃ التائبين" رکھا۔

حديقۃ الصفا في اسماء المصطفیٰ - (مخدوم محمد هاشم)

يہ مخدوم محمد هاشم ٹهٹهوي رح کي تصانيف مين سے هے۔"(۱)

اس کتاب مين آنحضرت صلي الله عليه وسلم کے اسمائے گرامي بيان کئے گئے هين۔ يہ رسالہ عربي زبان مين هے۔

مخدوم امير احمد صاحب فرماتے هين: "حديقۃ الصفا في اسماء المصطفیٰ صلي الله عليہ وسلم جمعت فيہ الفا ومأة و احدا و ثمانين من اسمائہ صلي الله عليه وسلم۔"(۲)

يعني- "حديقۃ الصفا في اسماء المصطفیٰ صلي الله عليه وسلم" مين آپ نے آنحضرت کے ۱۱۸۱ نام جمع کئے هين۔

يہ کتاب پہلے مولوي عبدالروف بختيار پوري کے پاس موجود تها جو ان کي وفات کے بعد، ٹنڈو سائينداد مين شيخ محمد حسن فاروقي الرهندي کے کتب خانہ مين پهنچا جو اب وهان موجود هے۔ اس کا کاتب حسن علي هے يہ پرانے اور لمبے کاغذ پر لکها گيا هے۔(۳)

روضۃ الصفا في اسماء المصطفیٰ (مخدوم محمد هاشم)

يہ علامہ مخدوم محمد هاشم ٹهٹهوي رح کي تصنيف هے۔(۴)

(۱) بذل القوه، (مقدمہ)، تکملہ مقالات الشعراء، ص۔ ۵۴، الوحيد سندھ آزاد نمبر ص ۲۳۔
(۲) ايضاً
(۳) ايضاً
(۴) ايضا، ص۔ ۱۲، (مقدمہ)، تکملہ مقالات الشعراء، ص۔ ۵۶۔

یہ رسالہ تصوف سے متعلقہ ہے اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء گرامی کا ذکر ہے، یہ رسالہ عربی زبان میں ہے۔

کچکول نامہ۔ (مخدوم ابوالحسن ڈاہری)

یہ مخدوم ابوالحسن ڈاہری (م۔ ١١٨١ھ) کی تصنیف ہے(١) یہ رسالہ تصوف، علم العقائد اور کلام سے متعلقہ ہے اور فارسی زبان میں نظم کیا گیا ہے۔

مولانا دین محمد وفائی مرحوم فرماتے ہیں کہ یہ رسالہ بارھویں صدی کے آخر نصف میں لکھا گیا۔ رسالہ میں تصوف، فلسفہ علم العقائد اور علم الکلام کے کئی باریک مسئلے نظم کئے گئے ہیں جس کی عظمت مطالعے کے بعد معلوم کی جا سکتی ہے۔(٢)

ڈاکٹر ابوالفتح محمد صغیرالدین مدظلہ اس سلسلے میں فرماتے ہیں: " این یک رسالہ ایست منظوم در زبان پارسی واین رسالہ بر یک ھزار ھفتا دو شش اشعار مشتمل است و بر سائل کلامیہ اصطلاحات سلسلہ نقشبندیہ مشتمل است۔"(٣)

یعنی۔ یہ ایک رسالہ ہے جو فارسی زبان میں منظوم ہے۔ اور یہ رسالہ ایک ھزار چھہتر (١٠٧٦) اشعار پر مشتمل ہے۔ اور رسائل کلامیہ و اصطلاحات سلسلہ نقشبندیہ پر مشتمل ہے۔

یہ رسالہ ١١٧٦ھ (٦٣-١٧٦٢ء) میں مخدوم صاحب نے لکھ کر مکمل کیا۔ چنانچہ وہ خود لکھتے ہیں:

بگوید ابوالحسن کاین خو شیسقہ،

(١) تذکرہ مشاہیر سندھ، ج۔١، ص۔ ١٢٣۔
(٢) ایضا
(٣) ینابیع الحیاۃ"، مرتب ڈاکٹر ابوالفتح محمد صغیرالدین (قلمی)، ص۔٣٢۔

نوشته در معاني بس د قيقه ،
نهاده نام آن ،كچكول نامه ،
بود " كچكول نامه " بهر نامه ،
هزار ويک صد و هفتاد باشد ،
١١٧٦هـ
گذشته اين هم تاريخ تاريخ ختمش.(١)

يه رساله شاه ولي الله اكيڈمي حيدرآباد (سنده) نے چهپوايا تها- چنانچه ڈاكٹر ابوالفتح محمد صغيرالدين مدظله لكهتے هين: " به تحشيه و تحقيقه مولانا غلام مصطفى قاسمي باهتمام شاه ولي الله اكاديمي چاپ شده است ."(٢)

ينابيع الحياة الا بدية في طريقة الطلاب النقشبنديه :

يه معركته الاراء كتاب مخدوم ابوالحسن ڈاهري كي تصنيفات مين سے هے.(٣)

يه كتاب تصوف كے موضوع پر هے اور فارسي زبان مين هے ,اس كتاب مين تصوف كے مشهور طريقے سلسلة نقشبنديه ، كي پيروي

(١) نيابيع الجواه :" مرتب ڈاكٹر ابوالفتح محمد صغير الدين (قلمي)، ص - ٣٣.
(٢) ايضاً
(٣) تذكره مشاهير سنده ،ج - ١، ص - ١٢٣

كرنے والون كے لئے اپنے مرشد كے ارشادات اور دوسرے معارف جمع كئے گئے هين تاكہ لوگ اس سے بهره مند هوسكين۔

علامہ دين محمد وفائي مرحوم لكهتے هين كہ اس كتاب كے شروع مين آپ نے بتايا هے كہ كئي بار دل مين آيا كہ اپنے مرشد سے جو كچهہ سنا هے اسے قلمبند كرون ۔ مگر اندروني كشش كے بغير كر نهين سكتا تها، كيونكہ ايسا مصاحب يا ساتهي نہ تها جس كي تحريك پر يہ كام كيا جائے كيونكہ "كہ هرگز بي مصاحب نغمہ آرائي بنايد خوش، كہ بلبل بي گلستان كي سخن دلكش كشايد خوش"؛ مگر مين نے ديكها كہ انسان نسيان كي آفت سے امن مين نهين هے، اس لئے مرشد كے ارشادات اور دوسرے معارف، رسائل اور معتبر كتب سے اس كتاب مين جمع كئے، تاكہ لوگون كو اس سے فائده هو۔۔۔ الخ ۔"(١)

پروفيسر ڈاكٹر ابوالحسن محمد صغيرالدين مدظلہ جنهون نے اس كتاب كو ايڈٹ كيا هے اور جس پر جامعہ سنده سے ان كو پي ايچ۔ڈي كي دگري دي گئي هے، اس كتاب كے بارے مين فرماتے هين:

"اين كتاب بسيار ضخيم است و اولين تصنيفات علامہ داهري است كہ پُر از معلومات كثيره است موضوع آن تصوف است و از جهت علمي و عملي هر دو بحث كرده است ۔"(٢)

يعني ۔يہ كتاب بهت ضخيم هے اور علامہ ڈاهري كي اولين تصنيفات مين سے هے، يہ بهت زياده معلومات سے پُر هے۔ اس كا موضوع تصوف هے اور علمي و عملي نقطہ نگاه سے اس مين بحث كي گئي هے۔

يہ كتاب مخدوم ڈاهري رح نے سن ١١٥٦ھ (١٧٤٣ع) مين تصنيف كي يہ كتاب كئي فصول پر مشتمل هے، جن كي تفصيل

---

(١) تذكره مشاهير سنده، ج ١، ص ١٢٣۔

(٢) ينابيع الحياة الابديہ مرتب ڈاكٹر ابوالفتح محمد صغيرالدين (خطي) ص ٢٧

اس طرح ہے:

باب اول   اس باب میں ٢٦ فصول ہیں۔
باب دوم   اس میں ١٣ فصول ہیں۔
باب سوم   اس میں ١١ فصول ہیں
باب چہارم اس میں ٩ فصول ہیں
باب پنجم   اس میں ١۴ فصول ہیں
باب ششم   اس میں ٢٠ فصول ہیں
باب ہفتم   اس میں ٢ فصول ہیں۔
باب ہشتم   اس میں ۵ فصول ہیں۔
باب نہم   اس میں ٧ فصول ہیں

اس طرح سے اس کتاب کے ٩ ابواب ہیں، جن میں کل ١٠٨ فصول ہیں۔

یہاں پر طوالت سے بچنے کے لئے صرف پہلے باب کے فصول کی تفصیل دی جاتی ہے، جو کل ٢٦ ہیں۔

باب الاول:

فصل اول:

در تعریف صوفی وسالک و متشبہ واقسام ایشان، اس فصل میں صوفی اور سالک کی تعریف بیان کی گئی ہے اور ان کے اقسام کا ذکر کیا گیا ہے۔

فصل دوم:

در ذکر طائفہ اویسیہ قدس سرہم۔ اس فصل میں سلسلہ

اویسیہ کے بزرگون کا ذکر کیا گیا ہے۔

فصل سوم:

درمذہب صوفیہ صافیہ باعتبار معاملت ایشان۔ اس فصل مین صوفیہ صافیہ کے مذہب کا بیان ہے۔

فصل چہارم:

دربیان مذہب صوفیہ مبتدعہ کہ علی بن عثمان درکشف المحجوب ذکر نکردہ۔ اس فصل مین صوفیہ مبتدعہ (بدعی) کے مذہب کا بیان ہے۔ جن کا ذکر حضرت علی بن عثمان ہجویری رح نے اپنی کتاب " کشف المحجوب " مین کیا ہے۔

فصل پنجم:

در بیان آنکہ بنصوص قاطعہ ثابت شدہ است کہ فرقہ ناجیہ ازین امت مرحومہ اہل سنت و جماعت است۔ اس فصل مین قطعی نصوص سے ثابت کیا گیا ہے کہ امت مسلمہ مین سے صرف اہل سنت و الجماعت کا فرقہ ناجی ہے۔

فصل ششم:

دربیان آنکہ چہار پیر در عرف سالکان کرام اند۔ اس فصل مین سالکان معرفت کے چہار (مرشدون) کا بیان ہے۔

فصل هفتم:

دربیان اشتقاقه صوفي و وجه تسمیه صوفي به صوفي: اس فصل مین صوفي لفظ کي حقیقت اور اس کي وجه تسمیه کا بیان هے۔

فصل هشتم:

در لباس صوفیان۔ اس فصل مین صوفیه کے لباس کا ذکر هے۔

فصل نهم:

در صفت اهل صفه وعدد اشیان ۔ اس فصل مین اصحاب صفه کي تعریف کي گئي هے اور ان کي تعداد بیان کي گئي هے۔

فصل دهم:

در بیان طالب و ارادت و فرقه میان طلب و ارادات۔ اس فصل مین طالب و مرید کا بیان هے اور اس مین طلب اور ارادت کا فرقه بیان کیا گیا هے۔

فصل یازدهم:

در مذمت پیران و مریدان رسمي این زمان۔ اس فصل مین رسمي

پیرون اور مریدون کی مذمت کی گئی ہے۔

فصل دوازدہم:

در تعریف ولایت عامہ ۔ اس فصل مین ولایت عامہ کی تعریف کی گئی ہے۔

فصل سیزدہم :

در بیان خوارقہ عادات هشتگانہ ۔ اس فصل مین خوارقہ عادات کا ذکر کیا گیا ہے۔

فصل چہاردہم:

در فرقہ میان و معجزہ و کرامت ۔ اس فصل مین معجزہ اور کرامت کے درمیان فرقہ بتایا گیا ہے۔

فصل پانزدہم:

در بیان آنکہ انبیاء المعصوم اند اولیاء محفوظ ۔ اس فصل مین یہ بتایا گیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام معصوم ہوتے ہین اور اولیاء کرام محفوظ ہوتے ہین۔

فصل شانزدہم:

در بیان آنکہ ولی بدرجہ نبی نمی رسید ۔ اس فصل مین یہ بتایا گیا ہے کہ ولی کبھی بھی نبی کے درجے اور مرتبہ

کو نهین پهنچ سکتا ۔

فصل هفدهم:

در اقسام اولیاء الله از اقطاب و اوتاد و ابدال وغیره ۔ اس فصل مین اولیاء کرام کی اقسام اور ان کے مراتب کا ذکر هے۔

فصل هشتم:

در بیان معرفت الله تعالی۔ اس فصل مین الله تعالی کی معرفت کا بیان هے۔

فصل نوزدهم:

در جواز قطعیت عارف از عرفان ۔ اس فصل میں عارف کے عرفان کے قطعی جواز کا بیان هے۔

فصل بیستم:

دربیان قبض و بسط و حال و مقام وغیره۔ اس فصل مین تنگی و فراخی اور حال و مقام کا بیان هے۔

فصل بست ویکم:

در بیان مسئله وحدت الوجود ۔ اس فصل مین مسئله وحدت الوجود کا بیان هے۔

فصل بست و دوم :

در منع از مباحثہ و خوض درآیات متشابھات - اس فصل مین قران کي آيات متشابھات پر بحث و تمحیص اور غور و حوض کرنے سے ممانعت کي گئي ھے۔

فصل بست سوم:

در تعریف شیخ بر اصطلاح سالکان - اس فصل مین سالکین کي اصطلاح مین شیخ کي تعریف کي گئي ھے۔

فصل بست و پنجم:

در بیان فرقہ میان سالک و مجذوب - اس فصل مین سالک اور مجذوب کے درمیان فرقہ بتایا گیا ھے۔

فصل بست و ششم:

در بیان بعض الفاظ متقابلہ - اس فصل مین بعض متقابل الفاظ کا بیان ھے۔

اس کتاب کے آخر مین مصنف (مخدوم ڈاھري) لکھتے ھین "قد وقع الفراغ ولا ختتام وحصل الاتمام ولا نصرام بفضل الله العظيم من تاليف هذا الكتاب المستطاب المسما بينابيع الحيواة الا بديہ في طريقہ الطلاب النقشبنديہ في السنتہ السادستہ بعدالخمسين والماة والف الهجريہ"(۱)

---

(۱) ینابیع الحیاہ الا بدیہ ، ص۔ ۴۱ . (قلمی)

یعنی ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و انصرام سے، میں سن ۱۱۵۶ھ میں
اس کتاب جس کا نام ینابیع الحیوٰۃ الابدیہ فی طریق الطلاب النقشبندیہ ہے،
کی تالیف سے فارغ ہوا۔

اس کتاب کے قلمی نسخے مندرجہ ذیل مقامات پر موجود ہیں: " ینابیع الحیاۃ الابدیۃ " کا ایک قلمی نسخہ سید علاء مرتضیٰ شاہ سنائی (جی۔ایم سید) کے پاس موجود ہے۔

ڈاکٹر ابوالفتح محمد صغیر الدین مدظلہ اس نسخے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ " این نسخہ مکمل است ودر دو جلد ضخیم است۔"(۱)

یعنی۔ یہ نسخہ مکمل ہے اور دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔

اس قلمی نسخہ کا جلد اول ۳۲۴ اوراق پر مشتمل ہے اور جلد دوم ۲۴۸ صفحات پر مشتمل ہے تقطیع ۱۷ $\frac{1}{2}$ — ۱۱ اور خط نستعلیق میں ہے۔ نہایت خوبصورت خط میں ہے۔ مگر چند صفحات کسی دوسرے ہاتھ کے لکھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔

اس نسخے میں سن کتابت ۱۲۲۰ھ درج ہے۔ کاتب کا نام تاج محمد لکھا ہے۔ اس نسخہ کے جلد اول کے آخر میں جو عبارت ہے وہ یہ ہے:

" تمہ الجلد الاول من ینابیع الحیاۃ الابدیۃ فی طریقۃ الطلاب النقشبندیہ ازدست احقر الانام فقیر تاج محمد عفی عنہ بارھا خدایا این را و اولاد این فقیر و دوست صالح گردان بحرمت سید الثقلین و شفیع المذنبین اللھم اغفر لکاتب و مالکہ و والدہ

(۱) ینابیع الحیواۃ الابدیہ، مرتب ڈاکٹر ابوالفتح محمد صغیر الدین (قلمی) ص ۳۷

واولاده و احبائه و اغفر لامته محمد یا ارحم الراحمین ۰ وقت تماشت بتاریخ بیست ودویم روز سه شنبه ماه ذي قعده سنه ۱۲۴۰ھ، تمت و بالخیر عمت ۰" (۱)

۲- اس کتاب کا ایک قلمي نسخه ، مولانا محمد هاشم جان مجددي سرهندي کے پاس موجود هے۰

اس نسخه کے بارے مین علامه ابوالفتح محمد صغیر الدین مدظله فرماتے هین : " این نسخه مکمل است و صحیح ترین است منقسم است در دو جلد ۰" (۲)

یعني- یه مکمل نسخه هے اور سب سے زیاده صحیح هے یه دو جلدون مین منقسم هے۰

اس نسخه کي تفصیل اس طرح هے:

صفحات: جلد اول ۱۵۲ , جلد دوم ۱۵۶

سطور : ۲۳ در هر صفحه

الفاظ : ۲۱ در هر سطر

تقطیع : ۶ ۱/۲ ـ ۹

سن کتابت : ۱۲۰۴ھ

کاتب: نا معلوم۰

یه نسخه سن ۱۲۰۴ھ کا مکتوبه هے۰ جلد دوم کے آخر مین یه عبارت مذکور هے۰

" قد وقع الفراغ من تسوید هذا التحریر بید الضعیف الراجي الي رحمة رب الرحمٰن بیگ محمد بن حافظ میان میر محمد بن مرحوم و مغفور بیگ محمد بن مرحوم شیخ محمد بن مغفور عبدالخالق بن مبرور غفر الله له مخدوم قاسم بن غفران پناه مخدوم

---

(۱) ینابیع الحیواه الابدیه "، مرتب ڈاکٹر ابوالفتح محمد صغیرالدین (قلمي)، ص ـ ۲۷

(۲) ایضاً، ص ـ ۳۵۰

احمد غفر الله لهم بوقت الضحي من يوم الجمعة يوم عرفة سنة الف وما ئيتن و اربع (سنه ١٢٠٤ هـ) كتب ملكا لنفس و نفعا لغيره اللهم تقليد مند واغفر له " (١)

اس نسخه كے آخر مين ایک مختصر رساله عربي زبان مين منسلک هے جو مخدوم محمد جعفر بوبکائي رحه کا تصنيف کرده هے (٢)

٣- ایک مخطوطه درگاهه یوسفي خیاري شریف (ضلع نواب شاهه) کے کتب خانه مين موجود هے جو دو جلدون پر مشتمل هے-

جلد اول کا سن کتابت ١٢٧٤ هـ اور جلد دوم کا سن کتابت ١٢١١ هـ درج هے یعني جلد دوم پهلے لکهي گئی هے اور جلد اول بعد مين لکهي گئی هے ·

جلد اول کي ابتدا مين یه عبارت مرقوم هے " این کتاب ینابیع از احقر عبدالستار بن خضر نذر است بخدمت حضرت صاحبان قدس مکاني مرشد حقيقي کعبه تحقيقي دامه فيوضاته و در روي دعوي کسي نيست مرقوم تاریخ ١١ ، ماه ربيع الاول سنه ١٢٧٤ هـ دستخط بنده عبدالستار ·"(٣)

جلد دوم ، باب ششم " فصل اول در بيان علیه شریعت مطهره " پر ختم هوتا هے جس سے واضع هوتا هے کہ یه نسخه نا مکمل هے · اس لئے کہ باب ششم کے باقي ١٩ فصول ، اور باب هفتم ، باب هشتم باب نهم اور خاتمه نهين هے ·

---

(١) ینابيع الحيوه الابدیه في طریق الطلاب النقشبندیه ؛ مرتب ڈاکٹر ابوالفتح صاحب ص ٣٦ -

(٢) ایضا ص ٣٦

(٣) ایضا ص ٣٨

اس مخطوطہ کے آخر مین اس طرح لکھا ہے " قد تمالجلد الثاني من الکتاب المسمي ینابیع الحیوہ الابدیہ في طریق الطلاب النقشبندیہ بفضل اللہ و برحمتہ العظیم بید الراجي الي الرحمتہ مسکین رب د نہ عفي عنہ في وقت الضحي یوم الخمیس بتاریخ بیست ماہ رجب سنہ ۱۲۱۱ھ ۰" (۱)

۲۔ اس کتاب کے د و مخطوطہ پیر جھندہ مین سید وہب اللہ شاہ کے پاس موجود ھین مگر د ونون ناقص و نامکمل ھین ۰

ان مین سے پہلے نسخہ کا اول و آخر د ونون ناقص ھین ۔ یہ صفحہ ۱۰۳ سے شروع ھوتا ہے اور ۱۵۳ پر ختم ھوتا ہے ۔ اس کي مقطوع ۱۲/۹ ہے ۔ کاغذ بہت خستہ ہے ۔ کاتب کا نام اور تاریخ کتابت معلوم نھین ھو سکي ۔ کیونکہ اس کا خاتمہ نھین ہے ۰

د وسرا نسخہ بھي نامکمل ہے ۔ جو باب ششم سے شروع ھوتا ہے ۔ اس کا خط نستعلیق ہے ۔ مقطوع ۱۲/۷ ہے ۔ یہ ۴۷۰ صفحات پر مشتمل ہے اور ھر صفحہ مین ۲۱ سطرین ھین اور ھر سطر مین ۲۵ کہ قریب الفاظ ھین ۰

اس نسخہ کا آخر محفوظ ہے اور آخري عبارت اس طرح مرقوم ہے ۔

---

(۱) ینابیع الحیوہ الابدیہ ۰ مرتبہ ڈاکٹر ابوالفتح م/ مدظلہ (خطي) ، ص ۳۸ .

" وقع الفراغ والا ختتام و حصل الاتمام و لانصرام بفضل الله العظيم من تاليف هذا الكتاب المستطاب المسماة ينابيع الحيوه الابديه في طريق الطلاب النقشبديه في السنة الساد ستة بعد الخميسن و الماتة والف من الهجره و يخرج هذا التاريخ بحساب الجمل من هذا المصراع ۰

" كتابم هم داد خوبي بداده "

اللهم لک الحمد علي التمام ولک الشکر علي نهاية هذا المرام -
اللهم متعنا به وسائر الطالبين وا جعلنا من الذين يستعون القول فيتبعون احسنه آمين يارب العالمين ۰ " (۱)

اس نسخہ مین کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج نهین هے۔ نسخہ کے آخر مین سرخ روشنائي سے یہ الفاظ لکھے هین ۰

" این کتاب صاحب ینابیع ملکیت نا معلوم است "(۲)

۵ - ایک مخطوطہ مولانا محمد معروف متعلوي کے پاس موجود هے جو ۶۴۲ صفحات پر مشتمل هے - اس کي تقطيع ۸/۶ هے - سن کتابت ۱۳۱۶ ھ درج هے ۰

ڈاکٹر ابو الفتح محمد صغیر الدین مدظلہ اس نسخہ کے بارے مین لکھتے هین :

---

(۱) ینابیع الحیوه الا بدیہ ۰ مرتبہ ڈاکٹر ابوالفتح ، ص ۴۱ -

(۲) ایضا ، ص ۴۱

" اگرچہ بر سر ورق آن نوشتہ است کہ " مکمل در دو جلد است" ولي مکمل نیست بلکہ مختصر تا باب پنجم فصل ھفتم است ۰ "(۱)

یعني۔ اگرچہ سرورق پر یہ لکھا ھوا ھے کہ یہ دو جلدوں میں مکمل ھے۔ مگر (حقیقت یہ ھے کہ) یہ مکمل نھیں ھے۔ بلکہ باب پنجم کے فصل ھفتم (پانچویں باب کی ساتویں فصل) تک ھے۔

اس نسخہ کا خط نستعلیق ھے ۔ اس کے آخر مین ایک رسالہ سندھي زبان مین " تفسیر آیات قرانیہ " ھے ۰

٦۔ ایک مخطوطہ ، مولانا ابوالحسن (نواب شاھ) کے ھان موجود ھے ۔ (۲)

مذکورہ بالا چھ نسخون کو سامنے رکھہ کر پروفیسر ڈاکٹر ابوالفتح محمد صغیر الدین مد ظلہٗ نے کتاب ینابیع الحیاہ الا بدیہ فی طریقۃ الطلاب النقشبندیہ " کو ایڈٹ کیا ھے ۔ بلا شبہ یہ آپ کا بھت بڑا علمی کارنامہ ھے ۔ خصوصًا اھل سندھ ان کے اس احسان کو ھمیشہ ھمیشہ یاد رکھین گے ۰

---

(۱) ینابیع الحیوۃ الا بدیہ ۰ مرتبہ ڈاکٹر ابو الفتح صاحب (خطي) ص ۴۲ ۔

(۲) ایضا ، ص ۴۳

٣٠ ـ حيات العاشقين (مخدوم عبد اللطيف ٹھٹوي رحہ) ۰

يہ كتاب مخدوم قاضي عبد اللطيف سندهي ٹھٹوي رحہ (م ـ ١١٨٩ ھ) ابن مخدوم مفتي محمد هاشم ٹھٹوي رحہ كي تصنيف هے ـ ١

يہ تصوف ك موضوع پر عربي زبان مين كتاب هے ۰

٣١ ـ رسالہ في مناقب خواجہ محمد زمان لواري (مخدوم گرهوڑي) ۰

يہ رسالہ مخدوم عبد الرحيم گرهوڑي مرحوم (م ـ ١١٩٢ ھ) كا تصنيف كردہ هے ـ (٢)

يہ رسالہ تصوف سے متعلق سندهي زبان مين هے ـ اس مين خواجہ محمد زمان لواري شريف وال كا تذكرہ اور مناقب بيان كئے گئے هين ۰

٣٢ ـ فتح الفضل (مخدوم گرهوڑي) ۰

يہ بهي مخدوم عبد الرحيم گرهوڑي مرحوم كي تصنيف هے ـ (٣)

---

(١) تذكرہ مشاهير سندھ ج ٣ ص ٢٣٠ ـ

(٢) ايضا ج ٣ ص ١٥٠

(٣) ايضا ، ج ٣ ص ١٥٠ ، تاريخ تمدن سندھ ص ٥٧٦ ۰

يه بهي تصوف ك سلسله كي كتاب هے جو عربي اور سندهي زبان مين هے ۔

اصل مين يه مخدوم محمد زمان لواري شريف كي ملفوظات كي شرح هے - ملفوظات عربي زبان مين هے - مخدوم گرهوڑي نے شرح ابيات سندهي اورعربي زبان مين دي هے - اس كا ترجمه ڈاكٹر محمد بن عمر داود پوته نے شايع كرايا هے (١)

" فتح الفضل " كا ترجمه اور شرح خواجه گل محمد نے " ورد المحمديه" كے نام سے كي هے - جس مين ٢٤٣ اقوال كا ترجمه اور تشريح هے ۔

ڈاكٹر عبدالمجيد ميمن نے اس كے ايك قلمي نسخه كا ذكر اپنے مقاله " بيان العارفين " مين كيا هے جو سن ١٢٤٨هه (١٨٣٢ع) كا مكتوبه هے اور سليمان نامي كاتب كا نقل كيا هوا هے (٢)

خواجه محمد زمان لواري كي باقي ٢٠٣ اقوال ، ترجمه ، سيد نورعلي شاه لكهوي (ضلع شكارپور) نے " تكمله الورد المحمديه " كے نام سے كيا هے ۔ (٣)

٣٣ - مكتوبات گرهوڑي ۔

---

(١) تذكره مشاهير سندهه ج ٣ ، ص ١٥٠ ، تاريخ تمدن سندهه ص ٥٧٦

(٢) بيان العارفين مرتبه ڈاكٹر عبد المجيد ميمن (خطي) ص ٩٣ ـ

(٣) ايضا ، ص ٩٣

یہ بھي مخدوم عبدالرحیم گرھوري کي تصنیفات مین سے ھے اور سندھي زبان مین ھے (١)

یہ مخدوم گرھوڑي کے مکتوبات کا مجموعہ ھے ۰ جس مین عموما تصوف اور طریقت کا بیان ھے

٣٢۔ گرھوڑي جي سندھي ۔ (مخدوم گرھوڑي) ۰

یہ بھي مخدوم عبدالرحیم گرھوڑي کي تصنیف ھے (٢)

یہ رسالہ تصوف کے سلسلہ کا سندھي زبان مین ھے ۔ اور ابیات کي صورت مین ھے ۰ اور یہ " سندھي ابیات " کے نام سے بھي مشھور ھے (٣)

اصل مین یہ رسائل کا مجموعہ ھے ، جس مین تصوف اور تفسیر پر چھوٹے چھوٹے رسائل ھین ۔ (٤)

اس کا مخطوطہ انسٹیٹیوٹ آف سندھالاجي سندھ یونیورسٹي ، جامشورو مین موجود ھے ، جس کي تفصیل اس طرح ھے ۰

---

(١) تذکرہ مشاھیر سندھ ، ج ۔٣ ، ص ۔١٥٠ ، تاریخ تمدن سندھ ، ص ۔٥٧٦ ۔

(٢) ایضا ، ص ۔١٥٠ ، تاریخ تمدن سندھ ، ص ۔٥٧٦ ۔

(٣) تاریخ تمدن سندھ ، ص ٥٧٦ ۔

(٤) تذکرہ مشاھیر سندھ ، ج ۔ ٣ ، ص ۔١٥٠ ۔

مخطوطہ کا نام " رسالہ گرھوڑي " لکھا ھے - کاتب علي مردان شاہ ھے - زبان سندھي قديم ، خط نسخ اور مقطوع ٢٠/١٦ ھے - سن کتابت ١١٢٥ھ درج ھے ۔

ظاھري طور کالي نيلي اور لال روشنائي استعمال کي گئي ھے - اس مين تصوف بابت علمي نکتہ فقيرون کے لئے ھدايات اور عقائد کے لئے علمي وضاحتين دي گئي ھين ۔

٣٥ - قطب الارشاد - (شاہ فقير اللہ علوي)

يہ حاجي شاہ فقير اللہ علوي شکارپوري (م ١١٩٥ھ) کي تصنيف ھے (١)

يہ تصوف کي کتاب ھے جو عربي زبان مين ھے - اس کا دوسرا نام " مدارج المومنين " ھے - اس مين تصوف سے متعلق بعض مسائل کا ذکر کيا گيا ھے - چنانچہ مخدوم امير احمد صاحب فرمات ھين :

" قطب الارشاد وتسمي " المدارج العاليہ " ايضا ذکر خير مسائل التصوف واسرار الحروف والاسماء والاخلاق " (٢)

يعنی - قطب الارشاد جو "المدارج العالیہ" کے نام سے موسوم ہے، اس میں بھی تصوف کے مسائل اور حروف کے اسرار، اسماء اور اخلاق کا ذکر ہے -

---

(١) تذکرہ مشاھير سندھ ج ٣ ص ٩٥ ، بذل القوہ ص ٥٠ (مقدمہ) ، تاريخ تمدن سندھ ص ٥٥٢ ؛ جنت السندھ ص ٥٧٢ ، الوحيد سندھ آزاد نمبر - طبع ثاني : ١٩٧٩ع حيدرآباد سندھ بحوالہ ص ٣٧

(٢) بذل القوہ في سني النبوہ ص ٥٠ (مقدمہ / حاشيہ) ۔

اس کتاب مین آپ نے (فقیر الله علوی ؒ) ٣٦ سلسلہ ھائے تصوف (طریقون) کا ذکر کیا ھے- جن کے بارے مین آپ کو مخدوم محمد ھاشم ٹھٹوی رحہ (م - ١١٧٤ھ) سے بھی اجازت حاصل تھی ۔

وہ ٣٦ سلسلہ (طریقہ) تصوف کے یہ ھین :

القادریہ - النقشبندیہ ، الچشتیہ - الشاذیہ - الغزالیہ - الخلوتیہ - الشطاریہ - السھروردیہ - الکبرویہ - البھائیہ - الحاشمیہ - الفردوسیہ - الطیفوریہ الشامیہ - المدینیہ - الھمدانیہ - الرفاعیتہ - الکازرونیہ - المحمدیہ - القریشیہ - الطیفوریہ البسطامیہ - الاحمدیہ - الخواطریہ - الطالبیہ - الجنیدیہ - الاویسیہ - الخضرویہ - الزروقیہ - الراشدیہ - البکریہ - الجزولیہ - المعدیہ - السعلیہ - الحلاجیہ - الشعبیہ - الصدیقیہ - البخاریہ الشاھیتہ ۔

اس کتاب کا قلمی نسخہ اسلامیہ کالج پشاور کے کتب خانہ مین موجود ھے - جس کا نمبر شمار ٩٦٩ ھے ۔ یہ کتاب زیور طبع سے بھی آراستہ ھوچکی ھے- پہلے مصر سے طبع ھوئی (١) پھر کوئٹہ سے حاجی صاحب رحہ کے کسی مرید نے شایع کرایا- اس کے علاوہ بمبئی سے بھی یہ کتاب طبع ھوئی - جو حاجی صدیق خواجہ خجندی تاجر کتب نے رجب سن ١٣٢٥ھ مین مطبع مظفری بمبئی سے شایع کرائی - جس کے صفحہ اول پر اس طرح مرقوم ھے ۔

" اطیعو الله واطیعوالرسول و اولی الامر منکم - الحمد لله خالق الخلائق و محقق الحقائق علی ما وفقنا ا طبع ھذا لنسختہ المبارکہ ۰۰ بہ من تالیف عارف کنوزالمقطعا

-----

(١) بذل القوہ ص ٥٠ (مقدمہ / حاشیہ) ۔

كاشف رموز المتشابهات مولانا الحاج فقير الله ابن عبد الرحمان الحنفي الرُّتاسي الجلال آبادي ـ قطب الارشاد بحوا شها مجموعه قصيده في المطبع المظهري الواقع في بند ر بمبئي در نمبر ٥ استريت عمر كهباري بمبئي ، عداد (٢٠٠٠) " (١) يعني.

یعنی ـ اطاعت کرو اللہ کی، اس کے رسول کی اور اپنے اولی الامر کی ـ تمام حمد اللہ کے لئے ہے جو خلق کا پیدا کرنے والا اور مخلوق الحقائق ہے۔ جس نے ہمیں اس مبارک منظر کی طباعت کی توفیق عطا فرمائی ..... یہ عارف کنوز مقطعات، کاشف رموز متشابہات مولانا الحاج فقیر اللہ بن عبد الرحمن الحنفی الرتاسی الجلال آبادی کی تالیف ہے ـ قطب الارشاد، جس کے حاشیہ پر مجموعہ قصیدہ ہے بمبئی کے مطبع مظہری میں طبع ہوئی ـ بمبئی، گلی نمبر ۵ عمر کھباری، تعداد (۲۰۰۰) ـ

یہ کتاب (مطبوعہ) ٦٤٦ صفحات پر مشتمل ہے اور اس کتاب میں مقدمہ اور ٣٧ فصلین ہین ، اور ہر فصل مین کئي فصل اور مقصد اور فائدہ ہین ـ اس کے بعد پھر ہر ایک فصل یا مقصد مختلف علوم مین ہین ٠

مقدمہ مین چار چیزون کا ذکر کیا گیا ہے ٠

٠١ توحید

٠٢ نماز کے اسرار

٠٣ روزہ کے اسرار

٠٤ حج کے اسرار

یعني اعمال شرعیہ یا ارکان دین کے اسرار و رموز بیان کئے گئے ہین ٠

---

(١) حاجي فقير الله علوي : " قطب الارشاد " مطبع مظفري بمبئي سنہ ١٣٥ اھ ص ١ـ

مقدمہ کے بعد " فصول " ھین جو کل ٣٧ ھین ۔ یھان ان تمام فصول کی تفصیل بیان کرنا ممکن نھین ہے اس لئے بعض انتہائی اہم فصول کا تذکرہ کیا جاتا ھے ۔

فصل اول مین مذکور ہے کہ مومنون کے لئے مناسب ہے کہ سب سے پہلے فرائض سے مشغول رھین ۔ جن کے اسرار و رموز آپ نے " مقدمہ " مین بیان کردیئے ھین ۔ اس مین اعمال شرعیہ اور ارکان دین اور فرائض کو ادا کرنے کی سختی سے تاکید کی گئی ھے ۔ اس لئے کہ اکثر جاھل صوفی ، شریعت کے فرائض ادا نہیں کرتے تھے اور لوگون کو بد عملی کی طرف لے جا رہے تھے اور اس طرح خلق خدا کو گمراہ کر رھے تھے ۔

فصل چھارم کے چھٹے فصل مین ، خواب ، الھام اور کشف کا فرق بیان کیا گیا ھے ۔

خواب کے متعلق آپ فرماتے ھین کہ یہ دو قسم کے ھین ۔ ایک حقیقی اور دوسرے باطل ۔

الھام کے بارے مین کھتے ھین کہ کسی انسان کے دل مین فیض کے ذریعہ (نہ کہ کسب کے ذریعہ) کسی معنی کا ظاھر ھونا ۔ اس کے بعد آپ وحی اور الھام کا فرق بتاتے ھوئے لکھتے ھین کہ وحی فرشتہ کے واسطے سے ھوتی ھے ۔ اس مین فرشتہ (ملک) کا حاضر ھونا اور کلام کا سننا ضروری ھوتا ھے ۔ جبکہ الھام بغیر کسی واسطے کے ھوتا ھے ۔

پھر " فی البیان الکشف " کے عنوان سے کشف کے معنی اور مفھوم سمجھاتے ھوئے رقمطراز ھین :

" کشف و ھو فی لغتہ رفع الحجاب یقال کشف المراہ و جھھا ای رفعت نقابھا و اصطلاحًا ھو الا طلاع علی ما وراء الحجاب من المعانی الغیبتہ والا مور الحقیقتہ وھو

صوري و معنوي " يعني۔ کشف لغت میں پردہ اٹھانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ عورت نے اپنا نقاب (پردہ) اٹھایا۔ اور اصطلاح میں کشف ان معانی سے واقف ہونا جو چھپے ہوئے ہیں، اور ظاہری خواہ باطنی امور کی حقیقت سے آگاہ ہونا۔

اس کے بعد حاجي فقیر الله رحہ نے کشف کے دو قسمون " صوري " اور " معنوي " کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

ایک مطبوعہ نسخہ میان نور محمد علوي شکارپوري کے پاس موجود ہے۔

اور ایک نسخہ (مطبوعہ) مولوي عبد الفتاح مفتي شکارپور کے پاس موجود ہے۔

٣٦ ۔ فتوحات غیبیہ ۔ (شاہ فقیر الله علوي) ۔

یہ عجیب وغریب کتاب بھي حاجي فقیر الله شاہ علوي کي تصنیفات مین سے ہے (١)

یہ شاہکار کتاب تصوف کے موضوع پر ہے اور عربي زبان مین ہے ۔ اس کتاب کا پورا نام اس طرح ہے : " فتوحات غیبیہ شرح عقائد صوفیاء " ۔

اس کتاب مین صوفیاء کے عقائد کي تشریح کي گئی ہے۔

---

(١) تذکرہ مشاہیر سندھ ج ٣ ص١٥ ، تاریخ تمدن سندھ ص ٥٥٢ ، "الوحید " (سندھ آزاد نمبر) طبع ثاني : ١٩٧٩ع ، حیدرآباد سندھ ص ٣٧ ۔

مخدوم امیر احمد عباسي صاحب اس سلسلہ مین لکھتے ھین ۔

" الفتوحات الغيبيہ في شرح عقايد الصوفيہ " بحث فيہ عن مسائل التصوف والا خلاق و شرح عقايد الصوفيہ قدس الله اسرار ھم ۔ "(١)

یعني " الفتوحات الغيبيہ في شرح عقايد الصوفيہ " کتاب مین تصوف کے مسائل اور اخلاق پر بحث کي گئي ھے ۔ اور صوفياء کرام کے عقائد کي شرح کي گئي ھے ۔

اس کتاب کا مخطوطہ پیر حسام الدین راشدي مرحوم کے کتب خانہ (کراچي) مین موجود ھے ۔

٣٧ ۔ فيوضات العلي (فقير الله علوي) ۔

یہ بھي حاجي فقير الله شاہ علوي الحنفي شکارپور مرحوم کي تصنیف ھے ۔(٢)

یہ بھي تصوف کي کتاب ھے اور عربي زبان مین لکھي گئي ھے ۔ یہ کتاب کئي مقالات پر مشتمل ھے مثلاً ۔

١ ۔ المقالۃ في تصحيح النيۃ ۔

٢ ۔ المقالۃ في فضل الطريقۃ القادريہ ۔ اس مقالہ مین تصوف کے مختلف سلسلون اور طریقون پر سلسلۂ قادریہ کي فضیلت بیان کي گي ھے ۔

---

(١) بذل القوہ ص ٥٠ (مقدمہ)

(٢) ایضا ، تاریخ شعرن سندھ ص ٥٥٣ ، جنت السندھ ص ٥٧٢ ، " الرحيم " سندھ آزاد نمبرؔ مین اس کتاب کا نام " فتوحات العلي " مذکور ھے ۔ جو صحيح نھين ھے ۔

۳ - المقالة في وجوب السلوک - اس مقالہ مین معرفت کا بیان کیا گیا ھے - اور یہ بھي بیان کیا گیا ھے کہ سالک و مجذوب کسے کھتے ھین - اور ان کے مقام اور درجہ و مرتبہ کا بیان کیا گیا ھے ٠

۴- المقالة في بیان الانتساب - اس مقالہ مین بیان کیا گیا ھے کہ بندہ اپنے رب تک کس طرح پنھچ سکتا ھے - اور اس کے وصل کے دو درجہ بیان کئے ھین - ایک بلاواسطہ اور دوسرا بالواسطہ - اور یہ بھي بتایا گیا ھے کہ کونسے درجہ کے بندے کس طریقہ سے " وصل الله " کا مقام حاصل کر سکتے ھین ٠

۵ - المقالة في صحة الانتساب - اس مقالہ مین یہ بیان کیا گیا ھے کہ کبھي کبھي سالک صحیح معني مین وصال کو نھین پنھچتے اور بھٹک جاتے ھین - اس سلسلہ مین اس مقالہ مین ان کے درجات کے فرق کو واضح کر کے وصال کے اصل (حقیقي) درجہ کو کھول کر بیان کیا ھے ٠

٦ - المقالة في آداب المرید عند ظاهر الشرع و باطن الشرع و تمسک علیه آداب المرید مع المشائخ - اس مقالہ مین شرع کے ظاهري اور باطني مسائل مین کس طرح عمل کرنا چاھئے - اس سلسلہ مین شریعت کي پابندي بھرحال مریدون پر لازم ھے - پھر مریدون کے لئے ان آداب کا ذکر کیا گیا ھے جو ان کے لئے بھت ضروري ھین کہ اپنے مرشد کے ساتھ ان کا لحاظ رکھین ٠

۷ - المقالة في آداب المشیخة - اس مقالہ مین مشائخ و مرشد کے لئے آداب کا ذکر کیا گیا ھے کہ ان کي پابندي بھرحال ان پر لازم ھے - ان آداب کي عدم پابندي سے ان کا شیخ و مرشد ھونا مشکوک ھوجاتا ھے ٠

٨ ۔ المقالۃ في الاستخارہ لالتزام الطریقۃ ۔ اس مقالہ مین بیان کیا گیا ھے کہ سلوک

کے کسي بھي طریقے کو اختیار کرنے کے لئے " استخارہ " ضروری ھے ۔

٩ ۔ المقالۃ في فضل الذکر ۔ اس مقالہ مین ذکر کي فضیلت کو بیان کیا گیا ھے ،

اور ذکر اللہ کي تاکید کي گئي ھے ۔

١٠ ۔ المقالۃ في کیفیۃ التلقین ۔ اس مقالہ مین بتایا گیا ھے کہ شیخ و مرشد اپنے

مریدون کو کس قسم کي تلقین کرین ۔

١١ ۔ المقالۃ في الاشغال ۔ اس مقالہ مین ریاضت ذکر ، مراقبہ ، اور مجاھدہ وغیرہ جیسے

اشغال کا ذکر ھے ۔ جس سے تزکیہ نفس مقصود ھے ۔

١٢ ۔ المقالۃ في المبدا والمعاد ۔ اس مین قرآن و سنت کي روشني مین دنیاوي اور

اخروي زندگي اور موت کي حقیقت بیان کي گئي ھے ۔ اور اخروي زندگي کے درجات و اھمیت کو

واضح کیا گیا ھے ۔

١٣ ۔ المقالۃ في بیان اللطائف ۔ اس مقالہ مین مختلف لطائف کا ذکر ھے ۔ سلوک اور

تصوف کے اصطلاح مین لطائف سے کیا مراد ھے اور اس کے کتنے اقسام اور مقام ھین ، ان سب کا

ذکر کیا گیا ھے ۔

١٤ ۔ المقالۃ في التجلیات الذاتیہ والصفاتیۃ وقرب الفرائض والنوافل ۔ اس مقالہ مین

خدا کي ذاتي اور صفاتي تجلیات کا ذکر ھے ۔ سالک جب اعلیٰ مقام پر پہنچ جاتا ھے

تو کسي طرح الٰہي تجلیات اس پر منعکس ھوتي ھین اور فرائض و نوافل کي ادائگي

سے وہ کس طرح اپني مراد اور مطلوب کے قریب ھوتا ھے ۔ اور اسے طمانیت و روحاني سکون

حاصل ھوتا ھے ۔

١٥ - المقالة في وجود الاولياء في الارض و هني النبوة والرسالة و الولاية ولاية

النبي والرسول و الولي و مدارجهم - اس مقاله مين پهلے يه بيان كيا گيا هے كه

خدا كي زمين كبهي بهي اولياء سے خالي نهين رهتي - اس كے بعد نبوت ، رسالت اور ولايت كے هني اور مطالب سمجهائے گئے هين - اور نبي رسول اور ولي كي ولايت كے مراتب اور مدارج بيان كئے گئے هين ·

اس كتاب (فيوضات الهي) كا مخطوطه سيد امين الله علوي شكارپوري كے پاس موجود هے - اس مخطوطه مين كاتب كا نام فقير محمد ولد مُلا مدتدين هے اور تاريخ كتابت شوال سن ١٣١٣هه مذكور هے ·

اس كے علاوه ايك اور مخطوطه ميان جمال الدين علوي (م - ١٩٤٧ع) كے پاس موجود تها ، جس كا اب كوئي پته نهين هے ·

٣٨ - جواهر الاوراد - (فقير الله شاه علوي)

يه بهي حاجي فقير الله شاه علوي كي تصنيف كرده كتاب هے - (١)

تصوف كي يه كتاب فارسي زبان مين هے اور اس مين ورد و وظائف كا بيان هے ·

---

(١) تذكره مشاهير سنده ج ٣ ص٩٥ ، تاريخ تمدن سنده ص ٥٥٢ ، بذل القوه ص ٥٠ (مقدمه) " الوحيد " سنده آزاد نمبر ، ص ٣٧ ·

٣٩ ـ براهين النجات ـ (فقيرالله شاه علوي) ·

يه بهي فقيرالله شاه علوي مرحوم كي تصنيف هے (١)
يه كتاب عربي زبان مين لكهي گئي هے اور اس كا موضوع تصوف هے ·

٤٠ـ فتح الجميل في مدارج التكميل ـ (فقيرالله شاه علوي) ·

يه كتاب فقيرالله شاه علوي مرحوم كي تصنيف هے (٢)
يه تصوف كے سلسله كي كتاب هے جو عربي زبان مين هے ·
مخدوم امير احمد عباسي اس بارے مين لكهتے هين ، فتح الجميل في مدارج التكميل في مسائل التصوف والسلوك باللغتہ العربيہ " (٣)
يعني " فتح الجميل في مدارج التكميل " كتاب ، تصوف اور سلوك كے مسائل مين هے جو عربي زبان مين هے ·

---

(١) بذل القوه ص ٥٠ (مقدمہ) ، تذكره مشاهير سنده ج ٣ ص٩٥ ، تاريخ تمدن سنده ص ٥٥٢ ، جنت السنده ص ٥٧٢ ، " الوحيد " سنده آزاد نمبر ، ص٣٧

(٢) ايضا ، ايضا ، ايضا ، ايضا ، ص ٣٧

(٣) بذل القوه ص ٥٠ (مقدمہ) ·

۴١ ـ مكتوبات (فقيرالله شاه علوي) ٠

يه (مكتوبات) حاجي فقيرالله شاه علوي شكارپوري مرحوم كي تصنيفات مين سے هے ٠(١)

ان مكتوبات مين تصوف كے علاوه د وسري موضوعات پر بهي لكها گيا هے ٠ اس مين كل ٨٥ مكتوبات هين ٠

مخد وم امير احمد صاحب عباسي صاحب لكهتے هين :

" مكتوبات الشريفة...تحتوي علي خمسة و ثمانين مكتوبا ارسلها الحاج المذكور الي مشاهير وقته تشتمل علي مسائل متفرقة من التصوف و الحد يث والتفسير والفقه وسياسة المد ن وغير ها ٠" (٢)

يعني " مكتوبات الشريفه " يه ٨٥ مكتوبات پر مشتمل هے جو الحاج موصوف نے اپنے وقت كے علماء مشاهير كو ارسال كئے تهے ـ يه مكتوبات تصوف ، حد يث ، تفسير ، فقه ، اور ملكون كي سياست وغيره كے متفرقه مسائل پر مشتمل تهے ٠

يه شاه صاحب موصوف كي نهايت اهم اور اعلىٰ د رجه كي تصنيف هے جس سے شاه صاحب كي علمي قابليت كا اندازه هوتا هے ٠ يه كتاب فارسي زبان مين هے ـ

---

(١) بذل القوه ص ٥٠ (مقد مه) ، تذكره مشاهير سند ه ج ٣ ص ٩٥ ، الوحيد ، سند ه آزاد نمبر ، ص ٣٧

(٢) ايضا ، ص ٥٠ (مقد مه) ٠

البتہ قرآن کي آيات و احاديث کے متن وغيرہ عربي زبان مين ديئے گئے هين ۔

"مکتوبات" لاهور سے سيد علي نوازعلوي شکارپوري، جو آپ کي اولاد مين سے هين، کي سعي اورکوشش سےطبع هو چکي هے۔ يہ مطبوعہ کتاب ۳۹۰ صفحات پر مشتمل هے اوراس کي تقطيع $\frac{1}{2}$ ۱ × ۷ هے ۔

۴۲ ۔ قصيدہ صبرورہ ۔ (فقيرالله شاہ علوي) ۔

يہ بھي فقيرالله علوي کي تصنيفات مين سے هے (۱) ۔

يہ تصوف سے متعلق رسالہ عربي زبان مين هے ۔

مخدوم امير احمد عباسي اس سلسلے مين فرماتے هين :

قصيدہ مبرورہ قالها في الحرم النبوي مواجها قبر النبي صلي الله عليه وسلم" (۲) يعني ۔

يعنی - قصیدہ مبرورہ، جس کو آپ نے حرم نبوی میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کے سامنے تالیف کیا۔

---

(۱) تذکرہ مشاهير سندھ ج ۳ ص۹۵ ، بذل القوہ ص ۵۰ (مقدمہ) الوحيد "سندھ آزاد نمبر، ص۳۷

(۲) بذل القوہ في حوارث سني النبوہ ص ۵۰ (مقدمہ) ۔

اس کے بعد مولف نے خود اس سلسلے مین لکھا ہے " لما اراد المولف الا
حقر خادم الفقراء فقیرالله بن عبدالرحمان الحنفي الجلال آبادي الشکارپوري بعون الله
وحسن توفیقه زیاره الحرمین الشریفین زاد هما الله تشریفا و تکریما انشد في اثنآء الطریق
قصیده فاذا وصل الي الحضرة النبویه و الطیبة المصطفویة علیه من الصلواة اتمها و من
التحیات اعمها سنة الف ومأة و اثنتین وستین في العشره الا واخرمن الجمادي الاول او
العشره الاول من جمادي الثاني ." (١)

یه بهت هي مختصر رساله هے - اور شاه صاحب رح کي دوسري
تصنیف " قطب الارشاد " مین صفحه ٥٢٣ مین بهي درج هے .

٤٢ - فوائد فقیرالله .

یه بهي فقیرالله شاه علوي کي تصنیف هے (٢)
تصوف اور طب سے متعلق یه کتاب پشتو زبان مین لکهي گئي هے .

---

(١) قطب الارشاد (قلمي) ص ٥٢٣

(٢) بذل القوه ص ٥١ (مقدمه) ، تذکره مشاهیر سنده ، ج ٣ ، ص ٩٥ .

مخدوم امیر احمد صاحب عباسي فرماتے هین :

" فوائد فقیرالله في الطب واوراد اهل التصوف ـ کتبها بلغة پشتو "

(١) یعني ـ فوائد فقیرالله جو طب اور اهل تصوف کے ورد و وظائف سے متعلق هے، اس کو آپ نے پشتو زبان میں تحریر کیا۔

یہ کتاب خطي صورت مین میان بدرالدین علوي کے پاس موجود هے ·

اس رسالہ مین روحاني اور جسماني امراض کا ذکر کیا گیا هے · جن کو شاہ صاحب " مصالح " اور " مفاسد " سے تعبیر کرتے هین ـ مفاسد (برے کام) سے کون کون سے مرض روح اور جسم کو لاحق هوتے هین اور مصالح سے ان امراض سے نجات ملتي هے ·

اس سلسلہ مین شاہ صاحب نے روحاني امراض کے لئے کچھ وظائف عربي زبان مین تجویز کئے هین اور جسماني امراض کے لئے کچھ نسخے دیئے هین جو ابجد کے حساب سے اس رسالہ مین درج هین ·

٤٣ ـ ملفوظات (فقیرالله علوي)

یہ حاجي فقیرالله شاہ علوي کي ملفوظات هے اور اس کا شمار کتب تصوف مین هوتا هے ـ

یہ ملفوظات ٢٣٦ صفحات پر مشتمل هے · مخدوم امیر احمد عباسي فرماتے هین :

---

(١) بذل القوه ص ٥١ (مقدمه) ·

" ملفوظات ـ تحتوي علي ٢٣٦ صفحة وهي موجودة عند الحافظ خان محمد كاكر بكوشتہ ـ(١) يعني

یعنی ۔ اس کی ملفوظات ۲۳۶ صفحات پر مشتمل ہے اور یہ حافظ خان محمد کاکڑ کے پاس کوئٹہ میں موجود ہے۔

٢٤ ـ مجموعہ ملفوظات وعمليات (فقير الله شاہ علوي)

یہ حاجي فقير الله شاہ علوي رحہ کي ملفوظات وعمليات کا مجموعہ ہے ـ(٢)

یہ مجموعہ کل ٥٢٤ صفحات پر مشتمل ہے ۔ یہ کتاب بھي کوئٹہ مين حافظ خان محمد کاکڑ کے پاس موجود ہے ـ(٣)

اس کتاب مين آيات قراني اور احاديث مبارک کا متن عربي زبان مين ہے باقي ان کي تشريح و توضيح فارسي زبان مين ہے ۔

---

(١) بذل القوة في حوارث سني النبوة ص-٥١ (مقدمہ)

(٢) ايضا ص-٥١ (مقدمہ)

(٣) ايضا ، ص ٥١ (مقدمہ) ۔

۴۵ - شرح ابیات (فقیراللہ شاہ علوی)

یہ رسالہ حاجی فقیر اللہ شاہ علوی شکارپوری کا تصنیف کردہ ہے - اس کا پورا نام اس طرح ہے :

" شرح بعض الابیات المشکلۃ من مثنوی والمعنوی الرومی رحمۃ اللہ تعالی : (۱)

یہ رسالہ تصوف کے سلسلہ میں عربی زبان میں ہے - اس میں مولانا رومی رحہ کی مثنوی کے بعض مشکل ابیات کی تشریح پیش کی گئی ہے ۔

۴٦ - شرح قصیدہ بانت سعاد (فقیراللہ شاہ علوی) ۔

یہ بھی شاہ فقیراللہ علوی کی تصنیف کردہ کتاب ہے (۲)

تصوف کی یہ کتاب فارسی زبان میں ہے - اس میں شاہ صاحب کے کچھ قصائد (قصیدے) درج ہیں جو آپ نے عشق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں موزون کئے تھے - جن کی تعداد ۸۴ ہے ۔

یہ کتاب ۲۳٦ صفحات پر مشتمل ہے - اس کا مخطوطہ حافظ خان محمد کاکڑ (کوئٹہ) کے پاس موجود ہے ۔

---

(۱) بذل القوہ ص ۵۱ (مقدمہ)

(۲) ایضا ، ص ۵۱ (مقدمہ) ۔

٤٦ ـ مثنوي ختم السلوک ـ (ميرعلي شير قانع ٺٽوي)

يہ ميرعلي شير قانع ٺٽوي (١٢٠٢ ھ) کي تصنيف ھے (١)

يہ مثنوي تصوف کے رموزو نکات پر مشتمل ھے ۰ اور ٢٨٦ صفحات پر مشتمل ھے ۰ ھر صفحہ مين ١٥ سطرين ھين ـ کتاب مين ايک مقدمہ اکيس مقالہ اور ايک خاتمہ ھے ۰ يہ کتاب سن ١١٢٩ ھ مين تاليف ھوئي ـ سن تاليف الفاظ " ختم السلوک " سے نکلتا ھے (٢)

اس کا ايک نسخہ سندھي ادبي بورڈ مين موجود ھے جو خود مولف کے ھاتھہ کا لکھا ھوا ھے ۰

٤٧ ـ طومار سلاسل گزيدہ (ميرعلي شيرقانع)

يہ بھي ميرعلي شير خان ٺٽوي کي تصنيف ھے (٣)

---

(١) اعجاز الحق قدوسي " تاريخ سندھ ج ٢ ص ٥٧١ ، مقالات الشعراء ص١٥ (مقدمہ)

(٢) ايضا ، ص ٥٧١ ، تحفتہ الکرام ص ٦٠ (مقدمہ)

(٣) اعجاز الحق قدوسي : " تاريخ سندھ ج ٢ ص٥٧٢ ، مقالات الشعراء ص١٧ (مقدمہ)

يه كتاب بهي تصوف كے سلسله كي هے - اس مين مشاهير تصوف سنده كي طريقت كے سلسله درج كئے گئے هين - سنده كے صوفياء كے حالات پر يه ايك مفيد كتاب هے - اس كا ايك خطي نسخه سندهي ادبي بورڈ مين موجود هے ·

۴۸ - عيار سالكلن طريقت - (ميرعلي شير قانع)

يه بهي ميرعلي شير قانع كي تصنيفات مين سےهے (۱) تصوف كي اس كتاب مين تقريبا ايك هزار روحاني مشاهير اور اكابرين تصوف كا تذكره هے - اس مين سنده كے مشاهير و صوفياء كے علاوه سنده كے باهر كے بزرگان دين كے حالات هين ·

اس كا ايك نسخه برٹش ميوزم (۵۸۹ - ۲۱ - ADD) مين موجود هے جو ۱۲۴٦ ه كا مكتوبه هے (۲)

۴۹ - رساله غوثيه - (مير علي شير قانع)

يه بهي ميرعلي شير قانع ٹهٹوي كي تصنيف هے (۳) يه كتاب سلوک اور معرفت پر هے اور منظوم هے

---

(۱) اعجاز الحق قدوسي : " تاريخ سنده ج ۲ ص ۵۷۲ ، مقالات الشعراء ص ۱۷ (مقدمه)

(۲) ايضا ، ج ۲ ص ۵۷۲

(۳) ايضا ، ج ۲ ، ص ۵۷۲

٥١ - كشف الكامن في علم الباطن - (مخدوم عبد الواحد سيوستاني رحمه)

يه مخدوم عبد الواحد سيوستاني رحمه (م - ١٢٢٤ هـ) كي تصنيف

هے (١)

يه رساله تصوف كے موضوع پر هے اور عربي زبان مين هے -

اس رساله مين علم باطن كے بعض رازون كي تشريح كي گئي هے اور

يه سن ١١٨٥ هـ مين تصنيف هوا (٢)

اس كے مقدمه مين تسميه كے بعد مخدوم سيوستاني رحمه فرماتے هين :

الحمد الله العليم الذي يعلم البواطن كظواهر الاشياء والرحيم الذي يختص برحمته من يشاء والصلواة والسلام علي المخصوص بالعمل بعلم الظاهر والباطن بين الانبياء سيدنا محمد وآله واصحابه الذين هم باحكام الشريعة علماً و باسرار الحقيقة عرفاء فلما رايت انكار بعض اهل الزمان لفضيلة علم الباطن بادرت الي البيان والف منتخبا من كلام اهل العرفان ليكون علي اثبات المدعي كالبرهان مستعينا بمن هو المستعان و متوكلا علي من عليه و سميته "بكشف الكامن في علم الباطن و هو علي كشوف" (٣)

---

(١) تذكره مشاهير سنده ج - ١ ص ٢٠٩ ، " الرحيم " مشاهير سنده نمبر ، طبع ثاني شاه ولي الله اكيڈمي حيدرآباد (سنده)، ١٩٦٩ع ، ص ٨

(٢) " الرحيم " مشاهير سنده نمبر ، ص ٨

(٣) مجموعه رسائل واحدي (قلمي ص ١٠٦ ، رساله كشف الكامن في علم الباطن ص ١ (قلمي) ۰

۱

اس رسالہ مین جیسا کہ مقدمہ مین صراحت کي گئي ھے کہ کئی کشوف پر

مشتمل ھے۔ مثلاً:

١. کشف اول ، ثبوت اور تحقیق سے متعلق ھے۔ جس مین علم الباطن ، علم الاسرار

علم الحقیقۃ اور علم القلب کو بھت سي کتب کے حوالہ سے ثابت کیا گیا ھے۔ مثلا :

شیخ علي القاری کي کتاب " شرح عین العلم " کے حوالہ سے لکھا ھے کہ علم

باطن ایک نور ھے جو پوشیدہ ھم باتون سے آگاہ کرتا ھے اور یہ علم الله تعالیٰ کي ذات

وصفات سے متعلق ھے۔ اور یہ تحقیق شدہ ھے۔ جب یہ نور قلب مین داخل ھوجاتا ھے تو غیب

کے دروازے کھل جاتے ھین (١)

پھر امام غزالي رحہ (ھ -) کي کتاب احیاء العلوم کے حوالہ

سے لکھتے ھین -

اما علم المکاشفۃ فھو علم الباطن و ذالک غایۃ العلوم و ھو علم الصدیقین

والمقربین فھو عبارۃ عن نور یظھر في القلب عند تطھیر و تزکیۃ من صفاته المذمومۃ

ینکشف من ذالک النور امور کان یسمع من قبل اسمائھا و یتوھم لھا معاني مجملۃ فیتضح

---

(١) مجموعہ رسائل واحدي (قلمي) ص ١٠٦ ، کشف الکامن فی علم الباطن، ص ١، (قلمی)-

لاذ ذاک حتي يحصل المعرفة الحقيقة بذات الله وصفات التامات وبا فعال وحكمة

في خلق الدنيا ولا آخره ـ(١)

يعني ـ علم الكاشفة ، علم الباطن هے ـ اور یہ صدیقین اور مقربین کا علم ہے ـ جو دل بري

صفات سے پاک و صاف ہوتے ہین ، یہ ان مین ظاہر ہوتا ہے ـ اور اس نور سے ایسي باتین جن

کے متعلق پہلے سنا تھا ، اس پر ظاہر ہوتي ہین اور وہ الله تعالی کي ذات وصفات

کے متعلق معرفت حقیقي حاصل کر لیتا ہے اور دنیا و آخرت کي تخلیق کي حکمت بھي

اس علم کي بدولت حاصل ہو جاتي ہے ـ

علم الباطن کي تعریف مین دیلمي کي یہ روایت پیش کرتے ہین :

"عن الحسن رضه قال العلم علمان فعلم في القلب (باطن) فذالک العلم

النافع وعلم علي اللسان (ظاهر) فذالک حجة الله عزوجل علي ابن آدم "(٢)

علم کي دو قسمین ہین ایک علم دل (قلب) سے متعلق ہے (وہ علم الباطن ہے)

اور یہ علم نہایت نفع بخش ہے ـ اور دوسرا علم زبان سے متعلق (علم الظاہر) ہے پس یہ ابن

آدم پر الله عزوجل کي طرف سے حجت ہے ـ

الکشف الثاني ـ في بعثت النبي صلي الله عليه وسلم ـ اس مین آنحضرت

صلي الله علیه وسلم کي بعثت کے سلسلے مین واضح کیا گیا ہے کہ آپ کو ظاہري اور باطني

علوم کے ساتھ مبعوث کیا گیا تھا ـ

---

(١) مجموعہ رسائل واحدي (قلمي) ص ١٠٧ ، ایضا ص ٢ ـ

(١) ایضا ، ص ١٠٧ (قلمي) کشف الکامن في علم الباطن ، ص ٢ (قلمي)

الکشف الثالث في اختصاص صلی الله علیه وسلم بالحکم بعلم الظاهر والباطن ۰ اس مین آنحضرت صلی الله علیه وسلم کي اس خصوصیت کا ذکر کیا گیا هے کہ آپ علم ظاهر اور باطن دونون کے ذریعہ حکم صادر فرماتے تھے۔ کیونکہ جب آپ کو ان دونون قسم کے علوم کے ساتھ مبعوث کیا گیا تو ان دونون کے مطابق عمل کرنا بھي آپ کي خصوصیت مین داخل هو گیا ۰

الکشف الرابع في اشغال الصحابہ رضوان الله علیهم اجمعین ۰ اس مین بتایا گیا هے کہ صحابہ کرام رض ظاهري اعمال کے ساتھ ساتھ باطني اشغال مین بھي مشغول رهتے تھے ۰

الکشف الخامس في اهتمام التابعین ۰ اس مین بتایا گیا هے کہ صحابہ کرام رض کي طرح تابعین عظام رحم بھي علم الباطن کا اهتمام کرتے تھے ۰

الکشف السادس في افضلیتہ واهمیتہ ۰ اس کشف مین علم الباطن کي اهمیت اور افضلیت بیان کي گئي هے ۰ اس سلسلے مین آنحضرت صلی الله علیه وسلم کي اس حدیث مبارکہ سے کہ عابد پر عالم کو فضیلت حاصل هے ، بحث کرتے هوئے مخدوم سیوسانی رحم نے عالم کے لئے ضروري قرار دیا هے کہ وہ ظاهري علم کے ساتھ ساتھ باطني علم سے بھي بھرہ ور هو ۰

الکشف السابع في اقرار علماء الظاهر من سلف بفضل علماء الباطن ۰ اس مین علمائے ظاهر پر علمائے باطن کي فضیلت بیان کي گئي هے اور اس سلسلے مین سلف مین سے علماء ظاهر کے اقوال پیش کئے هین جن مین اس بات کا اقرار هوتا هے کہ علماء باطن کو ان پر فضیلت حاصل هے ۰

الکشف الثامن في طریقہ حصولہ ۰ اس کشف مین علم باطن کے حصول کے طریقہ کا ذکر

ہے کہ اس علم کو مجاہدہ اور ریاضت سے حاصل کیا جا سکتا ہے ۔

الکشف التاسع فی عقوبة منکرہ ۔ اس مین علم الباطن کے منکرین کی مذمت کی گئی ہے - اور بتایا گیا ہے کہ اس علم کے منکر اصل مین کمال ایمان کے منکر ہین کیونکہ مخدوم صاحب رحہ کے نزدیک یہ علم کمال ایمان کی دلیل ہے ۔ چنانچہ اس علم کے منکر کو محرومی کے سوا کچھہ حاصل نہین ہوتا - اور اس کی سزا یہ ہے کہ اس کو علم الباطن سے محروم کیا جاتا ہے ۔

الکشف العاشر فی اتصاف الامام الاعظم رضی اللہ عنہ بھذا العلم و تبحرہ فیہ ۔ اس کشف (باب) مین بتایا گیا ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ نعمان ثابت رض کو علم الفقہ ظاہری کے ساتھہ ساتھہ علم الفقہ باطن مین بھی بہت اونچا مقام حاصل تھا اس سلسلے مین مخدوم رحہ کئی حوالے دے کر ، امام صاحب کی اس وصف کو بیان کیا ہے ۔

الکشف الحادی العشر ۔ اس باب مین ان لوگون کا رد کیا گیا ہے جو یہ کہتے ہین کہ اگر امام اعظم ابو حنیفہ باطنی علم رکھتے تو اس مین بھی ان کی کوئی تصنیف ضرور ہوتی ۔ مخدوم صاحب رحہ اس کا جواب دیتے ہوئے واضح کیا ہے کہ علم الباطن صدری ہے نہ کہ سطری ۔ بے شک اس علم کا اکابر نے رموز اور اشارون مین ذکر کیا ہے - اس کے بعد مخدوم سیوستانی کئی مثال اور حوالجات دیکر ثابت کرتے ہین کہ امام صاحب علم باطنی بھی رکھتے تھے ۔

الکشف الثانی عشر ۔ اس باب (کشف) مین امام اعظم ابو حنیفہ رحہ سے فقہ کی جو تعریف منقول ہے اس کی روشنی مین علم الباطن کو بھی علم الفقہ کا حصہ قرار دیا گیا ہے ۔

امام صاحب رحمه نے ایک جگہ فقہ کی تعریف اس طرح کی

ہے ۔

الفقہ معرفت النفس مالھا وعلیھا (١) یعنی

دینی - فہم ، معرفت نفس کا نام ہے ۔

مخدوم صاحب امام موصوف کی فقہ کی اس تعریف کی روشنی میں

کہتے ہیں کہ یہ اعتقادیات اور وجدانیات (اخلاق باطنہ وملکات نفسانیہ) اور

عملیات (روزہ نماز وغیرہ) سب کو شامل ہے ۔ اس لئے علم باطن بھی فقہ میں داخل

ہے (٢)

اس رسالہ کا مخطوطہ سندھ یونیورسٹی کی مین (علامہ آئی - آئی

قاضی) لائبریری میں موجود ہے جو ٢٢ صفحات پر مشتمل ہے - مجموعہ رسائل واحدی

میں یہ رسالہ پانچویں نمبر پر ہے اور صفحہ ١٠٦ سے ١٢٧ اور ٢٠٦ سے ٢٧٥

تک پھیلا ہوا ہے ۔

---

(١) مجموعہ رسائل واحدی (قلمی) ص ١١٨ الکشف الکامن فی علم الباطن ص١٣ - (قلمی) ۔

(٢) ایضا ص ١١٨ ، ایضا ص ١٣ ۔

اس رسالہ کا خاتمہ ان الفاظ پر ھوتا ھے :

" وقع الفراغ من ھذا التالیف بعون اللطیف فجر الثامن و العشرین من جمادی الثانی ١١٥٨ ھ صلی اللہ علیہ سیدنا محمد والہ وسلم۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم "(١)

اس سے اس رسالے کا سن تالیف معلوم ھوتا ھے جو ٢٨ جمادی الثانی ١١٥٨ ھ ھے ۔

سندھ یونیورسٹی مین موجود مخطوطہ مین نہ تو کاتب کا نام مذکور ھے اور نہ ھی تاریخ کتابت درج ھے ۔

٥٢ ـ <u>انوار الفیوضات الباطنیہ فی امتیاز اھل الباطن و الباطنیہ</u> ـ (مخدوم عبد الواحد سیوستانی رحم) ۔

یہ بھی مخدوم مفتی عبد الواحد سیوستانی مرحوم کی کتاب ھے اور عربی زبان مین ھے (٢)

اس رسالہ مین جو تصوف سے متعلق ھے اھل الباطن اور باطنیہ (باطنی فرقہ) کا فرق اور امتیاز بیان کیا گیا ھے ۔

---

(١) مجموعہ رسائل واحدی (قلمی) ص ١٢٧ ، الکشف الکامن فی علم الباطن ص٢٢ (قلمی)

(٢) تذکرہ مشاھیر سندھ ج ص٢١٠ (حاشیہ) ، " الرحیم " مشاھیر سندھ نمبر ، ص٩ ، انوار الفیوضات باطنیہ فی امتیاز اھل الباطن و الباطنیہ ص١ (قلمی) مجموعہ رسائل واحدی ص٢٠٩ (قلمی)

مخدوم صاحب تسمیہ ، حمد و ثنا اور صلواۃ والسلام کے بعد رقمطراز

ہین ۔

" فقد اشتبہ علی بعض الفضلاء الفرق بین اہل الباطن والباطنیہ

الجہلا فاردت ان اجمع مایزیل الاشتباہ فشرعت فیہ بعون اللہ و سمیتہ انوار الفیوضات

الباطنیہ فی امتیاز اہل الباطن من الباطنیہ ۔"(1) یعنی

یعنی ۔ تحقیق بعض فضلاء کو اہل باطن اور باطنیہ میں فرق میں شبہ ہوا ہے ۔ پس
میں نے ارادہ کیا کہ ان تمام چیزوں کو جمع کروں جس سے یہ شبہ زائل ہو جائے ۔
تو میں نے اللہ کی نصرت سے اس کی شروعات کی اور اس کا نام "انوار الفیوضات
الباطنیہ فی امتیاز اہل الباطن من الباطنیہ رکھا ۔

یہ رسالہ ایک مقدمہ چار فصول اور خاتمہ پر مشتمل ہے ان چار

فصول مین سے دو فصل اہل الباطن کے لئے اور دو فصل باطنیہ فرقہ کے لئے مختص

ہین ۔ اور ہر ایک کے اوصاف اور احکام و عقائد بیان کرنے کے بعد ان کے درمیان فرق

واضح کیا گیا ہے ۔ اس کتاب مین پہلے دو فصل اہل باطن سے متعلق ہین ۔

الفصل الاول ۔ فی بیان اہل الباطن واوصافہم ۔ اس فصل مین اہل باطن کے اوصاف

بیان کئے گئے ہین اور ان کو اہل سنت والجماعت مین شمار کیا گیا ہے ۔ اور بہت

سی کتب مثلاً مجمع البحار ، احیاء علوم الدین ، کشف الحق ، مفتاح الصلواۃ ، مفتاح العرب

---

(1) تذکرہ مشاہیر سندھ ج ص ٢١٠ (حاشیہ) ، " الرحیم " مشاہیر سندھ نمبر ،
انوار الفیوضات باطنیہ فی امتیاز اہل الباطن والباطنیہ ص ١ (قلمی) مجموعہ
رسائل واحدی ص ٢٠٩ (قلمی) ۔

اور شمس العلوم وغیرہ ھم کے حوالجات سے اہل باطن کے اوصاف بیان کئے گئے ہین ۔

الفصل الثاني في بیان احکامھم ۔ اس فصل مین اہل باطن کے بارے مین احکام کا
تذکرہ کیا گیا ہے کہ ان کے لئے بہت سی بشارتین ہین اور وہ اونچے درجات پر
فائز ہین ۔

کتاب کے آخری دو فصلون (فصل ثالث و رابع) مین "باطنیہ"
کا ذکر کیا گیا ہے ۔

الفصل الثالث ۔ في بیان الفرقۃ الباطنیہ وصفاتھم ۔ اس فصل مین باطنی فرقہ
کے اوصاف بیان کئے گئے ہین ۔ جو شیعہ فرقے سے تعلق رکھتے ہین ۔ باطنیہ ، باطن
کی طرف اس لئے منسوب ہین کہ ان کے نزدیک شریعت کے ہر ظاہر کا کوئی باطن
ضرور ہے ۔ مثلا روزہ کہ یہ اپنے مذھب کو چھپانے کا نام ہے ۔ حج سے مراد
اپنے امام تک رسائی ہے ۔ صرف زکواۃ اور خمس مین ان کے نزدیک کوئی باطن نہین
ہے ۔

اس کے بعد مخدوم صاحب نے باطنیون کے کئی شاخون مثلا زنادقہ ،
روافض وجودیہ ، اسماعیلیہ وغیرہ کا ذکر کیا ہے ۔

الفصل الرابع في بیان احکامھم ۔ اس فصل مین باطنی فرقون سے متعلق احکام بیان
کئے گئے ہین کہ ان کو قتل کرنے کا حکم ہے ۔ اسماعیلیہ اور دوسرے ملحدون کا
قتل واجب ہے ۔ یہان تک کہ ان کی توبہ بھی قبول نہین ہوتی ۔

ان چار فصلون مین اہل باطن اور باطنیہ کے اوصاف و احکام بیان
کرنے کے بعد دونون مین امتیاز بالکل واضح ہوجاتا ہے کہ اہل باطن مسلمان اور اہل

سنت والجماعت سے متعلق رکھتے ھین جبکہ باطنی کانو ھین اور ان کا تعلق شیعہ روافض سے ھے ۰

اس کتاب کا خاتمہ دعائیہ کلمات کے بعد اس طرح کیا گیا ھے ۰

" قد وقع الفراغ من تالیف هذه النسخة یوم الاحد السابع عشر من شهر ربیع الثاني سنة احدي و تسعین و المأة والالف من الهجرة النبوة علي صاحبها الصلواة والسلام ـ والحمد لله رب العالمین ـ لااله الاالله محمد رسول الله صلي الله محمد و اله وسلم "(١)

اس عبارت سے کتاب کا سن تالیف علوم ھوتا ھے جو ١٧ ربیع الثاني سن ١١٩١ ھ ھے ۰

اس کا قلمي نسخه سندھ یونیورسٹي کي مین لائبریري مین موجود ھے- مجموعہ رسائل واحدي مین صفہ ٢٠٨ سے ٢٢١ تک پھیلا ھوا ھے ۰

رسالہ في لاجازہ والتلقین بالطریقۃ النقشبندیہ (مخدوم محمد ابراھیم رح) ۰

یہ مخدوم محمد ابراھیم (ٹڈی والا) ابن مخدوم عبد اللطیف ابن مخدوم محمد ھاشم ٹھٹوي رح (م ـ ١٢٢٥ھ) کو تصنیف ھے ((٢)

---

(١) مجموعہ رسائل واحدي (قلمي) ص ٢٢١ ، انوار الفیوضات ، ص ١٣ (قلمي)

(٢) بذل القوہ ص ٤٣ (مقدمہ) " الرحیم " مشاھیر سندھ نمبر ص ٢٠ ۰

یہ رسالہ تصوف سے متعلق ھے اور عربي زبان مین ھے •

مخدوم امیر احمد صاحب عباسي کھتے ھین :

" رسالۃ في الاجازۃ والتلقین با الطریقۃ النقشبندیہ الاحمدیۃ ال العصومیۃ الصفیۃ کتبھا السید قاسم بن علي بن محمد الاسکافي والسید مصطفي بن السید محمد الرھاوي •"(١) یعني

یعنی - رسالہ فی الاجازۃ والتلقین باالطریقۃ النقشبندیہ الاحمدیہ المعصومیہ الصفیہ ھے جو سید قاسم بن علی بن محمد الاسکافی اور سید مصطفی بن سید محمد الرھاوی نے لکھا ھے -

سید قاسم بن علي بن محمد الاسکافي مذکور مخدوم ابراھیم رحم کے مرید اور خلیفہ تھے - جن کو آپ نے طریقہ نقشبندیہ مین اجازت عطا کي تھي اس رسالہ مین سید قاسم کے لئے عربي مین بھت سے القاب استعمال کئے گئے ھین •

یہ ایک مختصر رسالہ ھے جو فل اسکیپ سائز کے کاغذ کے چھہ صفحات پر مشتمل ھے - (٢)

---

(١) بذل القوہ ص ۴۳ (مقدمہ) " الرحیم " مشاھیر سندھ نمبر ص ٢٠

(٢) " الرحیم " مشاھیر سندھ نمبر ص ٢٠ (مطبوعہ شاہ ولي اللہ اکیدمي حیدرآباد سندھ ١٩٦٧ع ،

اس رسالہ مین مخدوم صاحب نے بیان کیا ھے کہ ان کو باطني فیضا ور خلافت شیخ الحاج محمد صفي اللہ رحہ سے ملي - اور شیخ موصوف کے لئے کھتے ھین کہ ان کو بیت اللہ شریف مین حق تعالیٰ کي طرف سے آدم صفي اللہ کا خطاب ملا ، اور آپ کو پانچ سلسلون سے نسبت تھي - نقشبندیہ ، قادریہ ، سھروردیہ کبرویہ اور چشتیہ - خواجہ صفي اللہ کو ان کے والد خواجہ غلام احمد سے اوران کو خواجہ محمد اسماعیل سے اور ان کو ان کے والد شیخ خواجہ محمد صبغت اللہ سے اور خواجہ صبغت اللہ کو اپنے والد امام محمد معصوم سے اور انھون نے اپنے والد امام رباني مجدد الف ثاني شیخ احمد سرھندي رحہ سے فیض حاصل کیا ۰ (۱)

آخر مین کچھہ ذکر کے طریقے بیان کئے گئے ھین اور اس سلسلے مین اپنے خلیفہ کو کچھہ ھدایات دي ھین - اس رسالہ کے اختتام کے بعد مخدوم محمد ابراھیم کي وہ مناجات بھي درج ھے جو آپ نے روضہ نبي کے سامنے پڑھي تھي - یہ مناجات پھلے " الرحیم " سندھي کي کسي اشاعت مین چھپي تھي (۲)

اس رسالہ کا قلمي نسخہ مدرسہ مظھر العلوم کھڈہ (کراچي) کے کتب خانہ مین موجود ھے جس کا نمبر شمار ۳۷ ھے ۰

شجرہ مشائخان قادریہ (حکیم حبیب اللہ بکھري) ۰

یہ حکیم حبیب اللہ بن خواجہ محمد ابراھیم سندھي بکھري کي

---

(۱) " الرحیم " مشاھیر سندھ نمبر ۲۱

(۲) ایضا ، ص ۲۱

تالیف ہے۔

اس رسالہ کا موضوع تصوف ہے اور یہ فارسی زبان مین ہے اس مین قادری طریقہ کے مشائخ و بزرگان کا شجرہ اور ان کے حالات بیان کئے گئے ہین - یہ رسالہ منظوم ہے ۔

رسالہ د رعلم تصوف (حکیم حبیب اللہ بکھری) ۔

یہ بھي حکیم حبیب اللہ بکھري کي رحمہ کي تصنیف ہے ۔ (١)

یہ رسالہ علم تصوف کے موضوع پر ہے اور فارسی زبان مین ہے ۔

شرح مثنوي مولانا روم ۔

یہ شرح بھي حکیم حبیب اللہ بکھري نے تحریر کي ہے ۔ اس سلسلے مین مولانا دین محمد وفائي مرحوم لکھتے ہین کہ اس کي دستخطي شرح مثنوی مولانا روم نظر سے گذري جو انھون نے ٢٢ جمادي الثاني سن ١٢١٨ ھ مین لکھ کر مکمل کي ۔(٢)

---

(١) تذکرہ مشاہیر سندھ ج ٢ ، ص ١٩٨

(٢) ایضا ج ٢ ص ٢٩٨ ایضا ج ٢ ، ص ١٩٩

شرح اسماء الله الحسنيٰ - (پیر محمد راشد رحہ) ۔

يہ پير محمد راشد روضيہ دهني (م۔ ١٢٣٣ هـ) كي تصنيف هے۔ (١)

اس رسالہ مين الله تبارک وتعاليٰ كے اسمائے گرامي كي شرح كي گئي هے جو صوفيانہ انداز مين هے ۔

ملفوظات - (پير محمد راشد) ۔

يہ ملفوظات حضرت پير محمد راشد رحہ (روضيہ دهني) كي هے (٢) اس ملفوظات مين آپ كے تصوف كے بعض اهم نكتے اور صوفياء كے اقوال بهي درج هين ۔

يہ ملفوظات آپ كے دو خلفاء محمد حسين مهيسر اور محمود نظاماني نے الگ الگ جمع كي - يہ ملفوظات عرفان و تصوف اور علم و ادب كا خزينہ هے ۔

" خزانتہ المعرفت " آپ كے فرزند پير صبغت الله صاحب راشدي كي ملفوظات هے (١) اس ملفوظات كا مخطوطہ سند هالاجي مين موجود هے۔ اور يہ فارسي زبان

---

(١) اعجاز الحق قدوسي : تذكره صوفيائے سندهہ ، ص ٢٤٢ ۔

(٢) ايضا ، حديقہ الاولياء (مقدمہ) ص ٤٩ ، ماهنامہ " نئين زندگي " حيدرآباد سنده مئي ١٩٥٢ع ۔

(٣) يہ ملفوظات (خزانتہ المعرفت) سيد صبغت الله شاهہ كے خليفہ سيد علي گوهر شاهہ نے ترتيب دي هے۔ فارسي زبان مين تصوف كے تمام باريک علمي نكتے بيان كئے گئے هين كهين كهين سندهي ابيات (اشعار) بهي دئے گئے هين۔ آخر مين كچهہ مكتوبات بهي شامل هين ۔

مين هي - اس کا خط نستعليق اور تقطيع ١٣/٢٠ هي • کاتب کا نام سيد علي گوهر حسيني درج هي - البته سن کتابت مذکور نه ين هي •

اس مخطوطه مين خاص خاص عنوان سرخ (لال) روشنائي سي ديئي گئي هين اور حاشيه کي لئي دو لال لکيرين بهي هين •

مجمع الفيوضات - (پير محمد راشد رحه)

يه بهي پير محمد راشد رحه (روضي دهني) کي ملفوظات هي(١) يه ملفوظات آپ کي خليفه ميان فقير کٹڑي والي ني مرتب کي- يه ملفوظات ايک مقدمه ، ٢٣ ابواب اور خاتمه پر مشتمل هي - اور اس مين دو هزار نقل هيں- يه فارسي زبان مين هي(٢)

" توفيق الطالبين " کي نام سي اس ملفوظات کا سندهي نثر مين ترجمه حاجي محمد عثمان ولد حاجي احمد صباح ساکن " مغل بهين " ني کيا • اس کا مخطوطه ميان علي بخش چانديه (لاڑکانه) کي پاس موجود هي جو ٢٤٣ صفحات پر مشتمل هي •

اس کا دوسرا سندهي ترجمه قاضي فتح محمد نظاماني ني جامع البرکات کي نام سي کيا-(٣)

---

(١) بيان العارفين مرتبه ڈاکٹر عبد المجيد ميمن (قلمي) ص ٩٣

(٢) ايضا ، ص ٩٣

(٣) " الرحيم " جنوري - مارچ ١٩٦٦ع ، ص نمبر ٧٤ -

اس ملفوظات کا تیسرا ترجمہ سندھي زبان مین مولوي محمد قاسم مشوري (نزد لاڑکانہ) نےکیا ھے ، جس کا نام " نفحات الکرامات " ھے ، جو اپني پریس سے تین حصون مین شایع کیا ھے •

اس کے علاوہ پیر علي محمد راشدي نے بھي اس کا ترجمہ کیا ھے جو پیر حسام الدین راشدي مرحوم کے کتب خانہ مین موجود ھے (١)

مجمع الجوامع ۔ (پیر محمد راشد رحہ) •

یہ کتاب پیر محمد راشد رحہ (روضے دھني) کي تصنیفات مین سے ھے (١)

یہ بھي تصوف کے سلسلے کي کتاب ھے جو عربي زبان مین ھے ۔ اس مین کئي احادیث تصوف سے متعلق درج ھین •

مکاتیب ۔ (حضرت محمد راشد رحہ) •

یہ بھي حضرت پیرمحمد راشد رحہ کي تصنیف ھے (٢)

تصوف وعرفان اورعلم و ادب سے پُر یہ مکتوبات پیر محمد راشد علیہ الرحمتہ نے مختلف مشاھیر وقت اور اپنے مرید ون اور خلفاء کو تحریر کئے تھے• جن مین وعظ و نصیحت ذکر و اذکار اور یاد خدا کي تلقین کي گئي ھے •

---

(١) الرحیم جنوري ۔ مارچ ١٩٦٦ ع ، ص ٧٩

(٢) مخدوم عبد الواحد سیوستاني مقالہ (قلمي) ڈاکٹر عیاض ، ص ٨٨

(٣) تذکرہ صوفیائے سندھ ، ص ٢٧٥

کلام سچل سرمست (سچل سرمست)

یہ فقیر عبدالوہاب الفاروقی المعروف بہ سچل سرمست (۱۲۴۲ھ) کے کلام کا مجموعہ ہے - یہ " سچل جو رسالو " (سچل کا رسالہ) کے نام سے بھی مشہور ہے۔

یہ رسالہ تصوف سے متعلق ہے اور صوفیانہ کلام پر مشتمل ہے - اس مین سندھی اور سرائکی زبان مین کلام ہے۔

سچل کا کلام عشق و محبت اور تصوف کی باریکیون سے معمور ہے - ہمہ اوست اور وحدہ الوجود ، ذکر و فکر ، فنا و بقا ، حال و قال جیسے دقیقہ مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔

یہ رسالہ حیدرآباد اور خیرپور سے طبع ہوچکا ہے۔

فتح الفضل (مخدوم محمد عارف رحہ) ۔

یہ مخدوم محمد عارف سیوستانی رحہ (م ۔ ۱۲۴۷ھ) کی کتاب ہے (۱)

یہ کتاب تصوف کے موضوع پر ہے - یہ کتاب عربی زبان مین ہے۔

" الرحیم " (مشاہیر سندھ نمبر) مین اس کے بارے مین یون مذکور ہے

" یہ نہایت عمدہ خط مین لکھا ہوا ہے - اس کے آخر مین کتابت سے فراغت کا سن ۱۲۳۳ھ لکھا ہوا ہے - اس کتاب پر مخدوم صاحب کا یہ نوٹ لکھا ہوا ہے ،

---

(۱) " الرحیم " مشاہیر سندھ نمبر ، ص ۴۸

" الحمد الله وحوله وقوته وهمشي الله تعالى هذا لكتاب الشريف المسمي بفتح الفضل من يد حاجي كاغذي وهب الله اياه خير النعم " •

وانا الفقير الموهوب له محمد عارف

٢٤ شعبان ١٢٣٨هـ - ١٢٢٢هـ (١)

يعني الله كي تعريف اور اس كي قوت سے الله تعالىٰ نه مجھے كتاب شريف " فتح الفضل حاجي كاغذي كے ھاتھ سے دلوائي۔ الله اسے اچھي نعمت سے نوازے۔

يھان پر ان كي مھر لگي ھوئي ھے اور تاريخ كتابت ١٢٣٨هـ مذكور ھے۔

متفرقات :

اس كے علاوه دوسرے متفرق موضوعات ، مثلا سيرت و اخلاق ، تاريخ ، عقائد ، علم الكلام ، منطق ، فلسفه ، فضائل و تذكره جات اور طب وغيره كے موضوعات پر بھي كئي كتابين اس عرصے مين تصنيف ھوئين • جن كا ذكر ذيل مين كيا جاتا ھے •

مولانا لطف الله ٹٹوي رحه (م - ١٢٣٠هـ) كي ايك تصنيف " ضرر البشر" كے نام سے مشھور ھے - اور ايك شعر كا فارسي زبان مين ديوان " ديوان الشعر" ھے (٢)

---

(١) " الرحيم " مشاهير سنده نمبر ص ٤٨

(٢) نزهته الخواطر ج ٦ ص ٢٤٤ ، (مطبوعه دائره المعارف العثمانيه حيدر آباد دكن ، سنه ١٣٧٦هـ - ١٩٥٧ع) •

شیخ کمال الدین سندھي بکھري (م- ١١٣٢ھ) نے کئی کتابین تصنیف کین - جن مین سے ایک تصوف کے موضوع پر ہے جو " دیوان حافظ" کي شرح ھے - اس کا ذکر پہلے ہوچکا ھے- اس کے علاوہ " الاصلاحات الرضویہ " نامي کتاب بہت مشہور ھے(١)

علامہ عبد الحي الحسني مرحوم اس سلسلے مین لکھتے ھین •

" لہ مصنفات عدیدہ منہا شرح بسیط علي " دیوان الحافظ " ومنہا الاصطلاحات الرضویہ " (٢)

یعني -آپ کي بہت سي تصنیفات ھین - جن مین سے ایک " دیوان حافظ " کي بسیط شرح ہے اوران مین سے ایک " الاصطلاحات الرضویہ " ھے •

مخدوم ابوالحسن کبیر سندھي (م- ١١٣٨ھ) نے تفسیر، حدیث فقہ، تصوف کے موضوعات کے علاوہ دوسرے موضوعات پر بھي اپني تصانیف چھوڑي ھین - جن مین سے ایک کتاب مغازي کے موضوع پر ہے جو " الفیوضات النبویہ في حل المغازي البرکویہ " کے نام سے مشہور ہے (٣)

---

(١) نزھتہ الخواطر ج ٦ ص٢٤٢ ، فقہائے ھند ج ٥ حصہ ١ ص ٣٤٣-

(٢) ایضا ج ٦ ، ص ٢٤٢

(٣) سندھ جا اسلامي درسگاھہ ص ٢١٩ ، عبدالرسول قادري بلوچ "مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوي"، ص ١٢٩ -

اس کا ایک نسخہ بنگال ایشیا ٹک سوسائٹي کے کتب خانہ مین موجود ھے (١)

مخدوم صاحب ھي کي ایک تصنیف ملا علي القاري رحہ کي کتاب " الزھراوین " پر حاشیہ ھے جو "حاشیہ علي الزھ" کے نام سے مشہور ھے (٢) یہ کتاب تجوید کے سلسلہ مین ھے ۔

امام ابن قاسم رحہ کي شرح جمع الجوامع " پر بھي آپ نے حاشیہ سپرد قلم کیا جو " آیات بینات " کے نام سے مشہور ھے (٣)

میان ابو البقا ٹھٹوي (م ۔ ١١٤٦ ھ) نے شیخ سعدي رحہ کي گلستان کو " بوستان " کے بحر مین نظم کیا ۔(٤)

---

(١) سندھ جا اسلامي درسگاھ ص ٢١٩ ، عبد الرسول قادري بلوچ : " مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوي ، ص ٢١٩

(٢) ایضا ، ص ٢١٩ ، عبد الرسول قادري : کتاب مذکور ص ١٢٩ ۔

(٣) ایضا ، ایضا ، نزھتہ الخواطر ج ٦ ، ص ٦ ، فقہائے ھند ج ٥ حصہ ١ ص ٨٦

(٤) سندھ جا اسلامي درسگاھ ص ٢١٩ ۔

اس کے علاوہ تاریخ مین "چراغ هدایت" نامي کتاب تصنیف کي - جس کے متعلق علامہ عبد الحي الحسني فرماتے هین :

"لهٔ چراغ هدایت" في التاریخ "(١) یعني آپ کي تاریخ مین "چراغ هدایت" تصنیف هے۔

مخدوم عبد الله واعظ المعروف بہ میان موریو (م۔ ١١٤٨ھ) نے تفسیر اور فقہ کے علاوہ اور موضعات پر طبع آزمائي کي۔ جن مین سے سیرت کے موضوع پر ان کي دو کتابین هین۔

١۔ "شجاعت سید الانام" اس مین آپ نے آنحضرت صلي الله علیہ وسلم کي شجاعت و بهادري کا بیان کیا هے (٢)

٢۔ دوسري کتاب سیرت کے موضوع پر "غزوات" هے۔ جس مین آنحضرت صلي الله علیہ وسلم کي غزوات کا ذکر کیا گیا هے (٣)

مخدوم عبد الله واعظ موریو نے تاریخ کي موضوع پر تین کتابین تصنیف کین۔

١۔ خلفاء الراشدین ۔ اس کتاب مین خلفائے راشدین کي تاریخ مذکور هے (٤)

٢۔ قصہ سیدنا عمر رضہ کا قبول اسلام " اس مین حضرت عمر الفاروق رضہ کے اسلام لانے کا تاریخي واقع بیان کیا گیا هے (٤)

---

(١) نزهتہ الخواطر ج ٦ ، ص ٤

(٢) تاریخ تمدن سندھ ص ٥٧٣ (مطبوعہ سندھ یونیورسٹي ، ١٩٥٩ع)۔

(٣) ایضا ، ص ٥٧٣

(٤) ایضا ، ص ٥٧٣

٠٣ شہادت امام حسن - اس کتاب میں حضرت حسن رضہ کی شہادت کا ذکر ہے (١)

ان کے علاوہ قمر المنیر ، بدر المنیر ، صفت بہشت ، نور الا بصار ، سنگ نامہ وغیرہ بھی آپ کی تصنیفات ہیں ٠(٢)

سید نجم الدین بکھری (م ١١٦٠ھ) نے منطق میں " یکروزی " نامی کتاب لکھی ٠(٣)

ان کی دوسری تصنیف " رسالہ غریبہ " کے نام سے مشہور ہے ، جس میں کئی مختلف علوم کا ذکر ہے - اس کے بارے میں علامہ عبد الحی الحسنی فرماتے ہیں :

" ولہ مصنفات منھا " رسالہ غریبہ " فی علوم شتی صنفھا فی یوم واحد "

(٤) یعنی - اس کی کئی تصانیف ہیں - جن میں سے " رسالہ غریبہ " مختلف علوم میں ہے جس کو انہوں نے (صرف) ایک دن میں تصنیف کیا ٠

---

(١) تاریخ تمدن سندھ ص ٥٧٣ (سندھ یونیورسٹی ، ١٩٥٩ع)٠

(٢) ایضا ، ص ٥٧٣

(٣) نزہتہ الخواطرج ٦ ص ٣٨٠ ، تذکرہ مشاہیر سندھ ج ٢ ص ٢٢٦ ، اعجاز الحق قدوسی : "تاریخ سندھ " ج ٢ ص ٥٦٤ ٠

(٤) ایضا ، ص ٣٨٠

اس کے علاوہ "طوطي نامہ" بھي آپ کي تصنيف ھے، جو فارسي زبان مين ھے - اس کي عبارت "نخشبي" سے بھي زيادہ شيرين ھے(١) اور اسے غير معمولي شہرت حاصل ھے۔

شيخ محمد معين ٹھٹھوي (م ١١٦١ھ) کي حديث، فقہ اور تصوف کے علاوہ دوسري تصنيفات بھي ملتي ھين۔

عقائد کے موضوع پران کي تصنيف "رسالہ بحث تناسخ" ھے(٢) جس مين تناسخ ارواح کے عقيدہ پر بحث کي گئي ھے اور اس کا بطال کيا گيا ھے۔

---

(١) اعجاز الحق قدوسي : تاريخ سندھ ج ٢ ص ٢٦٤، نخشبي، سيد ضياء الدين بدايوني نخشبي نہايت اھل کمال تھا - سلک السلوک، عشرہ مبشرہ اور طوطي نامہ اس کي تصانيف ھين اس نے سن ٧٥٠ھ مين دھلي مين وفات پائي - طوطي نامہ ٧٣٠ھ مين تصنيف کي۔
(مقالات الشعرا ص ٤٣٨ (فارسي) مطبوعہ سندھي ادبي بورڈ کراچي، ١٩٥٧ع۔

(٢) نقعائہ ھند ج ٥ حصہ ٢ ص ٢٣٩، قدوسي : "تاريخ سندھ" ج ٢ ص ٥٥٧۔

ایک رسالہ " قرہ العین في البکاء امام حسین " نامي ھے (١) جس مین شیعہ روافض کے اس عقیدہ کا ذکر کیا گیا ھے کہ ماتم کرنا ، رونا پیٹنا ، تمام عبادات اسلامي مین زیادہ اجر و ثواب کا موجب ھے ۔ اور اسے تمام عبادات پر افضیلت حاصل ھے ۔

ایک رسالہ " رسالہ في اثبات اسلام ابو طالب " لکھا (٢) جس مین شیعون کے عقیدہ کے مطابق یہ ثابت کیا ھے کہ حضرت علي رض کے والد ابو طالب نے اسلام قبول کیا تھا ارو مسلمان ھوگیا تھا ۔

حالانکہ احادیث مبارکہ مین بالکل صراحت سے بیان کیا گیا ھے کہ ابو طالب کفر کي حالت مین فوت ھوا ۔ بخاري شریف کي ایک حدیث مین آتا ھے کہ آخر وقت مین آنحضرت صلعم کي دعوت ایمان کو رد کرتے ھوئے ابو طالب نے کھا تھا ۔

" اخترت النار علي العار"

یعني مین آگ مین جلنے کو تو اختیار کرتا ھون ۔ مگر مجھے ایمان لاکر عار قبول نہین ۔

بخاري شریف مین " کتاب الانبیاء " کے باب قصۃ ابي طالب " مین چار احادیث دي ھین جن مین ابو طالب کے اسلام و ایمان نہ لانے کا ذکر ھے ۔ اور صراحت

---

(١) فقھائے ھند ج ٥ حصہ ٣ ص ٢٣٩ ، قدوسي : " تاریخ سندھ " ج ٢ ص ٥٥٧

(٢) ایضا ، ص ٥٥٧ ۔

سے ان کے دوزخي هونےکا بیان هے (١) اسي طرح سے کتاب التفسیر کے " باب قولهٗ انک لا تهدي من احببت " مین بهي یهي مذکور هے (٢)

ان حقائق سے قطعي واضح هوجاتا هےکہ ابو طالب مسلمان نهین هوا تها بلکہ حالت کفر مین هي مرا تها ۰

روافض هي کے عقیده کے مطابق ایک رسالہ " رسالہ في تحقیق اهل بیت " تحریر کیا (٣) جس مین شیخ موصوف نے آنحضرت صلي الله علیہ وسلم کي ازواج مطهرات رضہ کو جو حقیقي اور اصلي اهل بیت رسول هین ، چهوڑکر ، شیعہ نظریہ اورمسلک و عقیده کے تحت حضرت علي رضہ ، حضرت فاطمہ الزهرا اور حضرات حسنین کو اهل بیت رسول ثابت کیا هے ۰

---

(١) الجامع الصحیح مطبعۃ بریل لیدن ١٩٠٨ع ج ص ۰

(٢) ایضا جلد ٣ ص ٣٠٥

(٣) فقهائے هند ج ٥ حصہ ٢ ، ص ٢٣٩ ، قدوسي : " تاریخ سنده " ج ٢ ، ص ٥٥٦

اسي سلسله مين شيخ محمد معين ٺٽوي نے رسالہ " مواهب سيد البشر " لکها (١) جس مين اهل بيت (شيعي) کے فضائل بيان کئے گئے هين -

اس رسالہ کا مخطوطہ پیر جهنڈه کے کتب خانہ مين موجود هے ٠

ايک رسالہ عربي زبان مين " حجت الجليلہ " بهي شيعہ عقائد کے موافق حضرت علي رض کے فضائل پر لکها (٢)

اس کا رد شيخ محمد حيات سندهي المدني (م ١١٦٣ هہ) اور مخدوم محمد هاشم ٺٽوي رحہ (م ١١٧٤ هہ) نے لکها (٣)

اس کا خطي نسخہ پیر جهنڈه مين موجود هے ٠

شيخ معين نے منطق ، فلسفہ اور علم الکلام کے موضوع پر بهي کتابين تصنيف کين ٠

منطق مين ، " حاشيہ شرح زوراء " اور " المنه رارالد يعيث علي حاشيہ القديمة " (منطق کبريٰ) تصنيف کين ٠ (٤)

---

(١) فقهائے هند ج ٥ حصہ ٢ ص ٢٣٩ ، ايضا ، تذکرہ مشاهير سندھ ج ١ ص ١٦٢

(٢) تذکرہ مشاهير سندھ ج ١ ، ص ١٦٢ ، فقهائے هند ج ٥ حصہ ٢ ص ٢٣٩ تارخ تمدن سندھ ص ٥٥١ ، جنت السندھ ، ص ٥٦٦

(٣) ايضا ، ١٦٢ ٠

(٤) ايضا ج ١ ص ١٦٣ ، سندھ جا اسلامي درسگاهہ ص ٢٢٣ ٠

ان دونون رسالون کے مخطوطے پیر جھنڈھ مین موجود ھین ۔

منطق کي مشھور کتاب " زبدۃ المنطق " پر حاشيہ ، " حاشيہ زبدہ المنطق " تحرير کيا ۔ (١)

منطق ھي مين ايک رسالہ " رسالہ الکلي الطبعي " لکھا (٢)

اس کا مخطوطہ پير جھنڈھ مين موجود ھے ۔

" رسالہ اعتقادات الاربعہ " بھي منطق اور فلسفہ کي تصنيف ھہ (٣)

اس کا مخطوطہ بھي پير جھنڈھ کے کتب خانہ مين موجود ھے ۔

فلسفہ مين ايک کتاب " الجود الثمين " شيخ ھين ٺٺوي کي تصنيف ھے (٤) جس مين دنيا کي پيدائش اور اس کے فنا ھونے کے بارے مين فلسفيانہ انداز مين بحث کي گئي ھے ۔

اس کا خطي نسخہ پير جھنڈھ کے کتب خانہ مين موجود ھے ۔

---

(١) تذکرہ مشاھير سندھ ج ١ ، ص ١٦٣ ، سندھ جا اسلامي درسگاھہ ص ٢٢٣

(٢) ايضا ، تاريخ تمدن سندھ ، ص ٥٥١

(٣) ايضا ، ص ١٦٢ ، ايضا ص ٥٥١ جنت السندھ ص ٥٦٦

(٤) تذکرہ مشاھير سندھ ج ١ ص ١٦٢ ، سندھ جا اسلامي درسگاھہ ، مين ڈاکٹر محمد جمن ٹالپور نے اس کو " جود الشمس " لکھا ھے جو غلط ھے ۔

فلسفہ مین ھی شیخ موصوف کي ایک اور تصنیف " مطارحات التحقیق في برھان التطبیق " ھے (١)

اس کا قلمي نسخہ بھي پیر جھنڈ ھ کے کتب خانہ مین موجود ھے ۰

شیخ معین کا ایک رسالہ " الحق الصریح " سماع الموتیٰ پر فلسفیانہ بحث سے متعلق ھے (٢)

فضائل مین شیخ موصوف کي ایک کتاب "بھجتہ النظائر في براۃ الابرار" ھے ، جس مین مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوي رحہ کے اعتراضات کے جوابات بھي دیئے ھین (٣)

اس کا مخطوطہ ، خواجہ حسن جانؒ مرحوم سرھندي کے کتب خانہ مین موجود ھے ۰

اس کے علاوہ شیخ معین ٹھٹھوي کي مجمع النکات ، (٤) رسالہ بالاجوبتہ الفاضلتہ الامثلتہ العشرۃ الکاملہ ، ابرار الضمیر المصنف الخبیر وغیرھم تصنیفات ھین ۰

---

(١) تذکرہ مشاھیر سندھ ج ١ ص١٦٢ ، تاریخ تمدن سندھ ص٥٥١

(٢) ایضا ، ایضا ، جنت السندھ ، ص ٥٦٦

(٣) ایضا ، ص ١٦٣ (حاشیہ) ۰

(٤) اس کا مخطوطہ پیر جھنڈؒ ھ مین موجود ھے ۰

شيخ محمد حيات سندهي المدني رحه (م ـ ١١٦٣ هـ) كي عقائد كے موضوع پر ايک کتاب "مقدمه في العقائد " كے نام سے مشهور هے (١)

علامه خيرالدين الزركلي نے اپني کتاب " الاعلام " مين شيخ محمد حيات سندهي رحه كي اس تصنيف كا ذكر كيا هے (٢) ۔

ميان نورمحمد كلهوڑا (م ـ ١١٦٧ هـ) كلهوڑا حكمرانون مين سے هين ـ اس نے اپنے بيٹون كے لئے ايک وصيت نامه تحرير كيا تها ، جو " منشور الوصيت " كے نام سے مشهور رهے (٣)

يه وصيت نامه ميان نورمحمد كلهوڑا كے بلند خيالات ، اسلامي اور سياسي دانشوري اور عقلمندي كا آئينه دار هے ۔

يه وصيت نامه فارسي زبان مين هے ـ اور سندهي ادبي بورڈ نے اس كو شائع كيا هے ۔

" وصيت نامه " كي وجه تصنيف خود ميان صاحب نے يون بيان كي هے ۔

اين مذنب بي بضاعت و بے طاعت راچند خيالها از سبهائے محبت پدري و فرزندي بخاطر گزشت كه عمر عزيز بسر رسيد ، وعلامتهاي قيامت روز بروز نمودار ، و زمانه آخر ،

---

(١) الاعلام ج ٦ ص ٣٤٤ ، فقهائے هند ج ٥ حصه ٢ ص ١٠٠

(٢) قدوسي : " تاريخ سنده ج ٢ ، ص ٤٤٩

(٣) وصيت المنشور (مطبوعه) ص ١ ، (مطبوعه سندهي ادبي بورڈ حيدرآباد ، ١٩٦٤ع ۔

پس باید کہ بہ برخورداران کامگاران نشیب و فراز زمانہ گفتہ شود کہ آگاہ بودہ دل از دنیای سرد کنند ، و متوجہ بدرگاہ الھی شوند "(١) یعنی - اس گنہگار (میان نور محمد کلھوڑہ) ، بے بضاعت اور بے طاعت کے دل مین محبت پدری اور فرزندی کے سبب سے چند خیالات دل مین گذرے کہ عمر عزیز ختم ہو رہی ہے اور علامات قیامت روز بروز نمایان ہو رہی ہین ، اور زمانہ آخری ہے ، ہمین مناسب ہے کہ برخورداران کامگاران کو زمانے کے نشیب و فراز سمجھائے جائین - تاکہ وہ ان سے آگاہ ہو کر اس ذلیل دنیا سے دل سرد نہ کرین اور بارگاہ الھی کی طرف متوجہ ہون ۰

اس کے بعد عبادات ، معاملات ، حقوق و فرائض ، نظام مملکت ، ولیعھدی کے علاوہ بہت سی وصیتین مذکور ہین ۰

خاتمہ میان صاحب نے اس وصیت پر کیا ہے ۰

واز ملاقات اھل اللہ غافل نباشد کہ ملاقات اھل اللہ کیمیا است -

(١) ۰ یعنی اھل اللہ کی ملاقات سے غافل نہ رہنا کہ ان کی ملاقات کیمیا ہے ۰

علامہ مفتی ، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رحمہ (م ١١٧٤ھ) نے تفسیر ، حدیث ، فقہ ، تصوف اور فتاوی کے علاوہ دوسرے موضوعات پر بھی کتابین تحریر کین - جن مین سے بعض کا ذکر ذیل مین کیا جاتا ہے ۰

---

(١) منشور الوصیت و دستور الحکومت - (قلمی) ص ٢٦ (مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ ، حیدرآباد ، ١٩٦٤ع ۰

" بذل القوة في حوادیث سني النبوة " یہ سیرت کے موضوع پر مخدوم صاحب کي تصنیف ھے ۔(١)

یہ کتاب عربي زبان مین ھے اور آنحضرت صلي الله علیہ وسلم کي زندگي کا بترتیب سن و سال ذکر کیا گیا ھے ۔ اس لحاظ سے سیرت کے موضوع پر یہ نہایت عمدہ کتاب ھے ۔

سندھي ادبي بورڈ نے سن ١٣٨٦ھ (١٩٦٦ع) مین اس کتاب کو شایع کیا ۔ یہ کتاب سندھ یونیورسٹي کي پریس مین چھپا اور اس کا ٹائیٹل اور تعلیقات اسلامیہ پریس حیدرآباد سندھ مین طبع ھوا ۔

مخدوم امیر احمد صاحب عباسي نے اس کتاب کي تصحیح و تحقیق کي اس کتاب کا مقدمہ ، مخدوم امیر احمد نے عربي زبان مین لکھا ھے ۔ جو ١٥ صفحات پر مشتمل ھے ۔

یہ مطبوعہ کتاب کل ٥٢٠ صفحات پر مشتمل ھے ۔

" فتح العلي في حوادث سني النبوہ ۔ صلي الله علیہ وسلم " یہ بھي مخدوم صاحب کي سیرت کے موضوع پر تصنیف ھے ۔ اور یہ بذل القوة في حوادث سني النبوہ کا اختصار ھے (٢)

---

(١) تقعائے ھند ج ٢ حصہ ٥ ص ٢٥٢ ، تذکرہ مشاھیر سندھ ج ٢ ص ٢٥٨ نزھت الخواطر ج ٦ ص ٣٦٣ ، تکملہ مقالات الشعراء ص ٥٢

(٢) بذل القوہ ص ٢٤ مقدمہ ، تکملہ مقالات الشعراء ص ٥٧ ۔

چنانچه مخدوم امیراحمد صاحب لکھتے ھین :

" ومنها مختصره بذل القوه المذکور المسمي بفتح العلي في حوادث سني النبوه النبي صلي الله عليه وسلم "(١)

یعني - ان (تصنیفات) مین سے ایک بذل القوه مذکوره کا اختصار ھے ، جس کا نام " فتح العلي في وادث سني البنوه النبي صلي الله عليه وسلم " ھے.

فتح القوي في نسب آباء النبي ۔ یه بھي سیرت کے موضوع پر ھے (٢) اور یه عربي زبان مین ھے - اس کتاب مین آنحضرت صلي الله عليه وسلم کے آباء واجداد کا ذکر ھے -

اس کتاب کا سندھي ترجمه ، ماھوار رساله " شریعت " سکھر مین اقساط مین چھپا ھے - اور رساله کے ایڈیٹر مولانا عبدالوھاب چاچڑ (گھوٹکي والے) کے پاس موجود ھے ۔

تحفته الغازي بجمع المغازي - مخدوم صاحب کي یه کتاب سیرت اور مغازي کے موضوع پر ھے (٣)

اس مین آنحضرت صلي الله عليه وسلم کي غذوات کا ذکر ھے - یه کتاب عربي زبان مین ھے ۔

---

(١) بذل القوه ص ٢٤ (مقدمه)

(٢) ایضا ص ٢٦ (مقدمه) ، تذکره مشاھیر سندھ ج ٢ ص ٢٥٨ ، تاریخ تمدن سندھ ص ٥٥٠ ، تکمله مقالات الشعراء ص ٥٧ ۔

(٣) تذکره مشاھیر سندھ ج ٢ ص ٢٥٨ ، تاریخ تمدن سندھ ص ٥٥٠ تکمله مقالات الشعراء ص ٥٣

النور المبين في جمع اسماء البدرين ۔ یہ کتاب تاریخ و تذکرہ کے موضوع پر عربی زبان مین ھے (٢)

اس مین جنگ بدر مین شریک صحابہ رض کے اسمائے گرامي جمع کئے گئے ھین اور ان کا تذکرہ کیا گیا ھے ۔

اس کتاب کا مخطوطہ سندھي ادبي بورڈ مین موجود ھے ۔

الباقیات الصالحات ۔ مخدوم صاحب کي اس تصنیف مین ازواج المطھرات رضي اللہ عنھن اجمعین کا تذکرہ ھے ۔

تحفتہ المسلمین في تقدیر مھور امھات المومنین ۔ یہ بھي مخدوم صاحب کي تصنیف ھے (٢) اور یہ امھات المومنین ازواج مطھرات کے مھور سے متعلق عربي زبان مین ھے ۔

النفحات الباھرہ في جواز القول بالخمستہ الطاھرہ ۔ مخدوم صاحب کي یہ تصنیف فارسي زبان مین ھے (٣) جس مین " پنج تن پاک " کے لفظ کے جواز سے متعلق بحث ھے ۔

---

(١) تکملہ مقالات الشعرا ص٥٨ ، بذل القوہ ص٢٢۔ ٢١ (مقدمہ) ۔

(٢) بذل القوہ ص٢٨ (مقدمہ) ، تکملہ مقالات الشعراء ص٥٣

(٣) ایضا ، ص٢٦ (مقدمہ) ، ایضا ص ٥٨ ۔

السيوف القاهرہ علي ساب الخمستہ الطاہرہ • اس موضوع پر یہ مخدوم صاحب کي دوسري

تصنيف هے ، جوعربي زبان مين هے (١)

حيات القلوب في زياہ المحبوب - مخدوم صاحب کي یہ کتاب فارسي زبان مين هے (٢)

اور اس مين حرمين شريفين کي زيارت اورحج سے متعلق بهت تفصيل سےلکها

گيا هے •

مخدوم امير احمد صاحب عباسي لکهتے هين -

" ورسالتہ في مناسک الحج تسمي حياہ القلوب في زيارہ المحبوب "(٣)

يعني - ايک رسالہ مسائل حج کے بارے مين هے جس کا نام حياہ القلوب في زيارة المحبوب

هے •

یہ کتاب ادارہ العارف کراچي نے سن ١٣٩١هہ مين شايع کيا • محترم

عبد الرسول قادري بلوچ لکهتےهين کہ اس کتاب کا ايک نسخہ ان کي اپني لائبريري

مين موجود هے (۴)

---

(١) بذل القوہ ص ٢٦ (ق مقدمہ) ، تکملہ مکالات الشعراء ص ٥٨

(٢) ايضا ص ٢٧ (مقدمہ) ايضا ، ص ٥۴ ، فقهائے هند ج ٥ حصہ ٢ ص ٢٥٢ ، جنت السندہ ص ٥٦٥ •

(٣) ايضا ص ٢٧ (مقدمہ) عبد الرسول قادري : "مخدوم محمد هاشم ٹهٹهوي" ص ٨٣

(۴) ايضا ، تکملہ مقالات الشعراء ص ٥٦ •

سفينة السالكين الي بلد الله الامين - يه مخدوم صاحب رحه كي اسي موضوع پر دوسري كتاب هے جو حياة القلوب في زيارة المحبوب كا اختصار هے (۱) يه كتاب فارسي زبان مين هے (۲)

تحفة المساكين الي جناب الامين - يه اسي موضوع پر مخدوم صاحب رحه كي تيسري كتاب هے (۳) جو سفينة السالكين الي بلد الله الامين كا اختصار هے (۴) ٠

وسيلة الغريب الي جناب الحبيب - يه مخدوم صاحب كي تصنيف فارسي زبان مين هے (۵)

---

(۱) تكمله مقالات الشعراء ص ۷۰۷

(۲) ايضا ، ص۵۳ ، بذل القوه ، ص ۲۷ (مقدمه) ٠

(۳) بذل القوه ص ۲۷ (مقدمه) ٠

(۴) ايضا ، ص ۲۸ (مقدمه) ، تكمله مقالات الشعراء ص ۵۸ ، تذكره مشاهير سنده ج ۲ ص۲۵۹ ، تاريخ تمدن سنده ، ص ۵۵۰ ٠

(۵) بذل القوه ص ۲۸ (مقدمه) ٠

مخدوم امیر احمد عباسي فرماتے هین کہ اس رسالہ مین آنحضرت صلي الله علیہ وسلم کے اهل بیت (ازواج مطهرات) کے مناقب بیان کئے گئے هین(١) مگر تکملہ مقالات الشعراء مین مذکور هے کہ یہ رسالہ آنحضرت صلي الله علیہ وسلم کے اسمائے گرامي کي شرح سے متعلق هے (٢)

اس کتاب کا مخطوطہ سندهالاجي مین موجود هے۔

وسیلتہ الفقیر الی اسماء البشیر والنذیر - اسي موضوع پر مخدوم صاحب کي یہ دوسري تصنیف هے - یہ بھي فارسي زبان مین هے (٣)

یہ کتاب دراصل مخدوم صاحب کي کتاب " حدیقتہ الصفا في اسماء المصطفیٰ " کي شرح هے - چنانچہ مخدوم امیر احمد صاحب فرماتے هین :

"کتاب وسیلتہ الفقیر بشرح اسماء الرسول البشیر صلي الله علیہ وسلم وهو شرح حدیقہ الصفا المتقدم ذکره " (٤)

یعني - کتاب وسیلتہ الفقیر بشرح اسماء الرسول البشیر صلي الله علیہ وسلم، کتاب حدیقتہ الصفا کي شرح هے، جس کا پهلے ذکر هوچکا هے ۔

---

(١) بذل القوه ص ٢٨ (مقدمہ) ۔

(٢) تکملہ مقالات الشعراء ص ٥٨

(٣) ایضا ص٥٩ ، تذکره مشاهیر سنده ج ٢ ص٢٥٩ ، تاریخ تمدن سنده ص٥٥٠ بذل القوه ص٢٥ (مقدمہ) ۔

(٤) بذل القوه ص٢٥ (مقدمہ) ۔

زاد السفينة الي سالكي المدينة - مخدوم صاحب رحمہ كي يہ تصنيف بهي

فارسي زبان مين هے (١)

اس رسالہ مين مدينہ منورہ کے اسماء (نامون) کو جمع کر کے لکھا گیا ھے ۰

مخدوم امیر احمد صاحب عباسي ، اس سلسلے مين فرماتے هين :

" زاد السفينة[۱] السالکي المدينة يشتمل علي ذکر اسمأ و خصائصها " (٢) يعني

یعنی یہ رسالہ "زاد السفینۃ الی سالکی المدینۃ" مدینہ منورہ کے اسماء و خصائص کے ذکر پر مشتمل ہے۔

اس رسالہ کا نسخہ مولانا علامہ غلام مصطفی قاسمي مد ظلہ العالي کے پاس موجود هے جو ٢٠ صفحات پر مشتمل هے ۰

الطريقة الاحمدیہ - یہ بهي مخدوم صاحب رحمہ کي تصنيف هے (٣) اور یہ عربي زبان مين لکهي گئي هے - اس کتاب کا پورا نام اس طرح هے :

----

(١) بذل القوہ ص٢٥ (مقدمہ) ، تذکرہ مشاهير سندھ ج ٢ ، ص٢٥٩ ، تاريخ تعدن سندھ ، ص ٥٥٠

(٢) بذل القوہ ص٢٥ (مقدمہ) ۰

(٣) ايضا ص ٢٠ (مقدمہ) تکملہ مقالات الشعراء ص ٥٦ ، تذکرہ مشاهير سندھ ج ٢ ، ص ٢٥٩ ، تاريخ تعدن سندھ ص ٥٥٠

" الطريقة الاحمدية في حقيقة القطع بالا فضلية "(١)

یہ رسالہ مخدوم صاحب کی کتاب " السنۃ النبویۃ في حقیۃ القطع بالا فضلیۃ کا اختصار ھے(٢)

اس کتاب مین شیخ معین ٹھٹھوی کا رد کیا گیا ھے جو شیعہ ھونے کی وجہ سے حضرت علی رض کو اصحاب ثلاثہ مرض پر ترجیح اور افضلیت کا قائل تھا چنانچہ مخدوم محمد ھاشم رحہ نے اس رسالہ مین اصحاب ثلاثہ کی افضلیت دلائل و براھین کے ساتھہ ثابت کرکے شیخ معین کا ابطال کیا ۰

مخدوم امیر احمد صاحب لکھتے ھین :

" قد حقق العلام في هذه الرسائل انهٗ قد انعقد اجتماع الصحابہ والتابعين ولائمة الاربعة علي افضلية ابي بكر ثم عمر ثم عثمان ثم علي رضي الله عنهم الا مانقل عن بعض الصحابة او امام دار الهجرة من التوقف في تفضيل عثمان علي علي رضي الله عنهما اولا و لكنهم رجعوا آخر الي القول بتفضيل عثمان علي علي رضي الله عنهما - فحصل ان الترتيب المتعارف عند اهل السنة مجمع عليه بين الصحابة والتابعين والله قد اتفق عليه اصحاب المذاهب الاربعه ايضا "(٣)

---

(١) بذل القوه ص ٢٠ - ١٩ ، (مقدمه) ۰

(٢) ايضا ، ص ٢٠

(٣) ايضا ، ص ٢٠ (مقدمه) ۰

یعنی۔ تحقیق علامہ نے ان مسائل میں تحقیق کی ہے اور لکھا ہے کہ صحابہ کرام رضہ اور تابعین عظام اور ائمہ اربعہ کا اس پر اجماع منعقد ہے کہ فضیلت میں پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضہ، پھر حضرت عمر رضہ، پھر حضرت عثمان رضہ اور پھر حضرت علی رضہ ہیں۔ ماسوائے بعض اصحاب اور امام دار الهجرتین سے، جو حضرۃ عثمان رضہ کی حضرت علی رضہ پر فضیلت میں توقف کے سلسلے میں منقول ہے۔ تو اولاً یہ کہ انھوں نے بالآخر اپنے اس قول سے رجوع کر لیا تھا، اور حضرت عثمان رضہ کی، حضرت علی رضہ پر فضیلت کو تسلیم کر لیا تھا۔ حاصل مطلب یہ کہ اس سلسلے میں معروف ترتیب، جو اہل سنت کے نزدیک ہے۔ اس پر صحابہ رضہ اور تابعین کا اجماع ہے۔ اور بے شک اس پر ہر چہار مذہب کے اصحاب کا بھی اتفاق ہے۔

یہ رسالہ مقدمہ اور دو فصلوں پر مشتمل ہے۔ مقدمہ چھہ فوائد پر مشتمل ہے۔

فصل اول مین وہ آیات قرآنی اور احادیث مبارکہ درج کی گئی ہین جن مین اصحاب ثلاثہ رضہ کی حضرت علی رضہ پر افضلیت ثابت ہوتی ہے۔

فصل دوم مین اہل سنت والجماعت کی مخالفت کرنے والون کا رد کیا گیا ہے۔

ثمانتیہ قصائد صغار فی مدح النبی صہ - مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رحہ ابن

عبد الغفور سندھی ٹھٹھوی کی یہ تصنیف عربی زبان مین ہے (۱)

اس مین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح مین قصائد بیان کئے گئے ہین۔

تتمیہ حاشیہ خیالی - مخدوم صاحب کی یہ تصنیف عقائد کے موضوع پر ہے (۲)

---

(۱) بذل القوہ ص۱۲ (مقدمہ)، تکملہ مقالات الشعراء ص۵۴۔

(۲) ایضا، ص۳۰ (مقدمہ)، ایضا ص۵۳، عربی ادبیات مین برعظیم پاک و ہند کا حصہ ص۳۴۵۔

یہ رسالہ عربي زبان مین ھے - اس کا مخطوطہ آصفیہ کتب خانہ مین موجود ھے - نمبر ۲/ ۲۹۴ اھ (۱)

تحریر کبیر فی الرد علی من اعتراض الحافظ ابن تیمیہ فیما تکلم بہ من التعلیق با الشرط - مخدوم صاحب کي یہ تصنیف عربي زبان مین ھے (۲) اس مین اماما ابن تیمیہ رحمہ پر اعتراضات کا رد کیا گیا ھے - الحجۃ القویۃ في الرد علي من قدح في الحافظ ابن تیمیہ - یہ تصنیف بھي اسي موضوع پر ھے (۳) اور اس مین بھي اماما ابن تیمیہ رحمہ پر تنقید و اعتراض کا رد کیا گیا ھے ۰

اصل مین شیخ عین ٹھٹھوي رحمہ (م ۱۱۶۱ اھ) نے اماما ابن تیمیہ رحمہ پر شدید تنقید کي اور اسے کافر ، شقي الدین قرار دیا تھا (۴) اس کے جواب مین مخدوم محمد ھاشم رحمہ نے اماما موصوف کي موافقت مین یہ رسالہ تصنیف کیا - یہ رسالہ عربي زبان مین تحریر کردہ ھے ۰

---

(۱) عربي ادبیات مین برعظیم پاک و ھند کا حصہ ص ۳۴۵

(۲) بذل القوہ ص ۱۹ (مقدمہ) ، تکملہ مقالات الشعراء ص ۵۳ ۰

(۳) تکملہ مقالات الشعراء ص ۵۴ ، بذل القوہ ص ۱۹ (مقدمہ) ۰

(۴) ایضا ص ۱۹ (مقدمہ / حاشیہ) ، حالانکہ ابن تیمیہ رحمہ نے جو دین اسلام کي خدمت کي ھے وہ تاریخ کے اوراق مین محفوظ ھے ابن تیمیہ رحمہ نے نھایت مشکل وقت مین تجدید دین کا بیڑہ اٹھایا - اس وجہ سے آپ کو مجدد دین تسلیم کیا جاتا ھے - آپ نے کفر ، شرک اور بدعات و خرافات کے خلاف علمي جھاد کیا - اسلام پر اعتراض کرنے والون کا جواب دیا - ملحد فلاسفہ بے دین اور گمراہ صوفیاء کا ابطال کیا - اور شریعت کي بالادستي کو واضح کیا ۰ بلاشبہ اماما ابن تیمیہ کا یہ احسان امت مسلمہ قیامت تک یاد رکھے گي ۰

التحفة الهاشميه في شرح القصيده القاسميه - یه بھي مخدوم صاحب كي تصنيف
ھے (۱) جوعربي زبان مين ھے - یه ادب اور علم العروض مين ھے • مخدوم امير احمد صاحب لکھتے ھين :

" ومنها التحفة الهاشميه في شرح القصيده القاسميه المعروف بالجوهري في علم العروض • " (۲) يعني

یعنی - ان میں سے ایک رسالہ التحفۃ الھاشمیہ قصیدہ قاسمیہ جوھری کے نام سے معروف ھے، کی شرح ھے - اور یہ علم العروض پر ھے -

رسالته سنديته في ترجمته الدعائين - یه رسالہ بھي مخدوم محمد هاشم رحمه نے تحرير فرمايا اور سندھي زبان مين ھے (۳)

اس رسالہ مين مخدوم صاحب نے دو دعائون كا سندھي مين نھايت مختصر اور منظوم ترجمه كيا ھے - اسي وجه سے یه رساله " مختصر سندھي " كے نام سے مشھور ھے •

وه دعائين جن كا ترجمه اس رساله مين كيا گيا ھے وه یه ھين :

---

(۱) بذل القوه ص۱۹ (مقدمه) ، تكمله مقالات الشعراء ص ۵۳

(۲) بذل القوه ص۱۹ (مقدمه) •

(۳) ايضا ، ص ۲۹ (مقدمه) تكمله مقالات الشعراء ، ص ۷۰۹ •

۱۔ اللهم اني اعوذ بك من ان اشرك بك وانا اعلم به واستغفرك لما لا اعلم به وتبت ورجعت وتبرأت بقول اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله "

یعنی ۔ اے اللہ ۔ میں تمہارے ساتھ شرک کرنے سے پناہ مانگتا ہوں ۔ اگر میں جانتا ہوں تو تم سے استغفار کرتا ہوں ۔ اور اگر نہیں جانتا تو توبہ کرتا ہوں اور اس سے رجوع کرتا ہوں ۔ اور (شرک سے) بیزاری کرتا ہوں ۔ اس قول کے ساتھ : کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے ۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد، اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں ۔

۲۔ اللهم ربي جل جلاله ومحمد رسولي والقران امامي وكعبة الله قبلتي والمومنون اخواني اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمد رسول الله " (۱)

یعنی ۔ اے اللہ ! تو میرا رب ہے ۔ اور محمد میرے رسول ہیں اور قرآن میرا امام (رہبر) ہے ۔ اور کعبۃ اللہ میرا قبلہ ہے ۔ اور مومنین میرے بھائی ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد، اللہ کے رسول ہیں ۔

حلاوة الفهم بذكر جوامع الحكم ۔ مخدوم صاحب رحمہ کی یہ تصنیف عربی زبان میں ہے (۲)

مخدوم امیر احمد صاحب اس سلسلے میں لکھتے ہیں :

" ومنها رسالة في بيان جوامع كلم النبي صلي الله عليه وسلم تسمي حلاوة الفهم بذكر جوامع الكلم ۔ " (۳)

---

(۱) بذل القوه ص ۲۹ (مقدمہ) حاشیہ)

(۲) ایضا ۔

(۳) ایضا (مقدمہ) ، تکملہ مقالات الشعراء ص ۵۴ ۔

یعنی - اوراق میں سے ایک رسالہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے "جوامع الکلم" کے بیان میں ہے۔ جس کا نام "حلاوۃ الفم بذکر جوامع الکلم" ہے۔

اس کے حاشیہ مین مخدوم امیر احمد صاحب لکھتے ہین :

" جمع المولف رحمه الله عالي في هذه الرسالة ما تكلم به النبي صلي الله عليه وسلم من جوامع الكلم و شرع في تاليفها في اليوم الحادي والعشرين من شهر رجب الحرام من سنته الف و مأة واحدي و سبعين من الهجره خير الانام عليه افضل الصلواة و اشرف السلام "(١)

یعنی - مؤلف نے اس رسالہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوامع الکلم کو جمع کیا ہے اور اس کی تالیف آپ نے (مؤلف نے) ۲۱ رجب الحرام سن ۱۱۷۱ھ میں شروع کی۔

یہ رسالہ مشہور محقق و عالم ڈاکٹر نبی بخش صاحب بلوچ کے پاس موجود ہے۔

قال اقول - مخدوم صاحب رحمہ کی یہ تصنیف منطق کے موضوع پر ہے (٢)

---

(١) بذل القوہ ص ۲۴ (مقدمہ / حاشیہ) ۔

(٢) ایضاً ص ۳۰ (مقدمہ) تکملہ مقالات الشعراء ص ۵۷ ۔

"اس کے علاوہ مخدوم محمد هاشم ٹھٹوي رحہ نے فتح الغلاف بموازين السهت من اوقات (عربي) ، الفضل المبين بحل عقدة قوله الشک لايزول اليقين (عربي) ارشاد الظريف لاطوارلتصنيف تهذيب الكلام ، تهذيب الاصلاح في تنوير المصباح اورکئي دوسري تصانيف مختلف موضوعات پر هين •

ميان شيخ محمد بکھري (م ۱۱۷۴هـ) نے طب کے موضوع پر ايک کتاب لکھي جو "کتاب الطب" کے نام سے مشهور هے (۱)

مولانا دين محمد وفائي مرحوم نے لکھا هے کہ علم طب اور خاص طور پر آنکھون کي بيماريون اور ان کي تداوي مين ايک بڑي کتاب لکھي ، جس پر کئي برس کي محنت کي - مگر يہ ابھي مکمل نہ کر پائے تھے کہ سن ۱۱۷۴هـ مين اس دنيا سے رخصت هوگئے " (۲)

مولوي محمد حسين نے سيرت کے موضوع پر " سير بستان " سن ۱۱۷۷هـ مين تصنيف کي - جو اصل مين " قصص الانبياء " کا ترجمہ هے (۳)

يہ رسالہ سندھي زبان مين هے اور انسٹيٹيوٹ آف سندھالاجي مين موجود هے •

---

(۱) تذکرہ مشاهير سندھ ج ۲ ، ص ۸۵

(۲) ايضا ، ج ۳ ، ص ۸۵

(۳) تاريخ تمدن سندھ ، ص ٥٧٦ •

شیخ ابوالحسن صغیر سندھي (م ۔ ۱۱۸۷ھ) کي سیرت کے موضوع پر

" مختار الاطوار في اطوار المختار " نامي کتاب ھے (۱)

الحاج فقیر الله شاہ علوي شکارپوري (م ۔ ۱۱۹۵ھ) نے علم النجوم

سے متعلق ایک رسالہ " رسالہ در علم النجوم " تحریر کیا ۰"(۲)

کتاب الازھار في ثبوت الاثار ۔ یہ بھي فقیر الله شاہ علوي کي تصنیف ھے۔

(۳) جو عربي زبان مین تحریر کردہ ھے ۰

میر علي شیر قانع ٹھٹھوي (م ۔ ۱۲۰۳ھ) نے کئي کتابین تصنیف

کین ۔ جن کي تفصیل اس طرح ھے ۰

۰۱ روضۃ الانبیاء (موضوع تذکرہ) ۔ یہ منظوم ھے ٹھٹھہ کے کتب خانون کي

فہرستون مین اس کا نام ملتا ھے ۰

۰۲ دیوان " علي شیر قانع (۱۱۵۲ھ) یہ وہ دیوان ھے جو بارہ سال کي

عمر مین جمع کیا تھا ۔ لیکن کسي وجہ سے دریا برد کردیا (۳)

۰۳ مثنوي شمہ از قدرت حق ۔ (۱۱۶۵ھ) یہ اس کتاب کا تاریخي نام ھے ۔ لیکن

اس کا کوئي نسخہ نھین ملتا ۔ اس کے چند اشعار مقالات الشعراء مین قانع نے دیئے ھین ۔(۳)

---

(۱) نزھۃ الخواطر ج ٦ ، ص ٦ ، فقھائے ھند ج ۵ ، ص ۸۷

(۲) تذکرہ مشاھیر سندھ ج ۳ ، ص ۹۵ ۰

(۳) اعجاز الحق قدوسي، تاریخ سندھ، ج ۲، ص ۵٦۹ ۔ (۴) ایضاً ۔

۴۔ مثنوي قضا و قدر ۔(١١٦٧ھ) اس کا ایک نسخہ سندھي ادبي بورڈ میں
موجود ھے۔

۵۔نو آئین خیالات ۔(١١٦٩ھ) یہ اس کتاب کا تاریخي نام ھےاور یہ نثر
میں تھي ۔جو اب دستیاب نھین ھے۔

٦۔ دیوان غم ۔(١١٧١ھ) یہ اس کا تاریخي نام ھے۔ اس مین نو ھزار
اشعار ھین ۔نایاب ھے۔

٧ ۔ مثنوي قصہ کامروپ ۔(١١٦٩ھ) یہ مثنوي تین ھزار اشعار پر مشتمل تھي
لیکن اب نایاب ھے (١)

٨ ۔ ساقي نامہ ۔(١١٧۴ھ) ۔اس کا کوئي نسخہ دستیاب نھین ھے۔البتہ
اس کے اقتباسات مقالات الشعراء مین ملتے ھین ۔"(٢)

٩۔ واقعات خضر شاھہ (١١٧۴ھ) یہ ایک ھزار اشعار پر مشتمل تھا۔لیکن اب
اس کا کوئي نسخہ موجود نھین (٣)

١٠۔ چھار منزلہ (١١٧۴ھ) یہ ایک ھزار شعر کي مثنوي تھي ۔اب نایاب ھے(۴)

---

(١) اعجاز الحق قدوسي : تاریخ سندھ ج ٢ ص ٥٦٩ ۔

(٢) ایضا

(٣) ایضا

(۴) ایضا

١١- تزویج نامہ حسن وعشق(١١٧٤ھ) - یہ کتاب نثر مین تھي -اب نایاب ہے(١)

١٢- اشعار متفرقہ درصنائع و تاریخ (١١٧٤ھ) یہ کتاب ایک هزار اشعار پر مشتمل تھي - نایاب ہے(٢)

١٣- بوستان بہار (١١٧٤ھ) یہ مکلي نامہ کے نام سے مشہور ہے (٣) جو نظم ونثر مین ایک مختصر رسالہ ہے -اس کا ایک نسخہ سندھي ادبي بورڈ مین موجود ہے جو خود مصنف کے ہاتھہ کا مکتوبہ ہے - پیر حسام الدین مرحوم نے " حواشي مکلي نامہ " کے نام سے سندھي مین مرتب کئے هین جو سندھي ادبي بورڈ نے شایع کیا ہے •

١٤- مقالات الشعراء - (١١٧٤ھ) - یہ سندھہ کے فارسي گو شعراء کا تذکرہ ہے جس کا ایک نسخہ سندھي ادبي بورڈ مین موجود ہے اور جسے پیر حسام الدین مرحوم نے ایڈٹ کیا ہے-سن ١٩٥٧ع مین سندھي ادبي بورڈ سے شایع هوچکا ہے •

١٥- تاریخ عباسیہ (١١٧٥ھ) - یہ تاریخ غلام شاہ کلھوڑہ کے حکم سے قانع نے لکھي جو نامکمل ہے - یہ نایاب ہے(٤)

---

(١) اعجاز الحق قدوسي : تاریخ سندھہ ج ٢ ص ٥٦٩ •

(٢) ایضا

(٣) ایضا

(٤) مقالات الشعراء (فارسي) ، مطبوعہ سندھي ادبي بورڈ کراچي ،١٩٥٧ع صفحہ نہ (مقدمہ) •

١٦ ـ تاريخ عباسيه (نظم) " ١١٧٥هه " ـ يه كتاب بهي نامكمل هے(١)

١٧ ـ تحفة الكرام ـ (١١٨١هه) يه كتاب تين جلدون پر مشتمل هے ـ اس كي تيسري جلد سندهه كي تاريخ پر مشتمل هے ـ يه تينون جلدين يكجا كركے سن ١٣٠٤هه مين مطبع ناصري دهلي سے تحفة الكرام كے نام سے شايع هوچكي هے ـ پير حسام الدين مرحوم نه بهي اسے ايڈٹ كركے ضروري حواشي كے ساتهه مرتب كيا هے جيسے سندهي ادبي بورڈ نے شايع كيا هے ٠

١٨ ـ مثنوي اعلان غم ـ (١١٩٢هه) ـ يه كتاب برٹش ميوزيم مين موجود هے اور ٣٥٦ صفحات پر مشتمل هے ـ جس كے هر صفحه پر ٣٤ سطرين هين (٢)

١٩ ـ زبدة المناقب ـ (١١٩٢هه) اس كتاب مين ١٢٠٠ اشعار هين ـ ٹهٹهه كے كتب خانون كي فهرستون سے علوم هوتا هے كه يه كتاب ٣٦٣ صفحات پر مشتمل هے اور ١٧ سے ليكر ٢٠ سطرين هر صفحه مين هين ٠(٣)

٢٠ ـ مختار نامه ـ (١١٩٤هه) يه كتاب مختار ثقفي كے حالات پر هے ـ اور ٢٠٨ صفحات پر مشتمل هے ـ اس كے هر صفحه پر ٣٤ يا ٣٦ سطرين هين ـ اس مين سات هزار اشعار هين ـ اس كا ايک نسخه سندهي ادبي بورڈ مين موجود هے(٤)

---

(١) مقالات الشعراء (فارسي) ، مطبوعه سندهي ادبي بورد كراچي ١٩٥٧ع ، صفحه نه (مقدمه)

(٢) ايضا ، صفحه دوازده ، (مقدمه) ٠

(٣) اعجاز الحق قدوسي : تاريخ سندهه ج ٢ ص ٥٧١ ، مقالات الشعراء (مقدمه)

(٤) ايضا (مقدمه) ٠

٢١ - نصاب البلغاء - (١١٩٨ھ) یہ کتاب لغات اور حیات انسانی کی مختلف مصطلحات پر مشتمل ھے - اس کو قاموس کہا جاسکتا ھے - یہ کتاب ١٨٥ صفحات پر مشتمل ھے - اس کتاب کا ایک نسخہ بخط مولف مولانا محمد ابراھیم گڑھی یاسین مرحوم کے کتب خانہ مین موجود ھے (١)

٢٢ - مثنوی ختم السلوک - (١٢٠٩ھ) - یہ مثنوی تصوف کے رموز و نکات پر مشتمل ھے - اس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ھے ۰

٢٣ - شجرہ طریقت اھلبیت - (١٢٠٢ھ) یہ سندھ کے سادات کے نسب نامون پر مشتمل ھے - اب ناپید ھے (٢)

٢٤ - زینت الاخلاق : یہ کتاب منظوم ھے - اور نصائح پر مشتمل ھے (٣)

٢٥ - مثنوی قصاب نامہ : یہ ٹھٹھہ کے ایک قصاب زادے کی منظوم داستان ھے - یہ بیاض مکلی نامہ مین موجود ھے - یہ بیاض سندھی ادبی بورڈ مین موجود ھے - اس مین (٢٦٣) اشعار ھین ۰ (٤)

---

(١) اعجاز الحق قدوسی : تاریخ سندھ ج ٢ ص ٥٧١ . ایضا (مقدمہ)

(٢) ایضا , ج ٢ ص ٥٧٢ ! ایضا (مقدمہ) ۰

(٣) ایضا , ج ٢ , ص ٥٧٢ , مقالات الشعراء (مقدمہ) ۰

(٤) ایضا ج ٢ ص ٥٧٢ , مقالات الشعراء (مقدمہ) صفحہ بیت ۰

٢٦ ـ سرفراز نامه ـ يه كتاب پند ونصائح پر هے جس كا نام غالبا ميان سرفراز كلهوڑه (حاكم سندھ) كے نام كي مناسبت سے ، "سرفراز نامه " ركها گيا هے (١)

٢٧ ـ حديقة غلباء ـ يه فارسي شعراء كے منتخب اشعار كا مجموعه هے ـ جو مختلف عنوانون كے تحت جمع كيا گيا هے ـ اس كا ايك نسخه بخطوطه سندھي ادبي بورڈ مين موجود هے ـ اس كے جمله ٢٦٢ صفحات هين ـ (٢)

٢٨ ـ رسالہ معماع شرح ـ يه نثر ونظم مين هے (٣)

٢٩ ـ لب تاريخ كلهوڑا ـ يه تاريخ كے سلسله كي كتاب هے اس كا نام مير مائل كي فهرست مين موجود هے (٤)

٣٠ ـ بياض محك الشعراء : يه مختلف فارسي گو شعراء كے كلام كا انتخاب هے ـ جو قانع نے محسن تتوي كي محك كمال كے طرز پر كيا تها ـ اس كا ايك نسخه (اول و آخر ناقص) سندھي ادبي بورڈ مين موجود هے (٥)

---

(١) اعجاز الحق قدوسي : تاريخ سندھ " ج ٢ ص ٥٧٢ ، مقالات الشعراء (مقدمه) ايضا صفحه بيست (مقدمه) ٠

(٢) ايضا ، ص٥٧٣ ، ايضا صفحه بيست (قدمه) ٠

(٣) ايضا ج ٢ ص٥٧٣ ، ايضا صفحه بيست ويكم (مقدمه) ٠

(٤) ايضا ، ص ٥٧٣ ٠

(٥) ايضا مقالات الشعراء ، سندھي ادبي بورڈ كراچي ١٩٥٧ع صفحه بيست و يكم (مقدمه) ٠

٣٠ - انشائے قانع - یہ چند مکاتیب کا مجموعہ ھے جو ٣٢ صفحات پر مشتمل ھے - اور سندھي ادبي بورڈ مین موجود ھے (١)

٣١ - مثنوي محبت نامہ : یہ مثنوي (١٥٩) اشعار پر مشتمل ھے جو " بیاض مکلي نامہ " مین شامل ھے ۔

اس کے علاوہ میزان الافکار (منظومہ) تھذیب طباع(٢) ، مثنوي کان جواھر ، میزان فارسي (٣) اور دوسري تصانیف ھین ۔

مخدوم مفتي عبد الواحد سیوستاني رحہ (م - ١٢٢٤ ھ) نے تفسیر ، حدیث ، فقہ فتاوي اور تصوف کے علاوہ بھت سے اور موضوعات پر کتابین چھوڑي ھین جن کي تفصیل اس طرح ھے ۔

حسن الفھم والتعقل في جمیع الکسب والتوکل : یہ مفتي عبد الواحد سیوستاني کي تصنیف عربي زبان مین ھے(٤) ۔

---

(١) اعجاز الحق قدوسي : " تاریخ سندھ " ج ٢ ص ٧٥٣ ، مقالات الشعراء صفحہ بیست و یک (مقدمہ)

(٢) ایضا ، ج ٢ ص ٧٥٢ ، ایضا صفحہ بیست (مقدمہ)

(٣) ایضا ج ٢ ص ٧٥٣ ، ایضا صفحہ بیست و یک (مقدمہ)

(٤) تذکرہ مشاھیر سندھ ج ١ ص ٢٠٩ ، الرحیم "مشاھیر سندھ نمبر" ص ٩ ۔

اس رسالہ مین کسب رزق اور توکل سے متعلق بحث کي گئي ھے اور صرف توکل پر انحصار کرنے والون کا رد کيا گيا ھے ۔

چناچہ آپ ايسے لوگون کے متعلق لکھتے ھين کہ بعض توکل کے مدعي لوگ يہ کھتے ھين کہ قران واحاديث کے رو سے کسب کرنا فرض نھين ھے ، بلکہ بحالت ضرورت اس کي رخصت ھے ۔ جب مجھے يہ علوم ھوا تو مين نے يہ مختصر رسالہ لکھنے کا ارادہ کيا ۔ اور قران وحديث سے اصل حقيقت جاننے کي کوشش کي ۔ تو اللہ کے فضل سے مجھے اس کے خلاف مکمل ثبوت ملے ۔ چناچہ مين نے ان کے اظھار مين بھتري سمجھي اور مين نے يہ رسالہ لکھنے کا ارادہ کيا (١) ۔

اس رسالہ کا مخطوطہ سندھ يونيورسٹي کي علامہ آئي آئي قاضي، لائبرري مين موجود ھے ، جو ٣٥ صفحات پر مشتمل ھے ۔ اور مجموعہ رسائل واحدي مين کے صفحہ ٦ سے لے کر صفحہ ٣٩ تک ھے ۔ مجموعہ رسائل واحدي مين اس کا نمبر شمار ٢ ھے ۔

اس رسالہ مين مقدمہ اور آٹھ فصول ھين ۔ مقدمہ کے آغاز مين ، حمد و سلام کے بعد لکھا ھے ۔

" فھذا مختصر في الکسب والتوکل وعدمتنا فيھما ومايتعلق بذالک سميتہ حسن الفھم والتعقل في جمع الکسب والتوکل " ورتبتہ في مقدمة و ثمانية فصول و خاتمة ۔ وماتوفيقي الا باللہ عليہ توکلت واليہ انيب "(٢)

---

(١) مجموعہ رسائل واحدي (قلمي) ص٦ ، رسالہ حسن الفھم والتعقل في الکسب والتوکل ص١ (قلمي)

(٢) ايضا ، ص ٦

اس رسالہ کا ایک خطي نسخہ پير جهنڈہ کي کتب خانہ مين بھي موجود هے ، جو ٢٥ ربيع الاول ١١٩٠ھ کا مکتوبہ هے- اور يہ ٣٧ صفحات پر مشتمل هے •

چنانچہ رسالہ کے آخر مين لکھا هے :

وقد وقع الفراغ من هذه الرسالة في يوم الثلثاء الخامس والعشرين من شهر ربيع الاول سنة ١١٩٠ھ بيد المولفہ الراجي الفضل الرباني عبد الواحد سيوستاني (١)

ارشاد الصواب لمن وقع في بعض الاصحاب : يہ بھي مخدوم عبد الواحد سيوستاني رحہ کي تصنيف هے (٢) •

اس رسالہ مين مخدوم صاحب رحہ نے بني اکرم صلي الله عليہ وسلم کے بعض اصحاب پاک کي تائيد مين لکھا هے - مثلا حضرت امير معاويہ رضہ کے موقف اور حصول خلافت مين آپ کي مدبرانہ طريقہ کار کي تائيد کي گئي هے - اور اس سلسلے مين طعن کرنے والون کا رد کيا گيا هے- اور حضرت سيدنا امير معاويہ رضہ کے فضائل ، مين کئي احاديث درج کي گئي هين •

---

(١) مجموعہ رسائل واحدي (قلمي) ص ٣٩

(٢) تذکرہ مشاهير سندھ ج ١ ص ٢١٠ ، " الرحيم " مشاهير سندھ نمبر ص ٨ مطبوعہ شاہ ولي الله اکيڈمي حيدرآباد سندھ ، ١٩٦٧ع •

اس رسالہ کا مخطوطہ سندھ یونیورسٹي کي لائبريري مين موجود ہے، جو ٢٦ صفحات پرمشتمل ہے- مجموعہ رسائل واحدي مين اس کا نمبر شمار ٣ ہے اور کتب لائبريري مين نمبر شمار ٢٠٣٨٦ ہے •

يہ رسالہ عربي زبان مين ہے مگر اس کے ساتھہ ساتھہ فارسي عبارات بھي درج ہين •

اس مخطوطہ مين تاريخ کتابت بدہ ١٣ ربيع الاول ١٢٠٤ ھ لکھي ہوئي ہے •

اس رسالہ کا اختتام دعائيہ کلمات پر کيا گيا ہے •

" ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا رحمتہ من لدنک انک انت الوهاب- اللهم اجعل حرکاتنا و سکناتنا وفق مرضاتک "(١)

پير جھنڈ ھ کے کتب خانہ مين جو مخطوطہ ہے وہ دس صفحات پر مشتمل ہے اور اس کے کاتب کا نام مظهر الدين مذکور ہے •

ايضاح الحاني في سوال العافيہ : يہ مخدوم عبد الواحد رحہ کي تاليف ہے(٢)

اس رسالہ مين الله سے خيريت وعافيت کے سوال کرنے کے طريقے سے متعلق بيان ہے •

---

(١) مجموعہ رسائل واحد ص ٦٤ ، رسالہ ارشاد الصواب لمن وقع في بعض الاصحاب ص ٢٦ (قلمي) •

(٢) " الرحيم " مشاهير سندھ نمبر ص ٨ •

اس رسالہ مین مخدوم رحہ نے سب سے پہلے "عافیتہ" کي حقیقت بیان کي ھے اور اس سلسلے مین کچھہ دعائین درج کي ھین ، جن کے پڑھنے سے آفات و مصائب سے محفوظ رھا جا سکتا ھے ۔

اس کا مخطوطہ سندھہ یونیورسٹي کي لائبریري مین موجود ھے ، جو ٦ صفحات پر مشتمل ھے - مجموعہ رسائل واحدي مین یہ نوین نمبر پر ھے اور صفحہ ١٥٢ تا ١٥٧ تک ھے ۔

تسھیل الصعب في ابیات الکعب - یہ بھي مخدوم عبدالواحد رحہ کي تصنیف ھے ، جو عربي زبان مین ھے (١)

اس رسالہ مین عرب کے مشھور شاعر کعب بن زھیر کے اشعار کي تشریح کي گئي ھے - اصل مین کعب کے اشعار مین جو مشکل الفاظ موجود ھین ، ان کي آسان تشریح کي گئي ھے ۔

اس رسالہ کا مخطوطہ سندھہ یونیورسٹي مین موجود ھے جو ۴ صفحات پر مشتمل ھے - اور مجموعہ رسائل واحدي مین صفحہ ۲۳۴ تا ۲۳۷ تک ھے ۔

رسالہ کے آخر مین تصنیف کا سن اس طرح مذکور ھے :

" وقد وقع الفراغ منہ یوم الاثنین السادس والعشرین من شھر جمادي الآخر ١١٩٠ ھہ " (٢)

---

(١) " الرحیم " مشاھیر سندھہ ، نمبر ٥ ص ٩

(٢) مجموعہ رسائل واحدي (قلمي) ص ٢٣٨ ، رسالہ تسھیل الصعب في ابیات الکعب ص ۴ (قلمي) ۔

هي-اس سے مين بروز پير ٢٦ جمادي الآخر سن ١١٩٠ھ مين فارغ هوا ٠

اس مخطوطہ كي تاريخ كتابت بهي صاف مذكور هے،

جو ٥ جمادي الاول ١٢٠٢ھ بروز چهارشنبہ هے (١) ٠

امداد النبي في استمداد الولي : يہ بهي مخدوم عبدالواحد سيوستاني رحہ كي تصنيفات مين سے هے ٠

اس رسالہ مين چار رباعيان لكهي گئي هين-زبان فارسي اورعربي هے ٠

اس كا مخطوطہ سندھ يونيورسٹي مين موجود هے-جو ايك صفحہ پرمشتمل هے-مجموعہ رسائل واحدي مين اس كا نمبر ١۴ هے اورصفحہ ٢٣٩ پرهے-

وہ چار رباعيان جس طرح لكهي گئي هين-ان كا عكس منسلك كيا جاتا هے ٠

البسرالمطلوب في زيارہ المحبوب : يہ بهي مخدوم عبداواحد رحہ كي تصنيف هے جوعربي زبان مين تحرير كردہ هے(٢)

---

(١) مجموعہ رسائل واحدي (قلمي) ص٢٣٨ ، رسالہ تسهيل الصعب في ابيات الكعب ص۴ (قلمي) ٠

(٢) تذكرہ مشاهير سندھ ج ١ ص ٢١٠

اس رسالہ کے متعلق محترم ڈاکٹر محمد عیاض بن قاضي محمد افضل اپنے مقالہ "مخدوم عبد الواحد سیوستاني رحہ" مین کسي مخطوطہ کے حوالے سے لکھا ھے کہ یہ شیخ محمد البکري صدیقي کي تصنیف ھے (١)

لیکن یہ بھي تو ھو سکتا ھے کہ وہ مخطوطہ واقعي شیخ محمد البکري صدیقي کا لکھا ھوا ھو اور مولانا دین محمد وفائي مرحوم جس رسالہ کا ذکر کر رھے ھین وہ مخدوم عبد الواحد سیوستاني رحہ کا تحریر کردہ ھو۔

رسالہ در عدالت امیر معاویہ رضہ : یہ رسالہ بھي مخدوم عبد الواحد سیوستاني رحہ کا تحریر کردہ ھے (٢)

اس رسالہ مین حضرت امیر معاویہ رضہ کي عدالت بیان کي گئي ھے۔ اور اس سلسلے مین معترضین کے جوابات دیکر حضرت امیر معاویہ رضہ کا دفاع کیا گیا ھے۔

صحابہ کرام رضہ کا عادل ھونا قران اور احادیث سے ثابت ھے۔ چنانچہ علامہ ابن عبد البر رحہ نے (استیعاب (٣) ، علامہ ابن حجر عسقلاني رحہ اصابہ في تمیز الصحابہ (٤)، حافظ خطیب بغدادي نے الکفایہ (٥) قاضي ابوبکر ابن العربي رحہ نے العواصم من

---

(١) مخدوم عبد الواحد السیوستاني : (قلمي) ص ١١٢ (حاشیہ)

(٢) تذکرہ مشاھیر سندھ ج ١ ص ٢١٠

(٣) ایضاح ١ ص ١

(٤) اصابہ في تمیز الصحابہ ج ١ ص ١٠

(٥) الکفایہ ص ٤٦ ـ ٤٩ ۔

القواصم (١) اور ابن الصلاح نے اپنے " مقدمہ " مین اور بہت سے کتب معتبرہ مین عدالت صحابہ سے بحث کي گئي ہے۔علامہ طاہر پٹني رحہ اس سلسلے مين اپني تفسير " مجمع البحار " مين لکھتے ہين :

" ثم انہم کلہم عدول وکبیرہم وصغیرہم من لابس الفتن وغیرہم بالا جماع "(٢)

يعني تمام چھوٹے بڑے صحابہ، سارے کے سارے بالا جماع عدول ہين۔ چاہے وہ فتن مين شريک ہوئے يا نہين ہوئے۔

ان حقائق کي رو سے تمام اصحاب رسول صم عادل ہين۔ حضرت امير معاويہ رضہ بھي چونکہ آنحضرت صلي الله عليہ وسلم کے کبار صحابہ مين سے تھے۔اس لئے ان کي عدالت نص سے واضح و ثابت ہے۔

ديـوان واحـدي : يہ مخدوم عبدالواحد سيوستاني رحہ کے شعر کا ديوان ہے۔ اور ديوان واحدي کے نام سے مشہور ہے(٣) مگر يہ اب ناياب ہے(۴)

انشاء واحـدي : يہ بھي مخدوم عبدالواحد رحہ کي تصنيف ہے جو عجيب و غريب ادبي

---

(١) مقدمہ ابن الصلاح ص ١١٩

(٢) مجمع البحار ج ٣ ص ۵۴۴

(٣) تذکرہ مشاہير سندھ ج ١ ص ٢١٠ ، اور ص ٢١١ (حاشيہ)

(۴) " الرحيم " مشاہير سندھ نمبر، ص ٧ ۔

وعلمي مضمون پر مشتمل هے(١) يه فارسي زبان مين هے ۰

" الوحيد " سنده آزاد نمبر مين اس كتاب كے بارے مين مذكور

هے كه انشاء واحدي، يه كتاب فارسي علم و ادب كا ايك بے نظير كتاب هے(٢)

اصدق التصديق الصديق : يه بهي مخدوم سيوستاني رح كي تصنيف هے(٣) يه

رساله حضرت ابوبكر صديق رض كي افضليت مين لكها گيا هے ۰

اس كتاب كا خطي نسخه پير حسام الدين راشدي مرحوم كے كتب

خانه مين موجود هے جو ٢٥ صفحات پر مشتمل هے ـ اس كا سن تاليف ١١٨٩هه

هے ۰ كاتب كا نام نور محمد سيوستاني مذكور هے (٤)

مرأة الحليته : يه بهي مخدوم صاحب رح كي تصنيف هے(٥) جس مين

آنحضرت صلي الله عليه وسلم كے حليه مبارك كا بيان هے ۰

اس رساله كي تاريخ تاليف منگل ٢٥ صفر سن ١١٨٧هه هے ۰

---

(١) " الوحيد " (سنده آزاد نمبر ١٦ جون ١٩٣٦ع)، ستمبر ١٩٧٩ع حيدرآباد سنده ، ص ٤٠

(٢) تذكره مشاهير سنده ج ١ ص ٢١٠

(٣) " الرحيم " مشاهير سنده نمبر ، ص ٨

(٤) ايضا ، ص ٨

(٥) تذكره مشاهير سنده ج ١ ص ٢١٠ (حاشيه) ۰

يه رساله ٢ صفحات پر مشتمل هے اور اس كا مخطوط ، پير حسام الدين راشدي كے كتب خانه مين موجود هے •

قلندر نامه : مخدوم صاحب رحه كي يه تصنيف شيخ عثمان مروندي المعروف به قلندر شهباز اوران كے مريدون كي سوانح پر مشتمل هے (١)

اس كے علاوه مخدوم صاحب رحه نے جودة الطبع في كثرة السبع ، استدراك للدراك ، فضائل ربيع، ورد المحمديه شرح فتح الفضل اوركئي دوسري تصنيفات چهوڑي هين •

مخدوم محمد ابراهيم (ٹهٹهه والے) ابن مخدوم عبد اللطيف ابن مخدوم محمد هاشم ٹهٹوي (م ـ ١٢٥٢ هـ) نے فقه كے علاوه دوسري موضوعات پر بهي كتابين تصنيف كين - جن مين سے كچهه كا ذكر ذيل مين كيا جاتا هے •

تهذيب البيان في اجوبته اسئلته وحيد من اكابر الاخوت والخلاف : يه مخدوم ابراهيم رحه كي تصنيف هے - جو عربي زبان مين هے (٢)

اس كا قلمي نسخه مدرسه مظهر العلوم كهڈه (كراچي) مين موجود هے - جس كا نمبر شمار ١٩ هے •

قصيده في نصيحته عثمان بن ٹهارو العالم السندي : يه بهي مخدوم ابراهيم رحه كي

---

(١) حديقته الاولياء ص ٧٧

(٢) جذل القوه ص ٤٣ (مقدمه) تكمله مقالات الشعراء ص ٦٥ •

تصنيف هےاورعربي زبان مين هے - جس مين سند هہ كےعالمعثمان بن ثعارو كو نصيحت و تذكير كي گئي هے - اس كے ساتهہ " قصيده الثمانيۃ في مدح النبي " بهي شامل هے - اس رسالہ كا مخطوطہ مدرسہ مظهر العلوم كهڈه كراچي مين موجود هے جس كا نمبر شمار ٢٧ هے •

رسالہ مختصرد ربيان آداب اللباس سيد البشر : يہ بهي مخدوم ابراهيم رحہ (مڈے والے) كي تصنيف عربي زبان مين هے اور سيرت كے موضوع پر هے ؛ جس مين نبي اكرم صلي الله عليہ وسلم كے لباس كا ذكر هے - اس كا مخطوطہ مدرسہ مظهر العلوم كهڈه مين موجود هے - نمبر شمار ٣٩ هے •

الحبل المتين في اوصاف خلفاء الراشدين : مخدوم صاحب كي يہ تصنيف بهي عربي زبان مين هے - جس خلفاء الراشدين كے اوصاف اور كمالات بيان كئے گئے هين (١)

شيخ محمد عابد سندهي (انصاري) المدني (م - ١٢٥٧هہ) نے بهي فقہ حديث اور تصوف كے علاوه دوسري تصنيفات چهوڑي هين - جن مين ايك كتاب عقائد كے موضوع پر هے جو " رسالہ رد عقائد نجديہ " كے نام مشهور هے (٢)

اس رسالہ مين شيخ اجل حضرت محمد بن عبد الوهاب نجدي رحہ كي طرف منسوب عقائد كا رد كيا گيا هے •

شيخ محمد عابد سندهي كي ايك كتاب طب ك موضوع پر بهي هے -

---

(١) بذل القوه ص ٤٤ (مقدمہ) •

(٢) تذكره مشاهير سندهہ ج ٣ ، ص ٢٥١

جو "تحفت المؤمنین " کے نام سے مشہور ہے ۔ اصل کتاب فارسي زبان مین ہے ۔ بعد مین اس کا عربي مین ترجمہ ہوا ۔(١)

حــرف آخـــر :

الحمد للہ یہ مقالہ سندھ مین دیني ادب کي تاریخ " اپنے اختتام کو پنھچا ۔ اس مین تاریخ کے مختلف ادوار مین دیني ادب کا تفصیلي جائزہ لیا گیا ہے ۔ جس سے یہ بات بالکل واضع ہوجاتي ہے کہ سندھ مین دیني کتب کا ایک شاندار ذخیرہ تخلیق ہوا ، جو اتنا جاندار اور معیاري ہے کہ نہ صرف یہ کہ یہ کتابین ، اس دور مین مفید اور کارگر تھین ، بلکہ موجودہ دور مین بھي اس سے استفادہ کیا جا سکتا ہے ۔ ان کتب سے علماء و اکابرین کے علمي تبحر ، شرعي مسائل کے حل کرنے مین ان کي مجتھدانہ نظر ، حدیث اور فقہ پر ان کي غیر معمولي دسترس کا پتہ چلتا ہے ۔

کسي قوم کي ترقي و کمال مین تعلیم بنیادي کردار ادا کرتي ہے ۔ اور علم و ادب سے شغف اس قوم کو بام عروج تک پنھچاتا ہے ۔ چنانچہ اسلام نے تعلیم و تعلم پر بھت زیادہ زور دیا ہے ۔ علم کا سیکھنا اور سکھانا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض قرار دے کر ، اسلام نے علم کي فضیلت و اھمیت کو واضع کردیا ہے ۔ یھي وجہ ہے

(١) الرحیم ۔ مشاھیر سندہ نمبر ، ص ۔ ١٣ ۔

کہ مسلمان جب بھي کسي علاقے مين جاتے تھے تو وھان سب سے پھلے تعليم کا انتظام کرتے تھے - سندھ مين چونکہ اسلام پھلے پھنچا ، اس لئے برصغير پاک و ھند کے باقي علاقون کے اعتبار سے يھان پر پھلے تعليم کا اھتمام ھوا جس کے نتيجہ مين بھت سے علماء ، مفسرين ، محدثين ، فقھاء اور اکابر و مشاھير پيدا ھوئے ، جنھون نے نہ صرف علم کے سيکھنے سکھانے (درس و تدريس) کا شغل جاري رکھا بلکہ ان کي مساعي سے بيش بھا علم و ادب کي تخليق بھي عمل مين آئي. خصوصاً ديني ادب کا ايسا عظيم الشان سلسلہ شروع ھوا کہ تاريخ کے مختلف ادوار مين اس مين اضافہ ھي ھوتا گيا - تاآنکہ کلھوڑا عھد مين يہ سلسلہ اپنے کمال کو پھنچا - يھي وہ دور ھے جس مين مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوي ، شيخ محمد حيات سندھي ، شيخ معين ٹھٹھوي ، مخدوم عبد اللطيف ٹھٹھوي ، مخدوم عبد الواحد سيوستاني ، مخدوم ابوالحسن ڈاھري ، مخدوم محمد ابراھيم مٹھي ، شيخ ابوالحسن کبير اور شيخ ابوالحسن صغير وغيرھم جيسے اکابر علماء نے دين کي خدمت کي - مخدوم محمد ھاشم رحہ نے سينکرون کتابين تحرير کين - جن مين سے تقريبا ١٥٠ کتب کا تذکرہ اس مقالہ مين کيا گيا ھے چنانچہ کلھوڑا دور حکومت کو علم و ادب کے لحاظ سے اگر "سنھري دور" کھا جائے تو غلط نہ ھوگا .

بھرحال ديني ادب کا يہ عظيم الشان ذخيرہ ديکھ کر ، ان علماء کي محنت و کاوش کي داد ديني پڑتي ھے - ان علماء کي انھي مساعي سے سندھ کے لوگون مين ديني علوم سے واقفيت پيدا ھوئي - ان مين مذھب اور دين سے گھرا رابطہ استوار ھوا - اھل سندھ نھايت سادہ ، مگر مذھب کے پابند تھے - اور اسلام کي تعليمات کا ان پر رنگ چڑھا ھوا تھا - اسي وجہ سے ان مين سادگي ، خوش خلقي ، مھمان نوازي ، محبت

واخوت ، ایثار و همدردي جیسي صفات ، ان کي شناخت بن گئي تهین - جوان مین صدیون تک قائم رهین اور اب تک موجود هین ۔

برصغیر پاک و هند کي تقسیم کے وقت بهي سندهه هي نے سب سے پهلے پاکستان سے الحاق کا ریزولیوشن پاس کر کے اپني اسلام سے وابستگي کا ثبوت دیا - اور جب وطن عزیز پاکستان وجود مین آیا اور هندستان سے هزارون کي تعداد مین لٹے پٹے مسلمان هجرت کر کے سندهه پهنچے تو اهل سندهه ، ان مسلمانون کے ساتهه حسن سلوک سے پیش آئے - ان کي هر طرح سے مدد کی - یه سب کچهه وه محض الله کي رضا اور اسلام کے دیئے هوئے درس محبت واخوت اور ایثار و همدردي کے جذبه کے تحت کر رهے تهے ۔

مگر بد قسمتي سے جب یورپ اور مغربي ممالک سے کئي نئے سیاسي ، معاشي اور سیکولر نظریات کي یلغار هوئي ، تو مسلمانون کي مذهب پر گرفت ڈهیلي هوگئي - اسلام کي تعلیمات سے دوري کي وجه سے ، ان مین اسلامي وحدت واخوت کے بجائے علاقائي عصبیت اور قوم پرستي نے جنم لیا ، جس کے مضر اثرات ، آج وطن عزیز مین دیکهے جاسکتے هین - خصوصا سندهه مین جو حالات اس وقت نظر آرهے هین اور جس طرح مسلمان ، مسلمان بهائي کا گلا کاٹ رها هے ، اس پر دل خون کے آنسو رو رها هے ۔

اس ساري صورتحال کا بنیادي سبب وهي هے که هم نے اسلامي تعلیمات کو بهلا دیا هے - اس لئے ضرورت اس بات کي هے که مسلمانون کو اسلامي تعلیمات سے روشناس کرایا جائے تاکه ان مین وهي اسلامي اخوت اور وحدت کا حقیقي جذبه پیدا هو
اس سلسله مین علماء و مشائخ اور مذهبي اکابرین پر اورون کي نسبت زیاده ذمه داري

عائد هوتي هے - وعظ و تبليغ كے علاوه ديني لٹريچر كي اشاعت سے سندھ مين اس صورتحال كو بدلنے مين كافي مدد ملے گي ·

هماري دعا هے كہ الله سبحانہ و تعالي ، سندھ كو پھر سے امن كا گھواره بنائے جس طرح يہ پہلے تھا - اور لوگون مين عداوت و نفرت كے بجائے ، محبت والفت پيدا كرے تاكہ سندھ كا اسلامي تشخص مجروح نہ هو ·

هم نے اس مقالہ كے ذريعے سندھ كي عظمت رفتہ اور اس كے زرين دور كا ايك حسين مرقع پيش كرنے كي كوشش كي هے دعا هے كہ الله تعالي هماري اس كوشش كو شرف قبوليت عطا فرمائين - آمين · ليكن آخر مين يہ اعتذار پيش كرنا ضروري سمجھتا هون كہ چونكہ ميري مادري زبان اردو نهين هے اس لئے ممكن هے كہ يہ مقالہ اردو زبان كے لحاظ سے معياري اور ادبي نہ هو اور يہ بھي ممكن هے كہ كهين كهين املا مين كوئي خامي رہ گئي هو - كيونكہ بهت سے الفاظ ايسے هين جو سندھي اور اردو دونون مين مستعمل هين ليكن املا مين فرق هے اس بنا پر اميد هے كہ اس خامي كو عفو و درگزر كي نگاھ سے ديكھا جائے گا ·

تمت بالخير

عبد الستار انصاري
عفي عنہ

ماخذ ومصادر ۔

۱۔ آئین اکبری (اردو) ۔ ابوالفضل بن شیخ مبارک ۔
سنگ میل پبلیکیشنز، لاہور (ت ۔ ن) ۔

۲۔ آئینہ، اردو ۔ مولوی سید ابوالحسن ۔
مطبع نظامی کانپور، سنہ ۱۳۰۵ ھ ۔

۳۔ آئینہ حقیقت نما (اردو) ۔ مولانا اکبر شاہ نجیب ابادی ۔
نفیس اکیڈمی، کراچی، ۱۹۸۳ ع ۔

۴۔ اتحاف النبلاء المتقین باحیاء ماثر الفقهاء المحدثین ۔ مولانا صدیق حسن خان ۔
مطبع نظامی کانپور، سنہ ۱۲۸۸ ھ ۔

۵۔ احسن التقاسیم فی معرفة الاقالیم ۔ شمس الدین ابوعبدالله محمد بن احمد البشاری المقدسی
مطبوعہ لیدن، ۱۹۰۶ ع ۔

۶۔ الاحکام الآمدی (ع ۔ ۳) الآمدی ابوالحسن سیف الدین ۔
قاهره، سنہ ۱۳۴۷ ھ ۔

۷۔ اذکار ابرار (اردو ترجمہ تذکرہ گلزار ابرار ۔ محمد غوثی شطاری ماندوی ۔ (مترجمہ فضل احمد) جیوری ۔
اسلامک بک فاؤنڈیشن، لاہور، ۱۳۹۵ ھ ۔

۸۔ اربعین حدیثا (عربی) مخدوم عبدالواحد سیوستانی ۔
(قلمی)

۹۔ اربعین فی رشد الطالبین مخدوم عبدالواحد السیوستانی ۔
(قلمی)

۱۰۔ اربعین فی فضل المجاهدین مخدوم عبدالواحد السیوستانی ۔
(قلمی)

۱۱۔ اربعین نووی (عربی) امام محی الدین النووی ۔
طبع دار الکتاب العربی، مصر (ت ۔ ن) ۔

۱۲۔ اردو دائرة المعارف اسلامیہ ۔ دانشگاہ پنجاب، لاہور، سنہ ۱۳۶٦ ھ ۔ ۱۹۴۷ ء ۔

۱۳۔ ازالة الاشباه فی قطع همزه یا الله ۔ مخدوم عبدالواحد السیوستانی ۔
(قلمی)

۱۴۔ اسد الغابه فی معرفة الصحابه (عربی) ۔ عزالدین ابی الحسن علی بن محمد بن عبدالکریم الجزری المعروف به ابن الاثیر (م ۔ ٦۳۰ ھ) ۔
مصر، جمعیة المعارف، سنہ ۱۲۸٦ ھ ۔

١٥. اسماء الرجال (اردو ترجمه اكمال في اسماء الرجال) .
شيخ ولي الدين ابي عبدالله محمد بن عبدالله الخطيب .
اصح المطابع وكارخانه تجارت كتب ، كراچي . (ت - ن)

١٦. اصول الشاشي .
نظام الدين الشاشي .
مطبوعه نولكشور ، لكهنو ، ١٢٩٣ هه .

١٧. اصول فقه (اردو) .
مولانا حبيب الرحمان كاندهلوي .
قران محل ، مولوي مسافر خانه ، كراچي (ت - ن) .

١٨. الاعلام (قاموس تراجم)
خير الدين الزركلي .
مصر ، مطبعة العربيه ، سنه ١٣٤٦ هه - ١٩٢٧ ء .

١٩. اعلام السائلين عن كتب المرسلين .
ابن طولون .
مطبع وتاريخ طباعت نا معلوم .

٢٠. اعلام الموقعين .
شمس الدين ابي عبدالله محمد بن ابي بكر المعروف به ابن القيم الجوزيه . (م - ٧٥١ هه) .
مصر ، ... اداره الطباعة المنيريه (ت - ن)

٢١. انوار النبوهات الباطنيه في امتياز اهل الباطل والباطنيه
مخدوم عبدالواحد السيوستاني .
(قلمي) .

٢٢. ايضاح المكنون في الذيل علي كشف الظنون - ج ١
اسماعيل پاشا البغدادي .
استانبول ، سنه ١٣٦٤ هه - ١٩٤٥ ع .

٢٣. بذل القوه في حوادث سني النبوه .
مخدوم محمد هاشم ٺٽوي . (مرتب مخدوم امير احمد)
سنڌي ادبي بورڊ ، كراچي ، ١٣٨٦ هه - ١٩٦٦ ع .

٢٤. برهانپور كي سنڌي اولياء
سيد محمد مطيع الله راشد برهانپوري .
سنڌي ادبي بورڊ ، حيدرآباد (سنڌ) ، ١٩٥٧ ع .

٢٥. بسط المقال .
مخدوم عبدالواحد السيوستاني .
(قلمي) .

٢٦. بيان العارفين (سنڌي)
مرتب ڊاڪٽر عبدالمجيد ميمڻ .
(قلمي) .

٢٧. البيان المبرم (حل العقود)
مخدوم محمد جعفر بوبڪائي رحه .
(قلمي) .

٢٨. بيگلارنامه (فارسي)
ادراكي بيگلاري
سنڌي ادبي بورڊ ، حيدرآباد ، سنه ١٤٠٠ هه .

٢٩. تاج العروس من جواهر القاموس .
محب الدين ابي الفيض محمد مرتضي الزبيدي الحنفي .
مصر ، مطبعة الخيريه ، سنه ١٣٠٦ هه .

٣٠. تاريخ ابن خلدون .
علامه عبدالرحمان ابن خلدون المغربي .
مصر ، مطبعة الحسينيه ، سنه ١٢٨٤ هه .

٣١٠ تاريخ احمد آباد ·	علامہ نورالدين محمد ، احمد آبادي ـ (طبع و تاريخ طباعت ندارد)
٣٢٠ تاريخ اسلام (اردو)	سيد معزالدين احمد ندوي ـ محمد سعيد اينڈ سنز ، كراچي (ت ـ ن) ·
٣٣٠ تاريخ البغداد	حافظ ابي بكر احمد بن علي الخطيب البغدادي · مطبعة السعادة ، مصر ١٣٤٩ هـ ـ ١٩٣١ ع ·
٣٤٠ تاريخ التشريع الاسلامي	علامہ محمد الخضري بك مصري ـ مطبعة عيسى البابي ، مصر ، سنة ١٣٤٨ هـ ·
٣٥٠ تاريخ تمدن سنده	رحيمداد خان مولائي شيدائي ـ سنده يونيورسٽي ، ڄامشورو ، ١٩٥٩ ع ·
٣٦ تاريخ الخلفاء (عربي) ·	جلال الدين عبدالرحمان بن ابي بكر بن محمد السيوطي (م ـ ٩١١ هـ) كراچي ، اصح المطابع وكارخانہ تجارت كتب ، سنة ١٣٧٨ هـ ـ ١٩٥١ ع ·
٣٧٠ تاريخ الرسل والملوك ·	ابي جعفر محمد بن جرير الطبري (م ـ ٣١٠ هـ) ـ بيروت ، مكتبة الخياط ، سنة ١٩٦٥ ع ·
٣٨ تاريخ سنده (اردو) · ج ـ ١ ـ ٢	ابوظفر ندوي ـ مطبع معارف اعظم گڑھ ، دكن ، ١٣٦٦ هـ ـ ١٩٤٧ ع ·
٣٩٠ تاريخ سنده (اردو) · ج ـ ١ ـ ٢ ـ	اعجاز الحق قدوسي ـ اردو سائنس بورڈ ، لاهور ، اپريل ١٩٨٥ ع
٤٠٠ تاريخ سنده ·	مولانا غلام رسول مهر مرحوم · سنڌي ادبي بورڊ ، ١٩٥٨ ع ·
٤١٠ تاريخ طاهري (فارسي) ·	سيد طاهر محمد نسياني ـ سنڌي ادبي بورڊ ، حيدرآباد ، ١٣٨٤ هـ ـ ١٩٦٤ ع
٤٢٠ تاريخ علم حديث ·	مفتي محمد عميم الاحسان مجددي ـ قرآن منزل ڈهاكہ (طبع دوم) ، سنة ١٣٧٦ هـ ·
٤٣٠ تاريخ فرشته (اردو) · ج ـ ١ ـ ٢	حكيم محمد قاسم فرشته ـ مطبع منشي نولكشور لكهنو ، ١٣٣٢ هـ ـ ١٩١٤ ع ·
٤٤٠ تاريخ فقه اسلامي ·	محمد خضري بك مصري ـ مطبع معارف دارالمصنفين اعظم گڑھ (ت ـ ن) ·

٠٤٥ تاريخ فيروز شاهي (فارسي) — شمس سراج عفيف.
كلڪتہ، سن ١٨٩٠ ع.

٠٤٦ تاريخ فيروز شاهي. (اردو) — ضياء الدين برني - مترجم ڊاڪٽر معين الحق.
مطبوعہ اردو سائنس بورڊ، لاهور، ١٩٨٣ ع.

٠٤٧ تاريخ القرآن (اردو) — علامہ عبداللطيف رحماني.
پروگريسو بڪس لاهور، ١٤٠٢ هہ -١٩٨٢ ع.

٠٤٨ تاريخ الڪامل ابن اثير — ابي الحسن علي بن محمد بن محمد بن عبدالڪريم المعروف بہ ابن اثير الجزري.
مطبعة الازهريہ، سنہ ١٣٠١ هہ.

٠٤٩ تاريخ الڪبير ج - ٢ (عربي) — امام ابن عساڪر.
دمشق، سنہ ١٣٣٢ هہ.

٠٥٠ تاريخ مبارڪ شاهي. (فارسي) — يحي بن احمد بن عبدالله السهرندي.
ايشاٽڪ سوسائٽي، بنگال، ڪلڪتہ ١٩٣١ ع.

٠٥١ تاريخ مظهر شاهجهاني (فارسي) — يوسف ميرڪ بن ابوالقاسم نمڪين.
سنڌي ادبي بورڊ حيدرآباد، ١٩٦٢ ع.

٠٥٢ تاريخ معصومي (سنڌي) — مير محمد معصوم بکري.
سنڌي ادبي بورڊ حيدرآباد، ١٩٨٥ ع.

٠٥٣ تاريخ هندوستان. (فارسي) — علامہ ذڪاء الله.
مطبع انسٽيٽيوٽ عليگڑهہ (بارسوم)، تاريخ ناعلوم.

٠٥٤ تاريخ يعقوبي (عربي) — احمد بن ابي يعقوب بن جعفر المعروف بہ ابن واضح الاخباري (م - ٢٩٢ هہ).
بيروت، دارالفڪر، سنہ ١٣٥٧ هہ -١٩٥٦ ع.

٠٥٥ تجهيز الجنازة لفوز السعادہ (عربي) — شيخ حامد بوبڪائي.
مخطوط (پنجاب يونيورسٽي لاهور).

٠٥٦ تحفہ اثناعشريہ (اردو) — شاہ عبدالعزيز محدث دهلوي.
ولي محمد ايند سنز، تاجران ڪتب، ڪراچي (ت - ن).

٠٥٧ تحفہ الطاهرين. (فارسي) — شيخ محمد اعظم ٺٽوي.
سنڌي ادبي بورڊ ڄامشورو، ١٩٥٦ ع.

٥٨. تحفة الكرام (سندهي)	ميرعلي شير قانع ٺٽوي. سندهي ادبي بورڊ حيدرآباد، ١٩٥٧ع.
٥٩. تحفة الكرام (فارسي)	ميرعلي شير قانع ٺٽوي. (مطبع ناصري دهلي ت-ن)
٦٠. تذكرة امير خاني.	سيد حسام الدين راشدي مرحوم. سندهي ادبي بورڊ، جام شورو، سن ١٩٦٢ع.
٦٠. تذكرة الحفاظ (عربي) ج - ١	حافظ شمس الدين ابي عبد الله الذهبي (م - ٧٤٨هـ) دائرة المعارف العثمانيه حيدرآباد، دكن، ١٣٣٣هـ.
٦١. تذكرة صوفياء سنده.	اعجاز الحق قدوسي. اردو اكيڊمي كراچي، ١٩٥٩ع.
٦٢. تذكره علماء هند. (فارسي)	مولانا رحمان علي خانصاحب. مطبع منشي نولكشور لكهنو، ١٩١٢ع.
٦٣. تذكره مشاهير سنده ج - ١، ٢ - ٣	مولانا دين محمد وفائي. سندهي ادبي بورڊ جامشورو، ١٩٨٥ع - ١٩٨٦ع.
٦٤. ترجمان الحديث.	ماهنامه لاهور، بابت ماه مارچ ١٩٧٩ع.
٦٥. ترخان نامه (فارسي)	سيد مير محمد بن سيد جلال ٺٽوي. سندهي ادبي بورڊ حيدرآباد، ١٩٦٥ع.
٦٦. تصوف كي حقيقت.	ثناء الحق صديقي. اهلبيت اكيڊمي، جامع مسجد قدسيه، ناظم آباد كراچي، سن ١٩٧٦ع.
٦٧. تفسير هاشمي (منظوم) سندهي.	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي. سندهي ادبي بورڊ جامشورو، ١٩٨٧ع.
٦٨. تكمله مقالات الشعراء.	مخدوم محمد ابراهيم ٺٽوي. سندهي ادبي بورڊ كراچي، ١٩٥٨ع.
٦٩. تهديد الغافر علي تعذيب الكافر.	مخدوم عبد الواحد السيوستاني. (قلمي).
٧٠. تهذيب التهذيب (عربي)	شهاب الدين ابي الفضل احمد بن علي بن حجر العسقلاني (م - ٨٥٢هـ). مطبعة دائره المعارف النظاميه حيدرآباد، دكن، سنه ١٣٢٥هـ.

٧١. تيسير القدير في اصحيه التفيلر .
مخدوم عبدالواحد السيوستاني -
(قلمي) .

٧٢ جامع الترمذي
امام الحافظ ابي عبدالله محمد بن عيسي الترمذي -
مصر - مطبع بولاق، سنه ١٢٩٢ هـ -

٧٣. الجامع الصحيح (عربي)
امام ابي عبدالله محمد بن اسماعيل الجعفي البخاري -
مطبعه بريل ، ليدن ، ١٩٠٨ ع .

٧٤. الجامع الصغير .
حافظ جلال الدين السيوطي -(م- ٩١١ هـ) .
مطبعة مصطفي البابي الحلبي ، مصر ١٣٥٨هـ - ١٩٣٩

٧٥. جبرالتسكين في كسر التنوين .
مخدوم عبدالواحد السيوستاني -
(قلمي) .

٧٦. جمهره الانساب (عربي)
ابي محمد علي بن سعيد بن حزم الاندلسي -
مصر ، دارالمعارف ، سنه ١٣٨٢ هـ - ١٩٦٢ ع .

٧٧. جنت السنده (سندهي) .
رحيمداد خان مولائي شيدائي -
سندهي ادبي بورڊ جامشورو ١٩٨٥ ع .

٧٨. چچنامه (سندهي) .
مترجم - مخدوم امير احمد عباسي -
سندهي ادبي بورڊ حيدرآباد ، ١٩٧٦ ع .

٧٩. چراغ راه - "اسلامي قانون نمبر"
مضمونگار - ڈاکٹر سيد محمد عبدالله -
دفتر چراغ راه ، کراچي ، جون ١٩٥٨ ع .

٨٠. الحجة القويه (عربي)
مخدوم محمد جعفر بوبکائي -
(قلمي) .

٨١. حجة الله البالغه ، (عربي)
الشيخ احمد المعروف به شاه ولي الله دهلوي -
مصر ، اداره الطباعة المنيريه ، سنه ١٣٥٢ هـ .

٨٢. حديقه الاولياء (فارسي)
سيد عبدالقادر ٺٽوي -
سندهي ادبي بورڊ حيدرآباد ، ١٩٦٧ ع .

٨٣. حضرت علي رضه کي دور مين خانه جنگي (مقاله)
عبدالستار انصاري (خود) -
(قلمي) .

٨٤ . الحطہ في ذکر صحاح الستہ	مولانا صديق حسن خان - مطبع نظامي ،کانپور ، ١٢٨٣ھ •
٨٥ . خلاصہ تاريخ التشريع الاسلامي	عبد الوهاب خلاف ، (کويت ١٩٦٨ع)
٨٦ . خلاصہ تهذيب الکمال • (عربي)	صفي الدين - مطبوعہ قاهره ، سنہ ١٣٢٢ھ •
٨٧ . دراسات اللبيب في اسوه الحسنہ الحبيب -	شيخ محمد معين ٺٽوي - سنڌي ادبي بورڊ ، ڪراچي ، ١٩٥٧ع •
٨٨ . دستور العلماء •	عبدالنبي احمد نگري - حيدرآباد ، دکن ، سنہ ١٣٢٩ھ •
٨٩ . ذخيره الخوانين - ج - ١ - ٢ - ٣	شيخ فريد بکهري - مطبوعہ کراچي ، ١٩٦٨ع - ١٩٧٠ع •
٩٠ . رجال السند والهند • (عربي)	قاضي اطهر مبارکپوري - مطبعہ الحجازي ، بمبئي (هند) ، ١٣٧٧ھ - ١٩٥٨ع
٩١ . الرحيم (مشاهير سنده) نمبر	شاه ولي الله اکيڊمي ، حيدرآباد (سنده) ، سن ١٩٦٧ع
٩٢ . الرحيم - (ماهنامہ) •	شاه ولي الله اکيڊمي حيدرآباد ، (سنده) ، ماه جولائي سن ١٩٦٣ع •
٩٣ . رسالہ في العيد • (عربي)	مخدوم عبد الواحد السيوستاني - (قلمي) •
٩٤ . رسالہ کمية الواقع •	مخدوم محمد جعفر بوبکائي - (قلمي) •
٩٥ . رود کوثر	شيخ محمد اکرام - اداره ثقافت اسلاميہ ، لاهور ، ١٩٦٩ع •
٩٦ . السبيل الوسطي في اعفي اللحي •	مخدوم عبد الواحد السيوستاني - (قلمي) •
٩٧ . سلک الدرر	مرادي محمد خليل - مطبوعہ مکتبہ المثني ، بغداد (ت - ن) •

٩٨ • السنه ومكانتها في التشريع الاسلامي • (عربي) — ڈاکٹر مصطفى السباعي -
مطبوعہ قاهرہ، مصر (ت - ن)

٩٩ • سنده جا اسلامي درسگاه — ڈاکٹر محمد جمن ٹالپور -
سنده ثقافت کهاتو، حيدرآباد، سن ١٩٨٢ع •

١٠٠ • سنده جي ادبي تاريخ • ٩ — محمد صديق ميمن -
آر- ايچ احمد اينڊ برادرس، حيدرآباد ؛ ١٩٦٢ ع •

١٠١ • سنن ابن ماجہ • — امام ابو عبدالله محمد بن يزيد بن ماجہ -
اصح المطابع وكارخانہ تجارت كتب، كراچي ١٣٧٢ ھ •

١٠٢ • سنن ابوداؤد • — امام سليمان بن اشعث ابي داؤد -
اصح المطابع وكارخانہ كتب، كراچي، ١٩٥٣ •

١٠٣ • سنن الدارمي - (اردو ترجمہ) — امام ابو محمد عبدالله بن عبدالرحمن دارمی -
محمد سعيد اينڈ سنز تاجران كتب، كراچی ١٩٥٧ء -

١٠٤ • سنن نسائي (عربي) — امام ابي عبدالرحمان بن اشعث بن علي بن بحر النسائي (م - ٣٠٣ هم) -
دهلي، مطبع المجتبائي، سنہ ١٣٥٠ هم •

١٠٥ • سيرت الانصار (اردو) — مولانا سعيد انصاری -
مطبع معارف اعظم گڑھ، ١٣٦٦ھ - ١٩٣٧ء -

١٠٦ • سيرت عمر بن عبدالعزيز — ابو الفرج عبدالرحمن ابن الجوزی -
مكتبة الخانجی، مصر (ت - ن)

١٠٧ • سيرة النبي (اردو) • — علامہ شبلي نعماني -
ناشران قران، اردو بازار لاهور، طبع چهارم (ت ن)

١٠٨ • شرح مشكل الآثار •	امام ابي جعفر الطحاوي رحه • دائره المعارف ، حيدرآباد ، دكن ، ١٣٣٣ هـ •
١٠٩ • شرح مشكل المعاني	امام ابي جعفر الطحاوي رحه • مكتبه رحيميه ، ديوبند (ت - ن) •
١١٠ • صحيح مسلم (عربي)	امام ابي الحسين مسلم بن الحجاج - مصر ، مطبع بولاق ، سنه ١٢٩٠ هـ •
١١١ • طبقات ابن سعد • ج - ٢	امام محمد بن سعد - بيروت ، دار صادر ، سنه ١٣٧٧ هـ - ١٩٥٧ ء •
١١٢ • طبقات اكبري (فارسي)	نظام الدين احمد بن محمد بخشي - مطبع منشي نولكشور ، لكهنو (ت - ن) •
١١٣ • طبقات الامم (اردو) .	قاضي ابن صاعد الاندلسي - مطبع معارف اعظم گڑه ، ١٩٢٨ ع •
١١٤ • طبقات ناصري (اردو)	قاضي منهاج الدين سراج - مركزي اردو بورڈ لاهور ، ١٩٧٥ ع •
١١٥ • طريق السداد في وجوب الاعتداد •	محمد وعبد الواحد السيوستاني - (قلمي) •
١١٦ • ظفر الواله بمظفر واله •	عبد الله محمد بن عمر الآصفي العثماني - مطبوعه لندن ، ١٩١٠ ع •
١١٧ • عجائب الاسفار (اردو)	ابن بطوطه - مترجمه - محمد حسين - بك لينڈ ، كراچي ، ١٩٦١ ع •
١١٨ • عرب و هند عهد رسالت مين -	قاضي اطهر مباركپوري - مكتبه عارفين كراچي ، اپريل ١٩٧٥ ع •

١١٩ • عربي ادبيات مين برصغير پاک و هند کا حصه •	ڈاکٹر زبيد احمد - مترجم : شاهد حسين رزاقي - اداره ثقافت اسلاميه ، لاهور، ١٩٧٣ ع •
١٢٠ • علم حديث مين پاک و هند کا حصه •	ڈاکٹر محمد اسحاق - اداره ثقافت اسلاميه ، لاهور، ١٩٧٧ ع •
١٢١ • عمدة المقامات •	فضل الله مجددي قندهاري - مطبوعه ٽنڊو سائينداد ،(حيدرآباد)، ١٣٥٥ هه •
١٢٢ • العواصم من القواصم • (عربي)	قاضي ابو بکر ابن العربي - مکتبة السلفيه ، قاهره ، سنه ١٣٧١ هه •
١٢٣ • عمدة القاري في شرح صحيح بخاري •	علامه بدرالدين عيني • مطبوعه مصر ، سنه ١٣٠٨ هه •
١٢٤ • الفاروق •	علامه شبلي نعماني - مدينه پبلشنگ کمپني کراچي ، دوسرا ايڊيشن ، (ت-ن) •
١٢٥ • فاکهة البستان (عربي)	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي - (قلمي) - مرتب - ڈاکٹر احمد اقبال قاسمي •
١٢٦ • فتح الباري (عربي) ج - ١	شهاب الدين احمد بن علي بن محمد بن حجر العسقلاني قاهره ، المطبعه البهيه المصريه ، ١٣٤٨ هه •
١٢٧ • فتح الملهم (عربي)	مولانا شبير احمد عثماني - بجنور (هند) ، مطبعة الشهيره ، بمدينة پريس ، سنه ١٣٥٢ هه -
١٢٨ • فتح نامه •	مير عظيم الدين ٺٽوي • (قلمي) مملوکه سيد حسام الدين راشدي مرحوم •
١٢٩ • فتوح البلدان (عربي)	احمد بن يحي بن جابر البلاذري - مطبوعه قاهره ، سنه ١٣١٩ هه •

١٣٠- فرائض الاسلام (عربي)	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي - مطبوع مدينة العلوم ڀھينڊ و شريف، حيدرآباد، سنڌ، سنہ ١٣٩٨ هـ - ١٩٧٨ ع.
١٣١. فقهائے هند. ج - ١، ٢- ٣- ٤- ٥.	محمد اسحاق ڀٽي - اداره ثقافت اسلاميه، لاهور، ١٩٧٤ ع.
١٣٢. فلسفه التشريع في الاسلام	صبحي محمصاني. مجلس ترقي ادب لاهور، (ت - ن).
١٣٣. الفهرست (عربي).	ابن نديم محمد بن اسحاق. مطبوعه قاهره سنہ ١٣٤٨ هـ.
١٣٤. فهرست الكتب خانه الخديو.	محمد حسين - قاهره، ١٣٠١ هـ.
١٣٥. فهرست مخطوطات. ج - ١	پنجاب يونيورسٽي، لاهور - سن ١٩٧٥ع.
١٣٦. فهرست مخطوطات.	دارالعلوم راشديه، پير جو ڳوٺ، ضلع خيرپور ميرس. (قلمي).
١٣٧. فهرست مخطوطات.	كتب خانه پير محب الله راشدي. (پير جهنڊو). (قلمي).
١٣٨. فهرست مخطوطات.	مدرسه مظهر العلوم، كهڏو، كراچي - (قلمي).
١٣٩. فهرس الفهارس (عربي) ج - ١- ٢	كتاني عبد الحي الفاسي - فاس، مغرب، سنہ ١٣٤٦ هـ - ١٣٤٧ هـ.
١٤٠. القاموس - ج - ٢	مجد الدين محمد بن يعقوب الفيروزآبادي - مطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر ١٣٧١-١٩٥٢ع.

١٤١ • القرآن الحكيم -	- - - -
١٤٢ • قطب الارشاد	فقيرالله شاه علوي ، شڪارپوري - (قلمي) •
١٤٣ • القول الجلي في تذكير البغي (عربي)	مخدوم عبد الواحد السيوستاني - (قلمي) •
١٤٤ • كتاب الاستيعاب	الحافظ ابي عمر يوسف بن عبد الله المعروف بـ ابن عبد البر النمري القرطبي (م - ٤٦٣ هـ) - مطبعة دائرة المعارف النظامية ، حيدرآباد الدكن ، سنة ١٣٣٦ هـ •
١٤٥ • كتاب الانساب (عربي) •	السمعاني عبد الكريم بن محمد - مطبع اي - جي بريل ، ليڊن ١٩١٢ ع •
١٤٦ • كتاب الانساب (عربي)	امام الحافظ ابو الفضل محمد بن طاهر المقدسي مطبوعه قاهره ، مصر (ت - ن).
١٤٧ • كتاب الخراج (عربي)	امام ابو يوسف رحه - قاهره سنة ١٣٥٢ هـ ، (طبع ثاني) •
١٤٨ • كتاب عجائب الهند •	بزرگ بن شهريار - طبع ليدن (بريل) ، ١٨٨٣ ع - ١٨٨٦ ع •
١٤٩ • كتاب الهند •	ابو ريحان محمد بن احمد البيروني - مرتبه ايڊورڊ سخاؤ ، لندن ١٨٠٧هـ •
١٥٠ • كشف الظنون (عربي) ج - ١ - ٢	حاجي خليفه چلپي ، مصطفى بن عبد الله - استانبول ، ١٣٦٠ هـ - ١٩٤١ ع •
١٥١ • كشف الكامن في علم الباطن •	مخدوم عبد الواحد السيوستاني - (قلمي) •

١٥٢ • الكفايه (عربي)	حافظ ابو بكر احمد بن علي بن ثابت المعروف به الخطيب البغدادي (م ـ ٤٦٣ هـ) ـ مطبعة دائرة المعارف العثمانيه ، حيدرآباد ، دكن سنه : ١٣٥٧ هـ •
١٥٣ • لب تاريخ سنده (فارسي)	خانبهادر خدا داد خان ـ سندهي ادبي بورڊ حيدرآباد ، ١٣٧٨هه ـ ١٩٥٩ع •
١٥٤ • لسان الميزان (عربي)	شهاب الدين احمد بن علي بن حجر العسقلاني ـ مطبعة دائره المعارف النظاميه ،حيدرآباد الدکن ، سنه ١٣٣٠ هـ •
١٥٥ • لطف اللطيف	مخدوم عبد الواحد السيوستاني ـ (قلمي) •
١٥٦ • ماهنامه "قومي ڈائجسٹ •	قومي پبلشرز ، لاهور ، جلد ١٠ ، شماره ٨ ، (صحابه كرام ـ رضه نمبر) حصه دوم •
١٥٧ • ماهوار "پيغام " كراچي •	بابت ماه اپريل ١٩٨٦ع جلد ١٠ ، شماره ١٠ ، سنده اطلاعات كهاتو ، كراچي ـ
١٥٨ • المثانة في مرمت الخزانه (عربي)	مخدوم محمد جعفر بوبكائي ـ مرتبه مولانا غلام مصطفى قاسمي • سندهي ادبي بورڊ ، كراچي ، ١٩٦٢ع •
١٥٩ • مجمع البحار الانوار (عربي)	شيخ محمد طاهر پاٹني ـ مطبع نولكشور ، لكهنو ، سنه ١٢٨٣ هـ •
١٦٠ • مجموعه رسائل واحدي • (عربي)	مخدوم عبد الواحد السيوستاني ـ (قلمي) •
١٦١ • مجموعه كلمات و رسائل	مولوي بخاري ـ (قلمي) •

١٦٢ • مخدوم عبدالواحد سيوستاني (اردو) — ڈاکٹر محمد عياض •
(قلمي) - مقاله برائے پي - ايچ - ڈي •

١٦٣ • مخدوم عبدالواحد السيوستاني وغنا واه - (عربي) — ڈاکٹر محمود امبابي -
(قلمي) - مقاله برائے پي - ايچ - ڈي •

١٦٤ • مخدوم عبدالواحد السيوستاني ونظرته في التصوف • — ڈاکٹر محمد خالد شالپور -
(قلمي) - مقله برائے پي - ايچ - دي •

١٦٥ • مخدوم محمد هاشم ٺٽوي (سندهي) — عبدالرسول قادري بلوچ -
سندهي ادبي بورڊ ، ڄامشورو ، ١٤٠٨هه - ١٩٨٨ع •

١٦٦ • مروج الذهب ومعادن الجواهر (عربي) — ابي الحسن علي بن الحسين بن علي المسعودي ، (م - ٣٤٦ هـ)
مكتبة التجارية الكبرى ، سنة ١٣٧٧هـ - ١٩٥٨ع -

١٦٧ المسالک والممالک • — اصطخري ابن اسحاق ابراهيم بن محمد الفارسي -
قاهره ، ١٣٨١هه - ١٩٦١ع •

١٦٨ • المسالک والممالک — ابن خردازبه -
مطبع ليدن ، سن ١٨٨٩ ع •

١٦٩ • المسالک والممالک — ابوالقاسم محمد بن حوقل -

١٧٠ • المستدرک (عربي) — امام ابي عبدالله محمد بن عبدالله المعروف به حاکم نيشاپوري -
مطبعة المعارف النظامية ، حيدرآباد الدکن ، ١٣٢٠هه

١٧١ • مسند امام احمد (عربي) — امام احمد بن حنبل رح (م - ٢٤١ هـ) -
دار المعارف ، مصر ، سنة ١٣٧٠ هـ - ١٩٥٠ ع •

۱۷۲ ۔ مصباح اللغات ۔	ابوالفضل عبدالحفیظ بلیاوی ۔ مکتبہ برہان ، جامع مسجد دہلی ، سنہ ۱۳۶۹ھ ۔ ۱۹۵۰ ع ۔
۱۷۳ ۔ معارف العوارف (عربی)	علامہ عبد الحی الحسنی ۔ دمشق ، سنہ ۱۳۷۷ھ ۔ ۱۹۵۸ م ۔
۱۷۴ ۔ معجم البلدان (عربی)	شہاب الدین ابو عبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ حموی مطبعۃ السعادۃ ، مصر ، سنہ ۱۳۲۴ھ ۔ ۱۹۰۶ م ۔
۱۷۵ ۔ معجم المطبوعات	یوسف الیاس سرکیس ۔ مطبعۃ سرکیس ، مصر ، ۱۳۴۶ ھ ۔ ۱۹۲۸ ع ۔
۱۷۶ ۔ معجم المؤلفین ۔ ج ۔ ۹	کحالہ عمر رضا ۔ مطبعۃ الترقی ، دمشق ، ۱۹۵۷ ع ۔
۱۷۷ ۔ مفتاح السعادہ ومصباح السیادہ ۔	تاش کبری زادہ مطبوعہ حیدرآباد ، دکن ، ۱۳۲۸ ھ ۔
۱۷۸ ۔ مفتاح السنة	عبدالعزیز خولی ۔ قاہرہ ، سنہ ۱۹۲۱ ع ۔
۱۷۹ ۔ المفردات (عربی)	امام راغب الاصفہانی ۔ مطبوعہ قاہرہ ، (ت ۔ ن) ۔
۱۸۰ ۔ مفید المفتی ۔ ج ۔ ۲	محمد عبدالاول جونپوری ۔ مطبوعہ لکھنو ، سن ۱۳۲۶ ھ ۔
۱۸۱ ۔ مقالات شبلی ۔	علامہ شبلی نعمانی ۔ دارالمصنفین اعظم گڑھ ، ۱۹۵۵ع ۔
۱۸۲ ۔ مقالات الشعراء	میر علیشیر قانع ٹھٹوی ۔ سندھی ادبی بورڈ ، کراچی ، ۱۹۵۷ع ۔

١٨٣ • مقدمہ ابن خلدون (عربي)	علامہ عبدالرحمان بن خلدون المغربي - مکتبۃ الکبري ، قاهره ، (ت - ن) •
١٨٤ • مقدمہ ابن الصلاح •	امام ابي عمرو عثمان بن عبدالرحمان بن عثمان بن موسي بن ابي نصر النصري ، عرف بابن الصلاح • مطبعۃ السعاده ، مصر ، سنہ ١٣٦٦ هہ •
١٨٥ • مقدمہ التعليم (عربي)	امام مسعود شيبہ بن الحسن السندهي - مرتبہ مولوي عبدالرشيد • سندهي ادبي بورڈ ، حيدرآباد ، ١٩٦٥ ع •
١٨٦ • منتخب التاريخ (فارسي) ج - ٢	ملا عبدالقادر بدايوني - مطبوعہ کلکتہ ، ١٩٦٩ ع •
١٨٧ • منتهي الارب في لغات العرب •	عبدالرحيم صفي پوري - مطبع مصطفائي ، لاهور ، ١٨٩٧ ع •
١٨٨ • منشور الوصيت و دستور الحکومت (فارسي) •	ميان نور محمد کلهوڙو - سندهي ادبي بورڈ ، حيدرآباد ، ١٩٦٤ ع •
١٨٩ • المنجد	لوئيس معلوف - المطبعۃ الکاثوليکيہ ، بيروت ، ١٩٠٨ ع •
١٩٠ • موضوعات الکبير	علامہ نورالدين علي بن سلطان محمد الهروي المعروف بہ ملا علي القاري - اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب ، کراچي (ت - ن)
١٩١ • ماثر الامراء ج - ١ - ٢ - ٣	صمصام الدولہ شاهنواز خان - مرکزي اردو بورڈ ، لاهور ، سنہ ١٩٦٨ - ١٩٧٠ ع •
١٩٢ • ماثر رحيمي - ج - ٢	ملا عبدالباقي نهاوندي - ايشيا ٹک سوسائٽي کلکتہ ، ١٩٢٤ ع •
١٩٣ • ماثر الکرام (فارسي)	مير غلام علي آزاد بلگرامي -

	مطبع مفيد عام، آگره، سنه ١٣٢٨هـ - ١٩١٠ع
١٩٣ • موطا امام مالڪ •	امام مالڪ بن انس بن مالڪ • ڪتب خانه دارالاشاعت مولوي مسافر خانه ڪراچي (ت•ن)
١٩٥ • ميزان الاعتدال • (عربي)	امام شمس الدين ابي عبدالله محمد بن احمد بن عثمان بن قايماز الذهبي (م - ٧٤٨هـ)- مطبعة السعادة، مصر، سنه ١٣٢٥ هـ •
١٩٧. نامه نغز •	باغ علي خائف • (قلمي) مملوڪه سنڌي ادبي بورڊ جا مشورو •
١٩٨. نزهة الخواطر و بهجة المسامع والنواظر -	علامه عبدالحي الحسني - مطبعة دائره المعارف العثمانيه، حيدرآباد الدڪن، سنه ١٣٧٦ هـ - ١٩٥٧ع •
١٩٩. "نوائي وقت" روزنامه ڪراچي • (علمي ايڊيشن)	جمعرات، ٢٣جون ١٩٨٣ع - مضمون نگار ڊاڪٽر تاراچند
٢٠٠. نورالايضاح (عربي) •	علامه حسن شرنبلاني - مطبع قاسمي، ديوبند، سنه ١٣٣٢ هـ •
٢٠١. النهايه (عربي)	امام الشيخ ابن الاثير الجزري - مطبوعه قاهره، سنه ١٣٠٦هـ •
٢٠٢. ٿين زندگي - سنڌي ماهنامه	حيدرآباد (سنڌ)، بابت ماه مئي ١٩٥٢ع •
٢٠٣. ٿين زندگي سنڌي ماهنامه	حيدرآباد (سنڌ)، بابت ماه اڪتوبر ١٩٥٩ع •
٢٠٤. الوحيد - سنڌ آزاد نمبر •	حيدرآباد (سنڌ)، طبع ثاني، سيپٽمبر ١٩٧٩ع •

٢٠٥. وصيت الهاشمية (عربي) . — مخدوم محمد هاشم ٹھٹوی۔ قلمي - (مکتوبہ ١١٦٠ھ)، ملکیت مولانا قاسمي -

٢٠٦. وفيات الاعيان (عربي) ج -) — القاضي احمد الشهير به ابن خلكان . مطبعة الميمنيه، مصر، سنة ١٣١٠هـ .

٢٠٧. الولي "ماهنامه" . — شاه ولي الله اكيڈمي، حيدرآباد (سنده)، بابت ماه اكتوبر - نومبر ١٩٧٦ع .

٢٠٨. الولي "ماهنامه" . — شاه ولي الله اكيڈمي، حيدرآباد (سنده)، بابت ماه

٢٠٩. هدية العارفين (عربي) ج - ١ - ٢ — اسماعيل پاشا بغدادي - استانبول، سنة ١٩٥١ع .

٢١٠. همعات (عربي) — شاه ولي الله محدث دهلوي رحه - شاه ولي الله اكيڈمي، حيدرآباد (سنده)، ١٣٦٢هـ .

٢١١. هندوستان مين عرب حكومتين — قاضي اطهر مبارک پوري - مكتبه عارفين، كراچي، ١٩٦٧ع .

٢١٢. اليانع الجني في اسانيد الشيخ عبدالغني - — شيخ محسن يحيى - مطبع صديقي، بريلي، سنة ١٢٨٧هـ .

٢١٣. ينابيع الحياة الابدية في طريق طلاب النقشبنديه - (فارسي) . — مخدوم ابو المحسن ٹاهري - (قلمي) - مرتبه ڈاكٹر ابو الفتح محمد صغير الدين .

English Books.

1. Aiteken : " Gazetteer of the Province of Sind ", (Karachi-1907).

2. A.W.Hughes:"Gazetteer of Sind", (Bombay-1855).

3. Brockelman: "Geschichte Der Arabischen", (Lyden,E.J.Brill-1938).

4. Burton,R.H: " Sind or unhappy Velley ", London, (N-D).

5. Charles Fredrik :" Portuguese and India", Vol: I, (London: 1894).

6. Dr. Mumtaz Hussain Pathan : "Arab Kingdom of Mansurah", (Institute of Sindhology, Jamshoro-1974).

7. Dr. Tara chand : " The Influence of Islam on Indian Culture", (Allahabad: 1954).

8. Elexander Burnes : " Voyage to Bukhara ", London;(N-D).

9. Elliot & Dowson : " History of India ", Vol: I-II, (London: 1934).

10. " Encyclopaedia Britanica ", (London: 1951).

11. " Encyclopaedia of Islam ", (London: 1918).

12. Goldsmid F. G., " Memoirs on Shikarpur ", (Bombay : 1955).

13. Henry Cousin :, " Antiquities of Sind ", (Culcutta : 1929).

14. J. Abbot : " Sind A re-Interpretation of the un-happy Valley ", (Karachi: 1907).

15. " Journal Sind Historical Society ", (Karachi, October-1934)

16. le-Strange: " Lands of thr Eastern Caliphate ", (Cambrige : 1905).

17. Major General M.R.Haig : "The Indus Delta Country", (Indus Publications,Karachi-1972)

18. Max Muller,F.: " India: what can it teach us ", (   )

19. Mirza Kalich Beg: " History of Sind ", (English translation of chachnama " (Karachi: 1900)

20. Sir Abdul Rahim : " Muhammadan Jurisprudence ", P.L.D, Lahore,(N-D).

21. Sir, H. Elliot : " History of India, as told by its own Historians", Vol: I, (London: 1869).

22. Sir, Richard Burns : " The Cambridge History of India", (London : 1957).

23. Sorley, H.T : " The West Pakistan Gazetteer ",
(A former Province of Sind)",

24. Sorley, H. T : "Shah Abdul Latif of Bhitt",
(London : 1958).

25. Wolseley Haig : " The Cambridge History of India ",
(Dehli : 1958).

****

فهرست كتب

ذيل مين سند هي علماء كي ان تصانيف كي فهرست پيش كي جاتي هے، جن كا ذكر اس مقالے مين هوا هے ۔

١۔ تفسير :

١۔ ازالت الاشباه في قطع همزة يا الله	مخدوم عبد الواحد سيوستاني
٢۔ انوار الاسرار في حقائق القرآن	شيخ عيسيٰ بن قاسم سندهي برهانپوري
٣۔ ترجمت القرآن (فارسي)	مخدوم نوح رحه هالائي ۔
۴۔ تفسير سواطع الالهام	شيخ ابو الفيض فيضي رحه
۵۔ تفسير سورة القدر (عربي)	علامه مصلح الدين لاري
٦۔ تفسير سورة الكهف (عربي)	مخدوم محمد هاشم ٹھٹوي رحه
۷ ۔ تفسير سورة الملک والنون (عربي)	" "
٨ ۔ تفسير فتح المحمدي	شيخ عيسيٰ بن قاسم سندهي برهانپوري
٩۔ تفسير القرآن	امام عبد الرحمان اوزاعي ۔
١٠۔ تفسير / ترجمه قرآن	مولانا اسلامي (سندهي)
١١ ۔ تفسير لطيف	شيخ ابوالحسن (عبد الهادي) كبير رحه
١٢۔ تفسير مجمع البحار (عربي)	شيخ طاهر بن يوسف سندهي پاٹائي رحه

١٣- تفسير منبع العيون	شيخ مبارڪ سندهي (م - ١٠٠٠هه)
١٤- تفسير موارد الكلم	شيخ ابوالفيض فيضي رحه
١٥- تفسير هاشمي (سندهي)	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي رحه
١٦- تفسير هاشمي (عربي)	"
١٧- تفسير يوسف	ميان عبد الله واعظ موريو
١٨- جبر التسكين في كسرة التنوين	مخدوم عبد الواحد سيوستاني رحه
١٩- جلاء الاذهان في تفسير القرآن (عربي)	قاضي ابراهيم التتوي
٢٠- جناب النعيم في فضائل (القرآن الحكيم)	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
٢١- حاشيه تفسير بيضاوي	شيخ ابوالحسن (عبد الهادي) ڪبير رحه
٢٢- حاشيه تفسير بيضاوي رحه (عربي)	مولانا حڪيم محمد عثمان بوبڪاني (سندهي)
٢٣- حاشيه تفسير بيضاوي رحه (عربي)	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي رحه
٢٤- حاشيه تفسير هاشمي	"
٢٥- حاشيه جلالين	شيخ ابوالحسن (عبد الهادي) ڪبير رحه
٢٦- خلاصة البيان في عدّي القرآن	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
٢٧- رسالة في تعداد وجوه القرائة الجارية في لفظ الان بصيغة الاستفهام	"

٢٨- رسالہ فـي جمع وجوہ القراۃ الجاريہ نـي آيتہ ـ واذ استينا الرسل الي آخرالايتہ ـ	مخد وم محمد هاشم ٺٽوي
٢٩- رسالہ نـي جمع وجوہ القراۃ فـــي آيتہ سورۃ البقرہ واذ اخذنا ميثاق بنـي اسرائيل ۔	" "
٣٠- رسالہ فـي وجوہ قرائتہ الايتہ وان من اهل الكتاب ـ	" "
٣١- رفـع الخفـاء عن مسئلتہ الراء	" "
٣٢- تفـسير شرح بيضاوي رحہ (فـارسي)	علامہ مصلح الدين لاري ـ
٣٣- الشفـاء فـي مسئلتہ الراء	مخد وم محمد هاشم ٺٽوي ـ
٣٤- القول الجلي نـي تذكير البغي ـ	مخد وم عبد الواحد السيوستاني
٣٥- كشف الرمز عن وجوہ الوقف الهمز ـ	مخد وم محمد هاشم ٺٽوي
٣٦- كفـايۃ القاري	" "
٣٧- گرهوڙي جي سند هي	مخد وم عبد الرحيم گرهوڙي
٣٨- اللولؤ والمكنون فـي تحقيق مد الستكون ـ	مخد وم محمد هاشم ٺٽوي

٣٩- مختصر تفسير المدارک (عربي) شيخ طاهر بن يوسف سندهي پاٽائي.

٢ - حـــديــــث :

- - - - - - - - - - - -

٣٠- الابداح في محاكمة بين النووي وابن الصلاح. شيخ محمد معين ٺٽوي

٣١- اتحاف الاكابر بمرويات شيخ عبدالقادر رحه. مخدوم محمد هاشم ٺٽوي

٣٢- اختصار شرح صحيح البخاري علامه طاهر بن يوسف سندهي پاٽائي

٣٣- الازهار المتناثره في اخبار المتواتره. مخدوم عبدالواحد سيوستاني

٣٤- اربعون حديثا " "

٣٥- اربعين بروايته سراج المسلمين " "

٣٦- اربعين في رشد الطالبين (عربي) " "

٣٧- اربعين في فضل المجاهدين " "

٣٨- استخراج صحيح بخاري امام ابو بكر محمد بن محمد بن رجاء السندهي

٣٩- اصح الاسانيد مخدوم محمد هاشم ٺٽوي رحه

٥٠- امعان النظر في توضيح نخبته الفكر. شيخ محمد اكرم نصرپوري

٥١ بهجته النظر شرح نخبته الفكر. مخدوم ابوالحسن صغير

٥٢- بهجة النظر في شرح نخبة الفكر -	مخدوم ابو الحسن كبير سندهي
٥٣- تحفة الانام في العمل حديث عليه السلام -	شيخ محمد حيات سندهي
٥٤- تحفة المحبين في شرح الاربعين	"
٥٥- ترتيب مسند امام ابي حنفيه	شيخ محمد عابد انصاري
٥٦- تعليقات علي مشكواه المصابيح (عربي)	شيخ طيب سندهي ٺٽوي
٥٧- تلخيص اسماء الرجال صحيح البخاري (عربي)	علامه طاهر بن يوسف سندهي پاٽائي -
٥٨- تلخيص تنزيه الشريعه من الاحاديث الموضوعه (عربي)	شيخ رحمة الله سندهي مدني (م-٩٩٣هـ)
٥٩- تلخيص صحيح بخاري	مخدوم محمد عثمان متعلوي مٽياروي
٦٠- ثلاثيات الاثار بمحمد ن الحسن	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
٦١- ثلاثيات صحيح بخاري	"
٦٢- ثلاثيات المعجم الصغير للطبراني	"
٦٣- ثنائيات مؤطا امام مالک رحه	"
٦٤- حاشية ابو داؤد	مخدوم ابوالحسن كبير سندهي
٦٥- حاشية الترمذي	"
٦٦- حاشية سنن ابن ماجه	"
٦٧- حاشية سنن نسائي	"

۶۸- حاشیہ صحیح بخاری	مخدوم ابوالحسن کبیر سندھی
۶۹- حاشیہ صحیح مسلم	" "
۷۰- حاشیہ مسند احمد	" "
۷۱- حاشیہ مسند امام اعظم	" "
۷۲- حاشیہ مشکواہ المصابیح (عربی)	شیخ عبد الله بن سعد الله المتقی (م - ۹۸۴ھ)
۷۳- حصر الشارد في اسانید	شیخ محمد عابد انصاری سندھی-
۷۴- الحصن منوعما اورد علیٰ من ادرج الحدیث الموضوع -	مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوی
۷۵- حیات القاری باطراف بخاری	" "
۷۶- دراسات اللبیب في الاسوہ الحسنتہ با الحبیب -	شیخ محمد معین ٹھٹوی
۷۷- ذیل اتحاف الاکابر	مخدوم محمد هاشم ٹھٹوی
۷۸- رجال مسند احمد بن حنبل	مخدوم ابو الحسن صغیر
۷۹- رسالہ في بحث حدیث المصراة	شیخ محمد معین ٹھٹوی
۸۰- الرسالتہ في تحقیق اسانید الحدیث اقتلوا الساحروالساحرة	مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوی
۸۱- رسالہ في تحقیق معني الحدیث لانورث ماترکناہ صدقتہ -	شیخ محمد معین ٹھٹھوی
۸۲- الرحیق المختوم في وصل الاسانید العلوم	مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوی

٨٣- رياض الصالحين (عربي)	علامہ طاهر بن يوسف سندهي پاٽائي
٨٤- السنتہ النبويہ في حقيقتہ القطح الا فضليتہ	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
٨٥- شرح اربعين	شيخ محمد حيات سندهي
٨٦- شرح اربعين (عربي)	علامہ مصلح الدين لاري (م - ٩٧٨هہ)
٨٧- شرح اربعين (عربي)	مخدوم رڪن الدين صديقي عرف مخدوم متو
٨٨- شرح بلوغ المرام لابن حجر	شيخ محمد عابد انصاري
٨٩- شرح ترغيب وترهيب للمنذري	شيخ محمد حيات سندهي
٩٠- شرح تيسير الوصول الي حديث الرسول صہ	شيخ محمد عابد انصاري
٩١- شرح جامع الترمذي	شيخ ابو الطيب سندهي
٩٢- شرح شمائل النبي صہ (عربي)	شيخ عبدالله انصاري سلطانپوري
٩٣- شرح شمائل نبوي (عربي)	علامہ مصلح الدين لاري
٩٤- شرح صحيح بخاري	شيخ محمد اڪرم نصرپوري
٩٥- شرح مسند امام شافعي	شيخ محمد عابد انصاري
٩٦- شمائل ترمذي (فارسي)	مخدوم محمد عثمان مٽياروي
٩٧- الصادق المنصف المحق با الدلائل التي هي باالتقدير اخري واحق	مخدوم محمد جعفر بوبڪاني
٩٨- صحاح ستہ -	شيخ محمد عابد انصاري
٩٩- عجالتہ الطالبين (عربي)	مخدوم محمد جعفر بوبڪاني

۱۰۰- غاية التوضيح للجامع الصحيح (عربي)	مولانا عثمان بن عيسى ابراهيم صديقي
۱۰۱- غاية النيل في اختصار اتحاف الذيل	مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي
۱۰۲- غنية الظريف بجمع المرويات والتصانيف	"
۱۰۳- فتح الباري شرح بخاري	شيخ محمد عابد انصاري
۱۰۴- القول الرضي بتصحيح حديث الترمذي في فضل معاويه الصحابي	مخدوم محمد ابراهيم
۱۰۵- كتاب السنن	امام عبد الرحمان اوزاعي
۱۰۶- مختصر قوة القلوب للمكي (عربي)	علامه طاهر بن يوسف سندهي پاٹائي
۱۰۷- مستخرج صحيح مسلم	امام ابوبكر محمد بن محمد بن رجاء السندهي
۱۰۸- مسند	محدث خلف بن سالم سندهي
۱۰۹- ملتقط جمع الجوامع للسيوطي (عربي)	علامه طاهر بن يوسف سندهي پاٹائي
۱۱۰- منتخب مشكواة المصابيح (فارسي)	مخدوم محمد عثمان مٹياروي
۱۱۱- منتخب مواهب اللدنيه (عربي)	علامه طاهر بن يوسف سندهي پاٹائي
۱۱۲- منحة الباري بمكررات البخاري	شيخ محمد عابد انصاري
۱۱۳- منهاج العمال (عربي)	مخدوم محمد جعفر بوبكاني
۱۱۴- منهاج المشكواة شرح مشكواة المصابيح (عربي)	علامه عبد العزيز ابهري كاهاني
۱۱۵- مواهب اللطيفه على مسند امام ابي حنيفه	شيخ محمد عابد انصاري
۱۱۶- نظم الجواهر بذيل اتحاف الاكابر	مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي

١١٧- نور البصائر	مخدوم محمد هاشم ٹھٹوي
١١٨- وثيقة الاكابر	شاه فقير الله علوي
١١٩- ينابيع الحيوٰة الابدية في طريق الطلاب النقشبندية	مخدوم ابو الحسن ڈاهري .

٣ - فـقـه :

١٢٠- ابطال القياس	قاضي ابو محمد داؤدي.
١٢١- ابلاغ جهد الدمع في مسئلة قص اللحي	مخدوم ابراهيم مٹئي
١٢٢- اثبات رفع اليدين (فارسي)	شيخ عين ٹھٹوي
١٢٣- اجادة النجاة	مخدوم محمد هاشم ٹھٹوي
١٢٤- ارشاد النقاد الي تيسير الاجتهاد	شيخ محمد حيات سندهي
١٢٥- اساس المصلي (عربي)	مخدوم محمد هاشم ٹھٹوي
١٢٦- اصلاح مقدمة الصلواة (سندهي)	"
١٢٧- اصلاح مقدمة الصلواة (عربي)	"
١٢٨- اعفاء اللحية (عربي)	شيخ محمد حيات سندهي
١٢٩- اغناء الواصل (عربي)	مخدوم ابراهيم مٹئي
١٣٠- اماطة اذي البيار عن طريق جواز استعمال اموال الكافر العنيد	مخدوم ابراهيم مٹئي
١٣١- الايقاف علي سبب الاختلاف	شيخ محمد حيات سندهي

١٣٢- التبيان للشرب عن شرب الدخان	شيخ محمد حسين سيوهاني
١٣٣- البدعة الفرعية للوزن الشرعية	مخدوم ابو الحسن داهري
١٣٤- بسط المقال في حل الاشكال	مخدوم عبد الواحد سيوستاني
(فارسي)	
١٣٥- براهين الفرض منع بيع الحر (عربي)	" "
١٣٦- البصارة في العمل باالبشاره (عربي)	مخدوم محمد جعفر بوبكاني
١٣٧- بناء الاسلام (سندهي)	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
١٣٨- بنراس تصاريف فارسيه (فارسي)	مخدوم ابو الحسن ڏاهري
١٣٩- بياض هاشمي (عربي)	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
١٣٠- تاليف طريقه الحياک مماطره الخصم بقطع الشبالک في مسائل التنباک (عربي)	مخدوم ابراهيم ٺٽي
١٤١- تاويل الانوار علي الدر المختار	شيخ محمد عابد سندهي
١٤٢- تجهير الجنازة لفوز السعادة	شيخ حامد بوبكاني
١٤٣- تحرير في بيان آخر الظهر	مخدوم محمد ابراهيم ٺٽي
١٤٤- تحريم الاجارة علي العبارة	شيخ محمد حيات سندهي
١٤٥- تحفة الاخوان في منع شرب الدخان	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
١٤٦- تحفة العلماء في قول الصلواة خير من النوم في اذان الفجر حال القضا .	" "

١٣٧- التحفة المرغوبة في عدم كراهة الدعاء بعد المكتوبة (عربي)	مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي
١٣٨- تحقيق الكلام في الرد علي من نفي صحة الاسلام المتحلي بكلمة الاسلام	" "
١٣٩- تحقيق المسلك في ثبوت الاسلام الذمي بقوله انا مثلك	" "
١٥٠- ترصيع السرة علي درهم الصرة	-
١٥١- تصحيح المدرك في ثبوت الاسلام الذمي بقوله انا مثلك	" "
١٥٢- تطيب قواه الاخوان في المنع عن شرب الدخان (عربي)	مخدوم ابراهيم ٹھٹھي
١٥٣- تمام العنايه في الفرق بين صريح الطلاق والكنايه	مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي
١٥٤- تنقيح الكلام في النهي عن قراة الفاتحة خلف الامام	" "
١٥٥- التنمية في توقيت المرأة في التطلية (عربي)	مخدوم محمد جعفر بوبكاني
١٥٦- توثيق الاسباق في مسئلة الصداق	مخدوم ابراهيم ٹھٹھي
١٥٧- تهديد الغافر علي عذب الكافر (عربي)	مخدوم عبد الواحد سيوستاني

١٥٨- تهذيب الاصلاح في تنوير مصباح (عربي)	مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي
١٥٩- تيسير التدبر في اضحية الفقير (عربي)	مخدوم عبد الواحد سيوستاني
١٦٠- جمع المناسک ونفع الناسک (عربي)	شيخ رحمة الله سندهي مدني
١٦١- جمع الناسک ونفع المناسک (عربي)	شيخ عبد الله المتقي السندهي
١٦٢- جمع اليواقيت في تحقيق المواقيت	مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي
١٦٣- حاشيه الاشباه والنظائر (عربي)	مخدوم عبد الواحد سيوستاني
١٦٤- حاشيه درمختار (عربي)	شيخ ابوطيب سندهي
١٦٥- حاشيه شرح جمع الفوائد	مخدوم ابوالحسن عبد الهادي کبير سندهي
١٦٦- حاشيه فتح القدير	" "
١٦٧- حاشيه هدايه	" "
١٦٨- الحجة البيضاء علي مانع جواز البناء علي القبور المشائخ والعلماء	مخدوم عبد اللطيف ٹھٹھوي
١٦٩- الحجة الجليلة في كراهة سور الاجنبيه .	مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي
١٧٠- حجة القوية في جواب الرسالة الحلفية (عربي)	مخدوم محمد جعفر بوبکاني

١٧١- الحجة القوية في مسئلة القطع بالافضلية	مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي
١٧٢- حل العقود	"
١٧٣- حل العقود في الطلاق النسود (عربي)	مخدوم محمد جعفر بوبکاني
١٧٤- حمل السلاح علي معاند الاصلاح	مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي
١٧٥- حيات الصائمين (فارسي)	"
١٧٦- حيات القلوب في زيارة المحبوب (فارسي)	"
١٧٧- دراسات اللبيب في الاسوه الحسنة الحبيب	شيخ معين ٹھٹھوي
١٧٨- درهم الصره في وضع اليدين تحت السره	—
١٧٩- درهم الكيس	شيخ حامد بوبکاني
١٨٠- دستور الفرائض	مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي
١٨١- دفع الغريبة والمريبة (فارسي)	مخدوم ابوالحسن ڈاهري
١٨٢- دفع الغطاء عن مسئلة جعل العمامة تحت الرداء (عربي)	مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي
١٨٣- دهاج المغنم	مخدوم ابراهيم ٹڏئي
١٨٤- الذب الذبابات الدراسات	مخدوم عبد اللطيف ٹھٹھوي

١٨٥- راحت المومنين (سندهي)	مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي
١٨٦- الرد علي اصلاح مقدمه الصلواة	" محمد قائم "
١٨٧- رسالہ جهت الكعبه	شيخ فتح محمد محدث سندهي
١٨٨- رسالت در حرمت دخان (عربي)	مخدوم عبد الواحد سيوستاني
١٨٩- رسالہ در ذبح وشكار (فارسي)	مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي
١٩٠- رسالہ رد بدعت التعزيہ	شيخ محمد حيات سندهي
١٩١- رسالۂ صغريٰ في تقدير صدقت الفطر	مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي
١٩٢- رسالہ عقود	شيخ عيسي بن قاسم برهانپوري
١٩٣- رسالہ في ابطال الضرائح (عربي)	شيخ محمد حيات سندهي
١٩٤- رسالہ في اقتداء با الشافعي والخلاف من ٠٠ (عربي)	شيخ رحمت الله سندهي مدني
١٩٥- رسالہ في اثبات رفع اليدين في الصلواة (عربي)	شيخ معين ٹھٹھوي
١٩٦- رسالہ في انتقاد المومنين من فتح القدير	" "
١٩٧- رسالہ في تحقيق ان الواجب علي العالم المقلد اتباع المجتهد اوالعمل بظاهر الحديث (فارسي)	مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي

١٩٨- رسالہ في تقدير الوضوء والغسل بموازين ببلدة التتہ	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
١٩٩- رسالہ في جواب بعض اسولتہ	مخدوم ابراهيم ڏٺي
٢٠٠- رسالتہ في جواب السوال (عربي)	"
٢٠١- رسالہ في ذكر افضل كيفيات الصلواة علي النبي صہ (سندهي)	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
٢٠٢- رسالہ في رد ابن العام	شيخ معين ٺٽوي
٢٠٣- رسالہ في كيفيت مسح الرأس (عربي)	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
٢٠٤- رسالہ في العيد	مخدوم عبدالواحد سيوستاني
٢٠٥- رسالتہ في مسئلتہ السكر	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
٢٠٦- رسالہ في منع عن الماتم في يوم عاشوره ۰	"
٢٠٧- رسالہ قره العين في بكاء امام حسين	شيخ معين ٺٽوي
٢٠٨- رسالہ مستحب وقت عشاء و ظهر	شيخ فتح محمد محدث سندهي
٢٠٩- رش الانوار حاشيہ در المختار (عربي)	مخدوم عبدالواحد سيوستاني
٢١٠- رشف الزلال في تحقيق الزوال	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
٢١١- رفع الغين عن مسئلتہ الجمع بين الصلٰوتين (عربي)	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
٢١٢- رفع الغين	شيخ معين ٺٽوي

۲۱۳- رفع المنكب الي تكثر التشهدات في صلواة المغرب (عربي)	مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي
۲۱۴- رفع الغضب لتشر التشهدات في المغرب (عربي)	"
۲۱۵- زاد الفقير (سندهي)	"
۲۱۶- السبيل الوسطي في اعفاء اللحي (عربي)	مخدوم عبد الواحد سيوستاني
۲۱۷- سختم العلام في مسائل الاسلام	مخدوم محمد قائم ٹتوي
۲۱۸- سراج المصلي (فارسي)	مخدوم ابوالحسن ڈاهري
۲۱۹- سير التقرير بتحقيق مقاصد مسئلة استعمال الحرير	مخدوم ابراهيم مڈئي
۲۲۰- السيف الجلي علي ساب النبي	مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي
۲۲۱- شد النطاق فيما يلحق من الطلاق	"
۲۲۲- شرح تيسير الوصول لابن ربيع الشيباني	شيخ محمد عابد سندهي
۲۲۳- شرح جامع الاصول (عربي)	شيخ ابوالحسن صغير سندهي
۲۲۴- شرح حكم الحداديه	شيخ محمد حيات سندهي
۲۲۵- شرح خلاصه كيداني (عربي)	مخدوم ركن الدين صديقي متو
۲۲۶- شرح مختصر الوقايه	قاضي عبد الستار سندهي
۲۲۷- شرح مختصر الوقايه	قاضي عبد السلام سندهي

۲۲۸- الشفاء الدائم عن اعتراض القائم	مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی
۲۲۹- الشہاب الثاقب لرجم الکاذب	مخدوم عبد اللطیف ٹھٹھوی
۲۳۰- طریقة الارث (عربی)	شاہ فقیر اللہ علوی
۲۳۱- طریقة الارشاد فی تکمیل المومنین والاولاد	"
۲۳۲- طریقة السداد فی جوب الاعتداد (عربی)	مخدوم عبد الواحد سیوستانی
۲۳۳- عین الفقہ	مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی
۲۳۴- غایة الصراحة فی تحرید الناحیة (عربی)	مخدوم عبد الواحد سیوستانی
۲۳۵- غایة الفسخ لمسئلة النسخ	شیخ معین ٹھٹھوی
۲۳۶- غایة ماظہر الاضعف الانام ان الکلام المتحمل لایوجب	"
۲۳۷- غایة المرام فی تحقیة الحفر والدفن فی الحرام	مخدوم عبد الطیف ٹھٹھوی
۲۳۸- غسل الہیاکل عن تصویب قطع الشباک (عربی)	مخدوم ابراہیم ٹھٹھی
۲۳۹- فاکہة البستان	مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی
۲۴۰- فتح الغفور فی وضع الایدی فی الصلوٰة علی الصدور	شیخ محمد حیات سندھی

۲۳۱- فتح الکلام في کیفیت اسقاط الصلوٰة والصیام	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
۲۳۲- فتح المذاهب الاربع	شیخ فتح محمد محدث سندهي
۲۳۳- فرائض السلام (سندهي)	مخدوم عبد اللطیف ٺٽوي
۲۳۴- فرائض الاسلام (سندهي)	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
۲۳۵- فرائض الاسلام (عربي)	" "
۲۳۶- فرائض الایمان (عربي)	" "
۲۳۷- فیض الغني في تقدیر صاع النبي صلعم	" "
۲۳۸- فیض الغني في جواز النکاح البالغه بدون اذن الولي (عربي)	" "
۲۳۹- قره الانظار حاشیه علیٰ تنویر المنار (عربي)	شیخ ابو طیب سندهي
۲۵۰- قرته في حکم الحلف بالمرته والپرته (عربي)	مخدوم محمد جعفر بوبکاني
۲۵۱- القسطاس المستقیم (عربي)	مخدوم ابراهیم ٺٽي
۲۵۲- القول الانور في حکم لبس الاحمر	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
۲۵۳- القول الحسن في جواز اقتداء بالامام الشافعي في النوافل والسنن	شیخ حمید بن عبد الله بن ابراهیم سندهي
۲۵۴- القول العجب في بیان کثرت شهدات الغرب (عربي)	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي

٢٥٥- كتاب ادب القضا	علي بن احمد بن محمد ديبلي
٢٥٦- كتاب البشاره لاهل الاشاره	شيخ محمد حيات سندهي
٢٥٧- كتاب المسائل	امام عبد الرحمان اوزاعي
٢٥٨- كتاب مصباح الكبير	ابو العباس احمد بن محمد بن صالح منصوري
٢٥٩- كتاب الهادي	"
٢٦٠- كحل العين بما يقع من وجوه القرأة بين السورتين	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
٢٦١- كشف الاسرار	مفتي عبد الواحد كبير پاٽائي
٢٦٢- كشف الغطاء عما يحل ويحرم من النوح والبكاء (عربي)	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
٢٦٣- كشف الغمة (عربي)	شيخ عبد الله انصاري سلطان پوري سندهي
٢٦٤- كشف الرين عن مسئلة رفع اليدين (عربي)	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
٢٦٥- كشف الستر في تقدير صدقة الفطر كمية الواقع (عربي)	"
	مخدوم محمد جعفر بوبكاني
٢٦٦- كنز شرح مختصر	مخدوم محمد عارف سيوستاني
٢٦٧- لباب المناسك وعباب المسالك (عربي)	شيخ رحمة الله سندهي مدني
٢٦٨- لطف اللطيف في اعطاء الرغيف (عربي)	مخدوم عبد الواحد سيوستاني
٢٦٩- المتانة مرمة الخزانة (عربي)	مخدوم محمد جعفر بوبكاني

۲۷۰- مختصر الزوجر عن اقتراف الكبائر	شيخ محمد حيات سندهي
۲۷۱- مخدوم ضياء جي سندهي	مخدوم ضياء الدين ٺٽوي
۲۷۲- مد الباع الي تحرير الصاع (عربي)	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
۲۷۳- مظهر الانوار (عربي)	"
۲۷۴- عيار النقاد في تميز المغشوش عن الجياد	–
۲۷۵- مفتاح الصلواة	شيخ فتح محمد محدث سندهي
۲۷٦- المفسر والمجمل	قاضي ابو محمد داؤدي
۲۷۷- مقدمته المتعلم (عربي)	امام مسعود شيبه بن الحسن
۲۷۸- مقدمته الصلواة	شيخ ابوالحسن سندهي ٺٽوي
۲۷۹- مقدمته الصلواه (عربي)	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
۲۸۰- مقدمه في العقائد	شيخ محمد حيات سندهي
۲۸۱- مناسک الاوسط (عربي)	شيخ رحمته الله سندهي مدني
۲۸۲- مناسک الصغير (عربي)	"
۲۸۳- منتخب الاصول (عربي)	شاه ، فقير الله علوي
۲۸۴- منهل العداة في شرح عدل الصلواة	مخدوم ابوالحسن عبد الهادي کبير سندهي
۲۸۵- مواهب اللطيفه شرح مسند امام ابي حنيفه رحه •	شيخ محمد عابد سندهي
۲۸٦- موهبته العظيم في ارشحه مجاورة الشعراء الکريم (عربي)	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي

٢٨٧- نتيجة الفكر في التحقيق صدقة الفطر (عربي)	مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي
٢٨٨- نجوم الهداية	مخدوم محمد عارف سیوستاني
٢٨٩- نشر حلاوي المعارف والعلوم (عربي)	مخدوم محمد ابراهیم ٹھٹوي
٢٩٠- نصيح الفصيح في حل مسئلة قص اللحي (عربي)	"
٢٩١- نصر السارب في قطع الشارب (عربي)	مخدوم عبد الواحد سيوستاني
٢٩٢- نور العينين في اثبات الاشارة في التشهدين.	مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي
٢٩٣- النهي عن العشق المردان والنسوان	شيخ محمد حيات سندهي
٢٩٤- وصول الغفاء في تحريم الدفون مع الجلاجل والغفاء (عربي)	مخدوم محمد ابراهیم ٹھٹوي
٢٩٥- وصية العاشي (عربي)	مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي
٢٩٦- وعظ الانوار في حكم مسئلة روية القمر يوم الشک في النهار (عربي)	مخدوم ابراهيم ٹھٹوي
٢٩٧- هداية الناس في ابقاء الشعر علي الراس (عربي) .	مخدوم ابراهيم ٹھٹوي
٢٩٨- ينابيع الحيواة الابدية في طريقة طلاب النقشبندية	مخدوم ابوالحسن ڈاهري

٢ ــ فتـــاوي :

٢٩٩- استفتاء في تعلية الطلاق	مخدوم محمد جعفر بوبكائي
٣٠٠- بياض مخدوم عارف	مخدوم محمد عارف سيوستاني
٣٠١- بياض هاشمي	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
٣٠٢- بياض واحدي	مخدوم عبد الواحد سيوستاني
٣٠٣- جامع فتاوي پوراني	شيخ عبد الوهاب پوراني
٣٠٤- فتاوي عالمگير	—
٣٠٥- المتانت في مرمت الخزانت	مخدوم محمد جعفر بوبكائي
٣٠٦- مجموعه فتاوي	قاضي عبد الرحيم شكارپوري

٥ - تصوف :

٣٠٧- آداب المريدين (عربي)	سيد علي ثاني شيرازي
٣٠٨- انوار الفيوضات الباطنيه في امتياز اهل الباطن والباطنيه ،	مخدوم عبد الواحد سيوستاني
٣٠٩- انور المجد في منح الوجد	مخدوم معين ٺٽوي
٣١٠- ايقاظ الوسنان	" "
٣١١- براهين النجات	شاه فقير الله علوي
٣١٢- بسط البرده لزي ناظم البرده	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
٣١٣- بيان العارفين	شاه عبد الكريم بلڙي
٣١٤- بيان وحدت الوجود (سندهي)	قاضي قاضن
٣١٥- تحفت التائبين	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي

٣١٦- تذڪره الاولياءِ	قاضي محمود ٺٽوي
٣١٧- تهذيب الاصلاح في تنوير الصباح	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
٣١٨- جمع الجوامع	پير محمد راشد
٣١٩- جواهر الاوراد	شاهه فقير الله علوي
٣٢٠- حاشيه اذڪار لامام نووي	مخدوم ابوالحسن ڪبير سنڌي
٣٢١- حاشيه عوارف المعارف (عربي)	شيخ عبدالله متقي سنڌي
٣٢٢- حديقة الاولياءِ	سيد عبدالقادر ٺٽوي
٣٢٣- حديقة الصفا في اسماءِ المصطفيٰ	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
٣٢٤- حيات العاشقين	مخدوم عبداللطيف ٺٽوي
٣٢٥- خمسه جواب نظامي گنجوي	ابوالفيض فيضي
٣٢٦- خمسه جواب خمسه نظامي	مير معصوم بکري
٣٢٧- الخواطف للتصوف	مخدوم معين ٺٽوي
٣٢٨- ذريعة الوصول الي جناب الرسول	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
٣٢٩- رساله اويسيه	مخدوم معين ٺٽوي
٣٣٠- رساله تحفة الاوراد	شيخ شهاب الدين سنڌي
٣٣١- رساله تصوف	قاضي محمد ابراهيم ٺٽوي
٣٣٢- رساله در علم تصوف	حڪيم حبيب الله بکري
٣٣٣- رساله شاهه عبداللطيف	شاهه عبداللطيف ڀٽائي
٣٣٤- رساله غوثيه	مير علي شير قانع ٺٽوي
٣٣٥- رساله فتح الاوراد	شيخ فتح محمد محدث سنڌي

۳۳۶- رسالہ في الاجازة والتلقين بالطريقہ النقشبنديہ	مخدوم محمد ابراهيم ٹٹي
۳۳۷- رسالہ في اختلاف حرمت السماع والغناء	شيخ عيسيٰ سندهي
۳۳۸- رسالہ في ذكر افضل كيفيات الصلواة علي النبي ص	مخدوم محمد هاشم ٹھٹوي
۳۳۹- رسالہ في مناقب خواجہ محمد زمان لنواري	مخدوم عبدالرحيم گرهوڙي
۳۴۰- رسالہ في موعظتہ مايتعلق باحوال القبر وما بعده	مخدوم محمد هاشم ٹھٹوي
۳۴۱- رسالہ قبلتہ المذاهب الاربعہ	شيخ عيسيٰ بن قاسم سندهي
۳۴۲- رسالہ وحدت الوجود والموجود	مخدوم معين ٹھٹوي
۳۴۳- رفع الاشكال والرحمتہ	"
۳۴۴- روضتہ الحسنيٰ في شرح اسماء الحسنيٰ	شيخ عيسيٰ بن قاسم سندهي
۳۴۵- روضتہ الصفا في اسماء المصطفيٰ	مخدوم محمد هاشم ٹھٹوي
۳۴۶- رياض الصالحين (عربي)	شيخ طاهر بن يوسف سندهي
۳۴۷- شجره مشائخان قادريہ	حكيم حبيب الله بكهري
۳۴۸- شرح ابيات	شاه فقيرالله علوي
۳۴۹- شرح اسماء الله الحسنيٰ	پير محمد راشد
۳۵۰- شرح حكم الحداديہ	شيخ محمد حيات سندهي
۳۵۱- شرح حكم العطائيہ	"

۳۵۲- شرح حليته الانوار	شيخ محمد حيات سنڌي
۳۵۳ شرح دو رباعي	شيخ عيسيٰ بن قاسم سنڌي
۳۵۴- شرح ديوان حافظ	مخدوم معين ٺٽوي
۳۵۵- شرح رساله غوثيه (عربي)	شيخ طيب سنڌي ٺٽوي
۳۵۶- شرح رساله وحدت الوجود	شيخ عيسيٰ بن قاسم سنڌي
۳۵۷- شرح رموز عقائد صوفيه	مخدوم معين ٺٽوي
۳۵۸- شرح قصيده بانت سعاد	شاه فقير الله علوي
۳۵۹- شرح مثنوي مولانا روم	حڪيم حبيب الله ٻکري
۳۶۰- شرح مخزن الاسرار	قاضي محمد ابراهيم ٺٽوي
۳۶۱- الشفاء الجنان لاهل الصدق ولاتقان	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
۳۶۲- طريقة العون في حقيقته الكون	مخدوم معين ٺٽوي
۳۶۳- طومار سلاسل گزيده	ميرعلي شير قانع ٺٽوي
۳۶۴- العون في ڪشف حال فرعون	شيخ محمد حيات سنڌي
۳۶۵- عين المعاني	شيخ عيسيٰ بن قاسم سنڌي
۳۶۶- فتح الجميل في مدارج التكميل	شاه فقير الله علوي
۳۶۷- فتح الدارين (فارسي)	مخدوم محمد جعفر بوبڪاني
۳۶۸- فتح الفضل	مخدوم عبدالرحيم گرهوڙي
۳۶۹- فتح الفضل	مخدوم محمد عارف
۳۷۰- فتوحات غيبيه	شاه فقير الله علوي
۳۷۱- فتوحات نبويه	مخدوم ابوالحسن ڪبير سنڌي

۳۷۲- فوائد فقيرالله	شاهہ فقيرالله علوي
۳۷۳- فيوضات الهي	" "
۳۷۴- قصيدهٔ ميروره	" "
۳۷۵- قطب الارشاد	" "
۳۷۶- ڪچڪول نامو	مخدوم ابوالحسن ڏاهري
۳۷۷- ڪشف الحقائق	—
۳۷۸- ڪشف الڪامن في علم الباطن	مخدوم عبدالواحد سيوستاني
۳۷۹- ڪلام سچل سرمست	ميان عبدالوهاب سچل
۳۸۰- مثنوي تنزيل الحق	شيخ فتح محمد محدث سنڌي
۳۸۱- گرهوڙي جي سنڌي	مخدوم عبدالرحيم گرهوڙي
۳۸۲- مثنوي ختم السلوڪ	مير علي شير قانع ٺٽوي
۳۸۳- مثنوي مظهر الآثار (فارسي)	جهانگير شاهہ هاشمي
۳۸۴- مثنوي مظهر الانوار (فارسي)	"
۳۸۵- مجمع الفيوضات	پير محمد راشد
۳۸۶- مجموعہ ملفوظات وعطيات	شاهہ فقيرالله علوي
۳۸۷- مختصر قوت القلوب (عربي)	شيخ طاهر بن يوسف سنڌي
۳۸۸- مخزن الدعوات	شيخ اسماعيل بن محمود سنڌي
۳۸۹- معارف الانوار	محمد صالح ٺٽوي
۳۹۰- معيار سالڪان طريقت	مير علي شير قانع ٺٽوي
۳۹۱- مڪاتيب	پير محمد راشد

٣٩٢- مكتوبات	شاه فقير الله علوي
٣٩٣- مكتوبات گرهوڙي	مخدوم عبد الرحيم گرهوڙي
٣٩٤- ملفوظات	شاه فقير الله علوي
٣٩٥- ملفوظات	پير محمد راشد
٣٩٦- موارد الكلم و سلك درر الحكم	ابو الفيض فيضي
٣٩٧- وسيلة القبول في حضرة الرسول	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
الوصية الهاشمية	"
٣٩٨- ينابيع الحياة الابدية في طريق	مخدوم ابوالحسن ڏاهري
الطلاب النقشبنديه	

٦ — متفرقات :

٣٩٩- اسرار الضمير المصنف الخبير	شيخ معين ٺٽوي
٤٠٠- ارشاد الصواب لمن وقع في بعض الاصحاب	مخدوم عبد الواحد سيوستاني
٤٠١- ارشاد الظريف لاطوار التصنيف	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
٤٠٢- استدراك المدرك	مخدوم عبد الواحد سيوستاني
٤٠٣- اشارات غريبه	شيخ عيسى بن قاسم
٤٠٤- اشعار متفرقه در صنائع و تاريخ	مير علي شير قانع ٺٽوي
٤٠٥- الاصطلاحات الرضويه	شيخ كمال الدين سندهي بكري
٤٠٦- امداد النبي في استمداد الولي	مخدوم عبد الواحد سيوستاني
٤٠٧- انتخاب مواهب الدنيه (عربي)	شيخ طاهر بن يوسف سندهي

۲۰۸- انشائے قانع	مير علي شير قانع ٺٽوي
۲۰۹- انشائے واحدي	مخدوم عبدالواحد سيوستاني
۲۱۰- انموذج العلوم	مولانا مصلح الدين
۲۱۱- آيات بينات	مخدوم ابوالحسن كبير سندهي
۲۱۲- ايضاح الخافيہ في سوال العافيہ	مخدوم عبدالواحد سيوستاني
۲۱۳- الباقيات الصالحات	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
۲۱۴- بدر المنير	مخدوم عبدالله واعظ موريو
۲۱۵- بذل القوه في حوادث سني النبوه	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
۲۱۶- بهجة النظائر في براماالابرابر	شيخ معين ٺٽوي
۲۱۷- بوستان بهار (مكلي نامہ)	ميرعلی شیر قانع ٺٽوی۔
۲۱۸- بياض محک الشعراء	مير علي شير قانع ٺٽوي
۲۱۹- البيان البينة في شرح بينة البيان	مخدوم محمد جعفر بوبكائي
۲۲۰- تاريخ سندھ (معصومي)	مير معصوم بکري
۲۲۱- تاريخ الطاهري (فارسي)	سيد طاهر محمد نسياني
۲۲۲- تاريخ عباسيہ (نثر)	مير علي شير قانع ٺٽوي
۲۲۳- تاريخ عباسيہ (نظم)	" "
۲۲۴- تتميہ حاشيہ خيالي	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
۲۲۵- تتميہ شرح مأة عامل	شيخ عيسيٰ بن قاسم
۲۲۶- تحرير كبير في الرد علي من اعترض الحافظ ابن تيميہ ٠	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي

٣٢٧- تحفة القاري بجمع المغازي	مخدوم محمد هاشم ٹھٹوي
٣٢٨- تحفة المساكين الي جناب الامين	"
٣٢٩- تحفة المسلمين في تقدير مهور	"
٣٣٠- امهات المومنين	
٣٣١- تحفة المومنين	شيخ محمد عابد سندهي المدني
٣٣٢- التحفة الهاشمية في شرح	مخدوم محمد هاشم ٹھٹوي
٣٣٣- القصيدة القاسمية •	
٣٣٤- تزويج نامه حسن وعشق	ميرعلي شير قانع ٹھٹوي
٣٣٥- ترجمه اسرار الوحي	شيخ عيسيٰ بن قاسم
٣٣٦- تسهيل الصعب في ابيات الكعب	مخدوم عبد الواحد سيوستاني
٣٣٧- تعليقة علي المواقف في الكلام	مولانا مصلح الدين
٣٣٨- تهذيب الاصلاح فيه تنوير المصباح	مخدوم محمد هاشم ٹھٹوي
٣٣٩- تهذيب البيان في اجوبة اسئلة	مخدوم محمد ابراهيم مڈئي
٣٤٠- وحيد من الا كابر الاخوتوالخلاف	
٣٤١- تهذيب طبلع	ميرعلي شير قانع ٹھٹوي
٣٤٢- تهذيب الكلام	مخدوم محمد هاشم ٹھٹوي
٣٤٣- ثمانية قصائد صثار في مدح النبي صلعم	"
٣٤٤- جامع تحفة المجالس	السيد شاه ولي السندي
٣٤٥- جودة الطبع في كشوة السبع	مخدوم عبد الواحد سيوستاني
٣٤٦- الجود الثمين في برهان التطبيق	شيخ عين ٹھٹوي

۲۴۷۔ حاشیہ النسان الکامل شیخ عبد الکریم الجیلی شیخ عیسیٰ بن قاسم

۲۴۸۔ حاشیہ زبدۃ المنطق — شیخ معین ٹھٹھوی

۲۴۹۔ حاشیہ شرح زوراء — "

۲۵۰۔ حاشیہ علی الزھراوین — مخدوم ابوالحسن کبیر سندھی

۲۵۱۔ حاشیہ علی شرح الدوانی (شرح تھذیب منطق) — مولانا مصلح الدین لاری

۲۵۲۔ حاشیہ علی شرح ھدایۃ الحکمۃ لقاضی میر — مولانا مصلح الدین لاری

۲۵۳۔ حاشیہ علی المطول فی المعانی والبیان — "

۲۵۴۔ حاشیہ علی مصالح الانوار فی الکلام — "

۲۵۵۔ حاصل النھج (فارسی) — مخدوم محمد جعفر بوبکانی

۲۵۶۔ الحبل المتین فی اوصاف خلفاء الراشدین — مخدوم محمد ابراھیم ٹھٹھی

۲۵۷۔ حجۃ الجلیلہ — شیخ معین ٹھٹھوی

۲۵۸۔ الحجۃ القویۃ فی الرد علی من قدح فی الحافظ ابن تیمیہ • — مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی

۲۵۹۔ حد یقۃ غلباء — میر علی شیر قانع ٹھٹھوی

۲۶۰۔ حسن الفھم والتعقل فی جمیع الکسب والتوکل • — مخدوم عبد الواحد سیوستانی

۲۶۱۔ الحق الصریح — شیخ معین ٹھٹھوی

۲۶۲۔ حلاوۃ الفھم بذکر جوامع الکلم — مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی

۲۶۳- حيات القلوب في زياره المحبوب	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
۲۶۴- چچنامه (فارسي)	علي بن حامد كوفي
۲۶۵- چراغ هدايت	سيد ابوالبقا ٺٽوي
۲۶۶- چهار منزله	مير علي شير قانع ٺٽوي
۲۶۷- خلفاء الراشدين	مخدوم عبدالله واعظ موريو
۲۶۸- دستور دانش (صغير)	ابوالفتح ٺٽوي
۲۶۹- دستور دانش (كبير)	"
۲۷۰- ديوان الشعر	مولانا لطف الله ٺٽوي
۲۷۱- ديوان شعر (فارسي)	مير معصوم بکري
۲۷۲- ديوان غم	مير علي شير قانع ٺٽوي
۲۷۳- ديوان قانع	"
۲۷۴- ديوان واحدي	مخدوم عبدالواحد سيوستاني
۲۷۵- ذخيره الخوانين	شيخ فريد بکري
۲۷۶- رساله اعتدلات الاربعه	شيخ معين ٺٽوي
۲۷۷- رساله باالاجوبته الفاضلته الامثلته العشره الكامله .	"
۲۷۸- رساله بحث تناسخ	"
۲۷۹- رساله حواس خمسه	شيخ عيسيٰ بن قاسم
۲۸۰- رساله در عدالت امير معاويه رض	مخدوم عبدالواحد سيوستاني
۲۸۱- رساله در علم النجوم	فقير الله شاه علوي

٣٨٢- رسالہ دقیقہ	شیخ عیسیٰ بن قاسم
٣٨٣- رسالہ رد عقائد نجدیہ	شیخ محمد عابد سندھی المدني
٣٨٤- رسالہ سندیہ في ترجمۃ الدعائین	مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي
٣٨٥- رسالہ غریبیہ	سید نجم الدین بکھري
٣٨٦- رسالہ في اثبات اسلامي ابوطالب	شیخ عین ٹھٹھوي
٣٨٧- رسالہ في تحقیق اهل بیت	"
٣٨٨- رسالہ الکلي الطبعي	"
٣٨٩- رسالہ مختصر در بیان آداب للباس سید البشر	مخدوم محمد ابراهیم مڈئي
٣٩٠- رسالہ جامع شرح	میرعلی شیر قانع ٹھٹھوی-
٣٩١- رشحات الفنون	نواب امیر الدین خان
٣٩٢- روضۃ الانبیاء	میرعلي شیر قانع ٹھٹھوي
٣٩٣- روضۃ السلاطین	شاہ حسین نکدري
٣٩٤- زاد السفیہ الي سالکي المدینۃ	مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي
٣٩٥- زبدۃ المناقب	میرعلی شیر قانع ٹھٹھوی-
٣٩٦- زینت لاخلاق	میرعلي قانع ٹھٹھوي
٣٩٧- ساقي نامہ	"
٣٩٨- سرفراز نامہ	"
٣٩٩- سفینۃ السالکین الي بلد الله الامین .	مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي

٥٠٠- السنة النبويه في حقيقت القطع بالا فضيلت	مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي
٥٠١- سگ نامه	مخدوم عبد الله واعظ موريو
٥٠٢- سيربستان (سندهي)	مولوي محمد حسين •
٥٠٣- السير المطلوب في زيارت المحبوب	مخدوم عبد الواحد سيوستاني
٥٠٤- السيوف القاهره علي ساب الخمسته الطاهره •	مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوي
٥٠٥- شجاعت سيد الانام	مخدوم عبد الله واعظ موريو
٥٠٦- شجرة طريقت اهل بيت	مير علي شير قانع ٹھٹوي
٥٠٧- شرح ارشاد الحاوي في الفرع	مولانا مصلح الدين لاري
٥٠٨- شرح رسالہ علي القوشجي في اليهئيته	"
٥٠٩- شرح عقائد نسفي (عربي)	شاهه بيگ ارغون
٥١٠- شرح عقائد حافظيه	شيخ عبد الله انصاري سلطانپوري •
٥١١- شرح فارسي منطق (فارسي)	مولانا مصلح الدين لاري
٥١٢- شرح فتح الفضل	مخدوم عبد الواحد سيوستاني •
٥١٣- شرح فرائض مير سيد شريف	شاهه بيگ ارغون
٥١٤- شرح قصيده برده (فارسي)	شيخ عيسي بن قاسم
٥١٥- شرح كافيه (نحو)	شاهه بيگ ارغون •
٥١٦- شرح مطالع منطق	" "
٥١٧- شهادت امام حسن	مخدوم عبد الله واعظ موريو

٥١٨- الصدق التصديق الصديق	مخدوم عبد الواحد سيوستاني
٥١٩- صفت بهشت	مخدوم عبد الله واعظ موريو
٥٢٠- ضرر البشر	مولانا لطف الله تتوي
٥٢١- الطريقة الاحمديه في حقيقته القطع بالافضليته ٠	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
٥٢٢- طوطي نامه (فارسي)	سيد نجم الدين بکهري
٥٢٣- عصمته الانبياء	شيخ عبد الله انصاري سلطان پوري
٥٢٤- العقائد السنيته	مولانا عثمان بن عيسيٰ صديقي
٥٢٥- غزوات	مخدوم عبد الله واعظ موريو
٥٢٦- فتح العلي في حوادث سني النبوه النبي صلي الله عليه و سلم ٠	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
٥٢٧- فتح الغلاف بموازين السبعته من اوقات	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
٥٢٨- فتح القوي في نسب آباء النبي	"
٥٢٩- فرائض لاري	مولانا مصلح الدين لاري
٥٣٠- فضائل ربيع	مخدوم عبد الواحد سيوستاني
٥٣١- الفضل المبين بحل عقده قولهم الشک " لايزول اليقين ٠	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
٥٣٢- فوائد الصنائيه	شيخ عيسيٰ بن قاسم
٥٣٣- الفيوضات النبويته في حل الغازي البرکويه ٠	مخدوم ابوالحسن کبير سندهي

۵۳۴- قال اقول	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
۵۳۵- قره العين في البكاء امام حسين	شيخ معين ٺٽوي ٠
۵۳۶- قصه سيد ناعمر رض کا قبول اسلام	مخدوم عبد الله واعظ موريو
۵۳۷- قصيده في نصيحت عثمان بن ٺارو العالم السندي	مخدوم محمد ابراهيم مڏني
۵۳۸- قلندر نامه	مخدوم عبد الواحد سيوستاني
۵۳۹- قمر المنير	مخدوم عبد الله واعظ موريو
۵۴۰- ڪتاب الازهار في ثبوت الاثار	فقير الله شاه علوي ٠
۵۴۱- ڪتاب الطب	ميان شيخ محمد بکري
۵۴۲- ڪشف الحق	مخدوم محمد جعفر بوبڪائي
۵۴۳- لب تاريخ ڪلهوڙا	ميرعلي شير قانع ٺٽوي
۵۴۴- لطائف الاخبار في سيره النبي المختار ص	قاضي محمد ابراهيم ٺٽوي
۵۴۵- مثنوي اعلان غم	ميرعلي شير قانع ٺٽوي
۵۴۶- مثنوي حسن و ناز	مير معصوم بکري
۵۴۷- مثنوي ختم السلوڪ	ميرعلي شير قانع ٺٽوي
۵۴۸- مثنوي شمه از قدرت حق	" "
۵۴۹- مثنوي قصاب نامه	" "
۵۵۰- مثنوي قصه ڪامروپ	" "
۵۵۱- مثنوي قضا و قدر	" "
۵۵۲- مثنوي ڪان جواهر	" "

۵۵۳- مثنوي محبت نامه	ميرعلي شير قانع ٺٽوي
۵۵۴- مثنوي ناز ونياز (فارسي)	سيد طاهر محمد نسياني
۵۵۵- مجمع النكات	شيخ عين ٺٽوي
۵۵۶- مختار الاطوار في اطوار المختار	شيخ ابوالحسن صغير سندهي
۵۵۷- مختار نامه	ميرعلي شير قانع ٺٽوي
۵۵۸- المدارالدائم علي حاشيه القديم	شيخ عين ٺٽوي
۵۵۹- مراة الحليته	مخدوم عبدالواحد سيوستاني
۵۶۰- مرشد الفنا شرح مثلثه البنا	مولانا مصلح الدين لاري
۵۶۱- مطارحات التحقيق	میرعلی شیر قانع ٹھٹوی-
۵۶۲- معدن الافخار (فارسي)	مير معصوم بکري
۵۶۳- معلومات الآفاق	نواب امير الدين خان
۵۶۴- مفردات معصومي	مير معصوم بکري
۵۶۵- مقدمته التعليم	امام مسعود بن شيبه بن الحسن
۵۶۶- مقدمه في العقائد	شيخ محمد حيات سندهي
۵۶۷- مقالات الشعراء	ميرعلي شير قانع ٺٽوي
۵۶۸- منشات عالمگيري (آداب عالمگيري)	ابو الفتح ٺٽوي
۵۶۹- منهاج المسالک (عربي)	قاضي اسماعيل بن علي بن محمد الطائي
۵۷۰- مواهب البشر	شيخ عين ٺٽوي
۵۷۱- ميزان الافكار (منظوم)	ميرعلي شير قانع ٺٽوي
۵۷۲- ميزان فارسي	" "

۵۷۳- نصاب البلغاء	مير علي شير قانع ٺٽوي
۵۷۴- النفحات الباهره في جواز القول	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
۵۷۵- بالخمسة الطاهره	
۵۷۶- نهج التعليم	مخدوم محمد جعفر بوبڪائي
۵۷۷- نوآئين خيالات	مير علي شير قانع ٺٽوي
۵۷۸- نور الابصار	مخدوم عبدالله واعظ موريو
۵۷۹- النور المبين في جمع اسماء البدريين	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
۵۸۰- واقعات خضر شاهه	مير علي شير قانع ٺٽوي
۵۸۱- ورد المحمديه	مخدوم عبدالواحد سيوستاني
۵۸۲- وسيلة الغريب الي جناب الحبيب	مخدوم محمد هاشم ٺٽوي
۵۸۳ وسيلة الفقير الي اسماء البشير والنذير	" "
۵۸۴- منشور الوصيت ور دستور الحڪومت	ميان نور محمد ڪلهوڙو
۵۸۵- يڪروزي منطق	سيد نجم الدين بکري

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى احسن تقويم الانسان، وعلمه البيان، وخص العلماء بالتبيان، ورفع تقادهم درجات فى أعلى الجنان، وأدام خذل من خالفهم من العدوان، (١) والصلوة والسلام الأطيبان على رسوله محمد افضل الدعاة الى الرحمن، وعلى آله وصحبه وحزبه الذين كتب(٢) فى قلوبهم الايمان.

أما بعد: فيقول العبد الجانى (٣) جعفر بن عبد الكريم الشهير بميران بن يعقوب البوبكانى(٤) عاملهم الله تعالى بلطفه الرحمانى، انى قد حذوت فى كتابى هذا. حذو كتاب خزانة الروايات فى تبويب ما فيه من المرويات، تاركاً ما هو من عديمات الاصول (٥) وبعض ما يشبه التكرار او الاشتهار او التطويل أوزيفه أوضعفه العلماء الفحول. وقد أذكر فى البـــاب عوض المتروك ما هو أقوى منه. وقد أزيد وأختصر مراراً ايجازاً أو خوفاً من ملالة المريد. وسميته "المتانة فى مرمة الخزانة". فاقول سائلا من الله (٦) الاعانة

(١) وفى نسخة المولى السيد محب الله صاحب العلم "فى اسفل النيران" مكان "من العدوان". (٢) وفى نسخة صاحب العلم "كتب الله". (٣) وفى نسخة صاحب العلم "الضعيف" مكان الجانى. (٤) مدينة من مدن السند على فرسخين من سيوستان من الجانب الغربى منه. والبوبك كان اسم جداهله، واصله ابوبكر، قصر تخفيفا. من حاشية الاصل السيد حسام الدين الراشدى.
(٥) ولا يعرف ما عانيت فى الحذف والتبديل حق المعرفة الاحاذق فى علم الحديث، بل وفى الفقه ايضا، المتصف من نفسه خالص الانصاف، المجتنب طريق التعصب، والاعتساف. منه حاشية الاصل. (٦) وفى نسخة صاحب العلم بزيادة "الاعلم" بعد الجلالة. السندى.

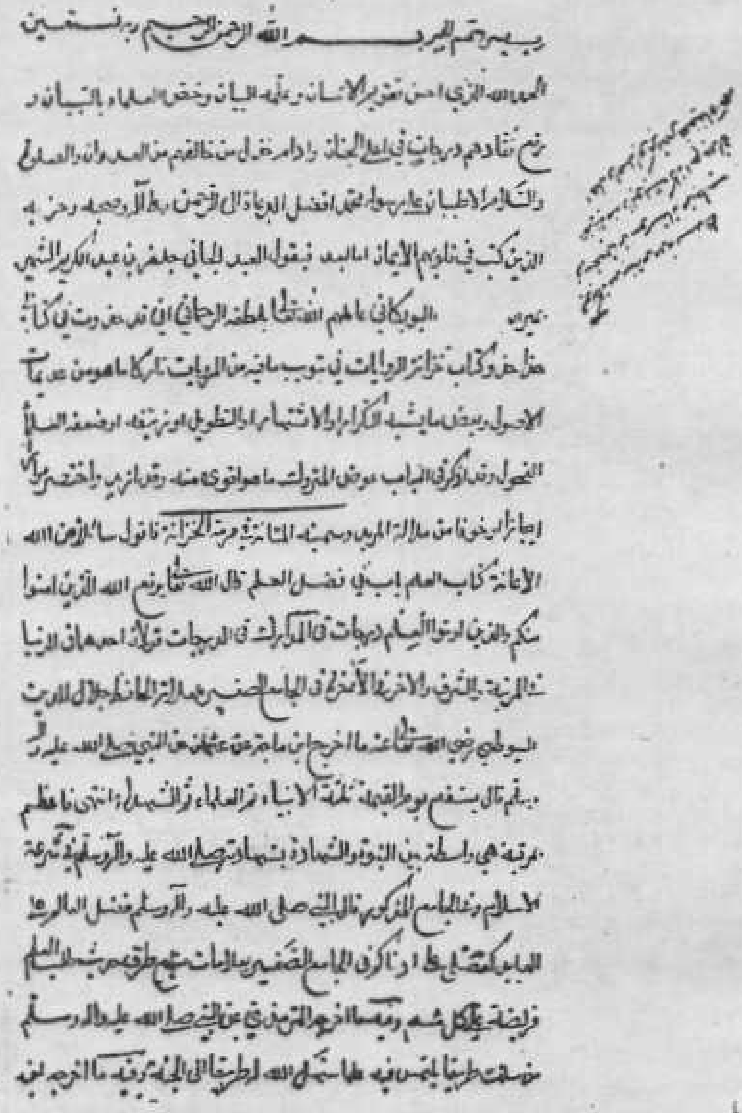
عكس المتانة فى مرمت الخزانة (مطبوعه) صفحه اول — متعلق صفحه ٢٠٨ مقاله هذا.

ولايكره قيام الجالس فى المسجد لمن دخل عليه تعظيما له (١) »

(١) ف : ذكر المخدوم عبدالواحد السيوستانى السندى استفتاء فى الفارسية آنچه از حماديه نقل مى كنند كه انحناء جائز است صحيح ست يانه بينوا توجروا ثم أجاب : هذه الرواية موجودة فى الحمادية فى كتاب الإستحسان لكن الجواز لاينافى الكراهة كما فى خزانة الفتاوى . وقال فى مفتاح الضرب : الجواز يطلق فى لسان الشرع على امور كرفع الجرح أعم أن يكون واجبا أومندوبا أومكروها انتهى وقد صرحوا بكراهة الإنحناء لغيره ففى نصاب الإحتساب والإنحناء للسلطان ولغيره مكروه لأنه يشبه فعل المجوس فعلى هذا لامنافاة بين ما فى الحمادية من جواز الإنحناء وبين ما ذكر غيره من الكراهة إذ يجوز أن يكون الشئ جائزا ومكروها كما عرفت . والله أعلم . من هامش نسخة المتانة لدارالهدى ثهيرهى . أبوسعيد غلام مصطفى السندى .

تمت

عكس المتانة فى مرمت الخزانة (مطبوعه) صفحه آخر- متعلق صفحه ٢٠٨ مقاله هذا .


رب يسر وتمم بالخير بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين
الحمد لله الذي احسن تقويم الانسان وعلمه البيان وخص العلماء بالتبيان ور
فع شأنهم ودرجاتهم في اعلى الجنان وادام فضل [illegible] والصلوة
والسلام الاطيبان على سيدنا محمد افضل العباد وآله الطيبين وآله وصحبه وحزبه
الذين كتب في قلوبهم الايمان اما بعد فيقول العبد الجاني جعفر بن عبد الكريم الشيخ
البوبكاني عاملهم الله تعالى بلطفه الرحماني اني قد جعلت في كتابي
هذا جزو كتاب خزانة الروايات في تبويب ما فيه من الروايات تاركا ما هو من [illegible]
الاصول وبعض ما يشبه التكرار والاشتهار والتطويل او نحوه او ضعفه السلف
الفحول وقد ذكرت في الباب عوض المتروك ما هو اقوى كاملة وقد ازيد واختصر ما
ايجازا ليخو من ملالة المريد وسميته المتانة في مرمة الخزانة فاقول سائلا من الله
الاعانة كتاب العلم باب في فضل العلم قال الله تعالى يرفع الله الذين امنوا
منكم والذين اوتوا العلم درجات فالمذكورات في الدرجات قولان احدهما في الدنيا
في الرتبة والشرف والاخرى في الآخرة في الجامع الصغير للامام الحافظ جلال الدين
السيوطي رضي الله تعالى عنه ما اخرج ابن ماجة عن عثمان عن النبي صلى الله عليه و
سلم قال يشفع يوم القيمة ثلثة الانبياء ثم العلماء ثم الشهداء انتهى فاعظم
مرتبة هي واسطة بين النبوة والشهادة بشهادة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في شرعة
الاسلام وفي الجامع المذكور قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم فضل العالم
على العابد كفضلي على ادناكم وفي الجامع الصغير [illegible] طلب العلم
فريضة على كل مسلم وفيه ما اخرجه الترمذي عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم
من سلك طريقا يلتمس فيه علما سهل الله له طريقا الى الجنة وفيه ما اخرجه [illegible]

عكس الصفحة الأولى لنسخة المتانة المحفوظة فى خزانة
السيد حسام الدين الراشدى ، بكراشى

متعلق صفحہ ۲۰۸ مقالہ ہذا۔

عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم فيما اخرجه احمد والترمذي لا يصلح لبشر ان يسجد لبشر و
لو صلح ان يسجد لبشر لأمرت المرأة ان تسجد لزوجها من عظم حقه عليها الحديث وباب على
المحمل رواية من علمائنا في نيابة الركوع عن سجدة التلاوة في بعض الصور والثاني انه استلزم
سجود آدم ويوسف عليهما السلام عندهم كغيره من جهة السلطان تحية فلا كلام في كونه حراما
احتياطا وقطعا في القنية تطلب من عالم او زاهد ان يدفع اليه قدمه ليقبله لا يرخص فيه
ولا يجيبه الى ذلك ثم ذكر في ادب القاضي وان استاذن انسان ان يقبل رأسه وبين يديه رجليه
نعم في حاشية السراجية عن شرح الآثار روي ان ابا عبيدة بن الجراح قبل يد عمر رضي الله عنه فاعلم
عمر لتقبيله رجليه ثم لم يد عمر ابو عبيدة وفي الشفاء روي ابن عمر رضي الله عنه قبل يد ابن اسامة بن زيد فقال
ت قال عبدي نقبل هو محمد بن اسامة بن زيد فعطا ابن عمر راسه ونقبل بين الارض
وقالوا الوزراء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الاجه في القبة ملكا تبارك الله
يا في المسجد لمن دخل عليه تعظيما له

فرغت من نقل هذا الكتاب وقت العصر يوم الخميس من شهر ذي الحجة بتاريخ ٢٨ سنة ١٢٣٣

عكس الصفحة الأخيرة لنسخة المثانة المحفوظة في خزانة
السيد حسام الدين الراشدي ، بكراتشي

متعلق صفحه ۲۰۸ مقاله هذا.



عكس الصفحة الأخيرة لنسخة الثالثة المحفوظة فى خزانة الكتب لدار الهدى بحبيب آباد الشهيرة بتهيرهي (السند) .

متعلق صفحہ ٢٠٩ مقالہ ہذا۔

٩١٠

وما كره منه في الحديث ما امن بالله من لا يامن جاره بوائقه ويجد عليه لجاره قل او كثر واتخاذ الجبة في
الكتب روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال الجيران ثلثة فمنهم من له ثلثة حقوق وهو الجار القريب المسلم
ومنهم من له حقان وهو الجار المسلم البعيد ومنهم من له حق واحد وهو الجار الذمي وفيه ايضا عن الحسن البصري
قد قيل يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ما حق الجار على الجار قال اذا استقرضك اقرضته واذا دعاك اجبته وان
مرض عدته وان استعان بك اعنته وان اصابه مصيبة عزيته وان اصابه خير هنيته وان كان حاضرا
شهدته وان غاب حفظته يعني حفظت منزله وعياله ولا تؤذه بريح قدرك الا ان تغرف له منها في
المدارج قوله تعالى لنهلكن الظالمين ولنسكننكم الارض من بعدهم اي ارض الظالمين وديارهم في الحديث
من آذى جاره ورثه الله تعالى داره في البخاري عن عائشة رضي الله عنها قالت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لي جارين
فالى ايهما اهدي قال الى اقربهما منك بابا في الشرعة وينظف فناء البيت فان النظافة من الايمان والله اعلم بالصواب

تمام شد كتاب مستطاب خزانة الروايات بروز يكشنبه غره ذي القعدة الحرام سنه هجريه مقدسه
نبويه على صاحبها الصلوة والسلام بوقت عصر ...
على منصب الافتاء ... انا احقر عباد الله العاصي محمد سعد الله
الانصاري غفر لي ولوالدي الباري بلطفه الساري
كتبته لاجل نفسي لا لغيري والسلام تم الكلام
وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

عكس الصفحة الأخيرة لخزانة الروايات المحفوظة فى خزانة صاحب العلم
مولانا السيد محب الله شاه (درگاه شريف پير جهندو السند)

متعلق صفحه ۲۰۹ مقاله هذا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَڀِ سارا هُ رَبَ کي جو خاوندُ خلقتهارُ
سَڀا جو سَڀ پرِ ڏڏنِ جو ڏاتارُ
بَخشي ٻوڇ ٻجائي سَئين جو ستارُ
کي خطاء کري عطاء غافرُ ۽ غفارُ
جنيڪ ڪري سو ڪري مالِڪُ ۽ مختارُ
پُڻ هزار صلوتن سندا ۽ لکهه لکه سلامَ
رَسَنِ راتِ ۽ ڏينهَم متي مِير محمد جامَ
جو سو نهارو سڀ پرِ اُپايو عَلامَ
ڏُئل ڏيه ڏيئن جو عالمن جو امامُ
جِهِ مُلڪ اُجارِ يا مِڙيئي ساڻ دِين ۽ اسلامَ
شافِعُ سڀ جهان جو راحم روز قيامَ
اهم وسيلو اڄ جو پي طاقت ناهِ تمامَ
پُڻ اُتي آل رسول جي ۽ سَئين صحابنِ

ستارُ

جو اهي ضعيف سڀ پر تون ڪر مهر ڪا
ڪري عفو پنهنجي لطفس گناهه ڳولي جا
تو ڏانهن پال پلاوَ ۾ مون کو جهاڳم ڪيا
آهين عصيان جا مون پر ٿا پي پاندا
پر اهم تنهنجو آسرو ۽ آپر اميدا
مون ڏانهن نهار مَ سپر تون ڪرپان وڏا
پون مورا ۽ مني آسان ڪمين ڪنا
سَرهي مڙن مؤمن جي عاصي آسارا
ڪانهه ڳري جنهنجي رحمت تو ڏارا
بخشي بوجهه بجا ۾ عصيان آپارا
سان لڏا اي ڪلم دنيا جي دارا

لا اله الا الله محمد رسول الله

صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه وسلم

شڪر خدا تعالى جو جنهن ۾ ڪتاب سڳورو
معتبر تفسير هاشمي تصنيف جناب
فيضماب ذو ڪل درگاهه ڏني جي جناب مخدوم
محمد هاشم ٺٽوي جي رحمه الله تعالى
پورو ٿو ڪارو
ڪتبه محمد يعقوب

عکس تفسیر هاشمی منظوم سندی (مطبوعہ) صفحہ آخر۔ متعلق صفحہ ۳۸۷ مقالہ ھذا۔

كتاب العلم وفيه اربعة ابواب الباب الاول وفيه فصول فصل

في بيان فضل العلم وادابه وما يناسب لهذا الباب

[illegible]

... التعلم . ولا ينبغي ان يضع الكتاب على ... [illegible]

[illegible]

... في الفصل الاول من الباب الاول

... لا تفعلون كبر مقتا
عند الله ان تقولوا ما
لا تفعلون ...

عكس ما في حاشية (قلمی) متعلق ص ٩٥٥ مقاله هذا -

ويكرر ذلك كلما وجد مظنة وقال ابن الملك انه في الاسبوع الاول

في كل يوم مرتين مرة في اول النهار ومرة في آخره وفي الاسبوع الثاني

في كل يوم مرة ثم في كل اسبوع مرة وقد [illegible] في [illegible] مدة التعريف

بالحول من غير تفصيل بين القليل والكثير بهذا الحديث وهو قول

الشافعي ومالك واحمد والصحيح ان شيئا من هذه [illegible] ليس بلازم

وان تفويض التقدير الى رأي الآخذ لخبر مسلم اه والتقييد بالسنة

في الحديث لعله لكون اللقطة المسؤل عنها كانت تقتضي ذلك او

لان الغالب ان تكون اللقطة كذلك [illegible] علي القاري [illegible]

من اللقطة لقطة ثم ردها في الموضع الذي

وجدها فيه بري منها ولم يكن عليه في ذلك

ضمان اه موطاء الامام محمد في كتاب اللقطة

اعلم ان ظاهر الامر بتعريفها سنة تقتضي تكرار

التعريف عرفا وعادة وان كان طريقة السنة

للتعريف تقتضي نوعه مرة واحدة ولكن

يجب حمله على المعتاد بمعنى انه يفعله وقتا بعد

وقت ويكرر ذلك كلما وجد مظنة هذا

مما قد يضا من قول الولوالجي مما يفيد الاكتفاء

بالمرة الواحدة فهو في دفع الضمان عنه اما

الواجب فان يذكرها مرة بعد اخرى

فتح القدير

رب يسر ولا تعسر بسم الله الرحمن الرحيم وتمم بالخير

الحمد لله الذي له في كل قضية حكم من اهتدى اليه فقد اصاب وعند الحق واحد وان اختلفت آراء اولي الالباب
والصلاة والسلام على خير من اجاب في القضايا بفصل الخطاب سيدنا محمد وآله وصحبه المتقين بالحق والصواب اما بعد
فلما كانت الوقائع متجددة على حسب الاراء والاغراض والاجوبة على نحو الاسولة متنوعة كالادوية للامراض
وكنت من سالف الدهر اكتب فيما يقع من المسائل اجوبة موشحة بالنقول والدلائل وكانت متناثرة كعقد انفصم
تقتضي النظم والترتيب وتحتاج لكونها متفرقة الى الجمع والتبويب جمعت تلك التحريرات والتقريرات للافادة ليستفيد
طالب الاستفادة ويدعو لي بالختم مع السعادة وسميتها بتحريرات المسائل على حسب النوازل والله هو اسال ان يجعلني
لسبق السابق واللاحق خالصا لوجهه الكريم وينفعني به يوم لا ينفع مال ولا بنون الا من اتى الله بقلب سليم
في الحديث الايمان بالقدر يذهب بالهم والحزن رواه الحاكم وفي الحديث انه لا يغني حذر عن قدر رواه الحاكم وفي الحديث
اذا قضى الله مع عبد قضاء لم يكن لقضائه مرد رواه ابن قانع فانتفت تغيير ردا الا ببعض الاسباب ومنه قوله عليه السلام
لا يرد القضاء الا الدعاء ولا يزيد في العمر الا البر رواه الترمذي وغيره قلت يحتمل ان المراد القضاء المعلق كما في اللمعات
لا يرد القضاء الا الذي علق رده به سبحانه انتهى واليه يشير ما قال الامام الغزالي ان قيل من القضاء ما رده الدعاء
والدعاء سبب لرد البلاء وجلب الرحمة كما ان الترس سبب لرد السهم الخ فانتفت بان ليس في القضاء وهو
المعلق برده الدعاء بخلاف المبرم فظهر ان تاثير الدعاء في دفع البلاء وزيادة العمر بسبب الصلة ونحو ذلك انما يتحقق
بالنسبة الى القضاء المعلق ففي الحديث صلة الرحم وحسن الخلق وحسن الجوار يعمرن الديار ويزدن في الاعمار
رواه احمد وفي الحديث ان الرجل ليصل رحمه وما بقي من عمره الا ثلاثة ايام فينسئه الله ثلاثين سنة رواه ابو الشيخ
واليه يشير قوله تعالى وما يعمر من معمر ولا ينقص من عمره الا في كتاب ففي البيضاوي قيل الزيادة والنقصان في عمر
واحد باعتبار اسباب مختلفة اثبتت في اللوح مثل ان يكون فيه ان حج عمر فعمره ستون والا فاربعون انتهى واليه
يرجع المحو والاثبات كما في قوله تعالى يمحو الله ما يشاء ويثبت فان قلت هذا ينافي ما ورد في الحديث جف
القلم بما هو كائن فرغ الله من اربع من الخلق والخلق والرزق والاجل رواه الطبراني اجيب بان ذلك المحو
والاثبات ايضا مما جف به القلم فلا يمحو الا ما سبق في علمه وقضائه محوه كذا في حاشية البيضاوي لشيخ زاده
وفي اللمعات والتحقيق ان ما هو سبب لزيادة العمر كسائر اسباب العالم فمن اراد الله زيادة عمره وفقه لصلة الارحام
والزيادة انما هو بحسب الظاهر بالنسبة الى الخلق واما في علم الله تعالى فلا زيادة ولا نقصان وهو وجه الجمع بين قوله

عكس بياض واحدى (قلمى) صفحه اول
متعلق صفحه ٣٦٢ ... مسائل [illegible]

...سنة اما في زماننا فقد ابتلى الاعرابي ان من لم يكن قط مريدا لاحد من الشيوخ ويخبر بالشيوخ...

...جهال واهل الضلال حرصا لانتشار ذكره وشهرته وكثرة مريديه وقد جعلوا هذا الشيخ...

...ضحكة للشيطان انتهى نعم قد يتخيل المريد السالك في اثناء سلوكه انه وصل الى مرتبة الار[شاد]

...وان يتصدى للتربية بمجرد التخيل بدون اجازة الشيخ قدس في العقائد السنية وفي تفسير...

...ينبغي للطالب ان يلتفت في اثناء سلوكه الى احد لتربيته فانه للطالب سم الساعة اذ يفنيه...

...لم شيخ تقتدي به بل اذا راى الشيخ رتبة الشيخوخة فيه ثبتت باشارة الحق عز وجل في...

...التربية فحينئذ يجوز ان يكون هاديا مرشدا للمريدين باحتياط ... انتهى قال ... من ان...

...للتربية المريدين الا اذا راى الشيخ مصلحة في انابته مقامه واجازة تعليم الطريقة...

...ذلك بامر الشيخ قدس في المبدء والمعاد كاه باشند كه على ناقص را اجازة...

...وبدون اجتماع مريدان كار آن ناقص باتمام مي رسد حضرت خواجه نقشبند مولانا يعقوب

عليهما الرحمة والرضوان پيش از وصول بدرجه كمال اجازة تعليم طريقه فرموده اند وليكن بوده بود...

يعقوب آنچه از من بتو رسيده است بمردم برسان وكار مولانا بعد از ان در خدمت خواجه علاء

الدين عليه الرحمة بانجام يافت پس اجازة موقوف بر كمال مطلق نشد بايد دانست

كه نقص هر چند منافي اجازت نيست تا چون كامل مكمل ناقص را نائب مناب خود سازد

ودست او را دست خود ميداند ضرر نقص تعدي نمي نمايد انتهى اما قول الناقص انه

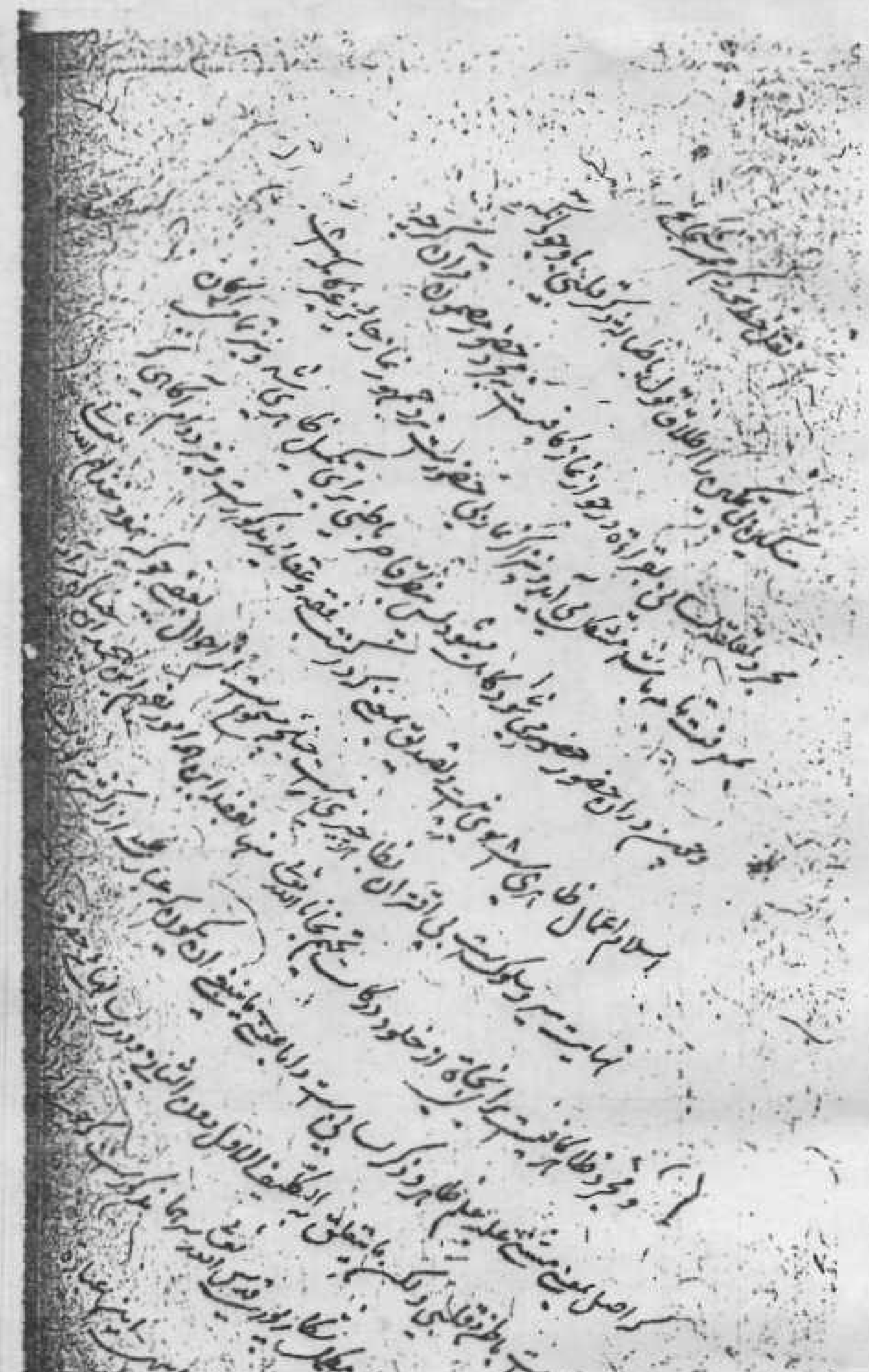
مرشد وتبعية الناس له فلا يوجب الكفر غاية الامر انه اثم لكونه كذبا وزورا في الحديث

المتشبع بما لم يعط كلابس ثوبي زور رواه الشيخان واحمد وابو داود هذا ما ظهر لي في

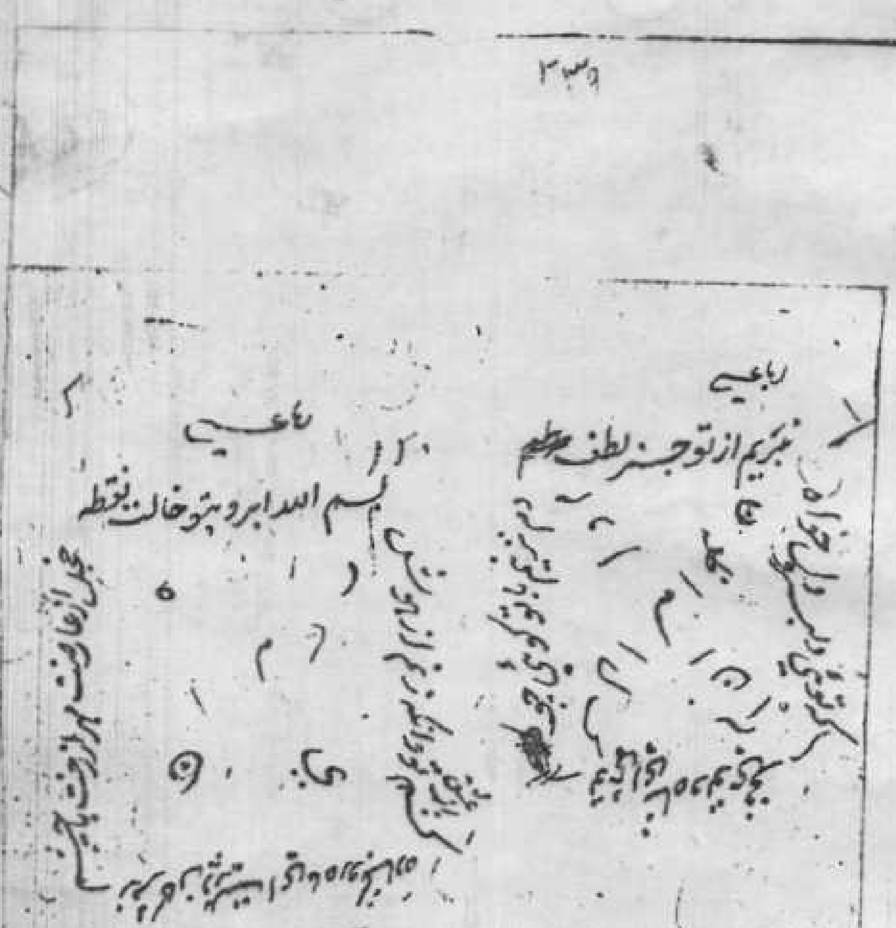
الجواب والله اعلم بالصواب   الله يقول الحق وهو يهدي السبيل

611

عكس ... واحد ... صفحه آخر متعلق ...



عکس خط مخدوم محمد شجاع - متعلق صفحہ ۳۲۵ مقالہ هذا۔



رباعی

المولد والمضجع حد القدمین — النزلہ فیهما بناء القدمین

ظهر بین العدمین عیش الدنیا — ما تفخر بالوجود بین العدمین

رباعی

عُلِّم بالتعلیم فعلّم — کلّم بالتحقیق فکلّم

احمد عند اللہ مسلم — صلی اللہ علیہ وسلم

عکس رسالہ امداد النبی فی استمداد الولی۔ (قلمی)۔ متعلق صفحہ مقالہ ھذا۔

جامعہ سندھ جامشورو

سندھ میں دینی ادب کی تاریخ
(عہد کلہوڑا تک)

از۔ عبدالستار انصاری
اسسٹنٹ پروفیسر
شعبہ تاریخ اسلام جامعہ سندھ
جامشورو

HISTORY OF RELIGIOUS LITERATURE IN SINDH
UPTO KALHORA PERIOD

ABSTRACT

In this thesis, first of all mention has been made of the historical back ground of Sindh, ent rance of Islam and the development of Islami Ulum (Religious Sciences). After this the literature, specially the Religious Literature, is described in detail. The set up of this thesis is as follows:

Introduction:

In the introduction, the aims and objectives, the need and importance of this thesis have been stated.

Ent rance of Islam in Sindh:

Under this heading, it has been mentioned that how and in which circumstances Islam entered Sindh. In this connection, it is stated that some of Companions of the Holy Prophet Hazrat Muhammad (Sallallah Aleh Was-Sallam) came in Sindh in the days of Hazrat Umar Al-Farooq (Raziallah Anho) and it has been proved that the light of Islam reached Sindh in the period of Pious Caliphs (Khulafa-e-Rashdin). However, the Islamic State was founded after the conquest of Sindh by the Arab Muslims under the command of Ghazi Muhammad bin Qasim Al-Saqfi (Rehmatullah Aleh). In this connection, the circumstances which led to the attack on Sindh and the events have been analysed in brief.

Development of Knowledge and Learning in Sindh:

Under this heading, the development of knowledge and learning, establishment of Religious Institutions (Deeni Madaris), Islami Ulum, and the services of Scholars and learned men in Tafseer, Hadith, Fiqh (jurisprudence), Fatawa, Tasawuf etc. have been given in detail.

Literary activities of Muslims:

In this chapter, the literary activities of Muslims have been mentioned. And it has been discussed that as the result of these literary activities, the great Educational Institutions were established. Among these Debul, Mansurah, Bakhar, Sewhan and Thatta were very famous. Then the importance of each of these centres is given.

Development of Religious Literature in Sindh:

Under this heading, the development of Religious Literature has been dealt with, and it has been discussed as to how and when it made its start and how it developed and flourished. In this context, the first writing found is a Tafseer of Quran in Sindhi, written by Moulana Islami Sindhi. And also, under the same heading the different branches of Islamic Learning and Knowledge e.g. Tafseer, Hadith, Fiqh, Fatawa, Tasawuf etc. have been introduced briefly, on which the Sindhi Scholars have written books.

Religious Literature in different Historical Periods:

In this Chapter, the detail of Religious Literature is given under the different historical periods, which is as follows:

Arab Period:

In this Chapter, first of all, the historical background of the Arab Period is given. This period spreads over the conquest of Sindh to the downfall of Habbaris. Then the religious literature of this period e.g. the wri tings and compilations on different topics of Islamic Learning by Sindhi Scholars, is discussed.

The religious books of this period as are found, are given below:

1.	Tafseer	2 books.
2.	Hadith	4 "
3.	Fiqh	6 "

In this period, there is no book available on "Fatawa" and "Tasawaf". However, there is a book on history of Sindh well known as "Chachnama", which has been dealt with in detail.

Ghaznavid Period:

The historical background of this period has been discussed. No book in this period is available, the reasons whereof have been given.

Ghorid Period:

The historical and political conditions and events have been given. No book is available also in this period.

Turkish Period:

The historical back ground, conditions and events of this period have been briefly discussed. No religious book of this period is also available. As Dehli attained the permanent Central position of the state in this period, the scholars and learned men from far flung areas, came and settled in Dehli, with the result that the religious literature progressed and flourished there. Sindh was under the Sultans of Dehli in those days.

Khilji and Tughluq Period:

In this Chapter the brief history of Khilji and Tughluq dynasties has been given. No book on religion of this period is available.

Sumra Period:

The origin and the brief history of Sumras have been discussed. Only one book on Fiqh (فقہ) pertaining to this period entitled "Muqadima-e-Ta'aleem" (مقدمۃ التعلیم) is available.

Sama Period:

Under this heading, the brief history of Sama dynasty has been described. The only book on Hadith, available in this period is:" منهاج المشكواة " written by Allama Abdul Aziz Ubhari, which has been discussed and analysed.

Arghun and Turkhan Period:

In this Chapter, first of all the historical background of Arghun and Turkhan has been mentioned. Thereafter, the details of Islamic Learning and Literature have been given. Also, the biographies of scholars and learned men have been given. The books on Religious Literature written in this period have been discussed, the details of which are as under:

1.	Tafseer	6 books.
2.	Hadith	17 "
3.	Fiqh	15 "
4.	Fatawa	3 "
5.	Tasawaf	10 "

In addition to the above the books on other topics e.g. History, Seerat, Mantiq, Nahu etc. 26 in all, under the heading of Miscellaneous, have been discussed and analysed.

Mughul Period:

In this Chapter, a brief description of the Nawabs (governors) of Sindh appointed by the Mughul Emperors has been made. Then the brief biographies of the scholars and Ulamas of this period alongwith their services towards religious literature have been given. In this context the following religious books written in this period have been discussed and analysed:

1.	Tafseer	6	books.
2.	Hadith	2	"
3.	Fiqh	11	"
4.	Fatawa	1	"
5.	Tasawaf	17	"
6.	Miscellaneous	22	"

Kalhora Period:

Kalhora period has a unique place in the history of Sindh. In this Chapter, the brief history of this dynasty has been given. Whereafter, the religious literature of this period has been fully discussed and the biographies of Ulamas and scholars have been mentioned. In this period we find a number of books, written on every topic of Islamic Ulum. The detail of these books is given below:

1.	Tafseer	25	books.
2.	Hadith	56	"
3.	Fiqh	147	"

4. Fatawa 4 books.

5. Tasawuf 66 "

6. Miscellaneous 135 "

In the end, the conclusion has been given under the heading of "HARF-E-AKHIR" in which the utility and importance of the religious literature, and its impact on the people of Sindh have been described. And also, a solution to the existing deplorable conditions in Pakistan specially in Sindh has been given.

After the conclusion, the list of bibliography and source material has been attached. And also, the list of the books, written by Sindhi Ulamas is given in alphabetical form, the total number of which is 585. In the end, the photostat copies of different pages of some Manuscripts have been attached thereto.